مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

معدن جواہر معجزات نبویہ عمان لآلی آیات بینات مصطفویہ براہین قواطع رسالت حجج سواطع نبوت
دلائل لوامع خصائص ذات خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین علت وجود عالم و آدم
نبی الامم رسول العرب والعجم صاحب قاب قوسین سید الثقلین خواجہ دوسرا بشیر و کوکبہ انبیا
مقدمۃ الجیش اصفیا مظہر شان لولاک لما حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلوات اللہ
علیہ و الہ الکرام و صحبہ العظام ما دامت اللیالی و الایام موسوم بہ

معجزات نبی الوریٰ

اُردو ترجمہ

خصائص کبریٰ

جو مولفہ خاتم المحدثین حجت اللہ فی العالمین امام ہمام شیخ جلال الدین سیوطی رح اور لب لباب
احادیث صحیحہ ہے بعہد دولت علیہ فخر الملوک و السلاطین رونق تاج و نگین کہف الامم ملاذ الفقر
والعجم قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور نواب میر عثمان علیخان بہادر نظام سابع دکن خلد اللہ سلطنتہٗ
خادم العلما خاکسار محمد عبد الجبار خان آصفی نظامی منتظم مرافعہ محکمہ معتمدی صرف خاص و پیشی
خداوندا اعلیحضرت حضور پرنور سرکار نظام دکن سے صاف الفاظ میں اصحاب قلوب صافیہ کے
ملاحظہ کے لئے مرتب اور مدون کیا اور بتوفیق الٰہی احسن اوان میں

مطبع نامی مفید عام آگرہ میں بہ اہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع ہو کر شایع ہوا



اہل بصیرت پر مخفی نہین ہے کہ کل ممکنات کی علت غائی انسان کا وجود ہے جو اشرف المخلوقات
کی صفت سے متصف ہے - اور افراد انسانی مین انبیا اور رسل علیہم الصلوات والتسلیمات
اکمل اور اتم وجود سے مبعوث کئے گئے ہین جن کے کمالات نبوت اور رسالت سے
حق جل وعلیٰ کی عظمت قدرت اور کمال حکمت کا ظہور پایا جاتا ہے - انبیا اور رسل علیہم السلام
مین بھی مدارج صفات کا تفاوت ہے اور ایسی ہی اونکی شرایع اور احکام اور معجزات کی شان ہے
سے پیغمبر فخر بشر علت ایجاد عالم و آدم خاتم الانبیا حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ والہ وصحبہ وسلم چونکہ رحمۃ للعالمین کی صفت سے متصف تے اور آپکی ذات اقدس نبوت
کے اکمل صفات کا مظہر تہی اس لئے اون صفات کے اقتضا سے آپ کے معجزات
باہرات اور آیات بینات اور انبیا کے معجزات اور آیات سے اعلیٰ اور اکمل شان سے ظہور
مین آئے ہین اون معجزات مین سے قرآن شریف ایک ایسا عظیم الشان سماوی معجزہ ہے
کہ تیرہ سو برس سے کروڑون مخلوق جسکو دیکھ رہی ہے اور قیامت تک اس کا وجود دنیا مین

یون ہی قایم رہے گا اور ہر فرد بشر کو جو قدرت الٰہی کا قایل ہوگا اس کے ساوی ہونے کی تصدیق پر مجبوری ہوگی قرآن شریف کے سوا جو معجزے اور آیتین ذات اقدس سے روے زمین پر ظہور مین آئی ہین علماے اسلام نے اون کے جمع و تالیف مین بڑا اہتمام کیا ہے اور اسلامی کتب مین اونکا بڑا ذخیرہ چلا آرہا ہے۔ امام ہمام محی السنہ جامع مراتب صوری و معنوی شیخ جلال الدین سیوطی رح نے بہ نسبت دیگر علماے اسلام کے خاص اس شرف و سعادت کا بڑا حصہ لیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر معجزات اور آیات اور خصائص ذات اقدس کو قوم کی معتبر کتابون سے انتخاب کر کے کتاب جلیل الشان (خصائص کبریٰ) مین نہایت خوش اسلوبی سے جمع و تالیف کیا ہے جسکو علماے اعلام اسلام بڑی وقعت کی نگاہون سے دیکھتے ہین۔ قبل زمان ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتب سابقہ اور امم ماضیہ اور جنات اور کاہنون نے جو پیشین گوئیون کے طور پر اخبار دئے ہین اور وقت ولادت شریف سے آخر زمان وفات تک جن معجزات اور آیات بینات اور خصائص ذات اقدس پر شیخ علامہ ممدوح کو اطلاع ہوئی ہے اونکو نہایت تحقیق اور تنقید کے ساتھ محدثانہ اصول پر بیس سال مین مدون کیا ہے غرض یہ نادر کتاب اسرار قدر اور انوار حکمت الٰہی کا معدن ہے اور اسکی توصیف مین زبان اہل علم قاصر ہے خادم العلما نے اوسکے اردو ترجمہ کی توفیق پائی اور بعد تکمیل و اختتام کے اوس کا نام (معجزات نبی الورا ترجمہ خصائص کبریٰ) رکھا یہ کتاب جیسی جلیل الشان ہے ویسی ہی اسکی اشاعت ایسے مبارک و مسعود عہد مین ہوئی ہے جسکو عنوان شرف و سعادت ابدی کہنا چاہیے اس لئے خادم العلما نے اس مبارک ترجمہ کو سکندر شوکت سلیمان حشمت خاتم بذل نوشیروان عدل کہف الامم ملاذ العرب والعجم فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک آصفجاہ قدر قدرت اعلیحضرت حضور پر نور نواب میر عثمان علیخان بہادر

نظام سابع قلمرو دکن خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ کے نام
ہمایون سے معنون کیا ہے اسلامی تالیفات مین یہ پہلی جلیل الشان کتاب ہے جو دنیا کی تاریخ
مین اس عہد مسعود کی یادگار رہنے والی ہے - اگرچہ یہ قومی خدمت کسی خصوصیت کی
مقتضی نہ تھی اور نہ سلطنت کے اغراض سے اسکو کچھہ تعلق تھا لیکن بیتنے سلف کے
اتباع سے سلطنت ابد مدت آصفیہ کا انتساب اس لئے چاہا ہے کہ اکابر اسلام اور
حامیان شرع سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام نے باوصف دنیا سے کنارہ کش رہنے
اور نفوس زاکیہ رکھنے کے اپنی نامور تالیفات اور تصنیفات کو بادشاہان عہد اور امرائے
معزز ناموں سے معنون کیا ہے ایسے انتساب سے اون کا اصلی مقصود اتنا ہی تھا کہ
اون کے عہد کے سلاطین اور امرا کے خیر وبرکات اور اشاعت علوم وفنون کا اندازہ
خلف کو ہوسکے اور وہ پہلے اور اپنے زمانہ کے انحطاط یا ترقی علوم وفنون کے مدارج
پہچان لین -

ممالک ہندوستان مین قلمرو دکن جیسا ہنر پرور خطہ تسلیم کیا جاتا ہے اور اصناف
علوم وفنون کی اشاعت سے جو عظمت اور شوکت سلطنت آصفیہ کی مانی جاتی ہے
اوسکا وجود اور اون کی تالیفات وتصنیفات سے اس کا کامل ثبوت صفحہ دنیا پر موجود ہے
ان آثار اور نیز اس خیال سے کہ خاص صرف خاص شاہی سے مین خدمتی تعلق نہ رکھتا
ہون اور ظل عاطفت مملکت آصفیہ مین اپنے مقاصد سے کامیاب ہون مجھکو سلف
کے اتباع اور مجازی ولی نعمت کی سپاس نعمت کے لئے بھی اپنے اس ارادہ مین
تقدیم ناگزیر تھی -

اللہ تعالی جلشانہ جو منعم حقیقی ہے اوسکی بیدریغ بخشی سے مجھہ بے بضاعت کو
قوی امید ہے کہ میری اس دینی خدمت کو خاص وعام کی نگاہ قبول مین عزت بخشیگا
اور روز محشر اپنے حبیب اکرم شافع امم صلعم کے طفیل غلامان مین زیر لوائے شفاعت

اسکے صلہ مین جاویگا۔

ایک لامیہ قصیدہ جو بہ تقریب تخت نشینی قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور ہے وہ عنوان کتاب مین ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے جسکے ملاحظہ سے خسرو سلیمان جلال قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور کے گزیدہ صفات اور سلاطین ماضیہ سلطنت آصفیہ کے سلسلہ سلطنت پر اجمالی حیثیت سے اطلاع ہوسکیگی اللہ تعالی اس سلطنت ابدمدت کے حسنات و برکات اور خیرات جاریہ کو تا دور زمانہ قایم رکھے اور فرمان روا ے عہد کے جاہ و جلال کو روز افزون ترقی عطا فرمائے انہ مفیض الخیر والجود و صلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ سیدنا محمد و الہ و صحبہ اجمعین الی یوم الدین۔

مترجم خادم العلما

محمد عبد الجبار خان آصفی منتظم مرافعہ محکمہ معتمدی صرف خاص سرکار نظام دکن

سنہ ۱۳۳۰ھ

بسم الله الرحمن الرحیم

قصیده بتقریب سریر آرائی فرازندهٔ لوای شوکت آصفجاهی طرازندهٔ آئین شاهنشاهی مهر سپهر سلطنت درة التاج مملکت سکندر سطوت فریدون حشمت قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور نواب میر عثمان علیخان بهادر فتح جنگ نظام الدوله نظام الملک مظفر الممالک آصفجاه بسط الله ظلال عدله

مهر تابان چو برافروخت تجلی مشعل — طور سینا شده بیت الشرف برج حمل

چرخ با مصقلهٔ نور زند چون دم صبح — بر رخ آئینهٔ شام زمانه صیقل

روز و شب بسکه بهم کامل و ناقص گردید — این بود نقطه و آن دایرهٔ عظمی بمثل

گشت روشن نگه دیدهٔ ارباب عدم — حال بینند نمایان صور مستقبل

نگه آرزوی دیده سحر بالد — مردم دیدهٔ خفاش زغم گردد حل

گشت دیر کهن از مهر تجلی کده — نه فتد کار شب تیره به شمع و مشعل

او هم افگند سحر سعی بدشت جولان — تنگ و تار چنان گرم عنان شد اجل

سایهٔ از فرهٔ خورشید نژادی بزمین — در بر خویش کشید است ز انوار حلل

پرتو نور ده سایهٔ مژگان سیاه — سرمه گرد نفس صبح بود در مکحل

تیغ خور کاکل مشکین شب تار برید — سر گردون شده آئینهٔ فرق سر کل

جلوهٔ صبح ز انوار دو بالا بینند — گشت از شوق چنان دیدهٔ خورشید احول

دهر بر قامت شب حلهٔ انوار برید — چرخ چون شاهد رعنا کشد اورا به بغل

پرتو روز چو سیلاب جنون جوش آمد — در بنای شب دیجور بیفگند خلل

دود وار دز رنگ شعلهٔ فروغ انوار — شمع افروخته انگشت درون منقل

خاک گردید ز انوار جواهر دارد — چشم اعمی شود از نور چو چشم احول

بسکه جنبید بهم سلسلهٔ امن و امان — سر شوریدهٔ خود را بعدم برد خلل

پیش ازین بود چمین صفحهٔ تقویم کهن — داد مستخرج خورشید نویسش ز عمل

اعتدالی شده در طبع عناصر ساری — گشت اجسام باحکام تساوی اعدل

فیض انوار بارواح و باجسام رسید — از کمال حکم مبدء فیاض ازل

ابر از لولوء خوشاب بود دریا بار — قطر اتش شود آویزهٔ کهسار و تلل

فیض باران بهوا لید و بهر برگ و نوا — از پی نشو و نما شد بجهان تنگ محل

مطلع

قلم صنع زند نقش ز اسرار ازل — دهر شد آینه دار صور مستقبل

نامیه از صور بوقلمون می بخشد — حسن ارتنگ بالواح رخافی جمیل

شد هوا آب و بود آب چو سیم محلول — عقدهٔ آتش و هم خاک بآن شد منحل

اثر فیض بهاریست چنان در آتش — اخگر و شعله شود غنچه و گل در منقل

رقم عیش طراز و بحروف قطرات — قلم موج روان بر سر لوح جدول

بر صفحهٔ رنگین کتاب گلزار — کشد از لاله و گل نامیه طرفه جدول

چه زمین و چه تلل سر بفلک می ساید — اهتزازیست ورا علی ز گل و در اسفل

بسکه از تربیت نامیه بالید بخویش — چرخ آید بنظر پیش زمین یک خردل

ز اهتزاز طرب آهنگی سامان بهار — بر هوا می فگند سبزه کلاه مخمل

زاهد خشک گر از صومعه آید بیرون — تا بگردن رود از قطرهٔ شبنم بوحل

وقت افروختن آتش پر آب آمد — سرد شد گرمی بازار تنور و منقل

از نسیم سحر اعجاز مسیحا بینید
دود آشفته فشاند سر بالین جنون
در بهار است دگر جلوهٔ نیرنگ بهار
برگ و بار و شجر و شاخ و همه غنچه و گل
بر فلک سبز کند طاوس برآرد پر و بال
جوهر آینه چون سبزهٔ سیراب شود
نکهت گل برسد گر به پریشان مغزے
چشم از خواب بهارے بگشایند اگر
گر صبا دامن رنگین بفضا افشاند
لاله از جوش بهار است چنان طوفان خیز
شعله چون لاله برون عکس دهد از دل سنگ
هر بلبل که صدائیست بهر اس چمن
سبزه چندانکه تراشند کند نشو و نما
هر نفس رنگ گل و لاله دوبالا گردد
از رگ لاله چنان جوش زده خون بهار
شعله طور زده سر ز چراغ لاله
از شب داغ دمد پرتو روز روشن
نگر از لاله شب تیره فروغی خواهد
نگهه شوخی نرگس نگزارد قدمے
خواب راحت چو نهد پا به بساط سبزه
سادگان گر ببوے سبزه بجوی روی آرند

صورت غنچه بود گر دل عاشق بمثل
سنبل تر دم آشوب دماغ مختل
چشم نظاره عجب نیست که گردد احول
محکم آیات کمال است ز صناع ازل
بیضها ابر گرفته ز کواکب به بغل
نفسے بهر جلا گر نه زند شش صیقل
صورت غنچه کند جمع حواس مختل
غنچه خسپان همه بینید گلستان به بغل
شود از سودهٔ یاقوت بصحرا قسطل
در طره رنگ شود داغ پلنگان بجبل
در جاوات چنان حسن صفا کرده عمل
سوده باد سحر از گوهر شبنم صندل
سرو گه تا کمرش گاه رسد تا به بغل
دم نظاره شود دیدهٔ بلبل احول
گشت همرنگ عقیق جگری سنگ جبل
شد تجلی کده از پرتو آن کوه و تل
در شب تیره اگر لاله فروزد مشعل
شمع انجم که نیفروخت سپهر اول
که بر آهش نشود سبزهٔ نو مستعمل
روے در هم کشد از پا و بساط مخمل
از خط سبز شود چهرهٔ شان چون جدول

از فروغ رگ گل پنجهٔ خورشید شود
گل بشوخی فرس افگند بمیدان چمن
از شراب نغمات طرب بلبل مست
مریم غنچه بود حاملهٔ عیسی گل
رقص طاوس کند زاغ بصحن گلشن
کافرین جلوه ز انداز بهاران پیداست
گر نسیم چمن آید سوی کشت دهقان
از گل سنگ زند جوش برون نکهت گل
تلخی دهر دهد لذت شیرینی عیش
ناخن باد چنان عقده کشائی دارد
گل رسیده ز عدم ساغر یاقوت بدست
بیش ازین تازگی گلشن امکان چه بود
گردد از جوش طرب گوهر گوش گلبن
سر هر شاخ بجنبد همه از وجد نشاط
نو عروسیست گلستان که بجنبد از ناز
بال افشان بهوای قد شمشاد بباغ
از می رنگ چمن نشه دوبالا دارد
از فروغ رگ گل پنجهٔ خورشید شود
شوق نظارهٔ گلها تپش ایجاد بود
هر کجا چشم کشاید به نیرنگ بهار
سبز بختیست بهار طرب افزای ابد

گر سوی شاخ ببالد بهوا پنجهٔ شل
هوس خاطر بلبل نشود مستاصل
خم افلاک عجب نیست شود خم مندل
همچو روح القدس از فیض نسیم است عمل
سایهٔ برگ گلی گر کشد او را به بغل
اگر گل و لاله بگلزار بود لات و هبل
رنگ گل میزند از صفحهٔ اوراق بقل
عندلیب چمن ار بال فشاند بجبل
ذوق فربه شود از طعمهٔ شحم حنظل
گل شود غنچه هر عقدهٔ لاینحل
سرو چون ساقی مستانه بمینا به بغل
غنچه دارد نفسی از نفس صبح ازل
اشک شوق ار چکد از دیدهٔ بلبل مبتل
ابر در صحن گلستان چو کند رقص جمل
نرگس و لاله و ریحان همه در جیب و بغل
قمری آید بصفت عاشق واکرده بغل
ساغر نرگس مخمور چو چشم احول
گر سوی شاخ ببالد بهوا پنجهٔ شل
می جهد برق بجولان ز دماغ تنبل
رنگ بر رنگ در آغوش نظر گردد تل
دهر گلزار بهشت است ز گلهای امل

باغبان هوس از عیش ابد گل چیند — حال خورشید بهار از چمن مستقبل
چشم ادراک کند سیر بباغ ایام — غنچه را از ابد با گل اسرار ازل
دکن آراسته چون خلد برین است از عیش — حور و غلمان زن و طفلان بحلی و بحلل
ساحت سینهٔ خلق است طرب جولانگاه — طبع راند ز هوس توسن صد طول امل
نوجوانان چو سهی سرو خرامی دارند — حسن شهری کند امروز بگلزار ختل
محفل عشرت جمشید بود بزم جهان — هر مکان است ز عشرت ابدکن عیش محل

مطلع

هر شب از پرتو انوار شموع و مشعل — نور خورشید زند لمعه ز سیمای زحل
از طرب ذوق سکونها ز طبایع برخاست — شوق گلگشت کشد دامن آرام کسل
میشود جذبهٔ مقصود کمند گردن — گو تگاپو نه نمائی بره طول امل
دهر گردید تسلی کدهٔ راحت امن — سر شوریدهٔ هر فتنه برآمد ز خلل
تلخکامی که کشد ساغر زهرابهٔ غم — بحلاوت ز لبش جوش زند موج عسل
اندرین عهد بود چون دل ارباب صفا — ساده آئینهٔ لوح فلک از نقش حیل
ناله در دل فگند طرح نشاط نغمات — یاس بخشد بخواطر طرب ذوق امل
ذوق را رنگ طرب همدم خمیازهٔ چشم — عیش را کار دو بالا ز نگاه احول
برکش امروز ز بر خرقهٔ پشمینهٔ زهد — افگن از دوش قبائیست گر از علم و عمل
ساغری بکف آور که صلای زده است — ساقی میکده کام ابد فیض ازل
بسکه بر روی گلستان قدح عیش کشید — رند غلطیده سیه مست چو خواب مخمل
بدماغ هوس هر قدح آشامی هست — نشهٔ بادهٔ جام طرب جم بجلل
جرعهٔ می که فشانند حریفان بر خاک — جوشد از عیش ز فوارهٔ رنگش حنبل
گر به بیرنگ دهد رنگ ازین می نقاش — صورت نیمرخ آید بنظر مستقبل
ساغر می بکف مغبچگان رنگ زند — همچو آن لاله که از آینه خندد بمثل

باشد این عیش ز اورنگ نشینی شهی
میر عثمان علیخان نظام سابع
پا نهاده سر اورنگ دکن بعدِ پدر
طالع او بسپهر شرف از اوج جلال
بارگاهش بود از عزت شاهنشاهی
صور علمی شاهان جهان گشت عوض
پیش عقلش نه بهر فر ز عقولِ شاهان
صفتش مجمع تفصیل شیون امکان
علم او سلسلهٔ عهد قدیم آراید
علم آن گونه که قایم شده با ذاتِ عقول
دل او ساغر میخانهٔ سر تکوین
تا هیولی جهان صورت مهرش نگرفت
فلکِ طالع او از شرفِ اقبالے
معجز عیسی عدلش ز شفابخشی امن
باشد از آیینت معدلت او خالی
از نهیبش شکند بازوے پرواز عقاب
شکر امنیتش کرد چنان استیلا
نگه فتنهٔ ایام بقهرش زرهد
ورق ملک محفوظ بود از نظم و نسق
بسرِ هوش سلاطین بدم علت فکر
بدم حادثه زائی عتابش گردد

که بهند است ز شاهان اولی العزم اول
که بود سبع سماوات نصیبش ز ازل
همچو خورشید که پاے بگذارد بحمل
مشتری را بنهد پایه فرود بینه محل
حرم کعبهٔ اخلاص همه اهل دول
از پے جوهر ذاتش دم ایجاد محل
عقل او مهر و عقول همه شاهان مشعل
ذات او منبع اسرار کمالاتِ ازل
گرچه ماضیست و یا حال و یا مستقبل
بوجودش بود امروز قیامی به عمل
عقل و نشئهٔ صهبائے کمال اول
صورت نوعی انسان نه پذیرفت محل
دارد آن مهر که عشرتکدهٔ اوست حمل
نگذارد بتن مملکت از فتنه علل
جاے بزغاله در آغوش پلنگان جبل
در هوا گر بکبوتر بکشاید چنگل
جست از حصن فلک حیش حوادث معقل
بر نیاید مژه داری سوے احداق خلل
کلک رایش کشد از عدل نگارین جدول
چرخ مالد ز غبار ره هوشش صندل
هیئت راسخ اجرام سماوی مختل

ق

چرخ آسیمه شود از حرکت ماند باز　　نگهه قهر کند سلب صفاتش ز عمل
فره مشتری از نور سعادت افتد　　پیکر او نحوست بنماید چو زحل
بهر بندش چو سحابیست در اجسام اثر　　بهر عدلش چو شهرابیست بارواح عمل
نمط بارگه معدلت او نشود　　کسروی عدل که فرشیت کهن مستعمل
همتش حلقهٔ منت کش گوش شاهان　　دولتش داغ نه جبههٔ ارباب دول
آفریند به خوان سخایش ز هوس　　جعفر و حاتم طے حوصلهٔ طول امل
کاوش رشک کف لعل فشانش سازد　　چشم خورشید ز اشک شفقی چشم سبل
پیش عزمش سریان دوران ضعف هرم　　پیش عزمش حرکات فلکی وضع کسل
پایهٔ عزت دین بسکه برافراخته است　　ننگ کفر است و گر خواری عزی و هبل
داد پیشانیش از سجده بمکه مسجد　　شرف کعبه ز اخلاص نبی مرسل
ورد کن تازه شود رونق دین اسلام　　غرهٔ ناصیهٔ او شود از حسن عمل
باشد از خاک درش سرمهٔ ارباب یقین　　گرد از گرد رهش غازهٔ ارباب ملل
اے خدیو دکن و مفخر عز و عظمت　　شان عالی تو از جملهٔ شهانست اجل
دست روشن گر اقبال تو چون اسکندر　　زده بر آینهٔ طالع دولت صیقل
شرف و رفعت شان تو به بنیان سپرد　　مشتری را چه مقام است و بجوزا چه محل
ذره را از خطاب تو عروج خورشید　　اوج کیوان ز عتاب تو حضیض اسفل
ابجد مکتب عقل تو براهین حکم　　سبق فطرت عالی تو اسرار ازل
نگهه عدل تو انداخته از رفعت قدر　　که دماغ ستم چرخ نگردد مختل
گله دردسر از کلفت ظلمت نکند　　مهر مالد بجبین فلک از ضو صندل
فتنه در دورهٔ عدلت چو حوادث معزول　　امن در عهد تو منصوب بجای بدعمل
نخل اجلال تو بالید ز گلزار ابد　　گل اقبال تو خندید ز بستان ازل

کرد خلاق جهان بهر نظام امکان — جوهر ذات تو با جوهر فعال بدل
برده ادراک تو در کشف حقایق سبقت — کرده اوهام تو در سر دقایق مدخل
مطلع
پیش علم تو تنک مایه چه اکثر چه اقل — پیش حلم تو سبک پایه چه گردون چه جبل
ایکه در معرکه رزم بقتل اعدا — دست تیر وی قضا از حرکت گردد شل
چرخ از منطقه پیش تو کمر بکشاید — گر به بندی کمر کینه بپیکار اجل
بالد از شعشعه هیچه زرینه ورفش — همچو خور موجه انوار رها مون و تلل
از فشون تو شود تنگ همه عرصه جنگ — وز سرانش بنماید بنظر دشت جبل
عرصه چون دامن محشر شود از خیل و سپاه — فتنه بند دبرخ امن زمانه مدخل
بنماید بتن شیر دلان هیجا — حلقهاے زرها عینک جلاد اجل
عرصه رزم ز ارباح دلیران نبرد — همچو اجسام ضراغیم نماید بمثل
زان غبارے که بجولان هیونان خیزد — چشم خورشید شود تیره تر از چشم زحل
دیده رخنه زخم دل خصم تو کند — زاب پیکان خدنگ تو تراوش چو سبل
بسر ناخن تیر تو قضا بکشاید — از دل تنگ عدو عقده مالاینحل
از نهیب تو بجنگاه سماک رامح — خویشتن را بنماید چو سماک اعزل
هر عقابے که ز تیر تو بپرواز آید — بر او خیمه زند بر سر این هفت قلل
در کمند تو بود سلسله عهد قدیم — نجم آرد سر اعدائے تو از مستقبل
صفت تیغ
تیغ فیروزه بناهی که بدست تو بود — مهر گیرد ز سیه تابی آن شکل زحل
لمعه اش برق زن خرمن هستی همه و — جوهرش تخم شرار افگن کشت مقتل
سوے اعدائے تو پیغام رساند از مرگ — وارد از جوهر خود نامه اسرار اجل
بر تو شعله اش آن دم که در ارکان افتد — بموالید جز آتش نبود هیچ محل
گاه خون ریزد و گه خون خورد از تشنه لبی — گرچه دارد بدل از آب فنا یک منهل

صورت او لب خمیازهٔ آهنگ فنا
از زبان آوری الماس بهیجا بارد
رگ ابر است بجنگاه فشاند یاقوت
رنگ یاقوت زند جوش ز مغز سر خاک
سر بی مغز عدو را چو ترا شد در رزم
ثمرات سر اعدا ز پی شاخ جسد
چرخ از سبزی او سبز نگردید هنوز
چشم بر چشم ز خونریزی مریخ کند
کند از سلب روان همچو دعای سیفی
آبروی همه والاگهران جوهر اوست
آن ظفر توزد ظفر پیکر و آتش جوهر
زیر ران تو بود توسن افلاک نورد
گردد از میل قدمهای فلک پیمایش
تنگ و تاز نماید بهوا شوخی برق
گرم پامائی اجرام لگام شوخی
متخلخل شود از شوخی او هفت زمین
شعله وشوار که از پویه عنان گر شود
چرخ در دایرهٔ گردش او ننماید
عقل باور نکند از روش شوخی او
تا زد از سرعت جولان بکمینگاه امید
سایه از سرعت آن باز بماند بقفا

صفت اسب

جوهر او همه آغوش تمنای اجل
ور سخن پروری آرد با جل حرف ختل
باشد الماس ولی لعل طراز و زحل
سیل خونابه کشاید اگر از تیغ جبل
ورقی بر ورقی ریزد از و شکل بصل
بفشاند دم تا ورد بدامان اجل
گرچه صد بار زده غازه ز رنگ مخمل
بیند از لمحه او را نگهه چشم زحل
دم گرمش دم نا ورد از مستعجل
گرچه از جوهر ذاتیست مهند بمثل
آیتی هست که در شان شرف شد منزل
که بود جوهر اندیشه عقل اول
سر چشم فلک گرد زمین اسفل
آرد از پویه بارکان و باجرام خلل
محو سرکوبی افلاک یکسار کفل
متزلزل شود از پویه او هفت قلل
برق مشکل که نهد داغ ز سرعت بکفل
صورت نقطه که در دائره باشد مشکل
گیرد آرام بجولانکدهٔ مستقبل
دست اوهام بمالد بعنان گر بازل
همچو آن دود که از شعله بماند بمثل

دست راکب بدم پویهٔ او آویزد
گهه بدامان ابد گهه بگریبان ازل

گرد شمس جو برد راه بمغز گردون
روز و شب را نشناسد ز حواس مختل

بنهد گر قدمے بر دهن غنچهٔ تنگ
نگذارد ز سبک سیری او خنده محل

چرخ خواهد که شود حلقهٔ نعل سم او
دلکش آویزهٔ خورشید درخشان بحمل

آب او خون شرائین لیوث آجام
ساغرش کاسهٔ سرہاے پلنگان جبل

زنگ بندند ز عکس فلک زنگاری
بر کواکب نفزند با دوشش گر صیقل

گر عنانش بنود در کف حکم تو کند
سیل رفتاری او حصن فلک مستاصل

آنچنان تیغ و چنین رخش که داری بوغا
شود از فتح تو در ہفت اقالیم عمل

اے شه داد گر و فخر سلاطین زمن
موئل اہل شرف معقل اربابِ دول

کشور تو چو عروسیست بہر ہفت نظام
عدل زیور بود انصاف تو او راست حلل

روز از پرتو عدل تو چو بختِ روشن
شب تجلی کده ز انوار عدالت مشعل

کوچها چون دل ارباب صفا نور فضا
راه چون سینهٔ مرأت ز حسن صیقل

فیض عامیست درین شهر بسیرابی خلق
که زند جوشش ہر کوچه و برزن منہل

ہست خوگر بسی عهد تو مگر مادر دهر
خلق را داشته آسوده چو طفلان به بغل

ہست چون عیش ہناے حیاتِ شیرین
اثر مهر تو در کام دل خلق عسل

بر لب گوشه نشینان ز دعاے دولت
بهر تاثیر ہجو بیست که تنگ است محل

عجبے نیست که سکان صوامع از عیش
مطرب آسا بسرایند بمدح تو غزل

ہست جولانگهٔ صیت دکن ملک عرب
عجم دہند ہم از فیض سلاطین اجل

بہر صید کملا جذب کمندے دارد
سرزمین دکن از سلسلهٔ طول امل

بسکه افراخته شد پایهٔ شان عقلا
که فرو ماند ازان پایهٔ عقلِ اول

شان اعیان دکن ہر که به بیند گوید
سایهٔ رفعت شان نیست مگر اوجِ زحل

دستگاہے کہ ز سرمایۂ دولت دارند
از وطن ہر کہ سوے ملک دکن روی آرد
نقش ہر چیز کہ بر صفحۂ خاطر بندند
فی المثل گر بدکن بیضۂ عنقا جویند
بفروغ مہ و خورشید بود چشمک زن
نور این مشعلہ و شمع ہمانا ابدیست
پیش ازین در زمن ماضیہ شور شکدہ بود
گشت از سطوت و از دبدبۂ آصفجاہ
شد بتوقیع قدر معدلت آصفجاہ
چرخ زوفال پس از وے بنظام الملکی
باز آراستہ اورنگ سکندر جاہی
ناصر الدولہ دگر رایت دولت افراخت
افضل الدولہ پس از وے بسنجا گشت سمر
میر محبوب علی خان نظام سادس
ہمچو خورشید جہانتاب ز اوج طالع
بخشش و معدلتش ملک دکن را آراست
عرب و ملک عجم چیست کہ اندر آفاق
کوکب طالعش از اوج در آمد بہبوط
پس او قرعۂ دولت کہ بنام تو زدند
ہفتمین چرخ باین دورۂ سابع گردید
در اقالیم شود ہمت و بذل تو سمر

شکند رنگ رخ ہمت ارباب دول
کند آتشکدۂ خویش بگلزار بدل
تنگ بینند از و کوچہ و بازار و محل
طایر آن بنہد بیضۂ عنقا ز بغل
در حرمگاہ شکوہ تو شموع و مشعل
کہ فروغش نپذیرفت ز آشوب خلل
سرزمین دکن از فتنۂ ارباب حیل
ملک چولانگہ اجلال سلیمان بمثل
بہر جمعیت اعیان زمانہ معقل
خسروی یافت از و پایۂ ارفع بمحل
کز سکندر بشکوہ و عظمت بود اول
داشت اجلال ملوکانہ از وشان اجل
بفضایل ز سلاطین دکن شد افضل
کہ ز ہنگام صبا شد ز سلاطین اجل
بود با فرۂ اجلال در ارباب دول
صورت شاہد رعنا بجلی و بحلل
نیست خالی ز سپاس کرمش ہیچ محل
چرخ در کشور ہستیش بیفگند خلل
شرف مشتری از عہد تو آید بزحل
بندۂ طالعت از پایۂ سلطان ازل
بسلاطین بود اجلال و شکوہت بمثل

امن آید طرف ملک تو خندان خندان — عیش تازد بسوے شہر تو واکردہ بغل

حیدرآباد تو بحر گہر خیز شود — کف فیض تو بود ابر کہسار و تلل

کند از رشتہ نظم و نسق کشور وا — ناخن عدل تو صد عقدہ کہ مالا ینحل

قلمت صفر رقمہاے عطا افزاید — آن قدرہا کہ بود بہر تمنا مدخل

خسروا عرش جنابا بسخن داد رسا — یافت معراج ز مدحت چہ قصائد چہ غزل

اندرین عہد نشان یافتہ در ملک سخن — ہمچو اعیان ز تو ہر معنی از شان اجل

چہ صنائع چہ بدائع چہ بود از ترصیع — چہ مضامین چہ عبارات بہم دست و بغل

تنگ ورزئ تراکیب نشست الفاظ — ربط معنی و کنایات و اضافات بمحل

چہ فصاحت چہ بلاغت چہ غلو چہ اغراق — چہ معانی چہ بیان و چہ بود ضرب مثل

چمنی تازہ دمید است بفیض مدحت — ز استعارات و تشابیہ و مجاز مرسل

للہ الحمد کہ ہر گوہر معنی خوش آب — ریخت نیسان رگ خامہ بما قل و دل

ہر چہ از مبدۂ فیاض فرو ریختہ اند — ہست در وادے اندیشہ ازان صد منہل

نرسد عرفی و طالب بقفاے گردش — او ہم خامۂ من گرم عنان شد ز ازل

افتخار شعرا پیش سلاطین نبود — جز تمناے عروج سخن و شان اجل

آصفیم بدکن شاہ بود آصفجاہ — ز انتسابش شرف ہم بس برارباب دول

آصفی جادۂ گفتار فراخ است ولے — پیش سلطان زبے ناطقہ تنگ است محل

دست اخلاص بدرگاہ خداوند برآر — بدعاے کہ بود مفتقر فیض ازل

تاکہ باشد گلمیزان بفلک مست طرب — تاکہ خورشید بنور و ز در آید بحمل

ہمچو نوروز بہم روز بکام تو بود
عشرت حال و نشاط و طرب مستقبل

طبعزاد خادم العلما محمد عبد الجبار خان آصفی منتظم مرافعہ محکمہ معتمدی صرف خاص شاہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ کتاب جلیل الشان خصائص کبریٰ مترجمہ آصفی

موسوم بہ

معجزات نبی الورا

الحمد للہ الذی تعالیٰ وتنزہ فی ذاتہ وتقدس وتفرد فی صفاتہ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ہو الحی القیوم الدائم الباقی الذی لم یکن احد فی الملک شریکا لہ فی الازل کما لا یکون الی الابد الذی نزل علی عبدہ المصطفیٰ ورسولہ المرتضیٰ ونبیہ المجتبیٰ کتابا ہادیا الی محجۃ الصدق والصواب وبعثہ بجوامع الکلم الی دعوۃ الاحمر والاسود وفصل الخطاب وخصصہ بالخصائص الکبریٰ والآیات العظمیٰ وفضلہ بالحجج السواطع والبراہین القواطع وشرفہ بالمعجزات الباہرات والایات البینات الزاہرات واکرمہ بجنود لم تروہا والقوا ضب الباترات واظہر دینہ القویم وصراط المستقیم علیٰ کل الادیان ومحق ظلام الشرک والکفر بانوار ہدایاتہ الموصلۃ الی المبدء والمعاد عن قلوب عبدۃ الاوثان واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علیٰ کل شیء قدیر واشہد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ بسالاتہ جدیر ہو الشافع المشفع یوم لا تجزی نفس عن نفس شیئا للعصاۃ والمنقذ من النار والمبشر للبررۃ الکرام بجنات تجری من تحتہا الانہار ختمت بہ النبوۃ والرسالۃ وانقطع بہدیہ السلوک الی مہالک الغوایۃ والضلالۃ وافضل الصلوات واکمل التحیات علیہ وعلیٰ الہ النقباء النجباء ہم شموس سماء الامامۃ وعلیٰ صحبہ الشرفاء الکرماء ہم بدور الخلافۃ ما دامت تدور البیضاء فی الخضراء علی الغبراء اما بعد خادم العلماء المفتقر الی رحمۃ ربہ الغفار محمد عبد الجبار الشہیر بالاصفی النظامی

غفر اللہ لما جنت یداہ واغناہ ربہ عما سواہ ابن الحافظ محمد عبد الرزاق خان انعم اللہ علیہ من نعماہ
ابن المولوی الحافظ الورع الزاہد محمد عبد اللہ خان المصطفی آبادی طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ
اصحاب صدق ویقین ومخلصان شرع مبین کی خدمت بابرکت مین عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالی جلشانہ
نے جسوقت آیہ شریفہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا نازل فرمائی
کل مسلمانون کے دلون مین عجب مسرت نے جوش مارا اور اپنے دین کی حاجتین پوری ہوتے پر ٹرا سپاہات
کیا مگر خازن اسرار نبوت یار غار حبیب کبریا زیب صدر خلافت نبی الورا حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی
عنہ کے دل مین غم کا دریا موجزن ہوا اور اون کی چشمان حق بین سے آنسوون کا مینہ برسایا لوگ یہ حالت
دیکھکر ورطۂ حیرت مین غرق ہوگئے اور آخر مین ختم نبوت کی وفات کے سر پر مطلع ہوے حالانکہ انیس
وجلیس مجلس رسالت تھے مگر مدارج عقلی مین حضرت صدیق اکبرؓ کے رتبہ پر پہونچنے سے قاصر تھے
دینی ضرورتون مین زیادہ تر مشورہ کا مدار حضرت صدیق ہی کی رائے عالی پر تھا کہ آپ کا مرتبہ ادراک دنیا
کے دانشمندون سے خاص درجہ مین امتیاز رکھتا تھا ایسی دین کے خاص اسرار کی سمجھ عموما ہر ایک
عالم کو نہین ہوتی گو وہ علوم ظاہریہ کے کل مراتب کیون طے نہ کر چکا ہو عالی فطرتی اور درایت خاص ایزدی
عطیہ ہے جو خواص علماء استحاریہ کو ملا ہے -

اس نازک زمانہ مین دین کی تباہ حالت اور اہل اسلام کی اغراض نفسانی سے بیچارے بے علم
لوگ مثل بہایم کی سرگشتہ وادئی ضلالت مین علماے وقت کو اتنی پرواہ نہین کہ ہماری قوم جہالت سے
کس مصیبت مین مبتلا ہے انکے واسطے کیا کرنا چاہیے اور انکو سیدہے راستہ پر کس طور سے لانا چاہیے مگر
جو عظمت اور بزرگی خلاق عالم نے اونکو عطا فرمائی ہے وہ خود اپنے مرتبہ کی شناخت سے بھی قاصر ہین
تو بنی نوع انسان کی خراب اوضاع اور اطوار پر اون کے دلون مین کیونکر درد پیدا ہو سکے اور وہ اونکی
ہمدردی دینی اور غمخواری اسلامی کے کیسے کفیل بن سکیں سلف مین جو پیغمبر مبعوث ہوئے ہین وہ
ایسی تباہ احوال امم کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے ہین جیسے اس زمانہ کی حالت ہے کہ کفر و شرک
و بدعت و ہوا کا کل عالم مین ہجوم ہے اور دنیا پرستی کا عامہ خلایق کے نفوس اور قلوب پر ایسا غلبہ ہے کہ
لذات فانیہ مین وہ اس درجہ منہمک ہوگئے ہین کہ حق کی صورت اونکی آنکھون سے چھپ گئی ہے
اور باطل ہر دم پیش نظر ہے اور وہ حیوانی خصائل کے استیلا سے اتنا نہین سمجھتے کہ ہم کون ہین اور
کس غرض کے پورا کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہین اور ہماری ہدایت کیواسطے ہمارے خداوند
جل وعلی نے کیا کیا اسباب مہیا فرماے ہین اور کیسے کیسے برگزیدہ انبیا اور رسل بھیجے ہین اور کیسی کیسی

دین خالص کی نعمتین عطا کی ہین اور کتنی مقدس کتاب ہماری دینی اور دنیوی ضرورتون کے پورا کرنے کے
لئے اپنے برگزیدہ نبی مرسل کے ذریعہ نازل فرمائی ہے اور ہماری شریعت غرا کی کیا شان بنائی ہے
اور ہمارے پیغمبر آخر الزمان کو کیا کیا مدارج عطا کئے ہین اور کائنات مین ہمارے وجود کے کیا کیا مراتب
پیدا کئے ہین اللہ تعالی اجل مجدہ نے اپنی کتاب قدیم واجب التعظیم والتکریم مین ولقد کرمنا بنی آدم
فرمایا ہے اور اس قول صادق کے ثبوت مین وہ دلائل اور براہین محسوسات مین پیدا کئے ہین جن کو اصحاب
عقول نورانیہ نے قطعاً تسلیم کرلیا ہے اور قادر مطلق کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کو دل سے
مان لیا ہے اور انسان کو اس کی قدرت کا مظہر اور علت غائی ایجاد وتکوین سمجھ لیا ہے وہ دلائل
اور براہین دو عظیم الخلقت چیزون سے ثابت ہوتے ہین ایک آسمان دوسرے زمین ان دونون مین
جتنی موجودات ہین خواہ مادی یا غیر مادی ہنین کے دائرہ مین مرکز کی مثل سمائی ہوئی ہین اور انہین کے
توابع ہین ۔

علویات مین جتنے سیارے اور ثوابت اور سفلیات مین جمادات نباتات حیوانات ہین وہ صاحب
نظر کی آنکھون کے سامنے موجود ہین علویات کے جتنے آثار محسوسات مین پائے جاتے ہین حرارت برودت
رطوبت یبوست انکی تاثیرات سفلیات مین ہر ایک ذی روح کے نفوس مین موثر ہین اور ان کا جو کچھ
نفع اور ضرر حکیم حقیقی نے پیدا کیا ہے اوس سے کل ذی روح متاثر ہین مگر کل ممکنات ایک بنی آدم
ہی کی خواہشون کے ساتھ وابستہ فرمائی ہے یہ امر بدیہی ہے کہ سفلیات کی جملہ اشیاء جمادات
نباتات حیوانات کل بنی آدم ہی کے قبضہ تصرف مین ہین سفلیات کا وجود بلا واسطہ علویات محض
معطل ہے اور علویات کا وجود حقیقۃً بنی آدم ہی کی اغراض کے لئے بواسطہ سفلیات ہے ورنہ ذات
مقدس ومتعال باری تعالی جلت قدرتہ کو نہ آسمانون اور سیارون اور ثوابت کے ساتھ کوئی غرض
متعلق ہے اور نہ زمین اور جمادات اور نباتات اور حیوانات کے ساتھ کوئی مقصود ایک مشت خاک
کی اسقدر جیہ تکریم اور تعظیم اسلئے ہے کہ مظہر اسرار کونی اور مہبط انوار سرمدی ہے اور اوسمین ان
کل مصنوعات قدرت اور ذات وصفات متعال کی معرفت کا خاص مادہ مہیا ہے اور اس کے
ساتھ ہر وقت ایک بڑا رہبر بھی ہے جو عقل سلیم ہے اسکو نفع اور ضرر اور خیر وشر کی ہدایت
کرتا ہے جب کل نعمتین اوس کے لئے پیدا کی ہین تو اوس کے ذمہ اون کا شکر بھی واجب کردیا ۔
اور فرمایا ہے ان شکرتم لازیدنکم آیت شریف کا ظاہری مفہوم یہی ہے کہ دنیوی نعمتون کے شکر سے
دنیوی نعمتون کی ہم زیادتی کرین گے مگر خواص عقلا کے نزدیک ایک نازک مطلب یہ ہے کہ

علویات وسفلیات کی بے شمار نعمتون سے استفادہ کرکے شان ربوبیت کو اگر پہچانوگے اور معرفت کی شان پیدا کروگے تو خاص وہ نعمتین تم کو دیجائینگی جو دنیوی نعمتون پر زیادہ ہون گی وہ عالم آخرت اور انوار ذات کے لذات باقیہ ہین جن کے روبرو یہ لذات فانیہ کوئی ہستی نہین رکھتے۔

حکیم است محمد یہ صاحب مقامات عالیہ مظہر اسرار کونی والٰہی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی طاب ثراہ نے ان رموز کی لطیف الفاظ مین تصریح فرمائی ہے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند	تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار	شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

فرمان بری سے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ای لیعرفون مراد ہے دیکھو علویات مین آفتاب و ماہتاب عظیم الخلقت دو ستارے ہین جن پر بقاے عالم سفلی کا مدار ہے نباتات جمادات حیوانات انسان دریا پہاڑ صحرا کل مین ان کا تصرف ہر آن اور ہر زمان ہے اختلافات فصول وغیرہ انہین پر موقوف ہین انہین سے میوجات بقولات زراعت وغیرہ کو نشو و نما ہے حیوان اور انسان کی حیات کے یہ دونون موقوف علیہا ہین گو دوسرے کواکب سے بھی عالم سفلی مین منافع اور ضرر پیدا ہوتے ہین ان کل گردشون اور حرکات کا نتیجہ حیوان اور انسان کی بقا اور اون کا تغذیہ اور تنمیہ ہے حیوانات غیر ذوی العقول ہونیکی وجہ سے مرفوع القلم ہین مگر انسان عقال عقل مین بستہ ہے اس لئے مامور بمعرفت و توحید ذات باری تعالیٰ جلشانہ ہے۔

بنی آدم کے طبقات اصل جوہر مین گو مشترک ہین مگر بسبب استعداد و قوت روحانی و نفسانی نہایت درجہ باہم متفاوت ہین قادر مطلق کی قوت حکمیہ پر غور کرنے کے بعد اوس کے کمال صنع کا ادراک ہوتا ہے کہ جوہر ہاے علوی اور اعراض سفلی کا باہم عجیب امتزاج پیدا کرکے انسان کو بنایا ہے یعنی اسکی روح جوہر علوی ہے اور نفس اور جسم اس کا سفلی ہے اسکی روح اپنے مرکز کی طرف کھینچتی ہے اور نفس اپنے خیر کیطرف کشش کرتا ہے جو روح نفس پر غالب آجاتی ہے وہ سفلیات کی فانی چیزون سے مجتنب ہوکر اپنے عالم کی طرف متوجہ رہتی ہے جیسے انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات کی مقدس ارواحین تہین یا صوفیہ کرام کی ارواح طیبہ ہین کہ ہمیشہ اپنے مبدء کی ذوق و شوق مین رہتی ہین اور جو نفس روح پر غالب آجاتا ہے تو سفلیات کی فانیہ لذات مین اپنے انہماک سے روح کو زندان آفات و بلیات مین پہنسا دیتا ہے جیسے کفار اور مشرکین بے دین کی روحین ہوتی ہین کہ بعد قطع تعلق عالم عنصری کے اون کا ماوا سجین ہوتا ہے معاذ اللہ منہا۔

قادر مطلق چونکہ محض خیر اور محض عدل ہے اوس نے ان دونون کے معارضہ مین ایک ایسا حکم ٹھیرا دیا ہے کہ فصل خصومت کے لئے نہایت موزون ہے وہ عقل ہے جسکی خلقت مین نصفت کی صفت بحسب استعداد فطری ہے کامل عقل آفتاب نفس ناطقہ کا خاص پرتو انوار ہے اور ناقص عقل آتش ضلالت کا شعلہ اور شرارہ ہے نورانی روحانی انوار سے ہے اور ظلمانی نفسانی آثار سے جیسے محسوسات مین آتش اور شرارہ وشعلہ اور دخان ہے کہ کل کی حقیقت مین ظلمت ہے اور ظاہر مین ان سے روشنی محسوس ہوتی ہے روح کے انوار مثل آفتاب کے پرتو فگن ہوتے ہین اوسی پرتو سے جسمانی ظلمت کافور ہوجاتی ہے اور اون انوار کو ہمیشہ ترقی رہتی ہے ظاہر بینون کے نزدیک کفار مشرک مومن کل ذی عقل مساوی درجہ نظر آتے ہین مگر باطن مین نہایت درجہ ان کے عقول مین متفاوت مدارج پائے جاتے ہین جس کا امتیاز اہل باطن کی نظر پر موقوف ہے عوام الناس جنہون نے وحدانیت اور رسالت کی تصدیق کی ہے اونکی روحین مثل ایسے چراغ کے ہین جس کے روبرو کثرت سے دہوان بلند ہوا اور اوسکے پرتو کو ظلمت سے چھپادے وہ دخان وہ شہوات اور لذات ہین جو روح کو مرتبہ فروغ سے ساقط کر دیتے ہین اور جب نفس کی خواہشون کے حجاب ریاضت کے ہاتہون سے اوٹھا دئے جاتے ہین تو روح کے انوار صاف طور پر اون کو محسوس ہوجاتے ہین۔

غرض جب نفسانی ظلمت غالب ہوتی ہے تو روح علوی اور عقل دونون ظلمانی ہوجاتے ہین اور اپنے مبدء و معاد سے بالکل غافل رہتے ہین اسلئے ریاضت و مجاہدہ نفس حکماے صوفیہ نے اپنے مذہب مین واجب جانا ہے اور اوس کے بہت سے طرق ایجاد کئے ہین اور اکمل طریقہ وہ ہے جسکی طرف آفتاب نبوت خاتم الانبیا علیہ الصلواۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے قد رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر کفار کے ساتھ مقابلہ کس درجہ سخت تھا کہ اتعاب روحانی اور جسمانی کے علاوہ اتلاف نفوس وارواح پہلی منزل تھی مگر اسکو جہاد اصغر فرمایا اور مجاہدہ نفسی کو جہاد اکبر اس قول صادق سے ثابت ہوا کہ نفس کا جہاد کفار کے جہاد سے نہایت درجہ سخت ہے اور یہ جہاد خواص کا کام ہے نہ عامہ مومنین کا عمل۔

جب نفس امارہ مجاہدہ سے فنا کے مقام مین آجاتا ہے تو روح اور عقل کے ہاتہون میدان بقا ہوتا ہے عالم حسی مین سیر ملکوتی پیش نظر رہتی ہے اور دنیا کی خرد فریب صورت اپنی اصلی زشتی سے مکروہ معلوم ہوتی ہے اور قالب انوار توحید سے منور ہوکر کاشانہ تن کو تجلی کدہ بنا دیتا ہے اور ہوا و ہوس کے بت کعبہ دل سے خواری کی حالت مین نکالدے جاتے ہین جب شمع حرم روشن ہوگئی تو شرک و ہوا کی تیرگی

اپنا کیا اثر ڈال سکتی ہے۔

جن افراد انسانی نے نفسانی ظلمات کے عالم مین آنکھین کھولی ہین اونکی نگاہین انوار روحانی اور فروغ عقلی سے خیرگی پیدا کرتی ہین اس لئے وہ ظلمت سرشتی سے تیرگی نفس کے وادی مین سرگشتہ رہکر مبدء ومعاد کی راہ سے دور رہنا ہی پسند کرتے ہین اور اون کو مطلق ادراک نہین ہوتا ہمارا انجام کیا ہوگا اسی طبقہ کی طرف اشارا ہے من کان فی ہذہ الاعمی فہو فی الاخرۃ اعمی عموماً ایسے افراد بہایم اور اس سے بڑھکر سباع کے درجہ مین آجاتے ہین جنسے ایسے نامرضیہ افعال صادر ہوتے ہین جو عالم کی تباہی کا سبب بنجاتے ہین جیسے قتل نفس انسانی رہزنی ارتکاب محارم بداخلاقی عجب وغرور خود غرضی بے مروتی قطع رحم اس قبیل سے جتنے نازیبا حرکات ہین وہ اون کے لئے تفاخر اور مباہات کا موجب ہوتے ہین ایسے افراد سے دنیا مین عام فساد پہیل جاتا ہے اور ضعیف وناتوان اون کے سرپنجۂ جفا مین گرفتار اور تیغ بیداد سے ہلاک ہوتے رہتے ہین ایسے افراد کے جابرانہ طرز عمل کو مکروہ خیال کرکے عقلاے زمانہ نے اہل صلاح وسداد کے اتفاق کے ساتھ سلطنتون کی بنیادین قایم کرائین اور قوم مین حکومت کے لیئے ایسے سرزاور قوی دل اور دلیر اور صاحب دانش کا انتخاب کیا جسکی پناہ مین ناتوان اور ضعیف افراد کو زندگی بسر کرنے کا موقع ملا اور اتفاقی قوت سے سلطنت کی قوت بڑہائی اور جرایم پیشہ افراد کی تنبیہ وتادیب کے لئے قوانین سیاست مدن مدون کئے جتنے بادشاہ اور عمال سلطنت کے فرائض کی خاص حدین معین ہوگئین اور عامہ خلائق سلطنت کی پناہ مین آگئی ظالم اور جابر لوگون کے ہاتھ جور وجفا سے کوتاہ ہوگئے مگر ضوابط سلطنت اور قوانین سیاسیہ آئین خداپرستی کی ملت سے بالکل علیحدہ رہے اور کوئی بادشاہ دین حنفیہ کی طرف جو خداپرستی ہے متوجہ نہ ہوا بلکہ اقوام مین جو سربرآوردہ اشخاص ضلالت مین مبتلا تھے اونہین کے طریقون کو اون بادشاہون نے بہی مسالک نجات سمجھا چنانچہ اکثر تاریخی واقعات اسپر شاہد ہین اور ہمارے دین کی سچی کتاب قرآن مجید سے بہی وہ واقعات صاف طور پر منکشف ہین کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو نمرود لعین نے بت پرستون کے اغوا سے بیدریغ آگ مین ڈالدیا تھا اللہ تعالی نے آگ کو حکم دیا قلنا یانار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم حضرت خلیل جلیل کے معجزہ باہرہ سے وہ آتشکدہ گلزار بن گیا تہا حضرت دانیال علیہم السلام کو بخت نصر نے ایک خونخوار شیر کے ساتھ کنوے مین ڈالدیا تہا غرض بادشاہون نے ملک واری کے ساتھ خداشناسی کے آئین کو نہایت مکروہ سمجھا تھا فرعون تو اپنے تسلط سے خدائی کا دعوی کر بیٹھا تھا اور مخلوق سے انا ربکم الاعلی کہتا تہا

تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومتین قایم ہونے کے بعد بادشاہون نے ملک گیری مین بڑی بڑی کوششین کین سپاہ کی آراستگی کی طرف متوجہ ہوئے قلعہ جات بنائے آلات حرب مین ترقی اور نئی نئی ایجادین کین اور خونریزی پر کمر باندہی عقلا کی صلاح اندیش رائے پر جن مصالح کا مدار رہتا وہ فوت ہو کر ایک نئی صورت حکومت مین پیدا ہو گئی اور نوع انسانی کی تباہی وبربادی زیادہ تر وقوع مین آئی بادشاہان عجم کی قیامت آثار لڑائیان مشہور آفاق ہین ایک جہان اون کا باج گزار رہتا ایسی حکومتون سے ظہیر ومعین وہی اشخاص تھے جن کے نفوس شدت مین قریب قریب بادشاہون کے نفوس کے تھے افواج پر حکمرانی کرتے خزائن قبضہ تصرف مین رکھتے تھے جو عیش اور دنیوی لذات بادشاہان وقت کو حاصل ہوتے اونہین امرا اور ارکین دولت کا بہی بڑا حصہ ہوتا تھا بادشاہ اگر ایک اقلیم کا مالک ہوتا تو اپنے توابع کو اقطاع پر حکمرانی کا اعزاز دیتا تہا باغ وبساتین وعمارات عالیہ خیل وحشم طبل وعلم کے مالک ہوتے فاخرہ لباس نفیس ولطیف اغذیہ سے تن پروری کرتے تھے بیچارے مفلوک الحال اپنی فاقہ کشی کی شان سے زندگی بسر کرتے اور جابرانہ بادشاہی خدمات بجز جانفشانی ادا کرتے تھے جیسے اس زمانہ کی حکومت کی شان اور اعیان سلطنت کی اغراض اور عامہ خلائق کی حالت ہے یہی کیفیات قدیم سلاطین کے زمانہ مین تھی۔

جب حکومتون نے زور اور ناز ونعمت نے ترقی پکڑی تو خدا پرستی کا کیا ذکر جہانتک خدائے تعالی کی نعمتون کی افزایش ہوتی گئی ارباب ثروت ودولت کی غوایت اور ضلالت بڑہتی گئی شیاطین کو اون کے نفس امارہ کی صفاتی شرکت سے اونکے گمراہ کرنے کا اچھا موقع ملگیا تب بت پرستی کی طرف جب وہ متوجہ ہوئے تو شیاطین نے بتون کے جوف مین اپنا مقام ٹھیرایا جب کوئی مشکل پیش آئی فوراً بت کے سامنے سر جہکا دیا اور اوس سے امداد چاہی شیطان تو اسی گہات مین ہوتا وہ مجبوری کی حالت دیکھتے ہی بول اوٹہتا ہم تمہارے ناصر ومعین ہین یہ ندا سنکر جان سے نثار ہوجاتے اور بے زبان جانورون حتی کہ اونکے جگر گوشون کے خون بے زبان اور بے جان بتون کی گردنون پر بے ضرورت ہوجاتے۔

بعض گروہ علویات کی طرف متوجہ ہو گئے ستارون کو جو عظیم آیات قدرت الٰہی سے ہین اونہون نے اپنا معبود ٹھیرالیا کسی قوم نے آتش کو نور سمجھکر اوسکی عبادت مین سرگرمی اختیار کی کوئی درخت کی پرستش کرنے پر آمادہ ہو گیا کسی نے حیوانات کو اپنا معبود سمجھہ لیا غرض بت پرستی دنیا مین اسقدر پہیلی کہ عرب وعجم وہند وغیرہ مین کل مخلوق بت پرست ہو گئی۔

انسان کس کا بندہ تہا اور کن کن چیزون کا غلام بے دام بن گیا خالق ارض وسما نے کل چیزین اوسی کی خواہشون کی تابع کی تہین وہ ناقص عقل سے اپنی خواہشون مین اس درجہ مجبور ہوا کہ ہر ایک تابع کا متبوع بن گیا اوسکی نادانی کی یہ روش معبود حقیقی کو نہایت درجہ ناپسند ہوئی اس لئے اوس نے انسان ہی کی نوع اور اوسی کے گروہ مین سے ایسے کامل الخلقت افراد کو خلعت شرافت نفسیہ اور کمالات روحانیہ سے ممتاز فرمایا جن کے تصرفات علویات اور سفلیات مین تعجب خیز اور حیرت انگیز ہوئے وہ انبیا اور رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام ہین جن کو بارگاہ احدیت سے منا شیر ہدایت عامہ خلایق عطا ہوئے اور اون کو ایسے معجزون کی توفیق دی گئین جن کے مقابلہ مین فرعون سے سرکش اور خود سر عاجز ہو گئے اور اون کو یہ کہنے کے سوا اور کچہہ بن نہ پڑی کہ یہ سحر ہے یہان سے ناقص عقلون کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب دنیا مین سحر کا وجود افراد انسانی مین مان لیا گیا تھا تو اون معظم پیغمبرون سے ساحر اگر غالب نرہتے اتنا تو ہونا چاہئیے تہا کہ مغلوب ہی نہوتے مساوات کا درجہ تو رہتا جب ساحر پیغمبرون کے مقابلہ مین عاجز رہے تو عقل سلیم اون کو یہ باور کرا سکتی تہی کہ معجزہ سحر کے سوا کوئی عظیم الشان چیز ہے جسکی کیفیت عقل کے دائرہ سے باہر ہے اور پیغمبر اپنے افراد نوعی مین اپنی خاص صفت سے ایسا ممتاز ہے جسکی شان ورائے ادراک ہے مگر عقل سلیم کہان تہی وہ تو کجی کے راستہ پر دوڑتی تہی حق کو باطل اور باطل کو حق سمجہتی تہی اور ساحر جنکا پیشہ سحر اور افسون تہا معجزہ کی حقیقت کو دیکہکر اپنے سحر سے تائب اور معبود حقیقی کی قدرت کے قایل ہو کر یہی کہنے لگے امنا برب موسی وہارون۔

حضرت نوح علیہ السلام اور قوم کے قصہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اونکے زمانہ مین یغوث اور یعوق اور نسر بڑے بڑے بت تہے نوح علیہ السلام ساڑہے نوسو برس تک قوم مین رہے اور یہی فرماتے رہے یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم قوم کے سردارون نے یہی جواب دیا ہم تم کو صریح بہکا ہوا دیکہتے ہین فرمایا مین بہکا ہوا نہین ہون ولکنی رسول من رب العالمین مین تم کو اپنے رب کے پیغام پہونچاتا ہون اور تمکو نصیحت کرتا ہون اور اللہ تعالی کی طرف سے جو بات مین جانتا ہون تم اوسکو نہین جانتے ہو کیا تم کو اس بات کا تعجب ہے کہ تم مین سے ایک مرد تمہارے رب کی طرف سے نصیحت لاوے تاکہ تمکو ڈراوے اور تم بچو شاید تمپر رحم ہو فکذبوہ فانجیناہ والذین معہ فی الفلک و اغرقنا الذین کذبوا بآیاتنا انہم کانوا قوما عمین قوم کو اندہا اسلئے فرمایا کہ حق کو انہون نے دیکہا اور نہین پہچانا حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا سے ثابت ہوتا ہی

کہ روے زمین کے باشندون مین جتنے کافر تھے وہ سب غرق طوفان ہوگئے اسلیئے کہ حضرت نوح علیہ السلام
نے یہ تصریح اپنی دعامین کی تھی انک ان تذرہم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا اگر تو اون کافرون
کو چھوڑ دیگا تو وہ تیرے بندون کو گمراہ کرینگے اور وہ نہ جنینگے مگر بدکار اور کفر کرنے والے کو سوا ایسا ہی ہوا
کہ صرف وہی کشتی نشین جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ سلامت رہے تھے اور طوفان کے بعد
اونمین بھی فنا نے تفریق کردی تھی انمین سے کچھ نفوس باقی رہ گئے پھر دنیا کی آبادی کا سلسلہ اُنسے قایم ہوا
شیاطین جو خلقت مین انسان سے اقدم اور آتشی ہونے کی وجہ سے سرکش اور غاوی تھے اُنہون
نے دنیا کی ترقی بنی آدم سے دیکھی تو پہلا سبق جسکو پچھلے بھول گئے تھے یاد دلادیا اور بتون کی دلفریب
صورتین لا لا کر پیش کردین کفر کے مواد کو از سر نو ہیجان پیدا ہوا جس زمانہ مین حضرت ہود رسالت پر
مبعوث ہوے قوم عاد کا زمانہ ترقی کا تھا بڑے بڑے اجسام والے اور قوی ہیکل توانا تھے اُنہون نے
فرمایا یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ افلا تتقون تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا
کوئی معبود نہین کیا تم نہین ڈرتے ہو سرداران عادیون نے جواب دیا انا لنریک فی سفاہتہ وانا لنظنک
من الکاذبین حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا مین بے عقل نہین ہون ولکنی رسول من رب العالمین
مین اپنے رب کے پیغام تمکو پہونچاتا ہون اور تمہارا معتبر خیرخواہ ہون کیا تم کو اس بات کا تعجب ہے کہ تمہارے
رب کی نصیحت ایک ایسے مرد کے ذریعہ آوے جو تم مین سے ہو اور تمکو ڈراوے اور اللہ تعالیٰ کا یہ احسان
اون کو یاد دلایا واذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد قوم نوح وزادکم فی الخلق بسطۃ فاذکروا الاء اللہ لعلکم تفلحون -
تم کو اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد خلیفہ کیا ہے اور تم کو عظیم الخلقت پیدا کیا ہے اللہ
تعالیٰ کی نعمتون کو تم لوگ یاد کرو شاید فلاحیت پاؤ عادی سردارون نے حضرت ہود کو یہ جواب دیا قالوا
اجئتنا لنعبد اللہ وحدہ ونذر ما کان یعبد اباؤنا کیا تو اسلیئے آیا ہے کہ ہم ایک ہی معبود کی عبادت کرین اور
ہمارے باپ دادا جن چیزون کو پوجتے رہے ہین ہم اون کو چھوڑدین فاتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین
تو لے آ جو وعدہ ہمسے کرتا ہے اگر تو سچا ہے اس کے بعد حضرت ہود نے فرمایا کہ تمہارے رب کی طرف سے بلا
اور غضب تمپر واقع ہو چکا ہے سات رات اور آٹھ دن تک ایسی آندھی چلی کہ قوم کے شہرون کی کل
عمارتین مسمار کرڈالین اور قوم کی بیخ وبنیاد اوکھاڑ ڈالی اللہ تعالیٰ نے اس کل واقعہ کی یون خبر دی ہے -
فانجیناہ والذین معہ برحمۃ منا وقطعنا دابر الذین کذبوا بآیاتنا وما کانوا مؤمنین ہود علیہ السلام کو اون کے
ساتھیون کے ساتھ اپنی رحمت سے ہمنے نجات دی اور جن لوگون نے ہماری آیات کی تکذیب کی تھی اونکی
پچھاڑی ہمنے کاٹ ڈالی وہ لوگ مومنین سے نہین تھے -

قوم ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام بھیجے گئے اُنہون نے کہا یا قوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ اے قوم کے لوگو اللہ تعالی کی عبادت کرو سوا اللہ تعالی کے تمہارا کوئی معبود نہین ہے یہ قبیلہ عرب کے بت پرستون مین سے تہا مقام حجر مین جو شام اور حجاز کے درمیان ہے سکن گزین تہا قوم عاد کے بعد اس قبیلہ نے بڑی ترقی کی تہی نرم پاکیزہ زمین پر عالی شان قصور بناتے اور پہاڑون مین سکانات تراشتے اور قیام کرتے تہے اس آیت شریفہ سے کل امور ثابت ہوتے ہین حضرت صالح علیہ السلام نے اون سے فرمایا واذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد عاد و بوّأکم فی الارض تتخذون من سہولہا قصورا وتنحتون الجبال بیوتا مستکبران قوم صالح علیہ السلام نے اون ضعفا سے جو حضرت صالحؑ پر ایمان لاے تہے پوچہا اتعلمون ان صالحا مرسل من ربہ اُنہون نے جواب دیا انا بما ارسل بہ مومنون جس چیز کے ساتہہ حضرت صالحؑ بھیجے گئے ہین ہم اوسپر ایمان لاے ہین اون مستکبرون نے کہا انا بالذی اٰمنتم بہ کافرون جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم اوس سے منکر ہین۔

قوم نے حضرت صالح علیہ السلام سے عجیب وغریب معجزہ چاہا کہ پتہر سے ایک اونٹنی نکالی جاوے اور اوس کی صفت بیان کی اور اوسکے ساتہہ شرط بہی لگادی کہ وہ حاملہ بہی ہو اور اوسی وقت بچہ جنے حضرت صالحؑ نے عامہ خلائق کے سامنے پتہر سے ایک ایسی عظیم الخلقت اونٹنی نکالی جس کے ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک ایکسو بیس گز کا فاصلہ تہا اور دیکہنے مین ایک کوہ روان تہی اور اوسیوقت اوسنے بچہ جنا مگر قوم نے ایمان قبول نہین کیا بت پرستی پر قایم رہے اور انجام یہ ہوا کہ اوس اونٹنی کی کوچین اونہون نے کاٹ ڈالین پہر وہ کل زلزلہ سے ہلاک کردے گئے فاخذتہم الرجفۃ فاصبحوا فی دارہم جاثمین سب اوندہے ہوکر ہلاک ہوگئے قومون کی ترقی جہانتک دینوی اسباب سے ہوئی اونہون نے دین کی کچہہ وقعت نہ سمجہی اور انبیا کے معجزون کو سحر سمجہا اور خداوند جل وعلی کی عبادت سے ہمیشہ انکار کیا اور پیغمبرون کو جہٹلایا اور دین کے معاملات مین اسدرجہ انبیا علیہم السلام کے ساتہہ تعصب اختیار کیا کہ اون کے طاہر خون نجس زمین پر بہاے پتہر مارے ایذائین پہونچائین اپنے قریون سے نکالدیا بت پرستی کو اپنا شعار سمجہا اور خدا پرستی سے نہایت درجہ عار کی۔

انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات کی تعداد کا علم باری تعالی ہی کو ہے اور وہ کن کن قومون کے پاس بھیجے گئے کسی قدیم تاریخ سے اوسکی تفصیل ظاہر نہین ہوتی ہان جو نامور انبیا علیہم السلام سرکش قومون کی طرف بھیجے گئے اون قومون پر عذاب نازل ہوئے اون پیغمبرون کا ذکر قرآن مجید سے واضح ہوتا ہے اور احادیث مین انبیا علیہم السلام کی تعداد وارد ہوئی ہے جو انبیا علیہم السلام کتاب اور

شریعت کے ساتھ بہیجے گئے تہے حضرت داؤد اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوات والتسلیمات ہین ان کی قومین دنیا مین ابتک موجود ہین اور وہ اس بات کے مدعی ہین کہ ہم اپنے اپنے پیغمبرون کی شریعت پر قایم ہین ہماری کتابون مین جو شے حلال ہے وہ ہمکو حلال ہے اور جو شے حرام ہے وہ ہمکو حرام ہے ہمکو دوسرون کی شریعت پر عمل کرنے کی حاجت نہین اور آپسمین ایک دوسرے کی تکذیب پر آمادہ ہین —

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے قوانین نہایت درجہ مستحکم تہے جن کے اصول و فروع منضبط تہے اور مصالح عباد اور احکام مبدء و معاد کا جن پر مدار تہا مگر یہود نے اپنی آسمانی کتاب کے احکام کو بالکل میٹ دیا اور توراۃ اپنی طرف سے تصنیف کرلی جسکی اصلاح کے واسطے انجیل نازل ہوئی اس موقع پر بنی اسرائیل کے مختصر واقعات آیات قرآنی سے نقل کئے جاتے ہین ہر ایک واقعہ سے اون کی غوایت اور سرکشی کا اندازہ اور نکبت اور خواری کا قیاس کیا جاسکتا ہے اور یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی کیسی کیسی عظیم النعمتین نازل ہوئین اور خاص خاص عنایتین کس درجہ اون کے ساتھ کی گیئن اور اونکا انجام کیا ہوا —

فرعون کے زمانۂ جابرانہ حکومت مین بنی اسرائیل مصر مین مقید تہے اور قبطیون کے باندی غلام سمجہے جاتے تہے جب انکے بداعمال کی سزائین قبطیون کی ظالمانہ اطوار سے پوری ہوچکین تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا فاذہب الی فرعون انہ طغی حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا اور ید بیضا دو معجزون کے ساتھ مع اپنے بہائی حضرت ہارون علیہ السلام کے فرعون کی طرف تشریف لے گئے اور اوس سے فرمایا فارسل معی بنی اسرائیل فرعون بڑا فلسفی تہا اور اوس کے ساتھ گمراہ بہی اسدرجہ تہا کہ انا ربکم الاعلیٰ کا دعویٰ کرتا اور مخلوق الٰہی کو اپنی مخلوق خیال کرتا تہا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اوسنے پوچہا آپ کون ہین آپنے اپنی نبوت کا اظہار کیا معجزے دکہلائے معجزات باہرات کو اوس نے سحر سے تعبیر کیا مداین سے جادوگر طلب کئے جب مقابلہ ہوا تو کل ساحر لول اوٹہے یہ سحر نہین ہے اور یہ کہا امنا برب موسیٰ و ہارون فرعون نے جہلا کے بارہ ہزار جادوگرون کو جو مسلمان ہوے تہے دار پر کہینچدیا ہاتہہ پاؤن قطع کرادئے مگر وہ راہ ہدایت موسوی سے نہین پہرے —

اسکے بعد فرعون اور اوسکی قوم کی ہلاکت کی باری آئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جناب باری تعالیٰ جل مجدہ کا حکم ہوا کہ تم بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر نیل سے عبور کرو سب تیار تہے رات سے چلدئے فرعون صبح ہوتے ہوتے مطلع ہوا مع اپنے لشکر کے بنی اسرائیل کے تعاقب مین دوڑا موت کہینچ کے

نیل کے کنارہ پر سے آئی یہان پر دیکہا کہ دریاے نیل درمیان سے ہٹا ہوا ہے تہ کی زمین دکہہ رہی ہے اوسی
شان علو کو یاد کرکے اپنے حوف سے دریا کو ہٹا ہوا خیال کیا بے دہڑک گہوڑا اڈالدیا لشکر ہمراہ تہا وہ بہی
جلو ریز عقب سے آپہونچا بنی اسرائیل دیکہکر گہبراے کہ فرعون پہر اسیر کرکے لیجائیگا قتل کریگا یا جو سزا
چاہیگا وہ دیگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب کی دلدہی فرمائی اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے
اس واقعہ کی نسبت خطاب فرمایا ہے واذ فرقنا بکم البحر فانجینا کم واغرقنا آل فرعون وانتم تنظرون -
فرعون جب وسط دریا مین مع اپنے لشکر کے پہونچ گیا اوسوقت دریا جیسے پہلے تہا ایک بسیط سطح پانی کا
ہوگیا مگر خشک رہا فرعون کی قوم ڈوب رہی تہی بنی اسرائیل اونکو دیکہہ دیکہکر اپنا دل ٹہنڈا کر رہے تہے
غرض ایک آن واحد مین فرعون کی ساری خدائی دریا برد ہوگئی بنی اسرائیل مطلق العنان ہوگئے حضرت
موسیٰ اونپر مسلط ہوے اور ان کے واسطے ایک دین قایم کرنے کی غرض سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شہنشاہ
حقیقی کا حکم صادر ہوا جب وہ فرمان آسمانی یعنی توراة لینے کے واسطے قوم سے رخصت ہوے تو اپنے
بہائی حضرت ہارون کو بنی اسرائیل کی نگرانی پر چہوڑ گئے اور اون کو ہدایات فرما گئے کہ بنی اسرائیل کہین
بہاگ نجاوین تم ان سے غافل نرہنا بنی اسرائیل نے زر و زیور فراہم کرکے سامری نامی کی صناعی سے
ایک گوسالہ پیدا کر لیا اور اوسکو اپنا معبود ٹہیرالیا جب موسیٰ علیہ السلام توراة لیکر آئے تو بنی اسرائیل پر اپنی
خدائی پائی سخت غضبناک ہوے حضرت ہارون سے دست بگریبان ہوگئے اونہون نے اپنا عجز اور
اور قوم کی سرکشی کا عذر کیا گوسالہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگ مین جلا کر خاک سیاہ کردیا اور خاکستر
اوس کا دریا مین پہینکدیا بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی اس آیت شریفہ سے ظاہر ہوتی ہے واذ واعدنا
موسیٰ ثلثین لیلۃ ثم اتخذتم العجل من بعدہ وانتم ظالمون جیسا کہ عظیم گناہ بنی اسرائیل نے گوسالہ پرستی
سے کیا تہا اوسکی سزا بہی اون کو ویسی دی گئی واذ قال موسیٰ لقومہ یا قوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل
فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ذالکم خیر لکم عند بارئکم ایک ابر نے اونکو ڈہانپ لیا آپسمین ایک نے دوسرے
کو قتل کیا جب ستر ہزار مجرم قتل ہوگئے تو وہ ابر ہٹ گیا اور بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی بنی اسرائیل
دنیا مین بڑی معزز قوم تہی جب وہ سفر کرتے تو ابر اونکے سرون پر سایہ گستر رہتا اسباب معیشت سے
وہ بے نیاز تہے آسمان سے صبح و شام من و سلویٰ اونکی غذا مین اوترتا تہا ان نعمتون کو اللہ تعالیٰ نے
اون کو یاد دلایا ہے وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی کلوا من طیبات ما رزقناکم بنی اسرائیل
نے ان نعمتون کی کچہہ قدر نہین کی اور اون سے بیزاری ظاہر کرکے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا
لن نصبر علی طعام واحد فادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض من بقلہا وقثائہا وفومہا وعدسہا وبصلہا

جبکہ بقولات اور گندم اور مسور وغیرہ اشیا کے طالب ہوئے تو حضرت موسی علیہ السلام نے اونکی ناعاقبت اندیشی اونپر ظاہر کرکے فرمایا اتستبدلون الذی ھو ادنی بالذی ھو خیر اچھی چیز جو غذاے آسمانی ہے اوسکے عوض تم زمینی اشیا کی تبدیل چاہتے ہو خیر تمہاری ہمت اور تمہارا حوصلہ اگر یہی ہے تو تم لوگ اھبطوا مصرا فان لکم ماسالتم فضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباؤا بغضب من اللہ اس کے بعد وہ ایسے ذلیل ہوے کہ اسباب معیشت مین مبتلا ہوگئے اور فقر و فاقہ کی نوبت آگئی۔

جیسے قوم بنی اسرائیل خدائی معاملات مین سرکش تھی ویسی بزدل بھی تھی جسوقت قوم جبارین سے قتال کا حکم اون کو ہوا تو اونہون نے حضرت موسی علیہ السلام سے کہا جب تک وہ لوگ اوس شہر مین رہینگے ہم ہرگز اوسمین داخل نہ ہونگے فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون غرض حضرت موسی کو بنی اسرائیل نے تھکا دیا اور وہ اونپر مہربان ہی رہے اور ہر ایک فرمایش اون کی پوری کرتے گئے جب عالم آخرت کا سفر کیا تو توراۃ کو چھوڑ گئے اوس کے احکام کی پابندی کے لئے تاکید فرما گئے قوم نے ترقی دنیوی کی مالدارون کے نفوس پر موسوی دین کے دشوارریان سخت ناگوار گزرتی تھین علماے یہود علم توراۃ کی فضیلت رکھتے تھے یہ قاعدہ ہے کہ جاہل لوگ علما سے اپنے اغراض کے وقت مسئلہ پوچھتے ہین یہودی عالمون کو تحصیل زر کا خوب موقع ہاتھہ آگیا زردارون کی ضرورتین اون کے لئے ذریعہ معیشت وتن آسانی ہوگئین اپنے دین کی عظمت صرف منفعت کی غرض سے قایم رکھی تھی احکام تورات کی تبدیل بازیچہ اطفال سمجھ لئے تھے اونکی خواہشون کے پورا کرنے کے لئے حکم خدائی کو بدل دیتے تھے اللہ تعالی نے اسکی خبر دی ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ یہان تک تحریف ہوئی کہ دین موسوی کا نام باقی رہگیا اور قوم آزادانہ طور پر خودسر ہوگئی۔

جبکہ احبار یہود نے حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت کے احکام درہم برہم کردیے تو قوم کے نفوس مین عظیم اختلاف پیدا ہوگیا ہواے نفسانی کا زور شور چارون طرف سے اوٹھا عامہ خلایق کے طبایع مین شر و فساد کا ریشہ بڑھنے لگا اور بداعمالی کے ثمرات خواہشون کی شاخون سے چکھنے لگے اور اپنے کام و زبان احوال سے اوسکا ذائقہ پانے مین مصروف ہوگئے۔

خالق عالم نے امم سابقہ کے عبرتناک واقعات سے اونکے کان کھولدیے تھے اور آنکھون سے حق اور باطل کے پردے اوٹھا دیے تھے مگر جبکہ دنیا کی لذات اونکے نفوس پر غالب ہوگئے تو وہ شراب ضلالت سے ایسے سرمست ہوئے کہ اپنی ہستی تک کی اونکو خبر نہ رہی پھر رب العالمین نے اونکے احوال پر اختلال پر شفقت فرمائی موسوی دور ختم ہونے کے ایک زمانہ بعد حضرت عیسی بن مریم

بن مریم علیہا السلام کو خاص شان سے پیرایہ وجود بخشا حضرت مریمؑ کا گھرانہ بڑا معظم و مکرم تھا انوار نبوت کے
چشمہ جس زور شور سے اوس گھرانے مین اوبل رہے تھے وہ سب کی آنکھون کے سامنے موجزن تھے
اور لب تشنگان وادی ہدایت کو اپنی موجون کے ہاتھون سے اشارے کر رہے تھے حضرت مریم کا سن
تیرہ سال کا یا پندرہ کا تھا اول شباب مین جو حالت عورتون کی ہوتی ہے اوس کے معائنہ سے
آپ ایک جانب اپنے اہل سے کنارہ گزین ہوگئی تھین اور اپنے اہل کے ورے ایک پردہ ڈالکر
قیام فرمایا تھا حضرت معصومہ مقدسہ کی عفت اور عصمت کا اس واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب
روح القدس آئے تو اونے آپ کو ایک تندرست آدمی کی صورت مین دکھایا حضرت مریم نے دیکھکر
فرمایا انی اعوذ بالرحمن ان کنت تقیا اگر تو متقی مرد ہے تو مین تجھسے اللہ کے ساتھ پناہ مانگتی ہون کسدرجہ
خدا کا خوف دل پر غالب تھا اوس جوان مرد نے جو فرشتہ تھا جواب دیا انما انا رسول ربک لاھب لک
غلاما زکیا مین تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہون تمکو ایک پاک لڑکا بخشتا ہون حضرت معصومہ عذرا
نے فرمایا انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا مجھکو اب تک بشر نے ہاتھ نہین لگایا مجھکو لڑکا کیونکر
ہوگا مین بدکار عورت نہین ہون اللہ تعالے نے اوس مقدس فرشتہ کی زبانی حضرت معصومہ کو
یہ خبر دی کہ ہم اوس لڑکے کو آدمیون کے واسطے ایک نشانی اور رحمت کرین گے یہ کام مقرر کیا ہوا
ہے (یعنی وہ لڑکا بن باپ کے ضرور پیدا ہونے والا ہے) فحملتہ فانتبذت بہ مکانا قصیا باتون باتون
مین حضرت مریم حاملہ ہوگئین اور ایک جنگل مین اونکے ساتھ جا پڑین جب وضع حمل کا وقت آیا تو
درد زہ پیدا ہوا ایک کھجور کے درخت کے تنہ کے پاس آگئین اور یہ فرمایا کاش اس سے پہلے
مین مرگئی ہوتی اور نسیا منسیا ہوگئی ہوتی فرشتہ نے آواز دی الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا
غمگین نہ ہو تمہارے رب نے تمہارے نیچے پانی کا چشمہ پیدا کردیا ہے وھزی الیک بجذع النخل
تساقط علیک رطبا جنیا درخت کے تنہ کو ہلاؤ وہ تازے خرمے تمپر گرادیگا خرمے کھاؤ پانی پیو آنکھین
ٹھنڈی کرو اگر کسی بشر کو دیکھو تو اوس سے کلام نکیجو اوس سے یہ کہدیجو کہ مینے آج کے دن اللہ تعالی
کے واسطے روزہ کی نیت کرلی ہے کسی آدمی سے مین کلام نہ کرونگی فاتت بہ قومہا تحملہ حضرت مریمؑ اپنی
گود مین حضرت عیسی کو قوم کے پاس لائین آدمیون نے دیکھکر کہا قد جئت شیئا فریا تم ایک عجیب
چیز لائی ہو یا اخت ہارون ما کان ابوک امرا سوء وما کانت امک بغیا اے ہارون کی بہن تمہارا باپ
برائی کا آدمی نہ تھا اور نہ تمہاری مان بدکار تھی حضرت مریم نے حضرت عیسیؑ کی طرف اشارہ کیا کہ اونسے
پوچھو آدمیون نے کہا کیف نکلم من کان فی المہد صبیا اوس بچہ سے جو گود مین ہے ہم کیونکر بات کرین

حضرت عیسی علیہ السلام نے اوسوقت فصیح زبان سے فرمایا انی عبد اللہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا
وجعلنی مبارکا این ماکنت واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا وبرّا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا
والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا تحقیق مین اللہ تعالی کا بندہ
ہون مجہکو اللہ تعالی نے ایک کتاب دی ہے اور مجہکو نبی کیا ہے اور جہان کہین مین ہون مجہکو برکت
والا کیا ہے اور نماز اور زکوۃ کے ساتھ مجھکو حکم کیا ہے جب تک مین جیتا رہون اور اپنی مان کے ساتھ مجھکو
خوش سلوک کیا ہے اور مجہکو سرکش بدبخت نہین پیدا کیا ہے جسدن مین پیدا ہوا اور جسدن مین مرون گا اور
جسدن مین زندہ ہوکر اوٹھون گا مجہپر سلام ہے ذلک عیسی ابن مریم قول الحق الذی فیہ یمترون ماکان للہ
ان یتخذ من ولد سبحانہ اذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون یہ مریمؑ کا بیٹا عیسیٰ ہے وہ بات حق ہے جو اوسکے
بیچ شک کرتے ہین اللہ تعالے کے واسطے یہ لایق نہین ہے کہ وہ اولاد پکڑے اوسکو پاکی ہے جب
اللہ تعالی کچہہ کام مقرر کرتا ہے سوا اسکے نہین ہے کہ اوسکو کہتا ہے ہوجا سو وہ اوسیوقت ہوجاتا ہے
ان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ ہذا صراط مستقیم تحقیق اللہ تعالی میرا پروردگار اور تمہارا پروردگا ہے یہ سیدہی
راہ ہے جس زمانہ مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسالت پر مبعوث ہوئے اوس زمانہ مین طبابت کا بڑا زور
شور تہا اطبا معالجہ مین ید طولی رکہتے تہے مگر بعض امراض جو خالق عالم کی قدرت کا اقرار مدعیان صحت سے
کراتے تہے اور اون کو اون کے علاج سے ہر طور پر عجز تہا حضرت عیسیٰ السلام کو اونہین امراض سے
بری کردینے کا معجزہ دیا گیا جب یہود سے آپنے اپنی نبوت کا اظہار کیا وہ مخالف ہوگئے آپنے اون کو
نصیحت فرمائی کہ جو مقدس کتاب موسیٰ علیہ السلام کو بارگاہ شہنشاہ حقیقی سے عطا ہوئی تہی احبار یہود نے
اوسکو مسخ کرڈالا تمہارا موسوی دین کہان رہا مین اب اوسکی اصلاح کرنے آیا ہون یہود نے کہا نبوت کے
دعوی پر کیا دلیل ہے آپنے فرمایا انی اخلق لکم من الطین کہیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وابرء
الاکمہ والابرص واحیی الموتی باذن اللہ مین تمہارے واسطے مٹی سے اوڑنے والے جانور کی ہیئت
پر بناتا ہون پہر مین اوسمین پہونک دیتا ہون سو وہ اللہ تعالی کے حکم سے پرندہ ہوجاتا ہے اور مادر زاد
اندہے اور ببروص کو صحیح کردیتا ہون اور مردون کو اللہ تعالی کے حکم سے زندہ کردیتا ہون۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح مبارک کا خاص مرتبہ تہا گو اس عالم عنصری مین اوسکو کدورت
کے ساتھ تعلق ہوا مگر اوسمین کسی قسم کی ظلمت نفسیہ نے اثر نہین کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجرد رہے
دنیا کے اسباب مین سے کچہہ بار دوش ہمت نہین کیا ہمیشہ دنیا مین مسافر رہے اور بہت ہی استغنا کے
ساتھ اپنی پاکیزہ زندگی بسر کی یہود کو جب اونکے علما کی غوایت اور توراۃ کا مسخ کردینا انجیل کے نزول

کے بعد ثابت ہوا تو اس خیال سے کہ ہمارے معاشرت کے اسباب بالکل درہم برہم کر دینے کی فکر بیا
یہ صاحب کتاب ہے اور ہمارے مذہب کی تکمیل ہو چکی ہے فی نفسہ یہ ہمارے مذہبی اصول و فروع
ہمارے واسطے کافی ہین حضرت عیسیٰ کی گھات مین رہے اور قابو پاکر ایک بے گناہ کا خون حضرت
عیسیٰ کے شبہین اپنی گردن پر لے لیا بڑے فخر سے اپنے آپکو قاتل عیسیٰ مشہور کیا اور عیسوی لوگون
پر اپنی جرات اور ناحق خون بہانے سے فضیلت خیالی چاہی اللہ تعالے نے یہود کے فاسد خیال
کی تردید اس آیت شریفہ سے فرماوی وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم حضرت عیسیٰ جیسے معظم او
مکرم نبی تھے اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنی روح سے تعبیر فرمایا اور اسلئے احیای اموات کا معجزہ عطا فرمایا
ہزارون برس کے خاک ہوئے مردہ کو آپنے زندہ کیا اور یہود نے بچشم دید دیکھا مگر شہوات نفسیہ غالب
ہونے کی وجہ سے حضرت عیسیٰ پر ایمان لانا اونکو شاق ہوا اگر وہ خدا پرست ہوتے اور موسوی دین کی
تباہ حالت پر اون کو کچھ بھی افسوس ہوتا تو وہ اپنی صلاح وفلاح حال و مآل کے لئے حضرت عیسیٰ پر
ضرور ایمان لاتے اور جو کچھ مذہبی خرابیان واقع ہو گئی تھین اون کی اصلاح انجیل مقدس سے
کر سکتے تھے۔

توراۃ اور انجیل نئے اصول و فروع مذہبی کے ساتھ نہین بھیجی گئین بلکہ حضرت خلیل
جلیل ابراہیم علیہ السلام کا دین حنیفی جبکی طلب خاص خاص خدا پرستون کو ہر زمانہ مین تھی اور زمانہ کے
انقلاب اور نفسانی ہوا وہوس کے استیلا سے وہ آثار بالکل مٹ گئے تھے اون فروع واصول
کے ساتھ مع شیئی زاید بحسب مصالح عباد وکیفر کردار کا فرنعمتون کے بھیجی گئی تھین خداوند تعالے نے
ایسا نہین کیا ہے کہ ہر زمانہ مین ایک نئے مذہب کی بنیاد قایم کر کے ایک پیغمبر کو دوسرے کے
خلاف مین بھیجا ہو بلکہ بدایت خلقت آدم سے قیامت تک ہر ایک فرد بشر پر اپنی توحید اور
اپنی عبادت اور اپنے احکام نماز روزہ حج زکوۃ کی تعمیل فرض کی ہے یہ فرضیت جو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ مین تھی وہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین رہی اور جو فرضیت
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ تھی وہی فرضیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین رہی البتہ
بعض احکام جو بحسب مصالح عباد باقی چھوڑ دیے گئے تھے وہ کامل کر دیے گئے منجانب خداوند تعالی
اون کا نقصان کسی طور پر نہ تھا بلکہ عباد کی حالت اور ضعف وقوت ایمانی اور ضرورت وقتیہ کے لحاظ سے
ایسا امر ظہور مین آتا گیا چنانچہ نسخ کے مسئلہ پر یہود کو بڑا اعتراض ہے معاذ اللہ وہ یہ کہتے ہین کہ خدا
کو ایک حکم دیتے وقت یہ علم نہ تھا کہ آیندہ اس حکم کے خلاف حکم دیا جائیگا خدا کا یہ کیسا علم ہے

اور حقیقتہً یہ نسخ جو شرائع کے بعض احکام مین واقع ہوا ہے شدت اور ضعف ایمان اور خدا پرستی کے
مراتب مختلفہ ہونے کی وجہ سے ہوا ہے وہ عین رحمت بحق مومنین ہے اور محض نقمت بحق کافرین ہے
عیسائیون کا اصلی عقیدہ (تثلیث) ہے کہ اللہ تعالی اور روح القدس اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان تینون اجزا
مین الوہیت مشترک ہے اور ہر ایک جز باہم مساوی نسبت رکھتا ہے ان تینون ہی اجزا مین وحدت کی
جو شان ہے وہی شان الوہیت ہے نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات اللہ تعالی جو معبود حقیقی ہے اوس کی
صفات مین عیسی ہون یا روح القدس اون کا شریک ہونا بداہۃً الوہیت کی شان کی منقصت اور ترکیب
کا اثبات ہے تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیرا بعض عیسائی حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے
ہین اللہ تعالی نے اس عیب سے اپنی پاکی بیان فرمادی ہے لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا بی بی اور بچہ
سے اللہ تعالے پاک ہے حضرت عیسی پر ایمان لاے مگر تین خدا ٹہیراے اور ایک پر بھی پختہ اعتقاد
الوہیت نہین رکھا بلکہ نفس نے جو حکم کیا وہی کیا اللہ تعالے نے فرمایا ہے لقد کفر الذین قالوا
ان اللہ ثالث ثلثۃ وما من الہ الا الہ واحد اور بعض نے اپنا یہی عقیدہ راسخ کرلیا کہ حضرت
مسیح ہی اللہ ہین اللہ تعالے نے فرمایا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم الوہیت کی
شان کا تغیر زمانی اور حدوث امکانی سے بری ہونا اہل عقول کا مسلمہ ہے اون کے اس خیال کی تردید
اللہ تعالی جل شانہ نے اس طور پر فرمائی ہے قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد ان یہلک المسیح
ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعا حضرت مریم علیہا السلام نے وفات پائی اور حضرت عیسی کو بھی بفحواے
کل نفس ذائقۃ الموت جام فنا سے جرعہ مرگ پینا ناگزیر ہوگا پھر کیسی الوہیت جو صفات ممکن کے
لیے ٹہیر چکے ہین بلا تامل عقل سلیم اوسکے خلاف کوئی حکم نہین دے سکتی حضرت عزیر علیہ السلام کی
نسبت بھی یہی خیال نادانون کا تھا کہ اون کو ابن اللہ کہتے تھے نصاری نے دین عیسوی اختیار کیا مگر
انجیل کی پابندی نہین کی اور نیکی اور بدی کا بدلہ اور پاداش دنیا ہی مین خیال کرلیا حساب وکتاب اور
پرسش اعمال کی دلخراش صداون سے اون کے دل بیزار رہے عبادت مین نفسانی حظوظ اونکے
خیال مین موجب خوشنودی خداے تعالی ہے مزامیر کے ساتھہ نفس جب عبادت مین لذت پاتا ہی
تو وہ عبادت مقبول ہوتی ہے اور اوس سے تقرب الی اللہ تعالی ہوتا ہے بڑا زہد وعبادت رہبانیت ہے
جو عقلا ممنوع تہی ہماری شرع شریف نے اوس تعطل کو ناپسند ٹہیرایا ہے لا رہبانیۃ فی الاسلام
ارشاد ہوا ہے یہ قوم دنیا مین بڑی دانشمند سمجھی جاتی ہے مگر مذہبی حیثیت سے پہلی بسم اللہ ہی انکی
غلط ہے وہ خدا جسکے قبضہ قدرت نے نیک وبد کی جان ہے یہوواوس خدا کی خدائی سے خارج

اور ایسے صاحب قدرت ہوگئے کہ خدا کے بیٹے کا خون اُنہون نے دانستہ حلال سمجھا اور خدا نے
کوئی انتقام آجتک اون سے نہین لیا یہود کی نسل بڑہتی گئی اور وہ زور پکڑتے گئے یہود اور نصاریٰ
کے باہم جو کچھہ جدال اور قتال ہوئے ہین وہ مشہور ہین اور قیامت تک اونکا تذکرہ باقی رہے گا۔
ایسے صاحب قدرت نبی پر جس کے اشارہ سے مردہ زندہ ہوجاتا تھا اون کو کس وجہ قدرت ہوگئی کہ
اوسکو صلیب پر چڑہا دیا اور اوسکی روح خدا کے دشمنون کے سرپنجہ جفا سے ہزار کشاکش نکلی معاذ اللہ
من ہذہ الاباطیل اللہ تعالے نے اس واقعہ کی خبر اپنی کتاب واجب التکریم مین دی ہے
بل رفعہ اللہ الیہ عیسی روح مع الجسد کا نام ہے نہ صرف روح کا اگر عیسی سے مراد محض روح ہوگی
تو حضرت عیسیٰ کا شرف کیا ثابت ہوگا کل مومنین کی ارواح کا ملجا و ماوا ملا اعلیٰ ہے خصوصا انبیا
علیہم الصلوۃ والتسلیم کی ارواح کا مقام مقام قرب ذات ہے جیسے وہ دنیا مین زندہ تہے اسوقت بہی
ویسے ہی اپنی حالت پر ہین اور انکو ہروقت کیفیت وصالی حاصل ہے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے عیسی علیہ السلام کو جس بزرگ شان کے ساتھہ وجود بخشا تہا اوس شان کے ساتھہ مع جسم کے
آسمان پر اوٹھا لیا اور وہ زندہ ہین اور قرب قیامت مین امت محمدیہ کے ناصر اور اعداے الہی
کے قاتل ہونگے غرض نصاریٰ نے جسوقت اپنی مذہبی قوت پیدا کرلی تو یہود سے مناظرے کئے
یہود کے مقابلہ مین ان کی مقدس کتاب اوسوقت مین بڑا سچا گواہ خدا پرستی اور اصلاح مذہب
کا تہا مگر ایک نے دوسرے کے مذہب کو رد اور باطل ٹہیرایا وقالت الیہود لیست النصاریٰ علی شیء
وقالت النصاری لیست الیہود علی شیء وہم یتلون الکتاب اگر یہود کو دین موسوی عزیز ہوتا تو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بعثت پر ایمان لاتے اور برہم شدہ اصول مذہب کی اصلاح چاہتے اسلئے کہ یہود کے
پاس انبیاؑ کی بعثت کا علم قدیم سے چلا آتا تہا جیسے وہ گزشتہ زمانے کے انبیا علیہم السلام کی نبوت اور رسالت
کو سنتے تھے حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت سن چکے تہے اور اونکو بچشم خود دیکھہ لیا تھا اور جو معجزے
اونسے چاہے تہے نہایت اطمینانی حالت سے اونکو دکہلا کے اپنی رسالت پر براہین ساطع پہونچا دئے
تہے انکار کی کوئی معقول وجہ سواے ہواے نفسانی کے نہ تہی۔

پہلے یہودیت تہی حضرت عیسی علیہ السلام کی انجیل سے بعد نصرانیت نے ظہور کیا مگر کوئی یہودی
رہتا کوئی نصرانی بنجاتا کوئی حنیفیت ابراہیمی کی طلب مین دشت وکوہ مین سرگشتہ پہرتا اور اکثر مخلوق مذہبی
قیدون سے آزاد تہی عرب وعجم مین بت پرستی تہی عجم مین آتش پرستی اوسپر غالب ہوگئی عجمی دین زرتشتی
کی اشاعت مین نہایت سرگرمی کرتے تہے یہانتک کہ سلاطین آتش پرستی کے معین اور طرفدار تہے

بت پرستی پر جو لوگ آتش پرستی کو غلبہ دیتے تھے وہ یون مجیب ہوتے تھے کہ آتش نور الٰہی ہے
اور ہمارا پیغمبر زرتشت وہ آتش بہشت سے لایا ہے اسلئے ہمنے اوسکو اپنا معبود بنایا ہے ان بت پرستون
سے اگر کوئی پوچھے کہ جو پتھر راستہ گلی یا ناپاک مقامات مین استعمال کئے جاتے ہین اگر اون
پتھرون سے کوئی آدمی خیالی صورت تراشے اور کوئی اوسکو معبود سمجھے کیا وہ دانشمند اور خدا پرست
سمجھا جائیگا کچھ معقول جواب سوا تشبیہ کے نہ دے سکین گے اور تشبیہ کو عین تنزیہ بتلائین گے سارے کے
بت پرست علویات کی روحانی قوتون سے استمداد کے خیال سے ہیاکل کے ساتھ مشغلہ رکھتے تھے وہ
اور شان تھی آخر ادوار زمانہ مین بعض نے اپنے پیشواون کی مورتین فرط محبت سے تراشین اور
غلبہ شوق کے وقت اون کو نگاہ مہر سے دیکھکر اپنے دلکو تسکین دی اور بعض نے اپنے خاندان
کے بزرگون کی صورتین یادگار کے طور پر بنائین سب بت پرستون کا گروہ جیسا کہ نقل کیا گیا ہے
قابیل ہے جس نے اپنے بھائی ہابیل کو دنیا مین پہلے قتل کیا ہے جب اوس کے قصاص کے
لئے حکم باری تعالیٰ جلشانہ حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوا تو وہ اپنی جان کے خوف سے بھاگ
گیا اور زمانہ دراز تک کوہ و دشت مین سرگشتہ رہا جسوقت اوسکو اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت
یاد آتی بے قرار ہو جاتا آخر مین اوسنے اپنے دل کی تسکین اس طور پر کی کہ حضرت آدم علیہ السلام
کی صورت کا نقشہ اپنے خیال مین جس طور پر پایا اوس موافق ایک پتھر سے اوسنے آدم کی صورت تراش لی
جب شوق لقا سے پدری دل مین تا حشر زن ہوتا وہ اوس صورت کو دیکھکر آنسو بہاتا اور دل کی آگ
پر اوس آب حسرت سے چھینٹا دیتا تھا قابیل کے بعد اوسکی اولاد نے بت کس غرض سے پوجے
وہی جانتے ہونگے مگر بت پرستی تب سے جاری ہوئی - غرض بت کس غرض سے بنائے گئے تھے اور
آخر زمانہ مین اون کا کیا نتیجہ نکلا کہ وہ مخلوق نادان کے معبود ہو گئے اور اون کی عبادت سب کیلئے
ایمان ٹھیر گئی زیادہ تر عالم کی گمراہی کا یہ سبب بھی ہوا کہ شیاطین جو خدا اور خدا کی مخلوق کے دشمن
تھے اونہون نے بتون مین اکثر مقامات پر حلول کیا تھا جب کوئی امر دشوار پیش آتا تو وہ آواز دیتے
اور بت کے جوف سے گویا ہوتے تھے نادان لوگ جو پتھر سے بھی زیادہ بے حس تھے اوسکو ذی روح
اور صاحب تصرف اور مالک کارخانہ خدائی سمجھ لیتے تھے اسلئے اوسکی عبادت فرض جانتے تھے
اونکے سامنے سجدے کرتے گڑگڑاتے بیزبان جانورون کا خون اونکی مورتون پر لیپ دیتے جیسے
اس زمانہ مین ہنود نذر کی ادا اور آفات و بلیات کے وقت بکرے گاؤ میش وغیرہ کی گردنین مارتے
ہین اور اون کی پوجا سے اپنی مقاصد برآری خیال کرتے ہین جیسے عموماً دنیا مین بت پرست تھے

ویسی ملک عرب مین بھی بت پرست تھے خانہ کعبہ جو معبد ابراہیمی اور خاص الوہیت کی جلوگاہ تھا بتون کا خاص مسکن بن گیا تھا عرب لوگ نہایت معمولی حالت مین زندگی بسر کرتے تھے ایک قبیلہ دوسرے کے ساتھ جنگ و پرخاش پر کمر بستہ رہتا حرب بسوس عرب مین مشہور جنگ ہے جس نے سب انتفی نفوس تلف کر دے ایام عرب کے حالات نہایت عبرتناک ہین جنسے اونکی قومی قوت نہایت درجہ گھٹ گئی تھی اور وہ تختہ مشق حوادث زمانہ بن گئے تھے اوقات بسری کا ذریعہ بھیڑین بکریان اونٹ وغیرہ حیوانات تھے زراعت کا سامان اور آلات مہیا کرنے کی نہ اونمین قابلیت تھی اور نہ کچھہ سرمایہ اسکے علاوہ اکثر کی جائے بود و باش صحراے لق و دق تھے جہان کہین پانی گھانس ملجاتی وہان وہ اپنے کمل تان کے مقام کر دیتے اور جب پانی گھانس ختم ہوجاتی تو وہ دوسرے جنگل کی طرف چلدیتے قرابتیون کی ملاقات بھی اسی طور پر ہوتی تہی کہ جب ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف کوچ کرتے تو اثناے راہ مین بہ سبیل اتفاق ایک دوسرے کے دیدار سے مسرت حاصل کر لیتا اور پھر وہ کہین اور یہ کہین ہوتے ایسے بادیہ نشین بڑے مہمان نواز اور بامروت و حیا بھی تھے اور عفاف سے متصف تھے اور اپنے بھائی کی اعانت و امداد کا بڑا پاس رکھتے تھے ان کے علاوہ جو غریب بے سرمایہ تھے وہ غارتگری رہزنی خونریزی کے عادی تھے فسق و فجور سے اون کو پروا نہ تھی قتل نفس انسانی سے اون کو تفاخر ہوتا رات دن وہ اسی مشغلہ مین رہتے نہ کوئی مذہب رکھتے تھے نہ کسی دین سے اون کو کچھہ سروکار تھا ملک حجاز دنیا مین نہایت معمولی حالت سے مشہور تھا نہ علوم سے اونکو مناسبت تھی نہ اون کی طرز معاشرت اس طور پر تھی کہ وہ علوم سے کچھہ انتفاع حاصل کر سکتے البتہ ذہن و ذکا قریحہ و قاد بلا کا تھا اور تعشق اوہ رجزمین اونکی خاص شان تھی فصیح و بلیغ خطبا جو عہد جاہلیت مین تھے اسوقت تک اونکے فصیح و بلیغ خطبے موجود ہین جنسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عظیم بحر کے چشمے ہین اور گوہر ہاے اخلاق و مردمی و مروت و شجاعت کے اینمظہر ہین قدرت نے اون طبایع مین بالقوہ ہر علم و فن کا قابل مادہ مہیا رکھا تھا مگر اوس کے ظہور کا وقت چونکہ متاخر تھا اسلئے فعلیت مین نہین آیا تھا اور جب مادہ ظہور پذیر ہوا تو دنیا کے حکما علما عقلا اصحاب فنون اونکے سامنے ہیچ ہو گئے اور کل عالم کو انہون نے عجمی ٹھیرایا اور کل عالم نے اونکے فضائل و کمالات شجاعت سخاوت تدبیر منزل سیاست مدن کا اون سے سبق لیا اور دنیا کی کل ترقی کے اسباب اونکی شایستہ تدابیر سے اخذ کئے قوم کی ترقی اور تنزل کی نسبت جیسا کہ اس زمانہ مین عقلا کا خیال ہے کہ اپنے ایتندہ قدرت مین ہے یہ محض خیال ہی خیال ہے قدرت کی طرف کسی کی نگاہ

ادراک نہین متوجہ ہوتی دنیا مین جب کوئی قوم ترقی کرتی ہے تو پہلے سے قدرت اوسکے اسباب مہیا
کردیتی ہے باہمی اتفاق اور معاضدت ابنائے زمان قومی ہمدردی تہذیب اخلاق اعمال وافعال
کی شایستگی عہد کا وثوق غرض جو انسانی صفات ہین وہ قوم مین پیدا ہوتے جاتے ہین جب اونکے
صفات کی تکمیل ہوجاتی ہے تو وہ قوم شائستہ اور سربرآوردہ اور معززمانی جاتی ہے اور دنیا کی آنکھون
مین وقعت کی نگاہون سے دیکھی جاتی ہے یہ امور قوم کی ترقی کا سبب ہوتے ہین اور جب کسی قوم
کو تنزل کی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے تو اپنے انسانی صفات بالکل بدل کے حیوانی خصائل پر آجاتے
ہین اور وہ ایسے افعال اختیار کرتے ہین جن سے روز بروز غیر اقوام کی آنکھون مین ذلیل نظر آتے
ہین اللہ تعالیٰ جلشانہ نے اصولی طور پر ارشاد فرمایا ہے ان اللہ لا یغیر بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم
اسوقت کے مسلمانون کی حالت اس آیت شریف کے مطابق ہے عرب کی ترقی کا جب وقت آگیا
اور اون کا مادۂ قابلیت اپنے صفات کے اظہار پر آمادہ ہوا تو پہلے ایک معزز اور نامور قبیلہ سے
ترقی کی شان نے ظہور کیا قریش حسب ونسب مین تمام عرب مین اشرف وافضل اور اعلیٰ درجہ رکھتے
تھے اون کا خاندان حضرت اسمعیل علیہ السلام کے شجرۂ طیبہ وجود کی قوی تر شاخ تھی اور سحاب فتوت
ومردمی وحسن اخلاق سے ہمیشہ سرسبز رہتی تھی خاندان قریش مین قدیم سے خانہ کعبہ کی خدمت
چلی آرہی تھی مہمان نوازی حمیت مروت وفائے عہود ان کا شعار تھا کل قبائل عرب بلکہ سلاطین
روم وشام تک اس گھرانے کو معظم اور باتوقیر سمجھتے تھے اکثر قبائل کے نزاعات کا فیصلہ اسی خاندان
کے حکم پر ہوا کرتا تھا ستم رسیدہ کی فریاد رسی کرتے ملہوف کو اپنے جوار مین پناہ دیتے تھے قریش کی
معیشت کا مدار تجارت پر تھا اکثر لوگ ان مین کے دولتمند سرمایہ دار تھے شرافت نفسی کی وجہ سے
محارم سے اون کو سخت اجتناب تھا عفاف اور صلاح وتقوی نہایت درجہ بڑھا ہوا تھا بت پرستی
مین گو غلو رکھتے تھے مگر دین ابراہیمی کے قواعد بھی انہین واجب التعظیم مانتے جاتے تھے ختنہ نکاح
موسم حج مین قربانی وغیرہ احکام کی پوری پوری پابندی رکھتے تھے جیسے دنیا مین عام بت پرستی کے
حیالات ترقی کر رہے تھے اور سحر وکہانت کا زور شور تھا ویسی قریش کے بھی جو کعبہ معظمہ کے خاص
خادم تھے اس معظم مقام مین بڑے بڑے بت موجود تھے وہ بت پرستی کو مذہبی رسم جانتے تھے
یا اون کے عقاید ان بتون کی نسبت کس طور پر تھے یہ امر مبہم ہے مگر استمداد کی نیت ضرور ہوگی اسلیے
کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام کے تماثیل بھی کعبہ مین موجود تھے بت پرستی کے
ساتھ یہ بھی تھا کہ جب قحط سالی ہوتی تو اسی معظم قبیلہ کے لوگ صحرا کو استسقا کی غرض سے جاتے

اور اپنے ہمراہ قبائل عرب کے معظم سرداروں کو لیتے اور بارگاہ کبریائی سے عجز و ابتہال کے ساتھ باران رحمت طلب کرتے تھے چنانچہ اسکی تفصیل احادیث مین آئے گی کہ ایکبار عبد المطلب جد امجد رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمانہ قحط سالی مین اپنے فرزند کے معظم فرزند نبی اللہ کو اپنے ہمراہ لیکر باران رحمت کی دعا کی تھی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا پرستی کے آئین کبھی اس معظم گھرانے مین باقی تھے ورنہ بتون کو چھوڑ کر خدا کی طرف رجوع کرنا بت پرستون کا شیوہ نہین ہے اور اصحاب فیل کے واقعہ مین بھی عبد المطلب نے خدا کے گھر کو نہین چھوڑا تھا قریش کی ایسی قبیح حالت کہ وہ خاص ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کہلاتے تھے اور بت پرستی کا دہبہ اونکے دامن اعتقاد پر لگ رہا تھا قدرت نے آیندہ کے لئے پسند نہین فرمائی اور معظم خاندان کے طفیل مین اپنی عام مخلوق کی صلاح و فلاح بھی چاہی اور اون کی دنیوی عزت کے ساتھہ دینی شان و شوکت پیدا کرنیکا ارادہ فرمایا۔

قریش کے معظم گھرانے مین نبوت کا آفتاب برج جلالت سے انوار ہدایت کے ساتھہ طالع ہوا یعنی مظہر اتم کائنات اصل ہستی موجودات شمس الضحی بدر الدجی علت ایجاد عالم و آدم سلطان عرب و عجم صاحب التاج والمعراج و العلم رحمت اللعالمین شفیع المذنبین رسول الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین صاحب قاب قوسین خازن علم الاولین والآخرین ناسخ ادیان و ملل کاشف ظلام ارباب نحل مخاطب وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ناصر الحق والدین ناشر احکام شرع مبین صاحب حوض کوثر مالک فتح و ظفر حبیب کبریا احمد مجتبی محمد مصطفی نبی الوری نے ایسے طنطنہ اور دبدبہ نبوت کے ساتھہ دنیا کے تخت پر قدم رکہا کہ روے زمین کے بادشاہون کی سلطنتون مین زلزلے پڑ گئے نوشیروان کے قصر کو جنبش ہوئی اوسکے کنگورے گر پڑے ساوہ کا دریا خشک ہوگیا عجم کا سالہاے سال کا آتشکدہ بجہہ گیا شیاطین پر رجم شہاب شروع ہوگیا آسمانی خبرون کے راستے بند ہوگئے کاہنون کی کہانت معطل ہوگئی شیاطین عالم مین سرگشتہ پہرنے لگے بت اوندہے ہوگئے بتون کے جوف سے نئی نئی آوازین آنے لگین جنات اشعار پڑھ پڑہکر بشارت ولادت باسعادت عامہ خلائق کو دینے مین مصروف ہوئے دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا ظلمت کی جگہہ شش جہت نور سے معمور نظر آتا تہا۔

یہود کو کاہنون کا یہ خبر پہونچتی آتی تہی کہ احمد نبی الحرمین کا ستارہ ولادت فلان وقت مین طالع ہوگا جب اوس مسعود ستارے نے آسمان جلالت پر ظہور کیا یہود نے باہم شور و غل کیا اور اون کے دین کی تباہی کے آثار اون کی آنکھون مین سما گئے نبی آخر الزمان نے اپنی والدہ ماجدہ مقدسہ کے

بطن مبارک سے دنیا کے مہد مین نزول اجلال فرمایا جب رفتار کی قوت پیدا ہوئی آپ مکان سے
باہر قدم رنجہ فرمانے لگے ایام صبا مین قیافہ شناس کاہن وغیرہ خاص کر یہود نے نبوت کی علامتین آپکے
بشرہ مبارک سے پہچانین اور آپ کے قتل پر آمادہ ہوئے مگر قدرتی حفاظت اور صیانت سے اعداء اللہ
آپ پر کیا قدرت پا سکتے تھے وہ اپنے ناقص ارادون مین ہمیشہ ناکامیاب رہے اور قادر مطلق کے
حفظ و امان مین آپنے نشو و نما پایا جب عنفوان شباب کا زمانہ آیا تو محامد اور محاسن اخلاق جو قدرتی
طور پر تھے اور عرب کے لوگ اون سے کچھہ بہرہ نہین رکھتے تھے آپ کی ذات مظہر صفات کمالیہ مین
مشاہدہ کر کے تعجب کی نگاہون سے دیکھتے تھے اور جوقت آپکی قویٰ کی ترکیب کی تکمیل عالم عنصری مین ہو گئی
اور حقیقت کے اسرار کا ظہور ہونے لگا عرب نے عجائبات قدرت کا معائنہ کیا اور آپ کے وہ شمائل دیکھے
جو آپکی کمال اولوالعزمی اور مراتب عالی پر شاہد تھے آپکی راست گفتاری حلم و حیا صلہ رحمی مروت و فتوحات
و فتوت وسعت اخلاق کی وہ شان تھی جس سے اونکو کمال درجہ حیرت ہوتی تھی وہ آپکی ان ذاتی خوبیون
اور محاسن سے سوجان سے آپکے شیفتہ اور فریفتہ ہو گئے تھے اور آپکو نہایت وقعت کی نگاہون سے
دیکھتے تھے آپکی تعظیم اور تبجیل اور توقیر محبت کے ساتھہ اونکے دلون مین بڑہتی جاتی تھی یہانتک کہ آپکے
دعوی نبوت سے قبل اونہون نے آپکا اسم مبارک امین رکھدیا تھا کعبہ کی بنا کے وقت آپسمین حجر کے
نصب مین جو نزاع واقع ہوا اوس کا فیصلہ آپکے دست مبارک پر ٹھیرایا گیا آپنے حجر کو اوس کے مقام
پر اپنے مبارک ہاتھون سے رکھدیا آپکے شباب کے زمانہ کے دوست آپکے بڑے مخلص اور ہوا خواہ
تھے اور کمال ادب اور تعظیم سے آپ کے ساتھہ برتاؤ کرتے تھے جب وہ وقت قریب آگیا کہ آپکی شان
نبوت کا آفتاب مطلع ظہور سے تابان ہو اور کفر اور شرک کی ظلمت روے زمین سے ہٹ جاوے
تو آپکی خدمت مین اللہ تعالیٰ جلشانہ نے پہلے حضرت میکائیل علیہ السلام کو مامور فرمایا - اسرار روحانی
کی تعلیم شروع ہوئی حضرت میکائیل علیہ السلام تین سال تک خدمت مبارک مین آیا کئے آپ
مخلوق سے کنارہ کش ہوئے اور غار حرا مین اکثر مشغول بعبادت رہتے جب دعوت قوم اور نزول وحی کا
وقت آپہونچا تو بارگاہ احدیت سے حامل وحی حق جل وعلیٰ خازن اسرار انبیا شدید القواے ناموس اکبر
مظہر شان دعلمہ شدید القویٰ آپ کی تعلیم اور ودیعت اسرار نبوت کے واسطے آپکے حضور مین بہیجے گئے
اور ابتدائً جو کچہہ تعلیم ہوئی وہ سورہ اقرء باسم ربک الذی خلق سے ہوئی اسکے بعد خواب اور بیداری مین
ہر ایک امر اور ہر واقعہ کی اطلاع آپ کو ہونی شروع ہوئی آپنے اپنے نبی ہونے کا اظہار فرمایا مردون
مین سے پہلے حضرت ابوبکر الصدیقؓ اور عورتون مین سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اور کمسنون مین سے پہلے حضرت علی ابن ابی طالبؓ آپ پر ایمان لاے آپنے خدا پرستی کی خوبی اور
بت پرستی کی برائی اپنی قوم سے ظاہر کی مشرکین بیدین مکہ نے سنکر آپسمین ان باتون کو نقل کرنا شروع کیا
جابجا یہی چرچے ہونے لگے قریش بت پرستی کی جہالت مین ایسے غرق تھے کہ اون کو ساحل ہدایت کی
مطلق خبر نہ تہی آپکے دعوی نبوت سے خواب غفلت سے چونکے مگر اون کے دماغ بتون کے سودا
سے ایسے مختل تھے کہ اونہون نے کبھی آپکو ساحر کہا اور کبھی مجنون اور رعونت نفسی سے یہ خیال
خام اون کو پیدا ہو گیا کہ ایک کمسن لڑکے نے ہم لوگون مین رشد حاصل کیا وہ ہمکو جاہل اور ضلالت
مین مبتلا ہونا ثابت کرتا ہے اور ہمارے باپ دادا کو گمراہی پر رہنا بیان کرتا ہے اس کا یہ دعوی ہم کیونکر
تسلیم کرین گے کہ ہم لوگ عرب کی ناک ہین اور ہماری قدر و منزلت آج دنیا مین چھوٹے بڑے کے نزدیک
مسلم ہے آپ کی ہدایت کو قریش نے ننگ و عار سمجھا اور آپ کے خلاف پر آمادہ ہو گئے اور ایذا رسانی
پر اونہون نے کمر باندہی رات دن باہم مشورے کرتے تھے مگر آپنے قریش کے خلاف اور ایذا رسانی کی
مطلق پرواہ نہ کی نبوت کے فرض منصبی ادا کرنے مین اہتمام شروع کر دیا جیسے جیسے آپ کا اصرار بڑہتا
گیا ویسے ویسے قریش کی دشمنی اور عناد کو بہی ترقی ہوتی گئی جن قلوب مین ایمان کی صلاحیت تہی وہ چھپ چھپ
کے آپکی خدمت مبارک مین حاضر ہوتے اور ہدایت پاتے اور آپکی غمخواری کرتے یہانتک کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ مشرف باسلام ہو گئے اسوقت مین گو معدود مسلمان تھے مگر دین حقہ کی
نصرت نے دل مین وہ قوت بڑہائی کہ کفار کے مقابلہ مین معبود حقیقی کی عبادت علی الاعلان ادا کرنے
مین کچھہ باک اور اندیشہ نہوا حضرت عمرؓ نے خدا پرستی کی اشاعت پر کمر باندہی اور تیغ خونریز کفار قبضہ
مین لی کفار قریش کے دل اوس دن سے کباب ہونا شروع ہوئے اب فاش طور سے دعوت اسلام ہونے
لگی اور مسلمانون کی ایک اچھی جماعت ہو گئی یہ چرچے قریش مین تو تھے ہی لیکن اسکے بعد تمام قبائل
عرب مین بہی اسکی شہرت پہیل گئی ارباب ہوش اور اہل ادراک اسلام کی خبرین سن سن کے آپ کے
حضور مین آنے لگے جب وہ لوگ آتے تو قریش اون کو بہکاتے اور آپکی برائیان بیان کرتے اور کبھی
کبھی کہتے آپ ساحر ہین اور کبھی آپ کو کاہن بتلاتے کبھی مجنون کبھی شاعر کہتے مگر اہل بصیرت آپکی شان
وقار اور اعجاز بیانی اور اخلاق اور دانش کا جب مشاہدہ کرتے تو اون کے دل آپ پر شیفتہ ہو جاتے
اور آپکی نبوت کا یقین اونکے دلون مین پیدا ہو جاتا اور قریش کی باتون کو بیہودہ خیال کر لیتے تھے کوئی فوراً
مشرف باسلام ہو جاتا اور کوئی اپنی قوم کے مشورے پر اسلام کو موقوف رکھتا جب اسلام کی اشاعت
کی ترقی اور مسلمانون کی تعداد اور قوت بڑہنے کے آثار قریش نے دیکھے تو اونکو زیادہ تر فکر ہوئی کہ

کہین ہمارے قدیم بت پرستی کے آثار نہ مٹ جاوین اسلئے اُنہون نے اپنے آبائی دین کی حمیت اور جاہلیت
کی غیرت سے آپکو قتل پر آمادہ ہوکر دارالندوہ مین شوریٰ کیا اور یہ امر طے کرلیا کہ آج شب کو آپ کا
کام تمام کردین اللہ تعالیٰ جلشانہ نے جو حافظ حقیقی ہے کفار قریش کے اس فاسد خیال پر آپ کو مطلع
کردیا اوسی شب مین آپنے حسب فرمان حق جل وعلیٰ اپنے وطن مالوفہ سے یثرب کی طرف کوچ کردیا -
صدیق اکبر ہمراہ گئے اور مکہ کے قریب جاکے ایک غار مین ٹہیر گئے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار یقول لصاحبہ
لاتحزن ان اللہ معنا سے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کفار نے آپکی خوابگاہ مین آپ کو ڈہونڈا
مکہ مین جابجا تلاش کی بیرون شہر سوار پیادے جستجو مین بہیجے غار تک ڈہونڈنے والے آئے مگر آپ کو نہ
پاسکے اور اندہے ہوکے واپس چلے گئے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے اوسی وقت یہ اسباب
مہیا کردے کہ آپ کے داخل ہوتے ہی مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا کبوتر نے انڈے دیدئے
غار کے مقابل ایک درخت فوراً اوگ آیا ڈہونڈنے والون مین سے ایک وقت کچھہ آدمی غار کے
منہ تک آگئے بعض نے بعض سے کہا کہ اس غار کے اندر دیکہو اوسکے ساتھی نے کہا اس غار کے منہ
پر اتنا قدیم مکڑی کا جالا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے زمانے سے بہی پہلے کا نظر آتا ہے دوسرے
کبوتر کے انڈے رکہے ہین اس مقام پر آدمی کا کیا گزر ہے یہ کہکر واپس چلے گئے حضرت ابوبکر الصدیقؓ
جب کفار کو قریب غار کے دیکہتے تو عرض کرتے تہے کہ وہ یہ آگئے آپ فرماتے لاتحزن ان اللہ معنا
ہمارے پاس وہ ہرگز نہ آوین گے ایک سوار نے آپکو دیکھہ لیا آپنے دعا فرمائی اوس کے گھوڑے
کے چارون ہاتھہ پاون پیٹ تک زمین مین اُتر گئے اوسنے فریاد کرکے آپسے عرض کی کہ مین آپ کا راز
کسی پر فاش نہ کرون گا مجھکو اس مصیبت سے نجات دیجئے آپکی دعا سے اوس کا گھوڑا زمین سے باہر
نکل آیا اور وہ چلا گیا -

آپ غار سے نکلکر مع صدیق اکبر کے اونٹون پر سوار ہوئے اور یثرب کی راہ لی اہل یثرب
پہلے سے صیت نبوت اور محامد ذات اقدس رسول اکرم صلعم سن چکے تہے اللہ تعالیٰ نے اون کے
دلون کو آپکی طرف مائل کردیا تہا جب آپ یثرب مین مع الخیر پہونچے تو اہل یثرب نے آپ کو اپنی آنکہون
پر لیا اور آپ کی خدمت مین اونہون نے نہایت اخلاص سے کمر باندہی پہر آپکے اصحاب کی آمد شروع
ہوئی سفر ہجرت کی بہت نازک حالت تہی مکہ سے یثرب کا زیادہ فاصلہ تہا ضروری سامان تک چہوڑ دیا
جاتا تہا مہاجرین اپنی جانین ہی لیکر حضور اقدس مین حاضر ہوجاتے تہے انصار کی فراخ حوصلگیون نے
مہاجرین کی خدمت اور معونت سے پیشانیون پر چین تک نہ آنے دی ان کی مدارات اور اعانت

مین نہایت سیر چشمی سے کام لیا مہاجرین گو بے سر و سامان تھے مگر دلی غنا کی اونکی شان نہایت وقعت کے قابل تھی آپ نے خدا اور رسول پر تکیہ کر کے مال و دولت جورو بچون تک کو چھوڑ دیا تھا غرض مہاجر اور انصار باہم شیر و شکر ہو کے رہنے لگے جب ہر قسم کا اطمینان اور دلجمعی ہو گئی اور جمعیت قوم کی حالت بھی ایک حد تک مستحکم خیال کی گئی بحکم خدا ونرجل وعلی اعداے دین سے انتقام لینے پر آمادہ ہوے پہلے سب سے قریش کے قتل و غارت پر کمر باندھی اس سے مقصود اونکی قوت توڑنی تھی اللہ تعالےٰ نے ہر ایک میدان مین مہاجرین اور انصار کو سرخرو رکھا کفار قریش کو ہر موقع پر ذلت اور مالی اور جانی نقصان اوٹھانا پڑا جب مہاجرین اور انصار کو پیاپے فتوحات ہوے اور اسلام کی ہیبت سرزمین عرب مین پھیل گئی قبائل عرب کے اشراف اور سردارون کو اسلام کی شان دیکھکر دین حق کی رغبت پیدا ہوئی جابجا سے سفیر آنے لگے اور دین پرست لوگ اسلام مین داخل ہو کے اپنی جانین فدا کرنے پر آمادہ ہوے جو امر کہ مشیت مین ہوتا ہے اوسکو انسانی تدبیر کسی طور سے نہین روک سکتی اور مدبرون کی تدبیرین اور دولتمندون کی مالی قوتین اور دلیرون کی شجاعتین محض نقش بر آب ہو جاتی ہین قریش کے خام سودا نے اون کی پورے طور سے بیخ کنی کرادی اور شکست پر شکست اونکو پہونچنے لگی خواب جہالت سے اوسوقت بیدار ہوے کہ اسلام کا آفتاب وسط سماے شرف پر آگیا اور اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح ہمارے شہنشاہ دوسرا کو عنایت کی بموداے جاء الحق وزہق الباطل خانہ کعبہ بتون کی پلیدی اور نجاست شرک سے پاک ہوا اور صداے ناقوس کی جگہہ اللہ اکبر کی بانگ بلند ہوئی پھر تو اسلام ملک عرب مین ایسا پھیلا جیسے سیلاب دشت و صحرا مین پھیلتا ہے۔

یہود اور نصاری کو ہمارے پیغمبر آخر الزمان کا جاہ و جلال دیکھکر آپکی نبوت اور غلبہ کا یقین ہوتا تھا مگر آبائی دین کی محبت اسلام کی طرف جھکنے سے روکتی تھی چونکہ حضرت خاتم الانبیا رحمت للعالمین تھے اس لئے یہود کے فاسد خیالات کی بہت کچھ اصلاح فرمائی اور اونکے مشکل سوالات کے جوابات جو اون کی مذہبی کتاب کے موافق تھے فوراً ادا کیے اور آپ کے وہ قائل ہوے امی کا غیر مذہب کی کتابون کے موافق جواب دینا معجزہ نہین تو کیا ہے مگر نیک سرانجامی اون کے حصہ مین نہ تھی اس لئے وہ دین حق سے منکر ہی رہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اون کی ذلت اور خواری کے اسباب مسلمانون کے ہاتون پر موقوف رکھے تھے نہایت ذلت اور خواری کے ساتھ یثرب سے جلاوطن کردے گئے اون کے قلعجات اور قصور تباہ و ویران ہو گئے اونہون نے شام کی راہ لی اور سرکش بیدین باندی غلام بنائے گئے اور قتل و اسیر کیے گئے جب اسلام کی طاقت پوری ہو گئی حدود الٰہی کی

وقعت جس طور پر چاہیے تہی قایم ہوگئی عرب سے جاہلیت کے رسم ورواج بالکل اوٹھہ گئے وحشت مزاجون
کی عادتین نرم ہوگئین محارم سے عامۂ نفوس کو اجتناب ہوگیا محبت آلہی اور دین کی دوستی اور اخلاص
اور نبی آخر الزمان پر جان نثاری کی کیفیت خاص وعام کے دلون مین پیدا ہوگئی بتخانے ویران اور بت
شکستہ اور مسمار کردے گئے بتون کی پرستش ننگ نوع انسانی ہوگئی اور معبود حقیقی کی عبادت شعار
اسلامی ٹہیر گیا جنت اور دوزخ پلصراط میزان حساب روز قیامت پر سب کا ایک عقیدہ ٹہیر گیا کفر وشرک
ننگ نوع انسانی ہوگیا قرآن شریف جن مقاصد انسانی کے واسطے نازل ہوا تہا اسوقت اوسکی تکمیل ہوگئی
آنحضرت صلعم نے امیت کی شان سے ظہور فرمایا تہا کسی معلم سے درس نہین لیا تہا آپ کا کوئی مدرسہ تعلیمی
نہ تہا عرب مین علمی رواج ہی نہ تہا پہر تعلیم علمی کیسی احبار یہود اور رہبان اپنے مذہب کے کچہہ مسایل فروعی
واصولی جانتے تہے اون کے مراتب علمی خود ناقص تہے مگر جبتک مشیت نے نبوت کی شان کا
اظہار نہین چاہا تہا آپ اہل کتاب کی پیروی کو فطرتاً پسند فرماتے تہے جسوقت قدرت نے نظام عالم
کی تجدید اور فساد کی اصلاح چاہی آپ کو اسلام کی اشاعت کے لئے حکم آسمانی صادر ہوا اللہ تعالے
نے حامل وحی شدید القوی کو رسالت پر بہیجکر ضروری احکام صادر فرمانے شروع کئے اونہین احکام کو
قرآن شریف سے تعبیر کرتے ہین کہ اصل اصول دین اسلام ہے دینی احکام کے ضمن مین مالک حقیقی نے
اپنے بندون کی دنیوی شرافت اور آخروی سعادت کے لئے سینکڑون امور کی تعلیم فرمائی ہے اس لئے کہ
ان الدین عند اللہ الاسلام صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی نہین ہے بلکہ اس کے موقوف علیہ
بہت سے ایسے امور ہین جن کا اختیار کرنا مسلمان پر فرض اور واجب ہے اور بہت سے امور کا ترک
کرنا تا وقتیکہ اون امور کی مواظبت نکی جاے مسلمان پورے طور پر خدا اور رسول کے نزدیک مسلمان
معتبر نہین ہوسکتا مثلاً نماز روزہ زکوۃ حج یہ وہ فرایض ہین کہ ان کا منکر کافر ہے اس لئے کہ نصوص
قطعیہ سے ان کی فرضیت ثابت ہوچکی ہے اور اسپر کل امت کا اجماع قایم ہوگیا ہے یا زنا حرام
شرب خمر قتل نفس انسانی کہ ان کی حرمات کے خلاف عمل کرنے والا دایرہ اطاعت دین سے خارج
ہے کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم محل الحرام لمحرم الحلال حلال کرنے والا حرام کا اس شخص کی
مثل ہے جو حلال کو حرام کرے مسلمان کو کل انبیا کے وجود پر یقین کرنا اون کی رسالت کی تصدیق اون کی
نافرمان امتون پر جو قہر اور غضب بسزاے کردار نامشروع نازل ہوئے اوسکو سچ سمجہنا اور اون کے واقعات
اور قصص سے عبرت پکڑنا اور اونکی ہلاکت کفر پر سمجہنا جسکی تصدیق قرآن شریف سے ہوتی ہے ماکنا معذبین
حتی نبعث فیہم رسولا تعذیب نہین ہوتی مگر مجرم کو کافر سے بڑہکر مجرم کون ہوگا انبیا کی ہدایت خاص خاص

امتون کے لئے انبیا کے فضائل و کمالات ذاتی اور مراتب قرب ذات اور معجزات کی تصدیق مومنین کی عظمت کفار اور منافقین کی ذلت ملائکہ کے وجود کا ایقان آسمانون اور ستارون اور عناصر کی تخلیق زمینات نباتات جمادات حیوانات انسان کا مصنوع صانع حقیقی ہونا مکارم اخلاق عدل انصاف شجاعت سخاوت مروت فتوت صلہ رحمی معاشرت باہمی اعانت مظلوم رعایت ملہوف شر وفتن سے اجتناب صلاح و سداد پر عمل غرض جتنے انسانی فضائل ہین انسان اگر اون کا جامع ہوگا اور اسلام رکھیگا تب سچا مسلمان کہلائیگا ورنہ چور فاسق سودی ستمگار تارک احکام شرعیہ رہکر صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اسلام سمجھے گا تو عالم آخرت مین انواع و اقسام کے عقوبات کا مستوجب ہوگا اور محشر کو اوس کی نسبت بحسب اعمال حکم دینا عین انصاف ہوگا قرآن شریف نے ان کل امور کی ہدایت تفصیل سے کردی ہے جسمین کسی کو شک و شبہ کا موقع نہین رہا۔

قرآن شریف کے علوم اور اسرار کا علم کامل پیغمبر خدا کو تہا یا اہلبیت اطہار کو یا خلفاے راشدین کو جو پیغمبر علیہ السلام کے جانشین اور فیض یافتہ صحبت پیغمبر علیہ السلام اور حامیان دین متین تہے اونکے بعد دوسرے صحابہ کرام اون کے بعد جو علماے اعلام اسلام گزرے ہین جنہون نے اصول و فروع دین کو تفصیل کے ساتھ عام ہدایت کے لئے اپنی اپنی تالیفات مین مدون کردیا ہے ان علما کے بہت سے طبقات ہین جنمین مفسر بالحدیث بہی ہین اور تفقہ کی شان سے بہی مشہور زمانہ ہین بعض علمانے استخراج علوم قرآنی مین کوشش کرکے مختلف علوم کا قرآن شریف سے استخراج کیا ہے بعض نے صرف احکام حلال و حرام سے بحث کی ہے بعض نے واقعات و قصص کی تالیف مین سعی کی ہے غرض جتنے مقاصد دینوی اور اخروی انسان کے واسطے ہین ہر ایک عالم نے اپنے اپنے موقع پر اون کو کلام اللہ سے استنباط کرکے نادر کتابین مدون کردی ہین عرب مین جسوقت قرآن شریف نازل ہوا اور علوم مفقود تہے مگر اپنی فصاحت و بلاغت کا اہل عرب کو بڑا دعویٰ تہا صرف فصاحت و بلاغت قرآنی کا مقابلہ کرنے کی اون کو قدرت نہ ہوئی تو اور علوم و اسرار کا وہ کیا معارضہ کرسکتے اس لئے اونہون نے کبہی سحر سے تعبیر کیا اور کبہی شاعر کا کلام خیال کیا اللہ تعالے نے اون کو مخاطب کرکے فرمایا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین وہ نہایت درجہ مجبور ہوگئے اور دعوی فصاحت سے اون کی زبانین بند ہوگئین خطبا اور شعرا جب کبہی قرآن شریف زبان رسالتمآب سے استماع کرتے وہ صاف لفظون مین اپنی قوم سے کہدیتے کہ ہمنے کاہنون کی کہانت دیکہی ہے شعرا کے رجز سنے ہین ساحرون کے سحر آمیز کلمات پر ہمکو اطلاع ہے مگر

ہمنے ایسا کلام ہرگز نہین سنا جیسا کہ محمد صلعم کی زبانی سنا ہے غرض جب قرآن شریف کی تکمیل اور دینی مقاصد پورے ہوگئے تو اللہ تعالےٰ نے اپنے مخلص بندون سے خطاب فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا شہنشاہ کونین رسول الثقلین صلعم کو اپنے خداوند جل و علی کے احکام کی تعمیل اور دینی مراتب اور رسالت کے فرایض پورے کرنے کے بعد حضوری بارگاہ عزت کا اشتیاق پیدا ہوا دنیا کو خیرباد فرمایا اور اپنے ایسے معظم جانشین چھوڑے جنکو شہنشاہ حقیقی نے اپنے منشور کرامت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون من فضل اللہ سے اعزاز بخشا اور خلعت خلافت اون کے قامت عزت پر موزون دیکھا وہ خلفاے راشدین اسدرجہ حق پسند اور انصاف دوست اور دینی مراتب مین عالیشان تھے کہ کل اصحاب اونکے ایسے فرمان بردار رہے جیسے اپنے نبی کے فرمان بردار تھے خلفاے راشدین کو پہلے ہی سے فتوح ممالک کفار کی بشارتین دے دی گئی تہین اون کو حضرت رسالت مآب کا اتباع دین کی اشاعت مین فرض عین ہوا محاربات کفار پر نہایت دلیری سے کمرین باندہین جو فتوحات اور اسلام کی اشاعت مین اہتمام خلفاے راشدین نے کیا ہے اون واقعات کا نظیر دنیا مین کسی نبی کی اُمت مین اسوقت تک نہین پایا گیا ہر ایک خلیفہ وقت کی شان شہنشاہی کی شان تھی مگر اپنے پیغمبر سے زیادہ طمطراق اور جاہ و حشم نہین بڑہایا خدا کی عبادت اُمت کی غمخواری حقوق رعایا کی محافظت جس عدل و داد کے ساتھہ کی مخالفین تک اوسکی تصدیق کرتے ہین اور انصاف کے ساتھہ یاد کرتے ہین۔

دنیا کی قومین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت نفسی اور خدا اور رسول کی اطاعت کا اندازہ یہان سے کرسکتے ہین اور دین اسلام کے برحق ہونے اور امت محمدیہ کے تمام انبیا کی امتون سے اشرف ہونے کو بلا غور اور تامل کے جان سکتے ہین اسلام کا حق جیسا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانفشانی اور حسن اخلاص سے ادا کیا اور صفحہ دنیا سے کفر اور شرک کو جس طور سے مٹایا کسی نبی کی اُمت نے اپنے نبی کے بعد دین کا ایسا حق ادا نہین کیا انبیا کی وفات کے بعد اون کے اصحاب دیانت اور امانت اور اداے فریضہ دین اور حلم و وقار اور شان و شوکت کے ساتھہ اونکے ایسے جانشین نہین ہوئے اس لئے جن صفات کے ساتھہ نبی آخر الزمان کے خلفا جانشین ہوئے اور جیسی اطاعت گزاری عامہ اصحاب نے اونکی کی ویسی اطاعت گزاری کسی نبی کے اصحاب کی قوم کے معزز اور دین کے نامور سرداران نے نہین کی بلکہ انبیا کے بعد اون کی اُمتین اپنی قدیم ضلالت اور جہالت پر آگئین سبب یہی ہے کہ اونکے نفس کی خواہشین اون پر حکمران تہین اور مبدا و معاد کے ساتھہ اون کو علم الیقین کا درجہ نہ تھا اور آخرت کو

دنیا پر مقدم نہین سمجھتے تھے دین کے ساتھ اون کو انتساب کافی خیال ہوتا تھا عمل کی ضرورت کو زائد از
دین سمجھتے تھے حضرت رسالت پناہ کی وفات کے ساتھ ہی جب ایک گروہ مرتد ہوگیا زکوۃ دینے سے
انکار کیا تو خلیفہ اول نے لشکر تیار کیا اکثر اصحاب کے نزدیک مقاتلہ ناپسند خیال ہوا مگر خلافت کی شان
ایسی معمولی شان نہین تھی کہ دینی رخنہ دیکھکر خلیفہ وقت کو سکوت کا موقع ہوتا آخرین اوس گروہ سے
بڑے زور سے جنگ کی گئی اور انہون نے زکوۃ کے انکار سے توبہ کی اور پہر سب اسلامی ارکان
ادا کرنے پر آمادہ ہوگئے آخرین کل اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ اول کے مرتبہ اسلامی
اور دین الٰہی کی محبت اور احکام الٰہی کی وقعت کو دیکھکر عظمت شان خلافت کا اعتراف کیا اور اونکی
راے کو اس موقع پر نہایت قابل وقعت جانا اور آیندہ جب کوئی حادثہ پیش آیا جو راے اور مصلحت
خلیفہ وقت کی ہوئی اوس سے انحراف اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے حکم سے عدول سمجھا جیسا کہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اولی الامر اگر صادق آتا ہے تو خلفاے راشدین
ہی پر جملہ خلفا کا مقصود اصلی محض دین کی اشاعت اور اصلاح عباد تھی وہ خود ہر ایک حادثہ مین
اصحاب الراے سے شوریٰ کرتے تھے اور شورے مین جانبِ حق کو ترجیح دیتے تھے جنکی ہزارون
مثالین کتب تواریخ اور اخبار مین موجود ہین دین کی حمیت اور پاس شرع شریف مین اپنے دوست تو ایک
طرف اپنی اولاد کے ساتھ بہی رعایت و رحم نہین کرتے تھے اور اون کے حق مین جو حکم خدا اور خدا
کے رسول کا ثابت ہوتا گو ظاہر مین کیسا ہی مضرت خیز سمجھا جاتا اوسکو عین نفع خیال کرتے تھے۔
خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے جگر گوشہ پر جسوقت زنا کی حد جاری کی دیکھنے والون
کے جگر پانی ہوگئے اون کا انتقال ضربات درہ سے اوسی وقت ہوگیا خلیفہ کے روبرو تمام حاضرین
کی جو حالت تہی وہ بیان سے باہر ہے اونکے جگر گوشہ پر ضرب پر ضرب پڑتی تہی اور فرزند سے کلام
کرتے جاتے تہے اور آخرت کی اُمید دلاتے تھے مگر خدا کے معاملہ مین رحم پدری سے یکسو رہے
اور اونکو دنیا سے رخصت ہی کر دیا کیا ایسے دین کی نسبت کسی کو شبہ ہو سکتا ہے خلیفہ وقت اپنے
فرزند کو حدود الٰہی مین جان سے مار ڈالے خلفاے راشدین کے ایسے مراتب اسلامی ورا سے
ادراک اور عقل ہیولانی سے باہر ہین۔ کل اقوام مین ضلالت اور جہالت سے دین کا نام لیا جاتا ہے
مگر اوس کی حقیقت سے وہ بالکل بے بہرہ ہین مسلمانون نے جو دنیوی ترقی کی ہے دنیا کی قومین اوسکو تسلیم کر چکی
ہین کہ اس سے بڑھ کے اور ترقی ممکن نہین ہے مگر وہ دنیوی ترقی نہین تہی بلکہ دینی ترقی تہی کہ وہ دین
حقہ کی اشاعت پر اپنے خدا اور رسول کی طرف سے مامور تھے کفار کو اسلام کی دعوت دیتے تھے

جب وہ دین کے قبول کرنے سے سرکشی کرتے تو اون پر اونکی تنبیہ واجب ہوتی تھی اس لیئے کہ وہ
ماموربقتال مشرکین وکفار تھے اوس ضمن مین ملکی فتوحات بھی ہوجاتے تھے بالقصد ملک گیری
اور دنیوی ترقی کا اونکے قلوب صافیہ مین خطرہ تک بھی نہین گزرتا تھا اون کے مفصل حالات معاشرت
سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اونہون نے دنیا سے کیا نفع اوٹھایا جب کوئی ملک فتح ہوا قاضی مفتی
محتسب احکام دینی اور فصل خصومت وغیرہ کے لیئے مامور ہوئے مسجدین تعمیر کی گئین موذن پیش امام
خطیب مقرر کیے گئے اون کے لیئے شہریہ اور معاشین اور فقراء کے واسطے اوقات معین کیے گئے
علما صلحا کے واسطے ادرار مقرر فرمائے گئے بیت المال قایم ہوئے یتیم مسکین بیوہ وغیرہ مستحقین
کی پرورش کے دستور جاری کیئے گئے یہ جملہ امور حسب فرمان خداوند جل وعلی قرآن شریف کے مطابق
انجام پاتے تھے اصحاب کرام کی جان فشانیون سے اسلام نے اتنی ترقی کی کہ عرب وعجم کی اسلامی
حیثیت سے ایک شان ہوگئی اور ہرجائے اور ہر مقام مین ناقوس کی جائے اللہ اکبر کی صدائین
بلند تھین۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات معاشرت اور واقعات نبوت ابتدائے زمانہ ولادت سے آخر
وقت وفات تک اسلامی مورخین نے نہایت شرح وبسط اور بغایت تنقید اور تحقیق سے لکھے ہین
جن کے مطالعہ سے اصحاب قلوب صافیہ اور ارباب بصیرت کو اسلامی عظمت اور شان نبوت کا اندازہ
ہوسکتا ہے اور رسالت مآب علیہ التحیۃ والتسلیمات کے خاتم النبیین اور مظہر اتم ہونے کی پوری پوری
تصدیق ہوسکتی ہے علمائے امت محمدیہ اساطین دین متین اور حامیان شرع مبین اور فدائیان
اسلام اور مخلصان نبی کریم اور خاصان بارگاہ حق جل وعلی اور سابقین اولین وہی ہین جو ہمرکاب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک واقعہ مین موجود اور ہر ایک معرکہ مین شریک تھے اور انہون نے
کمالات نبوت اور معجزات باہرات اور اخلاق حسنہ اور شمایل شریفہ اور شجاعت وہمت اور
سخاوت اور مروت اور حلم وحیا اور غمخواری امت اور شفقت غربا اور رحمت عامہ کا مشاہدہ ذات
اقدس نبوی سے کیا ہے اور دیانت اور صداقت اور عدالت سے اون واقعات کو نقل کیا ہے
یہ ناقلان اخبار اور راویان احادیث جملہ اصحاب اور تمام امت محمدیہ سے اشرف اور افضل اور
اعلی ہین انہین کی قوت اجتہادی سے اسلام نے ترقی اور رونق پائی ہے ان کے فضائل اور شرف
مین جو آیات قرآنی اور احادیث نبوی وارد ہین اونکا بہیئت مجموعی اس موقع پر نقل کرنے کی چندان
ضرورت نہین ہے کہ کتب سلف مین مدون ہین جن پر اہل علم کو اطلاع ہے مگر اس موقع پر مختصر طور سے

اون کی فضیلت اجمالی طور سے اس مقام پر مین علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے
نقل کرتا ہون تا کہ اہل بصیرت اوس سے محظوظ ہون اور میری تالیف کو اون اکابر سلف کے تذکرہ
شرف اور فضایل سے شرف قبول حاصل ہو اور یہ امید ہے مصرعہ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم۔

علامۂ ممدوح فرماتے ہین کہ طالب دین جس چیز پر غور کرے اور عالم جس چیز پر متوجہ ہو کتاب اللہ
کے بعد وہ چیز سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اس لئے کہ سنن اللہ تعالیٰ کی اوس مجمل مراد کی
مفسر ہین جو کتاب اللہ مین ہے۔ اور سنن اللہ تعالیٰ کی حدود پر دلالت کرتی ہین - اور کتاب اللہ کی
مفسر ہین اور صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتی ہین جو اللہ تعالیٰ کا خاص راستہ ہے - جو آدمی سنن کا
اتباع کرتا ہے وہ ہدایت پاتا ہے اور غیر سنن کے جو کوئی اپنا مسلک اختیار کرتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا
ہے اور بھٹکتا پھرتا ہے جو شخص سنن کو حفظ کرے اور دین مین ثابت رہنا چاہے تو اوسکو اون
بزرگان دین کی معرفت لازم ہے جنہون نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن آدمیون کی
طرف نقل کئے ہین اور اون کو حفظ کیا ہے اور اون کو مخلوق کو پہونچایا ہے وہ بزرگان دین صحابہ
کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہین وہ صحابہ امت کے ناصحین ہین اونہون نے جو سنن نقل کئے
ہین اون سے دین کی تکمیل کی ہے اور اون سے مسلمانون پر اللہ تعالیٰ کی حجت قایم ہوئی ہے جو
شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت شریف مین رہا اور اُس نے آپ کی نصرت کی اور اللہ تعالیٰ
اوس سے خوشنود ہوا اوس سے زیادہ عادل کوئی شخص نہین ہے اور تزکیہ مین اوس سے افضل
اور تعدیل مین اوس سے اکمل نہین ہے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اوس کی ہم صحبتی اور دین کی حمیت اور رحم دلی اور عبادت کو اس آیت شریفہ مین بیان فرمایا ہے

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا
سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود آخر آیت تک یہ صفت اونہین اصحاب کی ہے جو آپ پر ایمان لائے
اور آپ کو اونہون نے قوت اور نصرت دی اور آپ کی صحبت مین رہے جن لوگون نے آپ کو دیکھا
ہے وہ کل ایسے نہین ہین اور جو لوگ آپ پر ایمان لائے ہین وہ کل ایسے نہین ہین چنانچہ تم اونکی
دینی منزلتون اور ایمانی مراتب کو دیکھتے ہو اور جو لوگ کہ اصحاب فضل ہین اور اون کو بعض پر فضیلت
اور تقدم ہے اوسکو بھی تم دیکھتے ہو اس فضیلت کا انکار اسلئے نہین ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ
نے بعض انبیا کو بعض انبیا پر فضیلت دی ہے اور ایسی ہی تمام مسلمانون کی شان ہے کہ ایک پر ایک
فضیلت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعو

باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اس آیت شریفہ مین جن معظم اصحاب کا ذکر ہے علما نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ وہ اصحاب ہین جنہون نے دو قبلون کی طرف نماز پڑہی ہے اور علما نے یہ بہی کہا ہے کہ یہ وہ اصحاب ہین جنہون نے بیعت رضوان کا شرف حاصل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ اس آیت شریفہ سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جن اصحاب سے اللہ تعالیٰ خوشنود ہوا ہے اونپر کبہی غضب نکرے گا۔ اس لئے کہ خداوند تعالیٰ جل شانہ کا وعدہ سچا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اصحاب کے حق مین فرمایا ہے لا یدخل النار من بایع تحت الشجرۃ جن اصحاب نے تحت شجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تہی وہ پندرہ سو تہے اون مین سے صرف ایک شخص جد بن قیس نامی نے بیعت نہین کی تہی وہ اوسوقت اپنے اونٹ کے پیٹ کے نیچے چہپ رہا تہا اور وہ شجرہ سمرہ کا درخت تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے نیچے تشریف رکہتے تہے اور حضرت عمر رض آپ کا دست مبارک پکڑے ہوئے تہے وہ درخت حدیبیہ کے پاس تہا۔ بعض علما نے اصحاب بیعت رضوان کی تعداد مین اختلاف کیا ہے کہا ہے کہ چودہ سو آدمی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے خطاب کرکے فرمایا انتم الیوم خیر اہل الارض جو لوگ روے زمین پر ہین اون سے آج کے دن تم خیر ہو اور جو اصحاب کہ جنگ بدر مین شریک تہے اللہ تعالیٰ نے اون کی نسبت یہ فرمایا ہے اعملوا ما شئتم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان لوگون پر جنت واجب ہوگئی ہے اصحاب بدر کی تعداد مین بہی اختلاف ہے بعض علما نے کہا ہے کہ تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی تہے یا تین سو چودہ اور بعض علما نے کہا ہے کہ تین سو انیس ۳۱۹ تہے اور اونکی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے موافق تہی جو طالوت کے ساتھ ایک نہر سے گزرے تہے اور نہر سے پار نہین ہوئے تہے مگر مومن لوگ اور بدر مین مہاجرین اور انصار دونون تہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ جسوقت سورہ اذا جاء نصر اللہ نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو پڑہکے ختم فرمایا اور یہ ارشاد کیا الناس خیر وانا واصحابی خیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا ہے انتم توفون سبعین امۃ انتم خیرہا واکرمہا علی اللہ اور دوسری حدیث شریف مین یون وارد ہے الا انکم توفون تسعین امۃ خیرہا واکرمہا علی اللہ۔

اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتومنون باللہ بعض علما نے کہا ہے کہ کنتم بمعنی انتم ہے۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ تم لوگ علم الٰہی مین خیر امت تہے

اور یہ امر معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مواجہ مین انتم خیرا فرمایا ہے یعنی تم لوگ امت کے اور لوگون سے اچھے ہو اس ارشاد مین یہ اشارہ ہے کہ انکے بعد جو لوگ ہونگے انکو اون پر فضیلت مین تقدم ہے اور ابن عباسؓ سے کنتم خیر امۃ مین یون روایت ہے کہ یہ وہ لوگ ہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مکۂ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ کو گئے تھے اور ابن عباسؓ نے ان اصحاب کی طرف اس لئے اشارہ کیا ہے کہ جن لوگون نے ان سے دین مین خلاف کیا انہون نے اون سے یہانتک جنگ کی کہ وہ دین مین داخل ہوگئے اور ایسی ہی ابو ہریرہ اور مجاہد اور حسن اور عکرمہؓ نے کہا ہے خیر الناس للناس الذین یقاتلونہم حتی یدخلونہم فی الدین طوعًا وکرہًا جب یہ امر ہے کہ اصحاب نے کفار سے جنگ کر کے اون کو دین مین داخل کیا تو اس مین مہاجرین اور انصار سب برابر ہین اور عامر شعبی سے یہ روایت ہے کہ مہاجرین اولین وہ اصحاب ہین جنہون نے بیعت رضوان کی ہے اور سعید بن المسیب سے روایت ہے اون سے پوچھا گیا کہ مہاجرین اولین کا یہ نام کیونکر رکہا گیا اونہون نے کہا کہ مہاجرین اولین وہ اصحاب ہین جنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو قبلون کی طرف نماز پڑہی ہے اور وہ اصحاب مہاجرین اور انصار دونون مین سے ہین علما کے قول مہاجرین اولین کا معنی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قول والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار کا معنی ہے اسلئے کہ ان سب اصحاب نے دونون قبلون کی طرف نماز پڑہی ہے اور بیعت رضوان کی ہے اسباب مین دو کے اقوال یہی ہین اور ابو ہریرہؓ سے کنتم خیر امۃ کے معنی مین یون روایت ہے کہ تم کفار کو زنجیرون مین قید کر کے لاتے ہو اور اونکو اسلام مین داخل کرتے ہو اس لئے خیر امت ہو اور مجاہد سے یہ روایت ہے کہ خیر امت اس شرط سے تہے اللہ تعالیٰ نے یہ شرط بیان فرمائی ہے یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر ویومنون باللہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے من سرہ ان یکون من تلک الامۃ فلیود شرط اللہ فیہا بعض علما نے کہا ہے کہ کنتم خیر امۃ کا معنی یہ ہے کنتم خیر امۃ فی اللوح المحفوظ لوح محفوظ ذکر اور کتاب ہے اور اس معنی پر اون علما نے اللہ تعالیٰ کے قول وسعت رحمتی کل شئ فساکتبہا للذین یتقون سے واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ہم المفلحون تک استدلال کیا ہے اور امام مالکؒ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جبکہ ملک شام مین داخل ہوئے تو ایک کتابی نے اون کو دیکھا اور یہ کہا کہ عیسی بن مریم کے وہ اصحاب جو آروں سے چیرے گئے اور سولی پر چڑہائے گئے وہ لوگ ان لوگون سے اجتہاد مین زیادہ سخت نہین تہے ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم اس حدیث کے راوی نے کہا ہے کہ مین نہین جانتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرن شریف کے بعد دو قرن ذکر فرمائے

ہین یا تین قرن قرن ایکسوبیس سال کی مدت ہے۔
اور عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے بندون کے قلوب پر نظر ڈالی اللہ تعالےٰ نے اپنے بندون کے قلوب مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو خیر پایا اللہ تعالیٰ اسنے آپ کو مخلوق سے برگزیدہ کیا اور اپنی رسالت پر بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کے بعد اپنے بندون کے قلبون کو دیکھا تو آپکے اصحاب کے قلوب کو اپنے بندون کے قلوب سے خیر پایا اون کو اپنے نبی کا وزیر کیا وہ اصحاب اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف سے کفار کے ساتھہ جنگ کرتے تھے۔
ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے قول قل الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی کی تفسیر مین یہ روایت ہے کہ وہ برگزیدہ بندے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہین۔
قتادہ نے سعید ابن المسیب سے پوچھا کہ مہاجرین اولین اور دوسرے اصحاب مین کیا فرق ہے سعیدؒ نے کہا کہ جن اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہے وہ مہاجرین اولین ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف سولہ مہینہ تک نماز پڑھی اور بدر سے دو مہینہ پہلے قبلہ کی طرف پھر گئے سابقین اولین وہی اصحاب ہین جنہون نے دو قبلون کی طرف نماز پڑھی ہے اور شعبی سے روایت ہے کہ مہاجرین اولین اور باقی مہاجرین کے درمیان وہ بیعت رضوان فاصل ہے جو حدیبیہ مین لی گئی ہے اور بعض نے فتح مکہ کا فرق کیا ہے اور محمد بن کعب اور عطا بن یسار سے اللہ تعالے کے قول والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار کے باب مین یہ روایت ہے کہ وہ اصحاب اہل بدر ہین اور قتادہ سے اللہ تعالیٰ کے قول کونوا انصار اللہ مین یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین ستر آدمی آئے اور اُنھون نے تحت عقبہ بیعت کی اور اونہون نے آپ کی نصرت کی اور ٹھکانا دیا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کو غلبہ دیا۔
عکرمہ سے یہ روایت ہے کہ چھہ مرد انصاری آئے اور وہ آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق رسالت کی آپنے اون کے ساتھہ جانے کے واسطے ارادہ فرمایا اونہون نے عرض کی کہ ہمارے آپسمین جنگ ہے اگر ایسی حالت مین آپ ہمارے پاس تشریف لاوینگے تو ہمکو یہ خوف ہے کہ جس امر کا آپ ارادہ فرماتے ہین وہ نہوسکے اونہون نے آپسے آیندہ سال کا وعدہ کیا اور یہ عرض کی کہ ہم اب جاتے ہین شاید اللہ تعالیٰ اس جنگ کی اصلاح کردے وہ جنگ بعاث تہی اون کا یہ گمان تہا کہ اس جنگ کی اصلاح نہ ہوگی سال آیندہ مین آپ کے پاس اون کے وہ لوگ مرد آئے جو آپ پر ایمان لائے تھے آپنے اُن لوگون مین سے بارہ مرد نقبا اختیار کئے۔

غیلان بن جریر نے انس بن مالک سے پوچھا کہ انصار کا نام اللہ تعالیٰ نے انصار رکھا ہے یا
تم لوگ اس سے پہلے اپنا نام انصار رکھتے تھے انس نے کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام
انصار رکھا ہے۔

ابن عبد البر نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی عدالت اور دیانت
اور امانت کی تعریف کی ہے اور اونکو خاص اعلیٰ درجہ دیا ہے تاکہ جمیع اہل ملت پر اونکی یہ حجت قایم ہو
کہ انہون نے فریضہ اور سنت کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان مثل اصحابی کالملح فی الطعام لایصلح الطعام الا بالملح
حسن نے فرمایا ہے کہ ہمارا نمک چلا گیا ہماری اصلاح کیونکر ہو سکے اور ابو محجن سے روایت کی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان ارءف امتی بامتی ابو بکر واقواہا فی امر اللہ عمر واصدقہا
حیاءً عثمان واقضاہا علی واقرءہا ابی واقرضہا زید واعلمہم بالحلال والحرام معاذ بن جبل ولکل امۃ
امین وامین ہذہ الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح اور دوسری حدیث ابو سعید الخدری سے یون مروی
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ارحم امتی بہا ابو بکر واقواہم فی دین اللہ عمر واصدقہم
حیاءً عثمان واقضاہم علی ابن ابی طالب وافرضہم زید واقرءہم لکتاب اللہ ابی ابن کعب واعلمہم
بالحلال والحرام معاذ بن جبل وامین ہذہ الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح وابو ہریرہ وعاء العلم ابو درداء عالم
للعلم وعند سلمان علم لا یدرک وما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذی لہجۃ اصدق من
ابی ذر ابن عبد البر نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے
ایک جماعت کی اوس فضیلت سے بزرگی بیان فرمائی ہے کہ ہر ایک صحابی اوس فضیلت اور علامت کے ساتھ
مختص ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی حدیث روایت نہین کی گئی کہ آپنے اصحاب مین
سے کسیکو کسی پر فضیلت دی ہوتی ولیکن اصحاب کے فضائل مین سے وہ فضیلت ذکر کی گئی ہے جس سے
اصحاب کے مراتب اور منازل اور دین اور علم پر استدلال کیا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
معاشرت مین زیادہ تر حلیم اور زیادہ مکرم اور محاسن اخلاق مین اس سے زیادہ عالم تھے کہ اصحاب مین سے
کسی زیادہ فضیلت رکھنے والے کو یون مخاطب فرماتے کہ اس کا غیر اس سے افضل ہے بلکہ آپنے
اصحاب مین جو لوگ کہ سابقین تھے اون کو فضیلت دی ہے اور جو اصحاب جس فضیلت سے اختصاص
رکھتے تھے اون کو اون اصحاب پر فضیلت دی ہے جنہون نے اون کے مراتب کو نہین پایا ہے اور
اون سے فرمایا ہے لو انفق احدکم مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ یہ مطلب اللہ تعالیٰ کے اس
قول کے معنی مین سے ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا

من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنیٰ اور یہ امر محال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگون
سے جنگ کی ہے وہ اون لوگون کے مساوی ہوسکین جنہون نے آپ کی طرف سے جنگ کی ہے
ایک شخص جنگ بدر مین حاضر نہین ہوا تھا وہ ایک وقت حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے آگے چل رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تمشی بین یدی من ہو خیر منک اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب جلیل الشان کے فروغ ایمان اور ایقان کے کمال
کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس سے عامہ مومنین کو ہدایت اور معرفت کا کامل ذریعہ ہے اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے بغض اور عناد سے ممانعت
فرمائی ہے اور اُن کی محبت کے واسطے تحریص کی ہے اس لئے کہ دین اصحاب کی محبت پر موقوف ہے
اگر اصحاب کے ساتھہ ایک ذرہ کی برابر کوئی شخص بغض رکھے گا یا اونکی شان کی منقصت اور مرتبہ کی
توہین کا خیال دل مین لاے گا ایسا عقیدہ فاسدہ اوس کو دین حق سے دور کر دیگا اور اُسکا ایسا خیال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بغض کا مستلزم ہوگا آپنے فرمایا ہے اللہ اللہ فی اصحابی من احبہم فبحبی احبہم
ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک
ان یاخذہ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے
اصحاب کے نفوس زاکیہ کے جو مراتب صدق و یقین سے تھے ملا اعلیٰ کے مقدس فرشتون کو وہ
مراتب حاصل نہین ہوئے اس لئے کہ وہ اپنے نفس کی نجات محض عبادت الٰہی سے چاہتے
ہین اور اون کے وہ نفوس انسانی نہین جن سے رغبات خلاف مرضی اللہ تعالےٰ جلشانہ وقوع مین
آسکین اصحاب کو وابستگی سلسلہ امکانی اور تعلق نفس ہیولانی کی شان مین جو تقدس تھا وہ اونکے
شرافت نفسیہ کو ملایکہ کے درجات سے ترقی دے رہا تھا کوئی فعل اون سے بمقتضاے خواہش
انسانی خلاف مرضی خدا و رسول صادر نہین ہوا اور باوصف قدرت اسباب دنیوی اور سامان دولت
کے وہ نہایت ضیق اور تنگی کی حالت مین اپنے نفوس کو رکھتے تھے اور راہ دین مین حیات سے
ممات کو اشرف اور افضل سمجھتے تھے اور کوئی عمل خلاف عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے
وجود مین نہین آتا تھا اصحاب کے یہ مراتب وہ ہین جو دنیا کے نساک اور عباد اون کی خوبیون پر نظر کرکے
اپنے آپ کو صالحین اور ابرار بناتے ہین لیکن اون کا شرف اور فضیلت اون کو حاصل نہین ہوسکتی
اسلئے کہ وہ شرف اور فضیلت محض باقتباس انوار قربت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھی جبکہ
کسیکو وہ فیض حضوری حاصل نہین ہے تو اصحاب کے وہ مراتب اور منازل بہی اوسکو حاصل نہین ہوسکتے
اصحاب بنی بڑا عظیم القدر جلیل الشان لفظ ہے جسکا مفہوم قدرتی کمالات کا منشا ہے جیسے اونکے

مراتب دنیا مین مسلم تھے ویسیہی قیامت کے دن اون کو اون مراتب کے موافق کل امتون پر فضیلت
ہوگی قیامت کے دن ہر ایک نبی کی اُمت اپنے نبی کی شفاعت سے مایوس ہوگی اور امت محمدیہ کے
اعاظم اکابر امت محمدیہ کے گناہ گارون کی شفاعت کرین گے جو پیغمبرون کا منصب ہے وہ اون کا منصب
ہوگا اور اس سے بڑھ کے اونکا رتبہ آخرت مین یہ ہوگا کہ جیسے وہ دنیا مین عدول تھے اون کے
عدول ہونے کی حجت کو اللہ تعالی قیامت کے روز منکرین انبیا کے الزام کے واسطے قایم کریگا
اور دوسرے انبیا کی امتون کا فیصلہ بحضور کبریا جلشانہ اونکی شہادت حقہ پر ہوگا ابو سعید الخدری نے
روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یجیی النبی ومعہ رجلان ویجیی النبی ومعہ
الثلث واکثر من ذلک واقل فیقال لہ ہل بلغت قومک فیقول نعم فیدعی قومہ فیقال ہل بلغکم فیقولون
لا فیقال من شہد لک فیقول محمد وامتہ فتدعی امتہ محمد فیقال ہل بلغ ہذا فیقولون نعم فیقول وما علمکم
بذلک فیقولون اخبرنا نبینا بذلک ان الرسل قد بلغو فصدقناہ اللہ تعالی کا یہ ارشاد مبارک وجعلناکم
امۃ وسطا لتکونو شہدا علی الناس ویکون الرسل علیکم شہیدا الیسی امت عدول کی نسبت ہے جبکہ
امت محمدیہ کی سماعی شہادت قیامت کے دن اللہ تعالے جلشانہ کے حضور مین دوسرے انبیا کی
امتون کے باب مین مقبول اور معتبر ہوگی تو اونکی وہ شہادت جو احکام دینی اور واقعات اور حالات
اور معجزات باہرات ختم الرسالت کے باب مین ہے کون حق مین اوس کے قبول اور صدق مین شک
کرسکیگا اس لئے کہ منکرین احکام اور معجزات رسالت کا واقعہ امم سابقہ کے منکرین سے زیادہ تر عبرتناک
ہوگا اسکو اصحاب صدق ولقین اور ارباب تحقیق وایقان بخوبی سمجھے ہوئے ہین اور رسالت مآب
علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی اُمت کو دینی معاملات اور ذاتی مراتب اور معجزات باہرات اور کل منازل
نبوت سے آگاہ فرمادیا ہے اور امور غیر حقہ کے اثبات اور نفی حق سے تنبیہ کردیا ہے یہ حدیث شریف
جمیع مراتب ہدایت کو شامل ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار اصحاب جلیل الشان
کی شان اس سے زیادہ رفیع ہے کہ وہ اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے حق مین تجاوز عن الحد کرین
بلکہ ادنی امتی بھی اس قسم کا خیال اپنے دل مین لانے کو کفر سمجھیگا کہ وہ اپنے نبی کے مراتب اور
منازل اور ارشادات کو کسی شائبہ سے بیان کرے غرض اصحاب مکرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ
شان عالی ہے کہ ہمارا منہ اس کے لایق نہین ہے کہ ہم اون کے فضائل بیان کرسکین جبکہ خود حضور
اقدس نبی اللہ صلعم نے اون کے فضائل کو کل خلایق پر ترجیح دی اور یہ فرمایا ہے ان اللہ عزوجل نظر
فی قلوب العباد فلم یجد قلبا انقی من قلوب اصحابی ولذلک اختارہم فجعلہم اصحابا فما استحسنوا فعند اللہ

حسن وما استقبحوا فهو عند الله قبيح الله تعالی نے کل بندون کے دل دیکھے میرے اصحاب کے
دلون سے زیادہ پاکیزہ کوئی دل نہین پایا اسلئے اون کو پسند کیا اور اون کو میرا اصحاب
کیا جس چیز کو وہ اچھی سمجھین وہ الله تعالی کے نزدیک اچھی ہی اور جس چیز کو وہ بری سمجھین وہ الله تعالی
کے نزدیک بری ہے جب اصحاب کے حسن اور قبیح کو الله تعالی کے نزدیک اعتبار ہے تو کل مخلوق
کو اون کی ہدایت اور اون کا ارشاد تسلیم کرنا عین ایمان ہے اور اوسمین چون وچرا کا کسی مسلمان کو
موقع نہین ہے البتہ واضعان احادیث اکثر گذرے ہین مگر وہ اسلام کے فرقے حقہ سے نہین
تھے بلکہ وہ ملحدین کے متبع تھے اور دین محمدی مین رخنہ اندازی اون کا مقصود تھا اس لئے اونہون
نے وضع احادیث کی بنیاد ڈالی اور بڑی بڑی خرد فریب عمارتین اہل دین کے سامنے برپا کین مگر
نور ہدایت نے اون کے ظلمات نفسانی سے جلد خبر دے دی اور اکابر عظام دین اوس کے ہدم
کی طرف جلد متوجہ ہوگئے اور اون مبتدعین کا اونہون نے کلیۃً استیصال کردیا اب صاف
میدان ہے دین مین کہین پست وبلند اور ناہموار خیالات باقی نہین رہی مگر جن نفوس ظلمانی کی
غوایت اور جہالت کہ شرع شریف کے مسلک سے دوسرے جادہ کی طرف منحرف ہونے کی مقتضی
ہوا ایسے گروہ بشکوہ کو دنیا اور آخرت مین لعنت کا طوق سزاوار سمجھا گیا ہے اور اوسکو وہ قبول بھی
کرچکے ہین اس لئے کہ اگر اون کو نیک سرانجامی کی خواہش ہوتی اور اون کے قلوب مین کچھ بھی نور
ہدایت کا اثر پیدا ہوتا تو وہ فوراً اپنے عبرتناک احوال سے ضرور متنبہ ہوجاتے اور انوار اسلام اور
ظہور حق کے لوامع اون کے شمع راہ ہدایت ہوجاتے ایسے تیرہ نہادون سے خطاب بھی
سزاوار نہین ہے۔

بہرکیف اصحاب نبی صلی الله علیہ وسلم کے جتنے طبقات ہین اون مین ہر ایک طبقہ کے
مراتب معروف ہین مسلمانون مین جو اہل حق اہل سنت والجماعۃ ہین اونہون نے اون اصحاب کے
عدول ہونے اور شرافت نفسیہ اور فضائل ذاتیہ پر اجماع کیا ہے اور اون کے اقوال اور افعال کو
مذہبی معاملات مین حجت جانا ہے اسلئے کہ اظہار حق کے سوا اونکی کوئی غرض اور غایت نہین تھی اور
اون کا فرض منصبی بحسب ارشاد نبی الله علیہ الصلواۃ والسلام اشاعت اور ترویج آئین اسلام
تھا کتاب الله کی تفسیر جو مخبر صادق سے استماع کی اور احادیث مین احکام حلال وحرام اور حقوق
الله اور حقوق عباد اور حشر ونشر اور جبر وقدر اور وقعت دین اور ذلت کفر وشرک اور اسرار بعثت
انبیا اور مراتب رسل وملائکہ اور منازل صلحا وعباد تھے ان جملہ امور کو نہایت عدالت اور ضبط اور
اتقان سے امت کے واسطے بیان کردیا تاکہ عامہ مسلمان الله تعالی اور اوس کے رسول کے

حکم پر چلین اور کفار اور مشرکین بیدین اور مبتدعین معاندین کے مکر اور غوایت سے مجتنب رہین اور
اپنی زندگی تعلیم و تعلم آئین دین اور اتباع سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عبادت الٰہی مین صرف
کرین جیسے احکام شرعیہ اور حوادث دینی مین انھون نے ہزارون حدیثین روایت کی ہین ویسی ہی ہزارون
بلکہ لاتعداد لاتحصی حدیثین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ولادت سے آخر وقت وفات تک نقل کی
ہین اور امر نبوت کی ہدایت اور ترقی اسلام اور جنگ کفار اور فتح بلاد مشرکین اور حسن معاشرت اور محاسن
اخلاق اور ذاتی اور صفاتی کمالات خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت وثوق اور معتبر طرق سے روایت
کیا ہے علماے امت محمدیہ نے جو ان ائمہ دین اور مجتہدین اولین کے متبع ہین ادن معتبر روایات کی
تدوین اور ترتیب مین نہایت درجہ اہتمام کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شمایل شریفہ اور خصائل منیفہ
اور معجزات کو اپنی اپنی کتابون مین جمع کیا ہے اور امت محمدیہ کو اپنے اس احسان نمایان سے تا دور
قیامت ممنون منت فرمایا ہے اون جمیع تالیفات پر عام طور سے ہر ایک شخص کو مطلع ہونا ناممکن
ہے اور ہر ایک عالم کی نظر سے جملہ کتب کا گزرنا قریب قریب ناممکن کے ہے لیکن خاص اون مبارک
اور نامور کتابون مین جنمین محدثانہ اصول پر تنقید حدیث اور طرق و شواہد معتبر کا التزام ہے کتاب
جلیل الشان عظیم القدر رفیع المرتبت آفتاب مطالع شمائل نبویہ مہتاب منازل خصائص مصطفویہ
کفایۃ الطالب اللبیب فی خصائص الحبیب المعروف بہ **خصائص کبریٰ** کا وہ اعلیٰ درجہ ہے جیسے
کواکب مین بدر کا یا بہشت مین کوثر کا اس کتاب کی عظمت اس کے نام ہی سے روشن ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے کمالات نبوت اور معجزات باہرات اور صفات کا بڑا ذخیرہ ہے اور اس کے مصنف
نے علماے مستند کی کتب معتبرہ سے اس کے احادیث کا انتخاب اور ترتیب احسن تہذیب
سے کی ہے اس کتاب اعجاز معدن مین وہ آیات اور معجزات اور کمالات مراتب خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ
والسلام بیان کئے ہین کہ جن کے مطالعہ کے بعد کافر اسلامی شان سے متحیر اور مسلمان عظمت و
جلال نبوت سے مفتخر ہوتا ہے **مولف** رح نے اس کتاب جلیل الشان کی شان مین چند فقرات
لکھے ہین جو بحسب انصاف حقیقی تعریف کا مصداق ہین اون الفاظ عربیہ کی رشاقت اور معانی کی
لطافت کا وہ لطف اگرچہ اُردو ترجمہ مین مفقود ہے لیکن اشارا اور کنایہ بھی ایسے مقامات مین فصحا
اور بلغا کے حظ طبیعت کے واسطے کافی ہوتا ہے اس نظر سے اس مقام پر اون کا خلاصہ لکھا
جاتا ہے -

دیباچہ مولف کتاب خصائص کبری شیخ جلال الدین سیوطی

یہ وہ کتاب ہے کہ مقربین اسکی فضیلت کی شہادت دیتے ہین یہ وہ برسنے والا ابر ہے جو قریب
اور بعید اس سے زندہ ہین یہ کتاب بڑی نفیس اور جلیل ہے اور دوسری کتابون مین اس کا وہ مرتبہ
ہے جو مرتبہ گوہر یکتا کا تاج مین ہوتا ہے اور دوسری کتابون مین اس کتاب کی وہ عظمت ہے جو قرآن
شریف کی آیتون مین آیت سجدہ کی عظمت ہے یہ وہ باغ ہے جس کے ثمر رسیدہ اور پختہ ہین یہ وہ
گلزار ہے جسکی کلیون کی بو مہک رہی ہے یہ وہ کتاب ہے جس کے مضامین کے انوار اور مطالب کے
چاند تابان ہین اسمین جو آیات بیان کئے گئے ہین اون آیات نے اس کے اخبار کی تصدیق کی ہے
یہ وہ درخت ہے جسکی شاخین بالیدہ اور اوسکی ٹہنیان پتون سے سرسبز ہین اس کتاب کی حدیثون کے
متون اور اسناد نہایت نسق کے ساتھ ہین یہ وہ کتاب ہے جس کا پڑہنے والا اور سننے والا
اجر پاتا ہے جو مطالب کہ مینے بیان کئے ہین وہ محفوظ ہین اور اون کو مینے قول ثابت سے اون کے
مقامات پر ثابت کیا ہے یہ کتاب عرصات قیامت مین میرے واسطے وہ نور ہوگا جو میرے آگے
اور پیچھے دوڑے گا - یہ وہ کتاب ہے کہ جو مرد شجاع شدید القوی جن مطالب کے بیان سے گنگ اور
سست ہوگیا ہو اس کتاب نے اون مطالب کو جمع کر دیا ہے اور محفوظ رکھا ہے - یہ وہ کتاب ہے
کہ جمع اور اتقان مین اپنی نوع پر فایق ہے یہ کتاب ایقان سے ہدایت یافتہ لوگون کے سینون کو
کھولتی ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہین اس کتاب سے اون کا ایمان زیادہ ہوتا ہے کاتبان کرام
اور ابرار نے جن مطالب کو لکھا ہے اون کا یہ دیوان ہے اور ائمہ حدیث نے جن احادیث کو معتبرہ
اسانید سے نقل کیا ہے اون سب احادیث کو اس نے لیا ہے جن معجزات باہرات سے سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم مختص ہین اور جو خصائص آپکے روشن چاند کا اشراق رکھتے ہین یہ کتاب اون کو
شامل ہے جو حدیث کہ وارد ہوئی ہے اوسکو مینے اس کتاب مین لکھا ہے اور جو حدیث کہ رد کی جاوے
اور جو اخبار کہ موضوعہ تھے اون سے مینے اس کتاب کو پاک کیا ہے اور طرق اور شواہد کا تتبع کیا ہے
جسوقت کوئی حدیث سند کی حیثیت سے ضعیف واقع ہوئی تو اون شواہد اور طرق متعددہ سے
اوس کا ضعف دفع ہوگیا اور اس کتاب کو مینے ایسے بہت سے اقسام سے ترتیب دیا ہے جو
وہ منتظم ہین اور ایسے ابواب سے مرتب کیا ہے جو مبتلاحق ہین الحمد للہ یہ کتاب اپنے فن مین

ایسی کامل ہوگئی ہے کہ مومنون کے سینے اور جو گروہ کہ آمنین ہین اون کے دل اس سے کشادہ ہونگے ہین منکرین مفسدین اور مبتدعین اور ملحدین اور فلاسفہ متمردین اس کتاب سے غضبناک ہون گے اس کتاب کی تالیف سے مینے نیک سرانجامی کی امید کی ہے جس شخص کو اللہ تعالی ہدایت کرتا ہے وہ ہدایت یافتون مین سے ہوتا ہے - غرض جیسی یہ کتاب جلیل الشان عظیم القدر ہے ویسے ہی اسکے مصنف علامۃ العصر فہامۃ الدہر مظہر آیات کمالیہ مصدر اسرار متعالیہ اسوۃ العلماء الربانیین قدوۃ الفضلاء المتبحرین الامام الہمام المفسر المحدث الفقیہ الشیخ جلال الدین السیوطی ہین آپ کا نام مبارک مشرق سے مغرب تک مثل آفتاب جہان تاب کے روشن ہے اور دنیا مین آپ کی تصانیف کا شہرہ دایر اور سائر ہے - بقدر ضرورت آپکے علمی حالات اور ابتدائے واقعات درس وتدریس و تصانیف جو خود مصنف علامہ نے اپنے قلم سے کتاب حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ مین زیب رقم کئے ہین تیمناً اس مقام پر نقل کیئے جاتے ہین تاکہ ناظرین کو حظ روحانی حاصل ہو -

آپ کا نام مبارک عبدالرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد بن سابق الدین بن الفخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابی الصلاح ایوب ابن ناصر الدین محمد بن الشیخ ہمام الدین الہمام الخضیری الاسیوطی ہے آپ فرماتے ہین کہ مینے اپنا ترجمہ اس کتاب مین اون محدثین کے اقتدا سے لکھا ہے جو مجھ سے پہلے گزرے ہین یہ کم اتفاق ہوا ہے کہ اون علما مین سے کسی نے کوئی تاریخ تالیف کی ہے مگر اپنا ترجمہ اوسمین لکھا ہے جن علما نے اپنا ترجمہ لکھا ہے اونمین سے یہ علما ہین - امام عبدالغافر الفارسی مصنف تاریخ نیشاپور - یاقوت الحموی مصنف معجم الادبا لسان الدین بن الخطیب مصنف تاریخ غرناطہ - حافظ تقی الدین الفارسی مصنف تاریخ مکہ حافظ ابو الفضل بن حجر مصنف قضاۃ مصر ابو شامہ مصنف الروضتین ابو شامہ اُن علما مین اورع اور ازہد ہین پھر مصنف نے اپنا ترجمہ یون بیان کیا ہے - میرے جد اعلی ہمام الدین ہین یہ اہل حقیقت اور مشایخ طریقت سے تھے ان کا احوال ہینے صوفیہ کے گروہ مین لکھا ہے ان سے اس طرف جو میرے بزرگ تھے وہ اہل وجاہت اور اہل ریاست سے تھے ان مین سے وہ شخص ہے جو ایک شہر کا حاکم ہوا ہے اور اُن مین سے وہ شخص ہے جو ایک شہر کی تدبیر کا والی رہا ہے اور ان مین سے وہ شخص ہے جو تاجر تھا اور امیر شیخو کی صحبت مین رہتا تھا اور اوس نے اسیوط مین ایک مدرسہ بنایا تھا اور اوس کے لئے اوقاف مقرر کئے تھے اور بعض اُن مین سے وہ شخص ہے کہ مالدار تھا ان بزرگون مین سے سوا اپنے باپ کے اس صفت سے متصف مین نہین پہچانتا جس نے علم کی

خدمت اس طور پر کی ہو جو اوسکی خدمت کا حق ہے اور مینے اپنے باپ کا ذکر فقہائے شافعیہ کی قسم مین کیا ہے اور ہم لوگ خضیر سے جو نسبت کئے جاتے ہین اس کا علم مجھے نہین ہے کہ یہ کیسی نسبت ہے مگر اتنا جانتا ہون کہ خضیریہ بغداد مین ایک محلہ ہے اور مجھسے ایک ایسے شخص نے کہا ہے جس کے قول پر مین اعتماد کرتا ہون اوس نے میرے والد مرحوم سے سنا ہے وہ ذکر کرتے تھے کہ اونکے جدا علی عجمی تھے یا اہل مشرق سے تھے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خضیر کی نسبت محلہ مذکور کے ساتھ ہے۔

میری ولادت شب شنبہ غرہ رجب ۸۴۹ھ آٹھ سو اونچاس مین ہوئی ہے اور میرے باپ کی حیات مین مجھکو شیخ محمد مجذوب کے پاس اوٹھا کے لے گئے تھے شیخ محمد مجذوب کبار اولیاء سے تھے اور مشہد نفیسی کے جوار مین رہتے تھے اُنھون نے میرے واسطے برکت کی دعا کی تھی میرا نشو و نما یتیمی کی حالت مین ہوا اور آٹھ سال سے میری عمر کم تھی مینے قرآن شریف حفظ کیا پھر مینے عمدہ اور منہاج الفقہ اور اصول اور الفیہ ابن مالک حفظ کیا اور سنہ چھپن ساٹھ کے آغاز سے مینے اشتغال علم شروع کیا فقہ اور نحو ایک جماعت شیوخ سے پڑھی اور علم الفرائض فرضی زمانہ شیخ شہاب الدین الشارمساحی سے پڑھا لوگ کہتے تھے کہ شیخ کا سن سو برس سے متجاوز تھا اس کا علم اللہ تعالی کو ہے شیخ سے مینے شیخ کی وہ شرح جو مجموعہ پر تھی پڑھی اور سنہ چھیاسٹھ کے آغاز مین مجھہ کو تدریس عربیت کی اجازت ملی اور اسی سنہ مین مینے تالیف کی اول جو شے مینے تصنیف کی شرح استعاذہ اور بسم اللہ تھی اور اوسکی اطلاع مین نے اپنے شیخ شیخ علم الدین البلقینی کو دی شیخ نے اوس شرح پر تقریظا لکھی اور مینے شیخ کی صحبت مین یہانتک رہکر فقہ پڑھی کہ شیخ نے وفات پائی شیخ کے بعد مین شیخ کے فرزند کی خدمت مین رہا اور اون سے اون کے والد کی کتاب لتدریب وکالت کی بحث تک پڑھی اور الحاوی الصغیر عدد کی بحث تک سنی اور اول منہاج سے زکوۃ تک اور اول تنبیہ سے قریب باب زکوۃ تک اور ایک قطعہ روضہ باب قضا تک اور ایک قطعہ تکملہ شرح منہاج زرکشی کا اور احیاء الاموات سے وصایا تک پڑھا اور سنہ چہتر سے مجھہ کو فتوی کی اجازت دی اور میری صدر نشینی مین حاضر ہوئے جبکہ شیخ کے فرزند نے سنہ اٹہتر مین وفات پائی تو مین شیخ شرف الدین مناوی کی خدمت مین رہنے لگا مینے اون سے منہاج کا ایک قطعہ پڑھا اور منہاج کو مینے اون سے سنا مگر چند مجالس سماعت فوت ہو گئے کہ مین شریک نرہا اور بہجت اور اوس کی شرح کے درس مینے سنے اور تفسیر بیضاوی سنی اور حدیث اور عربیت مین شیخ امام علامہ تقی الدین الشبلی حنفی کی خدمت مین چار سال تک مواظبت کی اور شرح الفیہ اور جمع الجوامع جو مینے لکھی شیخ نے اوسپر تقریظ لکھی اور اپنی زبان اور بیان سے اکثر میرے

تقدم کی گواہی دی اور ایک حدیث مین میرے مجرد قول کی طرف رجوع کیا علامہ نے شفا کے حاشیہ
مین اسرا کے باب مین ابی الحمراسے ایک حدیث کی ایزاد کی تھی اور اوسکو ابن ماجہ کی تخریج سے
منسوب کیا تھا علامہ جس حدیث کو جس سند سے لائے تھے وہ مجھہ سے مخفی تھی اوس کے مظنہ سے
مینے ابن ماجہ کو کھولا اور اوس حدیث کو نہین پایا مین کل کتاب پر گزرا مینے اوس حدیث کو ابن ماجہ
مین نہین پایا اس باب مین مینے اپنی نظر کو متہم کیا دوسری بار مین ابن ماجہ پر گزرا اور اوس حدیث کو
مینے نہین پایا پھر تیسری بار مینے اوس کا اعادہ کیا اور اوس حدیث کو نہین پایا اور اوس حدیث کو
مینے ابن قانع کی معجم الصحابہ مین دیکھا مین شیخ کے پاس گیا اور خبر کی مجرد سنتے ہی اپنا نسخہ لیا اور
قلم لیا اور لفظ ابن ماجہ کو مار دیا اور کتاب کے حاشیہ پر لفظ ابن قانع کو ملحق کردیا مینے اس امر کو عظیم
جانا اور میرے دل مین جو شیخ کے عظیم مرتبہ کی وجہ سے ہیبت ہوئی مینے اپنے آپ کو اپنے نفس
مین حقیر سمجھا مینے شیخ سے کہا آپ صبر کیجیے شاید آپ اس سے رجوع کرین شیخ نے کہا نہین مینے
اپنے قول ابن ماجہ مین جلی برہان کی تقلید کی ہے یعنی تمنے جو روایت کی ہے وہ جلی برہان ہے
مین شیخ کے پاس رہتا تھا یہانتک کہ شیخ نے وفات پائی اس کے بعد مین شیخ علامہ استاد الوجود محی الدین
الکافیجی کے پاس چودہا سال تک رہا اور اون سے فنون تفسیر اور اصول اور عربیت اور معانی وغیرہ
پڑہے اور شیخ نے میرے واسطے عظیم اجازت لکھی اور مین شیخ سیف الدین حنفی کے پاس حاضر ہوا
متعدد درسہائے کشاف اور توضیح کے حاشیے اور تلخیص المفتاح اور عضد مین مصروف رہا اور
سنہ چھیاسٹھہ مین تصانیف مین مشغول ہوا اور اسوقت تک میری تالیفات تین سو تعداد مین
ہین اور یہ تین سو کتابین اون کتابون کے سوا ہین جن کو مینے دھوڈالا اور اون سے رجوع کیا اور
بحمد اللہ مینے بلاد شام اور حجاز اور یمن اور ہند اور مغرب اور تکرور کا سفر کیا اور جبکہ مینے حج کیا تو
بہت سے امور کے واسطے مینے زمزم کا پانی پیا اون امور مین سے ایک یہ تھا کہ میری خواہش تھی
کہ مین فقہ مین شیخ سراج الدین البلقینی کے رتبہ کو اور حدیث مین حافظ ابن حجر کے رتبہ کو پہونچون اور
آغاز سنہ اکہتر سے مینے فتوے لکھے اور آغاز سنہ بہتر سے مینے املا حدیث کا التزام کیا اور سات
علوم مین مجھہ کو تبحر نصیب ہوا وہ علوم یہ ہین۔ تفسیر حدیث فقہ نحو معانی بیان بدیع ان علوم مین
مجھہ کو عرب اور بلغای عرب کے طریقہ پر تبحر حاصل ہوا نہ بطریق اہل عجم اور اہل فلسفہ اور جس امر کا مین
اعتقاد رکھتا ہون کہ ان سات علوم مین سے سوے فقہ کے جس علم کی طرف مجھکو رسائی ہوئی ہے۔
اور جن نقول پر مجھکو اطلاع ہوئی ہے اوس تک میرے اشیاخ مین کسی کو رسائی نہین ہوئی ہے

اورکوئی شخص اوسپر مطلع نہین ہوا چہ جائے کہ میرے اشیاخ سے جو لوگ کم درجہ ہین وہ مطلع اور واقف ہوئے ہون لیکن فقہ مین یہ دعوی نہین کرتا بلکہ فقہ مین میرا شیخ مجہہ سے زیادہ وسیع النظر اور زیادہ طویل الباع ہے اور ان سات علوم کے سوا معرفت اصول فقہ اور جدل اور تصریف اور ان کے سوا انشا اور ترسل اور فرائض اور ان کے سوا قراءت ہے ان علوم کو مینے کسی ایک استاد سے نہین پڑہا اور ان کے سوا طب ہے لیکن علم الحساب جو ہے وہ مجہپر زیادہ دشوار شئے ہے اور میرے ذہن سے زیادہ دور ہے جبوقت مین کسی ایسے مسئلہ کو دیکہتا ہون جو حساب سے تعلق رکہتا ہے گویا مین ایک پہاڑ کو اوٹہاتا ہون اور اب بحمد اللہ میرے پاس اجتہاد کے آلات پورے ہوگئے ہین اس بات کو مین بطور ذکر نعمت آلہی کے کہتا ہون نہ فخر کی روسے اور دنیا مین ایسی کونسی شئے ہے کہ جسکی تحصیل فخر سے طلب کی جائے میرا یہ حال ہے کہ کوچ قریب آگیا ہے اور بڑہاپا ظاہر ہوگیا ہے اور اطیب عمر چلی گئی اور اگر مین یہ چاہتا کہ مین ہر ایک مسئلہ مین ایک کتاب لکہون اور اوس مسئلہ کے اقوال اور ادلہ نقلیہ اور عقلیہ اور اوس کے مدارک اور اوس کے نقوض اور اون کے جوابات لکہون اور اوس مسئلہ مین اختلاف مذاہب کے درمیان موازنہ کرون تو بفضل آلہی اس امر پر مجہہ کو قدرت ہوتی نہ میری ذاتی قوت اور طاقت سے فلا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور ابتداء طلب علم مین مینے علم منطق مین کچہہ پڑہا تہا پہر اللہ تعالے نے میرے دل مین اوسکی کراہت ڈالدی اور مینے یہ سنا کہ ابن الصلاح نے علم منطق کی تحریم پر فتوی دیا ہے اسواسطے مینے اوسکو ترک کردیا اللہ تعالے نے اوس کے عوض مین مجہہ کو وہ اشرف علم عنایت کیا جو حدیث شریف ہے اور میرے مشایخ سماعت اور اجازت روایت مین کثیر ہین اون کا ذکر مینے اپنی معجم مین کیا ہے اور اون کی تعداد تقریبًا ڈیڑہ سو ہے اور مینے سماع روایت کی اس لئے کثرت نہین کی کہ سماع روایت سے اہم قراءت ودرایت ہے مین اوس کے ساتہہ اشتغال رکہتا ہون۔

جبوقت مصنف علامہ نے حسن المحاضرۃ مین اپنا یہ ترجمہ لکہا تہا اوسوقت مصنفؒ کی مولفہ کتابین تفسیر حدیث فقہ عربیت اصول بیان تصوف تاریخ ادب مین تین سو تہین اوس کے بعد مصنف کا شہب خامہ میدان تصانیف مین گرم جولان رہا اور ڈیڑہ سو کتابون سے زیادہ تالیف اور تصنیف کین کل کتب مصنفہ کی تعداد مین اختلاف ہے لیکن ساڑہے چارسو کتابون مین اختلاف نہین ہے اس موقع پر اون کی فہرست لکہنے کی ضرورت نہین ہے تصانیف کے شمار سے یہ اندازہ ہوسکتا ہے کہ مصنف علامہ قدرت آلہی کا نمونہ تہے اور آپکی شان جس درجہ ارجمند تہی آپ کی تالیفات کی وہی ارجمند شان ہے آپکا علمی فیض ہر ایک اہل علم وفضل کا مربی ہے اور آپ کی کل تصانیف کا ایک کتبخانہ

مین جمع ہونا قریب ناممکن کے ہے جس کتب خانہ مین دیکہا جاوے دو چار دس پانچ کتابین عمدہ عمدہ موجود پائی جاتی ہین ہر ایک فن مین آپکی وسعت معلومات بحر ذخار کی مثل ہے جس مسئلہ کی تحقیق مین قلم اوٹھایا ہے نکات اور اسرار کے دریا فوارۂ قلم سے بہا دے ہین - ہر ایک کتاب معدن فیض ہے اور جواہر اسرار سے مالا مال تحقیق کے مراتب کو جس درجہ ترقی دی ہے آئندہ کے لئے طالبین کو مستغنی کر دیا ہے آپکے مدارج علوم ظاہریہ کی شان جیسی عالی تہی ویسی ہی آپکی مجاہدہ اور ریاضت اور کشف و کرامات کی شان نہایت درجہ رفیع تہی جس سے اہل معارف کو بہی حیرت ہے ایک فرد مین کلی انسانی اوصاف کا اجتماع بغیر اسرار قدرت حق جل و علی اور کوئی مرتصور نہین ہو سکتا اہل حقیقت اس راز کو بخوبی جانتے ہین -

مصنف علامہ نے کتاب عظیم القدر **خصائص کبری** کی ترتیب اور جمع مین بیس سال تک محنت شاقہ اوٹہائی ہے اور اتنی مدت تک خصائص رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام کا تتبع کیا ہے جب یہ کتاب مرتب ہوئی اور اسکی ارفع شان دوسری تصانیف مین ممتاز ہوئی ایک ہزار خصائص سے زیادہ فراہم ہوگئین فی الحقیقت یہ بہی رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام کا کامل اعجاز ہے کہ مصنف علامہ کے قلم کو اس میدان مین اسقدر گرم جولانی رہی اور شہسواران فن حدیث سے اس مضمار مین اوسکو سبقت کا مرتبہ حاصل ہوا پہر مصنف علامہ نے اوس بحر بے کنار کو ایک کوزہ مین لیا اور اوس کا نام انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب رکہا روایت کیا گیا ہے کہ مصنف علامہ کے معاصرین مین سے بعض نے اوسکو اپنے نام سے مشہور کیا تہا جب مصنف کی نظر سے وہ کتاب گزری تو اس واقعہ کے اظہار مین ایک مقامہ لکہا اور اوس کا نام الفارق بین المصنف والسارق رکہا خصائص کا اختصار شیخ عبد الوہاب بن احمد الشعرانی رحمۃ نے جو ۹۷۳ھ مین وفات پائی ہے کیا ہے اور انموذج مذکور پر عبد الروف المناوی نے دو شرحین ایک کبیر اور دوسری صغیر لکہی ہین اور سراج الدین عمر بن علی بن الملقن الشافعی المتوفی ۸۰۴ھ اور جلال الدین بن عبد الرحمن بن عمر البلقینی المتوفی ۸۲۴ھ اور امام الکاملیہ اور قطب خضیری اور یوسف بن موسی الجذامی نے بہی خصائص نبویہ مین کتب تالیف کی ہین اور شیخ ابن حجر العسقلانی نے خصائص نبویہ لکہے ہین اوس کا نام انوار رکہا ہے مگر خصائص کبری مولفہ علامہ الشیخ جلال الدین السیوطی جامعیت کی حیثیت سے ناظرین کو جمیع تالیفات سے مستغنی کرتی ہے مصنف علامہ نے ۹۱۱ھ مین وفات پائی ہے آپکی مصنفہ کتب مین سے اکثر کتب ایسی نادر الوجود ہین جو بڑے بڑے نامور کتب خانون مین بہی اون کا وجود مثل وجود عنقا معدوم ہے اور علما کی مصنفہ کتب مین اون کا نام ہی باقی رہگیا ہے جس چیز کا وجود ہی نایاب ہو تو اوسکا سراغ بہم پہونچانا کیونکر ممکن ہو

اور بعض نادر کتب علماے فحول کے کتب خانون کی رونق کو بڑہاتی ہین اور عوام اون کے فیض سے
بالکل بے بہرہ ہین اونہین کتب مین سے کتاب جلیل الشان خصائص کبریٰ بہی تہی جسکی شہرت اور
تذکرے نامور علما کی مجالس مین تہے مگر اوس کے مطالعہ کا شرف کمتر لوگون کو حاصل تہا - اس خادم العلما
نے اس نظر سے کہ عمر عزیز کا بڑا قیمتی حصہ بیکار علوم و فنون کے مشغلہ مین صرف ہوا ہے اور آئیندہ بہی وہی
لایعنی مشاغل پیش نظر ہین انجام مین ان اوہام باطلہ کا نتیجہ بیہودہ افسوس ہے اور فرصت عمر فوت ہونے
کے بعد پشیمانی اور جگر خائی کا کوئی فائدہ نہین اور محشر مین داور محشر کے حضور مین کسی ایسے حسن عمل کے
پیش کش کرنے کا موقع نہین جو امت محمدیہ کے گروہ مین سرخروئی کا ذریعہ متصور ہو بامید تلافی مافات یہ
ارادہ کیا کہ ہادی سبل پیشواے رسل رحمة للعالمین خاتم النبیین حبیب رب العالمین کے سایہ دامان
رحمت مین پناہ ڈہونڈہی جاوے جس کے آسرے سے تب وتاب محشر کے آشوب سے نجات ملے اور
غلامان شہنشاہ کونین کے صف نعال مین کہڑے ہونے کا شرف نصیب ہو اس امید کے حصول کا ذریعہ اس
کتاب شرف انتساب کے ترجمہ کو ٹہیرایا جب تک توفیق آلہی کی یاری نہ ہو آدمی اپنے دینی اور دنیوی مقاصد
مین ہرگز کامیاب نہین ہوسکتا اور دامن فرصت زمانہ انسان ضعیف البنیان کے دست قدرت مین مشکل سے
آتا ہے گو ضیق اوقات فرصت جگر فشار رہی اور دل جمعی کے اسباب مین تفرقہ لیکن رحمت آلہی اور برکت
احوال شریف رسالت پناہی ستے ولکی ہر وقت توت بڑہائی زمانے کے موانع سے جب کبہی خیال سست
ہوا ہمت کرم مسید فیاض چیتی سے سامنے آئی الحمد للہ بندہ ضعیف اپنے ارادہ مین کامیاب ہوا اور
یہ ترجمہ شریفہ اپنی دل فریب صورت سے فروغ افزاے دیدہ ہوش ہوا مجہکو اس نظر سے اظہار تفاخر
کا موقع نہین ہے کہ مین ایک صاحب دستگاہ مترجم ہون یا مینے یہ نمایان کار دینی اپنی سعی سے
انجام دیا ہے بلکہ تفاخر کا یہ موقع ہے کہ دنیوی ہفوات مین میرا عزیز وقت رائگان نہ گیا بلکہ ایسے قابل قدر کار
مین عمر کا کچہہ حصہ صرف ہوا اگر شبانہ روز کی مبارک ساعات مین سے کسی نیک ساعت مین میرا قلم میرا
فکر اس سرمایہ آخرت کے فراہم کرنے مین مصروف ہوا ہو اور رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ نے اس کار
کو نظر ترحم سے دیکہا ہو اور اوس کے حبیب شافع روز جزا کے حضور مین میرے بداعمالون کے ساتہہ یہ
حسن عمل پیش ہو کر خدمت غلامانہ نے درجہ پذیرائی پایا ہو اور مجہکو اپنے دامن شفاعت کے سایہ کا
مستحق ٹہیرایا ہو تو حاصل کونین اور مفاخر دارین کو کون رد کر سکیگا اللهم اجعلها نورا بين يدي ومن خلفي
يوم الجزاء امشي به في عرصات القيامة واجعل لي في الدنيا من الشرف العلامة ولذريتي من شر الشيطان
السلامة انك على كل شئ قدير وبالاجابة جدير سخن پرداز حضرات جنکی فصاحت بیانی کا ڈنکہ قلمرو ہند مین بج رہا ہے

رہا ہے اگر میرے اس زمزمہ اخلاص کو پست سمجھین یا اونکے گوش مذاق پر ناگوار ہو مجھکو اس کا کچھ افسوس
نہ ہوگا اس لئے کہ مین نے پہلے ہی سے اُردو مین تکلف اور تسلّف کے طریقون سے احتراز کیا ہے اور اپنے
بیان کا اسلوب نہایت معمولی اصول مطالب نگاری پر رکہا ہے مین ایک معمولی مترجم ہون عربی الفاظ کے
معانی ہندی زبان مین عوام الناس کے سمجھانے کے واسطے بیان کردیتا ہون مجھکو آرائش کلام اور تکلف
بیانی اور دنیوی شہرت منظور نہین ہے ورنہ مین بہت سے خیالی قصہ جات قالب تکلف مین گہڑسکتا اور
زبان آورون کی روش پر خیال بندی کے مراتب مین اغراق کرسکتا چنانچہ میری دستگاہ سخن فارسی زبان
مین مسلمہ اہل ہند وعجم ہے مجھکو اوس یاوہ سرائی کا اب افسوس ہے کہ عمر عزیز کس لایعنی مشغلہ مین صرف
ہوئی کاش توفیق ایزدی پہلے سے اس راستہ کی طرف رہبر ہوتی اور وقت رائگان کرنے کی ندامت
نہ ہوتی اس کے سوا عربیت اور ادب مین عمر کا جسقدر بڑا عزیز حصہ صرف ہوا وہ عظیم نعماے الٰہی سے ہے
جس کے طفیل سے آج ایسے گنجینہ حقائق کے جواہر پر مجھکو دسترس ہے فارسی اور اُردو مترجمون نے
اپنی فصاحت بیانی اور بلاغت ترجمانی کے مراتب کو بہت کچھہ ترقی دی ہے یہ امر اون کے مترجمہ
کتب سے متحقق ہوتا ہے کہ ایک زبان پر ہی اون کی قدرت منحصر نہ تہی بلکہ دونون زبانون کے
خزائن کی اون کی دست بیان مین کلید تہی مگر عربی زبان کے موارد کلم مین وہ تشنہ کام ہی رہے اور بقدر
امکان اس بحر بے کنار پر قبض وتصرف کیا اور بجز جرعہ اور اغتراف کے اون کو زیادہ کامیابی نہین
ہوئی مجھہ تشنہ لب وادی ناکامی کی کیا قدرت جو دریاے ذخار کو اپنے کوزہ دہان مین لے سکون
فارسی اور اُردو کی قلعی اوسوقت کہل جاتی ہے جبوقت عربی الفاظ کے مقابل وہ الفاظ استعمال
کرتے ہین بہرکیف ہر ایک مترجم نے مفہوم عربی عبارت کی تاویل اپنی اصطلاحی الفاظ مین کردیتا ہے
اوسکی فصاحت اور بلاغت کے موافق الفاظ لانے پر قدرت نہین رکہتا - اسلئے مین اپنی عجز بیانی کا
اعتراف کرکے حضرات کرام الناس کے روبروے زبان معذرت سے لغزش قلم اور سہو فکر کا معترف ہون
والعذر عند کرام الناس مقبول محمد عبد الجبار خان الشہیر بالآصفی النظامی منتظم مرافعہ محکمہ معتمدی
صرف خاص سرکار نظام دکن حرسہا اللہ عن الشرور والفتن فقط - ربیع الاول ۱۳۲۳ھ

تمت بالخیر

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

معدن جواہر معجزات نبویہ عمان لالی آیات بینات مصطفویہ براہین قواطع رسالت حجج سواطع نبوت
دلائل لوامع خصائص ذات خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین علت وجود عالم و آدم
نبی الامم رسول العرب والعجم صاحب قاب قوسین سید الثقلین خواجۂ دوسرا بشیر و کوکبۂ انبیا
مقدمۃ الجیش اصفیا مظہر شان لولاک لما حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلوات اللہ
علیہ و آلہ الکرام وصحبہ العظام ما دامت اللیالی والایام موسوم بہ

معجزات نبی الوریٰ

اُردو ترجمہ

خصائص کبریٰ

جو مولفہ خاتم المحدثین حجت اللہ فی العالمین امام ہمام شیخ جلال الدین سیوطی رح اور لب لباب
احادیث صحیحہ ہے بعہد دولت علیہ فخر الملوک والسلاطین رونق تاج و نگین کہف الامم بلاد العرب والعجم
قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور نواب میر عثمان علیخان بہادر نظام سابع دکن خلد اللہ سلطنتہٗ
خادم العلما خاکسار محمد عبد الجبار خان آصفی نظامی منتظم مرافعہ محکمہ معتمدی صرف خاص و پیشی
خداوند اعلیحضرت حضور پرنور سرکار نظام دکن نے صاف الفاظ میں صحاف قلوب صافیہ کے
ملاحظہ کے لئے مرتب اور مدون کیا اور بتوفیق الٰہی احسن اوان میں

مطبع نامی مفید عام آگرہ میں بخش اہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع ہو کر شائع ہوا

فہرست مضامین ترجمہ کتاب خصائص کبریٰ موسوم بہ معجزات النبی الورا

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کے بیان مین ہی کہ کل انبیاء سے آپ اول پیدا ہوئی ہین اور آپکی نبوت کل انبیا کی نبوت پر مقدم ہی اور آپکے واسطے انبیا علیہم السلام سے عہد لیا گیا ہے

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین اور ابونعیم نے دلائل مین بہت سے طریقون سے قتادہ سے قتادہ نے حسن سے حسن نے ابوہریرہ رضؓ سے ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالی کے قول واذ اخذنا من النبیین میثاقہم کے معنی مین روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین کل انبیا سے اول پیدا ہوا ہون اور خلق کی طرف کل انبیا سے آخر بھیجا گیا ہون (اللہ تعالی نے سب انبیاء سے پہلے آپکو پیدا کیا ہے اور سب انبیا سے پہلے آپ سے عہد لیا گیا ہے۔)

ابوسہل القطان نے اپنے امالی کے جزو مین سہل بن صالح الہمدانی سے روایت کی ہے سہل نے کہا مینے ابوجعفر محمد بن علی سے پوچھا یہ کیونکر ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیا سے مقدم ہین اور حال یہ ہے کہ اون سب انبیا سے جو بھیجے گئے ہین آپ آخر ہین ابوجعفر نے کہا کہ اللہ تعالی نے جسوقت بنی آدم کی پشتون سے اونکی ذریتون کو نکالا اور اونکو اونکے نفوس پر شاہد ٹھہرا کے اون سے پوچھا الست بربکم جنھون نے (بلی) کہا تھا محمد صلعم اون سب سے اول تھے اسواسطے آپ سب انبیا سے مقدم ہین اور جو انبیا کہ بھیجے گئے ہین آپ اون سے آخر بھیجے گئے ہین۔

احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ مین اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے میسرۃ الفجر سے

روایت کی ہے میسرہ نے کہا میں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی تھے آپ نے فرمایا میں اوسوقت نبی تھا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

احمد اور حاکم اور بیہقی نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میں اللہ تعالی کے نزدیک ام الکتاب میں اوسوقت خاتم النبیین تھا کہ آدم علیہ السلام اپنی طینت میں بے جان پڑے ہوئے تھے۔

حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپکو کب نبوت واجب ہوئی تھی آپنے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے اور آدم میں روح پہونکے جانے کے درمیان جو وقت تھا اوس وقت میں میری نبوت واجب ہوئی۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابونعیم نے شعبی کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے ابن عباس رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپ کس وقت نبی تھے آپنے فرمایا میں اوسوقت نبی تھا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

ابونعیم نے صنابحی سے روایت کی ہے حضرت عمر رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی کئے گئے آپنے فرمایا میں اسوقت نبی کیا گیا کہ آدم علیہ السلام بے جان مٹی میں پڑے تھے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

حدیث مرسل

ابن سعد نے ابن ابی جدعاء سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کسوقت نبی تھے آپنے فرمایا جسوقت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے میں نبی تھا۔

ابن سعد نے مطرف بن عبداللہ بن الشخیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کسوقت نبی تھے آپنے فرمایا کہ آدم علیہ السلام روح اور مٹی کے درمیان تھے یعنی (ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے) میں نبی تھا۔

ابن سعد نے عامر سے روایت کی ہے کہا ہے ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت نبی ہوئے آپنے فرمایا مجھسے ایسی حال میں میثاق لیا گیا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

طبرانی اور ابونعیم نے ابومریم غسانی سے یہ روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

آپکی نبوت سے اول کیا شے تہی آپنے فرمایا اللہ تعالی نے مجھسے میثاق لیا جیسے اللہ تعالی نے اور انبیا سے میثاق لیا اور میرے واسطے میرے باپ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تہی۔ اور عیسی علیہ السلام نے میری بشارت دی تہی اور میری مان نے اپنے خواب مین دیکھا تھا کہ اونکے دونون پاؤن کے درمیان سے ایک ایسا چراغ نکلا کہ اوس سے شام کے قصور روشن ہوگئے۔

(فائدہ) شیخ تقی الدین سبکی رح نے اپنی کتاب (التعظیم والمنۃ فی لتومنن بہ ولتنصرنہ) مین کہا ہے کہ اس آیت شریف مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند نامی اور قدر عالی کی وہ تعظیم ہے کہ مخفی نہین ہے آپکی اس بلند نامی اور تعظیم کے ساتہہ اگر یہ تقدیر کیا جاے کہ آپکا آنا انبیا کے زمانہ مین ہو تو آپ کل انبیا کی طرف مرسل ہونگے پس آپکی نبوت اور رسالت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے قیامت تک جمیع خلق کیواسطے عام ہوگی۔ اور کل انبیا اور انبیا کی کل امتین آپکی امت سے ہونگی اور آنحضرت صلعم کے قول شریف (بعثت الی الناس کافۃ) کے ساتھ آپکے زمانہ سے قیامت تک جو آدمی ہونگے وہ مختص نہونگے بلکہ یہ قول اون آدمیون کو بھی شامل ہوگا جو اوسنے قبل گذر گئے ہین اس تقریر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول شریف (کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد) کے معنی ظاہر ہوتے ہین اور جس شخص نے اسکی تفسیر یون کی ہے اللہ تعالی کے علم مین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ مستقبل مین نبی ہونگے تو وہ شخص اوس معنی کی طرف نہین پہونچا جسکو ہمنے بیان کیا ہے اسلیے کہ اللہ تعالی کا علم جمیع اشیا پر محیط ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت کیساتھ وصف اوسوقت مین جو ہے تو یہ سزاوار ہے کہ اس وصف سے یہ سمجھا جاے کہ وہ ایسا امر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اوسوقت مین ثابت تھا اور اسی واسطے آدم علیہ السلام نے آپکا نام (محمد رسول اللہ) عرش پر لکھا دیکھا تھا پس یہ لابد ہے کہ وہ معنی اوسوقت مین ثابت ہون یعنی یہ کہا جاے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت نبی تھے۔ اور اگر اس قول سے مجرد علم الہی مراد ہو۔ کہ آپ زمانہ مستقبل مین نبی ہونگے تو آپکی خصوصیت اس طور پر ہوگی کہ آپ نبی تھے اور آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اس لیے کہ اللہ تعالی کو جمیع انبیا کی نبوت کا اوسوقت اور اوسکے قبل علم تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کوئی خصوصیت لابد ہے اوس خصوصیت کی وجہ سے آپنے اپنی امت کو آگاہ کرنے کے لئے اوس خبر سے خبر کی تا کہ اللہ تعالی کے نزدیک آپکا جو مرتبہ ہے اوسکو آپکی امت جان لے اور اس سے آپکی امت کو خیر حاصل ہو

شیخ تقی الدین رح نے کہا ہے کہ اگر تم یہ اعتراض کروگے کہ اس مرتبہ پر جو قدر زاید ہے مین اوسقدر
زاید سمجھنا چاہتا ہون اسلئے کہ نبوت ایک ایسا وصف ہے کہ یہ لابد ہے کہ جو شخص اس وصف سے
موصوف ہو وہ موجود ہوا ور نبوت کے وصف کے ساتھ اتصاف نہین ہوتا ہے مگر چالیس سال کے
بعد قبل وجود اور ارسال کے کیونکر آپ اس وصف کے ساتھ متصف ہونگے اور اگر یہ وصف قبل
وجود اور ارسال کے صحیح ہوگا تو آپکے سوا جو انبیا ہین تو اونکے واسطے بھی ایسا ہی ہوگا۔

اس اعتراض کا جواب مین یہ دیتا ہون کہ حدیث مین آیا ہے اللہ تعالی نے روحون کو جسمون سے
پہلے پیدا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول شریف (کنت نبیا) سے آپکی روح مبارک یا آپکی
حقیقت اقدس کی طرف اشارا ہے اور حقایق ایسے ہین کہ ہمارے عقول اونکی معرفت سے قاصر ہین اور حقایق
کو نہین جانتا ہے مگر اونکا خالق اور حقایق کو وہ لوگ جانتے ہین جنکو خالق نے نور الہی سے مدد دی ہے
پھر یہ امر ہے کہ وہ حقائق جو ہین اونمین سے ہر ایک حقیقت کو جو وصف جس وقت مین
اللہ تعالی اچاہتا ہے اوسوقت مین دیتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت جو تھی وہ آدم علیہ السلام
کے پیدا ہونے سے پہلے تھی اللہ تعالی نے وہ وصف آپکو اس طور پر دیا کہ اوس حقیقت کی پیدایش اوس
وصف کیواسطے مستعد تھی اور اوس وصف کی افاضت اوس حقیقت پر اوسوقت سے کی تھی پس آپ
نبی ہوگئے اور آپکا نام مبارک عرش پر لکھا اور اللہ تعالی نے آپکی رسالت کیساتھ آپکی خبر دی تاکہ اللہ تعالی کے
فرشتے اور اونکے سوا جو لوگ ہین آپکی اوس بزرگی کو جو اللہ تعالی کے نزدیک ہے جان لین پس یہ جان لینا چاہئے
کہ آپکی حقیقت اوسی وقت سے موجود ہے اگرچہ آپکا وہ جسم شریف جو اوس حقیقت سے متصف ہے
متاخر ہوا ہے اور آپکی حقیقت اون اوصاف شریفہ سے جنکی افاضت حضرت آلہیت سے آپ پر
ہوئی ہے اوسی وقت سے متصف تھی اور آپکا مبعوث ہونا اور تبلیغ احکام رسالت اور ہر ایک وہ وصف
جو آپکے واسطے ہے اللہ تعالی کی جہت سے متاخر ہے اور آپکی ذات مبارک اور حقیقت اقدس کے
اہل ہونے کی جہت سے ہر ایک وصف معجل ہے اوسمین تاخیر نہین ہے اور ایسے ہی آپکا نبی ہونا اور آپکو
کتاب دی جانی اور امر و نہی اور نبوت ہے کہ یہ کل اوصاف آپکو اوسی وقت مین دئے گئے ہین اور متاخر

نہین ہوا ہے مگر آپکا موجود ہونا اور منتقل ہوتا اوسوقت تک کہ آپ نے ظہور فرمایا۔

اور آپکے سوا جو شخص اہل کرامت سے ہے اللہ تعالی کبھی اوس کرامت کی افاضت اوسپر اوسکے وجود کے بعد اوس مدت مین کرتا ہے جس مدت مین اللہ تعالی سبحانہ چاہتا ہے اسمین شک نہین ہے کہ جو شے ظہور مین آتی ہے اللہ تعالی اوسکو ازل سے جانتا ہے اللہ تعالی کا علم جو اوس شے کے ساتھہ ہوتا ہے ہم اوس علم کو شرعی اور عقلی دلایل سے جانتے ہین اور اون اشیا مین سے اوس شے کو آدمی جانتے ہین جو اپنے ظہور کے وقت اونکی طرف پہونچتی ہے جیسے کہ آدمیون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا علم ہوا جسوقت قرآن شریف آپ پر نازل ہوا اور اول بار جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور یہ امر اللہ تعالی کے افعال مین سے ایک فعل ہے جو منجملہ اوسکی معلومات اور اوسکی قدرت کے آثار اور اوسکے ارادہ اور اوسکے اختیار سے اوس محل خاص مین ہوتا ہے کہ وہ محل اون افعال آلہی سے متصف ہوتا ہے یہ دو مرتبہ ہین **اول مرتبہ** برہان سے معلوم ہے اور **دوسرا مرتبہ** معاینہ سے ظاہر ہے یعنی جس وقت وہ فعل خارج مین موجود ہوا تو مخلوق نے اوسکا معاینہ کیا اور ان دونون مرتبون کے درمیان اللہ تعالی کے اون افعال کے وسایط ہین کہ بحسب اختیار آلہی وہ حادث ہوتے ہین اون افعال الہی مین سے وہ فعل ہے کہ اپنے ظہور کے بعد آدمیون کو ظاہر ہوتا ہے اور اون افعال مین سے وہ فعل ہے کہ اوس سے اوس محل کو کمال حاصل ہوتا ہے جس محل مین وہ واقع ہوتا ہے اگرچہ وہ فعل مخلوق مین سے کسی پر ظاہر نہین ہوتا ہے وہ فعل اوس کمال کیطرف منقسم ہوتا ہے کہ وہ کمال محل کے پیدا ہونے کے وقت سے محل کے مقارن ہوتا ہے اور وہ فعل اوس کمال کی طرف منقسم ہوتا ہے کہ وہ کمال محل کے پیدا ہونے کے بعد محل کو حاصل ہوتا ہے اور اوس کا علم ہمکو نہین ہوتا ہے مگر خبر صادق کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ ہے کہ آپ خیر خلق ہین تو مخلوق کے واسطے آپکے کمال سے کوئی کمال اعظم نہین ہے اور جو محل آپکے شرف کا ہے مخلوق کے واسطے اوس سے اشرف کوئی محل نہین ہے۔

وہ کمال کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے رب العزت سے حاصل

ہوا ہے اوسکو ہمنے خبر صحیح سے پہچانا ہے اور اللہ تعالی نے اوسی وقت سے آپکو نبوت عطا فرمائی ہی
پھر یہ امر ہے کہ اللہ تعالی نے آپکے واسطے انبیا سے مواثیق لیے ہین تا کہ انبیا علیہم السلام یہ جان
لین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونپر مقدم ہین اور آپ اونکے نبی اور رسول ہین جو مواثیق انبیا سے
لیے گئے وہ خلیفہ کرنے کے معنی مین ہین اسی سبب سے آیت شریفہ (لتؤمننن بہ ولتنصرنہ)
پر لام قسم داخل ہوا ہے۔

(دوسر الطیفہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے انبیا سے جو مواثیق لیے گیے ہین گویا وہ مواثیق
اوس بیعت کی قسمین ہین کہ خلفا کیواسطے لی جاتی ہین اور خلفا کی خلافت کی بیعت کے واسطے
جو قسمین لی جاتی ہین شاید وہ قسمین اسی مقام سے لی گئی ہون۔
رب سبحانہ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم تعظیم جو ہے اسکی طرف غور کرو جس وقت
تمنے اسکو پہچان لیا تو تم یہ جان لوگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی انبیا علیہم السلام کے نبی ہین اور
اسی واسطے یہ امر ظاہر ہوا ہے کہ آخرت مین جمیع انبیا آپکے جھنڈے کے نیچے ہونگے اور دنیا مین
بھی ایسا ہی ہوا ہے کہ شب معراج مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیا کو نماز پڑہائی تھی آپ اونکے
امام ہوئے تھے اگر آپکے آنے کا اتفاق آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم السلام کے
زمانہ مین ہوتا تو ان انبیا اور انکی امتون کو آپ پر ایمان لانا اور آپکی نصرت کرنا واجب ہوتا اللہ تعالی
نے انبیا علیہم السلام سے اس امر کے ساتھہ میثاق لیا ہے آپ کی نبوت انبیا پر اور آپکی رسالت انبیا
کی طرف یہ وہ معنی ہے کہ آپکے واسطے حاصل ہے اور اسکے سوا نہین ہے کہ آپکا امر اسپر موقوف ہے
کہ انبیا آپکے ساتھہ جمع ہون اس امر کا توقف انبیا علیہم السلام کے وجود کی طرف راجع ہے کہ وہ آپکے
زمانہ مین موجود نہ تھے توقف اس طرف راجع نہین ہے کہ انبیا کا وجود جس چیز کا اقتضا کرتا ہے وہ اوسکے
ساتھہ متصف نہ تھے اور اس امر کے درمیان فرق ہے کہ فعل قبول محل پر موقوف ہوا اور فعل فاعل
کی اہلیت پر موقوف ہوا اس جگہہ فعل کا توقف نہ فاعل کی جہت سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی ذات مبارک کی جہت سے فعل کا توقف اوس زمانہ کے وجود کی جہت سے ہے کہ وہ زمانہ فعل کو شامل

ہے اگر وہ فعل انبیا علیہم السلام کے زمانہ مین پایا جائیگا تو انبیا کو بلاشک آپکا اتباع لازم ہوگا اسواسطے
عیسی علیہ السلام آخر زمانہ مین آپکی شریعت پر آئینگے عیسی علیہ السلام علی حالہ نبی کریم ہین ایسا نہین
ہے جیسا کہ بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ عیسی علیہ السلام آئین گے اور اس امت محمدیہ سے ایک
شخص ہونگے بیشک یہ امر ہے کہ عیسی علیہ السلام امت محمدیہ سے ایک شخص ہونگے اوس وجہ سے
جو ہمنے کہا ہے کہ عیسی علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرینگے اور عیسی علیہ السلام ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین قرآن اور سنت اور ہر ایک اوس شے کے ساتھ کہ امر و نہی کی
قسم سے ہے اور قرآن اور سنت سے ہے حکم کرینگے یہ امر عیسی علیہ السلام کے ساتھ اوس طور پر
متعلق ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی امت کے ساتھ متعلق ہے اور عیسی علیہ السلام علی حالہ
نبی کریم ہین آپکی کوئی شے کم نہین ہوئی ہے۔

اور ایسے ہی یہ امر ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ مین یا موسی اور ابراہیم اور نوح
اور آدم علیہم السلام کے زمانہ مین مبعوث ہوتے تو سب انبیا علیہم السلام اپنی اپنی نبوت اور رسالت ہی
پر برقرار رہتے اور اپنی امت کے نبی اور رسول ہوتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سب انبیا کے نبی
اور اونکی جمیع امتون کے رسول ہوتے پس آپکی نبوت اور رسالت اعم اور اشمل اور اعظم ہے اور ان
انبیا کی شرایع کے ساتھ اصول مین آپکی شریعت متفق ہے اسلیئے کہ شرایع کے اصول مختلف نہین
ہوتے ہین۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا تقدم اون مسائل مین کہ فروعات کی قسم سے ہین اور اونمین اختلاف
واقع ہونے کا احتمال ہے یہ تقدم یا بر سبیل تخصیص ہے یا بر سبیل نسخ ہے یا نہ نسخ ہے اور نہ تخصیص ہے بلکہ
جو امتین پہلے زمانہ مین تھین اور اونکے انبیا جو شریعت لائے تھے اون اوقات مین وہ شریعت نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت تھی۔ اور اسوقت مین بہ نسبت اس امت کی یہ شریعت ہے احکام
کی حالت یہ ہے کہ اختلاف اشخاص اور اختلاف اوقات سے مختلف ہوتے ہین اس معنی سے ہمکو ان
دونون حدیثون کے معنی ظاہر ہوگئے کہ ہمسے مخفی تھے اون دونون حدیثون سے ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا قول شریف (لعبثت الی الناس کافة) ہے ہم یہ گمان کرتے تھے کہ جو لوگ آپکے زمانہ سے قیامت تک ہونگے آپ اونکی طرف مبعوث ہوئے ہین اور اب یہ ظاہر ہوا کہ اول اور آخر جمیع مخلوق کی طرف آپ مبعوث ہوئے ہین۔

اور دوسری حدیث شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک (کنت نبینا وآدم بین الروح والجسد) ہے کہ آپکا اوس وقت مین نبی ہونا کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے ہم گمان کرتے تھے کہ آپکا نبی ہونا بالعلم ہے اب یہ ظاہر ہوا کہ آپکے نبی بالعلم ہونے پر زاید امر ہے اوس طریق پر کہ ہمنے اسکی شرح کی ہے اور حال کا افتراق نہین ہے مگر آپکے جسم شریف کے وجود کے مابعد اور آپ کے چالیس سال کو پہونچنے مین اور اس مرتبہ سے ماقبل افتراق حال کا اون آدمیون کی بہ نسبت ہے جنکی طرف آپ بھیجے گئے ہون اور وہ آدمی آپکے کلام شریف سننے کے اہل ہون افتراق حال کا آپ کی بہ نسبت نہین ہے بلکہ اون لوگون کی بہ نسبت بھی نہین ہے اگر اسکے قبل وہ ان امور کے واسطے اہل ہون احکام کا شرطون پر معلق کرنا کبھی بہ نسبت محل قابل ہوتا ہے اور کبھی بہ نسبت فاعل متصرف ہوتا ہے اس جگہہ احکام کا معلق کرنا نہین ہے مگر بحسب محل قابل وہ محل قابل وہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگون کی طرف مبعوث ہون وہ موجود ہون اور سماع خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرین اور آپکا وہ جسم شریف کہ اون لوگون سے اپنی زبان سے خطاب کرے وہ موجود ہو۔ اسکی ایسی مثال ہے جیسے کسی لڑکی کا باپ کسی مرد کو وکیل کرکے یہ کہے کہ جس وقت تو کفو کو پاوے تو میری بیٹی کا نکاح کردیجیو پس یہ توکیل صحیح ہوگی اور وہ مرد وکالت کیواسطے اہل ہوگا اور اوسکی وکالت ثابت رہیگی اور کبھی تصرف کا موقوف ہونا کفو کے وجود پر ہوتا ہے کہ کفو نہین پایا جاتا مگر ایک مدت کے بعد کفو کا ایک مدت کے بعد پایا جانا وکالت اور اہلیت وکیل مین عیب نہین لگاتا ہے سبکی رح کا کلام بلفظہا تمام ہوا۔ واللہ اعلم۔

یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت مین ہی کہ آپکا نام مبارک اللہ تعالیٰ کی نام مبارک کیساتھ عرش پہ اور کل اون چیزون پر لکھا ہوا ہے جو ملکوت مین ہین

حاکم اور بیہقی نے اور طبرانی نے اپنی کتاب (صغیر) مین اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت عمر ابن الخطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام نے
جسوقت خطا کی توبہ عرض کی اے رب مین تجھکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم دیتا ہون تو میرے ساتھ
کچھہ نکر مگر مجھکو بخشدے رب العزت نے آدم علیہ السلام سے پوچھا اے آدم تمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو کیونکر پہچانا آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ تو نے جسوقت مجھکو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور تو نے
مجھہ مین اپنی روح پہونکی مینے اپنا سر اوٹھایا تو عرش کے ستونون پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا دیکھا
مین نے یہ جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ نہین ملایا مگر اوس شخص کے نام کو جو تیرے نزدیک خلق مین
زیادہ دوست ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تمنے سچ کہا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہوتے تو مین تمکو پیدا
نکرتا ابن عساکر نے کعب الاحبار رض سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیا اور مرسلین کی تعداد
کے موافق آدم ع پر عصا نازل کئے (اس مقام پر اصل کتاب مین ، شاید کچھہ عبارت رہگئی ہے) پھر
آدم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام سے مخاطب ہوکے فرمایا اے میرے پیارے
بیٹے تو میرے بعد میرا خلیفہ ہے تو خلافت کو تقویٰ کی عمارت اور عروۃ الوثقی کے ساتھ لے جسوقت
تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اوسکے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیجو اسلیئے کہ مینے آپکا نام شریف
اوسوقت مین ساق عرش پر لکھا دیکھا تھا کہ مین روح اور مٹی کے درمیان تھا پھر مینے آسمانون کا طواف
کیا مینے آسمانون مین کوئی جگہہ نہین دیکھی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اوس جگہہ پر لکھا دیکھا
اور میرے رب نے مجھکو جنت مین ٹھیرایا مینے جنت مین کوئی قصر اور کوئی غرفہ نہین دیکھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا نام مبارک اوس پر لکھا دیکھا۔ اور مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام شریف حورعین کے سینون پر اور قصب
آجام جنت کے پتون پر (یعنی جنت مین جو جنگل ہین اونکے بانسونکے پتونپر) اور درخت طوبیٰ کے پتون پر اور
سدرۃ المنتہی کے پتون پر اور حجابون کے اطراف مین اور ملائکہ کی آنکھون کے درمیان لکھا دیکھا ہے اے
میرے فرزند تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی کثرت کیجو اسلیئے کہ ملایکہ اپنے کل وقات مین آپکا ذکر کیا کرتے ہین

ابن عدی اور ابن عساکر نے انس رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت
مجھکو معراج ہوئی آپنے ساق عرش پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی) لکھا دیکھا۔

ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات مین مینے ساق عرش پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان ذو النورین) لکھا دیکھا۔

ابو یعلی نے اور طبرانی نے اپنی (اوسط) مین اور ابن عساکر نے اور حسن بن عرفہ نے اپنے جزو مشہور مین ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج مین مجھکو آسمان پر لے گئے مین کسی آسمان پر نہین گذرا اگر مینے اپنا نام اوس آسمان پر (محمد رسول اللہ و ابوبکر الصدیق خلفی) لکھا پایا یعنی ابوبکر الصدیق میرے خلیفہ ہین۔

بزار نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت مجھکو آسمان کی طرف لے گئے مین کسی آسمان پر نہین گذرا اگر مینے اپنا نام محمد رسول اللہ اوس آسمان مین لکھا پایا۔

دارقطنی نے افراد مین۔ اور خطیب اور ابن عساکر نے ابو درداء سے روایت کی ہے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ مینے شب معراج مین عرش پر ایک سبز پارچہ یا سبز پردہ دیکھا اوسمین سفید نور سے (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق) لکھا دیکھا

ابن عساکر نے جابر رض سے تخریج کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازہ پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا ہوا ہے۔

ابو نعیم نے حلیہ مین ابن عباس رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین کوئی درخت نہین ہے کہ اوسپر کوئی پتا ہے مگر اوس پتہ پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا ہوا ہے۔

حاکم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کی طرف یہ وحی بھیجی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور جو لوگ تمہاری امت سے آپکو پاوین اونکو امر کرو کہ آپ پر وہ ایمان لاوین اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو مین آدم کو پیدا نکرتا اور نہ جنت اور نہ دوزخ کو پیدا کرتا مین نے عرش کو پانی پر پیدا کیا عرش نے اضطراب کیا مینے عرش پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) لکھا عرش ٹھیر گیا۔ ذہبی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند مین عمرو مین اوس ہے یہ نہین جانا جاتا

کہ وہ کون شخص ہے۔

ابن عساکر نے ابو الزبیر کے طریق سے جابر رض سے روایت کی ہے کہ آدم ع کے دونون شانون کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین مکتوب تھا۔

باب

بزار نے ابوذر سے اس حدیث کی روایت مرفوعاً کی ہے کہ وہ خزانہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید مین کیا ہے وہ سونے کی ایک ٹھوس لوح تھی اوسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تھا اور یہ مطلب لکھا تھا۔ مین اوس شخص سے تعجب کرتا ہون جس نے قدر کا یقین کیا وہ کیون پریشان اور غمگین ہوتا ہے۔ مین اوس شخص سے تعجب کرتا ہون جسنے دوزخ کو یاد کیا پھر وہ ہنستا ہے۔ مین اوس شخص سے تعجب کرتا ہون جس نے موت کو یاد کیا پھر وہ غافل ہوگیا اور یہ لکھا تھا (لا الہ محمد رسول اللہ) اور اسکی مثل عمرؓ اور علی رض سے وارد ہوا ہے اِن دونون حدیثون کی روایت بیہقی نے کی ہے اور ابن عباس رض سے جو روایت ہے اسکی تخریج خرایطی نے کتاب (قمع الحرص) مین کی ہے۔

طبرانی نے عبادۃ ابن الصامت رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان بن داود علیہما السلام کی انگوٹھی کا نگین آسمانی تھا سلیمان علیہ السلام کی طرف آسمان سے ڈالا گیا تھا سلیمان علیہ السلام نے اوسکو اپنی انگوٹھی مین رکھا تھا اور اوسپر یہ نقش تھا انا اللہ لا الہ الا انا محمد عبدی و رسولی

عقیلی نے ضعفا مین اور ابن عدی نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگین کا نقش (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) تھا ابن عساکر اور ابن النجار دونون نے اپنی تاریخون مین ابو الحسن علی بن عبداللہ الہاشمی الرقی سے روایت کی ہے اونھون نے کہا کہ مین ہند کے شہرون مین داخل ہوا مینے بعض اوسکے قریون مین سیاہ پھول کا درخت دیکھا وہ سیاہ پھول ایک بڑے پھول مین سے کھلتا تھا پاکیزہ خوشبو سیاہ رنگ تھا اوس پھول پر سفید خط سے (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر فاروق) لکھا تھا مین نے اس امر مین شک کیا اور مین نے یہ کہا کہ یہ پھول بنایا ہوا ہے (یعنی قدرتی نہین ہے مصنوعی ہے) مینے ایک ایسی کلی

کی طرف ارادہ کیا کہ وہ کھلی نہ تھی مین نے اوس کلی کو کھولا جیسا مینے اگلے پہول مین دیکھا تھا اوس پہول مین بہی دیکھا اس شہر مین وہ پہول کثرت سے ہین اور اوس قریہ کے لوگ پتہر پوجتے ہین اللہ تعالی عزوجل کو نہین پہچانتے ۔

باب اس بیان مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آدم علیہ السلام کے عہد مین اذان مین ہوتا تھا اور آپکا ذکر ملکوت اعلی مین ہوتا تھا

ابونعیم نے حلیہ مین اور ابن عساکر نے عطا کے طریق سے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام ہند مین نازل ہوئے اونکو وحشت ہوگئی جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اونہون نے یون اذان کہی اللہ اکبر اللہ اکبر اشہدان لا الہ الا اللہ دوبار کہا اشہدان محمد رسول اللہ دوبار آدم علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا محمد صلعم کون شخص ہین جبریل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلعم انبیا سے آپکے آخر بیٹے ہین ۔

بزار نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہا جسوقت اللہ تعالی نے ارادہ فرمایا کہ اپنے رسول کو اذان سکھلائے تو جبریل علیہ السلام آپکے پاس ایک جانور سواری کا لائے جس کا نام براق ہے آپنے چاہا کہ اوسپر سوار ہون اوس نے سوار ہونے نہ دیا جبریل علیہ السلام نے کہا اے براق ٹہیر جا اللہ تعالی کی قسم ہے کہ کوئی ایسا بندہ تجہپر سوار نہین ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالی کے نزدیک اکرم ہو براق ٹھہر گیا آپ اوسپر سوار ہوگئے اور اوس حجاب تک پہونچ گئے کہ رحمن کے قریب ہے آپ اس حالت مین تہے کہ یکایک ایک فرشتہ حجاب سے نکلا اور اوس فرشتہ نے (اللہ اکبر اللہ اکبر) کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا (انا اکبر انا اکبر) پہر فرشتہ نے (اشہدان لا الہ الا اللہ) کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا (لا الہ الا انا) پہر اوس فرشتہ نے (اشہدان محمد رسول اللہ) کہا ۔ اوس فرشتہ سے حجاب کے اوسطرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا (انا ارسلت محمدا) اوس فرشتہ نے (حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ) کہا پہر (اللہ اکبر اللہ اکبر) کہا اوس فرشتہ سے حجاب کے اوسطرف سے

کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا ہے (انا اکبر انا اکبر) پھر اوس فرشتہ نے لا الہ الا اللہ کہا پس اوس فرشتہ سے حجاب کے اوس طرف سے کہا گیا میرے بندہ نے سچ کہا (لا الہ الا انا) پھر فرشتہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور آپکو آگے کیا اہل سموات جو تھے اونمین آدم اور نوح علیہ السلام تھے اوس دن اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف کو اہل آسمان اور زمین پر کامل کر دیا۔

یہ باب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کے بیان مین ہے کہ تمام نبیون سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ محمد صلعم پر وہ ایمان لاوین

اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ااقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاہدین۔ اور جب وقت اللہ تعالی نے انبیا سے میثاق لیا اور البتہ کتاب اور حکمت سے جو کچھ مین تمکو دون پھر تمہارے پاس وہ پیغمبر آوے کہ جو پھر تمہارے ساتھ ہے اوسکو سچا کرنے والا ہے البتہ تم اوس پیغمبر کے ساتھ ایمان لائیو اور البتہ اوسکو مدد دیجیو ۱۲

ابن ابی حاتم نے سدی سے اس آیت کے معنی مین روایت کی ہے کہ نوح علیہ السلام کے وقت سے کوئی نبی ہرگز مبعوث نہین ہوا مگر اللہ تعالی نے اوس نبی سے یہ میثاق لیا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ضرور ایمان لائے اور آپکی نصرت ضرور کرے اگر آپکا ظہور ہو اور وہ نبی زندہ ہو ورنہ وہ نبی اپنی قوم سے یہ میثاق لے کہ آپ پر اوسکی امت کے لوگ ایمان لاوین اور آپکی نصرت کرین اگر آپ ظہور فرماوین اور اوس نبی کی قوم زندہ ہو۔

ابن عساکر نے ابن کریب کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نبی علیہ السلام کی شان کے باب مین آدم علیہ السلام اور اون لوگون کے زمانہ تک تقدیم ظاہر کرتا تھا جو لوگ آدم ع کے بعد تھے اور امتین آپکی بشارت ہمیشہ دیتی رہتی تہین اور آپکے طفیل مین وہ فتح ونصرت چاہتی تھین یہان تک کہ اللہ تعالی نے آپکو خیر امت اور خیر قرن اور خیر اصحاب اور خیر بلد مین پیدا کیا آپ تے اوس شہر مین جب تک خدا نے چاہا اقامت کی وہ شہر ابراہیم علیہ السلام کی حرم ہے پھر اللہ تعالی نے

نے آپکو طیبہ کی طرف بھیجا طیبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم ہے پس آپکی مبعوث ہونے کی جاے حرم ہے اور آپکی ہجرت کی جاے حرم ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے دعا مانگی تھی

ابن جریر نے اپنی تفسیر مین ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ جسوقت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمة ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔ اے ہمارے رب اور بھیج اون لوگون مین پیغمبر کہ اونھین لوگون مین سے ہو وہ پیغمبر تیری آیتین اون لوگون پر پڑھے اور اونکو کتاب اور حکمت سکھلاوے اور اونکو پاک کرے تحقیق تو ہی غالب اور حکمت والا ہے ابراہیم عم سے کہا گیا کہ تمہاری دعا قبول کی گئی وہ رسول آخر زمانہ مین ہونے والا ہے (یعنی تمہاری دعا کا ظہور آخر زمانہ مین محمد صلعم کی ذات مبارک سے ہوگا۔

احمد اور حاکم اور بیہقی نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنے باپ ابراہیم عم کی دعا ہون اور عیسی علیہ السلام کی بشارت ہون یعنی عیسی عم نے میرے آنے کی بشارت دی تھی۔

ابن عساکر نے عبادہ بن الصامت رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا آپ اپنی ذات مبارک کی کیفیت سے ہمکو خبر دیجئے آپنے فرمایا بہتر مین خبر دیتا ہون مین اپنے باپ ابراہیم عم کی دعا ہون اور جن لوگون نے میرے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی اونکے آخر حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام ہین۔

ابن سعد نے جویبر کے طریق سے ضحاک سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہون ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ شریف کی بنیاد اوٹھا رہے تھے اوس وقت اونھون نے یہ دعا مانگی تھی (ربنا وابعث فیھم رسولا منھم) یہان تک کہ اللہ تعالی نے اونکی دعا کو پورا کر دیا۔ یعنی مجھکو پیدا کیا۔



یہ باب اس بیان مین ہے کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد کو دی تہی

ابن سعد نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ جسوقت ہاجرہ کے نکالنے کے واسطے ابراہیم علیہ السلام کو امر کیا گیا تو براق پر سوار ہوئے وہ کسی عمدہ مٹی پانی والی اور نرم زمین پر نہین گذرتے تہے مگر یہ پوچہتے تہے اے جبریل مین یہان اترون جبریل علیہ السلام اوترنے سے منع کرتے تہے یہانتک کہ مکہ مین آئے جبریل علیہ السلام نے کہا اے ابراہیم یہان پر اترئے ابراہیم علیہ السلام نے کہا مین ایسی جگہہ اترون کہ نہ دودہ دینے والے جانور ہین اور نہ کہیتی ہے جبریل علیہ السلام نے کہا بیشک یہین اوترئے اس جگہہ آپکے بیٹے کی ذریت سے وہ نبی امی ظاہر ہوگا کہ اوسکے ساتھ کلمہ علیا یعنی حق اور دین پورا ہوگا ابن سعد نے شعبی سے روایت کی ہے صحیفہ ابراہیم علیہ السلام مین ہے جبریل ع نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ تمہارے فرزندون کے بڑے بڑے خاندان ہونے والے ہین یہانتک کہ وہ نبی امی آئیگا کہ وہ خاتم الانبیا ہوگا۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ جسوقت ہاجرہ اپنے بیٹے اسمعیل ع کو ساتہہ لیکر نکلین ایک ملنے والا اون سے ملا اوس نے کہا اے ہاجرہ تمہارا یہ فرزند کثیرہ خاندانون کا باپ ہے اور اسکے خاندان سے نبی امی حرم کا رہنے والا ہے۔

ابن سعد نے اور بہی محمد بن کعب سے تخریج کی ہے اللہ تعالی نے یعقوب علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ مین تمہاری ذریت سے بادشاہون اور نبیون کو مبعوث کرونگا یہانتک کہ مین اوس نبی حرمی کو مبعوث کرونگا کہ اوسکی امت بیت المقدس کی ہیکل کو بنائے گی اور وہ نبی خاتم الانبیا ہے اور اوس کا نام احمد ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر موسی علیہ السلام کو دی تہی

طبرانی نے ابو امامہ الباہلی سے روایت کی ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ

فرماتے تہے کہ جس وقت معدبن عدنان کے بیٹے تعداد مین چالیس مرد ہوگئے وہ موسی عم کے لشکر پر آپڑے اور اوسکو لوٹ لیا موسی علیہ السلام نے اونپر بددعا کی اللہ تعالی نے موسی عم کی طرف یہ وحی بہیجی کہ اونپر بددعا نہ کرو اسلیے کہ اون سے وہ نبی پیدا ہوگا کہ امی او بشیر اور نذیر ہے اور اون سے وہ امت مرحومہ ہوگی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوگی وہ ایسے لوگ ہونگے کہ اللہ تعالے سے تہوڑے رزق پر راضی ہونگے اور اللہ تعالی اون سے تہوڑے عمل سے راضی ہوگا اللہ تعالی (لا الہ الا اللہ) کہنے سے اونکو جنت مین داخل کریگا اور اونکا نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے وہ نبی اپنی ہیئت مین متواضع ہوگا اوسکے سکوت مین اوسکی عقل مجتمع ہوگی حکمت سے کلام کریگا اور حلیم ہوگا مین اوسکو اچہے آدمیونکے طایفہ سے پیدا کرونگا کہ وہ طایفہ گروہ قریش سے ہوگا۔ پہر مین اوسکو قریش مین سے چنا ہوا اور خالص نکالونگا وہ نبی اچہا ہے اور اچہون سے ہے اور اچہی امت کی طرف بہیجا گیا ہے وہ نبی اور اوسکی امت خیر کی طرف رجوع کرنے والی ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف توراۃ اور انجیل مین اور اللہ تعالی کی اُن باقی کتابونمین ہی کہ نازل کی گئی ہین

اللہ تعالی نے فرمایا ہے (الذین[۵۱] یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل) وہ لوگ جو اوس رسول کی پیروی کرتے ہین کہ ان پڑہا نبی ہے وہ جو اپنے نزدیک اوسکو توریت اور انجیل مین پاتے ہین اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے (محمد[۵۲] رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التوراۃ ومثلہم فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار) محمد اللہ تعالی کا رسول ہے اور جو لوگ کہ اوسکے ساتھ ہین کافرون پر سخت ہین اپنے درمیان رحم دل ہین تو انکو رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والے دیکھتا ہے وہ لوگ خدا کا فضل چاہتے ہین اور اسکی رضامندی اونکی نشانی اونکے چہرون مین سجدہ کے اثر سے

۵۱ یہ آیت شریفہ در رکوع ۸ پارہ ۹۔

۵۲ در پارہ ۲۶ سورہ فتح آخر رکوع۔

ہے یہ صفت اونکی توراۃ مین ہے اور یہ صفت اونکی انجیل مین ہے جیسے کہیتی اپنی سوئی نکالے پھر قوی کرے اوسکو پس وہ موٹی ہوجاوے اور اپنی جڑہ پر کہڑی ہوجاوے کہیتی کرنے والے کو بہلی معلوم ہوتی ہے تاکہ بسبب اون مسلمانون کے کفار کو غصہ مین لاوے۔ اور بخاری رح نے عطا بن یسار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے ملاقات کی مین نے اون سے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے مجھکو خبر دو کہا بہتر مین خبر دیتا ہون واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم توراۃ مین اپنے اوس بعض صفت سے موصوف ہین جو قرآن مین ہے (یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل) اے نبی تجھکو ہمنے ایسے حال مین بہیجا ہے کہ تو گواہ ہے اور بشارت دینے والا ہے اور امت کو ڈرانے والا ہے اور امیون کیواسطے تو پناہ ہے تو میرا بندہ ہے اور میرا رسول ہے مین نے تیرا نام متوکل رکہا ہے وہ نبی بدخلق نہین ہے اور شدید نہین ہے اور بازارون مین شور وغل کرنے والا نہین ہے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیگا لیکن برائی کرنے والے سے عفو اور درگذر کریگا اور اللہ تعالی اوسکو ہرگز قبض نکرے گا یہانتک کہ اوسکے سبب سے ملت کج کو سیدہا کردیگا (یعنی اوسکی وفات جب ہوگی کہ مذہب مین جو کجی واقع ہوئی ہے کہ مخلوق نے سیدہا راستہ خدا پرستی کا چھوڑ کے جھوٹے خداون کی عبادت اختیار کی ہے فی الحقیقت خدا پرستی کے راستہ مین یہ کجی واقع ہوئی ہے اسکو ترک نکردینگے اور الہ العالمین کی عبادت نکرینگے) اور وہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین گے اور اللہ تعالی اوسکے سبب سے نابینا آنکھون کو کھول دیگا کہ وہ حق کو دیکھینگے اور بہرے کانون کو اللہ تعالی اوسکے سبب سے کھول دیگا کہ وہ حق کو سنین گے اور جن دلون پر پردے غفلت کے پڑ گئے ہین اوسکے سبب سے وہ پردے اللہ تعالی اوٹھا دیگا تاکہ اونکے دلون مین حق بات پہونچے۔

ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے محمد نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ جب مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر کہین سنی تو مین اپنے مقام سے نکلا اور آپ سے ملا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا کیا تم ابن سلام عالم اہل یثرب ہو اونھون نے عرض کی ہان مین ابن سلام ہون آپنے فرمایا مین تمکو اوس خدا کی قسم

۲۲ پارہ سورہ احزاب ۹ رکوع

دیتاہون کہ اوس نے توراۃ کو حضرت موسی علیہ السلام پر نازل کیا ہے کیا تم میری صفت اللہ تعالی کی کتاب توراۃ مین پاتے ہو ابن سلام نے کہا اے محمدؐ اپنے رب کا نسب بیان کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر کانپنے لگے جبریل علیہ السلام نے آکر آپ سے کہا کہو اے محمدؐ (ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد) یہ سنکر ابن سلام نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہین اور اللہ تعالی آپکو غالب کرنے والا ہے اور کل دینون پر آپکے دین کو غلبہ دینے والا ہے اور مین آپکی صفت کتاب اللہ مین یہ پاتا ہون دیا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ مثلہا ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضہ اللہ حتی تستقیم بہ الملۃ المعوجۃ حتی یقولوا لا الہ الا اللہ یفتح بہ اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا) اس حدیث شریف کا ترجمہ اوپر کی حدیث مین آچکا ہے اسلئے مکرر ترجمہ کی ضرورت نہین ہے پھر ابن عساکر نے زید بن اسلم کے طریق سے عبد اللہ بن سلام سے یون روایت کی ہے کہ توراۃ مین رسول اللہ صلعم کی صفت (انا ارسلناک شاہدا ومبشرا الخ) اور آخر تک جو آپکی صفت اوپر کی حدیث مین ہے اوسکو ذکر کیا ہے۔

اور دارمی نے اپنی مسند مین اور بیہقی نے عطا بن یسار کے طریق سے ابن سلام سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

دارمی نے اپنی مسند مین اور ابن عساکر نے کعب سے تخریج کی ہے کعب نے کہا کہ توراۃ مین اول سطر مین یہ صفت ہے محمد رسول اللہ ہے اور میرا مختار بندہ ہے بدخلق نہین ہے شدید نہین ہے بازارون مین شور و غل کرنے والا نہین ہے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیگا ولیکن عفو اور درگذر کریگا اوسکی جائے پیدائش مکہ مین ہے اور جائے ہجرت طیبہ مین ہے اور اوسکا ملک شام مین ہے۔

اور دوسری سطر مین یہ صفت ہے محمدؐ رسول اللہ ہے اوسکی امت بہت حمد کرنے والی ہے اوسکی امت کے لوگ سرور اور ضرر یا فراخی اور تنگی کی حالت مین اللہ تعالی کی حمد کرینگے اور ہر ایک اوترنے کی جگہہ پر اللہ تعالی کی حمد کرینگے اور ہر ایک ٹیلہ پر چڑھتے وقت اللہ تعالی کی تکبیر کہینگے اوقات

نماز کے واسطے آفتاب کی نگاہبانی کرینگے اگر گہوڑے پر ہونگے جبوقت نماز کا وقت آجائیگا وہ نماز پڑہ لینگے اور اپنے کمرون پر تہمد باندہین گے اور اپنے ہاتھ پاؤن دہووینگے اور اونکی آوازین رات مین بوجہ ذکر کے آسمانون کے درمیان ایسی گونجینگی جیسے شہد کی مکہیونکی بہن بہناہٹ ہوتی ہے

دارمی اور ابن سعد اور ابن عساکر نے ابوفروہ سے اونہون نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے ابن عباس نے کعب الاحبار سے پوچہا کہ توراۃ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تم کس طور پر پاتے ہو کعب نے کہا ہم یون پاتے ہین محمد بن عبد اللہ مکہ مین پیدا ہوگا اور طیبہ کی طرف ہجرت کریگا اور اوسکا ملک شام مین ہوگا وہ فحش گو اور بازارون مین پکار کے بات کہنے والا نہین ہے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیگا ولیکن عفو کریگا اور بخشدیگا اوسکی امت بہت حمد کرنے والی ہے وہ لوگ اللہ تعالی کی حمد ہر ایک سرور اور ضرر مین کرینگے یا ہر ایک فراخی اور تنگی مین اللہ تعالی کی حمد کرینگے اور ہر ایک بلند جا پر اللہ تعالی کی تکبیر کہین گے اور وہ وضو کرینگے اور اپنے ہاتھ پاؤن وغیرہ دہوینگے اور اپنے کمرون پر تہمد باندہین گے اور نماز پڑہنے مین صفین باندہین گے جیسے وہ جنگ مین صفین باندہتے ہین اونکی آوازین اونکی مسجدون مین شہد کی مکہیونکی بھنبھناہٹ کے طور پر ہونگی (یعنی وہ لوگ اللہ تعالی کا ذکر مساجد مین کرینگے اور اونکی آوازین ایسی گونجینگی جیسے شہد کی مکہیون کی بہنبہاہٹ ہوتی ہے۔ اونکین کا ندا کرنے والا اس طور پر ندا کریگا کہ اپنی ندا کو آسمان کے درمیان سناوینگا۔

زبیر بن بکار نے اخبار مدینہ مین اور ابونعیم نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری صفت احمد المتوکل ہے احمد کی جا ولادت مکہ ہے اور جا ہجرت طیبہ کی طرف ہے وہ بدخلق نہین ہے اور نہ شدید ہے حسنہ کا بدلہ حسنہ سے کریگا اور برائی کا بدلہ نہ دیگا اوسکی امت اللہ تعالی کی بہت حمد کرنے والی ہوگی وہ لوگ اپنے کمرون پر تہمد باندہین گے اور اپنے ہاتھ پاؤن دہووینگے اونکی انجیلین اونکے سینون مین ہونگی یعنی وہ حافظ قرآن ہونگے وہ لوگ نماز کے واسطے ایسی صفین باندہین گے جیسے جنگ کے واسطے صفین باندہتے ہین اونکی وہ قربانی جس سے وہ

میرا تقرب چاہیں گے اونکے خون ہونگے (یعنی وہ شہید ہو کر مجھسے قربت حاصل کرینگے) رات مین وہ لوگ رہبان ہونگے (یعنی عبادت الٰہی مین مصروف رہین گے) اور دنمین وہ شیر ہونگے (یعنی دشمنان دین سے جنگ کرینگے اور شیر کی طرح اونپر حملہ آور ہونگے۔

ابن سعد اور حاکم نے روایت کی ہے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے عائشہ رضؔ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف انجیل مین لکھا ہوا ہے وہ بدخلق نہین ہے اور نہ شدید ہے اور نہ وہ بازارون مین شور وغل کرنے والا ہے اور نہ وہ برائی کا بدلہ برائی سے دیگا ولیکن جو کوئی اوس سے برائی کریگا وہ اوسکو عفو اور درگذر کرے گا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ام درداء زوجہ ابو درداء سے روایت کی ہے اونہون نے کہا مینے کعب سے پوچھا تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تورات مین کس طور پر پاتے تے کعب نے کہا ہم آپکو تورات مین یون موصوف پاتے تھے محمد رسول اللہ تعالی کا ہے اوسکا نام متوکل ہے وہ بدخلق نہین ہے اور نہ شدید ہے اور نہ بازارون مین شور وغل کرنے والا ہے اور اوسکو ایسے اسرار کی کنجیان دی گئی ہین کہ اللہ تعالی اوسکے سبب سے اندھی آنکھون کو بینا کردیگا کہ وہ حق کو دیکھین گی اور بہرے کانون کو شنوا کردے گا کہ حق کو سنتین گے اور طریق حق جو کج ہوگیا ہے اوسکے سبب سے سیدھا ہو جائے گا یہانتک کہ لوگ لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کی گواہی دینگے وہ نبی مظلوم کی اعانت کریگا اور اعانت کے بعد اوسکو اس امر سے منع کریگا کہ وہ کسی کو ناتوان سمجھے یا مغلوب جانے۔

ابونعیم نے ابوہریرہ رضؔ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت موسی علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی اور اوسکو اونہون نے پڑہا تورات مین اس امت کا ذکر پایا کہا اے رب مین الواح مین ایسی امت کو پاتاہون کہ وہ لوگ آخرین ہین اور مراتب مین سابقین ہین اوس امت کو میری امت کردے اللہ تعالی نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسی علیہ السلام نے کہا اے رب مین الواح مین ایسی امت کو پاتاہون کہ وہ لوگ مطیع ہونگے اور دعا مانگین گے اونکی دعا قبول کیجائیگی اوس امت کو میری امت کردے اللہ تعالی نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسی علیہ السلام

نے کہا اے رب مین الواح مین ایسی امت کو پاتا ہون کہ اونکی انجیلین اونکے سینون مین ہونگی اوسکو وہ ظاہر پڑہینگے اوس امت کو میری امت کردے اللہ تعالی نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسی علیہ السلام نے کہا اے رب مین الواح مین ایسی امت کو پاتا ہون کہ وہ غنیمت کو کہائینگے اوس امت کو میری امت کردے اللہ تعالی نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسی علیہ السلام نے کہا اے رب مین ایسی امت کو الواح مین پاتا ہون کہ وہ لوگ صدقہ کہائینگے اور صدقہ کہانے پر اجر پائینگے تو اوس امت کو میری امت کردے اللہ تعالی نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسی علیہ السلام نے کہا اے رب مین الواح مین ایسی امت کو پاتا ہون کہ جسوقت اونمین سے کوئی شخص ایک حسنہ کا قصد کریگا اور اوسکو نہ کریگا اوسکے لیے ایک نیکی لکہی جاے گی اور اگر ایک حسنہ کریگا تو اوسکے لئے دس حسنات لکہے جاینگے اوس امت کو میری امت کردے اللہ تعالی نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسی علیہ السلام نے کہا اے رب مین الواح مین ایسی امت کو پاتا ہون کہ جسوقت اونمین سے کوئی شخص ایک سئیہ کا قصد کریگا اور اوسکو نکریگا وہ سیئہ نہ لکہا جائیگا اور اگر وہ اوس سیئہ کو کریگا تو اوسکے ذمہ ایک سیئہ لکہا جائے گا اوس امت کو میری امت کردے اللہ تعالی نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسی علیہ السلام نے کہا اے رب مین الواح مین ایسی امت کو پاتا ہون کہ وہ لوگ علم اول اور علم آخر دئے جائینگے اور وہ لوگ اہل ضلالت کے سردارون اور دہترون کو اور مسیح دجال لعین کو قتل کرینگے اوس امت کو میری امت کردے اللہ تعالی نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسی علیہ السلام نے کہا اے رب مجہکو احمد کی امت سے کردے اس وقت موسی علیہ السلام کو دو خصلتین دی گیئن اور اللہ تعالی نے فرمایا اے موسی (انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من الشاکرین) اے موسی تمکو مینے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے آدمیون پر برگزیدہ کیا ہے جو چیز مین نے تمکو دی ہے وہ تم لو اور شکر گزارون سے رہو موسی علیہ السلام نے کہا اے رب مین راضی ہوگیا۔

ابو نعیم نے عبد الرحمن المعافری سے یہ روایت کی ہے کہ کعب الاحبار نے ایک یہودی عالم کو

دیکھا وہ رو رہا تھا کعب نے اوس سے پوچھا کیون روتا ہے اوس نے کہا کہ بعض امر کو مین نے یاد کیا اس سبب سے روتا ہون کعبؓ نے کہا کہ مین تجھکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہون جس سبب سے تو روتا ہے اگر مین اوس سے خبر کر دون تو میری تصدیق کریگا اوس یہودی عالم نے کہا بیشک مین تصدیق کر دونگا کعبؓ نے کہا مین تجھکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کہو تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزّل مین یہ امر پاتا ہے کہ موسی علیہ السلام نے توراۃ مین دیکھا اور کہا اے میرے رب توراۃ مین ایک ایسی امت کو مین پاتا ہون کہ وہ خیر امت ہے وہ امت آدمیوں کی ہدایت کے واسطے پیدا کی گئی ہے وہ لوگ معروف کے ساتھہ امر کرینگے اور منکر سے نہی کرینگے اور وہ لوگ اول کتاب آسمانی اور آخر کتاب آسمانی کے ساتھہ ایمان لاوینگے اور اہل ضلالت سے قتال کرینگے یہان تک کہ وہ لوگ اعور دجال سے جنگ کرینگے موسی علیہ السلام نے یہ اوصاف دیکھکر کہا اے رب اون کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے موسی عٰ سے فرمایا کہ وہ لوگ احمد کی امت ہین اوس یہودی عالم نے سنکر کہا بیشک ایسا ہی ہے۔

کعب رضؓ نے اوس یہودی عالم سے کہا مین تجھکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کیا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزّل مین یہ پاتا ہے کہ موسی علیہ السلام نے توراۃ مین دیکھا اور کہا اے رب مین ایک ایسی امت کو پاتا ہون کہ وہ لوگ بہت حمد کرنے والے ہونگے اور وہ لوگ آفتاب کی نگہبانی کرینگے یعنی نماز کے اوقات کے پابند رہینگے اسلیئے کہ اوقات کا مدار آفتاب پر موقوف ہے اور وہ لوگ اپنے ارادہ مین مضبوط اور محکم ہونگے یا وہ لوگ انصاف سے حکم کرینگے جسوقت وہ کسی امر کا ارادہ کرینگے تو یہ کہینگے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس امر کو کرینگے اون لوگون کو میری امت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ احمد کی امت ہونگے اوس یہودی عالم نے کہا بیشک ایسے ہی ہے۔

کعب رضؓ نے کہا مین تجھکو خدا کی قسم دیتا ہون کیا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب منزّل مین یہ پاتا ہے کہ موسی علیہ السلام نے توراۃ مین دیکھا اور کہا اے رب مین ایک ایسی امت کو پاتا ہون کہ جس وقت اونمین سے کوئی شخص بلند جائے یعنی ٹیلہ پر چڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کی تکبیر کہے گا اور اگر نیچی جگہہ اتریگا

تو اللہ تعالی کی حمد کرے گا اور پاک مٹی اونکے لیے پاک پانی ہے اور پاک کرنے والی ہے وہ جس جگہہ ہونگے اونکو نماز کے لئے کل روئے زمین مسجد ہوگی جنابت سے وہ لوگ طہارت کرینگے اور اونکی طہارت مٹی سی ویسی ہوگی جیسی اونکی طہارت پانی سے ہوگی جس جا وہ پانی نہ پاینگے (یعنی وضو اور غسل کی جاے حدث اور جنابت کی حالت مین تیمم کرینگے) اور تیمم سے وہ پاک ہونگے۔ اور وضو کے آثار سے اونکے چہرے اور ہاتھہ پاؤن روشن وسفید اور نورانی ہونگے اون لوگون کو میری امت کر دے اللہ تعالی نے فرمایا وہ لوگ احمد کی امت ہین اوس یہودی عالم نے کہا سچ ہے کعب رض نے کہا مین تجھکو اللہ تعالی کی قسم دیتا ہون کہو کیا تو اللہ تعالی کی کتاب منزّل مین یہ پاتا ہے کہ موسی علیہ السلام نے توراۃ مین دیکھا اور کہا اے رب مین ایک ایسی امت کو پاتا ہون کہ وہ مرحومہ ہے اور وہ لوگ ضعیف ہین وہ لوگ کتاب کو میراث مین پاینگے اور تو نے اونکو برگزیدہ کیا ہے بعض اون سے اپنے نفس کے لیے ظالم ہونگے اور بعض اون سے میانہ روی اختیار کرینگے (یعنی اون لوگون کے افعال مین افراط اور تفریط ہوگی) اور بعض اون سے امور خیر مین سبقت لیجاینگے اون سے کسی کو مین نہین پاتا ہون مگر مرحوم اون لوگون کو میری امت کر دے اللہ تعالی نے فرمایا وہ لوگ احمد کی امت ہین اوس یہودی عالم نے کہا ہان ایسے ہی ہے۔

کعب رضہ نے کہا کہ مین تجھکو اللہ تعالی کی قسم دیتا ہون کیا تو اللہ تعالی کی کتاب منزل مین یہ پاتا ہے کہ موسی علیہ السلام نے توراۃ مین دیکھا اور کہا اے رب مین توراۃ مین ایک ایسی امت کو پاتا ہون۔ کہ اون لوگون کے مصحف اونکے سینون مین ہونگے وہ لوگ اہل جنت کے رنگا رنگ کپڑے پہنینگے وہ نماز مین اس طور پر صفین باندہین گے جیسے ملائکہ صفین باندہتے ہین مسجدون مین اونکی آوازین ایسی گونجینگی جیسے شہد کی مکھیونکی بہنبہناہٹ ہوتی ہے (یعنی وہ ذکر الٰہی جہر سے کرینگے) اون لوگون مین سے کوئی دوزخ مین نجائیگا مگر وہ شخص کہ حسنات سے بالکل ایسا بری ہوگا جیسے پتھر درخت کے پتون سے بری ہوتا ہے اون لوگون کو میری امت کر دے اللہ تعالی نے فرمایا وہ لوگ احمد کی امت ہین اوس یہودی عالم نے کہا ہان ایسے ہی ہے

جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے اوس خیر سے جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت کو عطا کی ہے تعجب کیا تو اوسوقت کہا کاش مین احمد کی امت ہوتا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی مین تین آیتین بھیجین اور اون آیتون سے موسیٰ علیہ السلام کو خوشنود کر دیا وہ آیتین یہ ہین (انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی) آخر آیت تک موسیٰ علیہ السلام جیسا راضی ہونا چاہیئے تھا راضی ہو گئے۔

ابو نعیم نے سعید بن ابی ہلال سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے کعب الاحبار سے کہا مجھکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور آپکی امت کی صفت سے خبر دو کعب نے کہا مین کتاب اللہ مین اونکا وصف پاتا ہون یہ کہ کہ احمد اور آپکی امت بہت حمد کرنے والی ہے وہ لوگ ہر ایک خیر اور شر پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرینگے اللہ تعالیٰ کی تکبیر ہر ایک ٹیلہ پر چڑھتے وقت کہین گے اور ہر ایک اوترنے کی جگہہ مین اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہین گے اونکی ندا آسمان کے درمیان جائیگی نمازون مین اونکی آوازین ایسی ہونگی جیسے شہد کی مکھیونکی بھنبھناہٹ اوٹرے پتھر پر ہوتی ہے جیسے ملائکہ صف باندھتے ہین وہ لوگ نمازون مین صفین باندہین گے اور جیسے وہ نمازون مین صفین باندہین گے ویسے ہی جنگ کفار مین صفین باندہین گے جسوقت وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ مین جہاد کرینگے تو ملائکہ اونکے سامنے اور اونکے پیچھے سخت نیزے لیے ہونگے جسوقت وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ مین صف جنگ مین حاضر ہونگے تو اللہ تعالیٰ اونپر سایہ کئے ہوگا اور کعب نے اپنے ہاتھ کے ساتھہ سایہ کرنے کا یون اشارا کیا جیسے نسور اپنے آشیانون پر سایہ کرتے ہین وہ لوگ جہاد سے یا عظیم لشکر سے کبھی پیچھے نہ رہین گے یہانتک کہ جبریل علیہ السلام اونکے پاس حاضر ہونگے۔

ابو نعیم نے (حلیہ) مین انس رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام نبی بنی اسرائیل کے پاس یہ وحی بھیجی کہ جو شخص احمد سے منکر ہوگا اور مجھسے ملے گا مین اوسکو دوزخ مین داخل کرونگا موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اے رب احمد کون ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مین نے کسی خلق کو اپنے نزدیک احمد سے اکرم نہین پیدا کیا مین نے احمد کا نام عرش پر اپنے

نام کے ساتھ قبل اسکے لکھا ہے کہ مین آسمانون اور زمین کو پیدا کرون اور جب تک احمد اور احمد کی
امت جنت مین داخل ہو گی جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا احمد کی
امت کون لوگ ہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ بڑے حمد کرنے والے لوگ ہین بلند جا بے پر چڑھتے
اور نیچے اوترتے وقت اور ہر حال مین میری حمد کرینگے وہ اپنی کمرین باندہین گے اور اپنے ہاتھون
پاؤن کو پاک کرینگے (یعنی وضو کرینگے) دن مین روزہ دار ہونگے رات مین رہبان یعنی عابد ہونگے
مین اون لوگون سے تھوڑے عمل کو قبول کرونگا - اور لا الہ الا اللہ کی شہادت سے اونکو جنت مین
داخل کرون گا یہ سنکر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کہا مجھکو اس امت کا نبی کردے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اوس امت کا نبی اوسی امت سے ہے موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے
کہا مجھکو اوس نبی کی امت سے کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تم اوس نبی سے مقدم پیدا
ہو گے اور وہ آخر مین پیدا ہو گا لیکن دار الجلال مین مین تمکو اور اوس نبی کو ایک جا جمع کرون گا
یعنی آخرت مین تم اور محمد صلعم ملو گے ۔

ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اشعیا علیہ السلام کو
یہ وحی بھیجی کہ مین ایک نبی امی کو مبعوث کرنے والا ہون اوسکے سبب سے بہرے کانون کو کھولدونگا
اور اون دلون کو کھول دونگا جنپر پردے پڑے ہین اور اون آنکھون کو کھول دونگا جو اندھی ہین اوس
نبی کے پیدا ہونے کی جگہہ مکہ مین ہے ہجرت کی جگہہ طیبہ مین ہے اور اوس کا ملک شام مین ہے
وہ نبی میرا ایسا بندہ ہے کہ متوکل ہے اور برگزیدہ ہے اور رفعت والا ہے اور وہ حبیب ہے اور وہ
میرا حبیب بنایا ہوا ہے اور وہ مختار ہے وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیگا لیکن عفو کریگا اور درگذر کریگا
اور بخشدے گا اور مومنون کے ساتھ رحیم ہو گا جس چارپایہ پر بھاری بوجھ ہو گا وہ اوسپر رحم کرکے گریہ کریگا
اور جو یتیم بچہ محتاج عورت کی گود مین ہو گا وہ اوسپر رحم کرکے روے گا وہ بدخلق نہین ہے اور نہ
شدید ہے اور نہ بازارون مین غل کرنے والا ہے اور نہ فحش سے اپنی زینت چاہنے والا ہے اور نہ وہ
فحش کہنے والا ہے اگر وہ چراغ کے پہلو سے گذریگا تو بسبب وقار اور سکون کے اوسکو نہ بجھائیگا

اور اگر جوانی اور شباب کے وقت مین وہ ایک طویل سے پر قدم رکھے گا تو اوسکے قدم کی آہٹ
نہوگی (یعنی وہ نہایت آہستگی سے چلے گا) مین اوسکو ایسے حال مین مبعوث کرونگا کہ وہ لوگون کو
بشارت دینے والا ہوگا اور ڈرانے والا ہوگا۔ ہر فعل جمیل کے واسطے مین اوسکو ہمواری دون گا
اور ہر ایک خلق کریم اوسکو بخشون گا شان وقار کو اوس کا لباس بناؤنگا احسان اور نیکی اوس کا
شعار اور تقوی کو اوس کا ضمیر اور حکمت کو اوس کا معقول کرون گا یعنی حکمت اوسکی سمجھی ہوئی ہوگی
اور صدق اور وفا کو اوسکی طبیعت اور عفو اور مغفرت اور احسان کو اوس کا خلق اور عدل کو اوسکی
سیرت اور حق کو اوسکی شریعت اور ہدایت کو اوس کا امام اور اسلام کو اوسکی ملت کرونگا اوس کا نام
احمد ہے ضلالت کے بعد اوسکے سبب سے مخلوق کو ہدایت کرون گا اور جہالت کے بعد اوسکے
سبب سے مخلوق کو علم کی تعلیم دون گا اور گمنامی کے بعد اوسکے سبب سے مخلوق کے مراتب بلند کرونگا
اور ناشناسائی کے بعد اوسکے سبب سے مخلوق کو ناموری عطا کرون گا کہ وہ ہر زمانہ مین پہچانے جاوینگے
اور قلت کے بعد اوسکے سبب سے مخلوق کو زیادہ کرون گا اور مفلسی کے بعد اوسکے سبب سے
مخلوق کو غنی بناؤنگا اور فرقت کے بعد اوسکے سبب سے مخلوق کو جمع کرون گا کہ وہ ایک ہو جاوینگے
اور اوسکے سبب سے دلون اور متفرق خواہشون اور مختلف امتون کے درمیان تالیف دونگا اور اوسکی
امت کو خیر امت کرون گا وہ ایسی امت ہے کہ آدمیون کی ہدایت کیواسطے نکالی گئی ہے وہ لوگ
معروف کے ساتھ امر کرینگے اور منکر سے نہی اور میری توحید کرینگے اور مجھپر ایمان لاوینگے اور مجھسے
اخلاص رکھینگے اور جو شے میرے رسول لائے ہین اوسکی وہ تصدیق کرینگے اور نماز کے اوقات
کی پابندی کیواسطے آفتاب کی نگاہبانی کرینگے اون قلوب اور اون وجوہ اور اون ارواح کو
خوشخبری ہو کہ وہ میرے واسطے خالص ہونگی اونکی مسجدون اور مجالس اور سونے کی جگہون
اور پھر جانے کی جگہہ اور ٹھکانا پکڑنے کی جگہہ مین تسبیح اور تکبیر اور تحمید اور توحید انکو مین الہام کرونگا
وہ لوگ اپنی مسجدون مین اس طور پر صفین باندہینگے جیسے ملایکہ میرے عرش کے اطراف صفین
باندہتے ہین وہ لوگ میرے اولیا اور انصار ہین اونکے سبب مین اپنے اون دشمنون سے انتقام لونگا

جو بتون کی عبادت کرتے ہین وہ لوگ قیام اور قعود اور رکوع اور سجدہ مین میری نماز پڑہین گے وہ لوگ ہزارون ہونگے اور میری خوشنودی کے لیے کفار کے ستم سے اپنے شہرون سے نکلجاینگے اور اپنے اموال کو چھوڑ جاینگے وہ لوگ میرے راستہ مین صفین باندہکر دشمنون سے جنگ کرینگے اور عظیم لشکر ہونگے اونکی کتاب کے ساتھ کل کتابون کو اور اونکی شریعت کے ساتہ کل شریعتون کو اور اونکے دین کے ساتہ کل دینون کو مین ختم کردونگا جو شخص اونکو پائیگا اور اونکی کتاب پر ایمان نہ لائیگا اور اونکے دین اور شریعت مین داخل نہوگا وہ مجہسے نہوگا اور وہ مجہہ سے بری ہوگا مین اون لوگون کو کل امتون سے افضل کرونگا اور اونکو امت وسط ٹھیراؤنگا وہ لوگ آدمیون کے ایمانون پر گواہ ہونگے۔ جس وقت وہ لوگ غصہ کرینگے تو لاالہ الا اللہ کہین گے اور جسوقت وہ لوگ کسی امر سے کراہت کرینگے تو اللہ اکبر کہین گے اور جسوقت کسی امر پر باہم تنازع کرینگے تو سبحان اللہ کہین گے اپنے چہرون اور اپنے ہاتہون اور پاؤن کو پاک کرینگے اور وہ نصف جسم پر تہمد باندہین گے اور ٹیلون اور بلند جاؤن پر لاالہ الا اللہ کہین گے اونکی قربانیان اونکے خون ہونگے اونکی انجیلین اون کے سینہ ہونگے یعنی وہ حافظ قرآن ہونگے۔ رات مین عابد ہونگے دن مین دشمنون پر حملہ کے لیے شیر ہونگے اونمین کا منادی کرنے والا آسمانون کے درمیان ندا کریگا اونکی آوازین اذکار سے ایسی ہونگی جیسے شہد کی مکہیون کی بہنبہناہٹ ہوتی ہے۔ اوس شخص کو خوشخبری ہو جو اونکے ساتہ ہو اور اونکے دین پر ہو اور اونکے راستون پر ہو اور اونکی شریعت پر ہو یہ سب امور میرا فضل ہے جسکو مین چاہتا ہون یہ بزرگی دیتا ہون مین صاحب فضل عظیم ہون۔

بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ جارود بن عبداللہ آئے اور مسلمان ہوئے اور کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ اوس نے حق کے ساتھ آپکو مبعوث کیا ہے مین نے آپکا وصف انجیل مین پایا ہے اور آپکی بشارت ابن بتول یعنی عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے دی ہے۔

ابو نعیم نے سعید بن المسیب سے یہ روایت کی ہے کہ عباس رضہ نے کعب الاحبار سے پوچہا کہ تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مین اسلام لانے سے کون امر مانع ہوا کہ تم

اب حضرت عمر رض کے عہد مین ایمان لاے ہو کعب الاحبار رض نے کہا کہ میرے باپ نے تورات سے میرے لئے ایک کتاب لکہی تہی اور وہ مجھکو دے دی تھی اور مجھسے کہا تھا کہ اس کتاب پر عمل کر اور اوسکا اتباع کر اور جو حق باپ کا بیٹے پر ہوتا ہے مجھے اوسکی قسم دی تہی اور مجھہ سے عہد لیا تھا کہ اس کتاب کی مہر کو مین نہ توڑون اور اوس نے اپنی کل کتابون پر مہر لگادی تہی جبکہ مینے اسلام کو دیکہا کہ ظاہر ہوا ہے اور مین نے کچھہ نہین دیکہا مگر خیر میرے نفس نے مجھسے کہا شاید تیرے باپ نے تجھ سے کسی علم کو چھپایا ہے مین نے اوس کتاب کی مہر توڑ ڈالی جب مین نے دیکہا تو یکایک اوسمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور آپکی امت کی صفت پائی تو مین اب آیا اور مسلمان ہوا۔

ابو نعیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے کعب رض سے یہ روایت کی ہے کعب نے کہا کہ اللہ تعالی نے جو چیز موسی علیہ السلام پر نازل کی تہی اوسمین میرا باپ عالم الناس تھا اور جو علم وہ جانتا تھا اوس سے کوئی چیز مجھسے نہین بچاتا تھا جبکہ اوسکی موت کا وقت آیا تو اوس نے مجھے بلایا اور مجھسے کہا اے میرے پیارے بیٹے تجھکو معلوم ہے کہ جن علوم کو مین جانتا تھا اون سے مین نے تجھ سے کچھہ نہین بچایا مگر مین نے وہ دو ورق تجھکو نہین دیئے اور تجھسے روک رکھے ہین اونمین ایک نبی کا ذکر ہے کہ وہ مبعوث ہوگا اور اوس کا زمانہ آگیا ہے مین نے اس امر کو مکروہ سمجھا کہ اوس سے تجھکو خبر کرون مجھکو اس امر کا تجھپر خوف ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے لوگ ظہور کرین اور تو اونکی اطاعت قبول کرلے مین نے اون دونون ورقون کو مکان کے اوس روزن مین رکھدیا ہے جسکو تو دیکھہ رہا ہے اور اونپر مہر لگادی ہے تو ہرگز اون ورقون سے تعرض نکرنا اور اس وقت مین تو اون ورقون کو ہرگز نہ دیکھنا اللہ تعالی اگر تیرے ساتھہ خیر کا ارادہ کریگا اور وہ نبی ظہور کریگا تو تو اوسکی پیروی کیجو اسکے بعد میرا باپ مرگیا اور ہمنے اوسکو دفن کردیا مجھکو کوئی شے اس سے زیادہ محبوب نہ تھی کہ مین اون ورقون کو دیکھون مینے اوس سوراخ کو کھولا پہر وہ دونون ورق اوسمین سے نکالے ناگاہ مینے اون ورقون مین یہ دیکھا محمد رسول اللہ ہے خاتم النبین ہے اوسکے بعد کوئی نبی نہوگا اوسکے پیدا ہونے کی جگہہ مکہ مین ہے

اور ہجرت کی جگہہ طیبہ مین ہے وہ بدخلق ہنوگا اور نہ شدید اور نہ بازارون مین شور وغل کریگا اور برائی کا
عوض نیکی سے دیگا اور عفو کریگا اور درگذر کریگا اوسکی امت بہت حمد کرنے والی ہوگی وہ لوگ وہ
ہونگے کہ ہر حال مین اللہ تعالی کی حمد کرینگے اونکی زبانین تکبیر کے ساتھ مطیع ہونگی اور وہ لوگ اپنے نبی
کو اون کل لوگون کے مقابلہ مین نصرت دینگے جو لوگ اونکے نبی سے دشمنی کرینگے اور وہ اپنی شرمگاہون
کو دہووینگے یعنی طہارت کرینگے اور اپنی کمرون پر تہمد باندہین گے اونکی انجیلین اونکے سینون مین ہونگی
اور آپسمین وہ اس طور سے رحم کرینگے جیسے بہائیون کے ساتھ ماں جنے بہائی رحم کرتے ہین اور وہ
لوگ قیامت کے دن کل امتون سے پہلے جنت مین داخل ہونگے۔ کعب نے کہا اسکے بعد مین اوتنے
زمانہ تک ٹہیرا رہا جتنے زمانہ تک خدا نے چاہا پہر مجھکو یہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین ظہور
کیا ہے مینے تاخیر کی تاکہ امر نبوت مجھکو ثابت ہوجاے پہر مجھکو یہ خبر پہونچی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
وفات پائی اور آپکا خلیفہ آپ کے جاے قایم ہوا ہے اور ہماری طرف اوس خلیفہ کے لشکر آئے مین نے
کہا جب تک مین اون لوگون کی سیرت اور اعمال کو نہ دیکہہ لونگا اس دین مین داخل ہنون گا
مین اس امر کو ایک زمانہ تک ٹالتا رہا اور اوسمین تاخیر کرتا رہا تاکہ اس امر کو مین ثابت کرلون ہمارے پاس
حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے عمال آگئے جبکہ اونکو مینے دیکہا کہ وہ اپنے عہد کی وفا کرتے
ہین اور اونکے دشمنون کے ساتھہ اللہ تعالی نے جو کچہہ معاملہ کیا اوسکو مینے دیکہا اوس وقت مجھکو علم ہوا
کہ یہ وہی لوگ ہین جن کا مجھکو انتظار تھا اللہ تعالی کی قسم ہے کہ ایک رات مین اپنے مکان کی چہت پر
تہا ناگاہ مین نے سنا کہ مسلمانون مین سے ایک آدمی اللہ تعالی کا یہ قول پڑہ رہا ہے (یا ایہا الذین
اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوہا فنردہا علے ادبارہا او نلعنھم کما لعنا اصحب
السبت وکان امر اللہ مفعولا) اے لوگو جو کتاب تمکو دی گئی ہے اوس چیز کے ساتھ ایمان لاؤ کہ ہم نے
اوتاری ہے وہ اوس چیز کی تصدیق کرنے والی ہے جو کہ تمہارے ساتھ ہے قبل اسکے کہ ہم تمہارے
چہرون کو مٹا ڈالین پس اونکو اونکی پیٹہون پر پہیر دین یا اونکو ایسی لعنت کرین جیسی لعنت ہمنے اصحاب
سبت پر کی ہے اللہ تعالی کا امر کیا گیا ہے کعب نے کہا جبکہ مین نے اس آیت کو سنا تو مین ڈرا ایسا

نہو کہ صبح نہونے پاے اور اللہ تعالی میرے منہ کو گردن کی طرف پہیر دے یعنی مین مسخ ہو جاؤن مجھکو صبح سے زیادہ دوست کوئی شے نہ تہی صبح ہوتے ہی مین مسلمانون مین پہونچا اس حدیث کی تخریج ابن عساکر نے مسیب بن رافع وغیرہ کے طریق سے کعب سے کی ہے۔

بیہقی نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے داود علیہ السلام کو زبور مین وحی بہیجی اسے داؤد تیرے بعد ایک نبی آئیگا اوس کا نام احمد ہے اور محمدؐ ہے کہ وہ نبی ہے اور صادق ہے مین اوسپر کبہی غضب نکرونگا اور وہ کبہی میری نافرمانی نکریگا اور مین نے اوسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے ہین اور اوسکی امت مرحومہ امت ہے مینے اون لوگون کو نوافل سے وہ ثواب عطا کیا ہے جو ثواب نبیون کو عطا کیا ہے اور اونپر مینے وہ فرایض فرض کئے ہین جو فرایض انبیا اور رسولونپر مین نے فرض کئے ہین وہ لوگ قیامت کے دن میرے پاس ایسے حال مین آئینگے کہ اونکا نور انبیا کے نور کی مثل ہوگا اور وہ نور اسلیئے ہوگا کہ مینے اونپر یہ فرض کیا ہے کہ وہ ہر ایک نماز مین طہارت کرین جیسے مینے انبیا پر طہارت کو فرض کیا ہے اور اونکو مین نے جنابت سے غسل کرنے کے لیے امر کیا ہے جیسے کہ مینے انبیا کو جنابت سے غسل کرنے کے لئے امر کیا ہے اور اونکو مین نے حج کیواسطے امر کیا ہے جیسے مینے انبیا کو حج کے واسطے امر کیا ہے اور اونکو مینے جہاد کے واسطے امر کیا ہے جیسے مینے رسولون کو جہاد کے لیے امر کیا ہے اے داؤد مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسکی امت کو کل امتون پر فضیلت دی ہے مینے اون لوگون کو وہ چھہ خصلتین دی ہین جو کہ اونکے سوا کسیکو اور امتون سے نہین دی ہین مین اون سے خطا اور نسیان پر مواخذہ نکرونگا اس حدیث کا باقی مضمون آیندہ آئیگا۔

طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو توراۃ کو پڑہتا ہے اوس نے کہا ہان پڑہتا ہون آپنے پوچھا انجیل کو پڑہتا ہے اوس نے کہا ہان پڑہتا ہون آپنے اوسکو قسم دیکر پوچھا کیا تو میرا ذکر توراۃ اور انجیل مین پاتا ہے اوس نے کہا کہ آپکی صفت

کی مثل صفت اور آپکی شان کی مثل شان اور آپکے ظہور کی مثل ہم پاتے تھے اور ہم یہ امید کرتے تھے کہ وہ نبی ہم لوگون مین سے ہوگا جبکہ آپنے ظہور فرمایا تو ہمنے یہ خوف کیا کہ وہ نبی آپ ہی ہون ہمنے غور کیا تو آپ وہ نہین ہین آپنے اوس سے پوچھا کسواسطے مین وہ نبی نہین ہون اوس مرد نے کہا کہ اوس نبی کے ساتھ اوسکی امت کے ستر ہزار آدمی ہونگے کہ نہ اون سے حساب لیا جائیگا اور نہ اون کو عذاب دیا جائیگا اور آپ کے ہمراہ تھوڑے لوگ ہین آپنے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہے البتہ مین وہی نبی ہون وہ لوگ جو مذکور ہین وہ میری امت ہین اور وہ لوگ ستر ہزار اور ستر ہزار سے زیادہ ہین۔

طبرانی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہا ہے جس وقت اللہ تعالی نے زید بن سعنہ کی ہدایت کا ارادہ کیا تو زید بن سعنہ نے کہا کہ نبوت کی علامتون سے کوئی شے باقی نہ رہی جبوقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک کو مینے دیکھا اوسکو پہچان لیا مگر دو باتون کی مجھکو اوس چہرہ سے خبر نہین ہوئی ایک یہ کہ آپکا حلم آپکے جہل پر سبقت لیجائیگا دوسرے یہ کہ جو شخص آپ سے سختی کریگا تو اوسکے جہل کی شدت آپکے حلم کو زیادہ کریگی مین آپسے مخالفت کرنے کی غرض سے آپکے ساتھ لطف سے پیش آتا تھا تا کہ آپکے حلم اور جہل کو پہچانون مین نے آپ سے خرمے معین خرید کئے اور ایک وقت اونکے لیے ٹھیرا دیا اور خرمون کی قیمت آپکو دیدی جبکہ وعدہ مقررہ کے محل سے دو دن یا تین دن باقی رہ گئے تھے مین آپکے پاس آیا اور مین نے آپکی قمیص اور چادر مبارک کو پکڑ لیا اور منہ بگاڑ کے مینے آپکی طرف دیکھا پھر مینے کہا اے محمد کیا آپ میرا حق ادا کرینگے خدا کی قسم اے بنی مطلب آپ لوگ معاملہ مین ڈھیل کرنے والے لوگ ہو اور مجھکو آپ لوگون کی مخالفت کی وجہ سے معاملہ مین ڈھیل کرنے کا علم تھا۔

یہ سنکر حضرت عمر ابن الخطاب رض نے مجھسے کہا اے اللہ تعالی کے دشمن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات کہتا ہے جسکو مین سن رہا ہون خدا کی قسم ہے اگر مجھکو آپکی قوت کا ڈر نہوتا تو تیرے سر کو مین اپنی تلوار سے اوڑا دیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رض کی طرف سکون اور وقار اور تبسم سے دیکھ رہے تھے پھر آپنے

فرمایا اے عمرؓ مین اور یہ شخص تمہارے اس غصے کے سوا جو بات ہے اوسکی زیادہ حاجت مند تھے وہ یہ ہے کہ تم مجھسے یہ کہو کہ مین خوبی سے ادا کرون اور اس سے کہو کہ خوبی سے مطالبہ کرے اے عمرؓ اس شخص کو اپنے ساتھ لیجاؤ اور اس کا حق دیدو اور تمنے جو اسکو ڈرایا ہے اسکی جگہہ اسکو بیس صاع اور زیادہ دے دو عمر رضؓ نے ویسے ہی کیا زید نے کہا۔ مینے عمر رضؓ سے کہا کہ نبوت کی کل علامتون کو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے پہچانا تھا جس وقت مین نے اوسکی طرف دیکھا تھا لیکن دو علامتین تھین کہ مینے آپکے چہرہ مبارک سے معلوم نہین کی تھین کہ آپکا حلم آپکے جہل پر سبقت لیجائیگا اور دوسرے کے جہل کی شدت آپکے حلم کو زیادہ کریگی مینے اون دونون علامتون کو جان لیا مین تمکو گواہ کرکے یہ کہتا ہون (انی قد رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و محمد نبینا)

ابن سعد نے زہری سے یون روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سے توریت میں کوئی شے باقی نہ رہی تھی مگر مینے اوسکو دیکھا تھا لیکن علم کا دیکھنا باقی رہگیا تھا اور مین نے تیس دینار اون خرمون کی قیمت مین جو وقت معین پر ٹہیرے تھے آپکے پاس چھوڑ دیئے تھے اوپر کی حدیث کی مثل راوی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور آخر مین اس حدیث کے یہ زیادہ کیا ہے کہ اوس یہودی نے عمر رضؓ سے کہا اے عمرؓ مینے جو کچھہ کیا مجھکو اوسپر برانگیختہ نہین کیا مگر اس امر نے کہ توریت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفت ہے اوس کل صفت کو مین رسول اللہ مین دیکھتا تھا مگر حلم کو آپ مین نہین دیکھتا تھا مینے آجکے دن آپکے حلم کی آزمایش کرلی مین نے آپکو ویسے ہی پایا جیسا کہ توریت مین آپکا وصف کیا گیا ہے وہ یہودی اور اوسکے گھر کے کل لوگ مسلمان ہوگئے۔

ابو نعیم نے یوسف بن عبداللہ بن سلام کے طریق سے روایت کی ہے اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جو کتابین مین پڑہتا ہون اونمین یہ پاتا ہون کہ مکہ اللہ مین ایک علم صاحب علم کے ساتھہ بلند کیا جاویگا اور صاحب علم اللہ تعالی کے ساتھہ ہوگا اوس صاحب علم کو اللہ تعالی سب قریون پر غالب کریگا۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے موسی بن یعقوب الزمعی کے طریق سے سہل مولی غثیمہ سے روایت کی ہے کہ وہ اہل مریس سے ایک نصرانی تھا اور وہ یتیم تھا اوسکی پرورش اوس کا چچا کرتا تھا اوس نے کہا کہ مینے انجیل کو لیکر پڑہا یہانتک کہ ایک ایسا ورق آیا کہ سریش وغیرہ سے چپکا ہوا تھا مین نے اوسکو کہول ڈالا اور اس ورقہ مین مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت پائی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوتاہ قد ہین اور نہ دراز قد گورا رنگ ہے آپکے بالونکی دو مینڈہیان ہونگی آپکے دونون شانون کے درمیان مہر ہوگی احتبا کی حالت مین بہت بیٹھینگے اور صدقہ کو قبول نکرینگے اور گدہے اور اونٹ پر سوار ہونگے اور بکری کو دوہین گے اور پیوندون کا کرتہ پہنینگے جو شخص ایسے معمولی کام کریگا وہ کبر سے بری ہوگا اور آپ یہ سب کام کرینگے اور آپ اسمعیل علیہ السلام کی ذریت سے ہونگے آپکا نام احمد ہوگا سہل نے کہا جب مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو یہانتک پہونچا تو میرا چچا آگیا جبکہ اوس نے ورقہ کو دیکھا تو مجھکو مارا اور کہا کہ تجھکو کیا ہوا کہ تو نے اس ورقہ کو کہولکر پڑہا مینے اپنے چچا سے کہا اوس ورقہ مین نبی احمد کی لغت ہے میرے چچا نے کہا وہ نبی ابتک نہین آیا۔

بیہقی نے عمر بن الحکم بن رافع بن سنان کے طریق سے روایت کی ہے عمرؓ نے کہا کہ مجھسے میرے بعض چچون اور بابون نے حدیث کی ہے کہ اونکے پاس ایک ورقہ تھا کہ عہد جاہلیت مین وہ اوسکو میراث پاتے تھے یہانتک کہ اسلام کا زمانہ آگیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو اوس ورقہ کو آپکے پاس لائے اوسمین لکھا تھا بسم اللہ وقولہ الحق وقول الظالمین فی تباب یہ ذکر اوس امت کا ہے کہ آخر زمانہ مین آئیگی وہ لوگ دامنون کو لٹکائینگے اپنی کمرون پر تہمد باندہین گے اور اونکے دشمنونکی طرف جو دریا ہونگے اونکو عبور کرکے دشمنون سے جنگ کرینگے اون لوگون مین وہ نماز ہوگی کہ اگر نوح علیہ السلام کی قوم مین وہ نماز ہوتی تو وہ لوگ طوفان سے ہلاک نہ کیئے جاتے اور اگر وہ نماز قوم عاد مین ہوتی تو وہ ریح سے ہلاک نہ کی جاتی اور اگر وہ نماز ثمود مین ہوتی تو وہ صیحہ سے ہلاک نہ کیئے جاتے جبکہ وہ ورقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پڑہا گیا اوسمین جو کچہہ تھا اوسکو سنکر آپنے تعجب فرمایا۔

ابن مندہ نے (صحابۃ) مین انسؓ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو عالمین کے واسطے ہدایت اور رحمت مبعوث کیا ہے اور مجھکو اسلیے مبعوث کیا ہے
کہ مزامیر اور معازف کو مٹا ڈالون اوس بن سمعان نے سنکر کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ اوس نے آپکو
حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے مین ان امور کو تورات مین ایسے ہی پاتا ہون۔

بیہقی اور ابونعیم نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے اونہون نے ایک مرد سے سنا وہ یہ کہتا
تھا مین نے خواب مین دیکھا گویا لوگ حساب کے واسطے جمع ہوئے ہین انبیا بلائے گئے اور ہر ایک
نبی کے ساتھ اوسکی امت آئی اور اوس نے ہر ایک نبی کے واسطے دو نور دیکھے اور اوس نبی کا اتباع
کرنے والے کے واسطے ایک نور دیکھا کہ وہ اوس نور مین چل رہا تھا پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلائے
گئے آپکے ہر ایک بال مین جو آپکے سر مبارک مین اور آپکے چہرۂ مبارک مین تھا علیحدہ علیحدہ
نور تھا جس شخص نے آپکی طرف دیکھا ہے وہ نور اوسکو ثابت اور معلوم ہو جائیگا اور ہر ایک اوس
شخص کے واسطے جس نے آپکا اتباع کیا تھا انبیا کے نور کی مثل دو نور تھے وہ اون دونون نورون مین
چل رہا تھا کعب نے اوس مرد کو معبود حقیقی کی قسم دیکر پوچھا کیا تو نے یہ واقعہ اپنے خواب مین دیکھا
ہے اوس مرد نے کہا بیشک مین نے دیکھا ہے کعب نے کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اُسکے
ہاتھ مین ہے یہ البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت کی صفت ہے اور انبیا اور انبیا کی امتون کی
صفت ہے کہ کتاب اللہ مین ہے گویا اوسکو تورات سے پڑھا ہے۔

ابن عساکر نے ابن مسعود رض سے تخریج کی ہے کہ پانچ انبیا ہین کہ قبل اونکے پیدا ہونے سے
اللہ تعالیٰ نے اونکی بشارت دی ہے ایک اسحاق ع دوسرے یعقوب ع اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
فبشرناها باسحاق ومن وراء اسحاق یعقوب۔ تیسرے یحییٰ علیہ السلام ہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
ان اللہ یبشرک بیحییٰ چوتھے عیسیٰ علیہ السلام ہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ
پانچوین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ اللہ تعالیٰ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام نے آپکی بشارت دی ہے
ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یہ پانچ وہ انبیا ہین کہ اللہ تعالیٰ نے انکے قبل پیدا ہونے کے
انکی خبر دی ہے۔

ابونعیم نے (حلیہ) مین وہب سے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد تھا کہ اوس نے دوسو برس اللہ تعالی کی نافرمانی کی تہی پہر وہ مرگیا لوگون نے اوسکو لیکر مزبلہ مین ڈال دیا اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ تم جاؤ اور اوسپر نماز پڑہو موسی علیہ السلام نے عرض کی اے رب بنی اسرائیل نے گواہی دی ہے کہ اوس نے تیری نافرمانی دوسو برس تک کی ہے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو وحی بہیجی کہ وہ ایسا ہی تھا مگر جب وہ تورات کو کہولتا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو دیکھتا تو اوسکو بوسہ دیتا اور اپنی دونون آنکھون پر رکھتا تھا اور آپ پر درود بہیجتا تھا مین نے اوس کے اس فعل کا شکر کیا اور اوسکے گناہ بخش دئے اور مینے اوسکی تزویج ستر حورون کے ساتھ کردی۔

ابن سعد نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے مدرسہ مین تشریف لائے اور اون سے فرمایا کہ اپنے لوگون مین سے زیادہ عالم کو میرے پاس بہیجو اونہون نے کہا زیادہ عالم عبداللہ بن صوریا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے تخلیہ کیا اور اوسکو اوسکے دین کی قسم دی اور جو چیزین کہ اللہ تعالی نے انپر انعام کی تہین اور اونکو من وسلوی کھلایا تھا اور ابر سے اونپر سایہ کیا تہا ان سب کی قسم دیکر اوس سے پوچھا کیا تو جانتا ہے کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون اوس نے کہا بیشک آپ نبی ہین اور جو کچھہ مین جانتا ہون اوسکو یہ قوم بھی جانتی ہے اور آپکی صفت اور نعت تورات مین ظاہر ہے ولیکن قوم نے آپ سے حسد کیا ہے آپنے اوس سے پوچھا تجھکو کیا چیز مانع ہے اوس نے کہا مین اپنی قوم کے ساتھ خلاف کرنے کو مکروہ سمجھتا ہون قریب ہے کہ وہ لوگ آپکے پیرو ہوجاوین اور اسلام لے آوین۔ پہر مین بہی مسلمان ہوجاؤنگا۔

احمد اور ابن سعد نے ابو صخر العقیلی سے روایت کی ہے ابو صخر نے کہا مجھسے اعرابیون مین سے ایک مرد نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کی طرف گذرے اوسکے پاس ایک ٹکڑا کتاب کا تھا کہ اوسمین تورات تھی اوسکو اپنے بیمار بیٹے کے سامنے پڑہ رہا تہا آپ نے اوس یہودی سے کہا کہ تجھکو اوس ذات کی قسم دیتا ہون کہ اوس نے تورات کو موسی علیہ السلام پر

نازل کیا ہے کیا تو اپنی تورات مین میری نعت اور صفت اور ظہور کو پاتا ہے اوس یہودی نے اپنے سر سے یہ اشارا کیا کہ مین آپکا وصف نہین پاتا اوسکے بیٹے نے کہا لیکن مین اوس ذات کے ساتھ گواہی دیتا ہون کہ اوس نے تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہے میرا باپ آپکی نعت اور زمانہ اور صفت اور ظہور کو اپنی کتاب مین پاتا ہے اور مین یہ گواہی دیتا ہون لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے صاحب یعنی اس جوان کے پاس سے یہودی کو ہٹادو وہ جوان مرگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز جنازہ پڑہی اور بیہقی نے اسکی مثل انس اور ابن مسعود رضؓ کی حدیث سے تخریج کی ہے۔

ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے اوہنون نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ قریش نے نضر بن الحارث اور عقبہ ابن ابی معیط وغیرہما کو یہود یثرب کی طرف بہیجا اور اون سے کہا کہ یہود یثرب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال تم پوچھو وہ لوگ مدینہ مین آئے اور اوہنون نے یہود یثرب سے کہا کہ ہم تمہارے پاس ایک ایسے امر کے سبب سے آئے ہین کہ ہمارے لوگون مین وہ امر پیدا ہوا ہے ہم لوگون مین سے ایک لڑکا ہے کہ یتیم اور حقیر ہے وہ عظیم بات کہتا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ رسول الرحمن ہے یہود یثرب نے کہا اوس لڑکے کی صفت بیان کرو اون لوگون نے یہودیون سے آپکی صفت بیان کی یہودیون نے پوچھا تم لوگونمین سے کس شخص نے اوسکا اتباع کیا ہے اوہنون نے کہا ہم لوگونمین سے جو ادنیٰ لوگ ہین اوہنون نے اوسکا اتباع کیا ہے یہ سنکر یہودیون مین سے ایک عالم ہنسا اور اوس نے کہا کہ یہ وہ نبی ہے کہ ہم اوسکی نعت کو پاتے ہین اور ہم یہ پاتے ہین کہ اوس نبی کی قوم اوسکی عداوت مین اشد الناس ہوگی۔

حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ایک یہودی کے کچھہ دینار تہے اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا آپنے یہودی سے فرمایا میرے پاس کچھہ نہین ہے کہ مین تجھکو دون اوس یہودی نے کہا جب تک اسے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو آپ دینار نہ دینگے مین آپ کو چھوڑکر نہ جاؤن گا نبی صلعم نے فرمایا

کہ مین تیرے ساتھ بیٹھا رہون گا آپ اوسکے ساتھ بیٹھہ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی نماز پڑھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہودی کو دہمکی دیتے تھے اور ڈراتے تھے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا یہودی آپکو روک سکتا ہے آپنے فرمایا کہ میرے رب نے مجھکو اس امر سے منع کیا ہے کہ مین معاہدہ کرنے والے اور غیر معاہدہ کرنے والے پر ظلم کرون جب دن چڑہا تو یہودی مسلمان ہوگیا اور کہا کہ آدہا مال میرا اللہ تعالی کے راستہ مین ہے قسم ہے اللہ تعالی کی جو معاملہ مین نے آپکے ساتھ کیا اوسکو نہین کیا مگر اسلیے کہ آپکی وہ نعت جو توراۃ مین ہی اوسکو دیکھون وہ نعت یہ ہے محمد بن عبد اللہ اوسکے پیدا ہونے کی جگہہ مکہ مین ہے اور اوسکے ہجرت کی جگہہ طیبہ مین ہے اور اوسکا ملک شام مین ہی وہ بدخلق نہین ہے اور نہ شدید اور نہ بازارون مین شور و غل کرنے والا ہے اور نہ وہ فحش سے اپنے آپکو آراستہ کرنے والا ہے اور نہ وہ بے حیائی کی باتین کہنے والا ہے۔

ترمذی نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت توراۃ مین لکھی ہوئی ہے اور عیسی بن مریم علیہما السلام آپکے پاس دفن ہونگے۔

ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ نجاشی کے اصحاب سے جو لوگ ایمان لائے تھے اونہون نے نجاشی سے کہا کہ ہمکو اجازت دیجئے تاکہ ہم اس نبی کے پاس جاوین کہ ہم اوسکے اوصاف کتاب مین پاتے تھے وہ لوگ آئے اور مسلمان ہوگئے اور جنگ احد مین حاضر ہوئے۔

زبیر بن بکار نے اخبار المدینہ مین کعب سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی کی جو کتاب موسی علیہ السلام پر نازل کی گئی تہی اوسمین یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مدینہ منورہ سے یون خطاب فرمایا یا طیبہ یا طابہ یا مسکینہ تو خزانون کو قبول نہ کیجیو مین تیرے سطحون کو قریون کے سطحون پر بلندی دونگا یعنی سب سے تیرا رتبہ بلند کرونگا اور زبیر بن بکار نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ توراۃ مین مدینہ منورہ کے چالیس نام ہین۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ آپ کے مبعوث ہونے سے پہلے علمائے یہود اور رہبانون نے آپکی خبرین دی تھین

حاکم اور بیہقی نے سلمان الفارسی سے روایت کی ہے کسی نے سلمان سے پوچھا کہ تمہارا اول اسلام کیونکر ہوا اونہون نے کہا کہ مین یتیم تھا اور رام ہرمز مین رہتا تھا میرا باپ رام ہرمز کا کسان تھا وہ ایک معلم کے پاس آتا جاتا تہا وہ اوسکو تعلیم کیا کرتا تھا مین نے اوسکے ہمراہ رہنا اختیار کیا تاکہ اوسکی حمایت مین رہون۔ اور میرا ایک بڑا بھائی تھا کہ وہ اپنی ذات سے مالدار تہا اور مین محتاج لڑکا تھا جبکہ وہ اپنی مجلس سے اوٹھتا جو لوگ اوسکے نگہبان ہوتے چلے جاتے تہے جب وہ لوگ متفرق ہوجاتے تو وہ گہر سے نکلتا اور اپنے کپڑے سے ڈہاٹا باندہ لیتا پہر وہ ایک پہاڑ پر چڑہ جاتا وہ اپنی وضع بدل کر یہ فعل اکثر کیا کرتا تھا اور کسیکو معلوم نہ تھا مین نے اوس سے کہا خبردار ہو جا تو ایسا اور ایسا کرتا ہے مجھکو اپنے ہمراہ کس واسطے نہین لیجاتا اوس نے کہا تو لڑکا ہے مین یہ خوف کرتا ہون کہ تجھ سے کوئی شے ظاہر ہوجائے مین نے اوس سے کہا تو خوف نکر اوس نے کہا کہ اس پہاڑ مین ایک ایسی قوم ہے کہ وہ عبادت کرتی ہے اور صلاح رکہتی ہے وہ لوگ اللہ تعالی کو یاد کرتے ہین اور آخرت کی یاد کرتے ہین اور ہماری نسبت یہہ گمان کرتے ہین کہ ہم لوگ آگ کی عبادت کرنے والے اور بتون کے پوجنے والے ہین اور ہم غیر دین پر ہین مینے اوس سے کہا مجھکو اپنے ساتھ اونکے پاس لیجا اوس نے کہا مین اونسے اجازت لے لون اونسے اور اونسے اجازت چاہی اونہون نے کہا اوسکو لے آئیں مین اوسکے ہمراہ گیا اور اونکے پاس پہونچا ایکایک مینے دیکھا کہ وہ چھہ یا سات آدمی تہے اور عبادت سے اونکی روح نکل گئی تہی دن مین وہ روزہ رکھتے تہے اور رات مین عبادت کرتے تہے درخت اور جو شے پاتے وہ کہاتے تہے ہم اونکے پاس بیٹہہ گئے اونہون نے اللہ تعالی کی حمد کی اور ثنا کی اور جو رسول گذر گئے تہے اونہون نے اونکا ذکر کیا اور انبیا کو یاد کیا یہانتک کہ اونہون نے عیسی ابن مریم علیہما السلام کا خاص طور پر ذکر کیا اور کہا اللہ تعالی نے عیسیٰ کو مبعوث کیا اور وہ بغیر نر کے پیدا ہوئے اللہ تعالی نے اونکو رسول مبعوث کیا اور عیسیٰ علیہ السلام مردون کو زندہ کرتے تھے اوڑنے والے جانور پیدا کرتے تہے اندہے اور بہرے اور مبروص کو اچھا کرتے تہے اللہ تعالی

نے ان کل افعال کو عیسیٰ کا مسخر کیا تھا ایک قوم نے اونکا انکار کیا اور ایک قوم نے اونکا اتباع کیا پھر اون
عابدون نے مجھسے کہا کہ اے لڑکے تیرا رب ہے اور تیرے لیے آخرت ہے اور تیرے سامنے بہشت
اور دوزخ ہے اونکی طرف تو جائیگا اور وہ لوگ کہ آتش پرستی کرتے ہین اہل کفر اور ضلالت ہین جو فعل وہ کرتے
ہین اللہ تعالی اوس سے راضی نہوگا اور وہ لوگ کسی دین پر نہین ہین پھر ہم پلٹ کر چلے آئے پھر ہم دوسرے
دن اونکے پاس گئے جیسے پہلے کہا تھا ویسے ہی اونہون نے کہا اور خوب کہا پینے اونکی صحبت
اختیار کرلی اونہون نے مجھسے کہا اے سلمان تو لڑکا ہے اور جو عبادت ہم کرتے ہین تجھکو اوسکی
طاقت نہین ہے تو نماز پڑھے اور سو جا اور کہا اور پی پھر اونکے احوال پر بادشاہ مطلع ہوگیا اور
اونکو اپنے شہر سے نکل جانے کے لیے حکم کیا مین نے اون سے کہا مین تمکو چھوڑنے والا نہین ہین اونکے
ساتھ نکلا یہانتک کہ ہم موصل مین آئے جب وہ موصل مین داخل ہوئے لوگون نے اونکو گھیر لیا
پھر اونکے پاس ایک مرد غار مین سے آیا اور اوس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا لوگون نے اوسکو گھیر لیا
اور کمال تعظیم کی اوس مرد نے اون لوگون سے جنکے ہمراہ مین تھا پوچھا تم لوگ کہان تھے اونہون
نے اوسکو خبر دی اوس نے پوچھا یہ کون لڑکا تمہارے ہمراہ ہے اونہون نے میری اچھی تعریف کی
اور یہ خبر دی کہ یہ خاص ہمارا ہمراہ ہے جیسی تعظیم اونہون نے اوس شخص کی کی ویسی اوسکی مثل تعظیم نہین
دیکھی اوس نے اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کی اور اون رسولون اور انبیا کو اوس نے یاد کیا جنکو اللہ تعالی
نے بھیجا ہے اور جو کچھ اون رسولون کو پیش آیا اور اللہ تعالی نے اونکے ساتھ جو کچھ معاملہ کیا اوسکو اوس نے
ذکر کیا یہانتک کہ عیسیٰ ابن مریم کا ذکر کیا پھر اونکو نصیحت کی اور کہا خدا سے ڈرو اور جو شے عیسیٰ علیہ السلام
لائے ہین اوس پر عمل کرو اور اون سے خلاف نہ کرو ورنہ اللہ تعالی تمسے خلاف کریگا پھر اوس نے اوٹھنے
کا ارادہ کیا مین نے اوس سے کہا مین تجھکو نہ چھوڑونگا اوس نے کہا اے لڑکے تجھکو طاقت نہین
ہے کہ میرے ساتھ رہ سکے مین اپنے اس غار سے نہین نکلتا ہون مگر ہر یکشنبہ کے دن مین نے اوس سے
کہا مین تجھ سے جدا نہوگا مین اوسکے پیچھے ہولیا وہ نماز مین داخل ہوگیا مین نے دوسرے یکشنبہ تک اوسکو
نہ سوتے دیکھا اور نہ کھاتے مگر رکوع اور سجود مین جبکہ صبح کو ہم اوٹھے اپنی جگہ سے ہم نکلے لوگ اوس کے

پاس جمع ہوئے اوس نے جیسے پہلی مرتبہ کلام کیا تھا ویسے ہی کلام کیا یعنی وعظ کہا اور نصیحت کی پھر
وہ اپنے غار کی طرف پلٹ گیا اور مین اوسکے ہمراہ پلٹا جتنے زمانہ تک اللہ تعالی نے چاہا مین ٹھیرا رہا وہ
ہر ایک یکشنبہ کو لوگون کی طرف نکل کر آتا اور لوگ اوسکی طرف نکل کے آتے تھے اونکو وعظ او ر وصیت
کرتا تھا کسی یکشنبہ کو غار سے نکلا جیسے وہ کہا کرتا تھا اوسکی مثل اوس نے کہا پھر اوس نے کہا اے لوگو
میرا سن بڑہ گیا اور میری ہڈیان گھس گیئن اور میری اجل قریب آگئی ہے ایک مدت سے بیت المقدس مین
جانے کے لیے عہد کر رہا ہون مجھکو وہان پہونچنا ضرور ہے مین نے اوس سے کہا مین تجھ سے جدا نہونگا
وہ اپنی جاے سے نکلا اور مین اوسکے ساتھہ نکلا یہانتک کہ ہم بیت المقدس پہونچے وہ بیت المقدس مین
مین داخل ہوا اور نماز پڑہنے لگا باتون مین مجھسے وہ یہ کہا کرتا تھا اے سلمان اللہ تعالی قریب مین
ایک رسول کو بہیجیگا کہ اوس کا نام احمد ہے وہ تہامہ مین ظہور کریگا اوس نبی کی علامت یہ ہے کہ وہ
ہدیہ کہاویگا اور صدقہ نکہاویگا اوسکے دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت ہوگی اور یہ اوسکا وہ زمانہ ہے
کہ اوسمین ظہور کریگا وہ زمانہ بہت قریب آگیا ہے لیکن مین جو ہون تو نہایت بڈہا ہون مجھکو یہ گمان
نہین ہے کہ مین اوس نبی کو پاؤن اگر تو اوس نبی کو پاوے تو اوسکی نبوت کی تصدیق کیجیو اور اوس کا
اتباع کیجیو مین نے اوس عابد سے پوچھا کہ اگر وہ نبی تیرا دین اور اوس طریق کے ترک کرنے کیواسطے امر کرے جس طریق پر تو ہی
تو مین کیا کرون اوس نے کہا اگرچہ اسکے ترک کیواسطے امر کری مگر تو اسکا اتباع کیجیو پھر وہ عابد بیت المقدس سے نکلا اور اوسکے
دروازہ پر ایک لنجا شخص بیٹھا تہا اوسسے کہا اپنا ہاتھ مجھکو دے اوس نے ہاتھ دیا اوس عابد نے کہا بسم اللہ کھڑا ہو جا وہ کھڑا ہو گیا گویا وہ رسی
بندھا تھا کھل گیا وہ عابد اوس سے اپنا ہاتھ چھڑا کے چلا گیا اور کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا وہ لنجا
آدمی جو بیٹھا ہوا تھا اور اوسکے ہاتھ دینے سے کھڑا ہو گیا تھا اوس نے مجھسے کہا اے لڑکے میرے
کپڑے میرے اوپر رکھدے تاکہ مین چلا جاؤن پینے اوسکے کپڑے اوسپر ڈالدئے اور وہ عابد جا رہا تھا
اور کسی طرف متوجہ نہوتا تھا مین اوسکے پیچھے نکلا اور اوسکو ڈہونڈ رہا تھا جب مین اوسکو پوچھتا تو لوگ
یہ کہتے کہ تیرے آگے جا رہا ہے یہانتک کہ ایک جماعت بنی کلب کی مجھکو ملی مینے اون سے اس عابد
کو پوچھا جبکہ اون لوگون نے میرے لہجہ کو سنا اون لوگون مین سے ایک مرد نے اپنے اونٹ کو بٹھلایا

اور مجھکو سوار کر لیا اور اپنے پیچھے بٹھلا لیا یہانتک کہ وہ لوگ اپنے شہرون مین مجھے لائے اور اونھون
نے مجھکو بیچ ڈالا ایک انصاریہ عورت نے مجھکو مول لے لیا اور اپنے باغ کی خدمت پر مجھکو مقرر کیا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مجھکو آپکی خبر ہوئی میتے اپنے باغ سے کچھ خرمے
لیے پھر مین آپکے پاس آیا اور مین نے آپکے پاس بہت آدمی پائے وہ خرمے مین نے آپکے سامنے
رکھدئے آپنے مجھسے دریافت فرمایا یہ کیا ہے مین نے کہا صدقہ ہے آپنے لوگون سے فرمایا کہاؤ اور خود
آپنے نکہائے پھر جب تک خدانے چاہا مین آپکے پاس نہ آیا پھر مینے پہلی بار کی مثل خرمے لیئے اور آپکے
پاس آیا اور آپکے پاس آدمیون کو پایا اور خرمون کو آپکے سامنے رکھدیا آپنے پوچھا یہ کیا ہے مین نے
عرض کیا ہدیہ ہے آپنے بسم اللہ کہکر خرمے کہائے اور لوگون نے بھی کہائے مین نے اپنے دل مین
کہا کہ یہ امر آپکی نشانیون مین سے ہے مین آپکے پیچھے پھرنے لگا آپنے میرے پھرنے کو سمجھ لیا اور اپنے
اپنا کپڑا ڈھیلا کر دیا یکایک مین نے دیکھا مہر نبوت بائین شانہ کی طرف تھی جاننے کا جیسا حق تھا مین
جان لیا پھر مین پلٹ کر آپکے سامنے بیٹھ گیا پھر مین نے اشہدان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ کہا۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق پر تخریج کی ہے کہا ہے کہ مجھسے عاصم بن عمر
بن قتادہ نے محمود بن لبید سے اونھون نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے سلمان
انفارسی نے یون حدیث کی ہے کہ مین اہل فارس سے ایک مرد تھا اور میرا باپ کھیتی کرتا تھا اور مجھسے
وہ نہایت درجہ محبت کرتا تھا یہانتک کہ اوس نے مجھکو گھر مین اس طور سے روک رکھا تھا جیسے لڑکی
مکان مین روک رکھی جاتی ہے مین نے آتش پرستی مین اتنی کوشش کی تہی کہ مین آتشکدہ کا خاص خزانہ
اور وہ خادم تھا کہ آگ جلاتا ہے اور مین ایسا بیخبر تھا کہ آدمیون کے امور سے کسی امر کو نہین جانتا
تھا مگر جس کام مین مین رہتا تھا اوسکو خوب جانتا تھا اور میرے باپ کی ایک زمین تھی اوسمین بعض
کام تھا اوس نے مجھکو بلایا اور کہا اے میرے پیارے بیٹے مین اپنی اس زمین سے غافل رہا
اور اوسکی اطلاع مجھکو ہونی ضرور ہے تو اس زمین کی طرف جا اور آدمیون سے ایسا ایسا کہو اور میرے
پاس آنے سے رُک نہ رہنا اگر تو میرے پاس آنے سے رُک رہے گا تو مجھکو اپنے انتظار سے کل کاروبار سے

بیکار کر دے گا مین کسی کام کا نہ رہونگا مین اپنے مکان سے اپنے عرب کی زمین کا ارادہ کر کے نکلا اور مین
نصاریٰ کے کینسہ کی طرف گذرا مین نے کینسہ مین نصاریٰ کی آواز سنی مین نے پوچھا یہ کیا ہے لوگون
نے کہا یہ نصاریٰ ہین نماز پڑہتے ہین۔ مین کینسہ مین دیکھنے کے لیے گیا مین نے اونکا جو حال دیکھا
مجھکو بھلا معلوم ہوا واللہ مین اونکے پاس بیٹھا رہا یہانتک کہ سورج غروب ہو گیا میرے باپ نے
میرے ڈہونڈنے کے لیے ہر طرف آدمیون کو بھیجا رات کے وقت مین اوسکے پاس آیا اور اوسکی زمین
کی طرف مین نہین گیا میرے باپ نے مجھسے پوچھا تو کہان تھا مین نے تجھسے نہین کہا تھا کہ تو نہ
ٹھیرنا مین نے کہا اے بابا مین اون لوگون کی طرف گذرا کہ اونکو لوگ نصاریٰ کہتے ہین مجھکو اونکی
نماز اور دعا پسند آئی مین دیکھنے کے لیے بیٹھ گیا کہ کس طور سے نماز پڑہتے ہین اور دعا مانگتے ہین
میرے باپ نے کہا اے میرے بیٹے تیرا دین اور تیرے باپ دادا کا دین اونکے دین سے اچھا ہے
مینے کہا واللہ یہ دین اونکے دین سے اچھا نہین ہے نصاریٰ وہ لوگ ہین کہ اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہین اور اوس سے
دعا مانگتے ہین اور اوسکی نماز پڑہتے ہین اور ہم عبادت نہین کرتے مگر اوس آگ کی کہ اپنے ہاتھون سے اوسکو
بھڑکاتے ہین جس وقت ہم اوس آگ کو چھوڑ دیتے ہین تو وہ مر جاتی ہے یہ سنکر میرے باپ نے مجھپر خوف
کیا اور میرے پاؤن مین لوہے کی زنجیر ڈالدی اور مجھکو مکان مین اپنے پاس قید کر کے رکھا مین نے
نصاریٰ کے پاس کسی کو بھیجا اور اوس نے پوچھا کہ اس دین کی اصل کہان سے ہے جس دین پر مین
تمکو دیکھتا ہون اوہنون نے کہا شام مین ہے مین نے اون سے کہا جسوقت تمہارے پاس شام سے
آدمی آوین تو مجھکو وہان جانے کے لئے اجازت دیجئے اوہنون نے کہا ہم تجھکو خبر کر دینگے اون کے
پاس نصاریٰ سے تاجر لوگ آئے اوہنون نے میرے پاس آدمی کو بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ہمارے تاجرون
سے ہمارے پاس تاجر آئے ہین مینے اون سے کہلا بھیجا کہ جسوقت وہ تاجر حاجت روائی کر لین اور
یہان سے نکلنے کا ارادہ کرین تو مجھکو خبر کر دیجئے اوہنون نے کہا ہم خبر کر دینگے جبکہ اوہنون نے اپنی
حاجت روائی کر لی اور کوچ کا ارادہ کیا نصاریٰ نے اسکی اطلاع کے لئے میرے پاس آدمی بھیجا
میرے پاؤن مین جو زنجیر تھی مینے اوسکو نکال ڈالا اور اون سے جا ملا اور اونکے ساتھ چلا گیا یہانتک

کہ مین شام مین آیا جبکہ مین شام مین آیا تو بیٹے دریافت کیا کہ اہل دین نصاریٰ مین کون شخص افضل ہے
لوگون نے تبلایا کہ اسقف جو صاحب کنیسہ ہے وہ دین نصاریٰ مین افضل ہے مین اوسکے پاس آیا اور اوس سے کہا
مین اس امر کو دوست رکھتا ہون کہ تیرے کنیسہ مین رہون اور تیرے ساتھ کنیسہ مین اللہ تعالیٰ کی عبادت کرون اور تجھسے
اچھی بات سیکھون اسقف نے کہا میرے ساتھ رہو سلمان نے کہا مین اسقف کیساتھ رہتا تھا اور اسقف بڑا آدمی تھا نصاریٰ سے
صدقہ کے لئے کہتا اور اونکو صدقہ دینے مین ترغیب دلاتا تھا جب نصاریٰ صدقہ اوسکے پاس
جمع کرتے تو وہ اوسکا خزانہ جمع کرتا اور صدقہ مساکین کو نہین دیتا تھا مین نے اس کا یہ حال دیکھا تو
مجھکو اوس سے سخت دشمنی ہو گئی اوسکو زیادہ زمانہ نگذرا کہ مر گیا جبکہ لوگ اوسکے دفن کرنے کیواسطے
آئے مین نے اون سے کہا کہ یہ بُرا آدمی تھا تم سے صدقہ دینے کے لیے کہتا اور صدقہ دینے
تمکو رغبت دلاتا تھا جسوقت تم اوسکے پاس صدقہ جمع کرتے تھے وہ اپنے پاس جمع رکھتا اور مساکین
کو نہین دیتا تھا اونہون نے پوچھا اسکی کیا پہچان ہے مین نے اونکو جواب دیا کہ تمہارے پاس اوس کا
خزانہ مین نکال کے لاتا ہون اونہون نے کہا لیکر آؤ مینے اونکو سات قلال سونے اور چاندی سے
بھرے ہوئے نکال کے دئے جبکہ اونہون نے اوسکو دیکھا کہا واللہ یہ کبھی دفن نہ کیا جاویگا اوسکو ایک
لکڑی پر اونہون نے سولی دی اور اوسکو سنگسار کیا اور دوسرے مرد کو اوسکی جگہہ لائے واللہ مین نے کسی
ایسے مرد کو نہین دیکھا کہ وہ پنجگانہ نماز پڑہتا ہو اور اوس سے افضل ہو اور اجتہاد مین اوس سے اشد
ہو اور نہ کسی ایسے شخص کو دیکھا کہ وہ دنیا سے زہد اختیار کرنے اور رات دنکے آداب مین اوس سے افضل ہو
اوس کی محبت سے بیٹے ہرگز یہ نجانا کہ اوس سے پہلے مین کسی شے کو دوست رکھتا تھا مین ہمیشہ اسکے
ساتھ رہا کرتا تہا یہانتک کہ اوسکی وفات کا وقت آگیا مین نے اوس سے کہا اے شخص اللہ تعالیٰ کا
جو امر ہے تو دیکھتا ہے تو وہ آموجود ہو گیا اور مین نے واللہ کسی شے کو ہرگز تیرے مثل دوست نہین رکھا
تو مجھکو کیا حکم دیتا ہے اور میرے لئے تو کسکو وصیت کرتا ہے اوس نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے
مین نہین جانتا ہون مگر ایک مرد کو جو موصل مین ہے تو اوسکے پاس جا اوسکو میرے مثل پائیگا جب وہ
مر گیا تو مین موصل مین پہونچا اور صاحب موصل کے پاس گیا مینے اوسکو اوس راہب کے حال کی مثل اجتہاد

اور دنیا سے زہد کرنے مین بابا مین نے اوس سے کہا کہ فلان نے مجھ سے وصیت کی ہے کہ مین تیرے
پاس جاؤن اور تیرے ساتھ رہون - اوس نے کہا اے فرزند تو قیام کر مین اوسکے پاس ویسے ہی ٹھہر گیا
جیسے اوسکے دوست کے پاس ٹھہرا تھا یہانتک کہ اوسکے مرنے کا وقت آگیا مین نے اوس سے
کہا کہ فلان نے مجھکو تیرے پاس رہنے کے لئے وصیت کی تہی جو امر اللہ تعالی کا ہے تو دیکھتا ہے وہ
تیرے پاس آگیا مجھکو کسکی طرف تو وصیت کرتا ہے اوس نے کہا واللہ اے فرزند مین نہین جانتا مگر
ایک مرد کو کہ نصیبین مین ہے جس مذہب پر ہم ہین وہ اس طریق اور مذہب پر ہے تو اوسکے پاس جا
جبکہ ہمنے اوسکو دفن کر دیا مین دوسرے شخص سے جا ملا مین نے اوس سے کہا اے فلان مجھکو فلان
نے فلان کی طرف وصیت کی تھی اور فلان نے مجھکو تیری طرف وصیت کی ہے اسلیے مین آیا ہون اوس نے
کہا اے فرزند تو قیام کر مین اوسکے پاس ویسے ہی ٹھہر گیا جیسے اون راہبون کے پاس ٹھہرا تھا یہانتک
کہ اوسکی وفات کا وقت آگیا مین نے اوس سے کہا اے فلان اللہ تعالی کا جو حکم تیرے پاس آیا ہے
تو اوسکو دیکھتا ہے فلان نے مجھکو فلان کی طرف وصیت کی تہی اور فلان نے مجھکو فلان کیطرف وصیت
کی تہی اور فلان نے مجھکو تیری طرف وصیت کی تھی تو کسکی طرف مجھکو وصیت کرتا ہے اوس نے کہا
اے فرزند جس مذہب اور طریق پر ہم ہین کسیکو مین اس طریق پر نہین جانتا ہون مگر ایک مرد کو کہ عموریہ مین ہے
جو سرزمین روم سے ہے تو اوسکے پاس جا جس طریق پر ہم تہے تو اوسکو اوس طریق پر پائیگا جبکہ ہمنے اوسکو
دفن کر دیا تو مین اپنی جاے سے نکلا اور صاحب عموریہ کے پاس گیا مین نے اوسکو اون سے پہلے
راہبون کے حال پر پایا مین اوسکے پاس ٹھہر گیا اور مین نے کسب مال کیا یہانتک کہ میرے پاس
بہت سی بکریان اور گائین ہوگئین پہر اوسکی موت آموجود ہوگئی مین نے اوس سے کہا اے شخص مجھکو
فلان راہب نے فلان راہب کے پاس وصیت کی اور فلان نے فلان راہب کے پاس وصیت کی
اور فلان نے فلان کے پاس وصیت کی اور فلان نے تیرے پاس وصیت کی تہی تیرے پاس اللہ تعالی
کا جو امر آیا ہے تو اوسکو دیکھتا ہے مجھکو کسکی طرف وصیت کرتا ہے اوس راہب نے کہا اے فرزند مجھکو یہ
معلوم نہین کہ جس مذہب اور طریق پر ہم تھے کوئی باقی رہا ہے جو مین تجھ سے کہون کہ اوسکے پاس تو جا

ولیکن تیرے لیے اُس نبی کا زمانہ آگیا ہے کہ وہ حرم سے ظہور کریگا اوسکے ہجرت کی جاے دو پتھریلی
زمینون کے درمیان ایک ایسی شورزار زمین مین ہوگی کہ اوسمین کھجور کے درخت ہونگے اور اوس
نبی مین ایسی علامتین ہونگی کہ نہ چھپینگی اوسکے دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت ہوگی وہ نبی
ہدیہ کہائیگا اور صدقہ نہ کہائیگا اگر تجھکو یہ طاقت ہو کہ اون ملکون تک پہونچ سکے تو وہان جا
اسلیے کہ تیرے لیے اوس نبی کا زمانہ آگیا ہے جبکہ ہمنے اوس راہب کو دفن کردیا تو مین اوتنی
مدت تک ٹھہر گیا کہ ہماری طرف کچھ مرد جو عرب کے تجار اور بنی کلب سے تھے گزرے مین نے
اون سے کہا مجھکو اپنے ساتھ سوار کرکے لے چلو اور مجھکو سرزمین عرب مین پہونچا دو اور میری یہ گائے
اور بکریان تم لے لو اونہون نے قبول کیا مین نے اپنی گائے بکریان اونکو دیدین اونہون نے مجھکو
سوار کرلیا یہانتک کہ وہ مجھکو وادی قری مین لائے اونہون نے مجھپر ظلم کیا اور غلام بنا کے اوس یہودی
مرد کے ہاتھ بیچ ڈالا جو وادی قری مین رہتا تھا واللہ مین نے کھجورون کے درختون کو دیکھا اور
مین نے یہ طمع کیا کہ میرے دوست نے جس شہر کی تعریف کی تہی وہ یہی شہر ہوگا یہ امر مجھکو متحقق نہ ہوا تھا
یہانتک کہ ایک یہودی مرد وادی قرے کا رہنے والا جو بنی قریظہ سے تھا وہ آیا اور اوسنے اوس شخص
سے جسکے پاس مین تھا مجھکو مول لے لیا وہ یہودی مجھکو اپنے ساتھ لیکر نکلا اور مدینہ منورہ مین مجھکو
لایا خدا کی قسم وہ شہر نہ تھا مگر میرا دیکھا ہوا مینے اوسکی صفت پہچانی مین اپنی غلامی کی حالت مین
اپنے صاحب کے ساتھ ٹھیرا اور اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین مبعوث کیا مجھسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی امر ذکر نہین کیا جاتا تھا مین اپنی غلامی کی حالت مین تھا
یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم مقام قبا مین تشریف لائے اور مین اپنے مالک کا کام اوسکے
کھجور کے درختون مین کر رہا تھا خدا کی قسم مین نخلستان مین تھا کہ اوس یہودی کے چچا کا بیٹا میرے
پاس آیا اوس نے مجھسے کہا کہ اے فلان اللہ تعالی بنی قیلہ کو قتل کرے خدا کی قسم وہ لوگ اسوقت
مقام قبا مین ایک مرد کے پاس جمع ہین جو مکہ سے آیا ہے وہ لوگ یہ زعم کرتے ہین کہ وہ نبی ہے خدا کی
قسم مجھکو یہ سننے کے ساتھہی لرزہ آگیا یہانتک مین کانپا کہ مینے یہ گمان کیا کہ مین اپنے مالک پر گر پڑونگا

اورمین یہ پوچھتا ہوا اوترا یہ کیا خبر ہے اور وہ کون شخص ہے جسکا یہ ذکر ہے میرے مالک نے ہاتھ اوٹھایا
اور نہایت زور سے ایک گھونسا مجھکو مارا اور کہا تو اپنے آپ کو دیکھہ اور اس خبر کو تو کیون پوچھتا ہے اپنا
کام کرمین نے کہا کچھ نہین ہے مین نے ایک خبر سنی تھی اوسکو مین دریافت کرتا تھا مین نے چاہا کہ اوس
خبر کو معلوم کرون مین اپنی جگہہ سے نکلا اور لوگون سے اوسکو پوچھا ایک عورت مجھکو ملگئی کہ وہ میرے
مالک کی تھی مین نے اوس سے پوچھا تو یہ معلوم ہوا کہ اوسکے گھر کے سب لوگ مسلمان ہوگئے ہین اوس نے
میری رہبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جب رات ہوگئی اور میرے پاس میرے کہانے
سے کچھہ تھا مین نے اوسکو اوٹھا لیا اور مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ مقام
قبا مین تشریف رکھتے تھے مین نے آپ سے عرض کیا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ آپ مرد صالح ہین اور آپکے
ساتھہ آپکے اصحاب ہین جو کہ غربا ہین اور میرے پاس صدقہ سے کچھہ تھا جو لوگ ان ملکون مین رہتے ہین
مین نے آپ لوگون کو اون سے اس صدقہ کے لئے احق دیکھا لیجئے وہ یہ ہے اور آپ اوسے کہایئے
یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک روک لیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا تم لوگ
کہاؤ اور آپنے نہین کہایا مینے اپنے دل مین کہا کہ میرے دوست نے جو وصف مجھ سے بیان کیا تھا اوسمین
سے یہ ایک خو ہے پہر مین اپنی جاے کو واپس چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا سے مدینہ منورہ
کی طرف پلٹ گئے میرے پاس جو شے تھی مین نے اوسکو جمع کیا پہر مین اوسکو آپکے پاس لایا اور آپ سے
مینے کہا کہ مینے آپکو دیکھا کہ آپ صدقہ نہین کہاتے ہین اور یہ ہدیہ ہے اور کرامت ہے صدقہ نہین ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کہایا اور آپکے اصحاب نے کہایا مین نے اپنے دل مین کہا یہ دو
عادتین ہین جن کو میرے دوست راہب نے بیان کیا تہا کہ وہ نبی صدقہ نہ کہائیگا اور ہدیہ کہائیگا پھر مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اوسوقت ایک جنازہ کے پیچھے جارہے تھے اور دو چادرین صوف کی
اوڑھے ہوئے تہے اور اپنے اصحاب مین تھے مین آپکے گرد پہرنے لگا کہ خاتم نبوت کو جو آپکی پشت مبارک
مین ہے اوسکو دیکھون جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا کہ مین آپکے گرد پہر رہا ہون تو
رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے یہ پہچان لیا کہ مجھسے کسی شے کا وصف کیا گیا ہے جو مین اوس کا ثبوت چاہتا

ہون آپنے اپنی چادر اپنی پشت مبارک سے علیحدہ کردی مین نے آپکے دونون شانون کے بیچ مین خاتم
نبوت کو ویسے ہی دیکھا جیسے میرے دوست راہب نے مجھسے وصف کیا تھا مین مہر نبوت کی طرف
جھک گیا مین مہر نبوت کو بوسہ دیتا تھا اور روتا تھا آپ نے فرمایا اے سلمان پیٹھ کے پیچھے سے
پلٹ آؤ مین آپکی پیٹھ کے پیچھے سے پلٹ گیا اور مین آپکے سامنے بیٹھہ گیا اور مین اس امر کو دوست
رکھتا تھا کہ آپکے اصحاب آپکی نبوت کے متعلق مجھسے سنین مین نے وہ باتین آپ سے کہین جبکہ مین
فارغ ہوا تو آپنے مجھہ سے فرمایا اے سلمان تم مکاتب ہوجاؤ مین نے اپنے مالک سے تین سو کھجور کے
درختون اور چالیس اوقیہ پر اپنے آپکو مکاتب بنایا یعنی آزاد بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اصحاب نے کھجور کے چھوٹے چھوٹے درختون سے جس مقدار مین اونکے پاس تھے میری اعانت کی
کسی نے تیس اور کسی نے بیس اور کسی نے دس درخت کھجور کے مجھکو دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھسے فرمایا کہ ان درختون کے لیے گڑھے کھودو جس وقت تم گڑھے کھودنے سے فارغ ہوجاؤ
تو مجھکو بلالو مین اپنے ہاتھہ سے اون درختون کو لگاؤنگا مین نے اون درختون کے لیے گڑھے کھودے
اور میرے دوستون نے گڑھے کھودنے مین میری اعانت کی جہان جہان وہ درخت لگائے جاتے
وہان وہان مینے گڑھے کھودے یہان تک کہ ہم گڑھے کھودنے سے فارغ ہوگئے پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے ہم وہ چھوٹے چھوٹے درخت آپکے پاس اوٹھا کے لاتے تھے اور آپ اپنے
دست مبارک سے اون کو گڑھون مین رکھتے تھے اور اوسکے اوپر مٹی برابر کرتے تھے اللہ تعالی کی قسم
ہے کہ اوس نے آپکو حق کے ساتھہ مبعوث کیا ہے اون چھوٹے درختون مین سے ایک درخت بھی
خشک نہین ہوا سب ہرے بھرے ہوگئے۔

اب میرے ذمہ دراہم باقی رہ گئے تھے آپکے پاس کوئی مرد بعض معدنون سے کبوتر کے انڈے کی
برابر سونا لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا اے سلمان یہ سونا تم لے لو اور تمپر جو قرض ہے
اوسکو اس سے ادا کردو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ذمہ جو کچھہ قرض
ہے اس سونے سے وہ کہان ادا ہوگا (یعنی یہ سونا تھوڑا ہے اور قرض بہت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالی جتنا تمہارا قرض ہے اسی سونے سے ادا کردیگا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری
جان اوسکے ہاتھ مین ہے مین نے اوس سونے سے قرض خواہون کو چالیس اوقیہ وزن کرکے ادا کردے
اور جتنا سونا مین نے اونکو دیا تھا اوسکی مثل میرے پاس باقی رہ گیا۔

ابو نعیم نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن کے طریق سے سلمان سے روایت کی ہے سلمان نے کہا کہ جو لوگ
رام ہرمز مین پیدا ہوئے تھے اونہین مین تھا مین اپنے قریہ کے لڑکون کے ہمراہ جایا کرتا تھا اور اوس جگہ ایک
پہاڑ تھا اوسمین ایک غار تھا مین ایک دن تنہا گیا یکایک مین نے اوس غار مین ایک لانبے قد کے
آدمی کو دیکھا کہ صوف کے کپڑے پہنے تھا اور اوسکی جوتیان بھی بالون کی تہین اوس نے مجھکو اشارا
کیا مین اوسکے قریب گیا اوس نے مجھسے پوچھا اے لڑکے تو عیسی بن مریم علیہما السلام کو پہچانتا ہے
مین نے کہا نہین پہچانتا اور نہ مین نے اونکا نام سنا اوس نے کہا تو جانتا ہے کہ عیسی بن مریم کون ہے
وہ اللہ تعالی کا رسول ہے جو شخص عیسی علیہ السلام پر ایمان لائیگا کہ وہ رسول اللہ ہے اور اوس
رسول پر ایمان لائیگا کہ عیسی علیہ السلام کے بعد آئیگا اور اوس کا نام احمد ہے اوسکو اللہ تعالی دنیا کے
غم سے نکال کے آخرت کی آسائش اور راحت اور نعمت دیگا مین نے دیکھا کہ اوسکے دونون ہونٹون
سے حلاوت اور نور نکل رہا تھا میرا دل اوسپر فریفتہ ہوگیا اوس نے اول جو شے مجھکو سکھائی یہ تھی لا الہ
الا اللہ عیسی بن مریم رسول اللہ و محمد بعدہ رسول اللہ والبعث بعد الموت اور مجھکو نماز مین قیام تعلیم کیا
اور کہا جسوقت تو نماز مین کھڑا ہو تو روبقبلہ کھڑا رہیو اور جسوقت تجھکو آگ بیچ مین لے تو اوسکی
طرف التفات نہ کیجیو اور اگر تیری ماں اور تیرا باپ تجھکو بلاے اور تو نماز فریضہ مین ہو تو التفات نہ کیجیو
مگر اللہ تعالی کے رسولون سے کوئی رسول تجھکو بلاے اور تو نماز فریضہ مین ہو تو اپنی نماز کو قطع کردیجیو اسلئے
کہ اللہ تعالی کا رسول تجھکو نہ بلائیگا مگر وحی سے کہ وہ وحی اللہ تعالی کی طرف سے ہوگی پھر اوس مرد
نے مجھسے کہا کہ تو محمد ابن عبد اللہ کو جو تہامہ کے پہاڑون سے ظہور کرینگے اگر تو پاے تو اونپر ایمان
لائیو اور اونکو میرا اسلام کہدیجیو مین نے اوس مرد سے کہا کہ محمد بن عبد اللہ کی صفت بیان کرو اوس نے
کہا وہ نبی ہین اونکو لوگ نبی الرحمۃ کہین گے وہ محمد بن عبد اللہ ہین تہامہ کے پہاڑون سے ظہور کرینگے

اور اونٹ اور گدہے اور گھوڑے اور خچر پار سوار ہونگے اور آزاد اور غلام اونکے نزدیک برابر ہونگے اور اونکے قلب اور جوارح مین رحمت ہوگی اور اونکے دونون شانون کے بیچ مین ایک انڈا کبوتر کے انڈے کی مثل ہوگا اوسپر لکھا ہوگا اوسکے باطن مین یہ لکھا ہوگا (اللہ وحدہ لاشریک محمد رسول اللہ) اور اوسکے ظاہر مین یہ لکھا ہوگا (توجہ حیث شئیت فانک المنصور) وہ ہدیہ کہا ئینگے اور صدقہ نہ کہا ئینگے وہ حقد اور حسد نکرینگے اور جو شخص اون سے عہد کریگا وہ اوسپر اور مسلمان پر ظلم نکرینگے۔

طبرانی نے اور ابونعیم نے شرجبیل بن السمط کے طریق سے سلمان رضہ سے روایت کی ہے سلمان نے کہا کہ مین دین کی خواہش مین نکلا جو لوگ اہل کتاب سے کچھہ لوگ رہبانون مین باقی رہ گئے تہے اونکو مینے پایا وہ رہبان یہ کہتے تہے کہ یہ زمانہ اس نبی کا ہے کہ عرب کی زمین سے ظہور کریگا اوس نبی کی بہت سی علامتین ہین اون علامتون مین سے ایک علامت یہ ہے کہ ایک خال مدور اوسکے دونون شانون کے درمیان ہوگا وہ خاتم نبوت ہے مین ایسے وقت عرب کی زمین مین جا پہونچا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کیا تہا جو کچھہ اون اہل کتاب نے کہا تہا مین نے کل دیکہا اور مینے خاتم نبوت دیکھی مین نے یہ شہادت دی لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ۔

بیہقی اور ابونعیم نے بریدہ کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ سلمان اتنے اتنے نخلون کے عوض مکاتب ہوئے جو اونکو بوتے تہے اور اونکی خدمت کرتے تہے یہانتک کہ وہ درخت پھل لاتے تہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپنے کل درخت لگائے مگر ایک درخت کہ اوسکو حضرت عمر رضہ نے لگایا تہا کل درخت اوسی سنہ مین پھل لائے لیکن وہ درخت پھل نہ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس درخت کو کس نے بویا تہا لوگون نے کہا عمر رضہ نے آپ نے اوس درخت کو اوکھاڑا اور اپنے دست مبارک سے اوسکو بودیا وہ درخت اوسی سال مین بار آور ہوگیا۔

ابن سعد اور ابونعیم نے ابوعثمان النہدی کے طریق سے سلمان سے روایت کی ہے سلمان نے کہا کہ مین اپنے اہل سے اس شرط پر مکاتب ہوا کہ اونکو کہجور کے پانسو درخت لگا دون گا جب وہ بار آور ہوجاوینگے تو مین حر ہوجاونگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ اپنے دست مبارک سے

درخت لگاتے تھے ایک درخت مینے اپنے ہاتھ سے لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لگائے ہوئے سب درخت پھل لائے مگر وہ ایک میرا لگایا ہوا درخت پھل نہ لایا۔

حاکم اور بیہقی نے ابو الطفیل کے طریق سے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اتنا سونا عطا فرمایا اور اپنے انگوٹھے اور اوسکی برابر کی انگلی کو جو ابہام ہے حلقہ بنا کے بتایا کہ جس سے درہم کی مثل صورت ہوجاتی ہے یعنی سونے کی ایک گول ٹکیہ درہم کی مثل مجھکو دی اگر کوہ احد ایک پلہ مین رکھا جاتا اور دوسرے پلہ مین وہ سونے کی ٹکیہ رکھی جاتی تو سونے کا پلہ احد کے پلہ سے غالب رہتا۔

احمد اور بیہقی نے دوسری وجہ سے سلمان سے روایت کی ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو وہ سونا دیا آپنے فرمایا کہ اس سے اپنا قرض چھڑا دو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ جو قرض ہے یہ سونا ادتنا کہان ہے آپنے اوس سونے کو اپنی زبانِ مبارک پر پھیر اپھیر اوسکو میری طرف پھینک دیا پھر آپنے فرمایا اوسکو لیجاؤ اللہ تعالی اس سے تمہارا قرض ادا کر دیگا مین چلا گیا اور اوس سونے سے مینے چالیس اوقیے قرض خواہون کو وزن کر کے پورے دے دئے۔

ابن اسحاق اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے اپنے طریق سے تخریج کی ہے کہا ہے کہ مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث کی ہے عاصم نے کہا مجھ سے اوس شخص نے حدیث کی ہے جس نے عمر بن عبد العزیز سے سنا ہے عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ مجھسے سلمان کی حدیث یون بیان کی گئی ہے کہ صاحب عموریہ نے اپنی وفات کے وقت سلمان سے کہا کہ سرزمین شام مین دو جنگل ہین وہان تم جاؤ اونمین ایک مرد ہے کہ ایک جنگل سے نکل کے دوسرے جنگل مین سال بھر مین رات کے وقت جاتا ہے اوسکے سامنے بیمار لوگ آتے ہین کسی مریض کے واسطے وہ دعا نہین کرتا مگر وہ شفا پاتا ہے تم اس دین کو جو مجھسے پوچھتے ہو اوس سے پوچھو سلمان رض نے کہا مین اپنے مقام سے نکلا اور جہان وہ مرد رہتا تھا پہونچا ایک سال تک مین ٹھہرا رہا یہانتک کہ وہ اوس معینہ رات مین نکلا مینے اوس کا مونڈھا پکڑ لیا اور مینے اوس سے کہا رحمک اللہ اور پوچھا کیا حنیفیت ابراہیم علیہ السلام

۵ بیہقی نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد منقطع ہے اور اسمین ایک مجہول مرد ہے ۱۲

کا دین ہے اوس مرد نے کہا تیرے لیے وہ وقت آگیا کہ ایک نبی اس بیت اللہ کے نزدیک
اس حرم مین اس دین کے ساتھہ مبعوث ہوگا جبکہ سلمان رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ ذکر کیا آپ نے فرمایا اے سلمان اگر تو میری تصدیق کیا کرتا تھا تحقیق تو نے عیسی بن
مریم علیہما السلام کو دیکھا۔[۵]

ابن اسحاق اور بیہقی نے اپنے طریق سے روایت کی ہے کہ مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے
حدیث کی ہے کہ ہمارے شیوخ نے کہا ہے کہ ہم لوگون سے عرب مین کوئی شخص زیادہ عالم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے نہ تھا ہمارے ساتھہ یہود تھے اور وہ لوگ اہل کتاب
تھے اور ہم لوگ بت پرست تھے جس چیز سے یہود کراہت کرتے جسوقت ہمکو یہود سے وہ چیز پہونچتی
وہ یہ کہتے تھے کہ اب ایک نبی مبعوث ہوگا اوس کا زمانہ آگیا ہے ہم اوس نبی کی پیروی کرینگے اور
تمکو ایسا قتل کرینگے جیسے عاد اور ثمود قتل کئے گئے ہین جبکہ اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو مبعوث کیا ہمنے آپکا اتباع کیا اور یہود نے آپکی نبوت سے انکار کیا اللہ تعالی نے یہود کے
باب مین یہ آیت نازل فرمائی (وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا الآیۃ)

بیہقی اور ابو نعیم نے علی ازدی سے روایت کی ہے کہ یہود کہتے تھے اے اللہ ہمارے
واسطے اس نبی کو مبعوث کر کہ ہمارے اور آدمیون کے درمیان حکم کرے یعنی حق کو ظاہر کرے

حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رض سے تخریج کی ہے کہ خیبر کے یہود بنی غطفان سے جنگ
کرتے تھے جسوقت جنگ مین وہ مقابل ہوئے یہود خیبر بھاگ گئے یہود نے اس دعا کے ساتھہ
اللہ تعالی سے حمایت چاہی (اللہم انا نسالک بحق محمد النبی الامی الذی وعدتنا ان تخرجہ لنا فی
آخر الزمان الا نصرتنا علیہم) اے ہمارے اللہ تعالی ہم تجھسے بحق محمد صلعم چاہتے ہین کہ بنی غطفان
پر ہمکو تو نصرت دے محمد وہ نبی امی ہے کہ تو نے وعدہ کیا ہے کہ آخر زمانہ مین تو اوس نبی کو ہمارے
لیے پیدا کرے گا اور تو ہمکو اونپر نصرت دے جسوقت یہود مقابل ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے اور
غطفان کو بھگا دیتے تھے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے یہود نے آپکا انکار کیا

اللہ تعالی نے اپنے اس قول کو نازل کیا۔ (وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا)
ابن اسحاق اور احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ مین اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے
اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے محمود ابن لبید کے طریق سے سلمہ بن سلامتہ بن وقش سے روایت
کی ہے کہ ہمارے درمیان ایک یہودی تھا وہ اپنی قوم بنی عبدالاشہل کی محفل کی طرف صبح کو گیا اور
اوس نے بعث یعنی مرنے کے بعد اوٹھنے اور قیامت اور جنت اور دوزخ اور حساب اور میزان
کو ذکر کیا اور کہا کہ یہ امور اون بت پرستون کے لئیے ہین کہ جو یہ گمان نہین کرتے ہین کہ مرنے کے
بعد اوٹھائے جاوینگے اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے یہ ذکر کیا تھا لوگون نے
اوس سے کہا اے فلان تیرا بھلا ہو کیا یہ ہونے والا ہے کہ آدمی مرجانے کے بعد اوس جہان مین
اوٹھائے جاوینگے جسمین جنت اور دوزخ ہے اور اونکے اعمالون کی جزا اونکو دی جاویگی اوس یہودی
نے کہا بیشک ایسا ہوگا قسم ہے اوس ذات کی کہ اوسکے ساتھ حلف کیا جاتا ہے مین اس امر کو
دوست رکھتا ہون کہ میرا حصہ اوس آگ سے ہو کہ بڑے تنور تم لوگ اپنے مکان مین روشن کرو اور
اوسکو گرم کرو پھر تم اوس تنور مین مجھکو ڈالدو اور اوسکو بند کردو اور مین دوزخ کی آگ سے کل کے دن
نجات پاؤن اوس سے پوچھا گیا اے فلان اسکی کیا علامت ہے اوس نے کہا کہ ان شہرون کی
طرف سے ایک نبی مبعوث کیا جائیگا اور اوس نے اپنے ہاتھ سے مکہ اور یمن کی طرف اشارا کیا لوگون
نے اوس سے پوچھا کس وقت اوس نبی کے مبعوث ہونیکا تو گمان کرتا ہے راوی کہتا ہے اوس نے
میری طرف دیکھا اور مین قوم مین کم سن تھا یہ کہا کہ اگر یہ لڑکا اپنی عمر کو گزار دے گا تو اوس نبی کو پائیگا
اوسکے کہنے کے بعد کچھ رات دن نہین گزرے کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث
کیا اور آپ ہم لوگون مین زندہ ہین اور ہم آپ پر ایمان لائے ہین اور ہمنے آپکی تصدیق کی ہے
اور اوس کہنے والے نے بغاوت اور حسد سے آپکا انکار کیا ہمنے اوس سے کہا اے فلان کیا تو
وہ شخص نہین ہے کہ تو نے ہمسے آپکی رسالت کے باب مین کہا تھا جو کچھ کہا تھا اور تو نے ہمکو آپکی خبر دی تھی اوس نے
کہا آپ وہ نبی نہین ۔

بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے اور خرائطی نے ہواتف مین خلیفہ بن عبدہ سے روایت کی ہے
خلیفہ نے کہا مین نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا کہ تمہارے باپ نے زمانہ جاہلیت مین کیونکر
تمہارا نام محمد رکھا اونہون نے کہا جو سوال تمنے مجھسے کیا ہے مین نے بھی اپنے باپ سے وہی سوال
کیا تھا میرے باپ نے کہا کہ چار آدمی بنی تمیم سے نکلے چوتھا مین تھا ایک مین اور دوسرا سفیان بن
مجاشع بن دارم تیسرا یزید بن عمر بن ربیعہ چوتھا اسامہ بن مالک بن خندف جبکہ ہم ملک شام مین
وارد ہوئے ایک ایسے تالاب پر اوترے کہ اوسپر درخت تھے ایک شخص دیر کا رہنے والا ہمارے
قریب آیا اور اوس نے پوچھا تم کون لوگ ہو ہمنے کہا ہم بنی مضر سے ایک قوم کے لوگ ہین اوس نے
کہا قریب مین تم لوگون مین سے جلد ایک نبی مبعوث کیا جائیگا تم اوسکی طرف دوڑو اور اوس سے
اپنا حصہ لو ہدایت پاؤ وہ نبی خاتم النبیین ہے ہمنے اوس سے پوچھا اوس نبی کا کیا نام ہے اوس نے
کہا محمد ہے جبکہ ہم اپنے اہل کی طرف گئے ہم چارون آدمیونمین سے ہر ایک کے ایک ایک لڑکا
پیدا ہوا ہر ایک نے اپنے فرزند کا نام محمد رکھا۔

ابن سعد نے سعید ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ عرب لوگ اہل کتاب اور کاہنون سے یہ
سنتے تھے کہ ایک نبی عرب سے مبعوث ہوگا اوس کا نام محمد ہوگا عربون سے جس شخص کو یہ خبر پہونچی
اوس نے نبوت کی طمع سے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا۔

ابن سعد نے قتادہ بن السکن العرنی سے روایت کی ہے کہ بنی تمیم مین محمد بن سفیان بن
مجاشع تھا اور ترساون کا پیشوا تھا اوس نے اپنے باپ سے کہا کہ عرب مین ایک نبی ہوگا اوس کا
نام محمد ہوگا اسلیے اوس نے محمد نام رکھا۔

اور بیہقی نے مروان بن الحکم کے طریق سے معاویہ بن ابوسفیان سے روایت کی ہے کہا کہ ابوسفیان
بن حرب نے مجھسے حدیث کی کہ مین اور امیہ بن ابی الصلت شام کی طرف گئے کہ ہم اوس قریہ کی
طرف گزرے جسمین نصاریٰ تھے جبکہ نصاریٰ نے امیہ کو دیکھا اوسکی تعظیم کی اور اکرام کیا اور اونہون
نے یہ ارادہ کیا کہ امیہ اونکے ساتھ جاے امیہ نے مجھسے کہا اے ابوسفیان تم میرے ساتھ چلو

تم ایک ایسے مرد کی طرف جاؤ گے کہ نصرانیتہ کا علم اوسکی طرف منتہی ہو گیا ہے مین نے امیہ سے
کہا مین ہمارے ساتھ نہین جاتا امیہ گیا اور واپس آگیا اور مجھسے کہا کہ جو بات مین تم سے
کہون کیا تم اوسکو چھپاؤ گے مین نے کہا بیشک چھپاؤن گا امیہ نے کہا کہ اوس مرد نے جس پر
علم الکتاب منتہی ہو گیا ہے مجھسے یہ حدیث کی ہے کہ نبی مبعوث ہو گیا ہے اوسکے کہنے سے مین نے
یہ گمان کیا کہ وہ نبی مین ہی ہون اوس نے کہا وہ نبی تم لوگون مین سے نہین ہے وہ اہل مکہ سے
ہے مین نے اوس سے پوچھا اوس کا نسب کیا ہے اوس نے کہا اوسکا نسب اوسکی قوم کا
منتخب ہے اور مجھسے یہ کہا اسکی علامت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد شام کو اسی بار زلزلہ
آیا ہے اور ایک زلزلہ باقی رہا ہے کہ اوس زلزلہ سے شام مین شر اور مصیبت داخل ہوگی جب
ہم ایک ٹیکری کے قریب پہونچے تو یکایک ایک شتر سوار کو ہمنے دیکھا ہمنے اوس سے پوچھا
تو کہان سے آرہا ہے اوس نے کہا شام سے آتا ہون ہم نے اوس سے پوچھا کیا کوئی حادثہ واقع
ہوا ہے اوس نے کہا ہان حادثہ ہوا شام مین ایک ایسا زلزلہ آیا کہ اوس سے شام مین شر اور
مصیبت داخل ہوئی ہے۔

ابو نعیم نے کعب اور وہب بن منبہ سے روایت کی ہے دونون نے کہا ہے کہ بخت نصر
نے اپنے سونے مین ایک ایسا عظیم خواب دیکھا جسنے اوسکو بے چین کر دیا جبکہ بخت نصر بیدار
ہوا تو اوس خواب کو بھول گیا اوس نے اپنے کاہنون اور جادوگرون کو بلایا اور خواب مین
اندوہ سے جو صدمہ پہونچا تھا اوس سے اونکو خبر کی اور اون سے اوسکی تعبیر چاہی اونہون نے
اوس سے کہا کہ ہمارے سامنے خواب کو بیان کرو بخت نصر نے کہا مین اوسکو بھول گیا اونہون نے
کہا جب تک تو بیان نکرے گا ہمکو اوسکی تاویل پر قدرت نہوگی بخت نصر نے دانیال علیہ السلام
کو بلایا اور آپکو خبر کی دانیال علیہ السلام نے فرمایا تو نے ایک ایسی عظیم بت کو دیکھا جسکے دونون
پاؤن زمین مین تھے اور اوسکا سر آسمان مین اعلیٰ حصہ اوسی کا سونے کا تھا اور اوسط حصہ چاندی کا
اور اسفل حصہ تانبے کا اور اوسکی دونون پنڈلیین لوہے کی تھین اور اوسکے دونون پاؤن سفالی تھے

اوسکو تو دیکھہ رہا تھا اور اوسکا حسن اور اوسکی صنعت کی درستی تجھکو تعجب مین ڈالتی تھی اللہ تعالی
نے ایک پتھر آسمان سے اوسپر ڈالا وہ پتھر اوسکے اعلی راس پر گرا اوس نے اوسکو پیس ڈالا یہان تک
کہ اوسکو آٹا کر دیا اوسکا سونا اور چاندی اور تانبا اور سونا اور ٹھکرا خلط ملط ہوگیا اس وقت تجھکو یہ خیال
پیدا ہوا کہ اگر تمام انسان اور جنات جمع ہو کے بعض کو بعض سے جدا کرین تو اونکو اسپر قدرت
نہوگی اور اگر ہوا چلیگی تو اوسکو پراگندہ کر ڈالے گی اور تو نے اوس پتھر کو دیکھا تھا کہ پھینکا گیا تھا وہ
بڑہتا جاتا تھا اور عظیم ہو رہا تھا اور پھیلتا جاتا تھا یہانتک کہ اوس پتھر نے کل روے زمین کو
بھر دیا تو نہین دیکھتا تھا مگر آسمان اور اوس پتھر کو بخت نصر نے کہا آپنے سچ کہا یہی وہ رویا ہے جسکو
مین نے دیکھا تھا فرما او اسکی تاویل کیا ہے حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بت وہ مختلف
امتین ہین کہ اول زمانہ اور اوسط زمانہ اور آخر زمانہ مین ہونگی اور وہ پتھر کہ بت پر پھینکا گیا تھا وہ دین
ہے کہ آخر زمانہ مین امتون کی طرف ڈالا جائیگا تاکہ اوس دین کو اللہ تعالی امتون پر غالب کرے
اللہ تعالی ایک نبی امی کو عرب سے مبعوث کریگا اللہ تعالی اوس نبی کے سبب سے جمیع امتون
اور دینون کو خوار اور پامال کر دے گا جیسا کہ تو نے پتھر کو دیکھا کہ اوس نے بت کے اصناف کو خوار
اور پامال کر دیا وہ نبی کل دینون اور امتون پر غالب ہوگا جیسا کہ تو نے پتھر کو دیکھا کہ کل روے
زمین پر غالب ہوگیا۔

ابن عساکر نے دمشق کی تاریخ مین عیسی بن داب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق رض
نے فرمایا کہ مین پیشگاہ کعبہ مین بیٹھا تھا اور زید ابن عمرو بن نفیل بھی بیٹھا تھا اوسکے پاس سے امیۃ بن
ابی الصلت گذرا اور اوس نے کہا آگاہ ہو جاؤ کہ وہ نبی جسکا انتظار کیا جاتا ہے ہم لوگون مین سے
ہوگا یا تم لوگون مین سے یا اہل فلسطین مین سے ہوگا حضرت ابوبکر رض نے کہا مین نے اس سے
قبل کسی نبی کی نسبت نہین سنا تھا کہ اوسکا انتظار کیا جاے گا اور وہ مبعوث ہوگا مین ورقہ بن
نوفل کا ارادہ کر کے نکلا اور اس حدیث کو مین نے اوسکے سامنے بیان کیا ورقہ نے سنکر کہا بیشک
اے بھتیجے ہمکو اہل کتاب اور علما نے یہ خبر دی ہے کہ یہ نبی جسکا انتظار کیا جاتا ہے نسب مین منتخب

عرب سے ہوگا اور مجھکو نسب کا علم ہے اور تیری قوم نسب مین افضل اور منتخب عرب ہے مینے پوچھا اے چچا وہ نبی کیا کہے گا ورقہ نے کہا وہ وہ کہیگا جو اوسکو کہا جائیگا یعنی اللہ تعالی جو کچھ اوس ہی سے فرمائیگا وہ مخلوق سے وہی کہے گا مگر وہ ظلم نکرے گا اور نہ ظلم کرائیگا ابوبکر الصدیق رض نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے مین ایمان لایا اور مینے تصدیق نبوت کی۔

طیالسی اور بیہقی اور ابونعیم نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے یہ روایت کی ہے کہ زید بن عمر بن نفیل اور ورقہ بن نوفل دونون دین کی تلاش مین نکلے اور موصل مین ایک راہب کے پاس پہونچے اوس راہب نے زید سے پوچھا تم کہان سے آئے ہو زید نے کہا بیت ابراہیم علیہ السلام سے آیا ہون اوس نے پوچھا کیا تلاش کرتے ہو زید نے کہا دین کی تلاش کرتا ہون راہب نے کہا اپنے مقام کی طرف تم پلٹ جاؤ قریب وقت آگیا ہے جسکو تم تلاش کرتے ہو تمہاری زمین مین ظاہر ہوگا۔

ابویعلی نے اور بغوی نے اپنی معجم مین اور طبرانی نے اور حاکم نے روایت کی ہے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے اسامہ بن زید سے اور اسامہ نے زید بن حارثہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے ملے اور آپنے زید سے کہا اے چچا مجھکو کیا ہوا ہے کہ مین تمہاری قوم کو دیکھتا ہون کہ وہ تم سے بغض رکھتے ہین زید نے کہا خدا کی قسم یہ امر بغیر کسی ایسے کینہ کے ہے کہ وہ کینہ اونکے ساتھ مجھکو ہو ولیکن مین اونکو گمراہی پر دیکھتا ہون مین اپنی جگہہ سے نکلا اس دین کی خواہش رکھتا تھا ایک شیخ کے پاس جزیرہ مین پہونچا جس شے کیواسطے مین نکلا تھا مین نے اوسکو خبر کی شیخ نے پوچھا تم کس گروہ سے ہو مینے کہا اہل بیت اللہ سے ہون اوس نے کہا تمہارے شہر سے ایک نبی نے ظہور کیا ہے یا وہ ظہور کرنے والا ہے اوسکا ستارہ طلوع ہوا ہے تم اپنے شہر کو پلٹ جاؤ اور اوس نبی کی تصدیق کرو اور اوسپر ایمان لاؤ مین اپنے شہر مین واپس آگیا اور ابتک مجھکو کچھ محسوس نہین ہوا راوی نے کہا کہ زید بن عمرو قبل مبعوث ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرگیا۔

ابن سعد اور ابونعیم نے عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ مین زید بن عمرو بن نفیل سے ملا زید مکہ

سے باہر جا رہا تھا اور حرا کا ارادہ رکھتا تھا زید اور زید کی قوم کے درمیان رنجش اور مخالفت تھی اور اول دن مین وہ مجھسے ملا تھا اوس نے اپنی قوم کا خلاف اور قوم کے معبودون سے یکسو ہونے کو اور اوس شے سے یکسو ہونے کو ظاہر کیا جسکی اون لوگون کے باپ دادا عبادت کرتے تھے زید نے کہا اے عامر مین نے اپنی قوم سے خلاف کیا ہے اور مین نے ملت ابراہیم کا اتباع کیا ہے اور جسکی عبادت ابراہیم علیہ السلام کرتے تھے مین اوسکی عبادت کرتا ہون مین اوس نبی کا انتظار کر رہا ہون کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوگا پھر وہ بنی عبد المطلب سے ہوگا اوس کا نام احمد ہوگا مجھکو گمان نہین ہے کہ مین اوس نبی کو پاؤن مین اوسپر ایمان لاتا ہون اور اوسکی تصدیق کرتا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ وہ نبی ہے اگر تیرا زمانہ عمر زیادہ ہوا اور تو اوس نبی کو دیکھے تو میرا اسلام اُس سے کہیو مجھکو اے عامر جو صفت اوس نبی کی ہے مین تجھکو اوس سے خبر دیتا ہون تجھپر مخفی نہ رہے گا وہ نبی ایک ایسا مرد ہے کہ نہ کوتاہ قد ہے اور نہ دراز قد اور اوسکے بال نہ بہت ہین اور نہ تھوڑے اور اوسکی آنکھون مین ہمیشہ سرخی رہے گی اور اوسکے دونون شانون کے بیچ مین خاتم نبوت ہوگی اور اوس کا نام احمد ہوگا اور یہ شہر اوسکے پیدا ہونے اور مبعوث ہونے کی جاے ہے پھر اوسکی قوم اوسکو اس شہر سے نکال دیگی اور اوسکی قوم اوس شے کو مکروہ سمجھے گی جو وہ لائیگا یہانتک کہ وہ یثرب کی طرف ہجرت کریگا اور اوس کا امر ظاہر ہوگا تو اس امر سے ڈریو کہ تو اوسکے ساتھ مکر کرے مین کل شہرون مین ہو پہنچا دین ابراہیم علیہ السلام کو طلب کرتا تھا اور ہر ایک یہودی اور نصاریٰ اور مجوس جس سے مین پوچھتا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ یہ دین تیرے آگے ہے اور وہ لوگ اس دین کی اس طور سے تعریف کرتے تھے جیسے مین نے اوسکی صفت تجھ سے بیان کی ہے اور وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ سوا اوس نبی کے اور کوئی نبی باقی نہین رہا عامر نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے مینے آپکو خبر کی آپنے زید پر رحمت بھیجی اور فرمایا کہ مین نے زید کو جنت مین دیکھا کہ وہ اپنے دامن زمین پر کھینچکر چل رہا ہے یعنی فخر سے جنت مین چلتا پھرتا ہے۔

ابن سعد نے شعبی کے طریق سے عبد الرحمن بن زید بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ زید بن عمرو

بن نفیل نے کہا کہ مین شام مین تھا ایک راہب کے پاس گیا اوس سے مین نے بتون کی عبادت
اور یہودیت اور نصرانیت سے اپنی کراہت کا ذکر کیا اوس راہب نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون
کہ تم دین ابراہیم علیہ السلام کا ارادہ کرتے ہو اے سہائی اہل مکہ کے تم ایسے دین کو طلب کرتے ہو کہ
آجکے دن اوسکے ساتھ عمل نہین کیا جاتا ہے تم اپنے شہر مین پہونچ جاؤ ایک نبی تمہاری قوم سے
تمہارے شہر مین مبعوث ہوگا اور وہ بھی دین ابراہیم کو حنیفیت کے ساتھ لائیگا اور وہ نبی اللہ تعالی کے
نزدیک اکرم الخلق ہوگا۔

ابونعیم نے بروایت ابو امامۃ الباہلی کے طریق سے عمرو بن عبسۃ السلمی سے روایت کی ہے کہ مین نے قوم
کے معبودون سے جاہلیت مین منہ پھیر لیا اور مین نے دیکھا کہ قوم کے وہ معبود باطل ہین وہ لوگ پتھرون کو
پوجتے ہین مین نے ایک مرد کتابی سے ملاقات کی اوس سے مینے پوچھا افضل دین کونسا دین ہے
اوس نے کہا ایک مرد مکہ سے ظہور کریگا اور اپنی قوم کے معبودون سے بیزار ہوگا اور اون معبودون کے
غیر کی طرف بلائیگا اور وہ افضل دین کو لائیگا جب تم اوس نبی کی خبر سنو تو اوسکا اتباع کیجیو اسکے سننے
کے بعد میرا کوئی قصد نہ تھا مگر مین مکہ آتا اور لوگون سے پوچھتا تھا کہ مین کوئی نیا امر پیدا ہوا لوگ کہتے
تھے نہین مین اپنے اہل کیطرف پلٹ جاتا تھا کچھ شتر سوار میرے سامنے آئے مکہ سے نکل رہے تھے
اون سے مین نے پوچھا کیا کوئی نیا امر مکہ مین پیدا ہوا اونہون نے کہا نہین مین راستہ مین بیٹھا تھا کہ
میرے پاس سے ایک شتر سوار گذرا مینے اوس سے پوچھا تو کہان سے آرہا ہے اوس نے کہا مکہ سے
مینے اوس سے پوچھا کیا مکہ مین کوئی خبر پیدا ہوئی ہے اوس نے کہا ہان ایک مرد نے اپنی قوم کے معبودون
سے بیزاری اختیار کی ہے اور اون معبودون کے غیر کی طرف قوم کو بلایا ہے مینے اپنے دل مین کہا
وہ مرد میرا وہی صاحب ہے جسکا مین ارادہ کرتا ہون مین آپکے پاس گیا اور آپکو چھپا ہوا پایا مینے آپ سے
پوچھا آپ کون ہین آپنے فرمایا مین نبی ہون مینے پوچھا نبی کیا ہے آپ نے فرمایا رسول ہے مین نے
آپ سے پوچھا آپکو کس نے بھیجا ہے آپنے فرمایا اللہ تعالی نے مین نے پوچھا کسواسطے اللہ تعالی نے بھیجا ہے
آپنے فرمایا اسواسطے بھیجا ہے کہ تو صلہ رحمی کرے اور مخلوق کی خونریزی نکرے اور راستون مین تو امن

کرے اور بتون کو توڑے اور اللہ تعالیٰ کی تو عبادت اس طور پر کرے کہ اوسکے ساتھ تو کسی شئے کو شریک نکرے مین نے کہا جس چیز کے ساتھ آپ بھیجے گئے ہین وہ بہتر چیز ہے مین آپکی شہادت دیتا ہون کہ تحقیق مین آپ پر ایمان لایا اور آپکی نبوت کی مینے تصدیق کی کیا مین آپکے ساتھ ٹھیرون یا میرا ٹھیرنا آپ مناسب نہین دیکھتے آپ نے فرمایا جو چیز مین لایا ہون تو دیکھتا ہے کہ آدمی اوس سے کراہت کرتے ہین تو اپنے اہل مین ٹھیر جبوقت تو مجھے سنے کہ مین کسی جگہ گیا تو میرے پیچھے آئیو جبکہ مین نے سنا کہ آپ مدینہ کی طرف گئے ہین۔ مین مدینہ کو گیا یہانتک کہ آپکے پاس پہونچا اور اسی حدیث کو ابن سعد نے شہر بن حوشب کے طریق سے عمر بن عنبسہ سے اسی لفظ سے روایت کی ہے۔

ابن عساکر اور ابو نعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے جبکہ بنی اسرائیل پر بخت نصر نے غلبہ کیا اوسکے غلبہ سے جس چیز نے اونکو مصیبت زدہ کیا وہ مصیبت زدہ ہوئے اونہین مفارقت ہوئی اور ذلیل ہوگئے اور پراگندہ و پریشان ہوگئے بنی اسرائیل اپنی کتاب مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول موصوف پاتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ آپ عرب کے بعض ان قریون مین سے ایک ایسے قریہ مین ظہور فرماوینگے جسمین کھجور کے درخت ہونگے جبکہ بنی اسرائیل شام سے نکلے تو عرب کے اون قریون سے جو شام اور یمن کے درمیان ہین ہر ایک قریہ مین آتے اور کھجورون کے درخت کی وجہ سے اوس قریہ کی صفت مثل یثرب کے پاتے تھے اونمین سے ایک گروہ اوس قریہ مین اوتر جاتا تھا اور وہ لوگ امید کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لین اور اونکا اتباع کرین حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد مین سے وہ لوگ کہ تورات ہمراہ لائے تھے یثرب مین اونکا ایک گروہ اوترا وہ باپ دادے بنی اسرائیلیون کے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے کہ محمد صلعم آنے والے ہین وہ مرگئے اور اپنی اولاد کو اس امر پر برانگیختہ کرتے تھے کہ جبوقت محمد صلعم آوین اونکا اتباع کیجیو آپکو اونکے بیٹون مین سے جنہے پایا اوس نے پایا اونہون نے آپکا انکار کیا اور وہ آپکو پہچانتے تھے ابو نعیم نے حسان بن ثابت سے روایت کی ہے حسان نے کہا خدا کی قسم مین اپنے مکان مین تھا اور میرا سن سات برس کا تھا اور جو کچھ مین دیکھتا ہون اوسکو یاد رکھتا ہون اور جو کچھ مین سنتا ہون اوسکو محفوظ رکھتا ہون مین اپنے

باپ کے ساتھ تھا ہم لوگوں مین سے ایک جوان یکایک ہمارے پاس آیا اوس کا نام ثابت بن ضحاک تھا اوس نے باتین کین اور کہا کہ اس گھڑی ایک یہودی نے بنی قریظہ مین سے یہ زعم کیا اور مجھسے وہ منازعت کرتا تھا کہ اوس نبی کے خروج کا وقت آگیا ہے کہ ہماری کتاب کی مثل کتاب لائیگا تم لوگون کو قوم عاد کی مثل قتل کریگا حسان نے کہا خدا کی قسم مین سحر کے وقت اپنے حصن پر تھا یکایک مینے ایسی آواز سنی کہ اوس آواز کی مثل گذرنے والی کوئی آواز مینے ہرگز نہین سنی یکایک ایک یہودی مدینہ کے حصنون مین سے ایک حصن کی پشت پر موجود ہوگیا اوسکے ساتھ آگ کا ایک شعلہ تھا اوسکے پاس آدمی جمع ہو گئے اور اوس سے کہا تجھپر افسوس ہے تجھکو کیا ہو گیا ہے حسان نے کہا مین اوسکے کہنے کو سن رہا تھا وہ یہ کہتا تھا یہ ستارہ احمد کا ہے جو طلوع ہوا ہے یہ ستارہ طلوع نہین ہوتا ہے مگر نبوت کیواسطے اور انبیا سے کوئی نبی باقی نہین رہا ہے مگر احمد حسان نے کہا کہ لوگ اوسکے کہنے سے ہنسنے لگے اور جو کچھہ وہ کہتا تھا اوس سے تعجب کرنے لگے حسان ایکسو بیس برس زندہ رہے جاہلیت مین ساٹھہ برس اور اسلام مین ساٹھہ برس زندگی کی۔

واقدی اور ابونعیم نے حویصہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ تھے اور ہم لوگون مین یہود رہتے تھے وہ اوس نبی کا ذکر کیا کرتے تھے کہ مکہ مین مبعوث ہوگا اوسکا نام احمد ہوگا اور اوسکے سوا انبیا مین سے کوئی باقی نہین رہا اور وہ نبی ہماری کتابون مین مذکور ہے اور جو عہد کہ ہمسے اوس نبی کے واسطے لیا گیا ہے ہماری کتابون مین موجود ہے اوس نبی کی ایسی ایسی صفت ہے یہانتک کہ وہ آپکی صفت بیان کرنے پر آتے حویصہ نے کہا مین اوس وقت لڑکا تھا جو کچھہ مین دیکھتا اوسکو یاد رکھتا اور جو کچھہ مین سنتا اوسکو محفوظ رکھتا تھا یکایک مینے بنی عبدالاشہل کی جانب ایک آواز سنی اس آواز سے میری قوم کے لوگ ڈر گئے اور اونکو یہ خوف پیدا ہوا کہ کوئی امر پیدا ہوا ہے پھر وہ آواز خفی ہو گئی پھر آواز کرنے والے نے آواز کی ہمنے اوسکے پکارنے کو سمجھا اوس نے کہا اے اہل یثرب یہ ستارہ احمد کا ہے کہ وہ اسکے ساتھ پیدا ہوا ہے حویصہ نے کہا کہ ہم اس امر سے تعجب کرنے لگے پھر ہم ایک زمانہ دراز تک ٹھیرے رہے

اور اوس امر کو بھول گئے ایک قوم جو اسوقت موجود تھی مر گئی اور دوسرے لوگ پیدا ہوئے اور مین بڑی عمر والا مرد ہو گیا یکایک مین نے اوسی آواز کی مثل بعینہ یہ آواز سنی اے اہل یثرب محمدؐ نے خروج کیا ہے اور نبی ہو گئے ہین اور آپکے پاس وہ ناموس اکبر یعنی جبریل علیہ السلام آئے ہین جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے تھے ہم کو کچھہ زمانہ نہین گزرا ہمنے یہ سنا کہ مکہ مین ایک مرد ظاہر ہوا ہے نبوت کا دعوی کرتا ہے ہماری قوم مین سے نکلنے والا نکلا اور تاخیر کرنے والے نے تاخیر کی اور ہم لوگون مین سے نو عمر جوان اسلام لائے اور میرے لئے حکم الہی نہین ہوا کہ اسلام لاؤن یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مین مسلمان ہوا۔

ابن سعد اور ابونعیم نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ یہود قریظہ اور نضیر اور فدک اور خیبر اپنے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت پاتے تھے قبل اسکے کہ آپ مبعوث ہون اور اونکو یہ معلوم تھا کہ آپکا دار ہجرت مدینہ ہو گا جبکہ آپ پیدا ہوئے تو علماے یہود نے کہا کہ احمد صلعم آجکی رات پیدا ہوئے یہ ستارا طلوع ہوا ہے جبکہ آپ نبی ہوئے تو علماے یہود نے کہا کہ احمد نبی ہو گئے آپکی نبوت کو وہ پہچانتے تھے اور آپکی نبوت کا اقرار کرتے تھے اور آپکا وصف کرتے تھے۔

ابن سعد اور ابونعیم اور ابن عساکر نے ابونملہ سے روایت کی ہے کہ یہود بنی قریظہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنی کتابون مین پڑہتے تھے اور اپنے لڑکون کو آپکی صفت اور آپکے نام کی تعلیم کرتے تھے اور اونکو یہ سکھلاتے تھے کہ آپکی ہجرت ہماری طرف مدینہ مین ہوگی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا یہود نے حسد کیا اور باغی ہو گئے اور آپکا انکار کیا۔

ابونعیم نے ابو سعید الخدری کے طریق سے روایت کی ہے کہ مینے اپنے باپ مالک بن سنان سے سنا ہے وہ یہ کہتے تھے کہ مین ایک دن بنی عبد الاشہل مین باتین کرنے کے لئے گیا مینے یوشع الیہودی سے سنا وہ یہ کہتا تھا اوس نبی کے خروج کا وقت آگیا ہے جسکو احمد کہتے ہین وہ حرم سے خروج کریگا کسی نے اوس سے پوچھا اوس نبی کی کیا صفت ہے اوس نے کہا ایک مرد ہو گا کہ نہ کوتاہ قد ہو گا اور نہ دراز قد اوسکی دونون آنکھون مین سرخی ہوگی وہ شملہ باندہے گا اور گدہے پر سوار ہو گا اوسکی تلوار اوسکے دوش پر

رہیگی اور یہ شہر اوسکی ہجرت کی جا ہے میں اپنی قوم بنی قدرہ کی طرف پلٹ کر آیا جو کچھ اوس یہودی
نے کہا تھا مین اوس سے تعجب کرتا تھا ہم لوگون مین سے ایک مرد کہتا تھا مین اوسکو سنتا تھا وہ یہ
کہتا تھا یوشع یہودی یہ بات تنہا نہین کہتا ہے بلکہ کل یہودی یثرب کے یہی کہتے ہین مین اپنی جگہ
سے نکلا بنی قریظہ کے پاس آیا مینے ایک گروہ کو پایا اون لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا
زبیر ابن باطا نے کہا کہ وہ سرخ ستارا طلوع ہوا ہے کہ وہ ستارا طلوع نہین ہوتا مگر نبی کے خروج اور ظہور کے
وقت اور نبیون مین سے کوئی نبی باقی نہین رہا مگر احمد اور یہ جگہہ اوسکی ہجرت کی ہے۔

ابو نعیم نے محمود بن لبید کے طریق سے محمود بن لبید سے اونھون نے محمد بن سلمہ سے روایت کی
ہے کہ بنی عبد الاشہل مین نہ تھا مگر ایک یہودی اوسکا نام یوشع تھا مین نے اوس سے سنا وہ کہتا تھا
اور مین اوسوقت لڑکا تھا کہ اوس نبی کے خروج کا وقت آگیا ہے کہ وہ نبی اس مکان کی طرف سے
مبعوث ہوگا پھر اوس یہودی نے اپنے ہاتھ سے مکہ کی طرف اشارا کیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ جو شخص اوس
نبی کو پاے تو اوسکو چاہیے کہ اوسکی تصدیق کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کیے گیے ہمنے
اسلام قبول کیا اور وہ یہودی ہم لوگون مین تھا وہ یہودی حسد اور بغاوت سے مسلمان نہ ہوا۔

ابو نعیم نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ تبع نہین مرا یہانتک کہ اوس نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی تصدیق کی اسلیے کہ یہود خیبر تبع کو آپکی خبر دیتے تھے۔

ابن سعد نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضی سے ابن عباس نے ابی ابن کعب سے روایت
کی ہے جبکہ تبع مدینہ مین آیا اور مقام قناۃ مین جو ایک وادی سی ہے وہان اوترا اوس نے کسیکو علما ے
یہود کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ مین اس شہر کو ویران کرنے والا ہون اوس سے شامون یہودی نے
کہا اور وہ یہودیون مین اوسوقت زیادہ عالم تھا اسے بادشاہ یہ وہ شہر ہے کہ اس شہر کی طرف بنی اسمٰعیل
مین سے ایک نبی کی ہجرت ہوگی اوسکے پیدا ہونے کی جا ے مکہ ہے اور اوسکا نام احمد ہے اور یہ اوسکے
ہجرت کا گھر ہے اور اس جگہ کہ تو اوترا ہے اسمین اوس نبی کے اصحاب اور اونکے دشمن مین قتل اور زخمون
سے امر کثیر ہوگا تبع نے پوچھا اوس دن کون شخص اوس نبی سے مقاتلت کریگا یہودی نے کہا اوس نبی کی

طرف اوسکی قوم جاسے گی اور وہ اس جگہہ لڑینگے تبع نے پوچھا اوس نبی کی قبر کہان ہوگی یہودی عالم نے
کہا اس شہر مین تبع نے پوچھا جسوقت لڑائی کی جاسے گی تو کسکو ہزیمت ہوگی یہودی نے کہا کبھی ہزیمت
اونکو مفید ہوگی اور کبھی مضر ہوگی اور اس جگہہ مین کہ تو ہے اوس نبی کو ضرر پہونچے گا اور اوسمین اوس نبی
کے اصحاب اتنے قتل کیے جاوینگے کہ اوس جگہہ کی مثل کسی جگہہ مین قتل نہونگے پھر اوس نبی
کے لیے نیک انجام ہوگا اور وہ غالب ہوجائیگا اور امر نبوت مین کوئی شخص اوس سے منازعت
نکریگا تبع نے یہودی عالم سے پوچھا اوس نبی کی کیا صفت ہے یہودی عالم نے کہا وہ ایک مرد
ہوگا نہ دراز قد اور نہ کوتاہ قد اوسکی دونون آنکھون مین سرخی ہوگی وہ اونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ باندہیگا
اوسکی تلوار اوسکے کاندہے پر رہے گی جو شخص اوس سے مقابلہ کریگا وہ نبی اوس سے پروا
نہ کریگا یہانتک کہ اوس کا امر غالب ہوجائیگا۔

ابن سعد نے عبدالحمید بن جعفر کے طریق سے عبدالحمید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے
کہ زبیر بن باطا یہودیون مین زیادہ عالم تھا وہ کہتا تھا مینے ایک کتاب پائی کہ میرا باپ مجھسے اوسکو چھپاتا
تھا اوسمین احمد کا ذکر تھا کہ وہ نبی ہوگا سرزمین گرم مین ظہور کریگا اوسکی صفت ایسی ایسی ہوگی اس واقعہ
کو زبیر نے اپنے باپ کے بعد بیان کیا اور ابہی تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہین ہوئے تھے کچھہ
زمانہ نہین گزرا کہ اوسنے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین خروج کیا زبیر نے اوس کتاب کو مٹا ڈالا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو چھپا ڈالا اور کہا کہ یہ وہ نبی نہین ہے۔

ابو نعیم نے سعد بن ثابت سے روایت کی ہے کہ بنی قریظہ اور نضیر کے علماء یہود نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی صفت کو ذکر کیا کرتے تھے جبکہ سرخ ستارا طلوع ہوا تو اونہون نے خبر دی کہ وہ نبی ہوگا
اور اوسکے بعد کوئی نبی نہین ہے اوس کا نام احمد ہے اوسکی ہجرت کی جا یثرب کی طرف ہے جبکہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور اوسمین اوترے تو یہود نے انکار کیا اور حسد کیا
اور بغاوت کی۔

ابو نعیم نے زیاد بن لبید سے روایت کی ہے زیاد نے حدیث کی کہ وہ مدینہ کے حصنون مین سے

ایک حصن پر تھے اونہوں نے سنا اے اہل یثرب خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت چلی گئی یہ ستارہ احمد کے پیدا ہونے سے طلوع ہوا ہے اور وہ انبیا کا آخر نبی ہے اوسکی ہجرت کی جائے یثرب کی طرف ہوگی۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے ثابت نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اوس اور خزرج مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف کرنے والا کوئی مرو ابی عامر الراہب سے زیادہ نہ تہا وہ راہب یہود سے الفت رکھتا تہا اور یہود سے دین کو پوچھتا تھا یہود اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتے تھے اور یہ خبر دیتے تھے کہ یہ شہر اوس نبی کا دار ہجرت ہے پھر عامر راہب یہود تیماء کی طرف گیا اون یہود نے اوسکو ویسی ہی خبر دی جیسے اور یہود نے خبر دی تھی پھر وہ شام کی طرف گیا اور اوسنے نصاریٰ سے پوچھا اونہون نے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے خبر دی اور یہ خبر دی کہ آپکی ہجرت کی جائے یثرب ہے ابو عامر اپنے گھر کو پلٹ آیا اور وہ یہ کہتا تہا کہ مین دین حنیفیہ پر ہون اور اوس نے رہبانیت پر قیام کیا اور کمل پہن لیا اور یہ زعم کیا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج کا انتظار کرتا ہے مکہ مین جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کیا وہ آپکی طرف نہین گیا اور جس طریق پر تہا اوسنے اوسپر قیام کیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اوس نے آپ سے حسد کیا اور باغی ہوگیا اور منافق بنگیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوسنے آپ سے پوچھا اے محمد آپ کس چیز کے ساتھ مبعوث کئے گئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حنیفیۃ کے ساتھ مین مبعوث کیا گیا ہون اوس نے کہا حنیفیۃ کو آپ اوسکے غیر کے ساتھ مخلوط کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ مین حنیفیت کو ایسا لایا ہون کہ وہ روشن ہے اور پاک صاف ہے اوسکے ساتھ کوئی آلودگی نہین ہے تجھکو علمائے یہود اور نصاریٰ میرے اوصاف سے جو خبر دیتے تھے وہ کہان ہے اوسنے کہا آپ وہ نہین ہین جس کا اونہون نے وصف کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا اوس نے کہا مینے جھوٹ نہین کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹے کو اللہ تعالیٰ ایسے حال مین

ہلاک کرے کہ لوگون نے اوسکو دفع کر دیا ہو اور سب سے وہ اکیلا ہو اوسنے آمین کہا پھر وہ مکہ کی طرف پلٹ کے آیا اور قریش کے ساتھ رہا او نکے دین کا اتباع کرتا تھا اور جس طریق پر وہ تھا اوسکو اوسنے ترک کر دیا۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے جعفر بن عبد اللہ بن ابی الحکم سے حدیث مذکور کی مثل روایت کی ہے اور اس قدر زیادہ کیا ہے کہ ابو عامر مکہ کی طرف نکلا جبکہ مکہ فتح کیا گیا وہ طایف کی طرف نکل گیا جبکہ اہل طائف مسلمان ہو گئے تو وہ شام میں چلا گیا شام مین وہ ایسے حال مین مر گیا کہ دفع کیا ہوا تھا اور مسافر تھا اور تنہا تھا ابو نعیم نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ کعب بن لوی بن غالب اپنی قوم کو جمعہ کے دن جمع کرتے تھے اور اونہیں خطبہ پڑھتے اور حمد کے بعد وہ یہ کہتے تھے تم لوگ سنو اور سیکھو اور سمجھو اور جان لو کہ رات تاریک ہے اور دن روشن ہے اور زمین ایک بچھونا ہے اور آسمان ایک بنا ہے اور پہاڑ میخین ہین اور ستارے علامتین ہین اول لوگ آخر دن کی مثل ہین نر اور مادہ یعنی مرد عورت اور روح پرانی ہونے والی ہے باہم صلہ رحمی کرو اور اپنی رشتہ داری کی حفاظت کرو اور اپنے مالون کو بڑہاؤ اور اوس سے نفع حاصل کرو کیا تمنے کسی مرنے والے کو دیکھا ہے کہ وہ پلٹ کر آیا ہے۔ یا کسی مردے کو تمنے دیکھا ہے کہ وہ زندہ کیا گیا ہے دار آخرت تمھارے سامنے ہے اور تمھارا گمان اوسکے غیر ہے جو تم کہتے ہو تمھارے جو حرم ہین اوسکو زینت دو اور اوسکی تعظیم کرو اور اوسکے ساتھ تم تمسک کرو اوسکے واسطے ایک عظیم خبر آنے والی ہے اور قریب مین اوس حرم سے ایک نبی کریم خروج کرے گا پھر یہ شعر پڑھتے تھے ۵

نہار ولیل کل اوب بحادث ۔۔۔ سواء علینا لیلہا ونہارہا

ہر ایک رات اور دن ہر ایک گردش مین حادثے پیدا کرتے ہین رات اور دن ہمپر برابر ہین۔

علے غفلۃ یاتی النبی محمد ۔۔۔ یخبر اخبارا صدوق خبیرہا

یکا یک نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آجائینگے اور اخبارون سے خبر دینگے اون اخبارونکا خبر دینے والا بڑا صادق ہے یعنی محمد صلعم بڑے صادق ہونگے

خدا کی قسم اگر مین صاحب سمع اور صاحب بصر اور ہاتھ پاؤن والا ہوتا تو اونکے زمانہ نبوت مین ایسا تعب

اور محنت اوٹھاتا اور قایم رہتا جیسے اونٹ تعب اور محنت اوٹھاتا ہے اور قایم رہتا ہے اور ایسی سرعت کرتا جیسے نر اونٹ سرعت کرتا ہے اور دوڑتا ہے پھر وہ یہ شعر پڑھتے تھے ؎

یالیتنی شاہد انجواء دعوتہ		حین العشیرۃ تبغی الحق خذلانا	

کاش مین آپکی دعوت کے راز مین حاضر ہوتا اور شریک ہوتا اوس وقت مین کہ قبیلہ کے لوگ حق کو چھوڑ دینے کی خواہش کرتے تھا

کعب بن لوی کی موت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے درمیان پانسو ساٹھ برس کا فاصلہ

ابو نعیم نے اسحاق کے طریق سے زہری سے اونھون نے سعید ابن المسیب سے اونہون نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ قس بن ساعدہ سوق عکاظ مین اپنی قوم کو خطبہ سنا تا تھا اوسنے اپنے خطبہ مین کہا کہ قریب ہے کہ اس طرف سے تم لوگون کو حق عام ہوجائیگا اور اوس نے اپنے ہاتھ سے مکہ کی طرف اشارا کیا لوگون نے پوچھا یہ حق کیا ہے اوس نے کہا ایک مرد کشادہ دندان سیاہ چشم لوی بن غالب کی اولاد مین سے تمکو کلمہ اخلاص کی طرف اور عیش ابد اور اوس نعیم کی طرف بلائیگا کہ وہ آخر اور تمام نہوگی اگر تمکو وہ بلاے تو تم اوسکی دعوت کو قبول کیجیو اگر مجھکو یہ علم ہوتا کہ مین اوس نبی کے مبعوث ہونے تک زندہ رہونگا تو جو لوگ اوسکی طرف دوڑتے مین اون سے اول ہوتا۔

خرایطی نے (کتاب الهواتف) مین اور ابن عساکر نے جامع بن حران بن جمیع بن عثمان بن سمال بن ابی الحصن بن السموال بن عادیا سے روایت کی ہے کہ جبکہ اوس بن حارثہ کی وفات کا وقت آگیا تو اوس نے اپنے بیٹے مالک کو وصیتین کین پھر اوس نے یہ اشعار پڑھے ؎

شهدت السبایا یوم آل محرق		وادرک عمری صیحۃ اللہ فی الحجر	
المحرق کی جنگ کے دن جو قیدی تھے مین اونمین حاضر تھا		اور میری عمر کو عذاب الٰہی نے مقام حجر مین پالیا تھا۔	
فلم ارذا ملک من الناس واحدا		ولا سوقۃ الا الی الموت والقبر	

اوس دن مینے صاحب ملک آدمیون سے ایک کو بھی نہین دیکھا ۔ اور نہ عام آدمیون سے کسیکو یہ دیکھا مگر موت اور قبر کی طرف جانیوالا تھا

یہان تک کہ اوس نے یہ اشعار کہے ؎

الم یات قومی ان للہ دعوۃ		یفوز بہا اہل السعادۃ والبر	
کیا میری قوم کو یہ خبر نہین پہونچی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت ہے،		اوس دعوت سے اہل سعادت اور نیکوکار کامیاب ہونگے	

اذا بعث المبعوث من آل غالب	بمكة فيما بين زمزم والحجر
جسوقت مبعوث ہونیوالا آل غالب سے مبعوث کیا جائیگا	مکہ معظمہ مین زمزم اور حجر کے درمیان
فهنالك فابغوا النصرة ببلادكم	بني عامر ان السعادة في النصر
اسوقت اوس مبعوث کی نصرت اپنے شہرون مین چاہئیو	اے بنی عامر تمہاری سعادت نصرت چاہنی ہے

ابن سعد نے حرام بن عثمان الانصاری سے روایت کی ہے کہ اسعد بن زراۃ ملک شام سے اپنی قوم کے چالیس آدمیون مین تاجر بنکر آیا اوس نے ایک خواب دیکھا کہ ایک آنے والا اوسکے پاس آیا اور اوس نے یہ کہا کہ ایک نبی مکہ مین خروج کریگا اے ابو امامہ تو اوس نبی کا اتباع کیجو اور اُسکی نشانی یہ ہوگی کہ تم لوگ ایک منزل مین اتروگے اور تیرے اصحاب کو صدمہ اور مصیبت پہونچے گی اور تو اوس مصیبت سے نجات پائیگا اور فلان کی آنکھہ مین برچھے کی پھال لگے گی وہ لوگ ایک جگہہ اوترے طاعون نے رات مین اونپر شبخون مارا۔ غیر ابو امامہ اور اوسکے ہم صحبت کے جو اوسکی آنکھہ مین پھال لگی سب لوگ آفت مین مبتلا ہوگئے۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابو نعیم شعبی سے روایت کی ہے کہ جہینہ مین سے ایک شیخ نے مجھسے یہ حدیث کی ہے کہ ہم لوگون مین سے ایک مرد شخص جاہلیت مین بیمار ہوا اوسکا نام عمیر بن حبیب تھا وہ بیہوش ہوگیا اوسپر چادر اوڑادی گئی۔ ہمنے یہ گمان کیا کہ وہ مرگیا اوسکی قبر کھودنے کے پیسے ہمنے حکم دیا ہم اوسکے پاس ہی تھے کہ یکایک وہ بیٹھہ گیا اوسنے کہا مین آرہا ہون تم لوگ مجھکو دیکھہ رہے ہو مین بیہوش ہوگیا تھا مجھسے کسی نے کہا تیری مان تجھپر روے کیا تو نے اپنی قبر کے گڑہے کو نہین دیکھا کہ کھودا جارہا تھا اور قریب تھا کہ تیری مان تجھپر روتی کیا تو نے دیکھا کہ ہمنے اوس گڑہے کو دوسرے جگہہ سے بدل دیا اور ہمنے اوس گڑہے مین قصل نامی کو ڈالدیا پھر ہمنے اوس گڑہے مین قصل پر پتھر ڈالے اور اوسکو پتھرون سے بہر دیا کیا تو نبی مرسل پر ایمان لائیگا اور اپنے رب کا شکر کرے گا اور صلہ رحمی کرے گا اور اوس شخص کا راستہ چھوڑ دیگا جسنے شرک کیا اور گمراہ ہوگیا مینے کہا بیشک ایسا ہی کرونگا مین رہا کردیا گیا تم لوگ دیکھو قصل کیا ہوا اوس کا کیا حال ہے لوگ اوسکے دیکھنے کو گئے اوسکو مردہ پایا اور قصل

اوسی گڑھے مین دفن کیا گیا اور وہ مرد آتنا جیا کہ اوس نے اسلام کو پایا۔

ابن عساکر نے دمشق کی تاریخ مین کعب سے روایت کی ہے کہ ابوبکر صدیق رضؓ کا اسلام آسمانی وحی کے سبب سے تھا وہ یون تھا کہ ابوبکر الصدیق رضؓ شام مین تجارت کو گئے تھے اونہون نے ایک خواب دیکھا اور اوسکو بحیرا راہب کے سامنے بیان کیا بحیرا نے اون سے پوچھا آپ کہان کے رہنے والے ہین ابوبکر الصدیق رضؓ نے کہا کہ مکہ کا رہنے والا ہون اوسنے پوچھا تم کون سے قبیلہ سے ہو کہا قریش سے بحیرا نے پوچھا تم کون ہو یعنی کیا پیشہ رکھتے ہو کہا مین تاجر ہون بحیرا نے کہا تمہارے خواب کو اللہ تعالی سچا کرے ایک نبی تمہاری قوم سے مبعوث ہوگا تم اوس نبی کی زندگی مین اوسکے وزیر ہوگے اور اوسکے مرنے کے بعد اوسکے خلیفہ ہوگے ابوبکر الصدیق رضؓ نے اوس خواب کو چھپایا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے ابوبکر الصدیق رضؓ آپکے پاس آئے اور آپ سے کہا اے محمدؐ جس چیز کا آپ دعوی کرتے ہین اوسپر کیا دلیل ہے آپنے فرمایا جو خواب کہ تمنے شام مین دیکھا تھا وہ اوسپر دلیل ہے یہ سنکر ابوبکر الصدیق نے آپ سے معانقہ کیا اور آپکی دونون آنکھون کے درمیان بوسہ دیا اور کہا مین شہادت دیتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین۔

ابن عساکر نے محمد بن عبدالرحمن سے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق رضؓ سے پوچھا گیا کیا قبل اسلام کے تمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل نبوت سے کچھ دیکھا تھا اونہون نے کہا بیشک مینے دیکھا تھا اور کوئی شخص قریش اور غیر قریش سے باقی نہ رہا تھا کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبوت مین حجت نہ پیدا کی ہو مین جاہلیت مین ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا یکایک درخت کی شاخون مین سے ایک شاخ مجھپر جھک گئی وہ یہانتک جھکی کہ میرے سرکے اوپر آگئی مین اوسکی طرف دیکھنے لگا اور مین یہ کہتا تھا کہ یہ کیا ہے کہ شاخ میرے اوپر جھک گئی ہے اوس درخت سے مینے ایک آواز سنی یہ نبی ایسے ایسے وقت مین خروج کریگا اوس نبی کے ساتھ تجھکو اسعد الناس ہو کر رہنا چاہیئے۔

یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ آپکے اصحاب کا ذکر کتب سابقہ مین ہے اور انکے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ زمین کے وارث ہونگے

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین ابن عباس رض سے اس آیت مین روایت کی ہے کہ اللہ تعالی سبحانہ نے تورات اور زبور اور اپنے علم سابق مین قبل اسکے کہ آسمان اور زمین پیدا ہون یہ خبر دی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت زمین کی وارث ہوگی۔

ابن ابی حاتم نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ اونہون نے اللہ تعالی کا قول ان الارض یرثہا عبادی الصالحون پڑھا اور یہ کہا ہم صالحین ہین (مین کہتا ہون) کہ مین زبور کے ایک نسخہ پر واقف ہوا وہ زبور ایکسو پچاس سورتین ہین اور زبور کی چوتھی صورت مین مینے یہ خبر دیکھی جسکی یون تصریح کی گئی ہے (اے داود جو بات مین کہتا ہون تم اوسکو سن لو اور سلیمان ع کو امر کرو کہ سلیمان ع آدمیون سے کہدین کہ اونکے بعد زمین کا مین مالک ہون محمد اور اونکی امت کو مین اوس زمین کا وارث کرون گا۔

ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ابو بکر الصدیق رض نے کہا کہ مین قبل مبعوث ہونے نبی صلعم کے یمن کی طرف گیا ایک شیخ کے پاس جو قبیلہ ازد سے تھا مین اوترا وہ عالم تھا اوس نے کتابین پڑھی تھین اوسکی عمر دس کم چارسو برس کی تہی اوسنے مجھسے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ تم حرم کے رہنے والے ہو مینے کہا بیشک اوس شیخ نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ تم قرشی ہو مینے کہا بیشک اوس شیخ نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ تم تیمی ہو مینے کہا بیشک اوس شیخ نے کہا تمہاری ایک علامت رہ گئی ہے کہ مجھکو معلوم نہین ہوئی ہے مین نے اوس سے پوچھا وہ کیا علامت ہے اوس شیخ نے کہا میرے سامنے اپنا پیٹ کہولو مین نے اوس سے پوچھا کسواسطے اوس شیخ نے کہا کہ مین سچے علم مین یہ پاتا ہون کہ ایک نبی حرم مین مبعوث ہوگا اوسکے امر نبوت پر ایک جوان اور ایک میانہ سال آدمی اعانت کریگا وہ جوان آدمی شدتون اور اژدحام اعدا مین داخل ہوگا اور دشواریون اور سختیون کو دفع کریگا اور وہ میانہ سال مرد گورے رنگ کا لاغر جسم ہوگا اوسکے پیٹ پر ایک تل ہوگا اور اوسکی بائین ران پر ایک

علامت ہوگی تمھارا کچھہ ضرر نہین ہے اگر تم مجھکو اپنا پیٹ دکھلا دو تم مین جو صفت ہے دیکھنے سے مجھکو اوسکی تکمیل ہوجاے گی مگر جو شے مجھسے مخفی رہجائیگی مخفی رہجاے ابوبکر الصدیق رضؓ نے کہا کہ مینے اوسکے سامنے اپنا پیٹ کھولدیا اوسنے میری ناف کے اوپر ایک سیاہ خال دیکھا اور کہا قسم ہے رب کعبہ کی تم وہی ہو ابن عساکر نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے۔ کہ پہلی کتاب مین لکھا ہوا ہے کہ ابوبکر الصدیق کی مثل مینہ کے قطرون کی مثل ہے جہان کہین گرتے ہین نفع دیتے ہین۔

ابن عساکر نے ابی بکرۃ سے روایت کی ہے کہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا عمر رضؓ کے پاس ایک قوم کے لوگ کہانا کہا رہے تھے آخر مین جو لوگ بیٹھے تھے حضرت عمرؓ نے اونمین ایک مرد پر نظر ڈالی اوس سے پوچھا کہ تیرے سامنے جو کتابین ہین اونمین تو پڑھتا ہے کیا پاتا ہے اوس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کو نبی کا صدیق پاتا ہون۔

دینوری نے مجالست مین اور ابن عساکر نے زید بن اسلم کے طریق سے روایت کی ہے کہ ہمکو حضرت عمر ابن الخطاب رضؓ نے خبر دی ہے کہ مین قریش کے آدمیونکے ساتھ زمانہ جاہلیت مین تجارت کے لیے شام کی طرف گیا جبکہ ہم (مکہ) تک پہونچے مین کسی حاجت کا قصد کرنا بہول گیا تھا مین پلٹا اور مینے اپنے اصحاب سے کہا تم چلو مین تمسے ملجاؤن گا خدا کی قسم مین شام کے بازارون مین سے ایک بازار مین تھا یکایک ایک بطریق کو مینے دیکھا وہ آیا اور اوس نے میری گردن پکڑلی مین اوس سے متنازعت کرتا چلا گیا اوسنے مجھکو اپنے کنیسہ مین داخل کیا مینے ناگاہ مٹی کا ڈھیر دیکھا وہ مٹی تہ بتہ جمی ہوئی تھی اوس بطریق نے مجھکو ایک پہاوڑا اور ایک کلہاڑی اور ایک ٹوکرا دیا اور کہا کہ اس مٹی کو یہان سے اوٹھاؤ مین بیٹھہ گیا اپنے امر مین فکر کر رہا تھا کہ کیا کرون وہ دوپہر کے وقت میرے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ مینے تجھکو نہین دیکھا کہ تو نے کچھہ مٹی نکالی ہو اوسنے گھونسا بنا کے میرے بیچ سر مین مارا مین پہاوڑا لیکر اوٹھا اور اوسکو اوسکی کھوپڑی پر مارا اوسکا بھیجا بکھر گیا پہر مین سیدھا نکلا اور مین نہین جانتا تھا کہ کہان جا رہا ہون باقی دن اور رات پہر مین چلتا رہا یہانتک کہ صبح ہوئی مین ایک دیر کے پاس پہونچا اور اوس دیر کے سایہ مین مینے آرام لیا ایک مرد میری طرف آیا اور اوسنے کہا اے عبداللہ اس جگہہ

تو کیون بیٹھا ہے مینے کہا مین اپنے دوستون سے بچھڑ گیا ہون وہ مرد میرے لیے کھانا اور پانی لایا اور اوسنے نظر اوٹھا کے مجھکو دیکھا اور پہر نگاہ نیچی کرلی پہر اوس نے کہا اے شخص اہل کتاب کو یہ علم ہے کہ روے زمین پر کوئی شخص مجھسے زیادہ عالم بالکتاب باقی نہین رہا اور مین تمہاری اوس صفت کو جانتا ہون کہ تم ہمکو اس دیر سے نکالوگے اور اس شہر پر تم غالب آؤگے مینے اوس سے کہا اے مرد تو غیر جانے کے راستہ مین گیا اوسنے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ مینے کہا عمر ابن الخطاب اوسنے کہا واللہ تم ہی ہمارے صاحب ہو اسمین شک نہین ہے تم میرے دیر اور جو شے کہ دیر مین ہے اوسکے لیئے لکہہ دو مینے اوس سے کہا اے شخص تو نے میرے ساتھ نیکی کی ہے اوسکو مکدر نکر اوسنے کہا تم میرے لیے ایک تحریر ہرن کے پوست پر لکہدو اوسمین تمہارا کچہہ ضرر نہین ہے اگر تم ہمارے صاحب ہو جس چیز کا ہم ارادہ کرتے ہین وہ حاصل ہے اور اگر تم دوسرے شخص ہو تو تمہارا کوئی ضرر نہین ہے مینے کہا کاغذ وغیرہ لاؤ مینے اوسکو لکھدیا پہر مین نے اوسپر مہر لگادی جبکہ عمر رض اپنی عہد خلافت مین شام مین آئے تو آپکے پاس وہ راہب آیا وہ راہب صاحب دیر قدس تھا اور حضرت عمر کا لکھا ہوا لایا جبکہ عمر رض نے اوسکو دیکھا اوس نے تعجب کیا اور ہمسے اپنی باتین کہین اوس راہب نے کہا کہ میری شرط وفا کیجئے عمر رض نے کہا کہ عمر اور عمر کے بیٹے کے لیئے کچھہ اختیار نہین ہے۔

ابن سعد نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رض نے گھوڑا دوڑایا آپکا کپڑا آپکی ران سے جدا ہوگیا ران کہل گئی اہل نجران نے آپکی ران پر ایک سیاہ خال دیکھا اور کہا کہ یہ وہ شخص ہے جسکو ہم اپنی کتابون مین پاتے تھے یہ ہمکو ہماری سرزمین سے نکال دیگا۔

عبداللہ ابن احمد نے (زوائد الزہد) مین ابواسحاق کے طریق سے ابوعبیدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین گھوڑا دوڑایا آپکی ران قبا کے نیچے سے کہلی گئی اہل نجران سے ایک مرد نے آپکی ران مین ایک خال دیکھا اوسنے کہا یہ وہ شخص ہے جسکو ہم اپنی کتاب مین پاتے تھے یہ ہمکو ہمارے شہرون سے نکال دیگا۔

ابونعیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے کعب رض سے روایت کی ہے کہ مینے حضرت عمر رض سے

شام مین کہا ان کتابون مین یہ لکھا ہے کہ یہ شہر اوس مرد کے ہاتھ سے مفتوح ہونگے کہ صالحین سے ہے مومنون کے ساتھ رحیم ہے اور کافرون کے ساتھ شدید ہے اوسکا باطن اور ظاہر یکسان ہے اور اوسکا قول اوسکے فعل کے خلاف نہو گا قریب اور بعید اوسکے نزدیک حق مین برابر ہونگے اوسکے تابعین رات مین رہبان ہونگے اور دن مین شیر ہونگے وہ تابعین آپسمین رحم اور صلہ رحمی کرنے والے اور نیکی کیطرف سبقت کرنے والے ہونگے عمر رضہ نے پوچھا تم جو یہ کہتے ہو کیا یہ سچ ہے کعب نے کہا واللہ یہ حق بات ہے عمر رضہ نے کہا الحمد للہ الذی اعزنا واکرمنا وشرفنا ورحمنا بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابن عساکر نے عبید بن آدم اور ابی مریم اور ابی شعیب بن عمر سے یون روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب مقام جابیہ مین تھے خالد بن الولید بیت المقدس کی طرف آئے جابیہ والون نے اونسے پوچھا تمہارا کیا نام ہے اونہون ذکہا خالد بن الولید ہے ان لوگون نے پوچھا تمہارے صاحب کا کیا نام ہے اونہون نے کہا عمر ابن الخطاب ان لوگون نے کہا اونکی صفت ہمارے سامنے بیان کرو خالد بن الولید نے عمر رضہ کی صفت بیان کی اونہون نے کہا تم اس شہر کو فتح نکر سکوگے ولیکن عمر رضہ فتح کرینگے ہم اپنی کتاب مین پاتے ہین کہ ہر ایک شہر قبل دوسرے شہر کے فتح کیا جائیگا اور ہر ایک مرد جو اونکو فتح کریگا اوسکی صفت ہمکو معلوم ہے اور ہم اپنی کتاب مین یہ پاتے ہین کہ قیساریہ بیت المقدس سے قبل فتح کیا جائیگا تم لوگ جاؤ اور قیساریہ کو فتح کرو پہر تم اپنے صاحب کو لیکر آؤ۔

طبرانی نے اور ابونعیم نے حلیہ مین مغیث الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر الخطابؓ نے کعبؓ سے پوچھا کہ تورات مین تم میری صفت کس طور پر پاتے ہو کعب نے کہا کہ ایسا خلیفہ کہ لوہے کا قرن ہے اور امیر شدید ہے اللہ تعالیٰ کے معاملہ مین ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نکریگا پہر آپ کے بعد ایک خلیفہ ہوگا کہ اوسکو امت قتل کریگی وہ لوگ اوسکے لیے ظالم ہونگے پہر اوسکے بعد بلا واقع ہوگی۔

ابن عساکر نے اقرع موذن حضرت عمر رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ عمر رضہ نے اسقف کو بلایا اور اوس سے پوچھا کیا تم لوگ اپنی کتابون مین ہمارا ذکر پاتے ہو اسقف نے کہا ہم تمہاری صفت اور تمہارے اعمال کو پاتے ہین اور تمہارے نام ہم نہین پاتے کہ نام بنام تمہارا ذکر ہو عمر رضہ نے پوچھا تم لوگ مجھکو کس طور سے پاتے ہو اسقف نے کہا لوہے کا قرن پاتے ہین عمر رضہ نے پوچھا لوہے کا قرن کیا شے ہے اسقف نے کہا امیر شدید عمر رضہ نے سنکر کہا اللہ اکبر پہر حضرت عمر رضہ نے پوچھا میرے بعد جو شخص ہوگا وہ کیسا ہوگا اسقف نے کہا ایک صالح مرد ہوگا کہ وہ اپنے اقربا کو دوسرون پر اختیار کریگا حضرت عمر رضہ نے کہا رحم اللہ ابن عفان پہر پوچھا وہ شخص کہ اونکے بعد ہوگا وہ کیسا ہوگا اسقف نے کہا وہ لوہے کا میل ہوگا عمر رضہ نے کہا (واوفراہ) اے وانتناہ یا واذلاہ یعنی اوسکی بدبو اور ذلت سے افسوس ہے اسقف نے کہا اے امیر المومنین ٹہیر جاؤ وہ شخص ایک صالح مرد ہوگا ولیکن اوسکی خلافت خون ریزی مین ہوگی اور تلوار کہنچی رہے گی۔ ابن عساکر نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ کعب الاحبار نے عمر رضہ سے پوچھا اے امیر المومنین کیا آپ اپنے خواب مین کچھ دیکھتے ہین عمر رضہ نے اونکو جہڑک دیا کعب نے کہا کہ مین ایسے مرد کو پاتا ہون کہ امت کے امر کو وہ اپنے خواب مین دیکھتا ہے۔

ابن راہویہ نے اپنی مسند مین سند حسن کے ساتھ افلح مولی ابوایوب الانصاری سے روایت کی ہے کہ عبداللہ ابن سلام قبل اسکے کہ اہل مصر آئین قریش کے سردارون کے پاس جاتے اور یہ کہتے تھے کہ اس مرد کو قتل نکرو یعنی عثمان ابن عفان رضہ کو قتل نکرو سرداران قریش کہتے تھے واللہ ہم اونکے قتل کا ارادہ نہین کرتے ہین عبداللہ بن سلام یہ کہتے ہوئے نکلتے واللہ یہ لوگ عثمان کو ضرور قتل کرینگے پہر عبداللہ بن سلام نے اونسے کہا کہ عثمان رضہ کو قتل نکرو واللہ وہ چالیس دن کی مدت مین ضرور مر جائینگے لوگون نے آپکے قتل سے انکار کیا پہر عبداللہ بن سلام کچھ دنون کے بعد اونکی طرف گئے اور اون سے کہا عثمان رضہ بن عفان کو قتل نکرو واللہ وہ پندرہوین رات تک مر جائینگے

ابن سعد اور ابن عساکر نے طاوس رضہ سے روایت کی ہے جس وقت حضرت عثمان رضہ قتل

کئے گئے عبداللہ بن سلام سے پوچھا گیا تم اپنی کتابوں مین عثمان بن عفان کی صفت کیونکر پاتے تھے
عبداللہ بن سلام نے کہا ہم اونکی یہ صفت پاتے ہین کہ وہ قیامت کے دن قاتل اور خاذل پر امیر
ہونگے (یعنی جو لوگ اونکو قتل کرینگے اور جو لوگ کہ اونکو چھوڑ دینگے اور اونکی مدد نکرینگے اور اونکا ساتھ
نہ دینگے اونپر وہ روز قیامت مین امیر ہونگے)

ابن عساکر نے محمد بن یوسف کے طریق سے روایت کی ہے محمد بن یوسف نے اپنے دادا عبداللہ
بن سلام سے روایت کی ہے کہ وہ عثمان رضہ کے پاس گئے عثمان نے اون سے پوچھا آپ لڑائی
کرنے اور لڑائی سے باز رہنے مین کیا مناسب دیکھتے ہین عبداللہ ابن سلام نے کہا کہ لڑائی سے
باز رہنا حجت کے لئے ابلغ ہے اور ہم کتاب اللہ مین پاتے ہین کہ قیامت کے دن قاتل اور قتل
کے امر کرنے والے پر آپ امیر ہونگے۔

ابن عساکر نے اوبر کی حدیث کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام نے مصریون
سے کہا کہ عثمان رضہ کو قتل نہ کرو اسلیے کہ وہ بیحج جو قریب ہے اوسکو پورا نکرینگے کہ وہ خود مرجائینگے۔

ابوالقاسم البغوی نے سعید بن عبدالعزیز سے تخریج کی ہے کہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے وفات پائی تو صاحب قربات حمیری جو یہود مین زیادہ عالم تھا اوس سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص قایم مقام ہوگا اوسنے کہا (امین) یعنی ابوبکر الصدیق رضہ ہونگے اوس سے
پوچھا گیا اونکے بعد کون ہوگا اوسنے کہا قرن حدید یعنی عمر رضہ اوس سے پوچھا گیا اونکے بعد کون ہوگا
اوسنے کہا (ازہر) یعنی عثمان رضہ ہونگے اوس سے پوچھا گیا اونکے بعد کون ہوگا اوسنے کہا وضاح منصور
یعنی معاویہ رضہ ہونگے۔

ابن راہویہ اور طبرانی نے عبداللہ بن مغفل سے روایت کی ہے اوتھون نے کہا کہ جسوقت حضرت
علی قتل کئے گئے تو مجھسے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ یہ چالیسوین سال کا آغاز ہے اس سال صلح ہوجائیگی
ابن سعد نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضہ کا اونٹ چلانے والا حدی
کہتا تھا اور یہ شعر پڑھتا تھا ؎

ان الامیر بعدہ علی	وفی الزبیر خلف مرضی
حضرت عثمان کے بعد حضرت علی رضہ امیر ہونگے	اور زبیر کا فرزند پسندیدہ خو والا ہوگا ۔

کعب رضہ نے کہا ایسا نہین ہے بلکہ امیر معاویہ ہونگے معاویہ کو اسکی خبر ہوئی معاویہ نے کعب رضہ سے کہا اے ابو اسحاق یہ امر کہانسے ہوگا اس جگہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب علی اور زبیر ہین کعب نے کہا آپ صاحب خلافت ہین ۔

دارمی اور ابن راہویہ نے سند حسن کے ساتھ ابو حریز الازدی سے روایت کی ہے ابو حریز نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے عبد اللہ بن سلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپکو اپنی کتابون مین یون پاتے ہین کہ آپ قیامت کے دن ایسے حال مین اپنے رب کے پاس کھڑے ہونگے کہ آپکے دونون رخسار سرخ ہونگے اور اپنے رب سے آپ اس امر سے حیا کرتے ہونگے جو کہ آپکی امت نے آپکے بعد پیدا کیا ہوگا ۔

طبرانی اور بیہقی نے محمد بن یزید الثقفی سے روایت کی ہے کہ کعب الاحبار اور قیس بن خرشہ دونون ہمراہ ہوئے یہانتک کہ جبوقت دونون صفین کو پہونچے کعب ٹھیر گئے اور ایک گھڑی دیکھتے رہے پھر کعب نے کہا کہ اسجگہہ مین مسلمانون کا ایسا خون بہایا جائیگا کہ زمین کے کسی بقعہ مین اوسکی مثل ہرگز نہ بہایا جائیگا قیس نے کعب سے پوچھا تمکو کیونکر علم ہوا اسلئے کہ یہ اوس علم غیب سے ہے کہ اللہ تعالی اوسکے ساتھ مخصوص ہے کعب رضہ نے کہا زمین سے ایک بالشت زمین نہین ہے مگر اوس تورات مین لکھی ہوئی ہے کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام پر نازل کی ہے اور جو شے اوس زمین پر ہے اور قیامت تک اوس سے نکلے گی وہ لکھی ہوئی ہے ۔

حاکم نے مستدرک مین عبد اللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ جبوقت مختار کا سر لایا گیا عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ کعب رضہ نے مجھسے کوئی حدیث نہین کی مگر مینے اوسکا مصداق پایا مگر کعب نے جو یہ حدیث کی کہ سقیف مین کا ایک مرد مجھکو قتل کریگا اس کا مصداق مینے نہین پایا اعمش نے کہا عبد اللہ ابن الزبیر نے یہ نجانا کہ حجاج اونکے لئے چھپایا گیا ہے حاکم نے اپنے مستدرک مین عبد اللہ ابن عمرو سے روایت

کی ہے اونہون نے کہا کہ مین کتاب مین لکھا ہوا پاتا ہون کہ ایک مرد معاویہ کے شجرہ سے
ہوگا وہ خونریزی کریگا اور مخلوق کے مالون کو حلال سمجھے گا اور بیت اللہ کو ایک ایک پتھر علیحدہ
علیحدہ کرکے توڑیگا اگر یہ واقعہ ہوگا اور مین زندہ رہون گا تو تم دیکھ لیجیو اور اگر مین زندہ نہ رہا اور یہ واقعہ
ہوا تو مجھکو تم یاد کیجیو عبد اللہ ابن عمرو نے یہ واقعہ اوس عورت سے کہا تھا کہ اوسکا مکان
ابو قبیس پہاڑ پر تھا جبکہ حجاج اور ابن الزبیر کا زمانہ تھا اوس عورت نے دیکھا کہ بیت اللہ
ٹوٹ رہا ہے تو اوس نے اوس واقعہ کو یاد کرکے کہا (رحم اللہ عبد اللہ ابن عمرو) کہ اونہون نے
اسکی خبر دی تھی۔

عبد اللہ ابن احمد نے زوائد الزہد مین ہشام بن خالد الربعی سے روایت کی ہے ہشام
نے کہا کہ مینے تورات مین یہ پڑھا ہے کہ آسمان اور زمین عمر ابن عبد العزیز پر چالیس برس روئینگے۔

عبد اللہ ابن احمد نے محمد بن فضالہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک راہب نے کہا کہ ہم
عمر ابن عبد العزیز کو اپنی کتابون مین عادل امامون سے پاتے ہین۔ اور جن مہینون مین قتال
حرام ہے اور رجب کا مہینہ اون مہینون مین معظم اور موجب امن ہے ویسے ہی مخلوق کے واسطے
عمر ابن عبد العزیز موجب امن ہین۔

عبد اللہ ابن احمد نے ولید بن الشام بن الولید بن عقبہ بن ابی معیط سے روایت کی ہے
کہ ہم فلان زمین مین اترے تھے مجھسے ایک مرد نے کہا کہ یہ راہب جو کہتا ہے کیا تم نہین سنتے ہو
اوس نے یہ زعم کیا ہے کہ امیر المومنین سلیمان نے وفات پائی اوس نے راہب سے پوچھا سلیمان
کے بعد کون خلیفہ ہوا راہب نے کہا اشج عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوگے ولید نے کہا جب کہ مین شام مین
آیا جیسا راہب نے کہا تھا یکایک مینے ویسا ہی پایا ولید نے کہا جبکہ چوتھی برس تھی ہم اوسی جگہہ مین اترے
وہی مرد اوس راہب کے پاس آیا اور اوس نے کہا اے راہب تو نے جو کچھہ ہمسے کہا تھا جیسا تو نے
کہا تھا ہمنے اوسکو ویسا ہی پایا راہب نے کہا واللہ عمر رض کو زہر پلایا گیا ہے ولید نے کہا ہم عمر رض کے
پاس آئے اور اونکو ہمنے مسموم پایا ابن عساکر نے مغیرہ بن النعمان کے طریق سے ایک مرد سے جو اہل

بصرہ سے تھا روایت کی ہے اوس مرد نے کہا کہ مین بیت المقدس کا ارادہ کرکے اپنے گھر سے نکلا بارش سے مین ایک راہب کے صومعہ مین ٹہیر گیا اوسنے اوپر سے مجھکو دیکھا اور یہ کہا کہ ہم اپنی کتابون مین یہ پاتے ہین کہ تمہارے اہل دین سے ایک قوم کے لوگ مقام عذرا مین قتل کئے جائینگے نہ اونکے ذمہ کچھہ حساب ہوگا اور نہ عذاب مجھکو تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ مینے دیکھا حجر بن عدی اور اونکے اصحاب لائے گئے اور مقام عذرا مین قتل کئے گئے۔

بیہقی نے کعب رض سے روایت کی ہے کہ بنی عباس کے سیاہ علم ظاہر ہونگے یہانتک کہ وہ لوگ شام مین اترینگے اور اللہ تعالی ہر ایک جبار اور اونکے دشمن کو اونکے ہاتھون سے قتل کریگا۔

دولابی نے کتاب الکنی مین حماد بن سلمہ کے طریق سے یعلی بن عطا سے اور یعلی نے بجیر ابی عبید سے اور بجیر نے شرج الیرموکی سے روایت کی ہے وہ اہل کتاب سے تھا اوسنے کہا کہ مین کتاب مین یہ پاتا ہون کہ اس امت مین بارہ رئیس ہونگے اس امت کا نبی اون بارہ رئیسون مین سے ایک رئیس ہوگا جبکہ بارہ عدد رئیسون کے پورے ہوجائنگے تو لوگ سرکشی کرینگے اور باغی ہوجائنگے اور اونکی جنگ اون کے آپس مین ہوگی۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ نبی صلعم کے مبعوث ہونے سے قبل کاہنون نے آپکی خبر دی تھی

ابونعیم اور ابن عساکر نے اسمعیل بن عیاش کے طریق سے یحیی بن ابی عمرو الشیبانی سے اور یحیی نے عبداللہ بن الدیلمی سے اور اونہون نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد ابن عباس رض کے پاس آیا اوس نے کہا کہ ہمکو یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ سطیح کاہن کا ذکر کرتے ہین آپ یہ زعم کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے اولاد آدم علیہ السلام سے کسیکو ایسا پیدا نہین کیا کہ سطیح کے مشابہ ہوا ابن عباس رض نے کہا بیشک ایسا ہی ہے اللہ تعالی نے سطیح کو ایسا پیدا کیا تھا جیسے گوشت تختہ پر ہوتا ہے یعنی بے حس و حرکت تھا اور سطیح اپنے ایک تختہ پر اوٹھایا جاتا تھا اور جہان وہ چاہتا اوسکو لوگ تختہ پر لے جاتے تھے اور سطیح مین نہ کوئی استخوان تھی اور نہ پٹھا تھا مگر کھوپری تھی اور گردن اور

دو ہتھیلیین اور سطیح دو لون بیرون کی جانب سے ترقوہ تک لپیٹ دیا جاتا تہا جیسے کپڑا لپیٹ
دیا جاتا ہے اور اوس مین کوئی شے نہین تھی کہ حرکت کرتی مگر اوسکی زبان حرکت کرتی تہی جبکہ سطیح
نے مکہ کی طرف خروج کا ارادہ کیا تو وہ اپنے تختہ پر اوٹھایا گیا اور مکہ مین لایا گیا قریش سے چار
آدمی اوسکے پاس گئے عبد شمس اور عبد مناف قصی کے دو بیٹے اور احوص بن فہر اور عقیل
بن ابی وقاص ان چارون آدمیون نے اپنے آپ کو اپنی نسب کے غیر کی طرف منسوب کیا اور
کہا کہ ہم قبیلہ جمح کے آدمی ہین تیرے پاس تیری زیارت کیواسطے آئے ہین کہ ہمکو تیرے آنے
کی خبر پہونچی تھی اور ہم نے تیرے پاس اپنے آنے کو تیرا حق واجب اپنے ذمہ خیال کیا تھا اور عقیل نے
سطیح کو ایک شمشیر ہندی اور ایک نیزہ ردبنیہ ہدیہ دیا اور یہ دو لون چیزین بیت الحرام کے دروازہ
پر اسلیے رکھی گیئن کہ وہ دیکھین کہ سطیح نے ان دو لون چیزون کو دیکھا ہے یا نہین دیکھا سطیح
نے کہا اے عقیل تم اپنا ہاتھ مجھکو دو عقیل نے اپنا ہاتھ اوسکو دیا سطیح نے کہا قسم ہے عالم خفیہ
اور خطا کے بخشنے والے کی اور قسم ہے ذمہ وفیہ کی اور قسم ہے کعبہ مبنیہ کی تم ہدیہ لیکر آئے ہو
وہ ہدیہ شمشیر ہندی اور نیزہ ردبنیہ ہے اونہون نے کہا اے سطیح تو نے سچ کہا سطیح نے کہا قسم ہے
لات کی جو فرح کے ساتھہ ہے اور قسم ہے قوس قزح کی اور قسم ہے اوس پنج سالہ گھوڑے کی کہ سبقت
کرنے والا ہے اور قسم ہے اوس گھوڑے کی جسکی پیشانی پر سفید داغ ہو اور دوڑ مین منھہ کے بل گرنیوالا ہو
اور قسم ہے کہجور کے درخت اور تازہ خرمے اور غورہ خرما کی تحقیق کوا جس جگہہ اوڑا مبارک ہے اور
اوس نے یہ خبر دی کہ یہ قوم جمح سے نہین ہے اور انکا نسب اوس قریش سے ہے جو پتھریلی زمین
کے رہنے والے ہین اون لوگون نے کہا اے سطیح تو نے سچ کہا ہم اسی شہر والے ہین ہم تیرے
پاس تیری ملاقات کو آئے ہین اس لئے کہ تیرے علم کی ہمکو خبر پہونچی ہے ہمارے زمانہ مین اور اوسکی
بعد زمانہ مین جو کچھہ ہوگا اگر تیرے پاس اس کا علم ہے تو ہمکو اوسکی خبر دے سطیح نے کہا اب تمنے
سچ کہا مجھسے اور اللہ تعالی کے اوس الہام سے جو خاص مجھکو ہے جو تم چاہتے ہو وہ لو اب تم اے
گروہ عرب بڑہاپے کے زمانہ مین ہو تمھارے بصایر اور عجم کی بصیرت برابر ہے نہ تمھارے پاس علم ہے

اور نہ فہم تمہارے بعد آنے والون مین سے بہت لوگ پیدا ہونگے اور وہ انواع علم کو طلب کرینگے
بتون کو توڑ ڈالینگے اور موضع روم تک پہونچینگے اہل عجم کو قتل کرینگے اور غنیمت طلب کرینگے ان
لوگون نے پوچھا اے سطیح وہ لوگ کن لوگون مین سے ہونگے سطیح نے کہا قسم ہے بیت ذی ارکان
کی اور قسم ہے امن اور سلطان کی تمہارے پس ماندون مین سے لڑکے پیدا ہونگے وہ بتون کو توڑینگے
اور شیطان کی عبادت چھوڑدینگے اور رحمن کی توحید کہین گے اور دیان کے دین پر چلینگے اور عالیشان
عمارتین بنائینگے اور اراودن مین سیلاب سے سبقت کرینگے اون لوگون نے پوچھا اے سطیح وہ لوگ
کسکی نسل سے ہونگے سطیح نے کہا قسم ہے اشرف الاشراف کی اور قسم ہے نگاہ رکنے والے اسراف
کی اور قسم ہے ہلانے والے بلاد وعاد کی اور قسم ہے زیادہ کرنے والے اضعاف کی وہ لوگ ہزارون
پیدا ہونگے بنی عبد شمس اور عبد مناف سے ہونگے اور اونمین اختلاف ہوگا اونہون نے کہا اے
سطیح اونکے امر سے ہمکو تو کیا خبر دیتا ہے اور کون سے شہر سے وہ ظہور کرینگے سطیح نے کہا قسم ہے باقی ابد
کی اور قسم ہے بالغ آمد کی اس شہر سے ایک نبی ہدایت یافتہ ظہور کریگا رشد کی طرف ہدایت کریگا
یغوث اور پتھرون کو چھوڑدیگا اور پتھر کی عبادت سے بری ہوگا اور اوس رب کی عبادت کریگا کہ وہ
منفرد ہے پھر اللہ تعالی کے حکم سے اوسکی وفات ایسے حال مین ہوگی کہ وہ محمود ہوگا اور وہ نبی زمین
سے مفقود ہوجائیگا اور آسمان مین اوسکے پاس فرشتے حاضر رہین گے پھر اوسکے امر کا والی وہ صدیق
ہوگا کہ جسوقت وہ حکم کریگا سچ کہیگا اور مخلوق کی حقوق ادا کرنے مین نہ وہ سختی کریگا اور نہ نرمی کریگا پھر اوسکے
امر کا والی وہ صاحب استقامت ہوگا کہ تجربہ کار اور سردار ہوگا مہمانون کی مہمانی کریگا اور عدالت کو مستحکم
کریگا پھر اوسکے امر کا والی وہ زرہ پوش ہوگا اپنے امر مین آزمودہ کار ہوگا اوسکے پاس جماعتین
اور گروہ جمع ہونگے لوگ اوسکو نقمت اور غضب سے قتل کرینگے بڑہاپے مین اوسکو لوگ پکڑینگے
اور اپنی خباثت سے اوسکو ذبح کرینگے اوسکے خون کے لیے دانشمند بزرگ مرد کھڑے ہوجائینگے
پھر اوسکے امر کا والی وہ ناصر ہوگا کہ اپنی رائے کو ایک مکر کرنے والے کی رائے کے ساتھ خلط کردیگا روی
زمین پر بہت سے لشکر ظاہر ہونگے پھر اوسکے بعد اوسکے امر کا والی اوسکا بیٹا ہوگا اوسکے جمع کئے ہوئے

مال کو وہ لے لیگا اوسکی تعریف لوگ کم کرینگے وہ لوگون سے مال لیگا اور تنہا کھائیگا اور اپنے بعد آئے
والے کیواسطے مال کو خزانہ بنائیگا پھر اوسکے بعد بادشاہ والی امر ہونگے اسمین شک نہین کہ اون
بادشاہون مین خون ریزی ہوگی پھر اونکے امر کا والی ایک مفلس فقیر حقیر شخص ہوگا اونکو اس طور
سے پامال کریگا جیسے بساط کو پامال کرتے ہین پھر ابو جعفر والی ہوگا کہ کاٹنے والا ہوگا حق کو دور کردیگا
اور بنی مضر کو اپنا مقرب کریگا اور بڑے طریق سے زمین کو فتح کریگا - پھر ایک کوتاہ قد والی ہوگا
اوسکی پیٹھ مین ایک علامت ہوگی وہ سلامتی کی موت سے مریگا پھر ایک قلیل مکر کرنے والا آئیگا
وہ ملک کو خالی اور بیکار چھوڑ دیگا پھر اوس کا بھائی والی ہوگا اور اوسکے راستہ پر وہ چلیگا وہ منبرون اور لوگون
کے ساتھ مختص ہوگا پھر اوسکے بعد اوسکے امر کا والی وہ ہوگا کہ غصہ کو ضبط نکریگا اور دنیا دار ہوگا اور
پاکیزہ نعمتون والا ہوگا اوسکے معاشر اور اہل قرابت اوسکو جنگ پر برانگیختہ کرینگے اور اوسکی طرف
اوٹھینگے اور سلطنت سے اوسکو معزول کردینگے اور ملک لے لینگے اور اوسکو قتل کرڈالین گے پھر اوسکے
بعد ساتوان شخص والی امر ہوگا وہ ملک کو قحط زدہ اور ویران اور بیکار چھوڑ دیگا ملک مین بھوکے کی طرح
غصہ اور ناانصافی کریگا اوسوقت ننگے لوگ ملک کا طمع کرینگے اور جو لوگ کہ مضطر اور مظلوم ہونگے
آدمیون کے وہ والی ہونگے نزار کے قبیلہ کے لوگ قحطان کے قبیلہ کے لوگون کو اوسوقت
پامال کرینگے جسوقت دمشق مین دو گروہ بیسان اور لبنان کے درمیان باہم مقابل ہو کر جنگ
کرینگے اوسدن مین کے لوگ دو قسم ہو جاینگے ایک قسم غالب اور ایک قسم مخذول بادیہ نشینون
کے خیمونکو تو نہ دیکھے گا مگر بوسیدہ اور اونکے جھنڈے نہ دیکھے گا مگر کھلے ہوئے اور قیدیون کو
نہ دیکھے گا مگر طوق مین یہ واقعات فرات اور جبول کے درمیان ہونگے جسوقت یہ امور ہونگے تو منابر ویران ہو جائینگے اور بیوہ
عورتین لوٹی جائین گی اور حاملہ عورتون کے حمل گر جائنگے اور زلزلے ظاہر ہونگے اور ردایل نامی
خلافت کو طلب کریگا ان واقعات کے وقت قوم نزار غضبناک ہوگی اور غلامون اور اشرار کو
مقرب بنائینگی اور عابدون اور اخیار سے دور رہے گی آدمی اسوقت بھوکے ہونگے غلہ کا نرخ گران
ہو جائیگا اور صفرون کے مہینون مین سے ایک صفر مین ہر ایک جبار اون جبارون سے جنہون نے

قلعون کے خندق اور ایسی نہرین بنانے کا شرف حاصل کیا ہوگا کہ وہ نہرین سرسبزی اور درخت والی ہونگی قتل کیے جائنگے اور اونکو بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملیگا وہ بادشاہ ان لوگون کو اول دن مین ہزیمت دیگا اور اوسکو اوسکے امر کی خبرین ظاہر ہوجائنگی اون لوگون کو نہ خواب نفع دیگا اور نہ فرار نفع دیگا یہانتک وہ شہرون مین سے ایک شہر مین داخل ہوگا اور قبضا و قدرا اوسکو پاینگے پھر تیر انداز لوگ آئینگے وہ پیدلون کو جمع کرینگے تاکہ دلیر آہن پوش مردون کو قتل کرین اور حمایت کرنے والون کو قید کرین اور گمراہون کو اسیر کرین اوسوقت اوس بادشاہ کو بانیون کے اعلی مقام پر پاینگے پھر دین ہلاک ہوجائیگا اور امور مین اختلال ہوجائیگا زیور چھپا دیے جائینگے اور پل توڑ دیے جائنگے اور کوئی غالب نہوگا مگر وہ شخص کہ دریاؤن کے جزیرون مین ہوگا۔

پھر جنوبی ہوا غبار برانگیختہ کریگی اور صحرا نشین یعنی بدوی لوگ غلبہ کرینگے وہ ایسے لوگ ہونگے کہ اونمین کوئی شخص اہل فسوق اور لیڑون پر سعین نہوگا یہ واقعہ سخت مصیبت کے زمانہ مین ہوگا کاش قوم کو ایسے وقت اور اوس زمانہ مین حیا ہوتی اور وہ شے ہوتی کہ آرزون سے اونکو غنی کردیتی آدمیون نے سطیح سے پوچھا پھر کیا ہوگا سطیح نے کہا پھر یمن کی طرف سے ایک مرد ظاہر ہوگا وہ مشہور اور صاحب علامت ہوگا وہ صنعا اور یمن کے درمیان سے خروج کریگا اوسکا نام حسین ہوگا یا حسن اللہ تعالی اوسکے سبب پر فتنون کو دے جائیگا۔

ابن عساکر نے ابن اسحاق کے طریق سے بعض اہل روایت سے یہ روایت کی ہے کہ ربیعہ بن نصر اللخمی نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اوس نے اوسکو خوف زدہ کردیا اور اوس خواب سے وہ عاجز ہوگیا اوسنے اہل حراۃ کے پاس جو اوسکے اہل مملکت سے تھے کیکو بھیجا اوس نے کسی کاہن اور کسی ساحر اور کسی عائف[۵] اور کسی منجم کو نچھوڑا مگر اپنے پاس اونکو جمع کیا اور اون سے کہا کہ مین نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے جسنے مجھکو خوف زدہ کردیا ہے تم لوگ اوسکی تاویل سے مجھکو خبر دو اون لوگون نے کہا اوس خواب کو ہمارے سامنے بیان کرو ہم اوسکی تاویل سے آپکو خبر دینگے اوسنے کہا اگر مین اوس خواب سے تمکو خبر دون مجھکو اوسکی تاویل کا اطمینان نہین ہے اسلیے کہ اوس خواب کو وہ شخص پہچانے گا

جو تعبیر دینے سے پہلے اوس خواب کو پہچانے گا ربیعہ کی تقریر سنکر ایک مرد نے جو قوم سے
تھا کہا کہ اگر بادشاہ یہ ارادہ رکھتا ہے تو اوسکو چاہیئے کہ سطیح اور شق کے پاس کسی کو بھیجے اسلئے
کہ کوئی شخص ان دونون سے زیادہ عالم نہین ہے وہ دونون آپ کو خبر دینگے بادشاہ کے
پاس شق سے پہلے سطیح آگیا ان دونون کے زمانے مین ان دونون کی مثل کاہنون مین کوئی
نہ تہا بادشاہ نے کہا اے سطیح مینے ایک ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھکو اوس نے ڈرا دیا ہے
اوس خواب سے مجھکو خبر دی سطیح نے کہا اے بادشاہ تو نے یہ دیکھا ہے کہ ایک کوئلہ ظلمت
سے نکلا اور شہر کی زمین پر گرا اوس کوئلہ نے شہر کی ہر ایک کھوپری والے کو کھا لیا بادشاہ نے
کہا اوس خواب سے تو نے کسی چیز کی خطا نہین کی پورا خواب بیان
کر دیا تیرے پاس اوسکی کیا تاویل ہے سطیح نے کہا حرتین کے درمیان جو چرندہ اور پرندہ ہے
اوسکی قسم ہے تمہاری سرزمین مین حبش کے لوگ اوترینگے اور ابین سے جرش تک جو شے ہے
حبشی اوسکے مالک ہو جائینگے یہ سنکر بادشاہ نے کہا یہ امر ہمکو خشمناک کرنے والا اور درد دینے
والا ہے یہ بتلاؤ کہ یہ امر کب ہونے والا ہے کیا میرے زمانہ مین ہوگا یا میرے زمانہ کے بعد ہوگا
سطیح نے کہا بلکہ آپکے زمانہ کے بعد ایک وقت مین ساٹھ یا ستر برس سے زیادہ گزرینگے تو ایسا
ہوگا بادشاہ نے پوچھا اونکی سلطنت ہمیشہ رہے گی یا منقطع ہو جاوے گی سطیح نے کہا اناسی برس
مین اونکا ملک جاتا رہے گا اور وہ سب قتل کئے جائینگے اور وہ ملک سے نکل کے بہاگ جائینگے
بادشاہ نے پوچھا اون لوگون کو کون شخص قتل کریگا اور ملک سے نکال دیگا سطیح نے کہا اس امر کا
والی ارم ذی یزن ہوگا ذی یزن اون لوگون پر عدن سے خروج کریگا اور اونمین سے کسیکو عدن
مین نچھوڑیگا بادشاہ نے پوچھا کیا اوسکی سلطنت ہمیشہ رہے گی یا منقطع ہو جاوے گی سطیح نے کہا
اوناسی برس مین اوسکی سلطنت منقطع ہو جاوے گی بادشاہ نے پوچھا اوسکی سلطنت کو کون قطع کریگا
سطیح نے کہا ایک ایسا نبی زکی اوسکو قطع کرے گا کہ اوسکے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئے گی
بادشاہ نے پوچھا وہ نبی کن لوگونمین سے ہوگا سطیح نے کہا غالب بن فہر بن مالک بن النضر کی اولاد مین سے ہوگا اور اوسکی قوم مین ملک آخر

زمانہ تک رہیگا بادشاہ نے پوچھا اے سطیح کیا زمانہ کیلئے آخر ہے سطیح نے کہا بیشک آخر ہے وہ آخر دن وہ ہے کہ اولین و آخرین اوسمین
جمع ہونگے محسن لوگ اوسدن مین سعادت پاوینگے اور بری افعال کرنیوالے لوگ شقی ہونگے بادشاہ نے پوچھا اے سطیح تو جو کچھ خبر دیتا ہے
کیا حق ہے سطیح نے کہا بیشک حق ہے قسم ہے شفق اور غسق اور فلق کی کہ مینے جو خبر آپکو دی ہے
وہ حق ہے جبکہ سطیح اپنی گفتگو سے فارغ ہوا تو شق بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے کہا اے شق
مینے ایک ایسا خواب دیکھا ہے کہ اوسنے مجھکو خوف زدہ کیا ہے سطیح نے جو کچھ بادشاہ سے کہا تھا
وہ اوسنے شق سے اسلئے چھپایا کہ وہ یہ دیکھے کہ دونون خواب کی تاویل مین اتفاق کرتے ہین
یا اختلاف کرتے ہین شق نے کہا ہان مین بیان کرتا ہون اے بادشاہ تونے ایک کوئلہ دیکھا ہے کہ وہ ظلمت سے نکلا اور وہ کوئلہ باغ اور پشتہ
کے درمیان رکھا گیا اوس کوئلہ نے اوس باغ اور پشتہ مین جو جاندار تھا ہر ایک کو کھا لیا بادشاہ
نے پوچھا تیرے پاس اوسکی کیا تاویل ہے شق نے کہا حرتین کے درمیان جو انسان ہین اونکے
ساتھ مین حلف کرتا ہون کہ تمہارے ملک مین سودان وارد ہونگے اور ہر نازک اونگلیون والے
پر وہ غالب ہوجاوینگے یعنی ہر انسان پر غالب ہوجاوینگے اور ابین سے نجران تک جو شے ہے
اوسکے وہ مالک ہوجاوینگے بادشاہ نے کہا کہ یہ امر ہمکو غضب مین لانے والا اور درد دینے والا ہے
یہ امر کب ہونے والا ہے میرے زمانہ مین ہوگا یا اوسکے بعد شق نے کہا اوسکے بعد ایک زمانہ مین ہوگا
پھر یہ کہا کہ پھر تم لوگون کو اوس سے ایک عظیم صاحب شان چھڑاویگا اور سودان کو نہایت خواری اور
ذلت چکھاویگا بادشاہ نے پوچھا وہ عظیم الشان کون ہوگا شق نے کہا ایک لڑکا ہوگا وہ نہ ناکس ہوگا
اور نہ ناکسو نکے قریب ہوگا وہ لڑکا ذی یزن کے گھرانہ سے ظہور کریگا بادشاہ نے پوچھا کیا اوسکی حکومت
ہمیشہ رہے گی یا منقطع ہوجاویگی شق نے کہا بلکہ اوسکی سلطنت ایک ایسے رسول کے سبب سے
منقطع ہوجاوے گی کہ وہ خدا کا بھیجا ہوا ہوگا اور عدل کو لاویگا اہل دین اور فضل سے ہوگا
اور ملک اوسکی قوم مین یوم فصل تک رہے گا بادشاہ نے پوچھا یوم فصل کیا ہے شق نے کہا وہ
دن ہے کہ حاکم لوگ اوسدن جزا پاوینگے آسمانون سے بلانے کی آوازین آوینگی اون بلانے کی آوازونکو
زندے اور مردے سنینگے اوسدن مین آدمی میقات کے لیے جمع کیے جاوینگے جو شخص اللہ تعالی سے

ڈرا ہے اوسدن اوسکو کامیابی اور نیکین حاصل ہونگی۔

ابن عساکر نے کہا ہے مجھکو خبر پہونچی ہے کہ سطیح ایام سیل العرم مین پیدا ہوا تھا اور جس سال مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اوس نے وفات پائی اور وہ پانسوبرس زندہ رہا اور کہا گیا ہے کہ تین سو برس زندہ رہا۔

ابوموسیٰ المدینی نے ذیل مین ابن الکلبی سے اور ابن الکلبی نے ابوعوانہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضہ نے اپنے ہمنشینون سے پوچھا کیا تم لوگون مین کوئی ایسا شخص ہے کہ اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر جاہلیت مین معلوم ہوئی ہے طفیل بن زید الحارثی نے جنکی عمر ایکسو ساٹھ برس کی تھی کہا ہان اے امیر المومنین مجھکو خبر ہوئی تھی مامون بن معاویہ کہ اوسکی کہانت کی خبر آپ کو پہونچی ہے اوسنے لوگون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرایا تھا اس حدیث اور مامون کے اس قول کو ذکر کیا ٥

ولیتنی لااسبقہ		یالیت انی الحقہ

کاش مین آپ سے لاحق ہوتا اور کاش مین آپ سے سابق نہوتا۔ طفیل نے کہا ہم تہامہ مین تھے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر آئی مینے اپنے نفس سے خطاب کرکے کہا یہ نبی وہی نبی ہے جس سے مامون نے ڈرایا تھا طفیل نے کہا یہانتک دلون نے تاخیر کی کہ مین سفیر ہو کر آیا اور مسلمان ہوا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ قدیم پتھرون پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک نقش کیا ہوا تھا

ابن عساکر نے حسن کے طریق سے سلیمان سے روایت کی ہے سلیمان نے کہا کہ عمر ابن الخطاب رضہ نے کعب سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو فضایل قبل پیدا ہونے کے تھے اون سے ہمکو خبر دو کعب رضہ نے کہا اے امیر المومنین مین خبر دیتا ہون جس کتاب مین مینے پڑھا یہ پڑھا ہے کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام نے ایک پتھر پایا اوسپر چار سطرین لکھی ہوئی تھین اول سطر یہ تھی (انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی) دوسری سطر یہ تھی انی انا اللہ لا الہ الا انا محمد رسولی طوبیٰ لمن آمن واتبعہ۔

تیسری سطر یہ تھی انی انا اللہ لا الہ الا انا من اعتصم بی نجا۔

چوتھی سطر یہ تھی انی انا اللہ لا انا الحرم لی والکعبۃ بیتی من دخل بیتی آمن عذابی۔

بخاری نے تاریخ مین اور بیہقی نے محمد بن الاسود بن الخلف بن عبد یغوث کے طریق سے اور محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ان لوگون یعنی قریش نے مقام ابراہیم کے اسفل مین ایک کتاب پائی قریش نے حمیر مین سے ایک مرد کو بلایا اوس مرد نے کہا اس لکھے ہوئے مین وہ حرف ہے کہ اگر مین تمہارے سامنے اسکو بیان کرونگا تو تم لوگ مجھکو قتل کرڈالوگے ہم لوگون نے یہ گمان کیا کہ اس لکھے ہوئے مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے ہمنے اوسکو چھپا ڈالا

ابو نعیم نے حریش بن ابی حریش کے طریق سے طلحہ سے روایت کی ہے کہ اول بار جو کعبہ گرا بیت اللہ مین ایک ایسا پتھر پایا گیا کہ کھدا ہوا تھا ایک مرد بلایا گیا اوسنے اوسکو پڑھا دیکا ایک اوسمین یہ لکھا دیکھا

عبدی المنتخب المتوکل المنیب المختار مولدہ بمکۃ ومہاجرہ طیبۃ لا یذہب حتی یقیم السنۃ العوجاء ویشہدان لا الہ الا اللہ امتہ الحمادون یحمدون اللہ بکل اکمۃ یاتزرون علی اوساطہم ویطہرون اطرافہم

میرا منتخب متوکل انابت کرنے والا مختار بندہ اوسکے پیدا ہونے کی جگہہ مکہ مین اور ہجرت کی جگہہ طیبہ مین ہوگی وہ نہین جائیگا یہانتک کہ ٹیڑہے راستہ کو وہ سیدہا کر دے گا اور وہ یہ گواہی دیگا کہ کوئی معبود نہین ہے مگر اللہ تعالی اوسکی امت کے لوگ بڑی حمد کرنے والے ہونگے وہ ہر ایک ٹیلہ پر اللہ تعالی کی حمد کرینگے اور اپنی کمرون پر تہمد باندہین گے اور اپنے ہاتھون اور پیرون کو پاک رکھین گے۔

ابن عساکر نے ابو الطیب عبد المنعم بن غلبون المقری سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ شہر عموریہ فتح کیا گیا عموریہ کے کنیسون مین سے ایک کنیسہ پر سونے سے لکھا پایا گیا۔ شر الخلف خلف یشتم السلف واحد من السلف خیر من الف من الخلف یا صاحب الغار نلت کرامۃ الافتخار اذ ثلثنی علیک الملک الجبار اذ یقول فی کتابہ المنزل علی نبیہ المرسل ثانی اثنین اذ ہما فی الغار یا عمر ما کنت والیا بل کنت والدا یا عثمان قتلوک مقہورا ولم نیر دروک مقبورا وانت یا علی امام الابرار والذاب عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکفار فہذا صاحب الغار وہذا احد الاخیار وہذا غیاث الامصار وہذا امام الابرار فعلے

من تا بیقضہم لعنۃ الجبار - بڑا خلف کا وہ خلف ہے کہ سلف کو بُرا کہے سلف سے ایک شخص ہزار خلف
سے بہتر ہے اے صاحب غار تو نے افتخار کی بزرگی حاصل کی ہے اسلئے کہ ملک جبار نے تیری ثنا کی ہے بلکہ جبار اپنی وس کتاب
مین جو اوسکے نبی مرسل پر نازل کی گئی ہے کہتا ہے ثانی اثنین اذہما فی الغار یہ خطاب حضرت صدیق
کے ساتھ ہے اے عمر تو والی نہ تھا بلکہ مخلوق کے واسطے عدل و داد مین باپ تھا اے عثمان تجھکو
ایسے حال مین قتل کرینگے کہ تو مقہور ہوگا اور جبکہ تو قبر مین ہوگا تو لوگ تیری زیارت نہ کرینگے
اور اے علی تو ابرار کا امام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے کفار کو دفع کرنے
والا ہے پس یہ صاحب غار ہے اور یہ اخیار کا ایک ہے اور یہ فریادرس شہرون کا ہے اور یہ ابرار کا
امام ہے جو لوگ کہ ان چارون کی برائی کرین اور انکو عیب لگاوین اونپر جبار کی لعنت ہے ابو الطیب
نے کہا ہے اوس کنیسہ والے کے ایک دوست سے پوچھا کہ بڑھاپے سے دونون ابروئین اوسکی
دونون آنکھون پر گر پڑی تھین پوچھا کتنی مدت سے تمہارے کنیسہ کے در پر یہ لکھا ہوا ہے اوسنے کہا
تمہارے نبی کے مبعوث ہونے سے دو ہزار برس پہلے کا یہ لکھا ہوا ہے۔

ابو محمد الجوہری نے اپنے امالی مین یحیی بن الیمان سے روایت کی ہے کہ بنی سلیم کی مسجد کے
امام نے مجھکو خبر دی کہ ہمارے اشیاخ نے اہل روم سے جہاد کیا اونہون نے روم کے کنیسون مین سے
ایک کنیسہ مین یہ شعر پایا ؎

اترجوا امۃ قتلت حسینا — شفاعۃ جدہ یوم الحساب

جس امت نے حسین کو قتل کیا کیا وہ امت حسین ع کے نانا کی شفاعت کی امید روز حساب مین کریگی

اونہون نے رومیون سے پوچھا تمنے کتنے زمانہ سے اس کتابت کو اس کنیسہ مین پایا ہے
اونہون نے کہا آپکے نبی کے ظہور سے چھ سو برس پہلے یہ لکھا گیا ہے۔

یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت نسب کے اختصاص مین ہے اور آدم علیہ السلام کے وقت سے آپکے ظہور تک آپکے آبا مین سفاح نہین ہوا یعنی کوئی بے نکاح نہین تھا

ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ مین نے آدم کے وقت سے غیر زنا کے نکاح سے ظہور کیا ہے یعنی آدم علیہ السلام سے میرے
ابا تک کسی نے زنا نہین کیا سب نے نکاح کیا ہے۔

طبرانی نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عہد
جاہلیت کی بے نکاحی سے کسی شے نے مجھکو نہین چھوا اور مجھکو نہین جنا مگر ایسے نکاح نے جیسے کہ اسلام کا نکاح ہے

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت عایشہ رضؓ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ مینے غیر سفاح کے نکاح سے ظہور کیا ہے۔

ابن سعد نے اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین محمد بن علی بن حسین سے یون روایت کی ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے نکاح سے ظہور کیا ہے اور مین بے نکاح کے پیدا نہین ہوا
آدم علیہ السلام کے عہد سے مجھکو سفاح اہل جاہلیت سے کچھ نقصان نہین پہونچا اور مین پیدا نہین
ہوا مگر طاہرون سے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے کلبی سے روایت کی ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پانسو ماؤن کو لکہا
مینے آپکی اون ماون مین ایک کو بھی بے نکاح نہین پایا اور نہ اونمین کوئی ایسی شے پائی کہ جاہلیت کے امر سے ہوتی۔

عدنی نے اپنی سند مین اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن
ابی طالب رضؓ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نکاح سے پیدا ہوا اور
آدم علیہ السلام کے وقت سے یہانتک کہ میرے باپ اور مان نے مجھکو جنا بانی نکاح مین پیدا نہین
ہوا اور عہد جاہلیت کے سفاح سے مجھکو کچھہ نقصان نہین پہونچا۔

ابونعیم نے بہت سے طریقون سے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ میرے مان باپ ہرگز سفاح سے نہین ملے اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجھکو ایسے حال مین
اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کی طرف نقل کرتا رہا کہ مین مصفی اور مہذب تھا دو بزرگ قبیلونکی
شاخین نہین نکلین مگر مین اونکے اچھے شعبہ مین تھا۔

ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے اونہون نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے

رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خیر العرب مضر ہے اور خیر مضر بنی عبد مناف ہین اور
خیر عبد مناف بنی ہاشم ہین اور خیر بنی ہاشم بنی عبد المطلب ہین واللہ جب سے اللہ تعالی نے آدم کو
پیدا کیا ہے دو فرقے جدا نہین ہوئے مگر اونکے اچھے فرقہ مین مین تھا۔

بزار اور طبرانی اور ابونعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے اللہ تعالی کے قول
ونقلبک فی الساجدین مین یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ انبیا کے اصلاب
مین منتقل ہوتے تھے یہانتک کہ آپکی مان نے آپکو جنا۔

بخاری نے ابوہریرہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ مین بنی آدم کے خیر قرون سے مبعوث کیا گیا ہون جو ایک قرن کے بعد دوسرا قرن آیا ہے
یہانتک کہ مین اوس قرن سے تھا جسمین مین تھا۔

مسلم نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے
کہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین سے اسمعیل علیہ السلام کو برگزیدہ کیا اور اسمعیل ع
کی اولاد مین سے بنی کنانہ کو برگزیدہ کیا اور بنی کنانہ مین سے قریش کو برگزیدہ کیا اور قریش سے بنی ہاشم
کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے مجھکو برگزیدہ کیا ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے عباس بن عبد المطلب
سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے جسوقت مجھکو
پیدا کیا اپنی مخلوق سے مجھکو اچھا گردانا پھر اللہ تعالی نے جبکہ قبائل کو پیدا کیا تو اون لوگون مین
مجھکو خیر قبیلہ گردانا اور جسوقت اون لوگون کے نفوس پیدا کئے تو اون لوگون کے نفوس سے
مجھکو خیر نفس گردانا پھر جسوقت اللہ تعالی نے گھرانون کو پیدا کیا تو اونکے گھرانون سے مجھکو اچھے
گھرانے والا کیا مین نفس اور گھرانے مین اون لوگون سے اچھا ہون۔

بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا مخلوق مین سے بنی آدم کو چنا اور بنی آدم سے عرب
کو چنا اور عرب سے مضر کو چنا اور مضر سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے

مجھکو چنا مین ابتدا سے انتہا تک بہتر ہین اونسے ہون۔

بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے مخلوق کی دو قسمین کین اون دونون قسمون مین سے اچھی قسم مین مجھکو کیا پھر اللہ تعالی نے دونون قسمون کو تین ثلث کیا اور مجھکو اون تین ثلثون کے اچھے ثلث مین کیا پھر اللہ تعالی نے اون ثلثون کو قبائل کیا اور مجھکو قبیلہ کی رو سے اون قبایل کے اچھے مین کیا پھر اللہ تعالی نے قبایل کے گھرانے بنائے اور مجھکو از روے گھرانے کے اون گھرانون کے اچھے گھرانے مین کیا میرا گھرانا جو سب گھرانون سے اچھا ہے اللہ تعالی نے اوسکی نسبت فرمایا ہے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطھرکم تطھیرا الآیہ۔

بیہقی اور ابن عساکر نے مالک کے طریق سے زہری سے نے انس رض سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی دو فرقون مین جدا نہین ہوئے مگر اللہ تعالی نے مجھکو اون فرقون مین سے اچھے فرقہ مین کیا مین اپنے ماں باپ کے درمیان سے پیدا کیا گیا جاہلیت کے بی نکاحی سے کسی شے نے مجھکو نقصان نہین پہونچایا مینے نکاح سے ظہور کیا ہے آدم کے عہد سے مین نے بغیر زنا کے ظہور کیا ہے یہانتک کہ میرے ظہور کی انتہا میرے ماں باپ تک ہوئی مین نفس مین تمسے خیر ہون اور باپ مین تمسے خیر ہون۔

بیہقی نے محمد بن علی سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے یہ ارادہ کیا کہ مخلوق کو چنے تو عرب کو چنا اور برگزیدہ کیا پھر عرب سے کنانہ کو چنکر برگزیدہ کیا پھر کنانہ سے قریش کو انتخاب کیا پھر قریش سے بنی ہاشم کو چنا پھر بنی ہاشم سے مجھکو چنا۔

بیہقی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل ع نے مجھسے کہا کہ مینے کل زمین کے مشرق اور مغرب کو اولٹ پلٹ کر ڈالا مینے کسی مرد کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہین پایا اور کسی باپ کے بیٹے بنی ہاشم سے افضل مینے نہین پائے۔

ابن عساکر نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جب سے مین آدم علیہ السلام کے صلب سے نکلا ہون مجھکو بدکار عورت نے نہین جنا اور سلف
سے امتین ہمیشہ مجھسے منازعت کرتی رہین یہانتک کہ مینے عرب کے دو افضل قبیلون سے
کہ ہاشم اور زہرہ ہے ظہور کیا۔

ابن مردویہ نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقد جاءکم
رسول من انفسکم کو فا کے فتح سے پڑھا اور فرمایا کہ مین تمسے نسب اور قرابت اور حسب مین زیادہ
نفیس ہون آدم علیہ السلام کے عہد سے میرے باپون مین کوئی زانی نہ تھا ہمارے کل باپون
نے نکاح کیا ہے۔

ابن ابی عمر العدنی نے اپنی سند مین ابن عباس رض سے یون روایت کی ہے کہ قریش اللہ تعالے
کے سامنے دو ہزار برس قبل اسکے کہ آدم عم پیدا کئے جاوین نور تھے وہ نور تسبیح کرتا تھا اور اوس نور
کی تسبیح کے ساتھ ملائکہ تسبیح کرتے تھے جبکہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اوس نور کو
اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی صلب مین ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی
نے آدم علیہ السلام کی صلب مین مجھکو زمین پر اوتارا پھر مجھکو نوح علیہ السلام کی صلب مین کیا پھر
ابراہیم علیہ السلام کی صلب مین مجھکو ڈالا پھر ہمیشہ اللہ تعالی مجھکو اصلاب کریمہ اور ارحام طاہرہ
سے نقل کرتا رہا یہانتک کہ میرے ماں باپ کے درمیان سے مجھکو نکالا میرے ماں باپ
زنا سے ہرگز نہین ملے اس حدیث کی شاہد وہ حدیث ہے کہ حاکم اور طبرانی نے خریم بن اوس سے
اوسکی روایت کی ہے خریم نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اوسوقت ہجرت کی
کہ آپ تبوک سے واپس پھر ہے تھے مینے سنا کہ عباس رض کہتے تھے یا رسول اللہ مین ارادہ رکھتا ہون
کہ آپکی مدح کرون آپنے عباس عم کو لا یفضض اللہ فاک دعا دیکر فرمایا پڑھو ۵

من قبلها طبت فی الظلال وفی — مستودع حیث یخصف الورق

یہ اشعار حضرت عباس عم نبی صلعم کے قصیدہ کے ہین ضمیر ہا کسی شے کی طرف راجع ہے وہ شے

ان اشعار سے معلوم نہین ہوسکتی شعر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے باپ دادا کے سایون یعنی اونکی پشتون مین پاکیزہ تھے اور ودیعت کی جگہہ یعنی ارحام امہات مین پاکیزہ تھے جبکہ حضرت آدم اور حوا درختون کے پتے اپنے جسم پر چپکاتے تھے ٥

انت ولا مضغۃ ولا علق	ثم ہبطت البلاد لا بشر

پھر آپ شہرون مین اپنے باپ کے اصلاب مین اوترے آپ ایسی شان مین تھے کہ آپ نہ بشر تھے اور نہ گوشت کا ٹکڑا اور نہ منجمد خون انسان مضغۃ اور علق رحم کی حالت مین ہوتا ہے اور بشر رحم سے نکلنے کے بعد ہوتا ہے چنانچہ دوسرے شعر مین اسکی تصریح کی ہے ٥

الجم نسرا و اہلہ الغرق	بل نطفۃ ترکب السفین وقد

بلکہ آپ اپنی شان مین وہ نطفہ تھے کہ وہ کشتیون پر سوار ہوتا تھا ایسے حال مین کہ کوہ نسر جو وادی عقیق مین ہے اوسکو اور اوسکے رہنے والون کو غرق نے گھیر لیا تھا ٥

اذا مضی عالم بدا طبق	تنقل من صالب الی رحم

آپ اپنے آبا کی پشتون سے اپنی امہات کے رحمون کیطرف منتقل ہوتے تھے جسوقت کہ ایک عالم گزر جاتا اور دوسرا طبقہ مخلوق کا پیدا ہوتا تھا ٥

فی صلبہ انت کیف یحترق	وردت نار الخلیل مستترا

آپ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آگ مین ایسے حال مین اوترے کہ اونکی پشت مین چھپے ہوئے تھے وہ آگ سے کیونکر جلتے کہ آپ اونکے محافظ تھے ٥

خندف علیاء تحتہا النطق	حتی احتوی بیتک المہیمن من

یہانتک کہ آپکے اوس شرف نے جو آپکے فضل پر شاہد ہے اوس اعلی اشرف کو گھیر لیا ہے جو ذی نسب خندف سے ہے اور اوسکی تحت اوساط ہین نطق نطاق کی جمع ہے کمربند کو کہتے ہین اور نطاق پہاڑون کے اوساط کو بھی کہتے ہین یہان پر قبایل کے اوساط سے مراد ہے جیسے عرب مین مشہور ہے عدنان اولاد اسمعیل علیہ السلام کا ذروہ ہے اور مضر نزار کا ذروہ ہے اور خندف

سفر کا ذروہ ہے اور مدرکہ خندف کا ذروہ ہے اور جزش مدرکہ کا ذروہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم قریش کا ذروہ ہین خندف الیاس کی بی بی کا نام ہے جو مضر سے تھین بیت سے مراد
یہان شرف سے ہے اور ہیمن آنحضرت صلعم کی ذات مبارک مراد ہے ٥

وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاءت بنورک الافق۔

اور آپ ایسے ہین کہ جسوقت آپ پیدا ہوئے زمین منور ہوگئی اور آپکے نور سے افق روشن ہوگیا

فنحن فی ذلک الضیاء وفی — النور وسبل الرشاد نخترق

اون اوصاف کے بعد یہ فرماتے ہین کہ ہم لوگ آپکے وجود مبارک کی اوس ضیا اور نور ہین
اور رشاد کے راستون مین گزر رہے ہین یعنی آپکے انوار کی وجہ سے رشاد کے راستے روشن
ہوگئے ہین ہمکو اون راستون مین اوسکی وجہ سے گزرنا آسان ہوگیا ہے کسی قسم کی تاریکی
رشاد کے راستون مین نہین رہی۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے جسوقت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اونکو اونکی بیٹون کو دکہایا
آدم علیہ السلام بعض کے فضایل بعض پر غالب دیکہہ رہے تہے اون کے اسفل مین ایک
نور دیکہا کہ وہ بلند ہو رہا تہا آدم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے پوچہا اے رب یہ کون شخص ہے
اللہ تعالی نے فرمایا یہ تمہارا بیٹا احمد ہے وہ اول سب ہے اور آخر سب ہے وہ اول شفاعت
کرنے والا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ آپکی نبوت پر وجہ دلالت کی اس فضیلت سے یہ ہے کہ
نبوت ملک اور سیاست عامہ ہے ملک آدمیون مین اونہین لوگون کے واسطے ہوتا ہے جو صاحب
احساب اور مراتب ہوتے ہین یعنی جنکی حسبین اچہی ہوتی ہین اور امور جلیلہ اون سے ظہور مین آتے
ہین اسلیے کہ صاحب حسب اور صاحب مرتبہ عظیم ہونا انقیاد رعیت کے لیے زیادہ داعی ہے
اور اس امر کا مقتضی ہے کہ رعیت اوسکی طاعت مین زیادہ سرعت کرے رعیت نے رسول اللہ
صلعم کا انقیاد اور طاعت اسی لئے کی کہ آپ صاحب حسب اور صاحب مرتبہ اور عظیم امور

کے واسطے بھیجے گئے تھے اسی واسطے ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب تم لوگون مین کیسا ہے ابوسفیان نے کہا کہ آپ ہم لوگون مین ذی نسب ہین ہرقل نے سنکے کہا کہ ایسے ہی کل رسول اپنی قوم کے نسب مین مبعوث کئے جاتے ہین یعنی ہر ایک رسول اپنی قوم مین صاحب نسب ہوتا ہے۔

یہ باب عبد المطلب کے خواب دیکھنے کے بیان مین ہے

ابونعیم نے ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی الجہم کے طریق سے ابی بکر نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے اون سے ابوطالب نے عبد المطلب کی حدیث بیان کی ہے عبد المطلب نے کہا کہ مین مقام حجر مین سو رہا تھا مینے ایسا خواب دیکھا کہ اوس نے مجھکو ڈرا دیا مین اوس خواب سے نہایت درجہ بے قرار ہوگیا مین قریش کی ایک کاہنہ کے پاس گیا اور اوس سے مینے کہا کہ مینے آجکی رات ایک خواب دیکھا ہے گویا ایک درخت اوگا ہے اوس کا سر آسمان کو پہونچا ہے اور اوسکی شاخین مشرق اور مغرب کو پہونچ گئی ہین اور مینے کسی نور کو اوس درخت سے ظہور مین زیادہ نہین دیکھا وہ نور آفتاب کے نور سے ستر درجہ اعظم تھا اور مینے دیکھا کہ عرب اور عجم اوسکو سجدہ کرتے ہین وہ درخت عظمت اور نور اور ارتفاع مین ہر ساعت بڑھتا جاتا تھا ایک ساعت چھپ جاتا اور ایک ساعت ظاہر ہوجاتا تھا اور قریش کے ایک گروہ کو مینے دیکھا کہ وہ لوگ اوسکی شاخون سے لٹک رہے تھے اور قریش مین سے ایک گروہ کو مینے دیکھا کہ وہ لوگ اوس درخت کے کاٹنے کا ارادہ کرتے ہین جسوقت قریش کے وہ لوگ اوس درخت کے قریب گئے اونکو ایک ایسے جوان نے پکڑ لیا کہ مینے اوس سے چہرہ مین زیادہ حسین اور اوس سے زیادہ خوشبو والا نہین دیکھا وہ جوان اون لوگون کی پیٹھون کو توڑتا تھا اور اونکی آنکھین نکالتا تھا مینے اپنا ہاتھ بلند کیا تاکہ مین اوس درخت سے حصہ لون مجھکو نہین ملا مینے پوچھا کن لوگون کے لئے حصہ ہے مجھسے کہا اون لوگون کے لیے حصہ ہے کہ اس درخت کو پکڑے ہوئے ہین اور لٹک رہے ہین اور تجھسے اونہون نے درخت کی طرف سبقت کی ہے مین خواب سے

ایسے حال مین چونک پڑا کہ خوف زدہ اور بے قرار تھا مینے دیکھا کہ میرے اس خواب کے سننے
سے اوس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا پھر اوس نے کہا اگر تیرا خواب سچا ہو گا تو تیری صلب سے ضرور
ایک ایسا مرد پیدا ہو گا کہ مشرق اور مغرب کا مالک ہو گا اور مخلوق اوسکی مطیع ہو گی پھر عبد المطلب نے
ابو طالب سے کہا شاید وہ مولود تو ہی ہے ابو طالب اوس حدیث کے ساتھ ایسے حال مین
باتین کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور کیا تھا اور ابو طالب یہ کہتے تھے واللہ وہ درخت
ابو القاسم امین ہی ہین ابو طالب سے لوگ کہتے تھے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
کیون نہین لاتے ہو وہ یہ کہتے تھے کہ بے ابروئی اور عار ہے۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل مین واقع ہوئی ہین

حاکم بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابی عون مولی المسور بن مخرمہ کے طریق سے ابی عون نے
مسور بن مخرمہ سے اور مسور نے ابن عباس رض سے اور ابن عباس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے
کہ عبد المطلب نے کہا کہ جاڑون کے کوچ مین ہم یمن مین آئے مین ایک یہودی عالم کے پاس اوترا
ایک مرد نے جو اہل کتاب سے تھا پوچھا تم کس گروہ سے ہو مینے کہا مین قریش سے ہون اوسنے
پوچھا قریش مین کن لوگون سے ہو مینے کہا بنی ہاشم سے ہون اوس نے کہا کیا تم مجھکو اجازت
دیتے ہو کہ مین تمھارے بعض جسم کو دیکھون مینے کہا ہان اجازت دیتا ہون مگر ستر کی جا سے
نہو عبد المطلب نے کہا کہ اوس مرد نے میرا ایک نتھنا کہولا اور اوسمین دیکھا پھر اوس نے دوسرے
نتھنے مین دیکھا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تمہارے ایک ہاتھ مین ملک ہے اور دوسرے ہاتھ
مین نبوت ہے اور اس امر کو مین بنی زہرہ مین دیکھتا ہون اور ایک لفظ مین یون وارد ہے کہ ہم لوگ
اس امر کو بنی زہرہ مین پاتے ہین وہ کیونکر ہو گا کہ ملک اور نبوت بنی زہرہ مین ہو مینے کہا مین نہین
جانتا اوسنے مجھسے پوچھا کیا تمہاری کوئی شاعہ ہے مینے پوچھا شاعہ کیا شے ہے اوس نے
کہا زوجہ مینے کہا آج کے دن تو میری کوئی زوجہ نہین ہے اوس نے کہا جس وقت تم پلٹ کے

جاؤ تو بنی زہرہ مین تزوج کرو عبد المطلب مکہ کی طرف پلٹ آئے اور ہالہ بنت وہب بن عبد مناف
سے نکاح کیا عبد المطلب سے ہالہ نے حمزہ اور صفیہ کو جنا اور عبد اللہ بن عبد المطلب نے آمنہ بنت
وہب سے نکاح کیا آمنہ رض نے عبد اللہ رض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا قریش نے
کہا کہ عبد اللہ نے اپنے باپ پر ظفر پائی اور اس حدیث کی تخریج ابو نعیم نے حمید بن عبد الرحمن
کے طریق سے کی ہے حمید نے اپنے باپ سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو ذکر کیا ہے
اور اس حدیث کی تخریج ابن سعد نے طبقات مین جعفر بن عبد الرحمن ابن المسور ابن مخرمہ سے
کی ہے جعفر نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے اور اس
حدیث کو ذکر کیا ہے — اور اس حدیث مین یہ ہے کہ اوس یہودی عالم نے عبد المطلب کے
نتھنون کے بالون کو دیکھا اور کہا کہ مین نبوت کو دیکھتا ہون اور مین ملک کو دیکھتا ہون اور ملک
اور نبوت دونون مین سے ایک چیز کو بنی زہرہ مین دیکھتا ہون اور اس حدیث کے آخر مین
یہ ہے کہ اللہ تعالی نے نبوت اور خلافت کو بنی عبد المطلب مین گردانا ہے ۔

ابو نعیم نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
والد ماجد عبد اللہ اپنے ایک مقام کی تعمیر مین آئے اونپر مٹی اور غبار کا اثر تھا وہ لیلی عدویہ کی طرف
سے گذرے جبکہ لیلی نے اونکو اور اوس شے کو جو آپکی آنکھون کے درمیان تھی دیکھا تو اوسنے اپنی
خواہش کیطرف بلایا اور اوسنے کہا کہ اگر تم مجھسے صحبت کروگے تو مین تمکو سو اونٹ دونگی لیلی سے عبد اللہ بن عبد المطلب نے کہا مین اپنے
جسم سے اس مٹی کو دھوکے تیرے پاس آونگا عبد اللہ آمنہ بنت وہب کے پاس آئے اور اونسے صحبت کی حضرت آمنہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیساتھ حاملہ ہوئین پھر عبد اللہ لیلی کے پاس پلٹ کر گئے اور اوس سے پوچھا کہ تو نے جس امر مین کہا تھا
کیا تیری خواہش ہے لیلی نے کہا نہین عبد اللہ نے پوچھا کسواسطے خواہش نہین ہے اوس نے
کہا آپ میری طرف گذرے تھے اور آپکی دونون آنکھون کے بیچ مین ایک نور تھا پھر تم میری طرف
پلٹ کر ایسے حال مین آئے ہو کہ آمنہ نے اوس نور کو تم سے کھینچ لیا اور ایک لفظ مین یون آیا ہے
کہ لیلی نے عبد اللہ ابن عبد المطلب سے کہا کہ جس نور کے ساتھ تم گھر مین داخل ہوئے تھے اوس نور

کے ساتھ تم باہر نہین نکلے اگر تمنے آمنہ رض کے ساتھ صحبت کی ہو تو وہ ضرور ایک بادشاہ کو جنیگی بین

ابونعیم اور خرائطی اور ابن عساکر نے عطا کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے

کہ جسوقت عبدالمطلب اپنے فرزند کو ہمراہ لیکر تزویج کے واسطے نکلے ایک کاہنہ کہ اہل تبالہ

سے تھی اوسکی طرف سے اپنے فرزند کے ساتھ گذرے وہ یہود یہ ہوگئی تھی اور اوس نے

کتاب کو پڑھا تھا اوسکا نام فاطمہ بنت مر الخثعمیہ تھا اوسنے عبداللہ رض کے چہرہ مین نور نبوت

کو دیکھا اوس نے حضرت عبداللہ رض سے کہا اے جوان کیا تجھکو خواہش ہے کہ تو میرے

ساتھ اسوقت صحبت کرے مین تجھکو سو اونٹ دونگی عبداللہ رض نے یہ اشعار پڑھے ؎

اما الحرام فالممات دونہ	والحل لا حل فاستبینہ
حرام جو ہے موت اوسکی اوسطرف ہے	اور حلال ایسا حلال نہین ہے جسکو مین بیان اور ظاہر کرون
فکیف بے الامر الذی تبغینہ	یحمی الکریم عرضہ ودینہ
کیونکر وہ امر مجھکو جایز ہوگا جسکی تو خواہش کرتی ہے	اسلیے کہ کریم اپنی آبرو اور دین کی حمایت کرتا ہے

پہر حضرت عبداللہ اپنے باپ کے ساتھ چلے گئے اور اونکے باپ نے آمنہ بنت وہب کے

ساتھ اونکا نکاح کردیا حضرت عبداللہ رض نے حضرت آمنہ رض کے پاس تین دن قیام کیا پہر حضرت

عبداللہ رض کے نفس نے اونکو اوس امر کی طرف بلایا جسکی طرف خثعمیہ نے بلایا تہا آپ اوسکے پاس

گئے خثعمیہ نے پوچھا تمنے میرے پاس سے جانے کے بعد کیا کیا حضرت عبداللہ رض نے کہا میرے

باپ نے آمنہ بنت وہب کے ساتھ میرا نکاح کردیا مین نے اوسکے پاس تین دن قیام کیا خثعمیہ نے

کہا واللہ مین بدکار عورت نہین ہون ولیکن تمہارے چہرہ مین ایک نور دیکھا تہا مینے یہ ارادہ کیا تہا

کہ وہ نور مجھ مین رہے اللہ تعالی نے اسکو نہ چاہا جس جگہہ کو اللہ تعالی نے دوست رکھا اوس نور

کو وہان رکھا پہر فاطمہ خثعمیہ نے یہ اشعار کہے ؎

انی رایت مخیلۃ لمعت	فتلالات بحناتم القطر

مخیلۃ وہ سیاہ ابر جسمین بجلی ہو حناتم کالے بادل قطر اقطار کی جمع ہے یعنی اطراف عالم مینے ایک برسنے

واسے ابر کی بجلی دیکھی جو چمکی اور اوس نے اطراف عالم کے سیاہ بادلون کو روشن کر دیا ٥

ظلما بہا نور یضیی لہ ... ما حولہ کاضاءۃ البدر

وہ ایسے کالے بادل تہے کہ اونمین ایک ایسا نور تہا کہ جو شے اوسکے گرد تہی اوسنے اوسکو روشن کر دیا تہا جیسے چودہوین رات کا چاند روشن کر دیتا ہے ٥

ورجوتہ فخرا ابوء بہ ... ما کل قادح زندہ یورے

حضرت عبد اللہ کے ساتھ از روے فخر کے مینے نکاح کی امید کی مگر مین کامیاب نہ ہوئی اسلئے کہ ہر ایک امید کرنے والا اپنی امید سے کامیاب نہین ہو سکتا ہے جیسے کہ ہر ایک شخص چقماق سے آگ نکالنے مین کامیاب نہین ہوتا ہے چقماق کبھی آگ دیتی ہے اور کبھی آگ نہین دیتی ٥

للہ ما زہریۃ سلبت ... ثوبیک ما استلبت وما تدری

حضرت آمنہ والدہ ماجدہ رسول اللہ صلعم بنی زہرہ سے تہین اسلئے زہریہ کہا۔ اللہ تعالی کے واسطے اوس شے کی نیکی ہے جو شے زہریہ نے سلب کی ہے اے عبد اللہ تمہارے دو کپڑے جو نبوت اور ملک ہے اوسکو آمنہ نے سلب کیا ہے اور اونکو معلوم نہین ہے کہ مینے کیا شے سلب کی ہے۔

یہ اشعار بھی فاطمہ خشعمیہ نے کہے ہین ٥

بنی ہاشم قد غادرت من اخیکم ... امینۃ اذ للباہ یعتلجان

اے بنی ہاشم تمہارے بہائی حضرت عبد اللہ سے آمنہ نے چھوڑ دیا جسوقت حضرت عبد اللہ اور آمنہ باہ کیواسطے علاج کرتے تہے چھوڑنے کا بیان دوسرے شعر مین ہے کہ کیا چھوڑ دیا ٥

کما غادر المصباح بعد خبوہ ... فتایل قد میثت لہ بدہان

خبو کا معنی بجھ جانا فتایل فتیلہ کی جمع ہے چراغ کی بتی میثت تر کیا گیا شعر کا معنی یہ ہے کہ عبد اللہ سے آمنہ نے جو کچھ چھوڑا وہ بعینہ ایسی مثال ہے جیسے کہ چراغ بجھ جانے کے بعد اون فتیلون کو چھوڑ دیتا ہے جو فتیلے اوسکے تیل سے تر کئے جاتے ہین چراغ فتیلون کا سب تیل کہنچکر فتیلون کو خالی چھوڑ دیتا ہے ٥

وما کل ما یحوی الفتی من تلادہ ... بحزم ولا ما فاتہ لتوانی

آدمی کا جو مال قدیم اور موروثی جمع کرتا ہے اوسکے حزم سے نہین ہے اور جو مال اوس سے فوت ہو جاتا ہے اوسکی سستی کے سبب سے [illegible]

فاجمل اذا طالبت امرا فانه	سیکفیکه جدان یصطرعان
سیکفیکه اما ید مقفعلة	واما ید مبسوطة ببنان

جسوقت توکسی امر کو طلب کرے توخوبی سے طلب کر اوس امر کو دو کوششین جو باہم لڑتی ہین تجھکو کافی ہونگی اون دونون کوششون مین سے ایک یہ ہے کہ وہ ہاتھ جو روک دیا گیا ہے تجھکو کافی ہوگا یعنی بلا طلب کے وہ امر تجھکو حاصل ہو جاویگا یا دوسری کوشش تجھکو اوس امر سے کفایت کریگی وہ یہ ہے کہ تیرا ہاتھ جو پہیلا ہوا اور کشادہ ہے اور اوسکا کشادہ ہونا اونگلیون کے پورونکے ساتھہ ہے تجھکو اوس امر سے کامیابی دیگا یعنی تیری کوشش تجھکو کامیاب کر دے گی ٥

فلما قضت منه الامینة ماقضت	نبا بصری عنه وکل لسانی

جبکہ حضرت آمنہ نے حضرت عبد اللہ سے جس شے کی حاجت روائی کی اوسکی حاجت روائی کی اوس سے میری بصر اوچیٹ گئی اور میری زبان گونگی ہوگئی مین اوس واقعہ کو کچھہ بیان نہین کر سکتی۔

اور اسی حدیث کی تخریج ابن سعد نے ہشام بن الکلبی سے کی ہے اونہون نے ابو الفیاض الخثعمی سے معضل طور پر روایت کی ہی۔ اس حدیث مین یہ ہی کہ جسوقت حضرت عبد اللہ فاطمہ کیطرف پلٹ کے آئے تو اوس نے پوچھا تو نے جو کچھہ کہا تہا کیا اوس امر مین تیری خواہش ہی اوسنے کہا (قد کان ذاک مرۃ فالیوم لا) وہ امر ایک وقت تھا آجکے دن نہین ہی (فاطمہ کا یہ قول مثل ہوگیا) اور اس حدیث کے آخر مین یہ ہی کہ قریش کے جوانون کو اوس امر کی خبر پہونچی جس امر کو فاطمہ نے حضرت عبد اللہ کے پیش کیا تہا اون جوانون نے فاطمہ سے اوس امر کو ذکر کیا فاطمہ نے وہ اشعار کہے جو اوپر لکھے گئے ہین اور اس حدیث مین اس قول کے بعد کہ حضرت عبد اللہ نے حضرت آمنہ کے پاس تین دن قیام کیا یون ہی کہ عرب کے پاس یہ سنت تھی کہ جسوقت مرد اپنی عورت کے پاس اوسکے اہل مین داخل ہوتا تو تین دن تک قیام کرتا تہا اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو وہب بن جریر بن حازم نے خبر دی میرے باپ نے مجھسے حدیث کی کہ مینے ابو یزید المدنی سے سنا اونہون نے کہا مجھکو یہ خبر ہوئی ہی کہ حضرت عبد اللہ ایک عورت خثعمیہ کے پاس آئے اوسنے آپکی دونون آنکھونکے بیچ مین ایک ایسا نور دیکھا کہ وہ آسمان تک بلند ہو رہا تھا خثعمیہ نے حضرت عبد اللہ سے پوچھا کیا تمکو مجھسے کوئی خواہش ہی اونہون نے کہا ہان مگر مین رمی جمار سے فارغ ہو جاؤن وہ چلے گئے اور رمی جمار کیا پھر اپنی بی بی حضرت آمنہ کے پاس آئے پھر خثعمیہ یاد آئی آپ اوسکے پاس گئے اوسنے پوچھا کیا تم میرے

معضل حدیث کی قسم ہے ۱۲

پاس سے جانیکے بعد کسی عورت کے پاس گئے تھے حضرت عبداللہ نے کہا ہان مین اپنی بی بی آمنہ کے پاس گیا تھا یہ سنکے فاطمہ نے کہا مجھکو تمسے کوئی حاجت نہین ہی تم ایسے حال مین گئے تھے کہ تمہاری دونون آنکھونکے درمیان ایک ایسا نور تھا کہ آسمان تک بلند ہو رہا تھا جبکہ تم نے حضرت آمنہ سے صحبت کی وہ نور چلا گیا فاطمہ نے حضرت عبداللہ سے کہا کہ آمنہ کو خبر کر دو کہ تم خیر اہل ارض کیساتھ حاملہ ہوئین۔ ابن عساکر نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہی کہ خثعم مین سے ایک عورت تھی کہ موسموںمین سے ایک موسم مین اپنے نفس کو لوگونکے سامنے پیش کیا کرتی تھی اور وہ صاحب جمال تھی اور اوسکے ساتھ ایک آدمی رہتا تھا اوسکو ساتھ لیکر پھرتی تھی گویا وہ اوسکو بیچتی تھی وہ عورت حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے پاس آئی جبکہ اوسنے انکو دیکھا اوسکو اونکے حسن سے تعجب ہوا اوس نے اپنے آپکو اونکے سامنے پیش کیا حضرت عبداللہ نے کہا جب تک مین تیرے پاس پلٹ کر آؤن تو اپنی جا سے ٹھیری رہو حضرت عبداللہ اپنے اہل کے پاس گیے اور اپنی بی بی کیساتھ صحبت کی اونکی بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حاملہ ہوئین جبکہ حضرت عبداللہ اوس عورت کیطرف پلٹ کر آئے تو اوس عورت نے اون سے پوچھا تم کون ہو اونہون نے کہا مین وہی شخص ہون جو تجھسے مینے وعدہ کیا تھا اوسنے کہا تم وہ نہین ہو اور اگر تم وہی ہو تو مینے وہ نور جو تمہاری دونون آنکھونکے درمیان دیکھا تھا مین اس وقت اوس نور کو نہین دیکھتی ہون بیہقی اور ابونعیم نے ابن شہاب سے تخریج کی ہے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ ایسے حسین مرد تھے کہ وہی دیکھے گئے کوئی مرد ایسا حسین نہ تھا ایک دن وہ قریش کی عورتونکے پاس گئے اون عورتون مین سے ایک عورت نے اپنے آپسمین پوچھا کہ تم مین سے کونسی عورت اس جوان سے نکاح کریگی کہ اوس نور کو لے گی جو اونکی دونون آنکھونکی بیچ مین ہی اسلئے کہ مین اونکی دونون آنکھونکے درمیان ایک نور دیکھتی ہون آپسے حضرت آمنہ رضہ نے نکاح کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئین۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے عروہ وغیرہ سے روایت کی ہی اون راویون نے کہا ہی کہ قتیلہ بنت نوفل ورقہ بن نوفل کی بہن آدمیونکو دیکھا کرتی تھی اور شگون لیتی تھی اوسکی طرف حضرت عبداللہ رضہ گذری اوسنے آپکو اس لیے بلایا کہ آپ اوس سے بضع حاصل کرین اور اوس نے آپکا کپڑا پکڑ لیا آپنے انکار کیا اور کہا کہ مین جا کر تیرے پاس آتا ہون اور دوڑتے چلے گئے یہانتک کہ حضرت آمنہ کے پاس آئے اور اون سے صحبت کی حضرت آمنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حاملہ ہوئین پھر حضرت عبداللہ اوس عورت کی طرف پلٹ کر آئے اور اوسکو منتظر پایا حضرت عبداللہ نے اوس سے پوچھا کہ جس امر کو تونے میرے سامنے پیش کیا تھا کیا تیری خواہش اوسمین ہی اوسنے کہا نہین آپ ایسے حال مین گئے تھے کہ آپکے چہرہ مین ایک نور بلند ہو رہا تھا پھر آپ ایسے

حال مین واپس آئے کہ آپکے چہرہ مین وہ نور نہین ہے اور ایک لفظ مین یون وارد ہے کہ آپ ایسے حال مین گئے تھے کہ آپکی دونون آنکھون کے درمیان نور کی چمک اور سفیدی ایسی تہی جیسے گھوڑے کی پیشانی پر ہوتی ہے اور آپ ایسے حال مین واپس آئے ہین کہ وہ نور اور سفیدی آپکے چہرہ مین نہین ہے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے اور ابو صالح نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ جس عورت نے حضرت عبد اللہ کے روبرو جو شے پیش کی تہی وہ پیش کی تہی وہ عورت ورقہ بن نوفل کی بہن تہی ابن سعد نے کہا کہ ہمکو واقدی نے خبر دی ہے کہ مجھسے علی بن یزید بن عبد اللہ بن وہب بن زمعہ نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور اونکے باپ نے اپنی پھوپی سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ یہ سنتے تہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت آمنہ حاملہ ہوئین وہ یہ فرماتی تھین کہ مجکو یہ معلوم نہین ہوا کہ مین رسول اللہ کے ساتھ حاملہ ہوئی ہون اور مینے حمل کی گرانی جیسی عورتین پاتی ہین نہین پائی مگر یہ امر تھا کہ مین اپنے حیض کے بند ہونے کو اوپرا سمجھتی تہی اکثر حیض بند ہوجاتا تھا اور پہر جاری ہو جاتا تہا اور میرے پاس ایک آنے والا آیا مین ایسی حالت کے درمیان تھی کہ نہ سو رہی تھی اور نہ جاگ رہی تہی اوس آنے والے نے مجھسے پوچھا کیا تمکو معلوم ہوا کہ تم حاملہ ہوگئی ہو مین یہ کہتی تہی مین نہین جانتی اوس آنے والے نے مجھسے کہا کہ تم اس امت کے سردار اور نبی کے ساتھ حاملہ ہوگئی ہو وہ دن دوشنبہ کا دن تھا پہر اوسنے مجکو یہانتک مہلت دی کہ جب وقت میرے جننے کا وقت آیا وہی آنے والا میرے پاس آیا اور مجھسے کہا یہ کہو (اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد) مین اس کلمہ کو کہتی تہی مینے اس واقعہ کو اپنی عورتون سے ذکر کیا اون عورتون نے مجھسے کہا کہ اپنے بازون اور گردن مین لوہے کو باندہ لو حضرت آمنہ رضہ نے فرمایا کہ مین نے لوہے کو اپنے بازون اور گردن مین باندہ لیا میرے جسم پر وہ لوہا نہین چھوڑا جاتا تھا مگر کچھہ دنون مین اوس لوہے کو خود بخود قطع کیا ہوا پاتی تہی پہر مین اوسکو اپنے جسم پر نہین باندہتی تہی۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت آمنہ رضہ نے کہا ہے کہ مین رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئی مینے آپکے حمل سے کوئی مشقت نہین پائی یہانتک کہ مینے آپکو جنا۔

اور ابن سعد نے ابی جعفر محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت آمنہ کو ایسے حال مین کہ رسول اللہ کے ساتھ حاملہ تہین یہ امر کہا گیا کہ تم آپکا نام احمد رکہیو۔

ابو نعیم نے بریدہ اور ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے ان دونون راویون نے کہا کہ حضرت آمنہ رضؓ نے اپنے خواب مین دیکھا اون سے کسینی نے کہا کہ تم خیر خلایق اور سید العالمین کے ساتھ حاملہ ہوئین جسوقت تم اونکو جنو تو اونکا نام احمد اور محمد رکہیو اور آپکے جسم مبارک پر یہ باندہ دیجو خواب سے ایسے حال مین بیدار ہوئین کہ اونکے سر کے پاس ایک صحیفہ سونے کا رکہا ہوا تہا اور اوسپر یہ لکہا تہا (اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد وکل خلق رائد من قایم وقاعد عن السبیل عائد علی الفساد جاہد من نافث او عاقد وکل خلق مارد یاخذ بالمراصد فی طرق الموارد انہاہم عنہ باللہ الاعلی واحوطہ منہم بالید العلیا والکف الذی لایری ید اللہ فوق ایدیہم وحجاب اللہ دون عادیہم لایطردوہ ولایضروہ فی مقعد ولا منام ولا مسیر ولا مقام اول اللیالی وآخر الایام۔

فایدہ - ابن سعد نے محمد بن کعب وغیرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد شام کو تجارت کیواسطے گئے تہے شام سے پلٹتے وقت مدینہ منورہ مین اونہون نے وفات پائی اور اوسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمل تہے اور جس دن حضرت عبد اللہ رضؓ نے وفات پائی اونکی عمر پچیس سال کی تہی واقدی رح نے کہا ہے کہ جو اقاویل اور روایات حضرت عبد اللہ رضؓ کی وفات اور عمر کے باب مین ہین اونمین یہ قول اثبت ہے۔

فایدہ - واقدی رح نے کہا ہے کہ ہمارے اور اہل علم کے نزدیک یہ بات معروف ہے کہ حضرت آمنہ اور حضرت عبد اللہ رضؓ دونون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی اولاد نہین جنی۔



یہ باب اس بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سال ولادت مین اللہ تعالی نے آپکی اور اپنے شہر کی بزرگی کے سبب اصحاب فیل کے ساتھ کیونکر معاملہ کیا

ابن سعد اور ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل محرم کے نصف مہینہ مین آئے تھے واقعہ فیل کے درمیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے درمیان پچاس راتین تہین۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل آئے یہانتک کہ جسوقت مکہ کے قریب پہونچے عبد المطلب نے اونکا استقبال کیا اور اونکے بادشاہ سے پوچہا کہ کس غرض سے تو ہماری طرف آیا ہے تو نے کیسکو ہمارے پاس کیون نہین بہیجدیا جن چیزون کا تو ارادہ کرتا ہے ہم ہر ایک شے تیرے پاس لیکر آتے ہین اوس نے کہا کہ مجھکو اس بیت اللہ کی خبر پہونچی ہے کہ کوئی شخص اسمین داخل نہین ہوتا ہے مگر وہ امن پاتا ہے مین بیت اللہ کے رہنے والون کو ڈرانے کیواسطے آیا ہون عبد المطلب نے کہا جن چیزونکا تو ارادہ کرتا ہے ہم تیرے پاس وہ ہر ایک چیز لاتے ہین تو پلٹ کے چلا جا اوسنے اون چیزون سے انکار کیا اور بیت اللہ مین داخل ہونا چاہا اور وہ بیت اللہ کیطرف چل دیا عبد المطلب نہین گئے اور ایک پہاڑ پر کہڑے ہوگئے اور یہ کہا کہ بیت اللہ اور اہل بیت اللہ کے ہلاک کرنے والے کے حضور مین مین حاضر نہ ہونگا پہر اونہون نے یہ شعر پڑہا ؎

اللہم لکل الہ حلالا فامنع حلالک	لا یغلبن محالہم محالک

اے میرے اللہ تعالی ہر ایک معبود کا ایک امر حلال کیا ہوا ہے تو اپنے حلال کو منع کر اون لوگون کا مکر اور فریب تیرے عذاب اور قوت پر ہرگز غالب نہوگا۔

اللہم فان فعلت فامر ما بدالک

اے میرے اللہ اگر تو کرتا ہے تو جو شے تجہکو ظاہر ہوئی ہے اوسکے ساتھ تو حکم دے ۱۲

دریا کی طرف سے مثل سحاب کے آیا یہانتک کہ طیرا ابابیل نے اونپر سایہ کر لیا ہاتی پکارنے لگے
اون سب کو عصف ماکول کی مثل کر دیا یعنی جیسی کہیتی ہو کہ اوس کا دانہ کہا لیا گیا ہوا ور
اوسکا بہس باقی رہگیا یا گہانس باقی رہگئی ہو ایسا کر دیا۔

سعید بن منصور اور بیہقی نے عکرمہ سے اللہ تعالی کے قول طیرا ابابیل مین روایت کی
ہے کہا ہے کہ بحر کی طرف سے طیرا ابابیل پیدا ہوئین اور اونکے سر درندجانورون کے سرون
کی مثل تہے اس سے پہلے اور اوسکے بعد وہ نہین دیکہے گئے اونہون نے اصحاب فیل
کی جلدون مین چیچک کی مثل اثر کیا پہلی بار چیچک وہی دیکہی گئی ہے وہ ہی نشان تہے۔

سعید بن منصور نے عبید بن عمیر اللیثی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ اللہ تعالی
نے یہ ارادہ کیا کہ اصحاب فیل کو ہلاک کرے تو اونکی طرف طیرا ابابیل کو بہیجا بحر سے وہ پیدا
ہوئے گویا وہ ابلق ابابیلین تہین ہر ایک طائر کے ساتھ تین تین پتہر تہے ایک پتہر چونچ مین
اور دو پتہر دونون پنجون مین تہے پہر وہ آئین اور اونہون نے اصحاب فیل کے سرون پر
صفین باندہین پہر اونہون نے شور کیا اور جو پتہر اونکے پنجون اور چونچون مین تہے ڈالدے
کوئی پتہر ایسا نہ تہا کہ کسی مرد پر گرا اگر اوسکے دوسری طرف سے نکل گیا اگر مرد کے سر پر
گرا تو اوسکے دبر سے نکل گیا اور اگر جسم مین سے کسی عضو پر گرا تو اوسکی دوسری طرف سے نکل
گیا اور اللہ تعالی نے تند ہوا کو بہیجا اور وہ ہوا طیرا ابابیل کے پاؤن پر لگی اونکے پاؤن کی
شدت اور قوت کو اوس ہوا نے اور زیادہ کر دیا جمیع اصحاب فیل ہلاک کر دیے گئے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل آئے یہانتک
کہ مقام صفاح مین جو حنین اور انصاب حرم کے درمیان ہے اوترے عبد المطلب اونکے پاس
آئے اور کہا کہ یہ بیت اللہ ہے اللہ تعالی نے اسپر کسی کو مسلط نہین کیا اصحاب فیل نے کہا کہ
جب تک ہم اسکو منہدم نکرڈالینگے ہم پلٹ کے نہ جائینگے راوی نے کہا کہ وہ لوگ اپنے کسی فیل کو
آگے نہین بڑہاتے تہے مگر وہ پیچہے ہٹتا تہا اللہ تعالی نے طیرا ابابیل کو بلایا اور اونکو سیاہ پتہر

دے کہ اونپر پھینکی گئی تھی جبکہ طیرا ابابیل اون لوگون کے مقابل آئین تو وہ پتھر اونپر پھینکنے اونمین سے کوئی شخص باقی نہ رہا مگر اوسکو خارش پیدا ہوگئی اونمین سے کوئی انسان اپنی پوست کو نہین کھجلاتا تھا مگر اوسکا گوشت گر جاتا تھا۔

ابو نعیم نے وہب سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل کے ساتھ ایک ہتھنی تھی ایک ہاتی نے اوس ہتھنی کے سبب سے جرءت کی اوسکے سنگریزہ لگا وہ ہتھنی پلٹ گئی۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے کہ جسوقت عبد المطلب نے زمزم کو کھودا وہ آیات ظہور مین آئے تھین

ابن اسحاق اور بیہقی نے علی ابن ابی طالب رضہ سے روایت کی ہے کہ اوس درمیان کہ عبد المطلب مقام حجر مین سو رہے تھے ایک شخص آیا اوسنے کہا کہ برہ کو کھودو عبد المطلب نے پوچھا برہ کیا چیز ہے وہ کہنے والا اونکے پاس سے چلا گیا جبکہ دوسرا دن ہوا وہ اپنے اوس سونے کی جگہہ سو رہے ایک شخص آیا اور اون سے کہا کہ مضنونہ کو کھودو عبد المطلب نے پوچھا مضنونہ کیا چیز ہے وہ شخص اونکے پاس سے چلا گیا جبکہ دوسرا دن ہوا وہ اپنے سونے کی جگہہ پر آئے اور سو رہے ایک شخص آیا اور اون سے کہا کہ طیبہ کو کھودو اونہون نے پوچھا طیبہ کیا چیز ہے وہ شخص اونکے پاس سے چلا گیا جبکہ دوسرا دن ہوا تو عبد المطلب اپنے سونے کی جگہہ پھر آئے اور اوسمین سو رہے ایک شخص آیا اور اون سے کہا کہ زمزم کو کھودو اونہون نے پوچھا زمزم کیا چیز ہے اوس شخص نے کہا کہ اوسکا پانی کھینچنے سے کم نہوگا اور نہ اپنی جگہہ سے ہٹیگا پھر اوس نے عبد المطلب سے زمزم کی جگہہ کی صفت بیان کی یعنی اونکو یہ بتلایا کہ زمزم فلان جگہہ ہے عبد المطلب خواب سے اوٹھے اور جس جگہہ اوس شخص نے زمزم کی تعریف بیان کی تھی کھود رہے تھے قریش نے اون سے پوچھا اے عبد المطلب یہ کیا ہے اونہون نے کہا کہ زمزم کے کھودنے کے لیے مجھکو امر کیا گیا ہے جبکہ زمزم کھلا اور لوگون نے دیکھا کنوان نکل آیا تو اونہون نے کہا اے عبد المطلب تمہارے ساتھ ہمارا بھی حق ہے اسلئے کہ زمزم ہمارے باپ اسمٰعیل کا پانی

پینے کا کنوان ہے عبد المطلب نے کہا زمزم تمہارے لئے نہین ہے تمہارے سوا ہین
زمزم کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہون اونہون نے کہا کیا تم اس معاملہ مین ہمسے محاکمہ کرتے ہو
عبد المطلب نے کہا بیشک اونہون نے کہا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان بنی سعد بن ہذیم کی
کاہنہ حکم رہے گی وہ فیصلہ کردیگی وہ کاہنہ ملک شام کے قریب رہتی تھی عبد المطلب اپنے
بہائیون مین سے ایک گروہ کو لیکر سوار ہوئے اور ہر ایک بطن سے ایک ایک آدمی جو قریش
سے تہا اونکا ایک گروہ عبد المطلب کے ساتھ سوار ہوا شام اور حجاز کے درمیان جو زمین تہی
وہ بیابان تہی اون شہرون کے بیابان مین سے جبکہ وہ ایک بیابان مین تہے عبد المطلب
اور اونکے ہمراہیون کا پانی ختم ہوگیا یہانتک کہ اونہون نے ہلاکت کا یقین کرلیا پہر اونہون نے
اوس قوم کے آدمیون سے جو اونکے ساتھ تہے پانی مانگا اونہون نے کہا ہمکو قدرت نہین ہے کہ
ہم تمکو پانی بلادین اور ہمکو اوس مصیبت کی مثل کا خوف ہے جو مصیبت تمکو پہونچی ہے عبد المطلب نے
اپنے اصحاب سے پوچہا تمہاری کیا رائے ہے اونہون نے کہا ہماری کوئی رائے نہین ہے مگر
آپکی رائے کی پیروی عبد المطلب نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ہر ایک مرد تم لوگون مین سے اپنا
گڑہا کہودے جبوقت تم مین سے کوئی مرد مرجاے تو اوسکے اصحاب اوسکو اوسکے گڑہے مین
ڈالدین یعنی دفن کردین یہانتک کہ تم مین آخر جو شخص رہے اوسکو اوسکا ہمراہی دفن کردے
ایک مرد کا ضایع ہونا تم سب کے ضایع ہونے سے آسان ہے اون سب نے اپنے اپنے گڑہے
کہودلیے پہر اون لوگون نے کہا واللہ ہمارا اپنے ہاتون سے اپنے آپ کو موت مین ڈالنا ہے
ہم زمین پر نہین چلتے ہین دریا پانی طلب کرتے ہین شاید اللہ تعالی بوجہ عجز کے ہمکو پانی پلادے عبد المطلب
نے اپنے اصحاب سے کہا کوچ کرو اونہون نے کوچ کردیا اور عبد المطلب نے بہی کوچ کیا جبوقت
عبد المطلب اپنی اونٹنی پر بیٹہے اونٹنی نے اونکے لیجاتے ہین مرغت کی شیرین پانی کے چشمے
اوسکے پاؤن کے نیچے جاری ہوگئے اونہون نے اپنی اونٹنی کو بٹہلادیا اور اونکے اصحاب نے
اپنے اپنے اونٹ بٹہلادے اور سب نے پانی پیا اور پانی بہرا اور آدمیون اور جانورون کو پلایا پہر

اونہون نے اپنے ہمراہیون کو بلایا کہ پانی کی طرف آؤ کہ اللہ تعالی نے ہمکو سیراب کیا ہے وہ لوگ
آئے اور اونہون نے پانی بہرا اور پیا اور پلایا پہر اون لوگون نے کہا کہ اے عبد المطلب تحقیق
اللہ تعالی نے تمہارے حق مین فیصلہ کر دیا جسنے تمکو اس بیابان مین پانی پلایا ہے البتہ اوسی
نے تمکو زمزم کا پانی پلایا ہے تم چلو زمزم تمہارا ہے ہم تمسے جہگڑنے والے نہین ہین۔

بیہقی نے زہری سے تخریج کی ہے کہا ہے کہ پہلے جو واقعہ عبد المطلب جد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ قریش اصحاب فیل سے بہاگتے ہوئے حرم سے
نکلے اور اپنے گہر بار سے نکل کے عبد المطلب سے دور ہوگئے عبد المطلب نے کہا واللہ مین اللہ تعالیٰ
کے حرم سے ایسے حال مین نہین نکلونگا کہ اوسکے غیر سے عزت کی خواہش کرون عبد المطلب
بیت اللہ کے پاس بیٹھہ گئے اور اونہون نے یہ دعا مانگی اللهم ان المرء یمنع رحله فامنع حلالك
اے میرے اللہ تعالی ہر ایک مرد اپنے رہنے کی جگہہ کی حفاظت کرتا ہے وہ غیر کو اپنی جگہہ سے
روکتا ہے تو اپنے جلال سے غیر کو باز رکہہ عبد المطلب اسوقت تک حرم مین ثابت قدم رہے
کہ اللہ تعالی نے فیل اور اصحاب فیل کو ہلاک کیا اور قریش پلٹ کر آئے عبد المطلب قریش مین
اپنے صبر اور اس وجہ سے کہ اونہون نے اللہ تعالی کے محارم کی تعظیم کی عظیم مرتبہ ہوئے وہ اس حال
مین رہا کرتے تہے کہ خواب مین کوئی آیا اور اون سے کہا کہ زمزم کو کہود و کہ شیخ اعظم کا چہپایا ہوا ہے
عبد المطلب خواب سے بیدار ہوئے اور اونہون نے کہا اے میرے اللہ مجہسے تو ظاہر کر کہ مین
کہان کہودون اونکو دوسری بار خواب مین دکہلایا گیا کہ اوس تکتم کو کہودو جو گوبر اور خون کے درمیان
ہے جس جا ہے غراب اعصم اپنی چونچ سے زمین کریدے وہ جگہہ مقام قریۂ نمل مین پوجا کی سنگ پتہرون کے
سامنے ہے اسکے سنتے ہی عبد المطلب اوٹہکر گئے یہانتک کہ مسجد حرام مین پہونچ کے بیٹہہ گئے
جن نشانیون کا اونسے نام لیا گیا تہا اونکا انتظار کر رہے تہے پہر اونہون نے مقام حزورہ مین ایک
گائے ذبح کی اور اوسکی تہوڑی جان رہی تہی کہ وہ گائے ذبح کرنے والے سے فوت ہوگئی اور مسجد
مین زمزم کی جگہہ اوسپر موت غالب آگئی وہ گائے اوسی جا سے ذبح کی گئی اور اوس کا گوشت

اوٹھا لیا گیا ایک کوا آیا وہ اوپر سے نیچے اوتر رہا تھا یہانتک کہ وہ کوا گوبر پر اوترا اور مقام قریہ نمل کو
اوسنے اپنی چونچ سے کریدا عبد المطلب یہ واقعہ دیکھکر کھڑے ہوگئے اور اوسجگہہ کو انہون نے
کھودا اونکے پاس قریش کے لوگ آئے اونہون نے پوچھا یہ کیا کام ہے عبد المطلب نے کہا مین
اس کنوے کو کھودتا ہون جسوقت کنوے کے کھودنے پر قدرت پائی اور اونپر تکلیف کی شدت
ہوئی تو اونہون نے یہ نذر کی کہ اپنے بیٹون مین سے ایک کو ذبح کرونگا پہر کنوے کو کھودا یہانتک
کہ پانی پر پہونچ گئے پانی نکل آیا عبد المطلب نے اوس کنوے پر ایک حوض بنایا اوسکو
وہ بھردیتے تھے اور اوس حوض سے حاجی لوگ پانی پیتے تھے قریش کے حاسد لوگ رات مین
اوس حوض کو توڑ ڈالتے تھے عبد المطلب جسوقت صبحکو اوٹھتے تو اوس حوض کو درست کردیتے
تھے جبکہ قریش نے حوض کے فاسد کرنے مین زیادتی کی عبد المطلب نے اپنے رب سے دعا مانگی
خواب مین اونکو دکھایا گیا اور یہ کہا گیا کہ تم یہ دعا مانگو اللھم انی لا احلھا لمغتسل ولکن ھی لشارب حل
وبل ثم کفیتھم اے میرے اللہ تعالی مین زمزم کو غسل کرنے والے کو حلال نہین کرونگا ولیکن زمزم
پانی پینے والے کیواسطے حلال ہے اور تیری ہے پہر تو اونکو کفایت کریگا عبد المطلب کھڑے ہوگئے
جو امر اونکو خواب مین دکھلایا گیا تھا اوسکے ساتھ اونہون نے منادی کردی پہر پلٹ کر چلے گئے
کوئی شخص اونکے حوض کو فاسد نہین کرتا تھا مگر اوسکے جسم مین کوئی بیماری پیدا ہوجاتی تھی آخر مین
لوگون نے اونکے حوض کو اور اوس سے پانی پلانے کو ترک کردیا پہر عبد المطلب نے کہا اے میرے
اللہ تعالی مینے اپنی اولاد مین سے ایک کے ذبح کرنے کی تیرے لیئے نذر کی ہے مین اون بیٹون کے
درمیان قرعہ ڈالتا ہون جس بیٹے کو تو چاہے اوسکے ساتھ قرعہ نکال۔

عبد المطلب نے اونکے درمیان قرعہ ڈالا تو قرعہ عبد اللہ کے نام نکلا عبد اللہ سب بیٹون مین
عبد المطلب کو زیادہ دوست تھے عبد المطلب نے دعا کی اے میرے اللہ تعالی تجھکو عبد اللہ
زیادہ دوست ہے یا ایک سو اونٹ زیادہ دوست ہین پہر عبد المطلب نے عبد اللہ اور سو اونٹون کے
درمیان قرعہ ڈالا قرعہ سو اونٹون پر نکلا عبد المطلب نے عبد اللہ کی جاے اون سو اونٹون کو

ذبح کیا۔

ابن سعد نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے جبکہ عبد المطلب نے زمزم کے کھودتے مین
اپنے اعانت کرنے والون کی کمی دیکھی تو یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالی مجھکو کامل دس اولاد ذکور دیگا
اور مین اونکو دیکھہ لونگا تو اونمین سے ایک کو ذبح کرونگا جبکہ دش ذکور پورے ہو گئے تو
عبد المطلب نے اون سب کو جمع کیا پھر اپنی نذر سے اونکو خبر کی اونھون نے قبول کیا اور کہا
آپ اپنی نذر وفا کرین اور جو آپ چاہین وہ کرین عبد المطلب نے اون سب بیٹون کے درمیان
قرعہ ڈالا قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا عبد المطلب نے عبد اللہ کا ہاتھہ پکڑا اور اونکو ذبح کرنے
کی جاے کیطرف کھینچکر لیے جارہے تھے اور اونکے ساتھ چھری تھی عبد المطلب کی بیٹیین
رونے لگین اور اونمین سے ایک نے کہا کہ اپنے بیٹے کے معاملہ مین اس طور سے عذر کرو کہ
آپ کے وہ چھوٹے ہوئے اونٹ جو حرم مین چرتے ہین اونمین قرعہ ڈالو عبد المطلب نے عبد اللہ
اور دس اونٹون مین قرعہ ڈالا اور اوس زمانہ مین دس اونٹ دیت کے ہوتے تھے قرعہ عبد اللہ
کے نام پر نکلا عبد المطلب ہر بار قرعہ ڈالتے تھے اور دش دش اونٹ زیادہ کرتے جاتے تھے
اور ہر ایک قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلتا تھا یہانتک کہ سو اونٹ کامل ہو گئے اور قرعہ اونٹون پر
نکلا عبد المطلب نے اور اونکے ساتھ آدمیون نے تکبیر کہی اور اونٹون کو آگے بڑھا کے ذبح کیا
جس شخص نے اول سو اونٹ نفس کی دیت سنت کی ہے وہ عبد المطلب ہین اونکی یہ سنت
قریش اور کل عرب مین جاری ہو گئی اور اس سنت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برقرار رکھا

حاکم اور ابن جریر نے اور اموی نے اپنے مغازی مین صنابحی کے طریق سے معاویہ رضہ سے
روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ایک اعرابی آپکے
پاس آیا اور اوس نے کہا یا رسول اللہ مینے گھاس کو خشک چھوڑا ہے اور پانی خشک ہو گیا ہے
عیال ہلاک ہو گئے اور مال ضایع ہو گیا اے ابن ذبیحین اللہ تعالی نے آپکو جو غنیمت دی ہے
اوسمین سے مجھکو دیجئے رسول اللہ صلعم نے لفظ ابن ذبیحین کو سنکر تبسم کیا اور اُسکے اس کہنے پر

انکار نہین کیا لوگون نے معاویہ سے پوچھا اے امیر المومنین دو ذبیح کون ہین معاویہ نے کہا کہ جسوقت عبد المطلب کو زمزم کھودنیکے لئے حکم ہوا اونہون نے نذر مانی کہ اگر زمزم آسانی سے کھد جاے گا تو اپنے بیٹون مین سے بعض کو ذبح کرون گا جبکہ عبد المطلب زمزم کے کھودنیسے فارغ ہوئے تو اونہون نے بیٹیونکے درمیان قرعہ ڈالا عبد المطلب کے دس بیٹے تھے قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا عبد المطلب نے عبد اللہ کے ذبح کرنے کا ارادہ کیا عبد المطلب کو اونکی ماموؤن نے جو بنی مخزوم تھے منع کیا اور اونہون نے کہا اپنے رب کو راضی کرو اور اپنے بیٹے کا فدیہ دو عبد المطلب نے عبد اللہ کے فدیہ مین سو ناقہ دے معاویہ نے کہا یہ ایک ذبیح عبد اللہ ہین اور دوسرے ذبیح اسمعیل علیہ السلام ہین۔

یہ باب اون معجزون اور خصایص کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے پیدا ہونے کی رات مین ظاہر ہوئین

بیہقی اور ابو نعیم نے حسان بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین لڑکا تھا قریب بلوغ کے پہونچگیا تھا اور میرا سن سات یا آٹھ برس کا تھا جو چیز مین دیکھتا اور سنتا اوسکو پہچانتا تھا یکایک مینے دیکھا کہ یثرب مین ایک یہودی صبح کے وقت اپنے حصن پر یا معشر یہود کہکے پکار رہا تھا یہودی لوگ اوسکے پاس جمع ہوگئے اور مین سن رہا تھا اون یہودیون نے کہا تجھکو ہلاکت ہو تجھے کیا ہوا ہے کہ پکار رہا ہے اوسنے کہا احمد کا وہ ستارا کہ اوسکے ساتھ وہ آجکی رات پیدا ہوے ہین طلوع ہوا ہے۔

بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میری مان نے مجھسے حدیث کی ہے کہ جس رات مین حضرت آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا میری مان اونکے جننے کے وقت حاضر ہوئی تھی میری مان نے کہا کہ آمنہ کے گھر مین کسی شے کو مین نہین دیکھتی تھی مگر نور نظر آتا تھا اور مین ستارون کی طرف دیکھتی تھی وہ اتنے نزدیک ہورہے تھے کہ مین یہ کہتی تھی کہ میرے اوپر گر پڑینگے جسوقت حضرت آمنہ نے

رسول اللہ صلعم کو جنا حضرت امنہ سے ایک ایسا نور نکلا کہ آمنہ کا حجرہ اور گھر اوس سے روشن ہو گیا یہانتک نور تھا کہ مین نہین دیکھتی تھی مگر نور کو۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عرباض بن ساریہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین اوس وقت عبد اللہ اور خاتم النبین تھا کہ آدم اپنی اصل مٹی مین پڑے ہوئے تھے یعنی پیدا نہین ہوئے تھے اور مین تمکو اس امر سے خبر دونگا میرے باپ ابراہیم نے میرے لیئے دعا کی تھی اور عیسی علیہ السلام نے میری بشارت دی تھی اور مین اپنی مان کا وہ خواب ہون کہ اونہون نے دیکھا تھا اور ایسے ہی انبیا کی مائین خواب دیکھتی ہین اور یہ امر واقع ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے جسوقت آپکو جنا تو ایسا نور دیکھا کہ شام کے مکانات اوس نور سے روشن ہو گئے تھے۔

ابن سعد اور احمد اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آپکے امر کی ابتدا کیا تھی آپنے فرمایا کہ میرے باپ ابراہیم علیہ السلام نے میرے لئے دعا کی تھی اور عیسی علیہ السلام نے میری بشارت دی تھی اور میری مان جسوقت حاملہ ہوئین تو اونہون نے دیکھا کہ اون سے ایک ایسا نور نکلا کہ اوس نور سے شام کے قصور روشن ہو گئے۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے خالد بن سعدان سے اور خالد نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اپنی ذات مبارک سے ہمکو خبر کیجئے آپنے فرمایا مین اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہون اور عیسی نے میری بشارت دی ہے اور میری مان جسوقت حاملہ ہوئین تو اونہون نے دیکھا گویا اون سے ایک ایسا نور نکلا کہ اوس سے شہر بصرہ جو زمین شام سے ہے روشن ہو گیا (سیوطی فرماتے ہین مین یہ کہتا ہون) کہ لفظ حین حملت جو حدیث مین وارد ہے یہ وہ خواب ہے کہ حمل مین سوتے مین واقع ہوا تھا لیکن ولادت کی رات مین جو آپکی والدہ ماجدہ نے دیکھا تو وہ بچشم دید

دیکھا جیسے ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ آمنہ رضؓ کہتی تھین کہ جسوقت وہ حاملہ ہوئین اُنکو کسی نے خبر دی اونسے کہا گیا کہ تم اس امت کے سردار کے ساتھہ حاملہ ہوئی ہو اور اسکی نشانی یہ ہے کہ اوس مولود کی ساتھہ ایسا نور نکلے گا کہ بصریٰ کے قصور کو جو زمین شام سے ہے بہر دیگا جسوقت وہ پیدا ہو تو اوسکا نام محمد رکہیو

ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ آمنہ رضؓ نے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حاملہ ہوئی جب تک مینے آپکو جنا کوئی مشقت مینے نہین پائی جسوقت آپ مجھسے جدا ہوئے آپکے ساتھہ ایسا نور نکلا کہ اوس سے جو شے مشرق سے مغرب تک تہی روشن ہو گئی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونون ہاتہہ زمین پر ٹیکے ہوئے پیدا ہوئے پہر آپنے ایک مٹھی خاک لی اور اوسکو اپنی مٹھی مین پکڑ لیا اور آسمان کیطرف اپنا سر اوٹھا کے دیکھا

ابن سعد نے ثور بن یزید کے طریق سے ابو العجفا سے روایت کی ہے اوتھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ میری ماں نے جسوقت مجھکو جنا اونہون نے دیکھا کہ اون سے ایک ایسا نور بلند ہوا کہ بصرے کے قصور اوس سے روشن ہو گئے۔

ابو نعیم نے عطا بن یسار سے عطا نے ام سلمہ سے ام سلمہ نے حضرت آمنہ سے روایت کی ہے اونہون نے فرمایا کہ جس رات مینے آپکو جنا مینے ایسا نور دیکھا کہ اوس سے شام کے قصور روشن ہو گئے یہانتک کہ مینے اونکو دیکھا

ابو نعیم نے بریدہ سے بریدہ نے آنحضرت صلعم کی دائی سے جو بنی سعد مین سے تہین روایت کی ہے حضرت آمنہ رضؓ نے فرمایا کہ مینے دیکھا گویا میرے سامنے سے ایک ایسے نور کی چمک نکلی کہ اوس سے تمام زمین روشن ہو گئی یہانتک کہ مینے شام کے قصور دیکھے۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہمکو عمرو بن عاصم الکلابی نے خبر دی عمرو نے کہا ہمسے ہمام بن یحییٰ نے اسحاق بن عبد اللہ سے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ جسوقت مینے آپکو جنا میرے سامنے سے ایسا نور نکلا کہ اوس سے شام کے قصور روشن ہو گئے مینے آپکو پاکیزہ جنا آپکے ساتھہ کوئی آلایش اور پلیدی نہ تہی آپ زمین پر گرے اور آپ زمین پر اپنے ہاتھون پر بیٹھے ہوئے تہے۔ اور ابن سعد نے کہا کہ ہمکو

معاذ العنبری نے خبر دی اور معاذ سے ابن عون نے ابن القبطیہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے مین حدیث کی ہے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی والدہ نے فرمایا کہ مینے دیکھا گویا مجھسے نور کی ایسی چمک نکلی کہ اوس سے تمام زمین روشن ہو گئی۔

اور ابن سعد نے حسان بن عطیہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پیدا ہوئے تو آپ اپنی دونون ہتیلیون اور دونون گھٹنون پر گرے اور آسمان کی طرف نگاہ اوٹہائے ہوئے تہے۔

اور ابن سعد نے موسی بن عبیدہ سے موسی نے اپنے بہائی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے زمین کی طرف گرے تو اپنے دونون ہاتہون پر گرے اور اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اوٹھائے ہوئے تہے اور آپنے اپنے دست مبارک مین ایک مٹھی خاک پکڑلی بنی لہب سے ایک مرد تہا اوسکو یہ خبر پہونچی جسنے اوسکو یہ خبر دی تھی اوسنے اوس سے کہا کہ اگر یہ فال صادق ہوگی تو یہ مولود ضرور اہل روے زمین پر غالب آئیگا۔

ابو نعیم نے عبد الرحمن بن عوف سے اونہون نے اپنی مان شفا بنت عمرو بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت حضرت آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا تو آپ میرے ہاتہون پر گرے اور آپنے آواز دی جیسے بچے ولادت کے وقت آواز دیتے ہین ایک کہنے والے کو مینے سنا وہ یہ کہتا تہا (رحمک اللہ و رحمک ربک) شفا نے کہا جو شے مشرق اور مغرب کے درمیان ہے وہ مجہپر روشن ہو گئی یہانتک کہ مینے روم کے بعض قصور کو دیکہا شفا نے کہا کہ پہر مینے آپکو لباس پہنایا اور آپکو لٹادیا مجہکو کچہہ دیر نہین ہوئی کہ مجھکو تاریکی اور رعب اور قشعریرہ نے دہنی طرف سے ڈہانپ لیا مینے سنا ایک کہنے والا کسی سے یہ کہتا تہا تو اس مولود کو کہان لے گیا تہا اوسنے کہا مین اس مولود کو مغرب کی طرف لے گیا تہا اسکے بعد میری وہ حالت بدل گئی پہر رعب اور اندہیری اور قشعریرہ نے بائین طرف سے

مجھپر عود کیا مینے سنا ایک کہنے والا کسی سے کہتا تھا تو اس مولود کو کہان لے گیا تھا اوسنے کہا مشرق کیطرف لے گیا تھا شفا نے کہا کہ ہمیشہ یہ بات مین اپنے دل سے کہا کرتی تھی یہانتک کہ اللہ تعالی نے آپکو مبعوث کیا۔ اسلام لانے مین مین اول آدمیون مین تھی۔

ابو نعیمؒ نے عمرو بن قتیبہ سے روایت کی ہے عمرو نے کہا مینے اپنے باپ سے سنا ہے اور میرا باپ علم کا ظرف تھا (یعنی بڑا عالم تھا) میرے باپ نے کہا جبکہ حضرت آمنہ کے جننے کا وقت آموجود ہوا اللہ تعالی نے ملائکہ سے فرمایا کہ آسمان کی کل دروازے کھولدو اور بہشت کے کل دروازے کھولدو اور اللہ تعالی نے ملائکہ کو حاضر ہونے کے لیے حکم کیا اور فرشتہ اوترے اور بعض فرشتے بعض کو بشارت دیتے تھے اس خوشی سے دنیا کے پہاڑ بڑہ گئے اور دریا جوش مارنے لگے اور دریائی مخلوق کو بشارت دی کوئی فرشتہ باقی نہ رہا مگر وہ حاضر ہوا اور شیطان پکڑا گیا اور ستر طوق اوسکو پہنائے گئے اور دریائے اخضر کے قعر مین سرنگون ڈالا گیا اور دوسرے شیاطین اور دیون کو طوق پہنائے گئے اور اوسدن عظیم نور کا لباس آفتاب کو پہنایا گیا اور ستر ہزار حورین آفتاب کے سر پر ہوا مین کھڑی کی گئین وہ حورین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا انتظار کر رہی تھین اور اللہ تعالی نے اس سنہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کی وجہ سے دنیا کی کل عورتون کے لیے یہ اذن دیا تھا کہ وہ اولاد ذکور سے حاملہ ہون اور کوئی شجر باقی نہ رہا تھا مگر اوسمین پہل آیا تھا اور کسی قسم کا خوف نہ تھا مگر امن ہو گیا تھا جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے کل دنیا نور سے بہر گئی اور ملائکہ نے آپسمین بشارتین دین اور ہر ایک آسمان مین ایک ستون زبرجد کا اور ایک ستون یاقوت کا قایم کیا گیا اور آپکی ذات مبارک سے وہ ہر ایک ستون منور ہو گیا آسمان مین وہ ستون مشہور ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو شب معراج مین دیکہا ہے آپسے شب معراج مین یہ کہا لیا کہ یہ ستون قایم نہین کیے گئے ہین مگر آپکی ولادت کی خوشی کے سبب سے اور جس رات مین آپ پیدا ہوئے اللہ تعالی نے نہر کوثر کے کنارہ پر ستر ہزار درخت مشک اذفر کے اوگائے اور اون درختون کے پہلون کو اہل جنت کا بخور گردانا اور نہین شب مین کل اہل سماوات اللہ تعالی سے

سلامتی کی دعا مانگتے تھے اور کل بت اوندھے ہو گئے تھے لیکن لات اور عزیٰ دونون
بتون کا یہ حال تھا کہ وہ دونون اپنے خزانون مین سے نکل آئے تھے اور وہ دونون یہ کہتے
تھے قریش کا بھلا ہو قریش کے پاس مین آیا ہے قریش کے پاس صدیق آیا ہے قریش نہین جانتے
ہین کہ اونکو کیا مصیبت پہونچی ہے اور بیت اللہ کی یہ حالت تھی کہ جوف بیت اللہ سے
بہت دنون تک لوگون نے آواز سنی اور بیت اللہ یہ کہتا تھا کہ اب میرا نور مجھکو پھیر دیا جائیگا اب
میرے پاس میری زیارت کرنے والے آئینگے۔ اب مین جاہلیت کی نجاستون سے پاک ہوجاؤنگا
اے عزیٰ تو ہلاک ہو گیا اور تین دن اور تین راتین بیت اللہ کا زلزلہ ساکن نہوا یہ پہلی علامت
تھی کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے دیکھی تھی۔

ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ کے حمل کی دلالتون
مین سے یہ امر تھا کہ قریش کا ہر ایک چوپایہ اس رات مین گویا ہو گیا اور ہر چوپایہ نے کہا کہ رب کعبہ
کی قسم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل ٹھیرا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی امان اور اہل دنیا کے چراغ ہین اور
قریش مین کوئی کاہنہ اور عرب کے قبائل مین سے کسی قبیلہ مین کوئی کاہنہ باقی نہ رہی تھی مگر
اپنی صاحبہ سے چھپا دی گئی تھی یعنی ایک کاہنہ کا دوسری کاہنہ کو علم اور خبر نہ رہی تھی اور ہر ایک
کاہنہ سے اوسکا علم چھین لیا گیا تھا اور دنیا کے بادشاہون مین سے کسی بادشاہ کا تخت
باقی نہ رہا تھا مگر اوندھا ہو گیا تھا اور ہر ایک بادشاہ گونگا ہو گیا تھا اور اوسدن بول نہ سکتا تھا اور مشرق
کے وحشی مغرب کے وحشیونکی طرف بشارتین لیکر گئے اور ایسے ہی دریاؤن کے رہنے والے تھے
کہ بعض کو بعض بشارت دیتا تھا۔ آپکے حمل کے مہینون سے ہر ایک مہینہ مین ایک ندا زمین مین تھی
اور ایک ندا آسمان مین یہ تھی کہ اے اہل زمین اور اہل آسمان تمکو بشارت ہو کہ ابو القاسم کا وہ وقت
آگیا کہ وہ ایسے حال مین زمین کی طرف خروج کرے کہ میمون اور مبارک ہو) کہ ابن عباس رض نے
کہا ہے کہ آنحضرت صلعم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک مین کامل نو مہینہ رہے آپکی والدہ ماجدہ
کسی قسم کے درد اور ریح اور آنتون کے درد کی شکایت نہین کرتی تھین اور نہ اس امر کی شکایت کرتی تھین

جوامر حاملہ عورتون کو واقع ہوتا ہے آپکے والد ماجد حضرت عبداللہ نے ایسے حال مین وفات پائی
کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مبارک مین تھے فرشتون نے اسوقت جناب کبریا سے عرض کیا
اے ہمارے الہ اور اے ہمارے سید تیرا یہ نبی یتیم رہگیا اللہ تعالی نے فرشتون سے فرمایا مین اوسکا
ولی ہون اور حافظ ہون اور نصیر ہون تم اوسکے مولد سے برکت حاصل کرو اوسکا مولد میمون
اور مبارک ہے اور اللہ تعالی نے آپکے مولد کی وجہ سے اپنے آسمانون اور اپنی بہشتون کے
دروازے کہولدیے تھے حضرت آمنہ اپنے نفس شریفہ سے باتین کرتی تہین اور یہ کہتی تھین
کہ جسوقت رسول اللہ صلعم کے حمل سے چھ مہینے گزرے کوئی آنے والا آیا اور اوسنے اپنے پاؤن
سے خواب مین مجھے دبایا اور اوسنے مجھسے کہا اے آمنہ تم کل عالمین کی خیر کے ساتھ حاملہ ہوئی ہو
جسوقت تم اونکو جنو تو اونکا نام محمد رکھیو حضرت آمنہ اپنے نفاس کی باتین کرتی تھین اور کہتی تھین
کہ جو امر عورتون کو لاحق ہوتا ہے مجھکو لاحق ہوا اور قوم سے کسی کو میرے ساتھ علم نہ ہوا کہ میری
کیا حالت ہے مینے زلزلہ شدید اور ایسا امر عظیم سنا جسنے مجھکو ڈرا دیا مینے دیکھا گویا ایک سفید
طاہر کا بازو میرے قلب پر ملا گیا میرا کل رعب اور کل وہ درد جو مین پاتی تہی چلا گیا پھر مینے مڑ کر
دیکھا یکایک سفید دودہ کا شربت مینے پایا مین اوسوقت پیاسی تھی مینے اوس شربت کو لے لیا
اور اوسکو پی لیا پھر مجھسے ایک بلند نور چمکا پھر مینے ایسی دراز قد کی عورتون کو دیکھا کہ مثل لمبی کھجور کے
درختونکے تہین گویا وہ عورتین عبدمناف کی بیٹیون مین سے تھین اونہون نے مجھکو گھیر لیا تھا ایسی
حالت کے درمیان کہ مین اس واقعہ سے تعجب کر رہی تہی یکایک مینے سفید دیبا دیکھا کہ آسمان اور
زمین کے درمیان پھیلایا گیا ہے اور یکایک مینے سنا ایک کہنے والا یہ کہتا ہے اسکو آدمیون کی آنکھون
سے چھپا لو حضرت آمنہ نے فرمایا کہ مینے آدمیون کو دیکھا کہ ہوا مین کھڑے تھے اونکے ہاتھون مین
چاندی کی ابریقین تھین اور ایک ٹکری طایرون کی مینے دیکھی کہ وہ سامنے آئی اون طایرون
نے میری گود کو ڈہانپ لیا اون طایرون کی چونچین زمرد کی تھین اور اونکے بازو یاقوت کے تھے
اللہ تعالی نے میری بصر سے پردے اوٹھا دیے تھے اس گھڑی مین نے زمین کے مشارق اور اوسکے مغارب

کو دیکھا اور مین نے تین علم دیکھے کہ وہ قایم کئے گیے ہین ایک علم مشرق مین تھا اور ایک علم
مغرب مین اور ایک علم کعبہ کی پیٹھہ پر تھا مجھکو درد زہ ہوا مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا جبکہ آپ
میرے پیٹ سے باہر نکلے مین نے اونکی طرف دیکھا مینے آپکو یکایک سجدہ مین پایا آپنے اپنی
دو لون انگلیون کو اس طور پر اوٹھایا تھا جیسے عاجزی اور زاری کرنے والا اوٹھاتا ہے پھر مینے
ایک سفید ابر دیکھا کہ آسمان سے آیا اور اوسنے آپکو ڈھانپ لیا اور میرے سامنے سے آپ
غائب ہو گئے اور مینے منادی کرنے والے کو سنا کہ وہ یہ منادی کرتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو شرق اور غرب زمین کا طواف کراؤ اور آپکو دریاؤن مین داخل کرو تاکہ اہل دریا آپکے نام
اور آپکی صفت اور آپکی صورت سے آپکو پہچانین اور اہل دریا یہ جان لین کہ آپکا نام دریاؤن مین
(ماحی) رکھا گیا ہے شرک سے کوئی شے باقی نہ رہے گی مگر آپکے زمانہ مین مٹا دی جاوے گی
پھر وہ ابر آپ سے بہت جلد ہٹ گیا یکایک مینے آپ کو دیکھا کہ سفید سوف کے پارچہ مین
آپ لپٹے ہوئے تھے اور آپکے نیچے سبز حریر تہا اور آبدار موتی کی تین کنجیین آپ پکڑے تھے
مینے یکایک سنا کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مفاتیح نصرت اور مفاتیح غلبہ
اور مفاتیح نبوت لے لین پھر دوسرا ابر آیا اوس ابر سے گھوڑون کے ہنہنانے کی آواز اور طایرون
کے بازون کی حرکت سنی جاتی تھی یہانتک کہ اوس ابر نے آپکو ڈھانپ لیا آپ میری آنکھون سے
غائب ہو گئے مینے سنا منادی کرنے والا منادی کرتا تھا کہ محمد صلعم کو شرق اور غرب اور انبیا کے
پیدا ہونے کی جگہون مین پہراؤ اور ہر ایک روحانی کے روبرو کہ وہ جن اور انس اور طیر اور درندون کی
نوع سے ہے آپکو پیش کرو اور محمد صلعم کو آدم علیہ السلام کی صفا اور نوح علیہ السلام کی رقت اور ابراہیم عم کی خلت اور
اسمعیل علیہ السلام کی زبان اور یعقوب علیہ السلام کی بشارت اور یوسف علیہ السلام کا جمال اور داؤد عم کی آواز اور ایوب عم کا صبر اور
یحیی علیہ السلام کا زہد اور عیسی علیہ السلام کا کرم عطا کرو اور انبیا کے اخلاق مین آپکو ڈبا دو پھر وہ
ابر آپ سے ہٹ گیا یکایک مین نے آپکو موجود پایا آپ ایک حریر سبز پکڑے ہوئے تھے کہ وہ لپٹا
ہوا تھا اور یکایک مینے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا تھا واہ واہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کل دنیا پر قبضہ

کرلیا ہے اہل دنیا مین سے کوئی مخلوق باقی نہ رہی مگر آپ کے قبضہ مین داخل ہوگئی اور یکایک مینے تین شخصون کو دیکھا اونمین سے ایک کے ہاتھ مین چاندی کی ابریق تھی اور دوسرے شخص کے ہاتھ مین سبز زمرد کا طشت تھا اور تیسرے شخص کے ہاتھ مین سفید حریر تھا اوسنے اوس حریر کو کھولا اور اوسمین سے ایک ایسی انگوٹھی نکالی کہ دیکھنے والون کی نگاہون کو اوسکے اسطرف چکا چوند ہوتی تھی آپ کو اوس ابریق سے سات بار غسل دیا پھر آپکے دونون شانونکے بیچ مین انگوٹھی سے مہر لگائی اور آپکو حریر مین لپیٹ دیا پھر آپکو اوٹھا لیا اور ایک ساعت اپنے بازؤن مین رکھا پھر آپکو میری طرف پلٹا دیا۔

ابو نعیم نے سند ضعیف کے ساتھ عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ حضرت عبداللہ پیدا ہوئے حضرت عبداللہ ہم بھائیون[۵۱] مین زیادہ چھوٹے تھے اونکے چہرہ مین ایسا نور تھا کہ آفتاب کے نور کی مثل روشن ہوتا تھا حضرت عبداللہ کے والد نے کہا کہ اس لڑکے کی البتہ بڑی شان ہوگی مینے اپنے خواب مین یہ دیکھا ہے کہ اونکے نتھنے سے ایک سپید طایر نکلا اور وہ اوڑا اور مشرق اور مغرب مین پہونچا پھر وہ طایر پلٹ کے آیا یہانتک کہ وہ کعبہ پر اوترا کل قریش نے اوسکو سجدہ کیا پھر وہ طایر آسمان اور زمین کے درمیان اوڑا مین بنی مخزوم کی کاہنہ کے پاس گیا اوس نے مجھسے کہا کہ اگر یہ تمہارا خواب سچا ہوگا تو عبداللہ کی صلب سے ایک ایسا بیٹا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکے تابع اور پیرو ہونگے جبکہ حضرت آمنہ نے رسول اللہ صلعم کو جنا مینے آمنہ رضہ سے پوچھا کہ تمنے اپنی جنئی مین کیا امر دیکھا حضرت آمنہ رضہ نے کہا جسوقت مجھکو دردزہ ہوا اور مجھپر امر دشوار ہوا مینے ایک ایسی آواز اور غوغا اور ایسے کلام کو سنا کہ آدمیون کے کلام کے مشابہ نہ تھا اور مینے ایک علم سندس کا دیکھا کہ یاقوت کی شاخ پر تھا اور آسمان اور زمین کے درمیان قایم کیا گیا تھا اور ایسے نور کو مینے دیکھا کہ اوس علم کے سر پر بلند ہو رہا تھا اور آسمان تک پہونچ گیا تھا اور مینے ممالک شام کے کل قصور دیکھے کہ شعلہ آتش تھے اور اپنے پاس قطا کا ایک گروہ مینے دیکھا کہ اونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا اور اپنے بازو پھیلا دئے تھے

اور مینے تابعہ سعیرہ اسدیہ کو دیکھا کہ وہ گذری اور وہ یہ کہتی تھی کہ تیرے اس فرزند سے بتون
اور کاہنون نے جو امر دیکھا سعیرہ ہلاک ہوگئی اور بتون کو ہلاکت ہوجیو اور مینے ایک نوجوان
کو دیکھا کہ طول قامت اور شدت سفیدی رنگ مین اتم الناس تھا اوسنے مولود کو مجھسے
لے لیا اور اوسکے منہ مین لعاب دہن ڈالا اوسکے ساتھ سونے کا ایک طاس تھا اوسنے
مولود کا پیٹ چیرنے کے طور پر چیرا پھر اوسنے اوس مولود کا دل نکالا اور چیرنے کے طور پر
اوس نے اوسکو چیرا اور اوسمین سے ایک سیاہ نقطہ کے طور پر نکالا اور اوسکو پھینک دیا
پھر اوسنے سبز حریر کر ایک تھیلی نکالی اور اوسکو کھولا یکایک مینے دیکھا کہ اوسمین چھڑ کنے
کی کچھ سفید دوا تھی اوسکو اوس مولود کے دل مین بھر دیا پھر اوس نے
ایک تھیلی سفید حریر کی نکالی اور اوسکو کھولا یکایک مین نے دیکھا
کہ اوس مین ایک انگوٹھی ہے اوس نے اوس مولود کے شانہ پر انڈے کی
شکل وہ مہر لگادی اور اوسنے ایک قمیص پہنایا پس یہ وہ ہے
جو کچھ مین نے دیکھا امام سیوطی رح کہتے ہین مین کہتا ہون کہ یہ اثر اور اس اثر کے
ماقبل جو دو حدیثین ہین ان مین شدید نکارت ہے اور مین اپنی اس کتاب
مین ان تینون حدیثون سے نکارت مین اشد کوئی حدیث نہین لایا ہون - اور میرا نفس ان
حدیثون کے لانے سے خوش نہ تھا لیکن مینے اس امر مین حافظ ابو نعیم کی پیروی کی ہے کہ وہ
ان حدیثون کو اپنی کتاب مین لائے ہین -

حافظ ابو زکریا یحیی ابن عائذ نے آپکے پیدا ہونے مین ذکر کیا ہے ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امنہ رض آپکے پیدا ہونے کے دن کی باتین کرتی تھین اور جو امور
عجیب اونھون نے دیکھے تھے اونکو بیان فرماتی تھین کہ اس حالت کے درمیان کہ مین تعجب
کر رہی تھی یکایک مینے تین آدمیون کو دیکھا مینے یہ گمان کیا گویا آفتاب اُنکے چہرون سے
طلوع کر رہا ہے ایک کے ہاتھ مین چاندی کی ابریق تھی اور اوس ابریق مین مشک کی خوشبو کی

مشک خوشبو تھی اور دوسرے شخص کے ہاتھ مین سبز زمرد کا طشت تھا اور اوس طشت کے اوپر
چار جانبین تھین اور ہر ایک جانب پر ایک روشن موتی تھا اور یکایک مینے سنا کہ ایک کہنے
والا یہ کہتا تھا کہ اے اللہ تعالی کے حبیب یہ دنیا اور اوسکے مشرق اور مغرب اور صحرا اور دریا
جس طرف سے تو چاہے اپنے قبضہ مین لے حضرت آمنہ رضہ نے کہا کہ مین پلٹی تاکہ دیکھون طشت
کی کس جانب کو آپ نے پکڑا یکایک مینے دیکھا کہ آپنے طشت کے وسط کو پکڑ لیا مینے سنا
کہنے والا کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ پر قبضہ کیا قسم ہے رب کعبہ کی آگاہ ہوجاؤ واللہ تعالے
نے کعبہ کو آپکا قبلہ کیا ہے اور مبارک مسکن کیا ہے اور مینے تیسرے شخص کے ہاتھ مین ایک
سفید حریر دیکھا کہ وہ سخت لپٹا ہوا تھا اوسنے اوس حریر کو کھولا اور پھیلایا یکایک اوسمین ایک
ایسی انگوٹھی موجود پائی گئی کہ اوسکے اسطرف مین ناظرین کی نگاہون کو چکاچوند ہوتی تھی پھر میری
طرف وہ آیا اور صاحب طشت نے آپکو لے لیا اور اوس ابریق سے آپکو سات بار غسل دیا پھر
آپکے دونون شانون کے بیچ مین انگوٹھی سے ایک مہر لگادی اور آپکو ایسے حریر مین لپیٹا کہ اوسپر
مشک خالص کا ڈورہ بندھا تھا پھر اوسنے آپکو اوٹھایا اور اپنے بازون مین ایک ساعت تک
داخل رکھا۔ ابن عباس رضہ نے کہا ہے کہ وہ رضوان خازن بہشت تھا اور آپکے کان مین ایسی
بات کہی کہ حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ مینے اوسکو نہین سمجھا اور رضوان نے کہا اے محمد صلعم آپ کو
بشارت ہو کہ کسی نبی کا علم باقی نہ رہا مگر آپکو دیا گیا آپ اون نبیون سے علم مین اکثر ہین اور قلب مین
اشجع مین آپکے ساتھ نصرت کی کنجیاں ہین آپکو خوف اور رعب کا لباس پہنایا گیا ہے کوئی شخص آپکا
ذکر نہ سنیگا مگر اوسکا دل مضطر ہوجائیگا اور اوسکا قلب خوف کریگا اگرچہ اوسنے آپکو اے
خلیفہ الہی نہ دیکھا ہوگا ابن وحیہ نے (تنویر) مین کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہ ایک
یہودی تھا اوسنے مکہ مین سکونت اختیار کی تھی اور وہ مکہ مین تجارت کرتا تھا جبکہ وہ رات تھی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس رات مین پیدا ہوے اوسنے قریش کی مجلس مین یہ پوچھا اے معشر

قریش کیا تم لوگون مین آجکی رات کوئی مولود پیدا ہوا قوم قریش نے کہا واللہ ہمکو معلوم نہین
اوس یہودی نے کہا مین تمسے جو بات کہتا ہون اوسکو تم یاد رکھو اس رات مین اس امت
اخیرہ کا نبی پیدا ہوا ہے اوسکے دونون شانون کے بیچ مین ایک علامت ہے اوس علامت
مین کثرت سے بال ہین گویا وہ گھوڑے کی ایال ہے وہ مولود دو راتون تک دودہ نہ پیئیگا
اوسکا سبب یہ ہے کہ جنات مین سے ایک عفریت نے اپنی ایک اونگلی اوس مولود کے منہ
مین داخل کردی ہے اور اوسکو دودہ پینے سے منع کیا ہے یہ سنکر لوگ مجلس سے متفرق ہو گئے
اور وہ لوگ اوس یہودی کے قول سے تعجب کرتے تہے جبکہ وہ لوگ اپنے مکانون کو گئے
تو اونمین سے ہر ایک آدمی نے اپنے اہل کو خبر کی اونکے اہل نے کہا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے
ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اوسکا نام محمدؐ رکہا ہے قوم کے لوگون نے آپسمین ملاقات کی یہانتک
کہ یہودی کے پاس آئے اور اوس کو خبر کی اوس یہودی نے کہا مجہکو اپنے ساتھ لے چلو تاکہ مین اوس
لڑکے کو دیکھون وہ لوگ اوس یہودی کو لے گئے یہانتک کہ حضرت آمنہ کے پاس اوسکو داخل کیا
اوسنے حضرت آمنہ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو ہماری طرف نکالو اونہون نے آپکو نکالا اور لوگون نے
آپکی پشت مبارک اوسکے سامنے کہولدی اوس یہودی نے اوس علامت کو دیکھا جو پشت
مبارک پر تہی یہودی دیکھکر بیہوش ہو گیا جبکہ اوسکو افاقہ ہوا تو لوگون نے کہا تجہپر افسوس ہے تجہکو
کیا ہو گیا ہے یہودی نے کہا واللہ بنی اسرائیل مین سے نبوت چلی گئی اے معشر قریش کیا تم اس
مولود سے خوشی کرتے ہو آگاہ ہو جاؤ واللہ یہ مولود تمپر اس طور سے غلبہ کریگا کہ اوس غلبہ کی خبر
مشرق سے مغرب تک ظاہر ہوگی۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابو الحکم التنوخی سے روایت کی ہے کہ جسوقت قریش مین کوئی
بچہ پیدا ہوتا تو صبح تک قریش کی عورتون کو دے دیا جاتا وہ اوسپر پتہر کی ایک ہانڈی ڈہانپ
دیتی تہین جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو عبدالمطلب نے آپکو عورتون کو دے
دیا کہ آپ پر ہانڈی ڈہانپ دین جب عورتین صبح کو اوٹہین اور آئین تو اونہون نے دیکہا کہ جو ہانڈی

آپ پر ڈہانپی گئی تہی وہ پہٹ کے دو ٹکڑے ہوگئی ہے اونہون نے آپکو ایسے حال مین پایا کہ آپکی دونون آنکھین کھلی ہوئی ہین اور آپ نگاہ اوٹھائے ہوئے آسمان کی طرف دیکھہ رہے ہین عبدالمطلب عورتون کے پاس آئے عورتون نے کہا کہ آپکی مثل ہمنے کسی مولود کو نہین دیکھا ہمنے آپکو اس طور پر پایا کہ جو ہانڈی آپ پر ڈہانپی گئی تہی وہ پہٹ گئی تہی اور ہمنے آپکو ایسے حال مین پایا کہ آپ کی دونون آنکھین کھلی تھین اور نگاہ آسمان کی طرف تہی یہ سنکر عبدالمطلب نے کہا اس مولود کی حفاظت کرو مین امید کرتا ہون کہ مولود خیر کو پہونچے گا جبکہ آپکے پیدا ہونے سے ساتوان دن ہوا تو عبدالمطلب نے آپکی طرف سے ذبیحہ کیا اور قریش کو اسکے کہانے کیلئے دعوت دی جبکہ قریش نے کہانا کہا لیا تو پوچہا اے عبدالمطلب تمنے اس مولود کا کیا نام رکھا عبدالمطلب نے کہا مینے محمدؐ نام رکہا ہے قریش نے کہا کہ آپنے اپنے اہل بیت سے کیون اعراض کیا اور محمدؐ نام رکھا عبدالمطلب نے کہا کہ مینے یہ ارادہ کیا ہے کہ آسمان مین اللہ تعالی آپکی مدح کرے اور زمین مین اللہ تعالی کی مخلوق آپکی مدح کرے۔

ابونعیم اور ابن عساکر نے مسیب بن شریک کے طریق سے محمد بن شریک سے اونہون نے عمرو بن شعیب سے عمر نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہ مرظہران مین ایک راہب اہل شام سے تہا اوسکا نام عیصی تہا اللہ تعالی نے اوسکو کثیر علم دیا تہا اور وہ اپنے صومعہ ہی مین ہمیشہ رہا کرتا تہا اور مکہ مین آیا کرتا اور آدمیون سے ملاقات کرتا اور وہ یہ کہتا تہا کہ اے اہل مکہ قریب مین تم لوگون مین ایک ایسا مولود پیدا ہوگا کہ عرب اوسکے مطیع ہونگے اور وہ عجم کا مالک ہوگا اور یہ اوسکا زمانہ ہے جو شخص اوسکو پائیگا اور اوسکی پیروی کریگا اپنی حاجت کو پہونچے گا اور جو شخص اوسکو پائیگا اور اوس سے خلاف کریگا وہ شخص اپنی حاجت سے خطا کرے گا خدا کی قسم کبھی مینے عیش وعشرت اور امن کی زمین کو نہین چھوڑا اور مین مشقت اور بھوک اور خوف کی سرزمین مین داخل نہین ہوا مگر اوس مولود کی طلب مین مکہ مین کوئی مولود پیدا نہین ہوتا مگر وہ راہب اوسکو پوچھتا تھا وہ یہ کہتا تھا ابتک وہ نہین آیا جبکہ اوسدن کی صبح تہی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن پیدا ہوئے تو عبد المطلب اپنے گھر سے نکلے اور
عیصی راہب کے پاس آئے اور اوسکے صومعہ کی جڑ مین کھڑے ہو گئے اور اوسکو پکارا اوسنے
پوچھا یہ کون ہے عبد المطلب نے کہا مین عبد المطلب ہون عبد المطلب کو عیصی نے صومعہ
کے اوپر سے دیکھکر کہا تم ہی اوس مولود کے باپ ہو جس مولود کی مین تم سے باتین کیا کرتا تھا وہ مولود
دوشنبہ کو پیدا ہو گیا وہ مولود دوشنبہ کے دن نبی ہوگا - اور دوشنبہ کے دن وفات پائے گا
اوس مولود کا ستارا آجکی رات طلوع ہوا ہے اسکی نشانی یہ ہے کہ اس وقت وہ دردمند ہے
اور وہ تین دن علیل رہیگا پہر وہ عافیت پائیگا آپ اپنی زبان کی حفاظت کرو (اس مولود کا احوال
کسی سے نکہو) اسلیے کہ جیسے اس مولود کے ساتھ حسد کیا جائیگا اوسکی مثل کسی کے ساتھ حسد
نہین کیا گیا ہے اور جیسے اسکے ساتھ بغاوت کی جاے گی ایسی بغاوت کسی کے ساتھ
نہین کی گئی ہے عبد المطلب نے پوچھا اوس مولود کی کتنی عمر ہوگی عیصی راہب نے کہا اگر اوسکی
عمر دراز ہوگی یا کوتاہ ہوگی وہ ستر برس کو نہ پہونچے گا ستر برس سے کم مین طاق سنون مین ساٹھ
برس مین وفات پائیگا اکسٹھ برس یا ترسٹھ برس اوسکی امت کی بڑی عمرون سے ہے راوی نے
کہا کہ رسول اللہ کا حمل یوم عاشورا محرم مین ٹہیرا اور رمضان کی بارہ تاریخ دوشنبہ کے روز پیدا ہوئے
ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ عہد جاہلیت مین یہ دستور تھا کہ جس وقت
رات مین اونکے کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اوسکو ایک برتن کے نیچے ڈالدیتے تے جب تک صبح نہ ہوتی وہ
اوس مولود کو نہین دیکھتے تے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپکو ہانڈی کے نیچے رکھہ دیا
جسوقت لوگ صبح کو اوٹھے تو ہانڈی کے پاس آئے یکایک دیکھا کہ ہانڈی دو ٹکڑے ہو کر علیحدہ
ہو گئی تہی اور آپکی دونون آنکھین آسمان کی طرف تہین لوگون نے اس واقعہ سے تعجب کیا اور
آپ بنی بکر کی ایک عورت کے پاس دودہ پلانے کے لیے بھیجدیے گئے جبکہ اوس نے آپکو دودہ
پلایا ہر ایک طرف سے اوسکو خیر آئی اوسکے پاس بکریین تھین اللہ تعالی نے اونمین برکت دی
اونمین نمو ہوا اور زیادہ ہو گئین -

ابو نعیم نے داود بن ابی ہند سے روایت کی ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آپکے پیدا ہونے سے بلند ٹیلے روشن ہو گئے (یعنی آپکے انوار اس قدر پھیلے کہ اونچے ٹیلے روشن نظر آتے تھے) جسوقت آپ زمین پر گرے تو اپنی دو ہتھیلیں زمین پر ٹیک دین اور آپ اپنی چشم مبارک سے آسمان مین دیکھتے تھے اور ایک موٹی ہانڈی آپ کے اوپر اوندہائی گئی تھی وہ ہانڈی ایسی پھٹی کہ اوسکے دو ٹکڑے ہو گئے اور آپ سے علیحدہ ہو گئی۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت آپ کی والدہ ماجدہ نے جنا تو آپکو ایک ہانڈی کے نیچے رکھہ دیا اور وہ ہانڈی پھٹ کے آپکے اوپر سے علیحدہ ہو گئی حضرت آمنہ نے فرمایا کہ مینے آپکی طرف دیکھا آپنے اپنی آنکھین کھول دی تھین اور آپ آسمان کیطرف دیکھ رہے تھے۔

اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے زمین نور سے منور ہو گئی اور ابلیس لعین نے کہا کہ آجکی رات ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے کہ ہمارا امر بھر فاسد کر دیگا اوسکے لشکرون نے اوس سے کہا اگر تو اوس لڑکے کے پاس جائیگا تو اوسکی عقل کو فاسد کر دیگا جبکہ ابلیس لعین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گیا اللہ تعالی نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا جبریل علیہ السلام نے ایسی ٹھوکر ماری کہ لعین عدن مین جا گرا۔

زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے معروف بن خربوذ سے روایت کی ہے کہ ابلیس لعین ساتون آسمانون مین چلا جاتا تھا جبکہ عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تو تین آسمانون سے روک دیا گیا چوتھے آسمان تک تھین پہونچتا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ساتون آسمانون سے روک دیا گیا راوی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے دن طلوع فجر کے وقت پیدا ہوئے۔

بیہقی اور ابو نعیم اور خرایطی نے (ہواتف) مین اور ابن عساکر نے ابو ایوب یعلی بن عمران البجلی کے طریق سے مخزوم بن ہانی المخزومی سے اور مخزوم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اون کی

ڈیڑھ سو برس کی عمر تہی اوہنون نے کہا جبکہ وہ رات تہی کہ اوسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا
ہوئے ایوان کسری کو زلزلہ ہوا اور اوسکی چودہ کنگورے گر گئے اور فارس کی آگ بجہ گئی اور اس سے پہلے ہزار برس سے نہین
بجہی تہی اور بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا جبکہ کسری صبح کو اوٹہا تو اس واقعہ نے اوسکو بے قرار کر دیا اس واقعہ پر اوس نے
اپنے کو شجاع بنا کر صبر کیا جبکہ اوسکا صبر منقطع ہو گیا تو اوسنے یہ مناسب دیکہا کہ اس واقعہ کو اپنے وزیرون سے نہ چہپائے
کسری نے تاج پہنا اور اپنے تخت پر بیٹہا اور وزیرون کو اپنے پاس جمع کیا اور جو کچہہ اوس نے
دیکہا تہا اوس سے اونکو خبر کی وہ سب اسی حالت مین تہے کہ کسری کے پاس ایک خط آیا
اوسمین لکہا تہا کہ آتشکدہ کی آگ بجہ گئی اس خبر کے سننے سے کسری کو غم پر غم زیادہ ہوا کسری
موبدان نے دعا دی کہ بادشاہ کے احوال کو اللہ تعالی اچہا رکہے اور یہ کہا کہ مینے آجکی رات
سخت اونٹون کو دیکہا کہ وہ عربی گہوڑون کو کہینچ رہے تہے دجلہ بہنے سے رک گیا اور وہ شہرون
مین منتشر ہو گئے کسری نے پوچہا اے موبذان یہ کیا شے ہو گی موبذان نے کہا کہ عرب کی طرف
سے کوئی امر پیدا ہو گا کسری نے نعمان بن المنذر کو لکہا کہ میرے پاس ایک ایسے مرد عالم کو
بہیجدے کہ جس چیز کا مین ارادہ کرتا ہون اوس سے پوچہون نعمان نے کسری کے پاس عبد المسیح
بن عمرو بن حسان الغسانی کو بہیجا جبکہ عبد المسیح کسری کے پاس پہونچا تو ملک کسری نے اوس سے
پوچہا کیا تجہکو اوس چیز کا علم ہے جسکے پوچہنے کا مین تجہسے ارادہ کرتا ہون عبد المسیح نے کہا
بادشاہ جس بات کو مجہسے پوچہتا ہے اوسکی خبر دے اگر مجہکو اوسکا علم ہو گا مین بیان کرونگا
ورنہ مین بادشاہ کو اوس شخص سے خبر دونگا کہ وہ اوسکو جانتا ہو گا کسری نے عبد المسیح کو خبر دی
عبد المسیح نے کسری سے کہا کہ اسکا علم میرے ماموں کے پاس ہے کہ شام کے بلند مقامون مین
رہتا ہے اوسکا نام سطیح ہے کسری نے کہا اوسکے پاس جاؤ اور اوس سے پوچہو عبد المسیح نکلا اور
سطیح کے پاس پہونچا وہ قریب مرگ تہا اوسکو سلام کیا جسوقت سطیح نے عبد المسیح کا سلام سنا اپنا
سر اوٹہایا اور کہا عبد المسیح قوی اور سریع اونٹ پر سطیح کی طرف ایسے حال مین آیا ہے کہ وہ قریب مرگ ہے
اے عبد المسیح تجہکو بادشاہ بنی ساسان نے ایوان کے زلزلہ کی وجہ سے اور آتشکدہ کی آگ

بجھ جانے کے سبب سے اور موبذان کے خواب دیکھنے سے بھیجا ہے موبذان نے ایسے سخت اونٹون کو دیکھا ہے کہ وہ عربی گھوڑون کو چلارہے تھے دجلہ منقطع ہوگیا ہے اور وہ اونٹ عجم کے شہرون مین منتشر ہوگئے جبوقت تلاوت کی کثرت ہوجائے گی اور صاحب عصا ظہور کریگا اور سماوہ کا وادی جاری ہوجائیگا اور ساوہ کا بحیرہ خشک ہوجائیگا اور فارس کی آگ بجھ جائیگی تو ملک شام سطیح کے لیے شام نہ رہے گا ملوک عجم مین سے بادشاہ مرد اور بادشاہ عورتین کسریٰ کے ایوان کے کنگورون کے عدد کے موافق ملک عجم کے مالک ہونگے اور ہر ایک آنے والی شے آئے گی اس کہنے کے بعد سطیح اپنی جگہہ مین مرگیا اور عبدالمسیح کسریٰ کے پاس آیا اور اوسکو سطیح کے بیان سے خبر دی نوشیروان نے سنکر کہا کہ جب تک ہمارے خاندان سے چودہ ملوک ہونگے اوسوقت تک بہت سے امور ہونگے یعنی ابھی بہت زمانہ باقی ہے ہماری سلطنت بہت رہے گی کسریٰ کے خاندان مین سے دس آدمی چار برس مین بادشاہ ہوئے اور باقی لوگ حضرت عثمان رضؓ خلیفہ سوم کے زمانہ خلافت تک بادشاہ ہوئے۔

ابن عساکر نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے[1] اسکو ہم نہین پہچانتے ہین مگر مخزوم کی حدیث سے کہ اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کے ساتھ ابوایوب البجلی متفرد ہے ابن عساکر نے سطیح کے ترجمہ مین اپنی تاریخ مین ایسا ہی کہا ہے اور ابن عساکر نے عبدالمسیح کے ترجمہ مین کہا ہے اسکے بعد کہ اس حدیث کی تخریج اس طریق سے کی ہے اور اس حدیث کو معروف بن خربوذ نے بشر بن تیم المکی سے روایت کیا ہے کہا ہے جبکہ وہ رات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس رات مین پیدا ہوئے اور باقی حدیث کو اس حدیث کے مثل ذکر کیا ہے (امام سیوطی کہتے ہین مین یہ کہتا ہون) کہ اس طریق سے اس حدیث کو عبدان نے کتاب الصحابہ مین روایت کیا ہے اور ابن حجر رح نے اصابہ مین کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

خرایطی نے (ہواتف) مین اور ابن عساکر نے عروہ سے یون روایت کی ہے کہ ایک گروہ قریش مین سے جن مین سے ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو بن نفیل اور عبید اللہ بن جحش

[1] یہ حدیث غریب ہے ۱۲

یہ حدیث مرسل ہے

اور عثمان بن الحویرث ہے اپنے بت کے پاس تہے وہ اوسکے پاس جمع ہوا کرتے تہے ایک رات اوس بت کے پاس گئے اور اوسکو منہ کے بل اوندہا دیکہا اونہون نے اس امر کو اوپرا سمجہا اونہون نے بت کو لیا اور اوسکو جس حال پر پہلے تہا رکہہ دیا کچہہ دیر نہین گذری تہی کہ وہ نہایت عنف سے منقلب ہوگیا اون لوگون نے پہر اوسکو پہلی حالت پر پہیر دیا - تیسری بار پہر اوندہا ہوگیا عثمان بن الحویرث نے یہ دیکہہ کے کہا کہ تحقیق یہ کوئی ایسا امر ہے کہ حادث ہوا ہے اور یہ واقعہ اوس رات مین ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس رات مین پیدا ہوئے عثمان نے یہ اشعار کہے ۵

ایا صنم العید الذی صف حولہ ۔۔۔ صنادید وفد من بعید ومن قرب

اے عید کے وہ صنم جسکے اطراف صف باندہی ہے اون سرداروں نے کہ دور اور نزدیک سے آئے ہین ۵

تنکّس مقلوبا فما ذاک قل لنا ۔۔۔ اذاک شئ ام تنکّس للعب

تو اوندہا ہوگیا ہے ایسے حال مین کہ تیرا سر نیچے ہے اور پاؤن اوپر ہین تیری کیا حالت ہے تو ہمسے کہو کسی شے نے تجہکو ایذا پہونچائی ہے یا تو لہو ولعب کی وجہ سے اوندہا ہوگیا ہے ۵

فان کان من ذنب اسانا فاننا ۔۔۔ نبوء باقرار ونلوی عن الذنب

اگر یہ تیرا اوندہا ہوجانا ہمارے کسی گناہ کی وجہ سے ہے تو ہم اقرار کرتے ہین اور اپنے گناہ سے اعراض کرتے ہین ۵

وان کنت مغلوبا تنکست صاغرا ۔۔۔ فما انت فی الاوثان بالسید الرب

اگر تو مغلوب ہوگیا ہے اور ذلت سے مغلوب ہوگیا ہے تو تو بتون مین سردار اور رب نہین ہے -

عروہ نے کہا کہ اون لوگون نے بت کو لیا اور اوسکے حال پر پہیر دیا جبکہ وہ سیدہا ہوگیا اون لوگون کو بت کے اندر سے ہاتف نے بلند آواز سے پکارا اور وہ یہ اشعار کہہ رہا تہا ۵

تردی لمولود انارت بنورہ ۔۔۔ جمیع فجاج الارض بالشرق والغرب

گر گیا ہے اوس مولود کی وجہ سے جسکے نور سے روشن ہوگئی ہین سب راستے روی زمین کے مشرق او مغرب مین ۵

وخرت لہ الاوثان طرا وارعدت ۔۔۔ قلوب ملوک الارض طرا من الرعب

اور اوس مولود کی وجہ سے جمیع بت گر پڑے ہین اور روے زمین کے کل بادشاہون کے دل رعب سے کانپ گئے ہین

ونار جمیع الفرس باخت واظلمت ❊ وقدبات شاہ الفرس فی اعظم الکرب

اور کل فارس کی آگ اوس مولود کی وجہ سے بجھہ گئی اور تاریک ہوگئی ہے اور فارس کا بادشاہ اعظم سختیون مین مبتلا ہو گیا ہے

وصدت عن الکہان بالغیب جنہا ❊ فلامخبر منہم بحق ولاکذب

کاہنونکے پاس جو اونکے جنات غیب کی خبرین لاتے تہے وہ رک گئے اون جنات مین سے کوئی سچ اور جہوٹ کا مخبر نہین ہے

فیاال قصی ارجعوا عن ضلالکم ❊ وہبوا الی الاسلام والمنزل الرحب

اے آل قصی تم اپنے گمراہیون سے پلٹو۔ اور اسلام اور وسیع منزل کی طرف چلو

خرایطی نے ہشام بن عروہ کے طریق سے روایت کی ہے ہشام نے اپنے باپ عروہ سے عروہ نے ہشام کی دادی اسما بنت ابوبکر الصدیق رضہ سے روایت کی ہے اسما رضہ نے کہا کہ زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل دولون یہ ذکر کیا کرتے تہے کہ وہ دولون اسکے بعد کہ ابرہہ مکہ سے پلٹ کے گیا نجاشی کے پاس گئے اونہون نے کہا جبکہ ہم نجاشی کے پاس داخل ہوئے تو نجاشی نے کہا اے قریشیو تم مجھسے سچ کہو کیا کوئی ایسا مولود تم لوگون مین پیدا ہوا ہے کہ اوسکے باپ نے اوسکے ذبح کا ارادہ کیا تھا اور اوسپر قرعہ ڈالا گیا اور وہ سلامت رہا اور اوسکی طرف سے کثیر اونٹ ذبح کئے گئے ہمنے کہا بیشک ایسا ہوا ہے نجاشی نے پوچھا کیا تم دولون کو اوسکا علم ہے کہ وہ کہان گیا ہمنے نجاشی سے کہا کہ اوسنے ایک عورت سے بیاہ کیا ہے اوسکا نام آمنہ ہے اوسکو حاملہ چھوڑا ہے اور وہ مکان سے کہین گیا ہے نجاشی نے پوچھا کیا تمکو معلوم ہے کہ وہ عورت جنی یا نہین ورقہ نے کہا اے بادشاہ مین تجھکو خبر دیتا ہون کہ ہمارا بیت جو تھا مین ایک رات اوسکے پاس تھا اوسکے درمیان سے یکایک مینے سنا کہ ہاتف یہ شعر پڑہتا تہا ؎

ولد النبی فذلت الاملاک ❊ نای الضلال وادبر الاشراک

پہر وہ بیت اوندہا ہو گیا اسکے بعد زید نے کہا کہ اس خبر کی مثل میرے پاس بہی خبر ہے ای بادشاہ اسی رات کی مثل ایک رات تہی کہ مین اپنے گہر سے نکلا یہانتک کہ مین جبل ابوقبیس کے قریب گیا یکایک مینے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ آسمان پر سے اوتر رہا ہے اسکے دو سبز بازو ہین وہ مرد ابوقبیس پہاڑ پر ٹہیرا پھر وہ مشرف بمکہ ہوا اور اوسنے کہا شیطان ذلیل اور خوار ہو گیا اور بت باطل

ہو گئے اور اسین پیدا ہوا پہر اوسنے ایک کپڑے کو جو اوسکے پاس تہا پہیلایا اور اوس کپڑے
کو مشرق اور مغرب کی طرف جہکایا مینے اوس کپڑے کو دیکہا جو شے آسمان کے نیچے تہی اوسنے
اوسکو گہیر لیا اور ایک ایسا نور بلند ہوا قریب تہا کہ میری بینائی کوے جائے اور جو امر مینے دیکہا
اوسنے مجہکو ڈرا دیا اور ہاتف نے اپنے دونون بازو ہلائے یہانتک کہ وہ کعبہ پر اوترا اوس سے
ایسا نور بلند ہوا کہ اوس سے تہامہ روشن ہو گیا اور اوسنے کہا زمین پاک ہو گئی اور اوسکی
روشنی غالب ہو گئی اور اوسنے اون بتون کی طرف جو کعبہ پر تہے اشارا کیا وہ کل بت گر گئے
نجاشی نے سنکر کہا تمہارا بہلا ہو مجہکو جو حادثہ اور مصیبت پہونچی مین تم دونون کو اوس سے
خبر دیتا ہون تمنے جس رات کو ذکر کیا مین اوسی رات مین اپنے قبہ مین خلوت کے وقت
تہا میرے سامنے زمین سے ایک سر اور گردن نکلی وہ سر یہ کہتا تہا کہ اصحاب فیل پر ہلاکت
نازل ہوئی اونکو طیراً ابابیل نے ایسے پتہرون سے سنگسار کیا کہ سجیل سے ہین اثرم جو سرکش
اور مجرم تہا وہ ہلاک ہو گیا وہ نبی کہ امی اور حرمی اور مکی ہے پیدا ہوا جسنے اوسکے حکم کو مانا وہ
سعید ہوا اور جسنے اوسکے حکم سے انکار کیا وہ دشمن ہوا یہ کہکے وہ گردن اور سر زمین مین داخل ہو گیا
اور غائب ہو گیا مینے شور کرنا چاہا مجہکو کلام کرنے کی طاقت نہین ہوئی مینے کہڑے ہونے کا
ارادہ کیا مجہکو کہڑے ہونے کی طاقت نہ ہوئی میرے پاس میرے گہر کے لوگ آئے مین نے
اون سے کہا کہ حبشیون کو میرے سامنے نہ آنے دو اونہون نے میرے پاس آنے سے اون
لوگون کو روک دیا پہر میری زبان کہل گئی مین باتین کرنے پر قادر ہوا اور میرے پاون کہل گئے
مجہکو چلنے پہرنے پر قدرت ہو گئی۔

یہ باب اس آیت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے

طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم اور خطیب اور ابن عساکر نے مختلف طریقون سے انس رض

سے اور انس نے نبی صلعم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میری بزرگی اللہ تعالی کے نزدیک
جو ہے اوس سے یہ امر ہے کہ مین ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا اور میری شرمگاہ کسی نے نہین دیکھی
اس حدیث کو ضیا نے (مختارہ) مین صحیح کہا ہے اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو یونس بن عطا مکی
نے خبر دی ہے یونس نے کہا مجھسے حکم بن ابان العدنی نے حدیث کی ہے حکم نے کہا ہمسے عکرمہ نے
ابن عباس رض سے روایت کی ہے۔ ابن عباس رض نے اپنے باپ عباس بن عبدالمطلب سے
روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے اس
امر نے عبدالمطلب کو تعجب مین ڈالا نبی صلعم نے عبدالمطلب کے پاس خط پایا اور عبدالمطلب نے
کہا کہ میرے اس بیٹے کی البتہ بڑی شان ہو گی بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے عطا کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔

ابن عساکر نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے۔

ابن عساکر نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے اور ناف
بریدہ پیدا ہوئے حاکم نے (مستدرک) مین کہا ہے کہ متواتر احادیث یون وارد ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے اور ابن درید کی (وشاح) مین یہ ہے کہ ابن الکلبی نے کہا ہے ہمکو کعب الاحبار
سے یہ خبر پہونچی ہے اوہنون نے کہا کہ ہم اپنی بعض کتابون مین یہ پاتے ہین کہ آدم علیہ السلام ختنہ
کئے ہوئے پیدا ہوئے اور اونکے بعد بارہ انبیا اونکی اولاد سے ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے اون
سب انبیا سے آخر محمد صلعم ہین وہ انبیا یہ ہین حضرت شیث اور ادریس اور نوح اور سام اور لوط
اور یوسف اور موسی اور سلیمان اور شعیب اور یحیی اور ہود اور صالح صلی اللہ علیہم اجمعین۔

طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو بکرہ سے یہ روایت کی ہے کہ جبریل
علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ اوس وقت کیا تہا جس وقت آپ کے قلب
مبارک کو پاک کیا تھا۔

یہ باب اس خصوصیت کے بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گہوارہ مین چاند سے باتین کرتے تہے

بیہقی نے اور صابونی نے اپنی کتاب (مائتین) مین اور خطیب اور ابن عساکر نے اپنی اپنی تاریخونمین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپکی نبوت کی امارت نے مجھکو آپکے دین مین داخل ہونے کے لئے بلایا مینے آپکو دیکہا کہ آپ اپنے گہوارہ مین چاند سے باتین کرتے تہے اور آپ اپنی انگشت مبارک سے چاند کی طرف اشارہ فرماتے تہے جس طرف آپ چاند کو اشارہ فرماتے وہ اوس طرف جہک جاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین چاند سے باتین کرتا تھا اور چاند مجھسے باتین کرتا تھا اور مجھکو رونے سے بہلاتا تہا اور جسوقت چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا مین اوسکی آواز کو سنتا تہا۔

بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ احمد بن ابراہیم الجیلی منفرد ہے اور وہ مجہول ہے اور صابونی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد اور متن غریب ہے اور یہ حدیث معجزات مین حسن ہے

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہوارہ مین کلام کرتے تھے

حافظ ابو الفضل بن حجر نے (شرح بخاری) مین کہا ہے کہ سیر واقدی مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اول پیدا ہونے کے وقت مین کلام کیا ہے اور ابن سبع نے (خصایص) مین یہ ذکر کیا ہے کہ آپکا جہولا ملایکہ کے جہلانے سے جہولتا تھا اور آپنے اول بار جو کلام کیا ہے وہ یہ تہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات اور معجزات کے بیان مین ہے جو آپکے شیرخوارگی کے

زمانہ مین ظاہر ہوئے ہین

ابن اسحاق اور ابن راہویہ اور ابو یعلی اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے
عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے طریق سے روایت کی ہے کہ حلیمہ بنت الحارث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس والدہ سے حدیث کی گئی ہے جسنے آپ کو دودہ پلایا تھا حلیمہ رض نے
کہا کہ مین بنی سعد بن بکر کی عورتون کے گروہ مین مکہ کو آئی ہم سب عورتین شیر خوار بچون کی تلاش
قحط سالی مین کرتی تہین مین اپنی گدہی پر آئی اور میرے ہمراہ میرا لڑکا تھا اور ہماری ایک اونٹنی تہی
خدا کی قسم ایک قطرہ دودہ نہین دیتی تہی ہم تمام رات معہ اپنے اوس لڑکے کے نہین سوتے
تہے وہ اتنا دودہ میری چھاتی مین نہین پاتا تھا کہ اوسکو بے پروا کر دیتا اور نہ ہماری اونٹنی مین
اتنا دودہ تھا کہ اوسکو غذا ہوتی ہم مکہ مین آئے خدا کی قسم ہماری سات والی عورتون مین
سے کسی عورت کو مین نہین جانتی مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے سامنے پیش کئے
گئے اور جسوقت یہ کہا گیا کہ یہ یتیم ہین اوس عورت نے آپکے دودہ پلانے سے انکار کیا خدا کی قسم
میرے ہمراہ عورتون مین سے میرے سوا کوئی عورت باقی نہ رہی مگر اوسنے ایک شیر خوار بچہ لے لیا
جبکہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی بچہ نہ پایا مینے اپنے شوہر سے کہا خدا کی قسم
مین اس امر کو مکروہ سمجھتی ہون کہ اپنی ہمراہی عورتون کے ساتھ واپس جاؤن اور میرے ساتھ کوئی
شیر خوار بچہ نہو مین اوس یتیم کے پاس ضرور جاؤنگی اور اوسکو ضرور لونگی مین گئی اور مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا مینے کچھ تامل نہ کیا مگر آپکو لے ہی لیا اور آپکو اپنے کجاوہ کے پاس لائی
میری چھاتی آپکے سامنے جو کچھ دودہ تھا اوتار لائی آپنے دودہ پیا اور سیراب ہو گئے اور آپکے
رضاعی بہائی نے دودہ پیا وہ بہی سیراب ہو گیا اور میرا شوہر اوس اونٹنی کی طرف کہڑا ہوا یکایک
اوسکو دیکہا کہ اوسکے تہنون مین دودہ بہرا ہے۔ میرے شوہر نے جتنا دودہ پیا اوتنا دوہا اور مینے
دودہ پیا یہانتک کہ ہم سیراب ہو گئے اور ہم اچھی طرح رات مین رہے میرے شوہر نے مجھسے کہا اے
حلیمہ خدا کی قسم مین دیکھتا ہون کہ تو نے مبارک جان کو لیا ہے کیا تو نے نہین دیکھا کہ ہمنے

جس وقت اس بچہ کو لیا ہم اس رات مین اوسکے سبب سے خیر اور برکت کے ساتھ رہے حلیمہ رضہ کہتی
ہین آپکی وجہ سے اللہ تعالی ہمیشہ ہمارے لئیے خیر کو زیادہ کرتا تھا پھر ہم مکہ سے ایسے حال مین نکلے
کہ اپنے شہرون کی طرف پلٹنے والے تھے خدا کی قسم میری گدہی نے قافلہ کو پیچھے چھوڑ دیا
یہانتک کہ میری گدہی کے ساتھ کوئی گدہا نہ ہوا اور سب پیچھے رہ گئے میرے ہمراہی عورتین
مجھسے کہتی تھین تجھپر افسوس ہے کیا تیری یہ وہی گدہی ہے کہ تو ہمارے ہمراہ اوسپر سوار ہو کے
نکلی تھی مین کہتی تھی بیشک واللہ وہی گدہی ہے وہ عورتین کہتی تہین واللہ اس گدہی کی
عجیب شان ہے یہانتک کہ ہم سب عورتین سرزمین بنی سعد مین آگئین اللہ تعالی کی زمین
مین سے کسی زمین کو مین سرزمین بنی سعد سے زیادہ قحطناک نہین جانتی تہی میری بکریئین
چرنے کیلئے چھوڑ دیجاتی تہین اور شب کو ایسے حال مین آتی تھین کہ اونکا پیٹ بھرا ہوا اور دودہ
سے بھری ہوتی تھین ہم تے اور ہماری بکریین تھین کہ خوب دودہ دیتی تھین اور ہم کہاتے
پیتے تے اور ہمارے اطراف مین کوئی شخص نہ تھا کہ اوسکی بکری ایک قطرہ دودہ دیتی اون لوگون
کی بکریین رات کے وقت بھوکی آتی تھین وہ لوگ اپنے چرواہون سے کہتے تے تمہارا بھلا ہو
تم دیکھو جس جگہ حلیمہ کی بکریین چرتی ہین اپنی بکریون کو اون بکریونکے ساتھ چرنے کو چھوڑو جس
جگہ میری بکریین چرتی تہین وہ چرواہے میری بکریون کے ساتھ اونکی بکریون کو چراتے تے
شب کے وقت اونکی بکریین بھوکی آجاتی تہین اونمین دودہ کی کوئی بوند نہ ہوتی تہی اور میری
بکریین رات کو ایسے حال مین آتی تہین کہ اونکا پیٹ بھرا ہوتا اور وہ دودہ سے بھری ہوتی تہین
اللہ تعالی ہمیشہ ہمکو اپنی برکت دکہاتا تھا اور ہم اوس برکت کو پہچانتے تہے یہانتک کہ رسول اللہ
صلعم دو برس کے ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شباب سے اس طور سے بڑہتے تے
کہ اور لڑکون کو ویسا شباب نہوتا تھا خدا کی قسم آپ دو برس کو نہین پہونچے تے کہ آپ ایسے
لڑکے ہو گئے تہے کہ آپکو کہانے پینے کی خوب طاقت ہو گئی تھی ہم آپکو لیکر آپکی والدہ ماجدہ کے پاس
آئے اور ہمنے آپ مین جو برکت دیکھی تہی اوسکا ہم بخل کرتے تہے یعنی اوسکو ظاہر نہین کرتے تہے

جبکہ آپکی والدہ ماجدہ نے آپکو دیکھا ہمنے اونسے کہا اے بی بی تم ہمکو چہوڑ دو کہ اس سال اور ہم اپنے
بیٹے کو لیکر پلٹ جاوین اسلئے کہ وبا ے مکہ کا ہمکو اسپر خوف ہوتا ہے خدا کی قسم ہم آپکی والدہ ماجدہ
سے بہی اصرار کرتے رہے یہانتک کہ آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا اچہا لیجاو اونہون نے ہمارے
ساتھ آپ کو چہوڑ دیا ہمنے آپکو دو مہینہ یا تین مہینہ ٹہیرایا آپ اسی حال مین تہے اور آپ
اپنے دودہ شریک بہائی کے ساتھ ہمارے مکانون کے پیچہے ہماری بکریون مین تہے آپکا
دودہ شریک بہائی ہمارے پاس دوڑتا ہوا آیا اوسنے کہا کہ میرے اوس بہائی قریشی یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو مرد آئے اونکے جسم پر سفید لباس تہا انہون نے
آپکو لٹایا اور آپکا پیٹ چیر ڈالا یہ سنکے ہین اور آپکا رضاعی باپ گہر سے نکل کر آپکی طرف
بہاگے ہمنے آپکو ایسے حال مین کہڑا پایا کہ آپکا رنگ فق تہا آپکے رضاعی باپ نے آپ کو
گلے سے لگا لیا اور پوچہا اے میرے پیارے بیٹے تیرا کیا حال ہے آپنے فرمایا میرے
پاس دو مرد آئے سفید کپڑے پہنے ہوئے تہے اونہون نے مجہکو لٹایا اور میرا پیٹ
چیرا پہر اون دونون نے اوس سے کچہہ نکالا اور پہینک دیا پہر انہون نے میرے پیٹ کو
پہلی حالت پر پہیر دیا ہم آپکو لیکر پلٹ آئے آپکے رضاعی باپ نے مجہسے کہا اے حلیمہ مجہکو
یہ خوف ہے کہ میرے بیٹے کو کچہہ آسیب ہو گیا ہو تو ہمکو اپنے ہمراہ لے چل قبل اسکے کہ ہم جس چیز
کا خوف کرتے ہین وہ آپ مین ظاہر ہو ہم آپکو آپکے اہل کے پاس پہیر دین حضرت حلیمہ نے کہا ہمنے
آپکو سوار کیا اور ہم آپکو آپکی والدہ ماجدہ کے پاس لے آئے اونہون نے فرمایا کس سبب سے تم آپ کو
پلٹا کے لائے ہو تم دونون آپ پر حریص تہے ہمنے کہا ہمکو آپکے تلف ہونے اور آپ پر حوادث زمانہ
نازل ہونے کا خوف ہوا آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا وہ کیا امر ہے تم دونون اپنا واقعہ سچ کہو آپکی
والدہ ماجدہ نے ہمکو نچہوڑا یہانتک کہ ہمنے انکو خبر کی اونہون نے سننے کے بعد فرمایا کیا تم دونون
نے آپ پر شیطان کا خوف کیا شیطان ہرگز آپ پر تسلط نکریگا واللہ شیطان کو آپکی طرف راستہ
نہین ہے میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہونے والی ہے کیا مین تمکو اوسکی خبر نہ دون ہمنے کہا

بیشک آپ ہمکو خبر کریں آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ میں آپکے ساتھ حاملہ ہوئی آپ سے زیادہ خفیف حمل کے ساتھ ہرگز میں حاملہ نہیں ہوئی جسوقت میں آپکے ساتھ حاملہ ہوئی تو خواب میں مجھکو دکھلایا گیا مجھسے ایسا نور نکلا کہ اوس سے شام کے قصور روشن ہوگیے پھر جبکہ میںنے آپ کو جنا تو آپ اس طور پر پیدا ہوئے کہ کوئی مولود اس طور پر پیدا نہیں ہوتا ہے آپ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکے ہوئے اور اپنا سر آسمان کی طرف اوٹھائے ہوئے تھے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے محمد بن ذکریا الغلابی کے طریق سے یعقوب بن جعفر بن سلیمان سے سلیمان نے علی بن عبداللہ بن عباس سے اور علی ابن عبداللہ نے اپنے باپ سے اور اونہوں نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہ حلیمہ باتیں کیا کرتی تھی کہ جسوقت میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دودھ چھڑایا تو آپنے کلام کیا اور اللہ اکبر کبیرا و الحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا فرمایا جبکہ آپ اوبھرے تو آپ گھر سے باہر نکلتے اور لڑکوں کو کھیلتا دیکھتے تھے اون سے کنارہ اختیار فرماتے تھے ایک دن مجھسے پوچھا اے اماں مجھکو کیا ہوا ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دن میں نہیں دیکھتا ہوں میںنے کہا میری جان آپ پر فدا ہو آپکے بھائی ہماری بکریں چراتے ہیں وہ رات سے جاتے ہیں اور رات تک چرانے میں رہتے ہیں آپنے فرمایا اونکے ساتھ مجھکو بھیجو آپ گھر سے خوش خوش نکلتے تھے اور گھر میں خوش خوش آتے تھے میرے بیٹوں کے جانے آنے کے دنوں میں سے جبکہ ایک دن تھا وہ اپنے گھر سے باہر گیے جبکہ دوپہر دن ہوا ایکایک میںنے اپنے بیٹے ضمرہ کو دیکھا کہ وہ دوڑتا ہوا بے قرار آرہا ہے اور اوسکی پیشانی سے پسینا ٹپک رہا ہے اور وہ رو رہا ہے اور اے بابا اور اے اماں پکار رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ میرے بھائی محمدؐ کے پاس تم دونوں جا پہونچو تم دونوں اونکے پاس نہ پہونچو گے مگر مردہ کے پاس ہمنے اوس سے پوچھا کہو آپکا کیا قصہ ہے اوسنے کہا کہ ہم کھڑے ہوئے تھے ناگاہ ایک مرد آپکے پاس آیا اور آپکو ہمارے درمیان سے اوچک کے پہاڑ کی چوٹی پر لے گیا اور ہم آپکی طرف دیکھ رہے تھے یہانتک کہ آپ کے سینہ کو ناف تک اوسنے چیر ڈالا اور مجھکو معلوم نہیں کہ آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا حلیمہ رض نے کہا

کہ مین اور آپکا رضاعی باپ دوڑتے ہوئے گئے ناگاہ ہمنے آپکو دیکھا کہ آپ پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے
ہین اور آپ تحیر سے آسمان کی طرف دیکھہ رہے ہین تبسم فرماتے ہین اور ہنستے ہین مین آپ پر
جھک پڑی اور آپکی دونون آنکھون کے درمیان مینے بوسہ دیا اور مینے کہا میری جان آپ پر
فدا ہو آپکو کیا صدمہ پہونچا آپنے فرمایا اے امان خیر ہے مین اس گھڑی کھڑا تھا یکایک
تین آدمی آئے ایک کے ہاتھہ مین چاندی کی ابریق تھی اور دوسرے کے ہاتھہ مین سبز زمرد کا طشت
تھا برف سے بھرا ہوا تھا اونہون نے مجھکو پکڑا اور مجھکو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے اور مجھکو
اونہون نے پہاڑ کے اوپر پاکیزہ طور پر لٹا دیا پھر اونمین سے ایک شخص نے میرا سینہ ناف تک
چیرا اور مین اوسکی طرف دیکھہ رہا تھا سینہ چاک ہونا مجھکو محسوس نہوا اور نہ کسی قسم کا مجھکو درد معلوم
ہوا پھر اوسنے اپنا ہاتھہ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میرے پیٹ مین جو آنتین اور جو چیزین
تھین وہ نکالین اور اونکو اوس برف سے دہویا جو ہمراہ تھا اور اچھے طور سے اونکو دہویا پھر اون
سب چیزون کو سینہ کے اندر ویسا ہی رکھہ دیا جیسی کہ تھین اور دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اوسنے
اول شخص سے کہا تم ہٹ جاؤ جو حکم خدا نے تمکو کیا تھا تمنے پورا کر دیا وہ دوسرا آدمی میرے قریب
آیا اور اوسنے اپنا ہاتھہ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میرا دل نکالا اور اوسکو چاک کیا اور دل مین
سے ایک سیاہ نکتہ نکالا کہ خون سے بھرا تھا اور اوسکو پھینک دیا اور مجھسے کہا اے اللہ تعالی
کے حبیب تمہارے قلب مبارک سے یہ شیطان کا حصہ تھا پھر اوسکو اوس شئے سے بھر دیا
کہ اوسکے ساتھہ تھی اور میرے دل کو اوسکی جاے پر پھر رکھہ دیا پھر اوسپر نور کی مہر لگا دی مین
اس وقت اوس خاتم کی ٹھنڈک اپنے تمام رگون اور جوڑون مین پاتا ہون اسکے بعد تیسرا شخص
کھڑا ہوا اور اوسنے دونون سے کہا تم دور ہٹ جاؤ تمکو اللہ تعالی نے جو حکم آپکے معاملہ مین
دیا تھا تمنے اوسکو پورا کر دیا وہ تیسرا شخص میرے قریب آیا اور اوسنے اپنے ہاتھہ کو شروع سینہ
سے انتہاے ناف تک پھیرا اور کہا کہ آپکو آپکی امت کے دس آدمیون کے ساتھہ وزن کرو اونہون
نے مجھکو وزن کیا مین اون سے بھاری نکلا پھر اوسنے کہا آپکو چھوڑ دو اگر آپکو آپکی کل امت کیساتھہ

وزن کروگے تب بہی آپ اون سے بہاری ہونگے پہر اوسنے میرا ہاتھ پکڑا اور اوسنے مجہکو نہایت پاکیزہ طور پر اوٹھایا اور مجہپر وہ سب جہک گئے اور میرے سر پر اور آنکہون کے درمیان بوسہ دیا اور مجہسے کہا اے اللہ تعالی کے حبیب آپ ہرگز خوف نہ کرین اور اگر آپ یہ جان لینگے کہ آپکے ساتھہ خیر کا کیا ارادہ کیا جاتا ہے تو آپکی آنکہین ضرور ٹھنڈی ہو جائینگی اسکے بعد اونہون نے مجہکو میری اس جگہہ بیٹھا چہوڑ دیا پہر وہ اوڑنے لگے اور آسمان کے مقابل پہونچ گئے حلیمہ رضہ نے کہا کہ مینے آپکو اوٹھا لیا اور آپکو بنی سعد کے مکانون مین لائی آدمیون نے مجہسے کہا کہ آپکو کاہن کے پاس لیجاؤ تاکہ وہ آپکو دیکہے اور آپکی دوا کرے آپنے فرمایا جو چیز تم ذکر کرتے ہو میرے ساتھہ کچہہ نہین ہے یعنی کوئی بیماری اور دکہہ نہین ہے مین اپنے نفس کو سلامت دیکہتا ہون اور اپنے دل کو صحیح پاتا ہون آدمیون نے مجہسے کہا آپکو جنون ہو گیا ہے یا جن سے صدمہ پہونچا ہے وہ لوگ میری راے پر غالب آئے مین آپکو کاہن کے پاس لے گئی اور اوسکی روبرو مینے قصہ بیان کیا ہے کاہن نے کہا مجہکو چہوڑ دو مین خود آپ سے سنونگا اسلیے کہ یہ لڑکا اپنے معاملہ مین تمسے زیادہ بصیرت رکہتا ہے اوس نے آپ سے کہا اے لڑکے کلام کر آپنے اپنا قصہ اول سے آخر تک کہا کاہن کود کے اپنے پیرون پر کہڑا ہو گیا اور اوس نے بلند آواز سے یون پکارا یا للعرب من شر قد اقترب اور کہا اس لڑکے کو قتل کر ڈالو اور اسکے ساتھ مجہکو بہی قتل کر ڈالو اگر تم اس لڑکے کو زندہ چہوڑ دوگے اور یہ بڑہکر پورا مرد ہو جائیگا تو تمہاری عقلون کو سبک اور حقیر کر دیگا اور تمہارے دینون کی تکذیب کریگا اور تمکو اوس رب کی طرف بلائیگا کہ تم اوسکو نہین پہچانتے ہو اور تمکو ایسے دین کی دعوت دیگا کہ تم اوسکا انکار کروگے حلیمہ رضہ نے کہا جبکہ مینے اوس کاہن کی یہ گفتگو سنی تو مینے آپکو اوسکے ہاتہہ سے چہین لیا اور مین نے اوس سے کہا کہ تو اس لڑکے سے زیادہ مجنون اور بے عقل ہے اگر مجہکو یہ معلوم ہوتا کہ تیری یہ باتین ہونگی جیسا تو نے کہا ہے تو مین تیرے پاس اس لڑکے کو نہ لاتی تو اپنے نفس کے واسطے اوس شخص کو بلا لے جو تجہکو قتل کر ڈالے ہم محمد صلعم کو قتل نہ کرینگے مینے آپکو اوٹھا لیا اور مین اپنے

گھرمین آئی بنی سعد کے مکانون مین سے کسی مکان مین آپکو مین نہ لائی مگر ہمنے آپ سے مشک کی بو سونگھی اور ایسا امر ہوا کہ ہر روز آپکے پاس دو مرد گورے رنگ کے اوترتے تھے اور آپکے کپڑون مین وہ غائب ہوجاتے تھے اور ظاہر نہین ہوتے تھے آدمیون نے مجھسے کہا اے حلیمہ رضؓ آپکو آپکے داداکے پاس پہونچا دو اور اپنی امانت سے نکلجاؤ حلیمہ رضؓ نے کہا کہ مینے یہ ارادہ کرلیا کہ آپکو آپکے داداکے پاس پہونچا دون مینے ایک ندا کرنے والے سے سنا وہ یہ ندا کرتا تھا

ہینا لک یا بطحاء مکۃ الیوم الیوم یرد علیک النور والدین والبہاء والکمال فقد امنت ان تخذلی اوتحزی ابد الابدین۔ گوارا ہو تجھکو اے بطحاء مکہ آجکا دن آجکے روز تیرا نور جو پہلا تھا تیری طرف پھیر دیا جاتا ہے اور دین اور روشنی اور کمال جو تجھے تھا وہ تجھکو پھیر دیا جاتا ہے اور لوگون نے جو تجھکو چھوڑدیا تھا اور جو خواری تجھکو تھی ہمیشہ کو تو اوس خواری سے امن مین رہے گا حلیمہ رضؓ نے کہا کہ مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کل باتین عبد المطلب سے بیان کین عبد المطلب نے سنکر کہا اے حلیمہ رضؓ میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہوگی مین اس امر کو دوست رکھتا ہون کہ مین اوس زمانہ کو پاؤن جس زمانہ مین آپکی شان کا ظہور ہو۔

بیہقی نے زہری سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا عبد المطلب کے آغوش مین تھے آپکو بنی سعد کی ایک عورت نے دودہ پلایا تھا وہ عورت آپکو لیکر سوق عکاظ مین اوتری آپکو ایک کاہن نے دیکھا اور اوسنے کہا اے اہل عکاظ تم اس لڑکے کو قتل کرڈالو اسلیئے کہ اس لڑکے کی بڑی حکومت ہوگی آپکی وہ مان جو آپکو دودہ پلاتی تھی کاہن کے پاس سے بچا کر لے گئی اللہ تعالیٰ نے آپکو نجات دی پھر آپ اوس عورت کے پاس بڑے ہوگئے یہانتک کہ آپ دوڑنے لگے اور آپکی دودہ شریک بہن آپکو گود مین لیا کرتی تھی آپکی وہ بہن آئی اور اوسنے کہا اے امان مینے ایک گروہ کو دیکھا ان لوگون نے میرے بھائی قرشی کو ابھی پکڑلیا اور انہون نے اوسکا پیٹ چاک کرڈالا آپکی رضاعی مان بے قرار ہوکے کھڑی ہوگئی یہانتک کہ آپکے پاس آئی دیکھا یک آپکو بیٹھا دیکھا آپ کے چہرے کا رنگ فق تھا آپکے پاس اوسنے اوس وقت

کسی کونہین دیکھا اوسنے آپکو لیکر کوچ کر دیا یہانتک کہ آپکو آپکی حقیقی والدہ کے پاس لائی اور اون سے کہا کہ آپ مجھسے اپنے فرزند کو لے لو مجھکو آپ پر خوف ہے آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا توجس چیز سے خوف کرتی ہے واللہ میرے بیٹے پر اوس کا اثر نہین ہے مینے آپکو ایسے حال مین دیکھا تھا کہ آپ میرے پیٹ مین تہے آپ اس طور پر پیدا ہوئے کہ اپنے دونون ہاتھ ٹیکے ہوئے اور آسمان کی طرف اپنا سر اوٹھائے ہوئے تہے پہر آپکی والدہ ماجدہ اور آپکے دادا عبد المطلب نے آپکی دودہ چہڑائی کی اوسکے بعد آپکی والدہ ماجدہ نے وفات پائی آپ اپنے دادا کے آغوش مین یتیم رہے آپ لڑکے تھے اور اپنے دادا کے تکیہ کے پاس آتے تہے اور اسپر آپ بیٹھہ جاتے تہے آپکے دادا مکان سے باہر آتے وہ کبیر السن ہو گئے تہے وہ کنیزک کہ آپکے دادا کا ہاتھ پکڑکے لاتی آپ سے یہ کہتی کہ اپنے دادا کے تکیہ سے اوترجاؤ عبد المطلب فرماتے میرے بیٹے کو چہوڑدو اسلئے کہ یہ خیر سے آگاہ ہے پہر آپ کے دادا نے وفات پائی اور آپکی پرورش کے ابوطالب متکفل ہوئے جبکہ آپ بلوغ کو پہونچے تو ابوطالب اپنے ساتھ آپکو تجارت کے واسطے شام کی طرف لے گئے جبکہ مقام تیما مین اوترے تو ایک یہودی عالم نے آپکو دیکھا ابوطالب سے پوچھا یہ لڑکا تم سے کیا قرابت رکھتا ہے ابوطالب نے کہا یہ میرے بہائی کا فرزند ہے اوسنے پوچھا کیا اس پر آپ شفیق ہین ابوطالب نے کہا بیشک مین شفیق ہون اوس یہودی عالم نے کہا خدا کی قسم اگر تم اسکو شام کو لیجاؤگے توضرور یہودی لوگ اسکو قتل کرڈالین گے یہ یہود کا عدو ہے ابوطالب یہ سنکے آپکو مکہ کی طرف پلٹ لائے ۔

ابویعلی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے شداد بن اوس سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے جو بنی عامر سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپکے امر کی کیا حقیقت ہے آپنے فرمایا میرے احوال کی ابتدا یہ ہے کہ مین ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہون اور اپنے بہائی عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہون اور مین اپنی مان کا پہلا بیٹا ہون میری مان میرے ساتھ حاملہ

ہوئی جیسے عورتون کو حمل کا بوجہہ ہوتا ہے اوس سے زیادہ حمل کا بوجہہ تہا میری مان اپنی ہم
صحبت عورتون سے حمل کے بوجہہ کی شکایت کرتی تہی پہر میری مان نے خواب مین دیکھا
کہ میرے پیٹ مین جو فرزند ہے وہ نور ہے میری مان نے کہا کہ مین اپنی نگاہ اوس نور کے
پیچہے دوڑاتی تہی وہ نور میری بصر سے آگے بڑہتا جاتا تھا یہانتک کہ زمین کے مشارق اور
مغارب مجھپر روشن ہو گئے پہر میری مان نے مجھکو جنا مینے نشو ونما پایا جبکہ مین بڑہ گیا تو قریش کے
بت مجھکو دشمن معلوم ہونے لگے اور شعر سے مجھکو دشمنی ہو گئی مین بنی لیث بن بکر مین شیر خوار تہا
ایک دن مین اپنے اہل سے دور ایک صحرا مین اپنے ہم سن لڑکون کے ساتھ تھا یکایک
مینے تین شخصون کو دیکھا اونکے ساتھ سونے کا ایک طشت برف سے بہرا ہوا تھا اونہون نے
میرے دوستون کے درمیان سے مجھکو پکڑ لیا لڑکے بہاگتے ہوئے سرعت سے قبیلہ کی طرف
گئے اون تین شخصون سے ایک نے ارادہ کیا اور مجھکو زمین پر آرام سے لٹا دیا پھر اونہون نے میرے
شروع سینہ سے آخر ناف تک چاک کیا اور مین اوسکی طرف دیکھہ رہا تہا مینے اس چیرنے سے
مس تک نہ پایا پہر اوس نے میرے پیٹ مین کی کل چیزین نکالین پھر اون کو اوس برف سے
دہویا جو اونکے ساتہہ تہی اور اونکو اچھی طرح سے دہویا پہر اون کل چیزون کو اونکی جگہہ پر پہیر دیا پھر
دوسرا شخص کہڑا ہوا اور اوس نے اپنے ہمراہی سے کہا دور ہٹ جاؤ پہر اوس نے اپنا ہاتھ
میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور اوس نے میرا دل نکالا اور مین اوسکی طرف دیکھہ رہا تھا اوس نے
اوس دل کو چیرا پہر اوس مین سے ایک سیاہ مضغہ نکالا اور اوسکو پہینک دیا پہر اوس نے اپنے
دہنے اور بائین ہاتھ سے کہا گویا وہ کوئی شے لیتا ہے مینے دیکہا یک ایک انگشتری نور کی اوسکے
ہاتھ مین دیکھی اوسکے ورسے دیکھنے والے متحیر ہوتے تہے اوس انگشتری سے اوس نے میرے
دل پر مہر لگائی میرا دل نور سے بہر گیا وہ نور نبوت اور حکمۃ کا نور تھا پہر میرے دل کو اوس نے
اوسکی جاے پر پہیر دیا مینے اوس انگشتری کی سردی ایک زمانہ تک اپنے قلب مین پائی پہر
تیسرے شخص نے اپنے ہمراہی سے کہا دور ہٹ جاؤ اور اوس نے اپنا ہاتھ میرے سینہ سے

تاف کے انتہی تک پہیر اوہ شگاف اللہ تعالی کے حکم سے مل گیا پہر اوس نے میرا ہاتھ پکڑا اور
مجھکو میری جا سے پاکیزہ طور سے اوٹھایا پہر اوس نے اول شخص سے کہا اسکو اسکی امت کے
دس آدمیون کے ساتھ وزن کرو اونہون نے دس کے ساتھ مجھکو وزن کیا مین اون سے بہاری
نکلا پہر اوس نے کہا اسکو اسکی امت کے ایکسَو آدمیون کے ساتھ وزن کرو اونہون نے
سَو آدمیون کے ساتھ مجھکو وزن کیا مین اون سے بہی بہاری ہوا پہر اوس نے کہا اسکو اسکی
امت کے ہزار آدمیون کے ساتھ وزن کرو اونہون نے ہزار کے ساتھ مجھکو وزن کیا مین ہزار سے
بہی بہاری نکلا اوس نے کہا اسکو چہوڑدو اگر تم اسکو اسکی کل امت کے ساتھ وزن کروگے
یہ ضرور بہاری ہوگا پہر اونہون نے مجھکو اپنے سینون سے لگایا اور میرے سر کو اور میری دونون
آنکھون کے درمیان بوسہ دیا پہر اونہون نے کہا اے حبیب اللہ تو کچھ خوف نکر تیرے
ساتھ خیر کا جو ارادہ کیا جاتا ہے اگر تو اوسکو جانتا تو ضرور تیری آنکھین ٹھنڈی ہوتین پہر قبیلہ کے
لوگ آگئے جیتے اونکو اس واقعہ سے خبر کی بعض قوم نے کہا اسکو جنون سے صدمہ پہونچا ہے
یا جن سے صدمہ پہونچا ہے اسکو ہمارے کاہن کے پاس لے چلو تاکہ وہ اسکو دیکھے اور اس کا
علاج کرے مین نے کہا مجھکو نہ جنون ہے اور نہ جن سے صدمہ پہونچا ہے مین اپنے نفس کو
سلیمہ دیکھتا ہون اور میرا دل صحیح ہے میری دائی کے شوہر نے کہا کیا تم لوگ نہین دیکھتے
ہو کہ اسکا کلام صحیح آدمی کا کلام ہے مین اس امر کی امید رکھتا ہون کہ میرے فرزند کو کوئی خوف
نہوگا مجھکو لوگ کاہن کے پاس لے گئے اوسکے سامنے میرا قصہ بیان کیا اوس نے کہا تم لوگ
چپ ہو جاو تاکہ مین اس لڑکے سے سنون اس لیے کہ یہ تم سے اپنے واقعہ سے زیادہ عالم ہے مین نے
کاہن کے سامنے اپنا قصہ بیان کیا جبکہ اوس نے میرا قول سنا تو میری طرف کود کے آیا اور مجھکو
اپنے سینہ سے چپٹا لیا پہر اوس نے پکار کے کہا اے اہل عرب میری فریاد کو پہونچو تم اس لڑکے
کو قتل کرڈالو اور اسکے ساتھ مجھکو بہی قتل کرڈالو لات اور عزی کی قسم ہے اگر تم اسکو چہوڑ دوگے
اور یہ عمر پائیگا تو تمہارے دین کو ضرور تبدیل کردیگا اور تمہاری عقلون اور تمہارے باپون کی

عقلون کو سبک کر دیگا اور تمہارے امر سے ضرور مخالفت کریگا اور تمہارے پیس ایسا دین
لائیگا کہ تمنے اوسکی مثل نہ سنا ہوگا میری دائی نے اوسکی یہ گفتگو سنکے ارادہ کیا اور اوسکی
گود سے مجھکو چھین لیا اور اوس سے کہا کہ البتہ تو اوس لڑکے سے زیادہ بے عقل اور زیادہ
مجنون ہے اگر مجھکو یہ علم ہوتا کہ تو ایسی باتین کریگا تو مین اسکو تیرے پاس نہ لاتی تو اپنے
نفس کے واسطے اوس شخص کو طلب کر کہ تجھکو قتل کرڈالے مین اس لڑکے کو قتل کرنیوالی
نہین ہون پہر لوگ مجھکو اوٹھا کرلے آئے اور میرے اہل کے پاس مجھکو پہونچا دیا اور اوس چاک
کا نشان میرے سینہ کے درمیان سے ناف کے انتہا تک ایسا ہوگیا گویا وہ ایک تسمہ ہے
ابو نعیم نے اس حدیث مین یہ کہا ہے کہ آمنہ رض نے آپکے حمل مین گرانی پائی تہی اور باقی
احادیث مین یہ وارد ہے کہ حضرت آمنہ نے حمل مین ثقل نہین پایا اس حدیث اور دوسری
حدیثون مین جمع یون ہوسکتا ہے کہ حمل سے ثقل ابتدائی حمل مین تہا اور خفت استمرار حمل کے
وقت مین تہی پس دونون حالون مین وہ حمل معتاد معروف سے خارج ہوگا۔

ابو نعیم نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی سعد بن بکر مین شیرخوار
تہے آپکی والدہ ماجدہ آمنہ رض نے آپکی دائی سے کہا تو میرے اس بیٹے کو دیکہہ اور اس کے باب مین
کسی سے پوچہہ مینے دیکہا تہا گویا میرے سامنے سے ایک شہاب نکلا کہ اوس سے کل روے
زمین منور ہوگیا تہا یہانتک کہ مین نے شام کے قصور دیکہے تہے ایک دن آپکی دائی کاہن کی
پاس گئی لوگ اوس سے سوال کر رہے تہے آپکی دائی آپکو لائی جبکہ کاہن نے آپکو دیکہا آپ کی
کلائی اوس نے پکڑلی اور اوس نے کہا اے قوم کے لوگو اسکو قتل کر دو اسکو قتل کرڈالو آپ کی
دائی نے کہا مین نے آپکی طرف جست کی اور آپکے دونون بازو مین نے پکڑ لئے اور ہمارے ساتہہ
جو آدمی تہے وہ آگئے وہ اس کاہن سے جہگڑتے رہے یہانتک کہ آپکو اوس کاہن سے چہین
لیا اور آپکو لے گئے۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے یحیی بن یزید السعدی سے روایت کی ہے کہ قبیلہ

بنی سعد بن بکر کی دس عورتین مکہ معظمہ مین آئین وہ دودہ پینے والے بچون کو تلاش کرتی تھین کل عورتون نے دودہ پینے والے بچے لے لئے مگر حلیمہ رض کو کوئی بچہ نہین ملا حلیمہ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کئے گئے حلیمہ کہتی تہی کہ یہ یتیم ہے اس کا کوئی مال نہین ہے اور آپکی مان سے امید نہین ہے کہ وہ مال دین حلیمہ کے شوہر نے حلیمہ سے کہا آپکو لے لے شاید اللہ تعالی ہمارے واسطے آپکی ذات مین خیر پیدا کر دے حلیمہ نے آپکو لے لیا اور اپنی گود مین آپکو رکہا حلیمہ کی چہاتیون کے سامنے آپ آئے اونکی چہاتیون سے دودہ ٹپکنے لگا آپ نے دودہ پیا اور آپکے رضاعی بہائی نے دودہ پیا آپکا رضاعی بہائی بہوک سے نہین سوتا تہا آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا اے دائی تو اپنے بیٹے کے واقعات کسی سے پوچہہ قریب مین اسکی بڑی شان ہو گی آپکی والدہ ماجدہ نے جو کچہہ دیکہا تہا اور آپکو جس وقت جنا تہا اور آپکے باب مین جو کچہہ اون سے کہا گیا تہا حلیمہ کو اوس سے خبر کی اور آپکی والدہ نے حلیمہ سے یہ کہا کہ مجہہ سے تین رات یہ کہا گیا ہے کہ اپنے بیٹے کو بنی سعد بن بکر ال ابی ذویب مین دودہ پلواو حلیمہ نے کہا کہ میرا شوہر ابو ذویب ہے پہر حلیمہ اپنی گدہی پر سوار ہوئی اور حلیمہ کا شوہر اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور دونون وادی السر مین حلیمہ کی ہمراہی عورتون کے سامنے آئے وہ عورتین کہیل اور تفریح مین تہین اور حلیمہ اور اون کا شوہر گردن اوٹہائے جلد جا رہے تہے اون عورتون نے پوچہا اے حلیمہ تو نے کیا کیا یعنی تو کوئی شیر خوار بچہ لائی یا نہین لائی حلیمہ رض نے کہا کہ مین نے ایسے اچھے بچے کو لیا ہے کہ مین نے ہرگز برکت مین اوس سے زیادہ عظیم کوئی بچہ نہین دیکہا حلیمہ رض نے کہا کہ ہمنے اپنی اوس منزل سے کوچ نہین کیا یہا تک کہ مین نے اپنے قبیلہ کی بعض عورتون مین حسد دیکہا (یعنی آپکے سبب سے اون عورتون نے مجہہ سے حسد کیا)

ابو نعیم نے واحدی کے طریق سے روایت کی ہے واحدی نے کہا مجہسے عبد الصمد بن محمد السعدی نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا سے حدیث کی ہے کہا ہے مجہہ سے بعض اون لوگون نے حدیث کی ہے جو حلیمہ رض کی بکریان چراتے تہے وہ لوگ حلیمہ رض کی

بکریون کو دیکہتے تہے کہ وہ اپنا سر چرنے سے نہین اوٹھاتی تہین اور اونکی منہ اور مینگنیون مین سبزی دکہائی دیتی تہی اور ہماری بکریان بیٹھی رہتی تہین کوئی لکڑی تک نہین باقی تہین صبح کو جتنی بہوکی جاتی تہین اوس سے زیادہ بہوکی شام کو آتی تہین اور حلیمہ رضؓ کی بکریان شام کو اتنی سیر آتی تہین کہ اونپر بدہضمی کا خوف ہوتا تہا۔

اون لوگون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سال تک حلیمہ کے پاس ٹہیرے یہانتک کہ آپ نے دودہ چہوڑ دیا اور آپ چار سالہ معلوم ہوتے تہے آپکو آپکی والدہ ماجدہ کے پاس لے گیے اور اونکے دیکہنے کو وہ لوگ گئے اور اونکو زیادہ تر حرص تہی کہ آپ حلیمہ کے پاس پہیر دیے جاوین اس وجہسے کہ اون لوگون نے آنحضرت کی عظیم برکت دیکہی تہی جبکہ وہ لوگ وادی السدر مین تہے حبشہ کے ایک گروہ سے حلیمہؓ کی ملاقات ہوئی اور اونکی رفیق ہوگئی حبشہ کے لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال حلیمہ سے پوچہا اور اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیز نظر سے دیکہا پہر اونہون نے آپکے دونون شانون کے درمیان خاتم نبوت کی طرف نظر کی اور آپکی دونون آنکہون کی سرخی دیکہی اونہون نے پوچہا کیا آپکی آنکہین آئی ہین حلیمہ نے کہا نہین ولیکن یہ سرخی ہمیشہ رہتی ہے اون لوگون نے کہا واللہ یہ نبی ہے حلیمہ رضؓ آپکو اپنے ساتہہ لائین پہر اپنے ساتہہ آپکو پلٹا کے لے گئی ایک دن مقام ذی المجاز مین گئی ذی المجاز مین ایک عراف تہا کہ بچون کو اوسکے پاس لوگ لیجاتے تہے وہ لڑکون کو دیکہتا تہا جبکہ اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر کی اور آپکی دونون آنکہون مین سرخی دیکہی اور خاتم نبوت کو دیکہا وہ چلایا اور اُس نے کہا اے معشر عرب اس لڑکے کو تم لوگ قتل کر ڈالو یہ لڑکا تمہارے اہل دین کو ضرور قتل کرے گا اور تمہارے بتون کو توڑے گا اور اوسکا امر تم لوگون پر ضرور غالب ہوگا یہ سنکر حلیمہ رضؓ آپکو لیکر نکل گئی اور آپکو کسی آدمی کے سامنے نہین نکالتی تہی حلیمہ کے قبیلہ مین ایک عراف آکر اوترا اوسکے پاس لوگ قبیلہ کے لڑکون کو لے گئے اور حلیمہ رضؓ نے آپکے نکالنے سے انکار کیا یہانتک کہ حلیمہ رضؓ آپ سے غافل ہوگئی اور آپ خیمہ سے

خود نکل گئے عراف نے آپکو دیکھا اور آپکو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے پاس جانے سے انکار کیا اور خیمہ مین داخل ہو گئے عراف نے لوگون سے اس امر کی کوشش کرائی کہ آپ کو خیمہ سے نکال کے اوسکے پاس لاوین حلیمہ رض نے آپکے نکالنے سے انکار کیا عراف نے کہا کہ یہ نبی ہے۔

ابن سعد نے اور حسن بن الطراح نے (کتاب الشواءع) مین زید بن اسلم سے یون روایت کی ہے کہ حلیمہ رض نے جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا آپکی والدہ ماجدہ نے حلیمہ رض سے کہا تو اس امر کو جان لے کہ تو نے ایسے مولود کو لیا ہے کہ اوسکی بڑی شان ہے خدا کی قسم مین آپکے ساتھہ حاملہ ہوئی جو مشقت اور تکلیف عورتین حمل سے پاتی ہین حمل سے مینے اوس مشقت کو نہین پایا مین آئی اور مجہہ سے یہ کہا گیا کہ تو قریب مین ایک لڑکے کو جنے گی اوس کا نام احمد رکہیو وہ سید العالمین ہے آپ ایسے حال مین پیدا ہوئے کہ اپنے دونون ہاتہون پر ٹیکا دے ہوئے اور اپنا سر آسمان کی طرف اوٹہاے ہوئے تہے حلیمہ یہ سنکر اپنے شوہر کے پاس گئی اور اوسکو خبر کی حلیمہ کا شوہر یہ واقعہ سنکر خوش ہوا حلیمہ اور حلیمہ کا شوہر اپنے گدہی اور اونٹنی پر سوار ہو کے جانے کے واسطے نکلے اور اونکی اونٹنی کا دودہ اوتر آیا وہ اپنی اونٹنی کا دودہ صبح اور شام دوہتے تہے حلیمہ رض نے کہا کہ مین اپنے بیٹے کو پیٹ بہر کے دودہ نہین پلاتی تہی اور وہ بہوک سے ہمکو سونے نہین دیتا تھا پہر آپ اور آپکا وہ بہائی دونون جس قدر چاہتے دودہ سے سیراب ہو جاتے تہے اور سو رہتے تہے اگر اون دونون کے ساتھہ تیسرا لڑکا ہوتا تو وہ بہی سیراب ہو جاتا ہذیل مین ایک عراف تھا حلیمہ اوسکے پاس گئی جبکہ عراف نے آپ کی طرف دیکہا یون شور کرنے لگا اے معشر عرب تم اس لڑکے کو قتل کر ڈالو یہ لڑکا تمہارے اہل دین کو ضرور قتل کرے گا اور تمہارے معبودون کو ضرور توڑے گا اور اوس کا امر تمپر ضرور غالب ہوگا یہ سنکر حلیمہ رض آپکو جلد لے گئی۔

ابن سعد اور ابن الطراح نے عیسی بن عبداللہ بن مالک سے روایت کی ہے کہ شیخ الہندی نے

اور اونکے معبودون سے استغاثہ کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ آپ آسمان سے کسی امر کے آنے کا انتظار کرتے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگون کو برانگیختہ کرتا تہا اوسکو کچہہ زمانہ نہین گزرا کہ وہ دیوانہ ہوگیا اور اوسکی عقل جاتی رہی یہانتک وہ کافر مرگیا۔

ابن سعد اور ابن الطراح نے اسحاق بن عبداللہ سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے جبکہ آپکو نبی سعد کی اوس عورت کو دیا جسنے آپکو دودہ پلایا تھا اوس سے یہ فرمادیا کہ میرے فرزند کی توحفاظت کیجو اور جوکچہہ اونہون نے دیکھا تھا اوس سے حلیمہ کو خبر کردی حلیمہ کی طرف یہودی لوگ گذرے حلیمہ نے یہود سے کہا کہ میرے اس فرزند کے حالات تم کیون نہین بیان کرتے ہین اسکے ساتھ ایسے ایسے حاملہ ہوئی اور ایسے ایسے بیٹے جنا اور مینے ایسا دیکھا غرض جیسے آپکی والدہ ماجدہ نے حلیمہ سے وصف کیا تہا ویسے ہی حلیمہ نے یہود سے بیان کیا یہ سنکر بعض نے بعض سے کہا کہ اس لڑکے کو قتل کرڈالو یہود نے یہ پوچہا کیا یہ یتیم ہے حلیمہ نے کہا یتیم نہین ہے یہ اس کا باپ ہے اور مین اسکی مان ہون یہود نے یہ سنکر کہا کہ اگر یہ یتیم ہوتا تو ہم اسکو ضرور قتل کرڈالتے۔

ابن سعد اور ابونعیم اور ابن عساکر اور ابن الطراح نے عطا بن ابی رباح کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ حلیمہ نبی صلعم کو نہین چہوڑتی تہی کہ آپ دور جگہہ جاوین ایک بار حلیمہ آپ سے غافل ہوگئی آپ اپنی ہمشیرہ رضاعی شیما کے ساتھ دوپہر کو بکریون کی طرف نکل گئے حلیمہ آپکے ڈہونڈہنے کے لئے نکلی یہانتک کہ آپکو آپکی رضاعی بہن کے ساتھ پایا حلیمہ رض نے کہا ایسی گرمی مین تو آپکو لائی ہے آپکی بہن نے کہا اے امان میرے بہائی کو گرمی معلوم نہین ہوئی مینے ایک ابر کو دیکھا کہ وہ آپ کے اوپر سایہ کئے ہوئے تھا جس وقت آپ ٹھہر جاتے تو وہ ابر ٹھہر جاتا اور جس وقت آپ چلتے تو وہ ابر چلتا تھا یہانتک کہ آپ اس جگہہ تک آپہونچے حلیمہ نے پوچہا اے میری بیٹی یہ تو سچ کہتی ہے کہا ابر آپ کے اوپر سایہ کئے ہوئے تھا اوس نے کہا واللہ سچ ہے۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ ہوازن کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اون لوگون مین آپکے رضاعی چچا تھے اون کا نام ابو ثروان تھا اونہون نے کہا یارسول اللہ مینے آپکو دودھ پیتے ہوئے دیکھا تھا مین نے کوئی دودھ پینے والا آپ سے اچھا نہین دیکھا اور مین نے آپکو ایسے حال مین دیکھا کہ آپنے دودھ چھوڑ دیا تھا مینے کسی دودھ چھوڑنے والے کو آپ سے اچھا نہین دیکھا پھر مین نے آپکو جوان دیکھا مینے کسی جوان کو آپ سے اچھا نہین دیکھا آپکی ذات مبارک مین خیر کی کل خصلتین کامل ہو گئی ہین۔

فایدہ ابن الطراح نے کہا ہے کہ مین نے ابو عبد اللہ محمد بن المعلی الازدی کی کتاب الترقیص مین دیکھا ہے کہ حلیمہ کا وہ شعر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس شعر کے ساتھ کھلاتی تھی یہ ہے ؎

یارب اذا اعطیتہ فابقہ	واعلہ الی العلے وارقہ
اے رب جبکہ تونے اوسکو عطا کیا ہے تو اوسکو باقی رکھہ۔ اور اوسکو علو کی طرف۔ بلندی دی اور بلندی پر چڑھا	
وادحض اباطیل العدے بحقہ	
اور باطل کر تو دشمنون کی جھوٹی باتون کو اوسکے حق کے ساتھہ	

ابن سبع نے خصایص مین یہ ذکر کیا ہے کہ حلیمہ رض نے کہا ہے کہ مین آپکو دہنی چھاتی دیتی تھی آپ اوس کا دودھ پی لیتے تھے پھر مین آپکو بائین چھاتی کی طرف پھیر دیتی آپ اوسکا دودھ پینے سے انکار کرتے تھے بعض علما نے کہا ہے کہ یہ امر آپکے عدل سے تھا اس لیے کہ آپکو یہ علم تھا کہ رضاعت مین آپکا ایک شریک ہے۔

اون معجزات اور خصایص کا ذکر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت شریف مین تھے

یہ باب اون احادیث کے بیان مین ہے جو خاتم نبوت کے باب مین ہین

شیخین نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا مین نے آپکی مہر نبوت کو دیکھا کہ آپکے دونون شانون کے بیچ مین کبک

کے انڈے کی مثل تھی۔

مسلم اور بیہقی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کو آپکے دونون شانون کے بیچ مین کبوتر کے انڈے کی مثل دیکھا اور اس کا رنگ آپ کے جسم مبارک کے رنگ کے مشابہ تھا اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت اس لفظ سے کی ہے کہ آپکی مہر نبوت ایک سرخ غدود کبوتر کے انڈے کی مثل تھا۔

مسلم نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کی ہے کہ مینے خاتم نبوت کو دونون شانون کے بیچ مین بائین شانہ کی چپنی ہڈی کے پاس دیکھا مٹون کی مثل اوسپر ایک مٹھی خال تھے۔

احمد اور بیہقی نے قرہ سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ مجھکو مہر نبوت دکھلائے آپنے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ داخل کر دیکا ایک مین نے دیکھا کہ مہر نبوت آپکے شانہ کی چپنی ہڈی کے اوپر انڈے کی مثل تھی۔

احمد اور ابن سعد اور بیہقی نے بہت طریقون سے ابی رمثہ سے روایت کی ہے کہ مین اپنے باپ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مینے آپکے دونون شانون کے بیچ مین مسہ کی مثل دیکھا اور ابن سعد کی روایت مین مثل تفاحہ کے وارد ہے یعنی مثل سیب کے اور احمد کے لفظ مین مثل بیضہ حمامہ کے وارد ہے یعنی کبوتر کے انڈے کی مثل۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور بیہقی نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ وہ مہر نبوت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون شانون کے بیچ مین تھی وہ ایک ابھرا ہوا گوشت تھا اور اسکی روایت ترمذی نے اس لفظ سے کی ہے کہ آپکی پشت مبارک مین گوشت کا ایک بلند ٹکڑا تھا اور احمد نے اسکی روایت اس لفظ سے کی ہے کہ آپکے دونون شانون کے بیچ مین بلند گوشت تھا۔

بیہقی نے سلمان الفارسی سے روایت کی ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا آپ نے اپنی چادر مبارک میری طرف ڈالدی اور آپ نے فرمایا کہ جس شئے کے ساتھ

تجھکو امر کیا گیا ہے تو اوسکو دیکھہ مینے مہر نبوت آپکے دونون شانون کے بیچ مین کبوتر کے انڈے کی مثل دیکھی۔

احمد اور بیہقی نے تنوخی ہرقل کے قاصد سے روایت کی ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے مجھ سے فرمایا اے تنوخ کے بھائی جس چیز کے ساتھہ تجھکو امر کیا گیا ہے تو وہ کر مین آپکی پشت مبارک کے پیچھے گیا یکایک مینے مہر نبوت کو شانہ کے غضروف کی جگہہ دیکھا کہ مثل ضخیم پچھنے کی جگہہ کے تھی ہشام نے کہا ہے کہ راوی کی مراد ہے کہ پچھنے کا اثر ایسا تھا کہ گوشت کو پکڑے ہوئے اور اوبہرا ہوا تھا مہر نبوت کی یہ شکل تھی

ترمذی اور بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت مین کہا ہے آپکے دونون شانون کے بیچ مین خاتم نبوت تھی۔

ترمذی نے ابو موسی سے روایت کی ہے کہ مہر نبوت آپکے شانہ کے غضروف سے نیچے سیب کی مثل تھی۔

احمد اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو یعلی اور طبرانی نے علباء بن احمر کے طریق سے ابو زید سے روایت کی ہے کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک آؤ اور میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرو مین آپکے نزدیک گیا اور آپکی پشت مبارک پر ہاتھہ پھیرا اور مینے اپنی انگلیون کو آپکی مہر نبوت پر رکھا ابو زید سے لوگون نے پوچھا کہ خاتم کیا چیز ہے ابو زید نے کہا کہ آپکے شانہ کے پاس مجتمع بال تھے۔

اور بیہقی نے سلمان رض سے روایت کی ہے کہ آپکے دہنے شانہ کے غضروف کے پاس خاتم نبوت انڈے کی مثل تھی اور اوسکا رنگ آپکی جلد کا رنگ تھا۔

ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اپنے پیچھے سوار کیا مین نے اپنا منھہ آپکی خاتم نبوت پر رکھدیا مجھ سے مشک کی بو مہکنے لگی۔

طبرانی اور ابن عساکر نے ابوزید بن اخطب سے روایت کی ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر خاتم کو دیکھا چھپنے کی جگہ سے ابھری ہوئی تھی اور ایک لفظ مین یون وارد ہوا ہے کہ انسان نے اپنے ناخن سے اوسپر مہر لگا دی ہے۔

ابن عساکر اور حاکم نے نیشاپور کی تاریخ مین ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ مہر نبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر گوشت کی گولی مثل تھی اوس مہر نبوت مین گوشت سے محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

ابونعیم نے سلمان رض سے روایت کی ہے کہ آپکے دونون شانون کے بیچ مین ایک انڈا کبوتر کے انڈے کی مثل تھا اوسپر مکتوب تھا باطن مین یہ لکھا تھا لا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد رسول اللہ) اور اوسکے ظاہر مین یہ لکھا تھا (توجہ حیث شیت فانک المنصور) جہان جا ہو متوجہ ہو اسلئے کہ آپ منصور ہو۔

طبرانی اور ابونعیم نے (معرفتہ) مین عباد بن عمرو سے روایت کی ہے کہ خاتم نبوت آپکے بائین شانہ کی طرف تھی وہ خاتم نبوت گویا بٹیر کا زانو تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت کے دکھلانے سے کراہت فرماتے تھے۔

ابن ابی خیثمہ نے اپنی تاریخ مین حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ مہر نبوت مثل ایک سیاہ خال کے تھی جسمین کچھہ زردی پائی جاتی تھی اور اوسکے اطراف گنجے بال تھے گویا وہ بال گھوڑے کی عیال تھے اس سے بالون کی کثرت مراد ہے علمانے کہا ہے کہ راویون کے اقوال مہر نبوت کے باب مین مختلف ہین اور یہ اختلاف نہین ہے بلکہ ہر ایک راوی کو جو شے ظاہر ہوئی ہے اوس نے اوسکے ساتھ تشبیہ دی ہے ایک راوی نے کہا ہے کہ مہر نبوت کبک کے انڈے کی مثل تھی یا یہ تشبیہ دی ہے کہ شتر مرغ کے انڈے کی مثل تھی اور دوسرے راوی نے تشبیہ دی ہے کہ مہر نبوت کبوتر کے انڈے کی مثل تھی کسینے تشبیہ دی ہے کہ سیب کی مثل تھی اور کسی نے کہا ہے کہ گوشت کا ابھرا ہوا ایک ٹکڑا تھا اور کسی نے کہا ہے کہ ابھرا ہوا گوشت

تھا اور کسی نے کہا ہے کہ پچھنے کا اثر تھا اور کسی نے کہا ہے کہ بٹیر کے زانو کی مثل تھی یہ کل تشبیہات وہ الفاظ ہین کہ ان کا معنی ایک ہے کہ وہ گوشت کا ایک ٹکڑا تھا اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ بال تھے اوس نے اس لئے کہا ہے کہ مہر نبوت کے اطراف گنجے بال تھے جیسے کہ دوسری روایت مین آیا ہے۔

قرطبی نے (المفہم) مین کہا ہے کہ احادیث ثابتہ نے اس امر پر دلالت کی ہے کہ مہر نبوت ایک سرخ شے ظاہر بائین شانہ مبارک کے پاس تھی جبوقت اوس کا چھوٹاپن بیان کیا گیا تو کبوتر کے انڈے کی مقدار بیان کی گئی اور جس وقت اوسکا بڑاپن بیان کیا گیا تو ایک مٹھی کی مقدار بیان کی گئی سہیلی نے کہا ہے صحیح امر یہ ہے کہ مہر نبوت بائین شانہ کی چپنی ہڈی کے پاس تھی اسلئے کہ آپ شیطان کے وسوسے معصوم تھے جس جگہہ آپکی مہر نبوت تھی وہ جگہہ آپکے جسم سے شیطان کے داخل ہونے کی تھی مہر نبوت کی وجہ سے وہ جگہہ محفوظ ہو گئی تھی۔ اور اس باب مین علمانے اختلاف کیا ہے کیا آپ پیدا ہوئے تھے تو مہر نبوت آپکے ساتھہ تھی یا آپکے پیدا ہونے کے بعد رکھی گئی کہنے والون نے آخر قول کے ساتھہ تمسک کیا ہے یعنی آپ کے پیدا ہونے کے بعد مہر نبوت رکھی گئی تھی یہ قول اوس روایت سے ہے کہ شداد بن اوس کی حدیث مین ہے کہ رضاع کے باب مین وہ حدیث پہلے آچکی ہے اور حدیث مین یہ وارد ہوا ہے کہ مہر نبوت آپکی وفات کے وقت اوٹھالی گئی تھی اس کا ذکر وفات کے بیان مین آئیگا۔

حاکم نے اپنی مستدرک مین وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے کسی نبی کو مبعوث نہین کیا مگر نبوت کا ایک خال اوس نبی کے سیدھے ہاتھہ مین ہوتا تھا لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شان سے مبعوث نہین کیا کہ آپکے دست مبارک مین خال ہوتا اسلئے کہ نبوت کا خال آپکے دونون شانون کے بیچ مین تھا۔

یہ باب معجزہ اور اون خصایص کے بیان مین کہ آپکی چشمان مبارک مین تھے

اللہ تعالی نے فرمایا ہے (ما زاغ البصر وما طغی) ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی مین ایسا دیکھتے تھے جیسے روشنی مین دیکھتے تھے۔

بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات مین تاریکی مین ایسا دیکھتے تھے جیسے دن مین روشنی مین دیکھتے تھے۔

شیخین نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کیا تم لوگ میرے سامنے اس جگہہ دیکھتے ہو واللہ تم لوگون کا رکوع اور سجود مجھپر مخفی نہین رہتا ہے مین اپنی پیٹہ کے پیچھے سے تکو دیکھتا ہون۔

مسلم نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا اے لوگو مین تمہارا امام ہون تم مجھسے رکوع اور سجدہ مین سبقت نہ کرو مین تم لوگون کو اپنے آگے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہون۔

عبدالرزاق نے اپنی (کتاب جامع) مین اور حاکم نے اور ابونعیم نے (درمیان کچھہ عبارت اصل کتاب مین رہ گئی ہے) ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جیسے مین اپنے سامنے دیکھتا ہون ویسے ہی مین اپنے پیچھے دیکھتا ہون۔

ابونعیم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین تم لوگون کو اپنی پیٹھہ کے پیچھے سے دیکھتا ہون۔

حمیدی نے اپنی (مسند) مین اور ابن المنذر نے اپنی (تفسیر) مین اور بیہقی نے مجاہد سے اللہ تعالی کے قول (الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین) مین روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے صفون سے اس طور سے دیکھتے تھے جیسے اپنے سامنے دیکھتے تھے

علما نے کہا ہے کہ آپکا یہ دیکھنا ادراک حقیقی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اس دیکھنے مین آپکا خرق عادت تھا۔ اور یہ بھی جایز ہے کہ یہ دیکھنا آپکا آپکی دونون آنکھون کی رویت سے ہوا وراس دیکھنے مین بھی آپکا خرق عادت ہو آپ اپنی دونون آنکھون سے غیر مقابلہ شے کو دیکھتے تھے اسلئے کہ اہل سنت کے نزدیک حق یہ امر ہی کہ رویت کے واسطے عقلا مقابلہ شرط نہین ہے اسلئے اہل سنت نے آخرت مین اللہ تعالی کی رویت کے جواز کے ساتھ حکم کیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آنکھ پیٹھ کے پیچھے تھی کہ آپ اوس آنکھ سے اپنے پیچھے کی شے کو ہمیشہ دیکھتے تھے۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ آپ کے دونون شانون کے بیچ مین دو آنکھین سوئی کے ناکے کی مثل تھین اون دونون آنکھون سے آپ دیکھتے تھے اون آنکھون کو کپڑا اور غیر کپڑا مانع نہ تھا۔

یہ باب آپکے دہان مبارک اور لعاب دہن مبارک اور آپکے دندان مبارک کی آیات کے بیان میں ہے

احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی اور ابونعیم نے وایل بن حجر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا گیا آپنے ڈول سے پانی پیا پھر ڈول کا پانی کنوے مین آپ نے ڈال دیا یا راوی نے یہ کہا کہ آپنے کلی پانی کے کنوے مین ڈالدی اوس کنوے سے مشک کی بو مہکنے لگی۔

ابونعیم نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے گھر کے کنوے مین لعاب دہن مبارک ڈالا اوس کنوے سے زیادہ شیرین مدینہ منورہ مین کوئی کنوان نہ تھا۔

بیہقی اور ابونعیم نے زرینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی سے یون روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورے کے دن اپنے شیرخوار بچون کو اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضہ کے شیرخوار بچون کو بلاتے اور اونکے منہ مین لعاب دہن مبارک ڈالتے اور اونکی ماؤن سے آپ فرمادیتے تھے کہ ان کو رات تک دودھ نہ پلانا آپکا لعاب دہن مبارک

ر کے ساتھ کیا

اون بچون کو تمام دن کافی ہوتا تھا۔

طبرانی نے عمیرہ بنت مسعود سے روایت کی ہے عمیرہ اور اونکی بہنین نبی صلی اللہ علیہ کے پاس بیعت کے واسطے آئین جب وہ آئین تو اونہون نے آپکو قدید یعنی خشک گوشت کہاتے ہوئے پایا آپنے اونکے لئے قدید کا ایک ٹکڑا چبایا عمیرہ نے کہا آپنے وہ گوشت کا ٹکڑا مجھکو دے دیا میری ہر ایک بہن نے ایک ایک ٹکڑا اوس گوشت کا چبایا وہ مرگئین مگر اونکے منہ مین بدبو نہین پائی گئی۔

طبرانی نے ابو امامہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک بدزبان عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ اوس وقت سوکہا گوشت کہا رہے تہے اوس عورت نے کہا کیا آپ مجھکو گوشت نہین کہلائینگے آپ کے سامنے جو گوشت تھا آپنے اوسمین سے اوسکو دے دیا اوس نے اوس گوشت کے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ وہ گوشت دیجئے کہ آپکے دہان مبارک مین ہے آپ نے اپنے دہن سے وہ گوشت نکالا اور اوس عورت کو دے دیا اوس نے اپنے منہ مین ڈال لیا اور اوسکو کہا گئی اوس عورت سے اسکے بعد کہ اوس نے گوشت کہایا بیہودہ گوئی اور فحش جو اوسکی عادت تہی پہر معلوم نہین ہوئی یعنی وہ عیب اوس کا جاتا رہا۔

بیہقی نے عمر بن شیبہ کے طریق سے ابو عبید النحوی سے یون روایت کی ہے کہ عامر بن کریز اپنے فرزند عبداللہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے عبداللہ کی عمر پانچ سال کی تہی آپ نے اوسکے منہ مین لعاب دہن مبارک ڈال دیا اوسکی ایسی برکت تہی کہ اگر وہ کسی پتہر کو مارتے تہے تو اوس پتہر سے پانی نکل آتا تھا۔

بیہقی نے محمد بن ثابت بن قیس بن شماس سے یون روایت کی ہے کہ محمد کے باپ نے جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی کو چھوڑ دیا جمیلہ محمد کے ساتھ حاملہ تہی جس وقت جمیلہ نے محمد کو جنا تو اوس نے یہ حلف کیا کہ اوسکو اپنا دودہ نہین پلاؤن گی محمد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلوایا اور اوسکے منہ مین اپنا لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور آپنے ثابت سے فرمایا کہ محمد کو لایا کرو لیجایا کرو

ن اسکا رازق ہے ثابت نے کہا کہ مین محمد اپنے فرزند کو اول اور دوسرے اور تیسرے روز لایا یکایک مین نے دیکھا کہ عرب کی ایک عورت ثابت بن قیس کو پوچھتی ہے ثابت نے کہا مین نے اوس عورت سے پوچھا کہ تیرا کیا ارادہ ہے جو ثابت کو پوچھتی ہے اوس نے کہا کہ آجکی رات مین نے اپنے خواب مین دیکھا ہے گویا مین ثابت کے فرزند کو دودہ پلاتی ہون کہ اوس کا نام محمد ہے ثابت نے اوس سے کہا کہ مین ثابت ہون اور یہ میرا بیٹا محمد ہے۔

ابن عساکر نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ ایسے حال مین کہ حضرت حسن رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یکایک حضرت حسن رض پیاسے ہوگئے اور اونکی تشنگی نہایت درجہ کو پہونچگئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لئے پانی طلب فرمایا پانی نہ پایا آپ نے اپنی زبان مبارک اونکو دے دی حضرت حسن نے اوسکو چوسا یہانتک کہ وہ سیراب ہوگئے۔

طبرانی اور ابن عساکر نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس وقت ہم بعض راستہ مین تھے حضرت حسن اور حضرت حسین رض کے رونے کی آواز سنی گئی اور وہ دونون اپنی مان کے ساتھ تھے آپنے چلنے مین جلدی کی اور دونون کے پاس آئے مین نے سنا کہ آپ دریافت فرماتے تھے کہ میرے بیٹون کا کیا حال ہے کیون روتے ہین حضرت فاطمہ رض نے کہا کہ پیاس ہے اسلئے روتے ہین آپنے پانی طلب فرمایا کسی نے ایک قطرہ پانی نہین پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ ان دونون مین سے ایک کو مجھے دے دو حضرت فاطمہ رض نے ایک صاحبزادہ کو پردہ کے نیچے سے آپکو دے دیا آپنے اونکو لے لیا اور اپنے سینہ مبارک سے چپٹا لیا اور وہ چلا رہے تھے چپتے نہ تھے آپنے اونکے لئے اپنی زبان مبارک نکال دی وہ اوسکو چوسنے لگے یہان تک کہ رونے اور چلانے سے ٹھہر گئے اور اونکو سکون ہوگیا مین نے اونکے رونے کی آواز نہین سنی اور دوسرے صاحبزادے رو رہے تھے جیسے کہ وہ روتے تھے اور چپ نہ ہوتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رض سے فرمایا کہ دوسرے صاحبزادے کو دے دو اونہون نے دوسرے فرزند کو

آپکو دے دیا آپ نے اونکے ساتھہ ویسا ہی کیا جیسے کہ پہلے صاحبزادے کے ساتھہ کیا تھا دونون صاحبزادے چپ ہو رہے دونون کی آواز مین نے نہین سنی۔

دارمی نے اور ترمذی نے (شمایل) مین اور بیہقی نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابن عساکر نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دو دانت کشادہ تھے جس وقت آپ کلام کرتے تو ایسا دیکھتا تھا گویا آپ کے اون دونون دانتون کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔

طبرانی نے ابو قرصافہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے اور میری مان اور میری خالہ نے بیعت کی جبکہ ہم بیعت کر کے پلٹے تو میری مان اور خالہ نے مجھ سے کہا اے فرزند ہمنے اس مرد کی شکل چہرہ مین احسن اور لباس مین زیادہ پاکیزہ اور کلام مین زیادہ نرمی والا نہین دیکھا گویا اس مرد کے منہ سے نور نکلتا ہے۔

یہ باب آپ کے چہرہ مبارک کی آیت کے بیان مین ہے

ابن عساکر نے جابر رض سے جابر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے فرماتا ہے اے میرے حبیب مین نے یوسف علیہ السلام کے حسن کو کرسی کے نور سے لباس پہنایا اور آپ کے چہرہ کے حسن کو اپنے عرش کے نور سے لباس پہنایا ہے - ابن عساکر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند مین ایک مجہول راوی ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔

ابن عساکر نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے حضرت عایشہ رض نے فرمایا ہے کہ مین سحر کے وقت کپڑا سی رہی تھی میری سوئی گر گئی مین نے اوسکو ڈہونڈا تاریکی کی وجہ سے وہ نہین ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرہ مبارک کے نور کی شعاع سے وہ سوئی ظاہر ہوگئی مین نے آپکو اس واقعہ سے خبر کی آپ نے فرمایا اے حمیرا افسوس ہے بہا افسوس ہے

پھر افسوس ہے اوس شخص پر جس نے نظر کو میرے چہرہ سے حرام کیا۔

یہ باب آپ کے بغل شریف کی آیت کے بیان میں ہے

شیخین نے انس رض سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے دونوں ہاتھ دعا میں یہانتک اوٹھاتے تھے کہ آپکی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔

ابن سعد نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے تھے آپکی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔ آپکی دونوں بغلوں کی سفیدی کا ذکر اون متعدد احادیث میں وارد ہوا ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت نے اونکو روایت کیا ہے (محب طبری) نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خصایص میں سے ہے کہ آپکی بغل کا رنگ جسم کے رنگ سے متغیر نہ تھا اور کل آدمیوں کی بغلوں کا رنگ متغیر ہوتا ہے اور قرطبی نے اسکی مثل ذکر کیا ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ آپکی بغل شریف میں کوئی بال نہ تھا۔

یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کی آیت کے بیان میں ہے

ابو احمد الغطریف نے اپنے (جزو) میں اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے بریدہ سے بریدہ نے حضرت عمر بن الخطاب رض سے روایت کی ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپکو کیا ہوا ہے کہ آپ ہم سے افصح ہیں اور آپ ہم لوگوں کے درمیان سے کہیں نہیں گئے آپ نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل کے لغات پرانے ہو گئے تھے جبریل علیہ السلام اون لغتوں کو لائے اور مجھکو وہ لغت حفظ کرا گئے اور اس حدیث کے بعض طرق میں بریدہ سے یوں روایت ہے بریدہ نے کہا میں نے سنا عمر ابن الخطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے تھے اور باقی حدیث وہی ہے جو اوپر لکھی گئی ابن عساکر نے اس حدیث کو بریدہ کی سند سے گرداناہے۔

بیہقی نے (شعب الایمان) مین اور ابن ابی الدنیا نے (کتاب المطر) مین اور ابن ابی حاتم نے اور خطیب نے (کتاب النجوم) مین اور ابن عساکر نے محمد بن ابراہیم التیمی سے روایت کی ہے کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہمنے اوس شخص کو نہین دیکہا کہ آپ سے زیادہ فصیح ہوا ہے فرمایا کون شے مجھکو فصیح ہونے سے مانع ہوتی ہے کہ قرآن شریف میری زبان مین نازل کیا گیا ہے لسان عربی مبین مین ہے۔

ابن عساکر نے محمد بن عبد الرحمن الزہری سے روایت کی ہے محمد نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے آپکے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے آپ سے پوچھا (ایدالک الرجل امراتہ) آپنے فرمایا (نعم اذا کان ملفجا) حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ سے اس مرد نے کیا کہا اور آپنے اوس سے کیا فرمایا آپنے فرمایا اوس نے پوچھا کیا مرد اپنے اہل کا قرض دار ہو جاسے یا اوس کا حق ادا کرنے مین درنگ کرے مین نے اوس سے کہا ہان جبوقت مرد مفلس ہو۔ ابو بکر صدیق رضہ نے کہا یا رسول اللہ مین عرب مین پہرا ہون اور فصحاے عرب کی گفتگو مین نے سنی ہے آپ سے زیادہ فصیح مینے نہین سنا آپنے فرمایا مجھکو میرے رب نے ادب سکہلایا ہے اور مین نے بنی سعد بن بکر مین نشو و نما پایا ہے۔

ابن سعد نے یحیی بن یزید السعدی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین تم لوگون سے زیادہ فصیح ہون مین قریش مین سے ہون اور میری زبان بنی سعد بن بکر کی زبان ہے۔

طبرانی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اعرب العرب ہون مین قریش مین پیدا ہوا اور مینے بنی سعد مین نشو و نما پایا میرے کلام مین محاورہ کی غلطی کہان سے آئے گی۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے قلب شریف کے باب مین وارد ہے

اللہ تعالی نے فرمایا ہے (الم نشرح لک صدرک) بیہقی نے ابراہیم بن طہمان کے طریق سے روایت کی ہے کہ مینے سعد سے اللہ تعالی کے قول الم نشرح لک صدرک پوچھا سعد نے مجھ سے قتادہ سے روایت کی قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ مبارک آپکے سینہ کے پاس سے اسفل بطن تک چیرا گیا اور سینہ سے آپکا قلب مبارک نکالا گیا اور سونے کے ایک طشت مین وہ دہویا گیا پہر آپکا وہ قلب مبارک ایمان اور حکمت سے بہر اگیا پہر وہ اپنی جگہہ پہیر دیا گیا۔

احمد اور مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل عم ایکدن آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکون کے ساتھ کہیل رہے تہے اونہون نے آپ کو پکڑ لیا اور پچھاڑ ڈالا اور آپ کے قلب کی جگہہ کو چیرا اور آپکا قلب نکالا پہر آپکے قلب کو چیرا اور قلب سے علقہ نکالا اور کہا کہ یہ شیطان کا حصہ آپکی ذات مبارک مین سے تہا پہر اوس قلب کو سونے کے ایک طشت مین زمزم کے پانی سے دہویا پہر اوسکو درست کیا اور اوسکی جگہہ مین اوسکو رکہدیا لڑکے آپکی دائی کے پاس دوڑکے گئے اور یہ کہا کہ محمدؐ قتل کئے گئے لوگ آئے آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ اس وقت متغیر تہا انس رضہ نے کہا کہ سینے کا اثر مین آپ کے سینہ مبارک مین دیکہتا تہا۔

احمد اور دارمی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے عتبہ بن عبد سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دائی بنی سعد بن بکر مین سے تہی مین اور اوس کا بیٹا اپنی بکریون کو لیکر گئے اور ہمنے اپنے ہمراہ کسی قسم کا توشہ نہین لیا مینے اوس سے کہا اے بہائی تو جا اور ہماری مان کے پاس سے ہمارے لئے توشہ لے آ میرا بہائی چلا گیا اور مین بکریون کے پاس ٹہرا رہا میرے سامنے دو سفید طائر آئے گویا وہ دونون طایر نسر تہے اون دونون مین سے ایک نے اپنے ہمراہی

پوچھا کیا وہ وہی ہے اوس نے کہا ہان وہی ہے دولون میرے سامنے آئے اور اونہون نے
سرعت کی اور مجھکو پکڑ لیا اور مجھکو چت لٹا یا اور دولون نے میرا پیٹ چیرا پھر میرا قلب نکالا
اور اوسکو چیرا اور قلب سے دو سیاہ علقے نکالے اون دونون مین سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ مجھکو برف کا
پانی لاکر دو پھر دولون نے اس پانی سے میرے پیٹ کے اندر دھویا پھر اوس نے کہا کہ مجھکو سرد پانی لاکر
دو پھر دولون نے اوس پانی سے میرا قلب دھویا پھر کہا سکینہ لاکر دو پھر اوسکو میرے قلب مین چھڑکا پھر اون دونون مین
ایک نے اپنے ساتھی سے کہا اسکو سی ڈالو اوس نے اوسکو سی دیا اور مہر نبوت سے اوسپر
مہر لگا [illegible] اون دولون مین سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اسکو ایک پلہ مین رکھو اور اوسکی
امت مین سے ہزار آدمیون کو ایک پلہ مین رکھو جس وقت مین ہزار آدمیون کو اپنے فوق
دیکھتا مین یہ خوف کرتا تھا کہ مجھ پر بعض اون مین سے گر پڑینگے (یعنی جب مین ہزار آدمیون
کے ساتھ تولا گیا تو اتنا بھاری ہو گیا کہ جس پلہ مین مین تھا وہ نیچا تھا اور وہ ہزار آدمی اتنے
ہلکے ہو گئے تھے کہ اون کا پلہ میرے پلہ سے اونچا ہو گیا تھا اور ایسی حالت نظر آتی تھی کہ اون
مین سے بعض مجھ پر گر پڑین گے وزن کرنے مین ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہلکا پلہ اوٹھ جاتا ہے
اور بھاری پلہ نیچے رہجاتا ہے) اس حالت کو دیکھکر دولون نے کہا کہ اگر اسکی کل امت
اسکے ساتھ تولی جاے گی جب بہی یہ ضرور بھاری رہے گا پھر وہ دولون چلے گئے اور مجھکو
اونہون نے چھوڑ دیا اور مین نہایت درجہ ڈر گیا پھر مین اپنے رضاعی مان کے پاس گیا اور
جو کچھہ مین نے دیکھا تھا اوس سے اوسکو خبر کی یہ سنکر اوسکو خوف ہوا کہ میری حالت مشتبہ
ہو گئی ہے اوس نے کہا کہ اللہ تعالی سے تیرے واسطے پناہ مانگتی ہون اور اوس نے
اپنے اونٹ پر کجاوہ رکھا اور مجھکو کجاوہ پر سوار کیا اور وہ میرے پیچھے کجاوہ پر بیٹھی یہان
تک کہ ہم اپنی حقیقی مان کے پاس پہونچے اوس نے میری مان سے کہا کہ مینے امانت
ادا کر دی اور عہد پورا کر دیا کہ آپکو سلامت پہونچا دیا جو چیز مین نے دیکھی تھی میری رضاعی مان
نے میری حقیقی مان سے اوسکو بیان کر دیا میری مان کو اس واقعہ نے خوف زدہ نہین کیا

اور اونہون نے یہ کہا کہ مین نے دیکھا تھا کہ مجھ سے ایسا نور نکلا کہ اوس سے شام کے
قصور روشن ہو گئے۔

بیہقی نے یحییٰ بن جعدہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دو فرشتے دو کلنگون کی صورت مین میرے پاس آئے اونکے ساتھ برف اور اولے تھے
اور ٹھنڈا پانی تھا اون دونون مین سے ایک نے میرے سینہ کو کھولا اور دوسرے نے اپنی
چونچ سے میرے سینہ مین کلی سے پانی ڈالا اور اوسکو دھویا اس مقام پر اصل کتاب مین
کچھ عبارت چھوٹ گئی ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

عبداللہ بن احمد نے کتاب (زوائد المسند) مین اور ابن حبان اور حاکم اور ابونعیم
اور ابن عساکر نے اور ضیا نے کتاب (المختارۃ) بن معاذ بن محمد بن معاذ بن ابی بن کعب
کے طریق سے تخریج کی ہے معاذ نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا
سے اونہون نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہ ابوہریرہ رض نے پوچھا یا رسول اللہ
آپ نے امر نبوت سے جس شے کی ابتدا کی وہ کیا شے ہے آپنے فرمایا کہ مین صحرا مین
جا رہا تھا مین دس سالہ تھا یکایک مین نے دو مردون کو اپنے سر کے اوپر دیکھا ایک اون مین
سے اپنے ساتھی سے پوچھتا تھا کیا وہ یہی ہے اوس نے کہا ہان وہی ہے اون دونون نے
مجھے پکڑ لیا اور مجھکو چیت لٹا دیا پھر دونون نے میرا پیٹ چیرا اون دونون مین سے ایک
سونے کے طشت مین پانی لاتا تھا اور دوسرا میرا پیٹ اندر سے دھوتا تھا اون دونون مین
سے ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا کیا اس کا سینہ پھٹ گیا یکایک مین نے اوس حال
مین دیکھا کہ میرا سینہ پھٹ گیا ہے اور اوس سے کسی قسم کا درد مین نہین پاتا ہون پھر اوس نے
کہا اسکے دل کو چیرو اوس نے میرا دل چیرا اوس نے کہا اسمین سے کینہ اور حسد کو نکال ڈالو
اوس نے میرے قلب سے علقہ کے مشابہ نکالا اور اوسکو پھینک دیا پھر اوس نے کہا کہ اسکے
قلب مین رافت اور رحمت کو داخل کرو اوس نے ایک ایسی شے اوس قلب مین داخل کی

جو چاندی کی ہیئت مین تھی پھر اوسنے وہ دوا نکالی جو زخم پر چھڑکی جاتی ہے اور وہ اسکے ساتھ تھی اوسنے اوسپر اوسکو چھڑکا پھر اوسنے میری انگشت ابہام کو بجایا پھر اوس نے کہا کہ آپ چلے جاوٴین ایسے حال مین پلٹا کہ صغیر پر مجھکو نہایت درجہ رحمت تھی اور کبیر پر نہایت درجہ رافت - ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ معاذ اپنے آبا سے منفرد ہین اور آپکے سن کے ذکر کے ساتھ منفرد ہے کہ اور احادیث مین سن کا ذکر نہین ہے -

دارمی اور بزار اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ مینے پوچھا یا رسول اللہ آپنے کیونکر جانا کہ آپ نبی ہین اور کس چیز سے آپنے جانا یہانتک کہ آپنے اپنے نبی ہونے کا یقین کیا آپ نے فرمایا کہ دو آنے والے میرے پاس آئے اور مین اس وقت بطحاے مکہ مین تھا اون دونون مین سے ایک زمین پر اوترا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان تھا اون دونون مین سے ایکنے اپنے ہمراہی سے پوچھا گیا وہ وہی ہے اوسنے کہا ہان وہ وہی ہے اوس نے کہا کہ اسکو ایک مرد کے ساتھ وزن کرو اوس نے وزن کیا مین اوس سے بھاری نکلا اوس نے کہا اسکو دس آدمیونکے ساتھ وزن کرو اوس نے مجھکو دس کیساتھ وزن کیا مین دس سے بھاری ہوا اوسنے کہا اسکو سو آدمیون کے ساتھ وزن کرو اوس نے سو کے ساتھ وزن کیا مین سو سے بھاری نکلا اوس نے کہا اسکو ہزار آدمیون کے ساتھ وزن کرو اوس نے ہزار کے ساتھ وزن کیا مین ہزار سے بھاری ہوا پھر جو لوگ کہ تولے گئے تھے ترازو کے پلہ سے میرے اوپر گرنے لگے پھر اون دونون مین سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کا پیٹ چیر دو اوس نے میرا پیٹ چیرا اور اوس سے شیطان کے دخل کی چیز اور خون کا لوتھڑا نکالا اور ان دونون کو پھینک دیا اون دونون مین سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اسکے پیٹ کو اسطور سے دھو ڈالو جیسے برتن کو دھوتے ہین اور اسکے قلب کو اس طور سے دھو جیسے چادرون کو دھوتے ہین پھر اونمین سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اسکے پیٹ کو سی دو اوس نے میرے پیٹ کو سی دیا اور میرے دونون شانون کے بیچ مین مہر لگا دی جیسے کہ وہ مہر اس وقت ہے اور دونون پلٹ کے چلے گئے گویا اس واقعہ کو مین از روے معاینہ کے دیکھہ رہا ہون -

ابونعیم نے یونس بن میسرہ بن جلبس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ سونے کا طشت لایا اور اوس نے میرا پیٹ چاک کیا اور میرے پیٹ کے اندر کی چیزین نکالین اور اونکو دہویا پھر اونپر وہ دوا چھڑکی جو زخمونپر چھڑکی جاتی ہے پھر اوس نے کہا یہ قلب مضبوط ہے جو شے اسمین اوترے گی اوسکو محفوظ رکھنے والا ہے تیری دونون آنکھین دیکھتی ہین اور تیرے دونون کان سنتے ہین اور تو محمد اللہ تعالی کا رسول ہے اور تو مقفی اور حاشر ہے تیرا قلب سلیم ہے اور تیری زبان صادق ہے اور تیرا نفس مطمئنہ ہے اور تیرا خلق قیم ہے اور تو بہت بخشش والا امر دہ ہے۔

دارمی اور ابن عساکر نے ابن غنم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل ؑ نازل کئے گئے اونہون نے آپکا پیٹ چاک کیا پھر جبریل ؑ نے کہا کہ یہ قلب مضبوط ہے اسمین دو کان ہین کہ بہت سننے والے ہین اور دو آنکھین ہین کہ بہت دیکھنے والی ہین اے محمد آپ اللہ تعالی کے رسول اور مقفی اور حاشر ہو آپ کا خلق قیم ہے اور آپکی زبان صادق ہے اور آپکا نفس مطمئنہ ہے۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی آیا اور مین اپنے اہل مین تھا مجھکو زمزم کی طرف لے گیا اور اوس نے میرے سینہ کو کھولا پھر زمزم کے پانی سے دہویا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا کہ وہ ایمان اور حکمت سے بہرا تھا اوس سے میرا سینہ بہر دیا گیا انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو اپنے شق صدر کا اثر دکھاتے تھے پھر آپنے فرمایا کہ فرشتہ مجھکو آسمان دنیا کی طرف لے گیا اور معراج کی حدیث کو ذکر کیا۔

بیہقی نے کہا ہے کہ یہ احتمال ہے کہ شق صدر چند بار ہوا ہے ایکبار آپکی دودہ پلانے والی حلیمہ کے پاس اور ایکبار مبعوث ہونے کے وقت اور ایکبار شب معراج مین (شیخ جلال الدین السیوطی فرماتے ہین) مین یہ کہتا ہون کہ رضاعت کے باب مین آپکے شق صدر کا بیان چند طرق سے آگے آچکا ہے اور احادیث بعثت اور احادیث شب معراج مین بھی اوس کا ذکر آئیگا اور تحقیق

حدیثون کے درمیان جمع مین یہ ہے کہ شق صدر کو تعدد پر حمل کیا جائے اور اس امر کا وقوع تین بار
مانا جاے اس امر کے دوبارہ وقوع سے جن علما نے یہ تصریح کی ہے کہ شق صدر دو بار ہوا ہے اون مین
سے سہیلی اور ابن وحیہ اور ابن المنیر ہین اور جن علمانے یہ تصریح کی ہے کہ شق صدر تین بار
واقع ہوا ہے اونمین سے ابن حجر ہین اور اس تین بار شق صدر کے واسطے ابن حجر رح نے لطیف
معنی پیدا کیا ہو وہ معنی یہ ہو کہ تطہیر کو پورا کرنے اور تین بار کی تطہیر مین مبالغہ ہے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی شریعت مین طہارت کے باب مین ہے کہ شے کو تین بار دہونیسے شے کی کامل طہارت
ہوجاتی ہے شق صدر کے واسطے تین اوقات مختص ہوئے تاکہ آپ کو شیطان سے عصمت کے
ساتھ عہد طفولیت سے اکمل احوال پر نشو ونما ہوا اور جو شے آپکی طرف وحی کی جاے آپ قلب
قوی کے ساتھ اوسکو لین اور شب معراج مین مناجات کیواسطے آپ مستعد ہون - اور اس امر مین
اختلاف کیا گیا ہے آیا شق صدر اور اوس کا ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص
ہے یا اور انبیا جو آپکے سوا ہین اونکے لیے بہی شق صدر واقع ہوا ہے ابن المنیر نے کہا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر اور اوس پر آپکا صبر کرنا اوس جنس سے ہے کہ حضرت
ذبیح اللہ اوسکے ساتھ آزمائے گئے تہے اور اونہون نے صبر کیا تھا بلکہ آپکا یہ شق صدر اوس
آزمایش سے زیادہ مشقت رکہتا ہے اور زیادہ جلیل امر ہے اسلئے کہ وہ عارضی امور تہے
اور آپکا یہ شق صدر حقیقت ہے اور بہی یہ امر ہے کہ آپکا شق صدر مکرر ہوا اور ایسے حال
مین واقع ہوا کہ آپ شیر خوار اور یتیم تھے اور اپنے اہل سے دور تہے -

یہ باب اس آیت کے بیان مین ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمیازہ سے محفوظ تہے

بخاری رح نے اپنی تاریخ مین اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین اور ابن سعد نے
یزید بن الاصم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز جمائی نہین لی -
اور ابن ابی شیبہ نے سلمہ بن عبد الملک بن مروان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے ہرگز جمائی نہیں لی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت شریف کی آیت میں ہے

ترمذی اور ابن ماجہ اور ابونعیم نے ابوذر رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مین دیکھتا ہون تم لوگ وہ نہیں دیکھتے ہو اور جو بات مین سنتا ہون وہ تم نہیں سنتے ہو آسمان آواز دیتا ہے اور آسمان کے لیے یہ حق ہے کہ وہ آواز دے آسمان مین کوئی جگہہ چار انگشت کی مقدار مین نہیں ہے مگر ایک فرشتہ اپنی پیشانی کو اوس جگہہ رکھے ہوئے اللہ تعالی کو سجدہ کر رہا ہے۔

ابونعیم نے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے کہ اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب مین تھے آپنے اصحاب سے پوچھا جو مین سنتا ہون کیا تم لوگ سنتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہم کچھہ نہیں سنتے ہین آپ نے فرمایا کہ مین آسمان کی آواز سنتا ہون اور آسمان کو اس باب مین ملامت نہیں ہے کہ وہ آواز دے آسمان مین کوئی جگہہ بالشت برابر نہیں ہے مگر اوس جگہہ پر ایک فرشتہ سجدہ کر رہا ہے یا قیام کی حالت مین ہے۔

یہ باب آپکی آواز کی آیت مین ہے اور اس بیان مین ہے کہ آپکی آواز جس جگہہ پہونچتی تھی اوس جگہہ آپکے سوا کسیکی آواز نہیں پہونچتی تھی

بیہقی اور ابونعیم نے براء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون مین خطبہ پڑہا یہانتک کہ پردہ نشین عورتون کو اون کے پردون مین سنایا۔

ابونعیم نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی پھر نماز سے ہٹے اور آپنے ایسی آواز سے ندا کی کہ پردہ نشین عورتون کو اونکے پردون کے درمیان اوسکو سنایا۔

ابونعیم نے ابوبرزہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کی سخت گرمی مین گھر سے باہر ہماری طرف نکلے آپ نے ہم لوگون مین ایسی آواز سے خطبہ پڑھا کہ جوان پردہ نشین عورتین اپنے پردون مین سنتی تھین۔

بیہقی اور ابونعیم نے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے اور آپ نے آدمیون سے فرمایا بیٹھ جاؤ آپکے فرمانے کو عبداللہ بن رواحہ نے سنا وہ اوس وقت بنی غنم مین تھے وہ سنکر اوسی جگہہ مین بیٹھ گئے۔

ابن سعد اور ابونعیم نے عبدالرحمن بن معاذ التیمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون مین منیٰ مین خطبہ پڑھا ہمارے کان کھل گئے اور ایک لفظ مین یون وارد ہے کہ اللہ تعالی نے ہمارے کان یہانتک کھول دئے کہ آپ جو کچھہ فرماتے تھے ہم اوسکو سنتے تھے اور ہم اپنے مکانون مین تھے۔

ابن ماجہ اور بیہقی نے ام ہانی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت ہم لوگ آدہی رات مین کعبہ کے پاس سنتے تھے اور مین اپنی چھت پر ہوتی تھی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل شریف کی آیت مین ہے

ابونعیم نے حلیہ مین اور ابن عساکر نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ مین نے اکہتر کتابین پڑہین ان جمیع کتابون مین مینے یہ پایا کہ اللہ تعالی نے دنیا کی ابتدا سے اوسکے منقضی ہونے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل شریف کے مقابلہ مین جمیع آدمیونکو عقل نہین دی مگر دنیا کے ریتون مین سے ریت کے ایک دانہ کی مثل اور مین نے اون کتابون مین یہ پایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عقل اور رائے مین تمام آدمیون سے زیادہ ترجیح رکھتے ہین اور برتر ہین۔



یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی آیت مین ہے

مسلم نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور آپنے ہمارے پاس قیلولہ کیا آپکو پسینا آگیا میری مان ایک شیشہ لائی وہ پسینہ پونچھ رہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپنے پوچھا اے ام سلیم تم یہ کیا کرتی ہو میری مان نے کہا کہ یہ عرق ہے اسکو ہم اپنی خوشبو کے لئے لیتے ہین یہ عرق آپکا اطیب الطیب ہے۔

اور مسلم نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت انس رضہ سے کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس آتے تھے اور اونکے پاس قیلولہ فرماتے تھے ام سلیم آپکے لیے ایک چمڑا بچھا دیتی تھین آپ اوسپر قیلولہ کرتے تھے اور آپکو کثرت سے پسینا آتا تھا ام سلیم آپکا پسینا جمع کرتی تہین اور اسکو خوشبو مین ملاتی تھین اور شیشہ مین رکھتی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ام سلیم یہ کیا ہے ام سلیم نے کہا آپکا پسینا ہے اس سے مین اپنی خوشبو کو تر کرتی ہون۔

ابو نعیم نے محمد بن سیرین کے طریق سے ام سلیم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک چمڑے پر قیلولہ فرماتے تھے جس وقت آپکو پسینا آتا تو مین خوشبوؤن کو لیتی اور اونکو آپکے پسینہ مین گوندہ لیتی تھی۔

دارمی اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایسی خصلتین تھین کہ آپ کسی راستہ مین نہ ہوتے اور آپکے پیچھے کوئی جاتا مگر وہ آپکے پسینہ کی خوشبو یا آپکے خوشبوئی استعمالی سے پہچان لیتا تھا کہ آپ اس راستے سے گیے ہین اور آپ کسی پتھر یا کسی درخت کے پاس سے نہین گذرتے تھے مگر وہ پتھر اور درخت آپکو سجدہ کرتا تھا۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جسوقت سامنے سے آتے ہم آپکی خوشبو سے آپکو پہچان لیتے تہے۔

بزار اور ابو یعلی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مدینہ کے راستون مین سے کسی راستہ مین گذرتے لوگ آپکی پاکیزہ خوشبو پاتے اور یہ کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستہ سے گذرے ہین۔

دارمی نے ابراہیم النخعی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات مین خوشبو سے پہچانے جاتے تہے۔

خطیب اور ابن عساکر اور ابونعیم اور دیلمی نے دو طریق سے محمد بن اسمعیل بخاری سے روایت کی ہے بخاری سے عمرو بن محمد بن جعفر نے اون سے ابو عبیدہ معمر بن المثنی نے اون سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہ مین بیٹہی سوت کات رہی تہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی سی رہے تہے آپکی پیشانی پر عرق آنے لگا اور عرق ایسا نور پیدا کرنے لگا کہ مین مبہوت ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے پوچہا تجہکو کیا ہوا کہ مبہوت ہوگئی مین نے کہا کہ آپکی پیشانی عرق کر رہی ہے اور آپکا پسینا ایسا نور پیدا کر رہا ہے کہ اگر آپکو ابو کبیر الہذلی دیکہتا تو اوسکو یہ علم ہوجاتا کہ اوسکے شعر کے ساتہہ آپ احق ہین ابو کبیر الہذلی کہتا ہے ؎

ومبرا من کل غبر حیضۃ		وفساد مرضعۃ وداء مغیل	

آپ ایسے پاک پیدا ہوئے کہ ہر ایک باقی حیض سی مبرا ہین۔ اور دودہ پلانے والی کے فساد اور اس بیماری سے مبرا ہین کہ اچانک پلا کر دے

واذا نظرت الی اسرۃ وجہہ		برقت کبرق العارض المتہلل	

اور جسوقت تو اوسکے چہرہ کے خطون کو دیکہے گا۔ وہ خطوط اس طور پر چمکین گے جیسے خوب برسنے والا ابر کی بجلی چمکتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ مین جو شے تہی آپنے رکہدی اور میری طرف آئے اور میری دونون آنکہون کے درمیان آپنے بوسہ دیا اور آپنے فرمایا اے عایشہ تجہکو اللہ تعالی جزاے خیر دے مجہکو یاد نہین ہے کہ تیرے اس کلام سے جیسا مین مسرور ہوا ہون

مجھکو کبھی ایسا سرور ہوا ہو ابو علی صالح بن محمد البغدادی نے کہا ہے کہ مین یہ نہین جانتا ہون کہ ابو عبیدہ نے ہشام بن عروہ سے کسی شے کو حدیث کیا ہو ابو علی نے کہا ہے لیکن یہ حدیث میرے نزدیک حسن ہے جبکہ محمد بن اسمعیل بخاری اسکی تخریج کرنے والے ہین۔

ابو نعیم نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مین احسن الناس تھے اور رنگ مین آدمیون سے زیادہ نورانی تھے کسی وصف کرنے والے نے آپکا وصف نہین کیا مگر آپکے چہرہ مبارک کو چودھوین رات کے چاند کیساتھ تشبیہ دی ہے اور آپکے چہرہ مبارک مین عرق موتی کی مثل تھا اور مہکنے مین مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

ابو یعلی نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابن عساکر نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے اپنی لڑکی کی تزویج کی ہے اور مین اس امر کو دوست رکھتا ہون کہ آپ میری اعانت فرماوین آپنے فرمایا میرے پاس کچھ نہین ہے لیکن تم میرے پاس ایک ایسا شیشہ لیکر آؤ کہ اوس کا منہ فراخ ہو اور کسی درخت کی ایک لکڑی لے آؤ وہ مرد دونون چیزین آپکے پاس لے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلائیون سے عرق پونچھتے تھے یہانتک کہ شیشہ بھر گیا آپنے اوس سے فرمایا کہ اس شیشہ کو لے لو اور اپنی بیٹی سے کہدو کہ اس لکڑی کو اس شیشہ مین ڈبا کر خوشبو لگاوے جسوقت وہ لڑکی خوشبو لگاتی تو اہل مدینہ اوس خوشبو کے رائحہ کو سونگھتے تھے کمال خوشبو کے سبب سے لوگون نے اوس مکان کا نام بیت المطیبین رکھدیا تھا۔

داری نے ایک مرد سے جو بنی حریش سے تھا روایت کی ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک کو رجم کیا مین اوس وقت اپنے باپ کے ساتھ تھا جسوقت ماعز کے پتھر لگنے لگے مجھکو رعب پیدا ہوا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چپٹا لیا آپکی بغل مبارک کا پسینا مشک کی بو کی مثل مجھ پر بہنے لگا اور عبدان نے اس حدیث کی روایت صحابہ مین کی ہے اور کہا ہے کہ حریش سے روایت ہے۔

بزار نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ مین آپکے پاس گیا مینے کسی مشک اور کسی عنبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہین سونگھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قامت شریف کے طول کی آیت مین ہے

ابن ابی خثیمہ نے اپنی تاریخ مین اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت لانبے نہ تھے اور نہ بہت چھوٹے قد کے تھے آپ میانہ قد کی طرف منسوب ہوتے تھے جو وقت تنہا چلتے تھے اور آپ ایسے حال پر نہین تھے کہ آدمیون مین سے کوئی شخص آپکے ساتھ چلتا ہوتا اور وہ دراز قد ہوتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس سے لانبے ہو جاتے تھے اور اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ آپکی دونون جانب مین لانبے قد کے دو مرد ہوتے آپ اون سے لانبے معلوم ہوتے تھے جو وقت وہ مرد آپ سے جدا ہو جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد کی طرف نسبت کیے جاتے تھے۔ ابن سبع نے اس امر کو خصائص مین ذکر کیا ہے اور اوس پر یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ جس وقت بیٹھتے تھے تو آپ کے شانے سب بیٹھنے والون سے اعلیٰ ہوتے تھے۔

یہ باب اس آیت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ شریف نہین دکھتا تھا

حکیم ترمذی نے ذکوان سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ دھوپ مین نہین دکھتا تھا اور نہ چاندنی مین ابن سبع نے کہا ہے کہ آپکے خصائص مین سے یہ امر ہے کہ آپ کا سایہ مبارک زمین پر نہین پڑتا تھا اور آپ نور تھے جو وقت آپ دھوپ مین یا چاندنی مین چلتے تو آپکا سایہ نظر نہین آتا تھا بعض علما نے کہا ہے کہ آپکا سایہ جو نہ تھا تو اسکی شاہد آپکے قول کی وہ حدیث ہے جو دعا کے باب مین آئی ہے آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے تھے واجعلنی نورا۔ اے رب تو مجھکو

نور کردے۔

باب

قاضی عیاض نے شفا مین اور عزفی نے آپکے مولد مین یہ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصایص مین سے یہ امر ہے کہ آپکے جسم مبارک پر کبھی نہین بیٹھی اور اسکو ابن سبع نے خصایص مین اس لفظ سے ذکر کیا ہے کہ آپکے کپڑون پر کبھی ہرگز نہین بیٹھتی تھی اور یہ زیادہ کیا ہے کہ آپکے خصایص مین سے یہ امر ہے کہ آپکو جون ایذا نہین دیتی تھی (یعنی آپکے کپڑون مین جون کبھی نہین پڑتی تھی کہ آپکو ایذا دیتی آپ کا لباس ہمیشہ طاہر اور پاکیزہ ہوتا تھا دوسرے عظمت شان اس سے ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے آپکو ایسی چیزون سے محفوظ رکھا تھا۔)

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موی مبارک کی آیت مین ہے

سعید بن منصور اور ابن سعد اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عبدالحمید بن جعفر سے اور اونہون نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ جنگ یرموک مین خالد بن الولید کی ٹوپی گم ہوگئی اوسکو ڈہونڈہا یہانتک کہ اوسکو پالیا اور یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ لیا اور اپنا سر منڈوایا آدمیون نے آپکے بالون کے اطراف مین سرعت کی اور آگے بڑہے آپ کی پیشانی کی طرف کے بالون کے واسطے مین نے آدمیون سے سبقت کی اور مین نے وہ موی مبارک لیکر اس ٹوپی مین رکہے مین کسی جنگ مین حاضر نہین ہوا اور وہ ٹوپی میرے ساتھہ رہی مگر مجھکو نصرت نصیب ہوئی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون مطہر کی آیت مین ہے

بزار اور ابو یعلی اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے عبداللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے

ابن الزبیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ اوس وقت پچھنے لگا رہے تھے جبوقت
آپ فارغ ہوئے آپنے فرمایا اے عبداللہ اس خون کو لیجاؤ اور اسکو ایسی جگہہ ہٹوادو کہ تمکو
کوئی آدمی نہ دیکھے ابن الزبیر نے وہ خون پی لیا جبکہ ابن الزبیر پلٹ کے آئے آپنے اون سے
دریافت فرمایا کہ تمنے کیا کیا اونہون نے عرض کیا کہ اوس خون کو زیادہ مخفی جگہہ مین مینے
رکھدیا مینے یہ جان لیا کہ وہ جگہہ آدمیون سے مخفی ہے آپنے دریافت فرمایا شاید تمنے اوسکو
پی لیا ہوگا ابن الزبیر نے کہا مینے عرض کی ہان مینے پی لیا آپنے سنکے یہ فرمایا ویل للناس منک وویل
لک من الناس لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ جوقوت کہ ابن الزبیر مین تھی وہ اوس خون ہی سے تھی

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم شریف کی آیت مین ہے

بیہقی نے ابوہریرہ رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت اپنے قدم سے
چلتے پورا قدم رکھتے تھے آپکے قدم شریف کے تلوے مین خلو نہ تھا۔

ابن عساکر نے ابوامامۃ الباہلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
قدم مبارک کے تلوے مین خلو نہ تھا آپ پورا قدم زمین پر رکھہ کے چلتے تھے۔

بیہقی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاؤن مبارک کی خنصر اوٹھی ہوئی تھی۔

احمد نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ قریش ایک کاہنہ کے پاس آئے اور اوس
سے کہا کہ ہمکو تو یہ بتلا کہ صاحب مقام نبوت سے ہم لوگون مین از روے مشابہت کے کون
شخص اقرب ہے اوس نے کہا کہ اگر تم لوگ اس نرم زمین پر اپنی چادر کو کھینچو پھر اوس زمین پر تم چلو تو مین
تمکو خبر دیتی ہون قریش نے اپنی چادر زمین پر کھینچی پھر اوس زمین پر چلے کاہنہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے قدم مبارک کا نشان دیکھا اور کہا کہ صاحب مقام نبوت سے از روے مشابہت کے
تم لوگون مین محمد اقرب ہین اسکے بعد لوگ بیس سال تک ٹھہرے رہے یا بیس سال کے قریب

ٹھہرے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار شریف کی آیت مین ہے

ابن سعد نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین ایک جنازہ مین تھا مین جسوقت چلتا تو آپ مجھسے آگے بڑھ جاتے تھے ایک مرد جو میرے پہلو کی طرف تھا مین نے اوسکی طرف التفات کر کے کہا خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے کہ آپکے واسطے زمین لپٹتی ہے۔

ابن سعد نے یزید بن مرثد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت چلتے تو سرعت فرماتے تھے یہانتک کہ مرد آپکے پیچھے دوڑتا اور آپکو نہین پاتا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی آیت مین ہے

شیخین نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے حضرت عایشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ کیا وتر پڑھنے سے پہلے آپ سوجاتے ہین آپ نے فرمایا اے عایشہ میری دونون آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا۔

ابو نعیم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا۔

شیخین نے انس بن مالک سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیا کی آنکھین سوتی ہین اور اونکے قلوب نہین سوتے۔

ابن سعد نے عطا سے عطا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہم انبیا کے گروہ ہین ہماری آنکھین سوتی ہین اور ہمارے قلوب نہین سوتے ہین۔

اور ابن سعد نے حسن سے مرفوعاً روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے میری آنکھین سوتی ہین

اور میرا دل نہین سوتا۔

ابونعیم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھین سوتی تہین اور آپ کا دل نہین سوتا تہا ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن ایک جماعت یہود کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی آپنے اون یہود سے فرمایا کہ مین تمکو اوس اللہ تعالی کی قسم دیتا ہون جسنے توراة کو موسی علیہ السلام پر نازل کیا ہے آیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ نبی جو ہے اسکی آنکھین سوتی ہین اور اس کا دل نہین سوتا ہے اونہون نے کہا اللہم نعم آپنے فرمایا اللہم اشہد۔

حاکم نے انس رضہ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھہ سوتی تہی اور آپکا قلب نہین سوتا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قوت جماع کی آیت مین ہے

بخاری نے قتادہ کے طریق سے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن کی ساعت واحدہ مین اپنی کل بیویون کے پاس دورہ کرتے تہے وہ گیارہ بیویاں تہین قتادہ نے انس رضہ سے پوچہا کیا آپ کو اسکی طاقت تہی انس نے کہا کہ ہم باتین کرتے تہے کہ آپکو تیس آدمیون کی قوت عطا کی گئی ہے۔

ابن سعد نے سلمی کنیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مین اپنی نو بیویون سے جماع کیا۔

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہمکو عبید اللہ بن موسی نے اسامہ بن زید سے خبر دی ہے زید نے صفوان بن سلیم سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک ہانڈی لائے مین نے اوسمین سے کہایا مجہکو جماع مین چالیس مردون کی قوت دی گئی۔

ابن عدی نے سلام بن سلیمان کے طریق سے نہشل سے اونہون نے ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس رضہ سے مرفوعاً اسکی مثل روایت کی ہے اور پہلا طریق اپنے ارسال پر جید ہے بخلاف اس طریق کے کہ یہ واہی ہے اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو واقدی نے خبر دی اون سے موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جماع مین اقل الناس تھا یہانتک کہ اللہ تعالی نے مجھ پر قوت جماعی نازل فرمائی جماع کا مین کسی ساعت مین ارادہ نہین کرتا ہون مگر اوس قوت کو پاتا ہون اللہ تعالی نے مجھ پر جو شے نازل کی تھی وہ ایک ہانڈی تھی جسمین گوشت تھا۔ اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو واقدی نے خبر دی اون سے ابن ابی سبرہ اور عبد اللہ بن جعفر نے صالح بن کیسان سے اسکی مثل حدیث کی ہے اور ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو واقدی نے خبر دی ہم سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مین نے دیکھا گویا مجھکو ایک ہانڈی دی گئی ہے مین نے اوس ہانڈی مین سے اس قدر کھایا کہ مین خوب سیر ہوگیا جبسے مین نے اوس ہانڈی مین سے کھایا ہے جس ساعت مین ارادہ کرتا ہون کہ عورتون کے پاس جاؤن مین اوسی وقت جماع کرتا ہون۔

ابن سعد نے مجاہد اور طاوس سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جماع مین چالیس مردون کی قوت دی گئی تھی۔

حارث بن ابی اسامہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون پچاس مردون کی قوت دیگئی تھی جو ہر ایک مرد اہل جنت سے ہے۔

اور حارث نے ابن عمرو رضہ سے روایت کی ہے ابن عمرو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ دشمن پر حملہ کرنے اور دشمن کو سخت پکڑنے اور نکاح مین چالیس مردون کی قوت مجھکو دی گئی ہے۔

طبرانی نے اور اسمعیلی نے اپنی معجم مین اور ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو تمام آدمیون پر چار باتون سے فضیلت دیگئی ہے ایک عام بخشش دوسری شجاعت تیسرے کثرت جماع چوتھے دشمن پر سخت حملہ کرنا۔

یہ باب اس آیت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتلام سے محفوظ تھے

طبرانی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے اور دینوری نے (کتاب المجالست) مین مجاہد کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ کسی نبی کو ہرگز احتلام نہین ہوا اور احتلام نہین ہوتا ہے مگر شیطان سے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب اور پاخانہ کے معجزہ مین ہے

بیہقی نے حسین بن علوان کے طریق سے ہشام بن عروہ سے عروہ نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ مین جاتے تو مین آپ کے پیچھے جاتی تھی مین کچھہ نہ دیکھتی تھی مگر مین پاکیزہ بو سونگھتی تھی مین نے اس امر کا ذکر آپ سے کیا آپ نے فرمایا اے عایشہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ ہم انبیا کے جسم اہل جنت کی ارواح کے اوصاف پر پیدا ہوتے ہین جو شے انبیا کے جسمون سے نکلتی ہے اوسکو زمین نگل جاتی ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابن علوان کے موضوعات سے ہے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین کہ مین یہ کہتا ہون کہ ہرگز ایسا نہین جیسا کہ بیہقی نے کہا ہے اسلئے کہ اس حدیث کا دوسرا طریق حضرت عایشہ رض سے ہے ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو اسمعیل بن ابان الوراق نے خبر دی اون سے عنبسہ بن عبد الرحمن القرشی نے محمد بن زاذان سے اور اون سے ام سعد نے حضرت عایشہ سے حدیث کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ بیت الخلا مین جاتے ہین آپکی کوئی شی فضلہ کی قسم سے نہین دیکھی جاتی ہے آپنے فرمایا کیا عایشہ تمکو معلوم نہین ہے کہ جو شے انبیا سے نکلتی ہے اوسکو زمین نگل جاتی ہے اور اوس سے کچھہ نہین دکھائی دیتا۔ ابو نعیم نے اس طریق سے اس حدیث کی تخریج کی ہے

اوراس حدیث کا تیسرا طریق یہ ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم سے محمد بن ابراہیم نے اور اون سے
علی بن احمد ابن سلیمان المصری نے اون سے ذکریا بن یحییٰ البلخی نے ان سے شہاب بن
معمر العونی نے اون سے عبد الکریم الخزاز نے اون سے ابو عبد اللہ المدینی نے اون سے
لیلیٰ کنیز حضرت عایشہ رضؓ نے حضرت عایشہ سے حدیث کی ہے کہ مینے پوچھا یا رسول اللہ
آپ بیت الخلا مین داخل ہوتے ہین جس وقت آپ نکلتے ہین تو آپ کے پیچھے مین بیت الخلا
مین جاتی ہون مین کوئی شے نہین دیکھتی ہون مگر مین مشک کی بو پاتی ہون آپ نے
فرمایا ہم انبیا کے گروہ ہین ہمارے جسم اہل جنت کے ارواح کے صفات پر پیدا ہوتے ہین
اون جسمون سے جو شے نکلتی ہے اوسکو زمین نگل جاتی ہے اور اس حدیث کا چوتھا
طریق ہے۔ حاکم نے (مستدرک) مین کہا ہے مجھکو مخلد بن جعفر نے ہمکو خبر دی اون سے
محمد بن جریر نے اور اون سے موسیٰ بن عبد الرحمٰن المسروقی نے اور اون سے ابراہیم بن سعد
نے اور اون سے منہال بن عبید اللہ نے اور منہال سے اس حدیث کو لیلیٰ مولاۃ حضرت
عایشہ نے حضرت عایشہ سے ذکر کیا ہے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضائے حاجت کے لئے داخل ہوئے آپکے بعد مین ہی داخل ہوئی مینے کچھہ نہین دیکھا اور
مین نے مشک کی خوشبو پائی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ مین نے
کوئی شے نہین دیکھی آپنے فرمایا کہ زمین کو یہ امر کیا گیا ہے کہ ہم معاشر انبیا کے فضلہ کو چھپا دے
اوراس حدیث کا پانچوان طریق ہے دارقطنی نے افراد مین کہا ہے ہمسے محمد بن سلیمان الباہلی
نے اور اون سے محمد بن حسان الاموی نے اور اون سے عبدہ بن سلیمان نے اور اون سے
ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اور اون سے حضرت عایشہ نے حدیث کی ہے کہ مین نے
کہا یا رسول اللہ مین آپکو دیکھتی ہون کہ آپ بیت الخلا مین داخل ہوتے ہین پھر بیت الخلا مین
وہ شخص جاتا ہے جو بعد آپکے جاتا ہے جو شے آپسے نکلتی ہے وہ شخص اوس کا کچھہ اثر نہین
دیکھتا آپنے فرمایا اے عایشہ کیا تمکو معلوم نہین ہے اللہ تعالیٰ نے زمین کو یہ امر کیا ہے کہ انبیا سے

جو شے نکلے وہ اوسکو نگل جاوے ۔ یہ طریق حدیث کے طرق مین اقوی ہے ابن وحیہ نے خصائص
مین اس حدیث کے لانے کے بعد کہا ہے کہ یہ سند ثابت ہے محمد بن حسان البغدادی ثقہ اور
صالح مرد ہے اور عبدہ حدیث مین شیخین کے رجال سے ہے اور اس حدیث کا چھٹا طریق
ہے کہ وہ مرسل ہے حکیم ترمذی نے عبد الرحمن بن قیس الزعفرانی کے طریق سے عبد الملک
ابن عبد اللہ بن الولید سے اونہون نے ذکوان سے یہ روایت کی ہے کہ دہوپ اور چاندنی مین
رسول اللہ کا سایہ نہین دکہتا تھا اور نہ آپکی قضاے حاجت کا اثر دکہتا تھا اور اس حدیث
کا ساتوان طریق ہے کہ سفیر جن کے باب مین آیکا ۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب سے شفا ہوتی تہی

حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) مین اور ابو یعلی اور حاکم اور دارقطنی اور ابو نعیم نے ام ایمن رض
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹھے مکان کی ایک طرف مین مٹی کی ہانڈی
تھی آپ نے اوسمین پیشاب کیا ام ایمن نے کہا مین رات مین اوٹھی مین پیاسی تھی جو کچھہ اوس
ہانڈی مین تھا مین نے پی لیا جبکہ آپ صبحکو اوٹھے مین نے آپکو خبر کی آپ ہنس دئے اور آپ نے
فرمایا کہ آج کے دن کے بعد تم اپنے پیٹ کی کسی بیماری کی عمر بہر ہرگز شکایت نہ کروگی ۔

عبد الرزاق نے ابن جریج سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجہکو یہ خبر ہوئی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لکڑی کے ایک پیالہ مین پیشاب کرتے تہے پہر وہ پیالہ آپ کے تخت کے نیچے رکہدیا
جاتا تھا آپ آئے اور آپ نے یکایک دیکھا کہ اوس پیالہ مین کچہہ نہین ہے اوس عورت سے
جسکا نام برکۃ تھا اور وہ حضرت ام حبیبہ کی خدمت کرتی تہی اور اونکے ساتھ حبشہ سے آئی تھی
آپ نے اوس سے پوچھا وہ پیشاب کہان ہے جو پیالہ مین تھا اوس نے کہا مین نے اوسکو پی لیا
آپ نے فرمایا اے ام یوسف ہمیشہ کے لیے تجہکو صحت ہوگئی اوس عورت کی کنیت ام یوسف تہی
وہ کبہی بیمار نہین ہوئی اوسکو وہی مرض ہوا جسمین وہ مرگئی ابن وحیہ نے کہا ہے یہ دوسرا قضیہ ہے

اورام ایمن کے قضیہ سے غیر ہے اور برکتہ ام یوسف غیر برکتہ اُم ایمن کے ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت کی صفت مین جامع ہے

شیخین نے براء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مین احسن الناس تھے اور خلقت مین آدمیون سے احسن تھے آپ اتنے لانبے نہین تھے کہ آپ کا قد مبارک زیادہ نکل گیا ہوا ور نہ آپ ٹھنگنے تھے۔

بخاری نے براء سے روایت کی ہے براء سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک مثل سیف کے تھا براء نے کہا سیف کی مثل نہین تہا ولیکن مثل قمر کے تھا۔

مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے اون سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک لانبا تھا جابر نے کہا نہین بلکہ مثل سورج اور چاند کے گول تھا۔

دارمی اور بیہقی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صاف چاندنی رات مین دیکھا آپ کے جسم مبارک پر سرخ حلہ تھا مین آپکی طرف دیکھتا تھا اور چاند کی طرف دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھ مین چاند سے احسن تھے۔

بخاری نے کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت چلتے تو آپکا چہرہ مبارک ایسا منور ہوتا تھا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور اس امر کو ہم آپ سے پہچانتے تھے

ابو نعیم نے حضرت ابو بکر الصدیق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چاند کے دایرہ کی مثل تھا۔

بیہقی نے ابو اسحاق سے اونہون نے بنی ہمدان کی ایک عورت سے روایت کی ہے کہا ہو کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا مین نے اوس عورت سے کہا آپکو تشبیہ دو آپ کیسے تھے اوس نے کہا چودھوین رات کے چاند کی مثل تھے اور مین نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپکے مثل نہین دیکھا۔

دارمی اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابوعبیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے مین نے ربیع بنت معوذ سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف مجھسے بیان کر ربیع نے کہا اگر تم آپ کو دیکھتے تو یہ ضرور کہتے کہ آفتاب نکلا ہوا ہے۔

مسلم نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے اون سے کسی نے کہا کہ ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرو ابوالطفیل نے کہا آپ گورے اور نمکین چہرہ تھے۔

شیخین نے انس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے لوگون مین سے میانہ قد تھے آپ بہت لانبے دبلے تھے اور نہ ٹھنگنے تھے آپکا رنگ چمکدار روشن تھا گندمی رنگ نہ تھا اور نہ بالکل سفید رنگ تھا کہ اوسمین سرخی اور چمک نہ ہوتی آپ کے بال لٹکے اور گھونگروالے بالون کے درمیان تھے نہ بالکل لٹکے تھے اور نہ بالکل نہایت گھونگروالے تھے موے مبارک ایسے تھے گویا اونمین کنگھی کی گئی ہو جس سے کچھہ شکستگی آگئی ہو۔

بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گورے تھے اور آپکے رنگ مین سرخی ملی ہوئی تھی۔

ابن سعد اور ترمذی اور بیہقی نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احسن کسی شے کو نہین دیکھا گویا آپکے چہرہ مبارک مین چاند جاری ہوتا تھا اور اپنے چلنے مین مینے کسی شخص کو نہین دیکھا کہ رفتار مین وہ آپ سے زیادہ سرعت کرتا ہو گویا آپکے واسطے زمین لپٹتی تھی ہم چلنے مین کوشش کرتے تھے اور آپ بے پروائی سے تیز چلتے تھے۔

ابن سعد نے قتادہ سے اور ابن عساکر نے قتادہ کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو ہرگز مبعوث نہین کیا مگر اوسکو خوش چہرہ اور خوش آواز مبعوث فرمایا یہانتک کہ تمہارے نبی کو مبعوث کیا پس آپکو خوبصورت اور خوش آواز مبعوث کیا۔

ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو ہرگز نہین بہیجا مگر صبیح الوجہ اور کریم الحسب اور خوش آواز اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبیح الوجہ کریم الحسب خوش آواز تھے۔

دارمی نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شجاع اور زیادہ جواد اور زیادہ خوبصورت کسی کو نہین دیکھا۔

مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کا دہان مبارک وسیع تھا اور آپکی جشمان مبارک کی سفیدی مین سرخی ممزوج تہی اور آپکی ایڑیون کا گوشت کم تھا۔

بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہین بڑی بڑی تہین اور آپکے پلک دراز تہے اور آپکی آنکہون مین سرخی ممزوج تہی۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی بڑی بڑی آنکہین تہین اور آپکی پلک لانبے تہی اور آپکی آنکہون مین سرخی ممزوج تہی۔

ترمذی اور بیہقی نے دوسری وجہ سے حضرت علی رض سے روایت کی ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کی ہے کہ آپ بہت لانبے دبلے اور ٹہنگنے نہ تہے قوم کے آدمیون سے میانہ قد تھے آپکے بال بہت گہونگروالے نہ تہے اور نہ بالکل لٹکے ہوئے تہے آپکے بالونمین یہ دونون وصف متوسط طور سے تہے اور آپکے چہرہ کا گوشت نرم اور لٹکا ہوا نہ تھا اور آپکا چہرہ مبارک بالکل گول نہ تھا بلکہ اوسمین تدویر تہی آپ گورے تہے اور رنگ مین سرخی ملی تہی اور آپکی دونون آنکہون کی تپلیان سیاہ تہین اور آپکی پلک لانبی تھی اور آپکی ہڈیون کے سر گہٹنون کلائیون مونڈہون مین بڑے بڑے تہے اور آپکے شانے چوڑے اور بڑے تہے اور آپکے جسم مبارک پر بال نہ تہے اور آپکے سینہ مبارک سے ناف تک بال تہے اور آپکے ہاتہونکی ہتیلیان اور قدم قوی اور مضبوط تہے اور اونگلیان موٹی اور کڑی تہین آپ جس وقت رفتار فرماتے تو قوت سے چلتے گویا آپ ڈہلوان زمین پر

چل رہے ہین اور جسوقت آپ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے طور سے متوجہ ہوتے تھے آپ کے دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت تھی۔

اور ترمذی نے دوسری وجہ سے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھون کی پتلیان سیاہ تھین اور آپکی پلک لانبے تھی۔

بیہقی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک چوڑی اور بڑی تھی اور آپکی پلک لانبی تھی۔

طیالسی اور ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے حضرت علی ابن ابی طالب رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نہ لانبے تھے اور نہ ٹھگنے تھے آپکا سر مبارک بڑا تھا اور آپکی ریش مبارک بڑی تھی آپکے ہاتھ اور پیرون کی اونگلیین موٹی موٹی اور کڑی تھین اور آپکی استخوانون کے جوڑ بڑے بڑے تھے آپ کے چہرہ مبارک مین سرخی تھی اور آپکے سینہ سے ناف تک بال تھے جسوقت آپ چلتے تو جھکنے کے طور پر جھک کر چلتے گویا ڈھلوان جاے سے اوتر رہے ہین مینے آپ سے پہلے اور بعد آپکی آپکی مثل نہین دیکھا۔

طیالسی اور احمد اور بیہقی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلائیین چوڑی تھین اور آپکے دونون شانون کے درمیان فاصلہ تھا اور آپکی آنکھون کی پلک لانبی تھی اور آپ بازارون مین شور وشغب نہین کرتے تھے اور نہ فحش بات کہتے تھے اور نہ اپنے آپکو فحش گو بتاتے تھے آگے پیچھے آپ اگر متوجہ ہوتے تو پورے طور پر متوجہ ہوتے تھے۔

بیہقی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک سیاہ تھی اور آپ کے دندان مبارک نہایت خوبصورت تھے۔

بیہقی نے انس رض سے روایت کی ہے اون سے کسی نے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے ہوئے تھے کہا کہ اللہ تعالی نے آپکو بڑھاپے کا عیب نہین لگایا تھا آپکے سر اور ریش مبارک مین نہین تھے مگر سترہ یا اٹھارہ سفید بال۔

شیخین نے براء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے اور آپکے دونون شانون کے درمیان فاصلہ تھا یعنی آپ کے جسم مبارک کا بالائی حصہ چوڑا تھا اور آپکے موے مبارک کانون کی لوتک پہونچتے تھے مین نے آپ سے احسن کوئی شے نہین دیکھی۔

احمد اور بیہقی نے محرش الکعبی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات مین جعرانہ سے عمرہ لیا مین نے آپکی پشت مبارک کی طرف دیکھا گویا چاندی کا ٹکڑا تھا۔

طیالسی اور ابن سعد اور طبرانی اور ابن عساکر نے ام ہانی رض سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم مبارک نہین دیکھا مگر تہ بتہ کاغذات کو جو بعض پر بعض ہون وہ مجھے یاد آگیا۔

ترمذی اور بیہقی نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے گورے تھے گویا آپ چاندی سے بنائے گئے تھے اور آپکے موے مبارک گھونگروالون اور لٹکے ہوونگے درمیان تھے آپکا شکم مبارک ہموار تھا اور آپکے شانون کے جوڑ بڑے بڑے تھے آپ زمین پر پورا قدم رکھکے رفتار فرماتے تھے جسوقت آپ سامنے آتے تو پورے طور سے سامنے آتے تھے اور جسوقت پیچھے پلٹتے تو پورے طور پر پلٹتے تھے۔

بخاری نے انس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا اور آپکے قدم مبارک بڑے بڑے تھے اور آپکے دست مبارک کی ہتیلیان دراز تھین۔

بخاری نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک موٹے موٹے تھے اور آپکا چہرہ مبارک نہایت خوبصورت تھا مینے آپکے بعد آپکی مثل نہین دیکھا۔

طبرانی اور بیہقی نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکے قدم مبارک کی انگشت سبابہ کے طول کو مین نہین بہولی جو تمام اونگلیون سے بڑی تہی

بیہقی نے ایک صحابی مرد سے جو بلحدیہ سے تھا روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یکایک آپ مجھکو ایک مرد خوبصورت جسم اور بڑی پیشانی باریک ناک

باریک ہون کے نظر آئے اور دیکھا یک مینے دیکھا کہ آپ کے لبہ سے آپکی ناف تک بال ایک لمبے ڈورے کی مثل تھے۔

بیہقی نے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ٹھنگنے تھے اور نہ لانبے تھے طول سے اقرب تھے اور آپکے ہاتھ اور پیرون کی اونگلیان موٹی اور کٹری تھین اور آپکے سینہ مبارک سے ناف تک بال تھے اور گویا آپ کا پسینا موتی کی مثل تھا جس وقت رفتار فرماتے تو جہک کے چلتے تھے گویا آپ دشواری مین چلتے تہے۔

عبداللہ ابن احمد اور بیہقی نے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طول مین بہت لانبے اور میانہ قد سے اونچے نہین تھے جسوقت آپ قوم کے لوگون کے ساتھ آتے تو اون سے اونچے ہوتے تھے آپ گورے تھے اور آپکا سر بڑا تھا آپکا رنگ روشن اور چمکدار تھا اور آپ کشادہ ابرو تھے اور آپکی پلک لانبی تھی اور آپکے ہاتھون اور پیرون کی اونگلیان موٹی اور کٹری تھین جس وقت آپ چلتے تو ایسی شان ہوتی کہ زمین سے اوکھڑ رہے ہین گویا آپ ڈھلوان زمین مین اوتر رہے ہین اور پسینا آپکے چہرہ مبارک پر گویا موتی تھا مین نے آپ سے پہلے اور آپکے بعد آپکی مثل نہین دیکھا۔

مسلم نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ روشن تھا گویا آپکا پسینا موتی تھا جسوقت آپ رفتار فرماتے تو جہک کر چلتے تھے۔

بزار اور بیہقی نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس تھے اور آپ میانہ قد تھے اور طول سے اقرب تھے آپکے دونون شانون کے درمیان دوری تھی آپکے رخسار لانبے تھے آپکے بالون مین نہایت درجہ سیاہی تھی آپکی آنکھین سرگین تھین اور آپکی پلک لانبی تھی جسوقت آپ چلتے تو پوری طور سے قدم رکھ کے چلتے تھے آپکے پاؤنکے تلوی مین گڑھا نہ تھا جسوقت چادر کو اپنے دوش مبارک سے جدا کرتے تو یہ معلوم ہوتا کہ چاندی کے پتر ہین جسوقت آپ ہنستے تو دیوارون پر روشنی پڑتی تھی کہ آپکی مثل مین نے آپ سے پہلے اور آپکے بعد نہین دیکھا۔

شیخین نے انس رضؓ سے روایت کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کف دست مبارک سے زیادہ نرم حریر اور دیباج بھی مس نہین کیا اور مینے کسی مشک اور عنبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہین سونگھا۔

مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا رخسار چھوا مین نے آپکے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبو اس طور سے پائی مجھکو معلوم ہوا کہ آپنے دست مبارک کو عطار کے ڈبہ سے نکالا ہے۔

بیہقی نے یزید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک مجھکو دیا ایکایک مین نے اوسکو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور خوشبو مین مشک سے زیادہ خوشبودار پایا۔

طبرانی نے مستورد بن شداد سے اونھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے آپکا دستِ مبارک پکڑا ایکایک مین نے اوسکو حریر سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ ٹھنڈا پایا۔

احمد نے سعد بن وقاص سے روایت کی ہے کہ مین مکہ مین بیمار ہوگیا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف فرما ہوئے آپنے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکھا اور میرے چہرہ اور سینہ اور پیٹ پر پھیرا مجھکو ہمیشہ یہ خیال ہوتا ہے کہ مین اپنے کبد پر اس ساعت تک آپکے دستِ مبارک کی ٹھنڈک کو پاتا ہون۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے گورے تھے کہ آپکے رنگ مین سرخی تھی آپکی اونگلیین کڑی اور موٹی تھین آپ نہ لانبے تھے اور نہ ٹھنگنے آپ کے بال نہ لٹکے ہوے تھے اور نہ گھونگروالے جسوقت آپ رفتار فرماتے تو آدمی آپکے پیچھے دوڑتے تھے آپکی مثل کبھی نہین دیکھا گیا۔

ابوموسیٰ المدینی نے (کتاب الصحابۃ) مین اد بن ابد الحضرمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا مینے آپ سے پہلے اور آپکے بعد آپکی مثل نہین دیکھا۔
ابن سعد نے عبداللہ بن بریدہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قدم مین احسن البشر تھے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایسے گورے تھے کہ آپ کے رنگ مین سرخی تھی اور آپکی آنکھین سیاہ تہین آپکے سینہ سے
ناف تک بالون کا باریک خط تھا اور آپکی ناک بلند اور پتلی تھی آپکے رخسار بلند نہین تھے
آپکی ریش مبارک گھنی تھی آپ کے بال کانون کی لوتک تھے گویا آپکی گردن مبارک چاندی کی ابریق
تھی آپ کے لبہ سے ناف تک ایک شلخ کی مانند بال چلے گئے تھے سوا ان بالون
کے آپ کے پیٹ اور سینہ پر بال نہین تھے گویا پسینا آپکے چہرہ مبارک
پر موتی تھا اور آپ کے پسینہ کی خوشبو مشک اذفر سے زیادہ پاکیزہ
اور خوشبودار تھی۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھکو یمن کی طرف بہیجا مین ایک دن آدمیون مین خطبہ پڑھ رہا تھا اور یہودی علما مین سے ایک
عالم کھڑا تھا اوسکے ہاتھ مین ایک کتاب تھی اوسمین وہ دیکھہ رہا تھا جبکہ اوس نے مجھکو دیکھا تو
مجھسے کہا کہ آپ ابوالقاسم کا وصف بیان کیجئے مین نے کہا آپ ایسے لانبے نہین ہین کہ
نحیف ہون اور نہ آپ کوتاہ قد ہین اور نہ آپکے بال بہت گھونگروالے اور پیچیدہ ہین اور نہ آپکے
بال بالکل لٹکے ہوئے ہین آپکے بال ان دونون قسمون کے درمیان ہین یعنی گھونگروالے
اور لٹکے ہوئے ہین اور زیادہ سیاہ ہین آپکا سر مبارک بڑا ہے آپکا رنگ سرخی مایل ہے آپکے
شانہ اور گھٹنے وغیرہ کے جوڑ قوی ہین آپکے ہاتون پیرون کی اونگلیان موٹی اور کٹری ہین آپکے
سینہ سے ناف تک بال ہین۔ آپکی پلک لانبی ہین آپکی ابروئین پیوستہ ہین آپکی پیشانی چوڑی ہے
آپکے دونون شانون کے درمیان دوری ہے جس وقت آپ چلتے ہین تو اس طور پر جہک

جاتے ہین گویا ڈہلوان زمین سے اوترتے ہین مینے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپکی
مثل نہین دیکہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس وصف کے بعد مین ساکت ہوگیا
اوس یہودی عالم نے کہا آپنے کیا وصف بیان کیا یہ تو وہ وصف ہے جو میرے پاس موجود ہے اوس
یہودی عالم نے کہا کہ آپکی دونون آنکہون مین سرخی ہے آپکی ریش مبارک خوبصورت ہے
آپکا دہان مبارک خوبصورت ہے آپکے دونون کان کامل ہین آپ سامنے پورے طور سے
متوجہ ہوتے ہین اور جب پیچہے متوجہ ہوتے ہین تو پورے طور پر متوجہ ہوتے ہین حضرت علی
نے کہا واللہ یہ آپکی صفت ہے اوس یہودی عالم نے کہا اور دوسری صفت بہی ہے
حضرت علی رضہ نے فرمایا مینے اوس عالم سے پوچہا وہ کیا شے ہے اوسنے کہا آپ مین کچہہ
خمیدگی ہے مین نے اوس سے کہا کہ یہ وہ وصف ہے جو مین نے تجہسے بیان کردیا کہ آپکی
شان چلنے وقت ایسی ہوتی ہے گویا آپ ڈہلوان زمین سے اوترتے ہین یعنی رفتار مین خمیدہ
ہوکر چلتے ہین قامت شریف مین خمیدگی نہین ہے اوس عالم نے کہا کہ مین اس صفت
کو اپنے باپ دادا کی کتابون مین پاتاہون اور یہ صفت اون کتابون مین پاتا ہون کہ وہ نبی
اللہ تعالی کی حرم اور اوسکے امن اور اوسکے گہر کی جگہہ سے مبعوث کیا جائیگا پہر وہ نبی ایک
حرم کی طرف ہجرت کریگا کہ وہ اوس کو اپنی حرم ٹہیرائیگا اور اوس حرم کی حرمت اوس حرم کی
سی حرمت ہوگی جسکو اللہ تعالی نے حرم ٹہیرایا ہے اور ہم لوگ آپکا یہ وصف پاتے ہین
کہ آپکے انصار وہ لوگ ہونگے جنکی طرف وہ نبی ہجرت کریگا وہ انصار وہ قوم ہے کہ عمرو بن عامر
کی اولاد مین سے ہے وہ اہل نخل اور اہل زمین ہین اونکے قبل یہود تہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے کہا کہ وہ وہی نبی ہے یہ سنکر اوس یہودی عالم نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ وہ نبی ہے
اور وہ اللہ تعالی کا رسول ہے کہ کافۃ الناس کی طرف بہیجا گیا ہے۔

ابن عساکر نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ ایک قوم یہود کی آئی وہ لوگ حضرت علی رضہ
کے پاس آئے اور اون سے کہا کہ آپ اپنے چچا کے بیٹے کا وصف ہمسے بیان کیجئے حضرت علی رضہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وبہت لانبے تھے اور نہ بہت ٹھنگنے آپ میانہ قدسے فوق تھے آپ ایسے گورے تھے کہ رنگ مین سرخی تھی آپکے بال
گھونگروالے تھے مگر بالکل پیچیدہ نہین تھے آپ اپنے بالون کی مانگ نکالتے تھے آپکے بال دولون کانون تک تھے
آپکی پیشانی چوڑی تھی اور آپکے دولون رخسار واضح تھے آپکی دولون آنکھین سیاہ تھین آپکی دولون
ابروئین پیوستہ تھین آپکی پلک لانبی تھی آپکی ناک بیچ مین سے اونچی تھی آپکے سینہ مبارک سے
ناف تک بالون کی باریک تحریر تھی آپکے سامنے کے دانت شفاف اور چمکدار تھے آپکی ریش
مبارک گنہی تھی گویا آپکی گردن مبارک چاندی کی ابریق تھی اور آپکی ہنسلیون کی جگہہ گویا سونا
روان تھا یعنی سونے کی چمک نظر آتی تھی آپکے لبہ سے ناف تک بال تھے گویا وہ بال
مشک سیاہ کی ایک شاخ تھی اور سوا ان بالون کے آپکے جسم اور سینہ مبارک پر بال نہ تھے
آپ کے دولون شانون کے بیچ مین چودھوین رات کے چاند کے دایرہ کی مانند تھا نور سے
دو سطرین لکھی ہوئی تھین اوپر کی سطر مین لا الہ الا اللہ تھا اور نیچے کی سطر مین محمد رسول اللہ

ابن عساکر نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ بیت المقدس کے علما مین سے
ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علی ع کے پاس آیا اور
اوس نے حضرت علی رضہ سے کہا کہ مجھہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان
کیجئے حضرت علی رضہ نے کہا آپ بہت لانبے نہین تھے اور نہ آپ ٹھنگنے تھے مردون مین
سے میانہ قد تھے ایسے گورے تھے کہ رنگ مین سرخی تھی گھونگروالے بال مانگ بنائے
ہوئے تھے بال آپکے دولون کانون تک تھے آپکی پیشانی چوڑی تھی آپکے رخسار واضح
تھے آپکی ابروئین پیوستہ تھین آپکی آنکھون کی پتلیان سیاہ تھین آپکی پلک لمبی تھی
آپکی ناک بیچ مین سے بلند تھی آپ کے بال سینہ سے ناف تک باریک تحریر کے طور
پر تھے آپکے سامنے کے دانت کشادہ تھے آپکی ریش مبارک گھنی تھی گویا آپکی گردن
چاندی کی ابریق تھی آپکی ہنسلیون مین گویا سونا جاری ہوتا تھا پسینا آپکے چہرہ مبارک
پر موتی کی مانند تھا آپکے ہاتھون اور پیرون کی انگلیان کڑی اور موٹی تھین آپکے لبہ کے

درمیان سے سینہ مبارک تک بال ایک شاخ کی مانند چلے گئے تھے آپکے پیٹ اور پیٹھ پر سوا اون بالون کے اور بال نہین تھے آپ سے مشک کی بو مہکتی تھی جس وقت آپ کھڑے ہوتے تو آدمیون سے اونچے ہوتے جس وقت آپ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ بڑے بہتر سے اوکھڑ رہے ہین جس وقت آپ کسی طرف متوجہ ہوتے تو ہمہ تن متوجہ ہوتے تھے اور جس وقت آپ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ڈھلوان زمین سے اوتر رہے ہین یعنی آپ جھک کر قدم جما کے چلتے تھے یہ سنکر اوس یہودی عالم نے کہا کہ مین نے توریت مین اس صفت کو پایا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین۔

بیہقی اور ابن عساکر نے مقاتل بن حیان سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسی ابن مریم علیہما السلام کو وحی بھیجی کہ میرے امر مین جد کر ہزل نکر تو میرا حکم سن اور تو میری اطاعت کر اے طاہرہ بکرہ بتول کے بیٹے مین نے تجھکو غیر نر کے پیدا کیا ہے اور عالمین کے واسطے تجھکو آیت گردانا ہے تو خاص میری ہی عبادت کر اور تو مجھی پر توکل کر اہل سوران کی طرف تو جا اور اون سے یہ میرا پیام کہدے تحقیق مین وہ معبود اور حی اور قیوم ہون کہ ہمیشہ رہنے والا ہون تم لوگ اوس نبی امی عربی کی تصدیق کیجو کہ اونٹ پر سوار ہوگا اور کرتہ پہنے گا اور عمامہ باندہے گا (عمامہ تاج کو کہتے ہین) اور وہ نبی جوتا پہنے گا اور ہاتھ مین عصا رکھے گا اوسکے بال گھونگر والے ہونگے اوسکی پیشانی کشادہ ہوگی اوسکی ابروئین پیوستہ ہونگی اوسکی آنکھون کے پپوٹے فراخ ہونگے اوسکے پلک لانبی ہونگی اوسکی آنکھون کی پتلیان سیاہ ہونگی اوسکی ناک درمیان سے بلند ہوگی اوسکے رخسار واضح ہونگے اوسکی ڈاڑھی کثیر ہوگی اوس کا پسینا چہرہ پر موتی کی مانند ہوگا اور اوس سے مشک کی بو مہکے گی گویا اوسکی گردن چاندی کی ابریق ہوگی اور ہنسلی کی جگہہ مین اس طور سے چمک ہوگی گویا سونا جاری ہے اوسکے سینہ سے ناف تک بال اس طور سے ہونگے جیسی شاخ ہوتی ہے سوا ان بالون کے اوسکے سینہ اور پیٹ پر کوئی بال نہ ہوگا اوسکے ہاتھ اور پیرون کی اونگلیین کٹری اور موٹی ہونگی

جس وقت آدمیون کے ساتھہ آئیگا تو اون سے قامت مین اونچا ہوگا اور جس وقت وہ چلے گا
تو ایسا معلوم ہوگا گویا وہ بڑے پتھر سے اوکھڑ رہا ہے اور ڈہلوان زمین مین اوتر رہا ہے اوسکی
رفتار مین تھوڑی سرعت ہوگی۔

ابن سعد نے اور ترمذی نے شمایل مین اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے اور ابن السکن
نے (کتاب المعرفۃ) مین اور ابن عساکر نے حضرت حسن بن علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی
ہے کہ مین نے اپنے ماموں ہند ابن ابی ہالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف
کو پوچھا وہ بڑا وصف کرنے والے تھے اونہون نے کہا آپ خود صاحب عظمت اور لوگون کے
نزدیک مفخم تھے آپکا چہرہ مبارک چودھوین رات کے چاند کی روشنی رکھتا تھا آپ میانہ قد
سے زیادہ لانبے اور بہت لانبے قدوالے سے کوتاہ تھے آپکا سر مبارک بڑا تھا آپکے بال کچھہ
لٹکے اور کچھہ گھونگروالے تھے وہ بال اگر مانگ کے طور سے ہوتے تو اونکو آپ مانگ کے طور
پر رکھتے ورنہ ویسی ہی لٹین چھوڑ دیتے تھے اور مانگ نہین نکالتے تھے آپکے بال کان کی لو سے
متجاوز ہوتے تھے جسوقت آپ انکو وفرہ کے طور پر رکھتے تھے آپکا رنگ روشن اور چمکدار تھا
آپکی پیشانی فراخ تھی آپکی ابروئین باریک اور بڑی تھین اونمین بہت بال تھے اونمین اتصال
نہین تھا اون ابرون کے بیچ مین ایک رگ تھی کہ غضب کے وقت وہ کھڑی ہوجاتی تھی آپ کی
ناک لانبی اور بیچ مین بلند تھی اوس ناک پر نور اوبھرا ہوا تھا جو شخص اوسکے دیکھنے مین تامل نکرتا
تو اونچی خیال کرتا آپکی ریش مبارک گنہی تھی آپکی آنکھونکی پتلیان سیاہ تھین آپکے رخسار بلند
نہین تھے آپکا دہان مبارک فراخ تھا آپکے دانتون مین رونق اور آبداری تھی آپکے اگلے
دانت کشادہ تھے آپکے سینہ کے بالون کی باریک تحریر تھی گویا آپکی گردن مبارک ہاتی دانت کی مورت
کی گردن تھی اور اوسمین چاندی کی صفائی تھی آپ معتدل الخلقت تھے یعنی آپکے کل اعضا
خوبصورت اور باہم متناسب تھے آپ فربہ اور قوی جسم تھے اور آپکا گوشت گٹھا ہوا تھا نرم نہ تھا آپکا پیٹ
اور سینہ ہموار تھا آپکا سینہ مبارک چوڑا اور آگے سے اوبھرا ہوا تھا آپکے دونون شانون کے

بیچ مین فاصلہ تھا آپکی استخوانون کے جوڑ قوی تھے آپکا جسم مبارک لور تہا اور جسم مبارک پر بال
نہین تھے لبہ سے ناف تک بالون کا خط تھا آپکی دولون چہاتیو پر بال نہین تھے اسکے سوا
آپکی کلائیون اور شانون پر اور سینہ کے اوبہار کی جگہہ پر بال تھے آپکی کلائیین لمبی لمبی تھین
اور آپکی ہتھیلیان چوڑی چوری تھین آپکے ہاتون اور پیرون کی اونگلیان کڑہی اور موٹی تھین
آپکی اونگلیین لمبی تہین آپکی استخوان لمبی تہین آپ کے دولون تلوے زمین سے اونچے نہین
رہتے تھے اوسمین گڑہا تھا آپ کے دولون قدم نرم نرم اور صاف تھے اونمین شگاف وغیرہ
نہ تھا جس وقت پانی ڈالا جاتا تو دولون قدمون سے جلد بہ جاتا تھا جسوقت آپ چلتے تو
ایسی قوت سے چلتے گویا اوکھڑتے ہین آپ جہک کر قدم رکہتے اور بردباری اور وقار سے
چلتے تے آپکی رفتار مین سرعت تہی متکبرانہ طور سے نہین چلتے تھے جس وقت آپ رفتار فرماتے
تو ایسی شان ہوتی گویا آپ ڈہلوان زمین سے اوتر رہے ہین اور جسوقت آپ کسی طرف
مڑتے تو پورے طور سے مڑتے تھے آپ ہمیشہ نیچی نگاہ رکہتے تھے آپ زمین کی طرف زیادہ تر
دیکھتے آسمان کی طرف کم دیکھتے تھے بڑا دیکھنا آپکا گوشہ چشم سے تھا آپ اپنے اصحاب کے
پیچھے چلتے اور جو شخص آپ سے ملاقات کرتا آپ اوس سے سلام علیک کرنے مین تقدیم کرتے
تھے حضرت حسن رضہ نے کہا کہ مین نے اپنے مامون سے کہا کہ مجہہ سے آپکی گفتگو کا وصف بیان
کیجئے اونہون نے کہا آپکے اندوہ کا سلسلہ کبھی منقطع نہین ہوتا تہا آپ دایم الفکر تھے آپکو راحت
نہین تہی غیر حاجت کے کلام نہین کرتے تھے آپکا سکوت دراز تھا آپ کلام کو خوش تقریری سے
شروع فرماتے اور خوش تقریری کے ساتھہ اسکو ختم کرتے اور جوامع الکلم کے ساتھہ آپ کلام کرتے
تھے اور آپکے کلام مین فصل ہوتا تہا اور اوسمین کوئی بات زیادہ نہین ہوتی تہی اور نہ کلام مین نرمی
کی وجہ سے کمی ہوتی تہی کہ آدمی سمجھنے سے عاجز رہتا آپ سختی سے کلام نہین کرتے تھے اور نہ
آپ کسی کی اہانت کرتے تھے نعمت کی تعظیم کرتے تھے اگرچہ تہوڑی ہوتی نعمت مین سے کسی
شے کی مذمت نہین کرتے تھے آپ کہانے کی چیزون کی نہ برائی کرتے اور نہ اونکی مدح جس وقت

آپ کسی شے کے ساتھ حق کے لیے غضبناک ہوتے تو کوئی آپکے مقابل نہو سکتا تھا یہانتک
کہ آپ حق کی نصرت کرتے آپ اپنے نفس کے واسطے غضبناک نہین ہوتے تھے اور نہ اپنے نفس
کے واسطے داد لیتے جسوقت آپ اشارا فرماتے تو اپنے کل ہاتھ سے اشارا فرماتے اور جس وقت
آپ تعجب کرتے تو اپنے ہاتھ کو پلٹا دیتے تھے اور جسوقت آپ باتین کرتے تو اپنے ہاتھ کو متصل
کر لیتے اور اپنے داہنے ہاتھ کی نر انگشت کو بائین ہاتھ کی ہتیلی پر مارتے تھے اور جس وقت
آپ غضبناک ہوتے تو اعراض فرماتے اور منقبض ہوجاتے تھے اور جس وقت آپ خوش
ہوتے تو اپنی آنکھ نیچی کر لیتے تھے بڑا ہنسنا آپکا تبسم تھا اور تبسم مین آپکے دندان مبارک
اولے کی مثل تازہ اور شفاف معلوم ہوتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون اسما کی کثرت کے اختصاص مین ہے کہ مسمی کی شرف پر دلالت کرتے ہین

بعض علما نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار نام ہین بعض اسما تو قرآن شریف
اور حدیث مین ہین اور بعض اسما قدیم کتابون مین ہین۔

شیخین نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ
فرماتے تھے کہ میرے بہت نام ہین مین محمد ہون مین احمد ہون مین وہ ماحی ہون کہ میرے
سبب سے اللہ تعالی کفر کو مٹا دیگا۔ اور مین وہ حاشر ہون کہ میرے قدم پر کل آدمی حشر کیے جاوینگے
اور مین عاقب ہون عاقب وہ شخص ہے کہ اوسکے بعد کوئی نبی نہین ہے۔

احمد اور طیالسی دونون نے اپنی اپنی سند مین روایت کی ہے اور ابن سعد اور حاکم
اور بیہقی نے جبیر سے روایت کی ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے
تھے کہ مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین حاشر ہون اور مین ماحی ہون اور مین خاتم ہون اور مین
عاقب ہون۔

طبرانی نے (اوسط) مین اور ابونعیم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین حاشر ہون اور مین ماحی ہون

احمد اور مسلم نے ابوموسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذات مقدس کے بہت سے نام ہمسے بیان کئے اون نامون مین سے وہ نام ہین کہ ہمنے اونکو یاد رکھا ہے اور اونمین سے وہ نام ہین کہ ہمنے یاد نہین رکھے آپنے فرمایا مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی توبہ ہون اور نبی الملحمہ ہون اور نبی رحمت ہون۔

احمد اور ابن ابوشیبہ نے اور ترمذی نے (شمایل) مین حذیفہ سے روایت کی ہے کہ مینے مدینہ منورہ کے بعض راستون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی آپنے فرمایا مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین نبی رحمت ہون اور نبی توبہ ہون اور مین مقفی ہون اور مین حاشر ہون اور نبی ملاحم ہون۔

ابونعیم نے اور ابن مردویہ نے اپنی (تفسیر) مین اور دیلمی نے (مسند الفردوس) مین ابوالطفیل سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب کے پاس میرے دس نام ہین مین محمد ہون مین احمد ہون اور مین فاتح ہون اور خاتم ہون اور ابوالقاسم ہون اور حاشر ہون اور عاقب ہون اور ماحی ہون اور یٰس ہون اور طٰہٰ ہون۔

ابن سعد نے مجاہد سے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا ہے مین محمد ہون اور احمد ہون اور مین رسول رحمت ہون اور مین رسول الملحمہ ہون مین مقفی ہون اور حاشر ہون مین جہاد کے ساتھہ بہیجا گیا ہون کہیتی کے ساتھہ نہین بہیجا گیا۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا نام قرآن شریف مین محمد ہے اور انجیل مین احمد ہے اور توراۃ مین احید ہے میرا نام احید اس لئے رکھا گیا ہے کہ مین اپنی امت کو نار جہنم سے بچاؤن گا۔

ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے یون روایت کی ہے کہ قدیم کتابون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک احمد اور محمد اور ماحی اور مقفی اور نبی ملاحم اور حمطایا اور فارقلیطا اور ماذ ماذ کہا گیا ہے ابن فارس نے ابن عباس رضہ سے یون روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا نام توراۃ مین احمد الضحوک القتال ہے اور میرا یہ وصف ہے کہ اونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ باندھے گا اور سوکھے ٹکڑون پر قناعت کریگا اوسکی تلوار اوسکے دوش پر رہے گی شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین۔ مین کہتا ہون کہ آپکے اسماے شریفہ کی شرح مین مینے ایک کتاب تالیف کی ہے مین اوس کتاب مین وہ تین سو چالیس نام لایا ہون کہ قرآن اور احادیث اور قدیم کتابون سے اخذ کئے گئے ہین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ اللہ تعالی کے بعض اسمای مبارک سے آپکا نام رکھا گیا ہے

قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کے ساتھ مخصوص کیا ہے کہ قریب تیس نامون کے اپنے اسماے مبارک سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ہے اور وہ اسما یہ ہین اکرم ۱ - امین ۲ - اول ۳ - آخر ۴ - بشیر ۵ - جبار ۶ - حق ۷ - خبیر ۸ - ذو القوۃ ۹ - روف ۱۰ رحیم ۱۱ - شہید ۱۲ - شکور ۱۳ - صادق ۱۴ - عظیم ۱۵ - عفو ۱۶ - عالم ۱۷ - عزیز ۱۸ - فاتح ۱۹ - کریم ۲۰ - مبین ۲۱ - مومن ۲۲ مہیمن ۲۳ - مقدس ۲۴ مولے ۲۵ - ولی ۲۶ - نور ۲۷ - ہادی ۲۸ - طہ ۲۹ - یس ۳۰ مین یہ کہتا ہون کہ ہمکو متعدد اسما دوسرے ملے ہین ان اسما پر وہ زیادہ ہین وہ اسما یہ ہین آحد - اصدق - احسن - اجود اعلی - آمر - ناہی باطن بر برہان حاشر حافظ حفیظ حسیب حکیم حلیم حمی خلیفہ داعی رافع واضع رفیع الدرجات سلام سید شاکر صابر صاحب طیب طاہر عدل علے غالب غفور غنی قایم قریب ماجد معطی ناسخ ناشر دنی حم ن

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے

کہ آپکا مشہور اسم شریف اللہ تعالیٰ کی اسم مبارک سے مشتق ہی

حسان بن ثابت نے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کرتے ہین ع

اغر علیہ للنبوۃ خاتم ۔۔۔ من اللہ من نور یلوح ویشہد

آپ ایسے واضح النسب ہین کہ خاتم نبوت اللہ تعالیٰ کے نور کی آپ پر ظاہر ہوتی ہے اور گواہی دیتی ہے

وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ ۔۔۔ اذا قال فی الخمس الموذن اشہد

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھہ نبی کا نام ملایا ہے جبوقت موذن نماز کی پانچ وقتون مین اشہد ان لا الہ الا اللہ کہتا ہی تو اوسکے ساتھہ اشہد ان محمد رسول اللہ کہتا ہے

وشق لہ من اسمہ لیجلہ ۔۔۔ فذو العرش محمود وہذا محمد

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے آپکا نام نکالا ہے تاکہ آپکو جلیل کرے پس صاحب عرش محمود ہی اور یہ نبی محمد ہے

بیہقی اور ابن عساکر نے سفیان بن علینیہ کے طریق سے علی بن زید بن جدعان سے روایت کی ہے کہ لوگ جمع ہوئے اور آپسمین مذاکرہ کیا کہ عربنے جو اشعار کہے ہین اونمین کونسی بیت احسن ہے لوگون نے کہا حسان رض کا یہ قول احسن ہے (وشق لہ من اسمہ)
ابن عساکر نے ابن عباس رض سے روایت کی ہی کہا ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آپ کا عقیقہ عبد المطلب نے ایک دنبہ سے کیا اور آپکا نام محمد رکھا عبد المطلب سے کسی نے پوچھا اے ابو الحارث تمکو کس شے نے اس امر پر برانگیختہ کیا کہ تمنے آپکا نام محمد رکھا اور آپکا نام آپکے باپ دادا کے نامون کے ساتھہ نہین رکھا عبد المطلب نے کہا کہ مینے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالےٰ آسمان مین آپکی حمد کرے اور زمین پر آدمی آپکی حمد کرین ۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہی کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھہ مدینہ مین اپنی ماموں کی زیارت کیواسطے آئے تھے اوسوقت ظاہر ہوئی تھین

ابن سعد نے ابن عباس اور زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے اس روایت مین بعض کی حدیث بعض مین داخل ہوگئی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ

چھہ برس کو پہونچے تو آپکی والدہ ماجدہ آپکو لیکر آپکے ماموں بنی عدی بن النجار کی طرف مدینہ منورہ
مین زیارت کے لیے گئین اور آپکے ساتھہ ام ایمن تھین آپکو نابغہ کے مکان مین اوتارا اور آپکے
ساتھہ ایک مہینہ اونکے پاس قیام کیا جو امور کہ اوس مقام مین ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون امور کو ذکر فرماتے تھے اور آپنے اوس مکان کو دیکھا آپنے فرمایا کہ اس جگہہ میری والدہ میرے
ساتھہ اوتری تھین اور مین نے بنی عدی بن النجار کے کنوے مین اچھے طور سے پیرنا سیکھا تھا
اور ایک قوم یہود سے تھی وہ لوگ آتے جاتے تھے اور آپکو دیکھتے تھے ام ایمن نے کہا مین نے
سنا اون یہودیون مین سے کوئی کہتا تھا کہ آپ اس امت کے نبی ہین اور یہ مقام یعنی مدینہ منورہ
آپکی ہجرت کا گھر ہے مین نے اونکے کلام سے اس کل تقریر کو یاد رکھا ہے پھر آپکی والدہ ماجدہ آپکو
ہمراہ لیکر مکہ کی طرف پلٹین جبکہ مقام ابواء مین پہونچی تھین تو اونہون نے وفات پائی ابونعیم نے
واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس
حدیث پر یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یہودی مرد کو مین نے دیکھا
کہ وہ آتا جاتا تھا اور مجھکو دیکھتا تھا اوس نے مجھسے کہا اے لڑکے تیرا کیا نام ہے مین نے کہا احمد
ہے اور اوسنے میری پشت کو دیکھا مین اوس سے سن رہا تھا وہ یہ کہتا تھا یہ اس امت کا نبی
ہے پھر وہ یہودی میرے ماموں کے پاس گیا اور اونکو اس امر سے خبر کی میرے ماموں نے میری
ماں کو خبر کی میری ماں نے خوف کیا اور ہم مدینہ سے نکل آئے اور ام ایمن باتین کرتی تھی یہ کہتی
تھی کہ ایک دن دوپہر کو یہودیون مین سے دو مرد مدینہ منورہ مین میرے پاس آئے اور اونہون نے
مجھہ سے کہا کہ احمد کو ہمارے پاس نکال کر لاؤ مین نے آپکو اونکے سامنے نکالا اون دونون نے
آپکی طرف دیکھا اور آپکو پھیر الیعنی کبھی پیٹھہ دیکھی اور کبھی پیٹ دیکھا اون دونون مین سے ایک نے
دوسرے سے کہا یہ اس امت کا نبی ہے اور یہ مقام اس کا دار ہجرت ہے اور اس شہر مین قتل
اور بردہ بنانے سے بہت قریب مین امر عظیم ہوگا ام ایمن نے کہا کہ مین نے اون دونون یہودیون
کی باتون مین سے اس کل تقریر کو یاد رکھا۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی وفات کے وقت واقع ہوئین

ابو نعیم نے زہری کے طریق سے ام سماعہ بنت ابی رہم سے روایت کی ہے ام سماعہ نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے کہ مین حضرت آمنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے پاس اوس بیماری مین جسمین اونہون نے وفات پائی حاضر ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت پانچ برس کے لڑکے تھے اور اپنی والدہ کے سر کے پاس تھے آپکی والدہ ماجدہ نے آپ کے چہرہ کو دیکھا پہر یہ اشعار کہے ٥

بارک اللہ فیک من غلام — یا ابن الذی من حومة الحمام

اے لڑکے اللہ تعالی تجہہ مین برکت دے ۔ اے بیٹے اوس شخص کے کہ وہ وفات پا چکا ہے۔

نجا بعون الملک المنعام — فودی غداة الضرب بالسہام

جس کا تو فرزند ہے اوس نے اللہ تعالی کی عون سے نجات پائی تہی اور اوسکی دیت اوس روز دیگئی جبکہ قرعہ ڈالا گیا تہا

بمائة من ابل سوام — ان صح ما ابصرت فی المنام

اوسکی اون سو اونٹون سے دیت دیگئی تہی کہ وہ چہوٹے ہوئے چرتے تہے جو شے مینے خواب مین دیکہی ہے اگر وہ صحیح ہے

فانت مبعوث الی الانام — من عند ذی الجلال والاکرام

تو مخلوق کی طرف بہیجا گیا ہے ۔ ذی الجلال والاکرام کی طرف سے کہ وہ مخلوق کا خدا ہے

تبعث فی الحل وفی الحرام — تبعث بالتحقیق والاسلام

تو حلال اور حرام شے کے باب مین بہیجا جائیگا ۔ اور تحقیق حق اور اسلام کے ساتھ بہیجا جاے گا

دین ابیک البر ابراہام — فاللہ انہاک عن الاصنام

وہ حلال اور حرام اور تحقیق اور اسلام تیرے نیکوکار باپ ابراہیم کا دین ہے اللہ تعالی تجہکو بتون سے منع کریگا یعنی تو مخلوق کو دین ابراہیم جو خالص دین ہے اوسکی ہدایت کریگا اور حلال اور حرام کی تعلیم کریگا اور بتون کی عبادت سے مخلوق کو باز رکہیگا

ان لا توا لیھا مع الا قوا م

اور اللہ تعالی تجھکو اس بات سے منع کریگا کہ تو اقوام کے ساتھ تبوںنکا والی ہو اور اون سے دشمنی کریگا اور اونکو دوست نہ بنائیگا

پھر آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ ہر ایک زندہ مرنے والا ہے اور ہر ایک نئی شے پُرانی ہونے والی ہے اور ہر ایک بڑی عمر والا فنا ہونے والا ہے اور مین مردہ ہون اور میرا ذکر باقی رہیگا اور مین نے خیر کو چھوڑا ہے اور ایک طاہر کو جنا ہے پھر آپکی والدہ ماجدہ نے وفات پائی ہم لوگ سنتے تھے کہ جنات اونپر نوحہ کرتے تھے جنات نے آپکی والدہ ماجدہ کے نوحہ مین جو اشعار کہے تھے ہمنے اون مین سے یہ اشعار یاد رکھے ۵

نبکی الفتاۃ البرۃ الامینہ ۔ ذات الجمال العفۃ الرزینہ

ہم روتے ہین اوس جوان عورت نیکوکار امینہ پر کہ وہ صاحب جمال اور صاحب عفت اور صاحب وقار تھی

زوجۃ عبد اللہ والقرینہ ۔ ام نبی اللہ ذی السکینہ

وہ عبد اللہ کی زوجہ اور اونکی ہمسر تھی ۔ وہ اللہ تعالی کے اوس نبی کی والدہ تھی جو صاحب سکینہ اور وقار ہے

وصاحب المنبر بالمدینہ ۔ صارت لدی حفرتھا رھینہ

وہ نبی صاحب منبر مدینہ مین ہوگا ۔ اوس نبی کی والدہ ماجدہ اپنی قبر کے پاس رہن ہوگئی ؛ ؛

یہ باب اس بیان مین ہی کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کے ساتھہ بارش کیلئے دعا مانگی تھی اور رسول اللہ صلعم اپنی دادا کے ساتھہ تھے اور اہل مکہ کو پانی ملا اور سیراب ہوئے اور استسقا مین جو آیات ظاہر ہوئے اون کا بیان

ابن سعد اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے بہت سے طرق سے مخرمہ بن نوفل سے اور مخرمہ نے اپنی مان رقیقہ بنت صیفی سے روایت کی ہے رقیقہ عبد المطلب کی ہم سن تھی اور ایک ہی سنہ مین پیدا ہوئی تھی رقیقہ نے کہا ہے

کہ قریش کو پی در پے ایسی قحط سالی ہوئی کہ اوس نے پوست خشک کرڈالے اور ہڈیان
گہس ڈالین اُس وقت کہ مین سو رہی تھی یا مین غنودگی مین تھی یکایک مین نے سنا کہ ایک
ہاتف بہاری آواز سے شور کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا اے معشر قریش یہ نبی تم لوگون مین سے بہیجا
گیا ہے اوسکے دن آگئے ہین اور یہ اوسکے خروج کا وقت ہے تم لوگ بارش اور فراخ
سالی کیون نہین چاہتے تم سنو اور ایسے مرد کو اپنے لوگون مین سے دیکہو کہ وہ نسب مین
قوم مین متوسط ہے اور تمسے رتبہ مین بڑا ہے اور عظیم اور جسیم ہے گورا ہے اور باریک اور نازک
پوست والا ہے اوسکے پلک کثرت سے ہین اور اوسکے رخسار کشیدہ ہین اوسکی ناک
اونچی ہے اوسکو وہ فخر ہے کہ اوسپر مخلوق کی حاجت روکدی گئی ہے اور اوس کا ایک
راستہ ہے کہ وہ اوسکی طرف رہنمائی کرے گا چاہیئے کہ خاص وہ اور اوسکے بیٹے اور اوسکے بیٹے
کا بیٹا اس کام کے لئے خاص ہوجاوین اور عرب کے ہر ایک بطن سے ایک مرد اوسکے پاس
اوترے اور سب لوگ پانی سے غسل کرین اور خوشبو ملین پہر رکن کو بوسہ دین اور بیت اللہ
شریف مین سات سات بار طواف کرین پہر سب لوگ ابوقبیس پہاڑ پر چڑہ جاوین وہ مرد جسکے
اوصاف بیان کئے گئے ہین یعنی عبد المطلب اللہ تعالی سے پانی کے لئے دعا مانگے اور قوم
آمین کہے اوس وقت جو تم چاہو گے فریاد رسی کئے جاؤ گے رقیقہ نے کہا کہ مین صبحکو خوف زدہ
اوٹہی اور میرا رونگٹا کہڑا تھا اور میری عقل زائل ہوگئی تھی مین نے اپنے خواب کو بیان کیا مین
شعاب مکہ مین آئی شعاب مکہ مین کوئی ابطحی باقی نہ رہا مگر لوگون نے کہا کہ یہ مرد جسکو تو کہتی ہے
شیبۃ الحمد ہے عبد المطلب کے پاس قریش کے کل مرد لوگ گئے اور عرب کے ہر ایک بطن
سے اونکے پاس ایک ایک آدمی آیا اونہون نے پانی سے غسل کیا اور خوشبو لگائی اور رکن کو
بوسہ دیا اور بیت اللہ کا طواف کیا پہر وہ سب ابوقبیس پر چڑہے جسوقت پہاڑ کی چوٹی پر
اونہون نے قرار پکڑا عبد المطلب کہڑے ہوگئے اونکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایسے لڑکے تہے کہ گدرائے ہوئے تہے یا قریب گدرائے ہونے کے تہے عبد المطلب نے

یہ دعا مانگی اللھم ساد الخلة و کاشف الکربة انت عالم غیر معلم و مسئول غیر مبخل و ہذہ عبدا وک

واماروک بعذرات حرمک یشکون الیک سنتھم اذہبت الخفہ والظلف اللھم فامطرن غیثا

مغدقا و مریعا ان لوگون نے قصد نہین کیا یہانتک کہ آسمان نے اپنا پانی بہایا اور جنگل مین پانی

بہنے لگا۔

مین نے قریش کے دو بوڑہون سے سنا عبد المطلب سے وہ یہ کہتے تہے گوارا ہو آپکو ای ابو البطحی

آپکے سبب سے اہل بطحا زندہ ہو گئے اس باب مین رقیقہ نے اشعار کہے ہین وہ یہ ہین ؎

بشیبة الحمد اسقی اللہ بلدتنا	لما فقدنا الحیا و اجلوذ المطر

شیبة الحمد کے سبب سے اللہ تعالی نے ہمارے شہر کو سیراب کیا جبکہ ہمنے ابر کو گم کیا اور بارش نے اپنا دامن کہینچ لیا

فجاد بالماء جونی لہ سبل	سحا فعاشت بہ الانعام والشجر

شیبة الحمد کی سبب سے اوس سیاہ ابر نے پانی کیساتہ بخشش کی کہ اوسکی بارش زور سے بہنے کی ہی اوس برسے حیوانات اور درخت زندہ ہو گئے

منا من اللہ بالمیمون طایرہ	وخیر من بشرت یوما بہ مضر

سیاہ ابر کی بارش اور حیوانات اور اشجار کا زندہ ہوجانا اللہ تعالی کی منت سے ہے اور یہ منت اوس شخص کے سبب سے ہے کہ

اوس کا طایر مبارک ہے اور وہ اون لوگون سے اچہا ہے جن کی بشارت ایک دن مضر نے دی ہے

مبارک الاسم یستقی الغمام بہ	ما فی الانام لہ عدل ولا خطر

وہ ایسا مبارک نام ہے کہ اوسکی سبب سے ابر سے پانی مانگا جاتا ہے وہ ایسا ہے کہ مخلوق مین اوسکی مثل اور اوسکے ہم قدر و منزلت کوئی نہیں ہے

یہ باب اس بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا کی جس حاجت مین جاتے وہ حاجت روا ہو جاتی تہی

بخاری نے اپنی (تاریخ) مین اور ابن سعد اور ابو یعلی اور طبرانی اور ابن عدی اور حاکم نے

اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن مندہ نے

کندیر بن سعید کے طریق سے اور کندیر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ مین نے زمانہ جاہلیت مین

حج کیا ایک مرد کو مینے دیکھا کہ وہ طواف کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا ردالی راکبی محمدا یارب ردہ واصطنع
عندی یدا پہیر دے میرے راکب محمد کو اے رب پہیر دے اور میرے ساتھ بخشش اور بھلائی کر
مین نے لوگون سے پوچھا یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا یہ عبد المطلب ہین انھون نے اپنے
ایک بیٹے کو اپنے اونٹ کی تلاش مین بھیجا ہے اور انھون نے اپنے اوس بیٹے کو کسی حاجت
مین نہین بھیجا مگر حاجت روائی ہوئی اوسکو دیر ہوگئی ہے اسواسطے یہ دعا مانگ رہے ہین
کچھہ دیر نہین ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور اونٹ آگیا۔

بیہقی اور ابن عدی نے بہز بن حکیم سے اونھون نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے
اونکے دادا معاویہ بن حیدہ سے روایت کی ہے کہ حیدہ بن معاویہ جاہلیت مین عمرہ کیواسطے
نکلا ایکبار اوس نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا
ردالی راکبی محمدا یارب ردہ واصطنع عندی یدا حیدہ نے کہا مین نے پوچھا یہ کون شخص ہے
لوگون نے کہا کہ یہ قریش کے سردار عبد المطلب ہین ان کے بہت سے اونٹ ہین جسوقت
اون اونٹون مین سے کوئی اونٹ گم ہوجاتا ہے تو وہ اپنے بیٹون کو بھیجتے ہین وہ اوسکو ڈھونڈتے
ہین جس وقت اونکے بیٹے ڈھونڈنے سے تھک جاتے ہین تو عبد المطلب اپنے پوتے کو
بھیجتے ہین اونھون نے ابہی گم ہوئے اونٹ کی تلاش مین اپنے پوتے کو بھیجا ہے اوسکے ڈھونڈنے سے اونکے بیٹے تھک گئے
ہین اور اونکو دیر ہوگئی ہے مین کھڑا ہی تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور اپنے ساتھ اونٹ کو لائے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ عبد المطلب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کی معرفت تھی

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے اپنے طریق سے روایت کی ہے کہ مجھہ سے عباس
بن عبد اللہ بن معبد نے بعض اپنے اہل سے حدیث کی ہے کہ عبد المطلب کے واسطے
ظل کعبہ مین فرش بچھایا جاتا تھا اور عبد المطلب کے بیٹون مین سے کوئی بیٹا اوس فرش پر اونکے

اجلال کی وجہ سے نہین بیٹھتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور اوس فرش پر بیٹھ جاتے تھے آپکے چچا جاتے اور آپکو وہان سے ہٹاتے آپکے دادا کہتے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو کہ بیٹھا رہے اور وہ آپکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے اور یہ کہتے کہ میرے اس بیٹے کی البتہ بڑی شان ہوگی عبد المطلب نے ایسے حال مین وفات پائی کہ بینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ برس کے تھے وفات کے وقت عبد المطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ابوطالب سے وصیت کی اور ابو نعیم نے عطا کے طریق سے ابن عباس رضہ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اسپر یہ زیادہ کیا ہے کہ عبد المطلب اپنے بیٹون سے یہ کہتے تھے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو کہ فرش پر بیٹھے یہ اپنے نفس سے کسی شے کو حس کرتا ہے اور مین اس امر کی امید کرتا ہون کہ وہ ایسے شرف کو پہونچے گا کہ کوئی عربی اوس سے قبل اوس شرف کو نہین پہونچا اور نہ اوسکے بعد اوس شرف کو کوئی پہونچے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے زہری اور مجاہد اور نافع بن جبیر سے روایت کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا کے بچھونے پر بیٹھے تھے آپکے چچا جاتے کہ آپ کو وہان سے ہٹاوین عبد المطلب فرماتے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو کہ وہ ملک کو دیکھتا ہے اور بنی مدلج کے ایک گروہ نے عبد المطلب سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیجیے اس لیے کہ ہمنے اوس قدم سے کہ مقام ابراہیم مین ہے آپکے قدم سے کوئی قدم اشبہ نہین دیکھا اور عبد المطلب نے ام ایمن سے کہا اے برکت تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غافل نہ رہیو اس لیے کہ اہل کتاب یہ زعم کرتے ہین کہ میرا بیٹا اس امت کا نبی ہے۔

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے واقدی نے شیوخ سے روایت کی ہے اون شیوخ نے کہا ہے کہ ایسے حال مین کہ عبد المطلب ایک دن حجر کے پاس تھے اور اونکے پاس نجران کا اسقف تھا اور وہ اونکا دوست تھا اور اون سے باتین کر رہا تھا اور یہ کہتا تھا کہ ہم اوس نبی کی صفت پاتے ہین کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے باقی رہ گیا ہے یہ شہر اوسکے پیدا ہونے کی جگہہ ہے

اوس نبی کی ایسی ایسی صفت ہے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اوس نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور آپکی آنکھون اور پشت اور قدمون کو دیکھا اور یہ
کہا کہ وہ نبی یہی ہے اے عبد المطلب یہ تمہارا رشتہ مین کون ہے عبد المطلب نے کہا یہ میرا بیٹا
ہے اسقف نے کہا آپکا بیٹا نہین ہے ہم اسکے باپ کو زندہ نہین پاتے ہین عبد المطلب نے
کہا ہے کہ میرے بیٹے کا بیٹا ہے اور اس کا باپ ایسے حال مین مر گیا ہے ۔
کہ اسکی مان اسکے ساتھ حاملہ تھی اسقف نے کہا آپنے سچ کہا عبد المطلب نے اپنے بیٹون سے
کہا کہ تم لوگ اپنے بہائی کے بیٹے کی حفاظت کرو جو بات کہ اسکے حق مین کہی جاتی ہے کیا
تم اوسکو نہین سنتے ہو ۔

بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عفیر بن ذرعہ بن سیف بن ذی یزن سے عفیر نے اپنے
باپ سے روایت کی ہے کہ جسوقت سیف بن ذی یزن نے حبشہ مین غلبہ کیا اوس کا یہ غلبہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے دو برس بعد ہوا سیف بن ذی یزن کے پاس مبارکباد کے لیے
عرب کے سفیر آئے اور قریش کے سفیر آئے اونمین سے عبد المطلب تھے سیف نے عبد المطلب
سے کہا کہ مین اپنے سر علمی سے آپکو ایک امر پہونچانے والا ہون اگر آپکے سوا کوئی شخص ہوتا تو مین
وہ امر اوس سے ظاہر نکرتا لیکن مین نے آپکو اوس امر کا معدن دیکھا تو اوس سے آپکو مطلع کرتا
ہون چاہیئے کہ وہ امر آپکے پاس اوسوقت تک مخفی رہے کہ اللہ تعالی اوسمین اذن دے مین
کتاب مکنون اور اوس علم مخزون مین جسکو ہمنے اپنے نفوس کے لیے ذخیرہ کیا ہے اور ہمنے
اوسکو اپنے غیر سے چھپایا ہے خیر عظیم اور امر جسیم کو پاتا ہون اوسمین عام مخلوق کے لیے حیات
کا شرف ہے اور وفات کی فضیلت ہے اور آپکے کل گروہ کے لیے اور آپ کے لیے
خاصۃ شرف اور فضیلت ہے عبد المطلب نے پوچھا وہ کیا ہے سیف نے کہا جس وقت
تہامہ مین ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا کہ اوسکے دونون شانون کے بیچ مین ایک خال ہوگا اوسکے
لیے امامت ہوگی اور تمہارے لیے اوسکے سبب سے قیامت تک سرداری ہوگی پھر سیف نے

کہا کہ یہ اوسکا وہ وقت ہے کہ وہ اسمین پیدا ہو یا وہ پیدا ہو گیا ہے اوسکا نام محمد ہے اوسکا باپ اور
مان دونون مر جائینگے اور اوسکی کفالت اوسکا دادا اور چچا کرے گا اور اللہ تعالیٰ اوسکو ظاہر
بہیجے گا اور ہم لوگون مین سے اوسکے انصار بنائے گا اللہ تعالیٰ اون انصار سے اوس کے
دوستون کو عزت دیگا اور اونکے سبب سے اوسکے دشمنون کو ذلیل کریگا اور اللہ تعالیٰ اونکے
سبب سے آدمیونکو کنارۂ ہلاکت سے پہیر دیگا۔ ابرہ سے پہیرے گا اور اللہ تعالیٰ اونکے سبب سے
کرائیم اہل زمین کی مدد چاہیگا رحمن کی عبادت کی جائیگی اور شیطان دفع کیا جائیگا اور
آتشکدے بجہہ جائینگے اور بت توڑ دئے جائینگے اوس نبی کا قول حق اور باطل کے درمیان
فاصل ہوگا اور اوسکا حکم عدل ہوگا وہ نبی امر معروف کے ساتھہ حکم دیگا اور امر معروف کو کریگا
اور امر منکر سے نہی کریگا اور اوسکو باطل کریگا اور بیت اللہ کی یہ شان ہوگی کہ اوسپر پردے ڈالے
جائینگے یا مشرکین اوس سے روک دئے جائینگے اے عبد المطلب آپ اوس نبی کے دادا ہو اسمین
جہوٹ نہین ہے مین نے جو امور آپ سے ذکر کئے ہین آیا اونمین سے کچہہ آپکو معلوم ہوا ہے عبد المطلب
نے کہا اے بادشاہ بیشک مجہکو معلوم ہوا ہے میرا ایک بیٹا تہا اور مین اوس سے تعجب کرتا تھا اور
اوسکے ساتھہ مین نرمی کرتا تہا اور مین نے اوسکے تزویج اپنی قوم کی شریف عورتون مین سے ایک کریمہ
کے ساتھہ کی تہی جسکا نام آمنہ بنت وہب تہا اوس کریمہ نے ایک لڑکا جنا ہے مین نے اوسکا
نام محمد رکہا ہے اوسکا باپ اور مان مر گئے ہین اوسکا تکفل مین اور اوسکا چچا کرتا ہے جیسا مینے
آپ سے کہا ہے یہ وہی ہے جو مین نے آپسے کہا ہے یہ سنکے سیف نے کہا کہ آپ اوسکی حفاظت
کرو اور یہود سے اوسکے اوپر خوف رکہو اسلیے کہ یہود اوسکے دشمن ہین اور اللہ تعالیٰ یہود کو اوسپر
ہرگز راہ نہ دیگا مجہکو یہ علم ہے کہ اوسکے مبعوث ہونے سے پہلے میری موت مقدر ہے اگر یہ نہوتا
تو مین اپنے پیادون اور سوارون کے ساتھہ جاتا اور یثرب کو مین اپنا دار الملک گردانتا مین کتاب
ناطق اور علم سابق مین یہ امر پاتا ہون کہ یثرب مین اوسکا امر کامستحکم ہوگا اور اوسکے اہل نصرت
یثرب مین ہونگے اور اوسکی قبر کی جگہہ یثرب مین ہوگی۔

ابو نعیم اور خرائطی اور ابن عساکر نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے اونہوں نے ابن
عباس سے اسکی مثل روایت کی ہے کچھہ کمی و زیادتی نہین ہے یہ دونون روایتین برابر ہین-
واقدی اور ابو نعیم نے عبدان بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ مجھہ سے میرے
قوم مین کے شیوخ نے حدیث کی ہے وہ لوگ عمرہ لینے کے لیے اپنے مقامات سے نکلے اور
عبد المطلب اون دنون مین مکہ مین زندہ تھے اور اون لوگون کے ساتھہ یہودی تیما مین سے
ایک مرد تھا تجارت کے واسطے اونکے ساتھہ ہو گیا تھا وہ مکہ کا ارادہ رکھتا تھا یا مین کا اوس نے
عبد المطلب کو دیکھا اور کہا کہ ہم اپنی اوس کتاب مین جو تبدیل نہین ہوئی ہے یہ امر پاتے ہین
کہ اس شخص کی نسل سے ایک نبی ظہور کرے گا وہ اور اوسکی قوم ہکو قوم عاد کی مثل قتل کریگی-
ابن سعد نے ابی عازم سے روایت کی ہے کہ ایک کاہن مکہ معظمہ مین اوس وقت آیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سال کے تھے کاہن نے آپکو عبد المطلب کے ساتھہ دیکھا اور کہا کہ اے گروہ
قریش تم اس لڑکے کو قتل کر ڈالو اسلیئے کہ یہ لڑکا تم لوگون کو قتل کریگا اور پریشان کر ڈالے گا جب سے
قریش کو کاہن نے ڈرایا تھا وہ آپکے امر سے ہمیشہ خوف کرتے تھے-

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے چچا ابو طالب کی کفالت مین تھے اوس وقت ظاہر ہوئے

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عطاء بن ابی رباح کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت
کی ہے کہ ابو طالب کے بیٹے صبح کے وقت ایسے حال مین اوٹھتے تھے کہ اونکی آنکھون سے چیپڑ
بہتے اور آنکھون مین چیپڑ لگے رہتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال مین اوٹھتے تھے کہ پاک
صاف اور چکنے ہوتے تھے ابن عباس رض نے کہا کہ ابو طالب اپنے لڑکون کے سامنے اونکی رکابیان
رکھدیتے وہ لڑکے بیٹھہ جاتے اور کھانے کو چھین جھپٹ کر کے کھاجاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنا دست مبارک روک لیتے اور اونکے ساتھہ چھین جھپٹ نہین کرتے تھے جبکہ آپکے چچا نے یہ امر دیکھا

تو آپکا کھانا اونہون نے علیحدہ کر دیا۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عطاء کے طریق سے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے اور مجاہد وغیرہ کے طریق سے روایت کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ جسوقت ابو طالب کی عیال جمع ہوکر کہانا کہاتے یا تنہا ایک ایک کہاتا اونکا پیٹ نہین بہرتا اور جسوقت اونکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہانا کہاتے تو سب سیر ہوجاتے جسوقت ابوطالب اونکو صبح کا کھانا کہلانا چاہتے یا شام کا کہانا تو اپنے لڑکون سے یہ کہتے کہ جیسے تم بیٹھے ہو جب تک بیٹھے رہو کہ میرا بیٹا آجاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور اونکے ساتھ کہانا کہاتے وہ لڑکے اپنے کہانے مین سے چہوڑ دیتے تھے اور اگر آپ اونکے ساتھ نہ ہوتے تو اون کا پیٹ نہین بہرتا اور اگر دودہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے اول پیتے پہر ابوطالب کے عیال دودہ کی قعب پیتے اور اوس قعب مین سے دودہ پیتے اور ایک قعب دودہ سے سب سیراب ہوجاتے تہے اور اگر ابوطالب کے عیال مین سے ایک بچہ ہوتا تو وہ تنہا ایک قعب دودہ پی جاتا ابوطالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے کہ آپ مبارک ہین اور لڑکے صبح کے وقت ایسے حال مین اوٹھتے تہے کہ اونکی آنکھون سے چیپڑ بہتے ہوتے اور بال بکھرے ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال مین صبح کو اوٹھتے کہ آپکے بالونمین تیل اور آنکھون مین سرمہ ہوتا تھا۔

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے کہا ہے کہ مجھسے محمد بن الحسن بن اسامہ بن زید نے اپنی اہل سے اور اونکے اہل نے ام ایمن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز نہین دیکہا کہ آپنے بہوک اور پیاس کی شکایت کی ہو آپ جسوقت صبح کو اوٹھتے تو زمزم کا تہوڑا پانی پی لیتے اکثر آپکے سامنے ہم صبح کا کہانا پیش کرتے آپ فرماتے میرا ارادہ کھانا کہانے کا نہین ہے میرا پیٹ بہرا ہے اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے دوسری وجہ سے ام ایمن سے کی ہے اور اس حدیث مین یہ لفظ لا صغیرا ولا کبیرا وارد ہوا ہے۔

ابن سعد نے ابن القبطیہ سے روایت کی ہے کہ ابوطالب کے واسطے بطحا مین دوہرا تکیہ رکہا
جاتا تھا ابوطالب اوسپر ٹیکا لگاتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپنے اوس
تکیہ کو کہولا اور بچہا دیا پہر آپ اوسپر چیت لیٹ گئے پہر ابوطالب آئے اور اونکو خبر کی گئی ابوطالب
نے کہا قسم ہے حل لبطحا کی کہ میرا یہ بہتیجا تن آسانی اور نعمت کو حس کرتا ہے اور ابن سعد نے
اسی حدیث کی مثل عمرو بن سعید سے روایت کی ہے۔

طبرانی نے عمار سے روایت کی ہے کہ ابوطالب اہل مکہ کے واسطے کہانا پکواتے تہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت آتے جب تک کوئی چیز نہ دے لیتے نہین بیٹہتے تہے
ابوطالب شی کو اپنے نیچے رکہدیتے تہے ابوطالب یہ کہتے تہے کہ میرا بہتیجا کرامت سے
معلوم کرلیتا ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر کیا اور اس سفر مین جو آیات ظاہر ہوئے اور بحیرا نے آپکی نبوت کی خبر دی اوسکا بیان

ابن ابی شیبہ نے اور ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت
کی ہے اسکو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم اور خرایطی نے ہواتف مین ابوموسی الاشعری سے
روایت کی ہے کہ ابوطالب شام کی طرف گئے اونکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش
کے اشیاخ مین گئے جسوقت یہ لوگ راہب کے سامنے پہونچے وہان اوترے اور اونہون نے
اپنے کجاوے کہول دئے وہ راہب اونکی طرف آیا اور قبل اسکے وہ لوگ اوسکی طرف سے
گذرتے تہے وہ اونکے طرف نہین آتا تھا اور اون سے التفات نہین کرتا تھا وہ راہب انکو
ڈہونڈنے لگا یہانتک کہ وہ آیا اور اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا
یہ سید العالمین ہے یہ رسول رب العالمین ہے یہ وہ ہے کہ اسکو اللہ تعالی نے رحمت للعالمین

کر کے بہیجا ہے اوس راہب سے اشیاخ قریش نے پوچھا تجھکو کیونکر علم ہوا راہب نے کہا جو وقت
تم لوگ گہاٹی سے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی درخت اور کسی پتہر کے پاس سے نہین
گذرے مگر وہ سجدہ مین گرا اور درخت اور پتہر دونون سجدہ نہین کرتے ہین مگر نبی کو اور مین آپکو
خاتم نبوت سے پہچانتا ہون کہ آپکے شانہ کے غضروف کے نیچے اور سیب کی مثل ہے پہر وہ
راہب پلٹ کے گیا اور ان لوگون کے لئے کہانا پکوایا جبکہ اونکے پاس کہانا لایا اوسوقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹون کی چرائی مین تہے راہب نے کہا کہ آپکے پاس کسیکو بہیجو آپ
ایسے حال مین تشریف لائے کہ آپ پر ایک ابر سایہ گستر تہا راہب نے اِن لوگون سے کہا
آپکی طرف دیکھو کہ آپ پر ابر سایہ کئے ہوئے ہے جبکہ آپ قوم کے نزدیک گئے تو اون لوگون کو
آپنے ایسے حال مین پایا کہ وہ ایک درخت کے سایہ کی طرف آپ سے پہلے چلے گئے تہے جب
آپ بیٹھے تو درخت کا سایہ آپ پر جہک گیا راہب نے کہا دیکھو درخت کا سایہ آپ پر جہک گیا
ہے اوس درمیان کہ راہب اونکے پاس کہڑا ہوا تہا اور اونکو قسم دے رہا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو روم کی طرف نہ لے جاؤ اسلیے کہ روم کے لوگ جو وقت آپکو دیکہین گے تو آپ کو
آپکی صفت سے پہچان لینگے اور قتل کر ڈالینگے اوس راہب نے مڑکر دیکہا یکایک تو آدمی
روم کے دیکہے کہ سامنے سے آرہے تہے وہ راہب اونکے آگے گیا اور اون سے پوچہا تم یہان
کس لیے آئے ہو رومیون نے کہا کہ ہم اس نبی کی طرف آئے ہین کہ وہ اس مہینہ مین خروج کرنے
والا ہے کوئی راستہ باقی نہ رہا مگر اوسکی طرف آدمی بہیجے گئے ہین اور ہمکو اس کی خبر ملی ہے ہم تیرے
راستہ کی طرف بہیجے گئے ہین۔ راہب نے رومیون سے پوچہا کیا تمنے کوئی ایسا امر دیکہا ہے کہ
اللہ تعالی نے اوسکے جاری کرنے کا ارادہ کیا ہو کیا کوئی شخص مخلوق سے اوسکے رد کرنے کی قدرت
رکہتا ہے رومیون نے کہا کوئی قدرت نہین رکہتا راہب نے کہا تم لوگ اوس نبی سے بیعت کرلو
اور اوسکے ساتھ رہو وہ راہب قریش کے پاس آیا اور اون سے پوچہا تم لوگون مین کون شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی ہے قریش نے کہا ابوطالب وہ راہب ابوطالب کو قسمین

دیتا رہا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھیر دیا اور ابو بکر الصدیق نے آپکے ساتھ بلال
کو بھیجا اور راہب نے کعک اور روغن زیتون آپکو توشہ راہ دیا بیہقی نے کہا ہے کہ یہ قصہ
اہل مغازی کے نزدیک مشہور ہے شیخ جلال الدینؒ فرماتے ہین - مین یہ کہتا ہون کہ اس قصہ
کے متعدد شواہد ہین قریب مین اون شواہد کو مین لاتا ہون کہ وہ شواہد اسکی صحت کے ساتھ
حکم کرینگے مگر یہ امر ہے کہ ذہبی نے اس حدیث کو اس قول کی وجہ سے کہ حدیث کے آخر مین ہے
ضعیف کہا ہے (کہ آپکے ساتھ ابو بکر الصدیق نے بلال کو بھیجا) ضعیف یون ہے کہ اس وقت
ابو بکر الصدیق رضہ متاہل نہ تھے اور نہ اونہون نے بلال کو اوسوقت مین خرید کیا تھا اور ابن حجر
نے (کتاب الاصابتہ) مین کہا ہے کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہین اور اس حدیث مین
سوا اس لفظ کے کوئی لفظ منکر نہین (کہ ابو بکر الصدیق نے آپکے ساتھ بلال کو بھیجا) پس یہ لفظ
اس امر پر حمل کیا جائیگا کہ اس حدیث مین یہ لفظ مدرج ہے اور دوسری حدیث سے یہ لفظ لیا
گیا ہے یہ مقتطعہ ہے یہ دونون راوی حدیث کے ایک راویون مین سے ہین -

بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ابوطالب وہ شخص تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے امر کے آپکے دادا کے بعد ولی تہے ابو طالب ایک جماعت مین شام کی طرف گیے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے گئے جسوقت وہ لوگ بصرے مین اوترے
اور اس مقام مین ایک راہب تھا کہ اوسکا بحیرا نام تھا وہ اپنے صومعہ مین تھا اور اہل نصرانیت
مین بڑا عالم تھا اور ہمیشہ اس صومعہ مین وہ راہب رہا کرتا تھا نصرانیون کو یہ زعم تہا کہ جو کتاب
ہم وراثت مین پاتے آرہے ہین اس کتاب کا علم ہم لوگون ہی مین ہمارے اکابر سے چلا آرہا ہے
وہ علم اوس راہب تک منتہی ہوتا تہا - جبکہ قریش اس سال مین بحیرا کے پاس اوترے اور قبل
اسکے اکثر اوقات مین وہ لوگ اوس راہب کی طرف سے گذرتے تہے وہ اون سے کلام نہین
کرتا تھا اور اونکے پاس وہ نہین آتا تہا اس سال اوسکے پاس صومعہ کے قریب یہ لوگ اوترے
اوس راہب نے اونکے واسطے بہت سا کہانا پکوایا اور اوسکا کثیر کہانا پکوانا اوس امر سے تہا کہ وہ

لوگ زعم کرتے تہے کہ نبوت کی علامات کو ہم پہچانتے ہین اور اوسی علم کی وجہ سے بحیرا راہب نے
جبکہ اپنے صومعہ مین تہا اور سامنے سے قافلہ آرہا تہا اور سفید ابر قوم کے درمیان رسول اللہ صلعم
پر سایہ گستر تہا اوسنے دیکہا تہا قافلہ کے لوگ آئے اور اوس راہب کے قریب ایک درخت کے
سایہ مین اوتر گئے جسوقت ابر نے درخت پر سایہ کیا درخت کی شاخین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر جہک گئین آپنے اوس درخت کے نیچے سایہ لیا بحیرا نے اس واقعہ کو دیکہا وہ اپنے صومعہ سے اوترا اور اوس
کہانے کے واسطے اوسنے امر کیا وہ پکایا گیا پہر اوسنے اون لوگون کی طرف کسی کو بہیجا اور
یہ کہلا بہیجا کہ اے معشر قریش مینے تمہارے واسطے کہانا پکوایا ہے اور مین اس امر کو دوست
رکہتا ہون کہ تم کل لوگ چہوٹے بڑے اور تمہارے حر اور غلام اس کہانے پر حاضر ہون ان لوگون
مین سے ایک مرد نے کہا کہ اے بحیرا آج کے دن تیری عجیب شان ہے گذشتہ زمانہ مین تو یہ کہانا
نہین پکواتا تہا اور ہم لوگ تیری طرف سے اکثر گذرتے تہے آج کے دن تیرا کیا حال ہے بحیرا نے
اوس مرد سے کہا تو نے سچ کہا تو جو بات کہتا ہے وہی ہے ولیکن تم لوگ میرے مہمان ہو اور
مینے اس امر کو دوست رکہا ہے کہ تمہارا اکرام کرون اور تمہارے واسطے کہانا پکواؤن تم کل لوگ
اوس کہانے کو کہاؤ کل لوگ اوسکے پاس جمع ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ حداثت
سن کے قوم کے درمیان نہین آئے اور درخت کے نیچے قوم کے کجاؤن مین رہ گئے جبکہ بحیرا
نے قوم کے لوگون مین دیکہا تو جس صفت کو وہ پہچانتا تہا اور اپنے نزدیک پاتا تہا اوسکو نہین
دیکہا اوسنے کہا کہ اے معشر قریش تم لوگون مین سے میرے اس کہانے سے کوئی شخص تخلف
نہ کرے لوگون نے کہا اے بحیرا کسی نے تجہسے تخلف نہین کیا ہر ایک شخص کو یہ سزاوار ہے کہ وہ
تیرے پاس آئے مگر ایک لڑکا نہین آیا ہے وہ قوم کے لوگون مین کم سن ہے وہ لوگون کے کجاوون
کے پاس رہگیا ہے بحیرا نے کہا ایسا نہ کرو کہ وہ شریک نہو اوسکو بلالو کہ تمہارے ساتہ اس کہانے پر وہ
ضرور حاضر ہو ایک قریش مرد نے جو قوم کے ساتہ تہا لات اور عزی کی قسم کہا کے کہا کہ ابن عبد اللہ
ابن عبد المطلب ہمارے درمیان ہون وہ کہانے پر نہ آوین اور ہم کہا دین یہ امر ہمارے واسطے

شومی ہے راوی نے کہا وہ مرد آپکی طرف گیا اور آپکو اوسنے گود مین لیا پہر وہ آپکو لایا یہانتک کہ آپکو
قوم کے ساتھ بٹھلایا جبکہ بحیرا نے آپکو دیکھا تو تیز نگاہ سے دیکھنے لگا اور آپکے جسم مبارک مین کی اون
اشیا کو دیکھتا رہا جو اپنے پاس آپکی صفت مین پاتا تہا جب وقت قوم کہانا کہانے سے فارغ ہوگئی
اور لوگ متفرق ہوگئے تو بحیرا اوٹھا اور اوسنے آپ سے کہا اے لڑکے مین تجہسے لات اور عزی کی
قسم دیکر پوچھتا ہون جس چیز کے مین تجھ سے سوال کرتا ہون تو مجھکو اوس سے خبر دے بحیرا نے
لات اور عزی کی قسم آپکو اسواسطے دی تہی کہ اوسنے سنا تھا کہ آپکی قوم کے لوگ لات اور عزی کے
ساتہہ حلف کرتے ہین توم کے لوگون نے یہ زعم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحیرا سے کہا
کہ لات اور عزی کی قسم دیکر مجھ سے تو کچھ نہ پوچھ اللہ تعالی کی قسم ہے کہ جس قدر مجھکو لات اور عزی
سے بغض ہے ہرگز کسی چیز سے بغض نہین ہے بحیرا نے یہ سنکر کہا کہ مین آپکو اللہ تعالی کی قسم دیکر
جس چیز کو پوچھتا ہون آپ اوس سے مجھکو خبر دیجئے آپنے اوسوقت اس سے فرمایا جو تو چاہے پوچھ
بحیرا آپکے حالات سے بہت سی چیزین آپ سے پوچھنے پر آمادہ ہوا آپکے خواب اور آپکی ہیئت اور آپکے
کل امور کو پوچھتا جاتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو خبر دیتے جاتے تہے بحیرا کے پاس آپکے
جو صفت تہی وہ واقعات جو آپنے بیان کئے اوسکے موافق ہوئے پہر بحیرا نے آپکی پشت مبارک کو
دیکہا اور اوسنے خاتم نبوت کو دونون شانون کے بیچ مین اوسکی جگہہ پر دیکھا تو آپکی صفت مین بحیرا
کے پاس تہی راوی نے کہا کہ بحیرا جسوقت اس امر سے فارغ ہوگیا تو آپکے چچا ابوطالب کے پاس آیا
اور اوسنے پوچھا کہ یہ لڑکا آپکا کون ہے ابوطالب نے کہا کہ یہ میرا فرزند ہے بحیرا نے کہا کہ یہ لڑکا آپکا
بیٹا نہین ہے اور اس لڑکے کیواسطے یہ امر سزاوار نہین ہے کہ اس کا باپ زندہ ہو یہ سنکر ابوطالب نے
کہا کہ یہ میرے بہائی کا لڑکا ہے بحیرا نے پوچھا اس لڑکے کا باپ کہان گیا ابوطالب نے کہا کہ ایسے
حال مین مرگیا اسکی مان اسکے ساتھ حاملہ تھی بحیرا نے یہ سنکر کہا کہ تمنے سچ کہا تم اپنے بھتیجے کو اوسکے
شہر کو پلٹا دو اور یہود سے تم اسپر ڈرتے رہو اللہ تعالی کی قسم ہے اگر یہود اسکو دیکھین گے اور جس صفت
کو مین نے پہچانا ہے اگر یہود اس سے اس صفت کو پہچانینگے تو وہ شر کرینگے اسلئے کہ تمہارے اس بھتیجے

کی بڑی شان ہونے والی ہے اسکو جلد اسکے شہرون کی طرف لیجاؤ بحیرا سے یہ سنکر آپکے چچا ابوطالب
آپکو ساتھ لیکر وہان سے جلد نکلے یہانتک کہ آپکو مکہ مین لے آئے جس وقت کہ شام مین تجارت سے
فارغ ہوگئے اوس امر مین کہ آدمی باتین کرتے تھے لوگون نے یہ گمان کیا ہے کہ زبیرا اور تمام اور دریس
جو اہل کتاب سے ایک گروہ تھا اُنہون نے اوس سفر مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا
ابوطالب کے ساتھ تھے بہت سی چیزین دیکھی تہین اور آپکے ساتھ بُرا ارادہ کیا تہا بحیرا اسنے ان
اہل کتاب کو آپکی طرف سے پہیر دیا اور خدا سے ڈرایا اور آپکا ذکر اور آپکی صفت جو وہ کتاب مین
پاتے تہے اوسکو یاد دلایا اور یہ کہا کہ تم لوگ جس امر کا ارادہ کرتے ہو اگر اوسپر سب متفق ہو جاؤ گے
آپ پر تمکو قدرت نہو گی بحیرا نے یہانتک اونکو نصیحت کی کہ جو کچھ بحیرا اسنے اون سے کہا اونہون نے
اوسکو پہچان لیا اور جو کچھ بحیرا نے کہا اوسکی تصدیق اونہون نے کی ان لوگون نے رسول اللہ صلعم کو
چھوڑ دیا اور پلٹ کے چلے گئے اس باب مین ابوطالب نے ابیات کہی ہین اونمین سے یہ ابیات
ہین ؎

فما رجعوا حتی راؤ من محمد		احادیث تجلو غم کل فواد	

زبیرا اور تمام اور دریس پلٹ کر نہین گئے یہانتک کہ اونہون نے محمد صلعم سے وہ باتین دیکہین جو ہر ایک
دل کے غم کو زایل کرتی تہین۔

وحتی راو احبار کل مدینتہ		سجودا لہ من عصبتہ وفراد	

اور اونہون نے یہانتک دیکہا کہ ہر ایک شہر کے علما اکٹھے اور تنہا آپکو سجدہ کرتے ہین

زبیرا و تماما وقد کان شاہدا		وریسا وہموا کلہم بفساد	

زبیرا اور تمام کو اور دریس کو کہ موجود تھا اور ان کل نے فساد کا ارادہ کیا تھا۔

فقال لہم قولا بحیرا وایقنوا		لہ بعد تکذیب وطول لعاد	

بحیرا اسنے ان لوگون سے ایک بات کہی اور اونہون نے بعد تکذیب اور طول بعد خیالات
کے اوسکی بات کا یقین کر لیا۔

کما قال للرھط الذین تھوّدوا — وجاھدھم فی اللہ کل جھاد

جیسے کہ اوس گروہ سے کہا کہ یہودی ہوگئے تھے پس انکے ساتھ اللہ تعالی کے راستہ مین کوشش کا جوحق تھا بحیرانے کوشش کی

فقال ولم یترک لہ النصح ردہ — فان لہ ارصادا وکل مصاد

بحیرانے کہا اور آپکے واسطے اوسنے کوئی نصیحت نچھوڑی اور آپکو پھیر دیا اسلیے کہ آپکے واسطے ہر ایک شکار کی جگہہ مین گھات تھی یعنی لوگ آپکے مخالف تھے اور ضرر پہونچانے کی فکر مین تھے۔

فانی اخاف الحاسدین وانہ — لفی الکتب مکتوب بکل مداد

بحیرانے یہ کہا کہ آپکے ساتھ جو لوگ حسد کرتے ہین مین اونسے خوف کرتا ہون اور حسد اسلیے کرتے ہین کہ آپکی شان اور صفت کتابون مین ہر ایک سیاہی سے لکھی ہوئی ہے۔

ابونعیم نے واقدی سے واقدی نے اپنے شیوخ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور واقدی کی روایت مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون آنکھون کی سرخی کو بحیرا دیکھنے لگا پھر اوسنے آپکی قوم سے کہا کہ مجھکو خبر کرو کہ یہ سرخی آتی جاتی ہے یا آپ سے مفارقت نہین کرتی ہے آپکی قوم نے کہا کہ ہمنے ہرگز نہین دیکھا کہ اس سرخی نے آپ سے مفارقت کی ہو اور بحیرانے آپسے آپکے سونے کو پوچھا آپنے فرمایا کہ میری آنکھین سوتی ہین اور میرا قلب نہین سوتا اور اس حدیث مین بحیرا کے اس قول کے بعد جو ابوطالب سے کہا کہ آپکے اس بھتیجے کی بڑی شان ہونے والی ہے) یہ وارد ہے کہ آپ کے اوصاف ہم اپنی کتابون مین اور اس علم مین پاتے ہین کہ ہمنے اپنے باپ دادا سے میراث مین پایا ہے اور ہمسے اس امر مین عہد لئے گئے ہین یہ سنکر ابوطالب نے بحیرا سے پوچھا کہ تمسے کس نے عہد لئے ہین بحیرانے کہا اللہ تعالی نے ہمسے عہد لئے ہین وہ عہد عیسی بن مریم علیہ السلام لائے ہین اور اس حدیث کو ابن سعد نے اسکی مثل طوالت کے ساتھ داود بن الحصین سے روایت کی ہے اور ابن سعد کی اس حدیث مین یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بارہ برس کے تھے۔

ابونعیم نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ ابوطالب شام کی طرف تجارت کے واسطے

قریش کے ایک گروہ کے ساتھ گئے اور اپنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا جبکہ گرمی اور حرارت کے وقت بحیرا راہب کے قریب پہونچے تو بحیرا راہب نے اپنی نگاہ اوٹھائی اور یکایک ایک ابر کو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اون لوگون کے درمیان جو آپکے ساتھ ہین دہوپ سے سایہ گستر ہے بحیرا نے کھانا پکوایا اور اون لوگون کو اپنے صومعہ مین بلایا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صومعہ مین داخل ہوئے تو صومعہ نور سے منور ہو گیا بحیرا نے دیکھکے کہا کہ یہ وہ نبی ہے کہ اللہ تعالی اسکو عرب مین سے کل مخلوق کی طرف بھیجے گا۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کی ہے کہ ابو طالب شام کی طرف گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ساتھ تھے صاحب دیر کے پاس اوترے صاحب دیر نے ابو طالب سے پوچھا یہ لڑکا آپکا کون ہے ابو طالب نے کہا میرا بیٹا ہے صاحب دیر نے کہا یہ آپکا بیٹا نہین ہے اور اس لڑکے کیواسطے یہ سزاوار نہین ہے کہ اس کا باپ زندہ رہے ابو طالب نے اوس سے پوچھا یہ کسواسطے ہے کہ اسکا باپ زندہ نہ رہیگا راہب نے کہا اسلئے کہ اس کا چہرہ نبی کا چہرہ ہے اور اسکی آنکھین نبی کی آنکھین ہین ابو طالب نے پوچھا نبی کیا ہے۔ راہب نے کہا نبی وہ ہے کہ اوسکی طرف آسمان سے وحی آتی ہے وہ نبی اوس وحی سے اہل زمین کو خبر دیتا ہے ابو طالب نے کہا تو جو بات کہتا ہے اللہ تعالی اوس سے زیادہ بزرگ ہے راہب نے کہا یہود سے اسکو بچاؤ اور اون سے ڈرتے رہو راوی نے کہا کہ ابو طالب پھر وان سے نکلے اور دوسرے راہب کے پاس اوترے وہ بھی صاحب دیر تھا اوس راہب نے پوچھا یہ لڑکا آپکا کون ہے ابو طالب نے کہا میرا بیٹا ہے راہب نے کہا کہ یہ آپکا بیٹا نہین ہے اور اس لڑکے کیواسطے یہ سزاوار نہین ہے کہ اسکا باپ زندہ رہے ابو طالب نے پوچھا کسواسطے اسکا باپ زندہ نہ رہیگا راہب نے کہا اسلئے کہ اسکا چہرہ نبی کا چہرہ ہے اور اسکی آنکھین نبی کی آنکھین ہین ابو طالب نے یہ سنکر سبحان اللہ کہا اور یہ کہا کہ تو جو بات کہتا ہے اللہ تعالی اوس سے زیادہ بزرگ ہے ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے میرے بھتیجے جو بات یہ لوگ کہتے ہین

کیا تو اوسکو نہین سنتا ہے آپنے فرمایا اے چچا اللہ تعالی کی قدرت کا انکار نہ کرو۔

ابن سعد نے سعید بن عبد الرحمن بن ابزی سے روایت کی ہے کہ راہب نے ابوطالب سے کہا کہ آپ اپنے بھتیجے کو اس جگہہ تک ہرگز نہ نکالو اسلیے کہ یہود اہل عداوت ہین اور یہ اس امت کا نبی ہے یہ عرب مین سے ہے اور یہود اس سے حسد رکھتے ہین یہود یہ ارادہ رکھتے ہین کہ نبی بنی اسرائیل سے ہو اپنے بھتیجے کی حفاظت کرو۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے ابی مجلز سے یہ روایت کی ہے کہ ابوطالب نے شام کی طرف سفر کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لیا ایک منزل مین اوترے آپکے پاس اوس جگہہ مین ایک راہب آیا اور اوسنے کہا کہ تم لوگون مین ایک صالح مرد ہے پھر اوس راہب نے یہ پوچھا کہ اس لڑکے کا ولی کہان ہے ابوطالب نے کہا مین ہون راہب نے کہا کہ اس لڑکے کی حفاظت کرو اور اسکو شام کی طرف نہ لیجاؤ یہود حاسد ہین اور مجھکو اسپر یہود سے خوف ہے راہب نے آپکو وہان سے پھیر دیا۔

ابن مندہ نے ضعیف سند کے ساتھ ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق رض اٹھارہ برس کے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیس برس کے تھے ابوبکر الصدیق اوسوقت آپکے ہمراہ ہوئے قریش کے لوگ تجارت کے لیے شام کی طرف ارادہ کرتے تھے یہانتک گئے کہ جسوقت آپ اوس جگہہ اوترے جس جگہہ بیری کا ایک درخت تھا آپ اوسکے سایہ مین بیٹھ گئے اور ابوبکر الصدیق رض ایک راہب کے پاس گیے کہ اوسکا نام بحیرا تھا اوس سے کچھ پوچھتے تھے اوس راہب نے حضرت ابوبکر الصدیق رض سے پوچھا وہ کون مرد ہے جو درخت کے سایہ مین بیٹھا ہے ابوبکر الصدیق نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہین راہب نے کہا واللہ یہ شخص نبی ہے عیسی ابن مریم علیہما السلام کے بعد سے کوئی شخص اس درخت کے سایہ مین نہین بیٹھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکی محبت حضرت ابوبکر الصدیق رض کے دل مین بیٹھ گئی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رسالت پر مبعوث ہوئے ابوبکر الصدیق رض نے آپکا اتباع کیا ابن حجر نے اپنی کتاب اصابہ مین کہا ہے

کہ اگر یہ قصہ صحیح ہوگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سفر دوسرا ہے اور ابوطالب کے سفر کے بعد ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ ابوطالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استسقا کیا تھا

ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین جلہمہ بن عرفطہ سے روایت کی ہے جلہمہ نے کہا ہے کہ مین مکہ معظمہ مین ایسے حال مین آیا کہ اہل مکہ قحط مین مبتلا تھے قریش نے کہا اے ابوطالب صحرا قحط تک ہوگیا اور عیال قحط زدہ ہوگئے آپ آؤ اور پانی کے لیے دعا مانگو ابوطالب استسقا کے واسطے نکلے اور اونکے ساتھ ایک لڑکا تھا گویا وہ تاریکی کا ایسا آفتاب تھا کہ اوس سے غبار کا سیاہ ابر ہٹ گیا تھا اور اوس لڑکے کے اطراف مین بہت سے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے ابوطالب نے اوس لڑکے کو لیا اور اپنی پیٹھہ کو کعبہ سے چپٹایا اور اوس لڑکے نے اونکی اونگلی پکڑلی اوس وقت مین ابر کا ایک ٹکڑا نہ تھا ادہر اودہر سے ابر آیا اور مینہ قطرون سے بہر گیا اور خوب برسا اور اوس سے جنگل بہ نکلے جنگل اور شہر مین غلہ کی ارزانی ہوگئی اس باب مین ابوطالب نے یہ اشعار کہے ہین ؎

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ		ثمال الیتامے عصمۃ للارامل	

آپ ایسے گورے اور ایسے واضح النسب ہین کہ ابر آپکے چہرہ مبارک یا آپکی ذات اقدس کے ساتھ پانی چاہتا ہے اور آپ یتیمون کی پناہ ہین اور بیوہ عورتون کے نگہبانی ہین ۱۲

یلوذ بہ الہلاک من آل ہاشم		فہم عندہ فی نعمۃ وفواضل	

آپکے ساتھ وہ لوگ جو آل ہاشم سے ہین اور ہلاک ہونے والے ہین پناہ چاہتے ہین سو وہ آپکے پاس نعمت اور عظیم نعمتون مین ہین۔

باب

ابونعیم نے ابن عون کے طریق سے عمرو بن سعید سے روایت کی ہے کہ ہو وا ابوطالب کے

پاس آئے ابوطالب سے سامان مول لیتے تھے اونکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگئے آپ اوسوقت لڑکے تھے جبکہ یہود نے آپکو دیکھا توجس کام مین وہ مشغول تھے اوسکو چھوڑ دیا اور بھاگتے ہوئے نکلے ابوطالب نے ایک مرد سے جو اونکے پاس تھا کہا کہ توجا اور ان ادن استون سے اونکے آگے پہونچ جاجسوقت وہ یہود تجھکو ملجاوین تو تو اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار اور اون سے کہو کہ ہمنے نہایت تعجب خیز امر دیکھا اور تو دیکھہ کہ وہ تجھکو کیا جواب دیتے ہین وہ مرد اون راستون سے جن جن راستون سے ابوطالب نے اوس سے کہا تھا گیا اور جو کچھہ کہا تھا اوس نے یہود کے ساتھ ویسا ہی کیا یہود نے اوس مرد سے پوچھا تو نے کونسی عجیب بات دیکھی تو نے جو کچھہ دیکھا ہے ہمنے اوس سے زیادہ تعجب خیز امر دیکھا ہے اوس مرد نے پوچھا تمنے کیا شے دیکھی اونہون نے کہا کہ ہمنے اسی وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ زمین پر پھر رہے تھے۔

باب

ابن عساکر نے ابی الزناد سے روایت کی ہے کہ ابوطالب اور ابولہب نے کشتی لڑی ابولہب نے ابوطالب کو پچھاڑ ڈالا اور ابوطالب کے سینہ پر چڑھ کے بیٹھہ گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوسدن لڑکے تھے آپنے ابولہب کی زلفون کے بال پکڑ کے کھینچے ابولہب نے آپ سے کہا کہ مین آپکا چچا ہون اور ابوطالب بھی آپکے چچا ہین آپنے کسواسطے اونکی اہانت کی اور میری اہانت نہ کی آپنے ابولہب سے کہا ابوطالب مجھکو تجھہ سے زیادہ دوست ہین یہ سنکر اسی روز سے ابولہب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی اور اپنے دلمین اس بات کو اوسنے چھپا رکھا۔

باب

ابن سعد نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر العذری سے یہ روایت کی ہے کہ جبکہ ابوطالب کی وفات کا وقت آگیا تو اونہون نے بنی عبدالمطلب کو بلایا اور کہا کہ تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھہ رہو گے

جب تک تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنوگے اور جب تک اونکا اتباع کروگے تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کروا ورآپکی اعانت کروتم ہدایت پاؤگے مسلم نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے پوچہا یا رسول اللہ آپنے ابوطالب کو کچہہ نفع پہونچایا ابوطالب آپکی خبر گیری کرتے تہے اور آپکے واسطے لوگون پر غصہ کرتے تھے آپنے فرمایا بیشک مینے ابوطالب کو نفع پہونچایا ہے وہ دوزخ مین مقام ضحضاح مین ہین اور اگر مین نہ ہوتا تو ابوطالب دوزخ کے درک اسفل مین ہوتے۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو عفان بن مسلم نے خبر دی اور اون سے حماد بن سلمہ نے ثابت البنانی سے اور اون سے اسحاق بن عبد اللہ بن الحارث نے حدیث کی ہے کہا ہے کہ عباس رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا یا رسول اللہ کیا آپ ابوطالب کے واسطے خیر کی امید رکھتے ہین آپنے فرمایا کہ ہر ایک خیر کی امید مین اپنے رب سے رکہتا ہون اس حدیث کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

ابن عساکر نے عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کہ میرے نزدیک ابوطالب کیواسطے ضرور رحم ہے جو حق صلہ رحمی کا ہے مین اوسکو ادا کرونگا تمام نے اپنے فوایدمین اور ابن عساکر نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت قیامت کا دن ہوگا تو مین اپنے باپ اور اپنی مان اور اپنے چچا ابوطالب اور اپنے رضاعی بہائی کے لیے کہ جاہلیت مین تھا شفاعت کرونگا تمام نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند مین ولید بن سلمہ منکر الحدیث ہے۔

خطیب اور ابن عساکر نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے کہ مین نے اس گروہ کے باب مین شفاعت کی ہے یعنی اپنے باپ اور اپنے چچا ابوطالب اور اپنے دودہ شریک بہائی حلیمہ سعدیہ کے فرزند کے لیے کہ یہ لوگ بعث یعنی اوٹھنے کے بعد پراگندہ نہونگے جیسے غبار پراگندہ ہوتا ہے خطیب نے

کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد مین خطاب بن عبدالدایم الارسوقی ہے وہ ضعیف ہے
یحییٰ بن المبارک الصنحانی سے مناکیر احادیث کی روایت کرنے مین معروف ہے اور یحییٰ
مجہول ہے وہ منصور بن المعتمر سے اور منصور لیث بن ابی سلیم سے روایت کرتا ہے منصور نی لیث
سے کوئی روایت نہین کی لیث مین ضعف ہے۔

باب

ابن عساکر نے حسن کے طریق سے بن عمارہ سے بن عمارہ نے اون رجال سے جنکے نام بیان
کئے ہین یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالب رض ابوطالب کی قبر پر گئے
تاکہ ابوطالب کے واسطے دعاے مغفرت کرین اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ماکان للنبی والذین
امنوا ان یستغفروا للمشرکین آخر آیت تک نبی اور اہل ایمان کو یہ حق نہین ہے کہ مشرکون کے
لیے دعاے مغفرت کرین ابوطالب کی موت کفر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت ہوئی اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی انک لاتہدی من احببت۔ اے محمد جن لوگون کو آپ دوست رکھتے ہین
اونکی ہدایت آپ نہین کرسکتے یعنی ابوطالب کی ہدایت نہین کرسکتے ولکن اللہ یہدی من یشاء
ولیکن اللہ تعالیٰ جن لوگون کو چاہتا ہے اونکی ہدایت کرتا ہے اس سے عباس بن عبدالمطلب
مراد ہین عباس بن عبدالمطلب ابوطالب کے عوض مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابوطالب کی
جگہہ ہین عباس ابوطالب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب چچاؤن سے
زیادہ دوست تھے۔

باب

ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ جبوقت ابوطالب مر گئے قریش کے
سفہا مین سے ایک سفیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور اوسنے آپ پر مٹی ڈالدی
آپکی لڑکیون مین سے ایک عورت آئی اوسنے آپکے چہرہ مبارک سے وہ مٹی پونچھہ ڈالی اور وہ روتی

تھی آپ نے فرمایا اے میری بیٹی تو نہ رو اللہ تعالی تیرے باپ کو مانع ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جو چیزین اہل جاہلیت مین تہین اللہ تعالی نے شباب کے زمانہ مین آپکو اون سے محفوظ رکہا تھا

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے واسطے پتہر اوٹھا کے لیجارہے تہے اور آپ کے جسم مبارک پر ایک تہمد تھا آپکے چچا عباس رض نے آپ سے کہا اے بہتیجے اگر تو اپنا تہمد کہول کے اپنے کاندہون پر رکہہ لیتا تو تجہکو پتہر کی رگڑ وغیرہ سے بچاتا آپنے تہمد کو کہولکر اپنے دونون کہاندہون پر رکہہ لیا آپ بیہوش ہوکے گر پڑے اوس دن کے بعد کسی نے آپکو برہنہ نہین دیکہا۔

شیخین نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ جبکہ کعبہ معظمہ بنایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عباس رض گئے پتہر اوٹھارہے تہے عباس رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہمد اپنے کاندہے پر رکہہ لو پتہر کی رگڑ وغیرہ سے تہمد تمکو بچائیگا آپنے اپنا تہمد کاندہے پر رکہہ لیا آپ زمین پر گر پڑے اور آپکی آنکہین آسمان کو لگ گیئن پہر آپ اوٹھے اور پوچہا کہ میرا تہمد کہان ہے اور تہمد لیکر اپنے جسم پر باندہ لیا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین اور میرا بہتیجا اپنے گردنون پر پتہر اوٹھارہے تہے اور ہمارے تہمد پتہرون کے نیچے رکہے تہے جبوقت آدمیون کا ہجوم ہوتا ہم اپنے تہمد باندہ لیتے تہے اوس درمیان کہ مین جارہا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے آگے جارہے تہے آپ گر پڑے مین آپکے ڈہونڈہنے کو آیا مینے دیکہا کہ آپ آسمان کی طرف دیکہہ رہے ہین مینے پوچہا آپکا کیا حال ہے آپ کہڑے ہوگئے اور اپنا تہمد لے لیا اور آپنے فرمایا کہ مجہکو برہنہ چلنے پہرنے سے ممانعت کی گئی ہے مین اس قصہ کو آدمیون سے اس خوف سے

چھپاتا تھا کہ لوگ سنکر آپکو مجنون کہین گے۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ جسوقت قریش نے کعبہ کی بنا ڈالی تو اجیاد الصفوا حی سے پتھر اوٹھا ئے اوس حال مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پتھر اوٹھا رہے تھے آپکی شرمگاہ کھل گئی آپکو ندا کی گئی اے محمد اپنی شرمگاہ کو چھپاؤ یہ اول ندا تھی جو آپکو کی گئی آپکی شرمگاہ اسکے بعد اور اسکے قبل نہین دیکھی گئی۔

ابن سعد اور ابن عدی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابونعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابوطالب زمزم کی درستی کر رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پتھر اوٹھا رہے تھے آپ اوسوقت لڑکے تھے آپنے اپنا تہمد لیکر پتھر سے حفاظت کی آپ بیہوش ہو گئے جبکہ آپکو بیہوشی سے افاقہ ہوا ابوطالب نے آپ سے پوچھا آپنے فرمایا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا اوسنے مجھسے کہا اپنے ستر کی جائے چھپاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی یہ پہلی چیز دیکھی کہ آپسے ستر پوشی کے لئے کہا گیا اور آپ اوسوقت لڑکے تھے راوی نے کہا اوس دن سے آپکی شرمگاہ کسی نے نہین دیکھی۔

ابن سعد نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے حضرت عائشہ نے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہین دیکھی۔

ابن راہویہ نے اپنی (مسند) مین اور ابن اسحاق اور بزار اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب رض سے روایت کی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اہل جاہلیت جن چیزون کا قصد عورتون سے کرتے تھے مینے کسی شے کے ساتھ قصد نہین کیا مگر دو راتون مین اور اون دونون راتون مین اللہ تعالی نے مجھکو اہل جاہلیت کے شغل سے بچایا ہم اپنے گھر کی بکریان چراتے مین تھے ایک رات مین نے

اپنے ساتھی سے جو مکہ کا تھا کہا کہ میری بکریان تو دیکھتا رہیو تاکہ مین مکہ مین جاؤن اور جیسے جوان لوگ
قصہ کہانی سنتے ہین مین بہی سنون اوسنے کہا بہتر مین مکہ مین داخل ہوا یہانتک کہ مکہ کے
مکانون مین سے مین پہلے مکان کو آیا مینے کہیل کود دہپڑے اور مزامیر کے ساتھ سنا مین نے
پوچہا یہ کیا ہے مجہسے کہا کہ فلان نے فلانی عورت کے ساتھ بیاہ کیا ہے مین دیکہنے کے لیے بیٹہہ
گیا مجہکو اللہ تعالی نے سلا دیا اللہ تعالی کی قسم ہے کہ مجہکو بیدار نہین کیا مگر دہوپ لگنے نے
پہر مین اپنے ساتہی کی طرف پلٹ کے گیا اوسنے مجہسے پوچہا تمنے کیا کیا مینے کہا مینے کچہہ نہین
کیا پہر مینے جو امر دیکہا تہا اوس سے اوسکو خبر کی پہر مینے اپنے ساتہی سے دوسری رات کو کہا کہ میری
بکریان تو دیکہتے رہنا تاکہ مین مکہ مین قصہ کہانی سنون وہ میری بکریان دیکہتا رہا جبکہ مین مکہ مین
داخل ہوا مین نے اوس رات مین جو سنا تہا اوسکی مثل اس رات مین بہی سنا مین دیکہنے کے لئے
بیٹہہ گیا اللہ تعالی نے مجہکو سلا دیا اللہ تعالی کی قسم ہے کہ مجہکو بیدار نہین کیا مگر دہوپ لگنے نے
پہر مین اپنے ساتہی کے پاس پلٹ کے گیا اوس نے مجہسے پوچہا تمنے کیا کیا مینے اوس سے
کہا مین نے کچہہ نہین کیا پہر مینے اوسکو جو خبر تہی اوس سے خبر کی اللہ تعالی کی قسم ہے کہ مین نے
ان دو راتون کے بعد تماشے اور کہیل سے کسی شے کا قصد اور اعادہ نہین کیا یہانتک
کہ اللہ تعالی نے مجہکو اپنی نبوت سے مکرم کیا۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد حسن
اور متصل ہے اور اس حدیث کے رجال ثقہ ہین۔

طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عمار بن یاسر سے روایت کی ہے اصحاب نے پوچہا
یا رسول اللہ جاہلیت مین عورتون کے کہیل تماشے مین کیا آپ گئے تہے آپنے فرمایا نہین
مجہکو دو وقت اتفاق ہوا ایک وقت تو مین سو گیا اور دوسرے وقت میرے اور اون آدمیون
کے درمیان قوم کا قصہ گو حایل ہو گیا۔

شیخین نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب وقت یہ آیت وانذر عشیرتک
الاقربین نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش مین ہر ایک بطن مین پکارا اور اون سے

پوچھا کیا تم لوگ یہ یقین کرتے ہو کہ اگر مین تمسے کہون کہ اس پہاڑ کے نیچے سوار ہین کیا تم لوگ میری تصدیق کرو گے قریش نے کہا بیشک ہم آپکے اس قول کی تصدیق کرینگے ہمنے آپسے جھوٹ کو ہرگز نہین آزمایا آپنے فرمایا کہ مین تم لوگون کو ڈرانے والا ہون میرے سامنے عذاب شدید ہے یہ سنکر ابو لہب نے کہا آپکو ہلاکت ہو کیا اسواسطے آپنے ہمکو جمع کیا ہے اللہ تعالی نے سورہ تبت یدا ابی لہب کو نازل فرمایا۔

ابو نعیم نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے سنا ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل اوس ذبیحہ کے کھانے کی برائی کرتا ہے کہ بغیر اللہ ذبح کیا گیا ہو تھانون پر جو جانور ذبح کیے جاتے ہین مینے اونمین سے کچھہ نہ چکھا یہان تک کہ اللہ تعالی نے اپنی رسالت کیساتھ مجھکو بزرگی دی۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا آپنے کبھی بتون کی پوجا کی ہے آپنے فرمایا ہرگز نہین اصحاب نے پوچھا کیا آپنے کبھی شراب پی ہے آپنے فرمایا ہرگز نہین اور ہمیشہ مین اس امر کو پہچانتا تھا کہ جو شخص بت پرستی اور شراب پینے کا قصد کرے گا کفر ہو گا اور مین نہین جانتا تھا کہ کتاب کیا شے ہے اور نہ مین ایمان کو پہچانتا تھا۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھسے ام ایمن نے حدیث کی ہے کہ بوانہ ایک بت تھا کہ اوسکے پاس سال مین ایکدن قریش حاضر ہوتے تھے اور ابو طالب اوس بت کے پاس اپنی قوم کے ساتھ حاضر ہوتے تھے اور ابو طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے تھے کہ اس عید مین قوم کیساتھ حاضر ہو آپ انکار کرتے تھے یہانتک کہ مینے دیکھا کہ ابو طالب نے آپ پر غصہ کیا اور آپکی پھوپیون نے اوسدن سخت غصہ کیا اور آپکی پھوپیین یہ کہنے لگین کہ آپ ہمارے معبودون سے جو اجتناب کرتے ہو ہمکو آپ پر خوف ہوتا ہے یعنی (آپکو کچھہ ضرر نہ پہونچے اور یہ کہنے لگین اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپکا کیا ارادہ ہے کہ اپنی قوم مین عید مین آپ حاضر نہون اور اونکی جماعت کو زیادہ نکرو وہ یہی کہتی رہین یہانتک کہ آپ چلے گئے اور لوگون سے اوتنی دیر تک غائب رہے جتنی دیر تک اللہ تعالی نے چاہا ام ایمن نے کہا کہ پہر آپ ایسے حال مین ہماری طرف پلٹ کے آئے کہ آپ پر رعب اور خوف تھا آپکی پہوپیون نے پوچھا آپکو کیا صدمہ پہونچا ہے آپنے فرمایا مجھکو یہ خوف ہے کہ مجھکو جنون نہو جاے آپکی پہوپیون نے کہا اللہ تعالی ایسا نکرے گا کہ آپکو شیطان کے ساتھ مبتلا کرے اور آپ مین خیر کی وہ خصلتین ہین جو آپ ہی مین ہین آپنے کیا دیکہا ہے آپ نے فرمایا کہ جسوقت مین بتون مین سے ایک بت کے پاس گیا مجھکو ایک مرد گورا دراز قد نظر آیا اور اوس نے مجھکو زور سے آواز دی اے محمد اس بت سے علیحدہ رہو اور اس کو نچہو ام ایمن نے کہا کہ پہر اون لوگون کی عید مین آپ نہین گئے یہانتک کہ آپ نبی ہو گئے۔

ابو نعیم نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل اور میکائیل میرے پاس سے گذرے اور مین ایسی حالت مین تہا کہ کوئی سو رہا ہو اور بیدار بہی ہو مین اسوقت رکن اور زمزم کے درمیان تھا ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا وہ وہی ہے دوسرے نے کہا ہان وہ وہی ہے اور وہ اچھا مرد ہے اگر بتون کو نچہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے بتون کو نچہوا یہانتک کہ اللہ تعالی نے مجھکو نبوت کیساتھ بزرگی دی۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے عطا ابن ابی رباح کے طریق سے ابن عباس رض سے یہ روایت کی کہ ام ایمن نے کہا رسول اللہ (جبکہ ربیعة الحجر) صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا زاد بہائیون کے ساتھ (اساف بت) کے پاس کہڑے ہوئے کہ عرفات سے صلی اللہ علیہ وسلم ٹہر کعبہ کی طرف اپنی نگہہ ایک ساعت تک اوٹہاے رہے پہر آپ پلٹ آئے آپکے چچا زاد بہائیون نے آپ سے پوچھا اے محمد آپکو کیا ہو گیا ہے آپنے فرمایا مجھکو بت کے پاس کہڑے ہونے سے ممانعت کی گئی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم اور بیہقی نے زید بن حارثہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک بت تانبے کا تھا اوسکا نام (اساف) تہا یا (نایلہ)

جس وقت مشرکین کعبہ کا طواف کرتے تو اوس بت کو چھوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کیا اور آپکے ساتھ مینے بھی طواف کیا جس وقت مین اوس بت کی طرف سے گذرا تو مینے اوسکو چھوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا اس بت کو تم نچھوو زید نے کہا کہ ہمنے آپکے ساتھ طواف کیا پھر مینے اپنے دلمین کہا کہ مین اس بت کو ضرور چھونگا تاکہ دیکھون مین کیا ہوتا ہے مین نے اوسکو چھوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمکو مینے منع نہین کیا تھا زید نے کہا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ اوسنے آپکو بزرگی دی ہے اور آپ پر کتاب نازل کی ہے مینے بت کو بوسہ نہین دیا یہانتک کہ اللہ تعالی نے آپکو جس امر کیساتھ بزرگی دی اوس امر کیساتھ بزرگی دی اور آپ پر اس امر کو نازل کیا۔

احمد نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھسے خدیجہ بنت خویلد کے ایک پڑوسی نے حدیث کی اوسنے کہا کہ مینے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ سے فرماتے تھے اے خدیجہ واللہ مین لات کو کبھی نہ پوجون گا واللہ مین عزے کو کبھی نہ پوجونگا۔

ابو یعلی اور ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے حاضر ہونے کی جگہون مین حاضر ہوتے تھے دو فرشتہ آپکے پیچھے تھے آپنے سنا ایک اونمین سے اپنے ساتھی سے کہتا تہا ہمارے ساتھ چلو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کہڑے ہون اوسنے کہا ہم آپکے پیچھے کیونکر کہڑے ہون کہ آپ کا عہد استلام اصنام کیساتھ آپکے آگے ہے آپنے یہ سنکر اسکے بعد اعادہ نہین کیا کہ مشرکین کے سا[تھ] مشاہد مین حاضر ہوتے۔

طبرانی اور بیہقی نے کہا ہے کہ یہ قول کہ (آپکا عہد استلام اصنام کے ساتھ ہے) ا[س سے] یہ مراد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگون کے ساتھ حاضر ہوئے تھے جنہون [نے] بتون کو بوسہ دیا تہا یہ مراد نہین ہے کہ آپنے بتون کو بوسہ دیا تھا اور مشاہد مشرکین سے مراد مشاہد مین جو مشاہد حلف مین اور وہ مشاہد مراد مین جو مشاہد حلف کی مثل مین مشاہد سے یہان پر

استلام اصنام کے مشاہد مراد نہیں ہین اور ابن حجر نے (مطالب عالیہ) مین کہا ہے کہ یہ حدیث جو ہے علما نے اسکا انکار عثمان بن ابی شیبہ سے کیا ہے اور اسکے منکر ہونے مین مبالغہ کیا ہے اور عثمان سے جو لفظ منکر روایت کیا گیا ہے وہ یہ لفظ ہے کہ فرشتہ کے قول کو بیان کرتا ہے کہ (آپ کا عہد استلام اصنام کے ساتھ) ہے اسلئے یہ لفظ منکر ہے کہ ظاہر اس قول کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استلام اصنام کی مباشرت کی ہے یہ مراد ہی نہین ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ مشرکین نے جہان استلام اصنام کی مباشرت کی تھی آپ وہان حاضر ہوئے تھے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد جاہلیت مین دیکھا آپ عرفات مین قوم کے درمیان اپنے اونٹ پر سوار ہو کے کھڑے ہوئے تھے یہانتک آپ ٹھیرنے کا ارادہ کرتے تھے کہ آپکی قوم کے لوگ عرفات سے چلے جاتے اور آپکو وہ پہچانتے تھے آپکا وہان پر قیام یہ امر اللہ تعالی کی اوس توفیق سے تھا جو آپکو دی گئی تھی۔

شیخین نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قریش اور وہ لوگ کہ قریش کے دین کے مطیع تھے وہ لوگ قبیلہ حمس کے تھے مزدلفہ مین ٹھیرتے تھے اور یہ دعوی کرتے تھے کہ ہم لوگ اہل حرم ہین۔

حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) مین اور بغوی نے اپنی (معجم) مین اور باوردی نے (صحابہ) مین ربیعۃ الجرشی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد جاہلیت مین دیکھا کہ عرفات مین کھڑے تھے مینے یہ پہچانا کہ اللہ تعالی نے اس امر کی توفیق آپکو دی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت مین ہے کہ آپکی قوم آپکے شباب کے زمانہ مین آپکی تعظیم کرتی اور آپکو حکم ٹھیراتی اور آپ سے دعا کی التماس کرتی تھی اور قوم نے آپکا نام امین رکھا تھا

یعقوب بن سفیان اور بیہقی نے ابن شہاب سے یہ روایت کی ہے کہ قریش نے جسوقت کعبہ کو بنایا

وہ بناتے بناتے رکن کی جگہہ تک پہونچ گئے اونہون نے آپسمین مقام رکن مین یہ جہگڑا کیا کہ قبائل
مین کون قبیلہ اسکو اوٹہائے اونہون نے آپسمین کہا کہ آؤ اول جو شخص ہمارے آگے سے آوے ہم
اوسکو حکم ٹہیراوین گے اونکے آگے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور آپ اوسوقت لڑکے
تھے قریش نے آپکو حکم ٹہیرایا آپنے رکن کے واسطے امر فرمایا وہ ایک کپڑے مین رکھا گیا پہر ایک
قبیلہ سے ایک ایک سردار کو نکالا اور اوسکو کپڑے کی ایک ایک طرف دی کہ وہ پکڑلے پہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چڑہے اور ان سردارون نے رکن کو آپکی طرف اوٹھایا پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو رکھدیا اون لوگون کی زبانون پر کوئی لفظ زیادہ نہوتا تہا مگر آپکی جانب سے خوشنودی
یا یہ کہ آپکا سن مبارک جتنا بڑہتا جاتا تھا وہ لوگ آپسے خوشنود ہوتے جاتے تھے
یہانتک وہ لوگ آپکی تعظیم کرتے تھے کہ وحی نازل ہونے سے قبل اونہون نے آپکا نام امین رکھدیا
اور لوگون نے یہ ارادہ کرلیا کہ کسی اونٹ کو وہ ذبح نہین کرتے مگر اوسمین دعاے برکت کیلئے آپسے
التماس کرتے تھے۔

ابو نعیم اور ابن سعد نے ابن عباس رض سے اور محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے ان
دونون راویون نے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن کو رکھا تو ایک
مرد اہل نجد سے گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پتھر دے تاکہ اوس پتھر کے ساتھ رکن کو آپ مضبوط
کردین حضرت عباس رض نے اوس نجدی کو پتھر دینے سے منع کیا اور خود حضرت عباس نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پتھر سے رکن کو مضبوط جما دیا
اس امر سے مرد وہ نجدی غضبناک ہوا اور اوسنے کہا بڑا تعجب اوس قوم سے ہے کہ اہل شرف اور
اہل عقول اور اہل سن اور اہل اموال ہوا اور وہ قوم ایسے شخص کی اطاعت کا قصد کرے جو
اونسے سن مین اصغر ہو اور مال مین اقل ہو ان لوگون نے اس شخص کی اس درجہ تکریم کی ہے
اور اپنی نگاہ مین اسکو رکھا ہے کہ اپنا رئیس بنا لیا ہے اور یہ گویا اوسکے خادم ہین آگاہ ہو جاؤ واللہ
یہ لڑکا ان سے ایسی سبقت کریگا کہ سب سے بڑھ جائیگا اور ان لوگون کے درمیان انکے حصے

اور نصیبے تقسیم کریگا یہ مرد نجدی مخالف گفتگو کرنے والا کہا جاتا ہے کہ ابلیس لعین تھا۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے داود بن الحصین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شان سے جوان ہوئے کہ مروت مین اپنی قوم سے افضل تھے اور خلق مین اون سے احسن تھے اور مخالطت مین اون سے اکرم تھے اور ہمسایگی مین اون سے احسن تھے اور حلم اور امانت مین اون سے اعظم تھے اور بات مین اونسے زیادہ صادق تھے اور فحش اور بری بات کہنے مین اونسے زیادہ لبعید تھے اور ایسی حالت مین کبھی نہین دیکھے گئے کہ کسی کیساتھ جنگ وجدال اور خصومت اور دشنام دہی کی ہو یہانتک کہ آپکی قوم نے آپکا نام امین رکھا۔

ابو نعیم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھسے میرے مولی عبد اللہ بن السائب نے حدیث کی ہے کہا ہے کہ مین جاہلیت کے زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک تھا جبکہ مین مدینہ مین آیا تو آپنے مجھ سے پوچھا تم مجھکو پہچانتے ہو مین نے عرض کیا بیشک مین پہچانتا ہون آپ میرے شریک تھے آپ بہت اچھے شریک تھے۔

ابو داؤد اور ابو یعلی اور ابن مندہ نے (کتاب المعرفۃ) مین اور خرائطی نے (مکارم الاخلاق) مین عبد اللہ بن ابی الحما سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکے مبعوث ہونے سے پہلے ایک قسم کی بیع کی میرے ذمہ آپکی کچھ شے رہ گئی مینے آپ سے یہ وعدہ کیا کہ آپکی جگہہ پر مین اوس شے کو لیکر آتا ہون مین چلا گیا اور مینے جسدن کا وعدہ کیا تھا اوسدن کو اور اوسکے دوسرے دن کو مین بھول گیا مین آپکے پاس تیسرے دن آیا اور آپکو مینے آپکی اوسی جاے مین پایا جس جگہہ آپکو مین چھوڑ کے گیا تھا آپنے مجھسے فرمایا کہ تمنے مجھکو تکلیف دی مین اسجگہہ تین دن سے تمہارا انتظار کر رہا ہون۔

ابن سعد نے ربیع بن خثیم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عہد جاہلیت مین اسلام کے قبل محاکمہ کیا جاتا تھا (یعنی جب آدمیون مین کسی معاملہ کی نسبت

جھگڑا ہوتا تو آپ اوسکا فیصلہ فرماتے تھے)

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رض کے واسطے میسرہ کے ہمراہ سفر کیا تھا اور اوس سفر مین وہ نشانیین ظاہر ہوئی تہین

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو یہ امر پیش کیا کہ آپ اونکا مال لیکر تجارت کے واسطے شام کی طرف جاوین آپ شام کی طرف نکلے اور آپ کے ہمراہ میسرہ حضرت خدیجہ رض کا غلام تھا یہانتک کہ آپ شام مین آئے اور ایک درخت کے سایہ مین جو ایک راہب کے صومعہ کے قریب تھا آپ اوترے راہب نے میسرہ کو اوپر سے دیکھا اور اوسنے پوچھا کہ یہ مرد کون ہے جو اس درخت کے سایہ کے نیچے اوترا ہے میسرہ نے کہا کہ یہ مرد قریش مین سے اہل حرم سے ہے یہ سنکر راہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے ہرگز کوئی شخص نہین اوترا مگر نبی لوگ جس امر مین زعم کرتے تھے یعنی آپکے نبی ہونے کا لوگون کو زعم تھا میسرہ جسوقت دوپہر کا وقت ہوتا اور گرمی کی شدت ہوتی تھی تو دو فرشتون کو دیکھتا تھا کہ دہوپ سے آپ پر وہ سایہ کرتے تھے اور آپ اپنے اونٹ پر سوار جاتے تھے جبکہ رسول اللہ صلعم شام سے حضرت خدیجہ رض کا مال لیکر آئے آپ جو کچھ لائے تھے حضرت خدیجہ رض نے اوسکو فروخت کیا دوگنا نفع ہوا اور میسرہ نے راہب کا قول حضرت خدیجہ سے بیان کیا اور اوسنے دو فرشتون کو سایہ کرتے ہوئے دیکھا تھا وہ بیان کیا کہ حضرت خدیجہ رض نے میسرہ سے یہ سنکر آپکے ساتھ نکاح کرنے مین رغبت کی بیہقی نے اس حدیث کو ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے نفیسہ بنت منیہ یعلی بن منیہ کی بہن سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچیس سال کی عمر کو پہونچے اور آپکا نام مبارک مکہ مین نہ تھا مگر امین آپ حضرت خدیجہ رض کی تجارت کے واسطے شام کی طرف گئے اور آپکے ساتھ حضرت خدیجہ رض کا

غلام میسرہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میسرہ بصری مین آئے اور ایک درخت کے سایہ
مین اوترے آپکو دیکھکر نسطور الراہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے ہرگز نہین اوترا اگر نبی پھر
راہب نے میسرہ سے پوچھا کیا آپکی دونون آنکھون مین سرخی ہے میسرہ نے کہا ہان سرخی ہے
وہ جدا نہین ہوتی راہب نے یہ سنکر کہا آپ نبی ہین اور آپ آخر انبیا ہین پھر آپنے اپنا سامان
فروخت کیا آپکے اور ایک مرد کے درمیان خصومت واقع ہوئی اوسنے آپسے کہا کہ آپ لات
اور عزیٰ کے ساتھ حلف کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مرد سے فرمایا کہ مین نے
لات اور عزیٰ کے ساتھ ہرگز حلف نہین کیا ہے اور مین تجھکو امر کرتا ہون تو ان دونون یعنی
لات اور عزیٰ سے اعراض کر یہ سنکر اوس مرد نے کہا کہ بات آپ ہی کی بات ہے یعنی آپ سچ فرماتے
ہین اور حق پر ہین پھر اوس مرد نے میسرہ سے کہا کہ واللہ یہ شخص نبی ہے کہ ہمارے احبا اپنی کتابون
مین آپکو موصوف پاتے ہین میسرہ جبکہ دوپہر کا وقت ہوتا اور حرارت کی شدت ہوجاتی تو دو فرشتونکو
دیکھتا تھا کہ دہوپ سے آپ پر سایہ کرتے تھے میسرہ نے ان سب باتون کو محفوظ کیا پھر آپ
اور سب لوگ جو آپکے ساتھ تھے شام سے مکہ کی طرف پلٹے اور مکہ مین دوپہر کے وقت داخل ہوئے
اسوقت خدیجہ رضہ اپنے بالاخانہ پر تھین اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ
اپنے اونٹ پر سوار ہین اور دو فرشتے آپ پر سایہ کئے ہوئے ہین حضرت خدیجہ رضہ نے اپنی
قرابتی یا اپنے پاس کی عورتون کو آپکو دکھلایا اون عورتون نے اس امر سے تعجب کیا اور حضرت
خدیجہ رضہ نے اس واقعہ سے میسرہ کو خبر کی میسرہ نے کہا کہ مینے اوسوقت سے یہ امر دیکھا ہے کہ ہم
مکہ سے شام کو گئے تھے اور میسرہ نے حضرت خدیجہ رضہ کو اس بات سے خبر کی جو راہب نے کہی تھی
اور دوسرے اوس شخص نے جو کچھ کہا تھا اور آپکو بیع مین حلف دیا تھا اوس سے خبر کی۔

یہ باب اس آیت کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔

ابن سعد نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ اہل مکہ کی

عورتون نے اپنی عیدین جو رجب مین ہوتی تہی اختلاف کیا اس درمیان کہ وہ عورتین ایک بت کے پاس ٹہیری ہوئی تہین اونکو ایک مرد کی مثل نظر آیا یہانتک کہ وہ اون سے وہ قریب ہوگیا پہر اوسنے بلند آواز سے پکارا (اے تیما کی عورتو) قریب ہے کہ تمہارے شہر مین ایک نبی ہوگا اوسکا نام احمد ہوگا اور وہ اللہ تعالی کی رسالت کے ساتھ مبعوث ہوگا جو کوئی عورت اس امر کی قدرت رکہتی ہو کہ اوسکی زوجہ بن سکے اوسکو چاہیئے کہ اوسکی زوجہ ہو جاے یہ سنکر عورتون نے اوسکے کنکریان مارین اور اوسکو برا کہا اور سختی کی اور حضرت خدیجہ رضہ نے اوسکے قول سے چشم پوشی کی اور عورتین جس امر مین اوسکے ساتھ جس طور پر پیش آئین حضرت خدیجہ رضہ اوسکے ساتھ اس امر مین اوس طور پر پیش نہین آئین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجزات اور خصوصیات کے بیانمین ہی کہ مبعوث ہونیکے وقت ظہور مین آئے

شیخین نے حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول جس چیز کیساتہ وحی کی ابتدا کی گئی وہ رویاے صالحہ خواب مین تھا آپ کوئی خواب نہین دیکھتے تہے مگر سپیدہ صبح کی مثل ظہور مین آتا تھا پہر آپکو خلوت سے محبت ہوگئی آپ حرا مین جاتے اور وہان پر چند راتون مین عبادت کرتے تہے اور اس عبادت کے واسطے توشہ لیجاتے تہے عبادت کرنے کے بعد پہر آپ حضرت خدیجہ کے پاس واپس آتے تہے اور وہ آپکو پہلے کی مثل توشہ دیتی تھین یہانتک کہ آپکے پاس یکایک حق آگیا اسوقت آپ غار حرا مین تشریف رکھتے تہے آپکے پاس ایک فرشتہ آیا اور اوسنے آپسے کہا پڑہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے اوس فرشتہ سے کہا مجھکو پڑہنا نہین آتا اوس فرشتہ نے مجھکو پکڑا اور مجھکو دبوچا یہانتک دبایا کہ مجھہ مین طاقت نہ رہی پہر اوس فرشتہ نے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا پڑہو مینے کہا مجھکو پڑہنا نہین آتا اوس فرشتہ نے مجھکو پکڑا اور بار ثانی دبوچا یہانتک دبایا کہ مجھہ مین طاقت

نہ رہی پہراوسنے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا پڑہ ہو ینے کہا مجھکو پڑہنا نہین آتا پہراوس فرشتہ نے مجھکو پکڑا
اور تیسری بار دبوچا یہانتک دبایا کہ مین بے طاقت ہوگیا پہراوسنے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا پڑہو

اقرا باسم ربک الذی خلق یہانتک کہ وہ فرشتہ مالم یعلم تک پہونچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس سورۃ کے ساتھ پلٹ کر آئے اوسوقت آپکا دل کانپ رہا تھا یہانتک کہ آپ حضرت خدیجہ رض
کے پاس آئے اور اپنے زملونی - زملونی فرمایا یہانتک آپ کو کپڑے اوڑہاے گئے کہ آپ کا
خوف دفع ہوگیا آپنے حضرت خدیجہ رض کو اس واقعہ سے خبر کی اور اون سے فرمایا کہ مجھکو
اپنی جان کا خوف ہوگیا ہے حضرت خدیجہ رض نے کہا ہرگز آپکی جان کا خوف نہین ہے واللہ آپکو اللہ تعالےٰ
کبھی خوار نکرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہین اور سچی بات کہتے ہین اور سختی کی برداشت کرتے ہین اور
معدوم شے کو کسب کرتے ہین اور مہمان کو کہانا کہلاتے ہین او رجو شخص حق پر ہوتا ہے اور مصیبت
مین مبتلا ہوتا ہے اوسکی آپ اعانت کرتے ہین یہ کہکر حضرت خدیجہ آپکو ورقہ بن نوفل بن اسد بن
عبدالعزیٰ کے پاس لائین ورقہ ایک ایسا مرد تھا کہ عہد جاہلیت مین نصرانی ہوگیا تھا اور وہ عربی
کتاب کو لکھتا تہا اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا تھا کہ وہ لکھے وہ انجیل سے عربی مین لکھتا تھا حضرت
خدیجہ نے ورقہ سے کہا اے میرے ابن عم تو اپنے بھتیجے سے سن یہ کیا کہتا ہے ورقہ نے آپ سے
پوچھا آپ کیا دیکھتے ہین جو شے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی تہی اوس سے ورقہ کو خبر کی
ورقہ نے سنکر کہا یہ وہ ناموس ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی کاش کے مین اوس وقت مین
جوان ہوتا کاش مین زندہ رہتا جسوقت آپکی قوم کے لوگ آپکو نکالتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ورقہ سے پوچھا کیا میری قوم کے لوگ مجھکو نکالنے والے ہین ورقہ نے کہا بیشک نکالین گے
جو شے آپ لاے ہین اوسکی مثل کوئی مرد نہین لایا مگر اوس سے لوگون نے عداوت کی ہے اگر
آپکی نبوت کے دن مین رہون گا تو آپکی پورے طور سے نصرت کرون گا پہر اسکے بعد ورقہ زیادہ زندہ
نہ رہا مر گیا -

احمد اور بیہقی نے زہری کے طریق سے عروہ رض سے اونہون نے حضرت عائشہ رض سے

اسکی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث کے آخر مین یہ زیادہ کیا ہے کہ وحی آنے مین سستی کے طور پر سُستی ہوگئی راوی نے کہا ہے کہ ہمکو یہ خبر ہوئی ہے کہ وحی کی سستی سے آپکو کمال درجہ حزن ہوا آپنے بارہا یہ ارادہ کیا کہ بلند پہاڑون کی چوٹیون سے اپنے آپکو گرادین جسوقت آپ پہاڑ کی بلندی پر پہونچتے کہ اپنے آپکو گرادین جبریل علیہ السلام آپکو ظاہر ہوجاتے اور یہ کہتے تھے اے محمدؐ آپ تحقیق اللہ تعالیٰ کے رسول حق ہین اس بات سے آپکے قلب مبارک کو تسکین ہوجاتی اور آپکا نفس شریف قرار پکڑ لیتا اور آپ اپنے دولت خانہ کو پلٹ کے چلے جاتے تھے جسوقت وحی کے آنے مین زیادہ سستی ہوجاتی تو آپ اسکی مثل ارادہ کرتے اور جبریلؑ ظاہر ہوکے ایسے ہی کہتے جیسے کہ پہلے آپ سے کہا تھا (کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول حق ہین) حافظ ابن حجر نے (بخاری شریف کی شرح) مین کہا ہے کہ بعض علمانے ذکر کیا ہے کہ وہ دبوچنا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ابتداء وحی مین واقع ہوا ہے وہ آپکے خصائص مین سے ہے اسلئے کہ انبیا مین سے کسی نبی سے یہ نقل نہین کیا گیا کہ ابتداء وحی مین اسکی مثل جاری ہوا ہو اور اس دبوچنے مین یہ حکمت الٰہی تھی کہ آپ دوسری شے کی التفات سے فارغ رہین اور اس امر مین شدت اور کوشش کا اظہار اس امر کی تنبیہ کے واسطے تھا کہ وہ قول ثقیل جو آپکو آیندہ القا کیا جائیگا آپ اوسکے متحمل ہوسکین اور یہ کہا گیا ہے کہ ابتداء وحی مین جو آپ کی ایسی حالت ہوتی تھی کہ آپ دبوچے جاتے تھے یہ امر اس سبب سے تہا کہ تخیل اور وسوسہ کے ظن کو دور کرنا تھا اسلیے کہ تخیل اور وسوسہ دونون جسم کے صفات سے نہین ہین جبکہ آپ دبوچ لیئے جاتے اور آپ کے جسم مبارک پر وحی کی وہ کیفیت طاری ہوتی تھی تو اوس کیفیت سے آپ نے یہ جان لیا کہ یہ حالت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فترت وحی سے حدیث فرماتے تھے آپنے کلام کرنے مین فرمایا کہ اس درمیان کہ مین جارہا تہا مینے آسمان سے ایک آواز سنی مین نے اپنا سر اوٹھاکے دیکھا ایکایک مینے

دیکھا کہ وہ فرشتہ جو میرے پاس حرا مین آیا تہا وہ ایک کرسی پر آسمان اور زمین کے بیچ مین ایسی شان سے ہے
مین اوسکو دیکھکر ڈر گیا مین اپنے مکان کو پلٹ کے آیا مینے اپنے اہل سے کہا زملونی زملونی کر اکہ
میرے اہل نے کپڑے اوڑہا دیے اور دبوچ لیا پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ یا ایہا المدثر قم فانذر
فاہجر تک نازل فرمائی پہر تو وحی پے در پے نازل ہونے لگی۔

احمد بن حنبل اور یعقوب بن سفیان نے اپنی اپنی تاریخون مین اور ابن سعد اور بیہقی نے
شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ایسے حال مین نازل ہوئی
کہ آپ چالیس سال کے تہے آپکی نبوت کے ساتھ اسرافیل علیہ السلام تین سال تک رہے اوس وقت
مین قرآن شریف نازل نہین ہوتا تہا اسرافیلؑ آپکو کلمہ اور کسی شے کی تعلیم دیتے تہے جبکہ تین سال
گزر گئے تو جبرئیل علیہ السلام آپکی نبوت کیساتھ ہوئے جبریل علیہ السلام کی زبان سے بیس سال
تک قرآن شریف نازل ہوتا رہا دس سال مکہ مین اور دس سال مدینہ مین۔

ابو نعیم نے علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ پہلی شے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئی وہ رویائے صالحہ تھا آپ خواب مین کوئی شے نہین دیکھتے تہے مگر ویسے ہی ہوتی
تہی جیسے آپ دیکھتے تہے۔

ابو نعیم نے علقمہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ انبیا علیہم السلام کو اول جو شے دی جاتی
وہ خواب مین دی جاتی تہی خواب دیکھتے دیکھتے اونکے قلوب ٹہیر جاتے اور اونکو سکون ہوجاتا اوسکے
بعد پہر انبیا علیہم السلام پر وحی نازل ہوتی تہی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے
کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ اول بار جو شے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یہ تہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو
سونے مین ایک رویا دکہلایا وہ رویا آپ پر دشوار ہوا آپنے اوس رویا کا ذکر حضرت خدیجہ رضؓ
سے کیا حضرت خدیجہ رضؓ نے کہا آپکو بشارت ہوا سلئے کہ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہرگز نہ کریگا مگر بہلائی
پہر رسول اللہ حضرت خدیجہ رضؓ کے پاس سے نکلکر باہر تشریف لے گئے پہر اونکے پاس پلٹ کر

پہر جبرئیل کہ مینے دیکہا میرا پیٹ چاک کیا گیا پہر وہ دہویا گیا اور پاک کیا گیا پہر وہ اپنی جگہہ
اسکی مثل پہیر دیا گیا یہ سنکر حضرت خدیجہ نے کہا واللہ یہ خیر ہے آپکو بشارت ہو پہر جبرئیل علیہ السلام
علانیہ طور سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلی مکہ مین تہے جبرئیل علیہ السلام نے آپکو
ایسی بزرگ جاے پر بٹہلایا کہ تعجب خیز تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تہے کہ مجھکو جبرئیل
علیہ السلام نے ایسے بساط پر بٹہلایا تہا کہ وہ بساط درنوک کی ہیئت مین تہا (درنوک کپڑونکی
قسم یا بساط کی قسم مین سے ہے) اوس بساط مین یاقوت اور موتی لگے تہے اور بساط پر بٹہلانے
کے بعد جبرئیل ع نے آپکو رسالت کی بشارت دی یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مطمئین ہوگئے
پہر جبرئیل علیہ السلام نے آپسے کہا پڑہو آپنے جبرئیل سے پوچہا کیونکر پڑہون جبرئیل ع نے کہا پڑہو
اقرا باسم ربک الذی خلق اور مالم یعلم تک پڑہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی
رسالت کو قبول فرمایا اور اپنے مکان کو پلٹ کر تشریف لاے آپ کسی درخت اور کسی پتہر
کی طرف سے نہین گذرتے تہے مگر وہ درخت اور پتہر آپکو سلام کرتا تہا آپ اپنے اہل کی طرف
سرور کی حالت مین پلٹ کر آئے اور آپنے جو امر عظیم دیکہا تہا اوسکا آپکو پورے طور سے یقین
تہا جبکہ آپ حضرت خدیجہ رض کے پاس آئے اور اون سے کہا کہ جس امر کی مینے تمکو خبر دی تہی کہ مینے
اوسکو خواب مین دیکہا تہا وہ جبرئیل علیہ السلام ہین کہ علانیہ طور سے مجھکو دکہائی دئے میرے
رب نے اونکو میرے پاس بہیجا تہا جو امر کہ جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالی کی جانب سے لائے تہے
اور جو کچھ آپ نے اون سے سنا تہا اوس سے آپنے حضرت خدیجہ رض کو خبر کی حضرت خدیجہ رض نے
سنکر کہا آپکو بشارت ہو خدا کی قسم اللہ تعالی آپکے ساتھ نکرے گا مگر خیر جو امر اللہ تعالی کی
جانب سے آپکو آیا ہے آپ اوسکو قبول کرین وہ امر حق ہے اور آپکو بشارت ہو کہ آپ اللہ تعالی
کے رسول برحق ہین پہر حضرت خدیجہ رض اپنے مکان سے گئین اور عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس
کے غلام کے پاس آئین کہ وہ نصرانی تہا اور نینوی کا رہنے والا تہا اوسکا نام عداس تہا
حضرت خدیجہ رض نے اوس سے کہا اے عداس مین تجھکو خدا کی قسم دیتی ہون تو مجھکو خبر دے

کیا تم لوگون مین جبرئیل کا علم ہے عداس نے سنکر کہا قدوس قدوس جبرئیل کی ایسی شان نہین ہے
کہ اونکا ذکر ایسی زمین پر کیا جائے کہ اہل زمین بت پرست ہون حضرت خدیجہ نے عداس سے کہا کہ
تجھکو جبرئیل کے باب مین جو علم ہے تو اوس سے مجھکو خبر دی عداس نے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام
اللہ تعالی اور انبیا علیہم السلام کے درمیان امین ہین اور جبرئیل علیہ السلام حضرت موسی اور
حضرت عیسی علیہما السلام کے وزیر اور دوست ہین اور ہم صحبت ہین یہ سنکر حضرت خدیجہ رض
اوسکے پاس سے پلٹ آئین اور ورقہ بن نوفل کے پاس گئین اور ورقہ کو خبر کی ورقہ نے سنکر کہا
یقین ہے کہ تمہارے صاحب وہ نبی ہین کہ اہل کتاب اونکا انتظار کرتے ہین اور اونکو اپنے
پاس تورات اور انجیل مین مکتوب پاتے ہین پہر ورقہ نے اللہ تعالی کی قسم کہائی اور کہا کہ اگر
آپکی دعوت نبوت ظاہر ہوگی اور مین زندہ رہونگا اللہ تعالی اپنے رسول کی طاعت مین اور اچھے
طور سے اوسکی مدد کرنے مین مجھکو آزمائے گا اور اوسکی مدد مین مجھکو کافی کردے گا اسکے بعد ورقہ
مر گیا پہر بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے عروہ بن الزبیر سے اوپر کے قصہ کی مثل روایت کی ہے
اور اس قصہ کے اول مین یہ ہے کہ آپ نے خواب مین جو امر دیکہا وہ آپ پر دشوار ہوا اور آپ نے
یہ دیکہا اس درمیان کہ آپ مکہ مین تہے ایک شخص آپکے مکان کی چہت کی طرف آیا اور اوس نے ایک
ایک لکڑی چہت کی نکالنی شروع کی یہانتک کہ جسوقت اوس نے کل چہت نکال ڈالی تو اوس
چہت مین چاندی کی ایک سیڑہی داخل کی گئی اور آپکی طرف دو مرد اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مینے اونکو دیکہکر یہ ارادہ کیا کہ فریاد کرون اور کسی کو پکارون مین کلام کرنے سے روک دیا گیا
اون دونون مردون مین سے ایک مرد میرے سر کی طرف بیٹہہ گیا اور دوسرا مرد میرے پہلو کی طرف
بیٹہہ گیا اون دونون مین سے ایک مرد نے اپنا ہاتہہ میرے پہلو مین ڈالا اور اوس سے دو پسلیین
نکال لین پہر اوسنے اپنا ہاتہہ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور مین اوسکے ہاتھ کی سردی کو پاتا تہا
اوس نے میرا دل نکال لیا اور اوسکو اپنی ہتیلی پر رکہا اور اپنے ساتہی سے اوسنے کہا کہ اس
مرد صالح کا قلب کیا اچہا قلب ہے پہر اوسنے میرے قلب کو اوسکی جائے پر وہ جیسے تہا رکہدیا

اور دونون پسلیین جو نکالی تھین اونکو اونکی جاے پر پھر دیا پھر وہ اوپر چلے گئے اور اونہون نے اپنی
سیڑھی کو اوٹھالیا مین بیدار ہو گیا اور مینے مکان کی چھت کو اوسکی جاے پر پھر ویسے ہی دیکھا
جیسے پہلے تھی اس قصہ کو حضرت خدیجہ رضہ سے ذکر کیا حضرت خدیجہ رضہ نے سنکر کہا اللہ تعالی
آپکے ساتھ نہین کریگا مگر بھلائی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کے پاس سے نکلے
اور پھر پلٹ کر آئے اور حضرت خدیجہ رضہ کو خبر کی کہ میرا پیٹ چیرا گیا پھر وہ پاک کیا گیا اور دھویا گیا اور
دل پھر اپنی جاے پر رکھدیا گیا جو واقعات اوپر کی حدیث مین ذکر کئے گیے وہ سب آپنے حضرت
خدیجہ رضہ سے کہے راوی نے اس حدیث مین یہ زیادہ کیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے پانی کا ایک
چشمہ کھولا اور وضو کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکی طرف دیکھ رہے تھے جبریل نے اپنا منہ دھویا اور دونون
ہاتھ کلائیون تک دھوے اور اپنے سر پر مسح کیا اور دونون پیر ٹخنون تک دھوے پھر اونہون نے
اپنی شرمگاہ کو دھویا اور کعبہ کے مواجہہ مین دو سجدے کئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو جو عمل
کرتے دیکھا وہ عمل کیا اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت تیسری وجہ سے بھی کی ہے عروہ نے
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کی ہے یہ بطریق موصول ہے اور اس حدیث مین زیادتی
اخیر ہے بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث مین شق بطن کا جو واقعہ ذکر کیا گیا ہے یہ احتمال رکھتا ہے
کہ اس شق بطن کی حکایت ہو جو زمانہ لڑکپن مین شق بطن مبارک ہوا تھا اور یہ احتمال رکھتا ہے کہ دوسری
بار شق بطن ہوا ہو پھر تیسری بار شق بطن معراج مین آسمان پر جاتے وقت ہوا ہو۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھسے عبد الملک بن عبد اللہ
بن ابی سفیان بن العلاء بن جاریۃ الثقفی نے بعض اہل علم سے یہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالی
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت کا جسوقت ارادہ کیا اور آپکی نبوت کی ابتدا کی آپ کسی درخت اور
کسی پتھر کے پاس نہین جاتے تھے مگر وہ درخت اور پتھر آپکو سلام کرتا تھا اور آپ اوس سلام کو
سنکر اپنے پیچھے اور داہنے اور بائین طرف مڑ کر دیکھتے تھے اور نہین دیکھتے تھے مگر درخت کو
یا درخت کے اطراف پتھر کو درخت اور پتھر نبوت کے تحیہ کیساتھ یون تحیہ بھیجتے تھے السلام علیک

یا رسول اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا کی طرف ہر سال ایک مہینہ کے لیے عبادت کرنے
کے واسطے جایا کرتے تھے اور غار حرا مین عبادت کرتے تھے یہانتک کہ جبوقت وہ مہینہ آیا جسمین
اللہ تعالی نے آپکے ساتھ جو ارادہ کیا وہ ارادہ کیا اور وہ مہینہ اوس سال سے تھا جسمین آپ
مبعوث ہوئے وہ مہینہ رمضان کا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ جیسے مکان سے نکلا کرتے تھے
نکلے یہانتک کہ جبوقت وہ رات آئی جسمین اللہ تعالی نے آپکو اپنی رسالت سے بزرگی دی
اور آپکے سبب اپنے بندون پر رحم کیا جبریل علیہ السلام اللہ تعالی کے امر کے ساتھ آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس ایسے حال مین آئے کہ مین سو رہا تھا
جبریل ؑ نے مجھ سے کہا پڑہو مینے اون سے پوچھا کیا پڑہون اونہون نے مجھکو دبوچا اور اتنا دبوچا کہ
مین نے اوسکو موت گمان کیا پہر وہ مجھ سے الگ ہوگئے اور مجھسے کہا پڑہو مینے اون سے پوچھا کیا
پڑہون جس طور سے اونہون نے مجھکو دبوچا تہا پہر ویسا ہی دبوچا پہر الگ ہوگئے کہا پڑہو مین نے
پوچھا کیا پڑہون اونہون نے کہا پڑہو اقرا باسم ربک الذی خلق ما لم یعلم تک پڑہایا پہر انتہا کی اور
میرے پاس سے پلٹ کے چلے گئے اور مین اپنی نیند سے بیدار ہوا گویا میرے دل مین کتاب کا
نقش بندہ گیا تھا اور میرے نزدیک اللہ تعالی کی مخلوق مین سے زیادہ دشمن شاعر اور مجنون سے کوئی
شخص نہ تہا مجھکو یہ طاقت نہ تہی کہ شاعر اور مجنون کی طرف دیکھ سکتا مینے اپنے دل سے کہا کہ خدا کی
راہ سے تو زیادہ دور ہے تو ضرور شاعر ہے یا مجنون ہے پہر مینے اپنے دل مین کہا کہ قریش میرے
اس واقعہ کا کبھی ذکر نہ کرین مین ضرور ایک بلند پہاڑ کا ارادہ کرون گا اور اوسکے اوپر سے اپنے آپ کو
ضرور گرا دون گا اور اپنے نفس کو ضرور ہلاک کر ڈالون گا اور مین آرام پالون گا مین اپنے مکان سے
نکلا اور اس ارادہ کے سوا مینے کوئی ارادہ نہین کیا اس درمیان کے اپنے ہلاک کرنے کا قصد
کرنے والا تہا یکایک مین نے سنا کہ ایک ندا کرنے والا آسمان سے پکار رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے
اے محمد آپ اللہ تعالی کے رسول ہین اور مین جبریل ہون مینے اپنا سر آسمان کی طرف اوٹھایا اور مین
دیکہتا تہا یکایک مین نے دیکہا کہ جبریل علیہ السلام ایک صاف مرد کی صورت مین ہین اور اونکے

دونون پانون آسمان کے کنارے مین ہین اور وہ یہ کہہ رہے ہین اے محمد آپ اللہ تعالی کے رسول ہین اور مین جبریل ہون اونکے اس کہنے نے مجھکو اوس امر سے جسکا مین ارادہ کرتا تھا غافل کردیا یہ سنکر مین اپنی جگہہ ٹھہر گیا اور مجھکو یہ قدرت نہ رہی کہ آگے بڑہون یا پیچھے ہٹون آسمان کی کسی طرف مین مینے اپنا مُنہ نہین پہیر اگر مین نے جبریل کو اوس طرف مین دیکھا مین کہڑا ہوا دیکھتا ہی رہا یہان تک کہ قریب تھا کہ دن گذر جائے پہر جبریل میری طرف سے پلٹ کے چلے گئے اور مین اپنے اہل کی طرف پلٹ کر آگیا مین حضرت خدیجہ رضؓ کے پاس بیٹھا اونہون نے مجھسے پوچھا آپ کہان تہے مینے کہا مین خدا کے راستہ سے دور ہون اور ضرور شاعر ہون یا مجنون ہون یہ سنکر خدیجہ رضؓ نے کہا اللہ تعالی سے آپکے واسطے اس امر سے مین پناہ مانگتی ہون اللہ تعالی ایسا نہین ہے کہ آپکے ساتھ ایسا معاملہ کرے گا مجھکو یہ علم ہے کہ آپ سچی بات کہتے ہین اور بڑے امانت دار ہین اور آپ مین حسن خلق ہے اور آپ صلہ رحمی کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خدیجہ رضؓ کو اس خبر سے خبر کی اونہون نے سنکر کہا اے ابن عم آپکو بشارت ہو اور آپ اس امر پر ثابت قدم رہین مین یہ امید کرتی ہون کہ اس امت کے آپ نبی ہونگے پہر خدیجہ رضؓ ورقہ کے پاس گئین اور ورقہ کو خبر کی ورقہ نے خدیجہ رضؓ سے کہا کہ اگر تم مجھکو سچا سمجھتی ہو تو مین یہ کہتا ہون کہ آپ اس امت کے نبی ہین اور آپکے پاس وہ ناموس اکبر آتا ہے جو حضرت موسیٰؑ کے پاس آتا تھا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے مجھ سے اسمعیل بن ابی حکیم مولی الزبیر نے حدیث کی ہے اونہون نے حضرت خدیجہ رضؓ سے حدیث کی ہے کہ حضرت خدیجہ رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے ابن عم جس شے کو آپ ثابت کرتے ہین کیا آپکو یہ قدرت ہے کہ اپنے اوس صاحب سے کہ آپکے پاس آتا ہے جسوقت وہ آوے آپ مجھکو خبر کر سکتے ہین آپنے فرمایا ہان خبر کر سکتا ہون حضرت خدیجہ رضؓ نے کہا جسوقت وہ آوے تو مجھکو آپ خبر کر دیجئے اوس درمیان کہ آپ حضرت خدیجہ رضؓ کے پاس تہے یکایک جبریل علیہ السلام

آ گئے آپنے فرمایا اے خدیجہ یہ جبریل ہین حضرت خدیجہؓ نے پوچھا آپ اسوقت اونکو دیکھہ رہے ہین
آپنے فرمایا بیشک مین دیکھہ رہا ہون حضرت خدیجہؓ نے کہا میرے سیدہی جانب آپ بیٹھہ جاوین
آپ اوسطرف کو پہر گئے اور بیٹھہ گئے حضرت خدیجہؓ نے پوچھا کیا اسوقت آپ جبریلؑ کو دیکھہ رہے
ہین آپ نے فرمایا ہان مین دیکھہ رہا ہون حضرت خدیجہؓ نے کہا آپ میری آغوش مین بیٹھہ
جاوین آپ پہر کے اونکی آغوش مین بیٹھہ گئے حضرت خدیجہؓ نے پوچھا کیا اسوقت آپ
جبریلؑ کو دیکھتے ہین آپنے فرمایا ہان دیکھتا ہون حضرت خدیجہؓ نے اپنا سر کہول دیا اور اپنا خمار
علیحدہ کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی آغوش مین بیٹھے ہوئے تھے حضرت
خدیجہ رضؓ نے پوچھا کیا اسوقت جبریلؑ کو آپ دیکھتے ہین آپنے فرمایا نہین دیکھتا ہون حضرت
خدیجہؓ نے یہ سنکر کہا یہ شیطان نہین ہے یہ فرشتہ ہے اے ابن عم آپ ثابت قدم رہین اور آپکو
بشارت ہو پہر حضرت خدیجہؓ آپ پر ایمان لائین اور یہ گواہی دی جو امر کہ آپ کے پاس آیا ہے
وہ ضرور حق ہے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ عبد اللہ بن الحسین سے مینے
حدیث کی اوہنون نے کہا کہ مینے فاطمہ بنت الحسین سے سنا ہے وہ خدیجہؓ سے حدیث کرتی تہین
فاطمہ نے کہا مگر یہ امر ہے مین نے خدیجہ رضؓ سے سنا ہے وہ یہ کہتی تہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اپنے کرتے اور اپنے درمیان داخل کیا اسوقت جبریل علیہ السلام چلے گئے اور اس
حدیث کو طبرانی نے اپنی اوسط مین اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے اسمٰعیل بن ابی حکیم سے
اسمٰعیل نے عمر بن عبد العزیز سے اوہنون نے ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام سے
اور اوہنون نے ام سلمہ سے اور اوہنون نے حضرت خدیجہؓ سے روایت کی ہے۔

بیہقی نے اور ابو نعیم نے ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضؓ سے کہا کہ جسوقت مین تنہا خلوت مین ہوتا ہون مین
ایک ندا سنتا ہون واللہ مین ڈرتا ہون کہ یہ کوئی برا امر ہو یہ سنکر حضرت خدیجہ رضؓ نے آپ سے کہا
معاذ اللہ اللہ تعالی ایسا نہین ہے کہ آپکے ساتھ برا معاملہ کرے خدا کی قسم ہے آپ امانت

ادا کرتے ہین اور صلہ رحمی فرماتے ہین اور سچی بات کہتے ہین جسوقت حضرت ابو بکر الصدیق آئے
اون سے حضرت خدیجہ نے آپکی بات کا ذکر کیا اور اون سے کہا کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ
ورقہ کے پاس جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر الصدیق ورقہ کے پاس گئے اور ورقہ
سے قصہ بیان کیا اور آپ نے فرمایا کہ جسوقت مین تنہا خلوت مین ہوتا ہون اپنے پیچھے یا محمد
یا محمد کی ندا سنتا ہون مین زمین پر بہاگتا ہوا چلا جاتا ہون ورقہ نے کہا ایسا آپ نکرین جسوقت
آپکے پاس کوئی آوے آپ اپنی جگہہ ثابت قدم رہین اور آپ سنین کہ وہ کیا کہتا ہے پہر آپ میرے
پاس آوین اور مجہکو خبر کرین ورقہ کی اس گفتگو کے بعد جسوقت آپ خلوت مین گئے آپکو یا محمد کہہ کے
ندا کی اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پہر آپسے کہا پڑہو بسم اللہ الرحمن
الرحیم الحمد للہ رب العالمین یہانتک کہ آپ ولا الضالین تک پہونچے پہر آپ سے کہا لا الہ
الا اللہ کہو آپ اسکے بعد ورقہ کے پاس آئے اور ورقہ سے اسکا ذکر کیا ورقہ نے آپ سے کہا
آپکو بشارت ہو پہر آپکو بشارت ہو مین گواہی دیتا ہون آپ وہی ہین جنکی بشارت ابن مریم علیہما السلام
نے دی ہے اور آپ موسی علیہ السلام کی ناموس کی مثل پر ہین اور آپ نبی ہین اور آپکو آپ کے
آج کے دن کے بعد قریب مین جہاد کے واسطے امر کیا جائیگا اور اگر وہ دن مجہکو پائیگا اور مین موجود
ہونگا مین آپکے ساتھ رہکر جہاد ضرور کرونگا جسوقت ورقہ نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مینے قس کو دیکہا کہ حریر کے کپڑے پہنے تہا اسلیئے کہ وہ قس مجہپر ایمان لایا تھا اور اوسنے
میری نبوت کی تصدیق کی تہی قس سے ورقہ مراد ہے (قس ترساون کا سردار اور اونکا عالم) ہے

بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے ابی میسرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت باہر نکلتے تو اوس شخص کے پکارنے کو سنتے تہے جو شخص آپکو یا محمد کہکے ندا کرتا تہا جسوقت
آپ یہ آواز سنتے تو بہاگتے چلے جاتے آپ نے اس راز کو حضرت ابو بکر سے بیان کیا ابو بکر رض
جاہلیت کے زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ندیم تہے اور ابو نعیم نے اس حدیث کی
مثل بریدہ سے سند موصول کے ساتھ روایت کی ہے۔

ابونعیم نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ورقہ نے حضرت خدیجہؓ سے پوچھا کیا تمہارے شوہر نے اپنے صاحب کو سبز لباس مین دیکھا ہے حضرت خدیجہ رضؓ نے کہا ہان دیکھا ہے ورقہ نے کہا کہ تمہارا شوہر نبی ہے اور اوسکو اوسکی امت سے بلا ہونچے گی۔

ابونعیم نے عروہ کے طریق سے حضرت عایشہؓ سے روایت کی ہے کہ جسوقت حضرت خدیجہؓ نے ورقہ سے ذکر کیا تو ورقہ نے حضرت خدیجہؓ سے جبریل علیہ السلام کا ذکر کیا اور کہا جبریلؑ سبوح سبوح ہے اور یہ کہا جبریلؑ کی ایسی شان نہین ہے کہ اس زمین پر کہ اسمین بتون کی عبادت کیجاتی ہے اونکا ذکر کیا جائے جبریلؑ اللہ تعالی اور اوسکے رسولون کے درمیان اللہ تعالی کا امین ہے اے خدیجہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس جاے پر لیجاو جس جاے آپنے جو کچھہ کہ دیکھا ہے وہ دیکھا ہے جسوقت آپ اوسکو دیکھین تو تم اپنا سر کہول دیجیو اگر اللہ تعالی کے پاس سے بہیجا ہوا ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو نہ دیکھین گے ورقہ نے جس طور پر کہا تہا حضرت خدیجہؓ نے ویسی ہی کیا حضرت خدیجہؓ نے کہا جس وقت مینے اپنا سر کہولدیا جبریل علیہ السلام غائب ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو نہین دیکھا حضرت خدیجہؓ (پلٹ کے گئین اور) اس کے واقعہ سے ورقہ کو خبر کی ورقہ نے سنکر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ناموس اکبر آتا ہے پہر ورقہ ٹہیرا رہا اور اظہار دعوت کا انتظار کرتا رہا اور اس باب مین ورقہ نے اشعار کہے وہ یہ ہین ؎

لججت وکنت فی الذی لجوجا
لہم طال ما بلغ النشیجا

ووصف من خدیجہ بعد وصف	فقد طال انتظاری یا خدیجا
ببطن المکتین علی رجائی	حدیثک ان اری منہ خروجا
بما خبرتنا من قول قس	من الرہبان اکرہ ان یبوجا
بان محمدا سیسود قوما	ویخصم من یکون لہ حجیجا

جہگڑا کیا مینے اور مین ذکر مین بڑا جہگڑالو تہا وہ جہگڑا اوس غم کے سبب کیا تہا کہ وہ گلا گہٹنے کی حد تک

پہونچ گیا تھا اور اوس وصف کے سبب سے مین نے جھگڑا کیا تہا جو خدیجہؓ نے ایک وصف کے بعد کیا تہا اے خدیجہؓ تمہارے اوس وصف کی وجہ سے میرا انتظار دراز ہو گیا اے خدیجہؓ میرا انتظار بطن مکتین مین میری اوس امید پر ہے جو تمہاری بات کے واسطے ہے مین اوس سے نکل جانا چاہتا ہون یعنی تمنے جو بات کہی ہے اوسکا ظہور ہو جاوے اور میری امید برآوے مکتین اعلی اور اسفل مکہ کو کہتے ہین اور مکہ کی دونون جانبون کو کہتے ہین اسلئے مکہ کا تثنیہ کیا ہے خدیجہؓ تمہاری وہ بات اوس واقعہ کے متعلق تھی کہ تمنے ایک نصرانی عالم کے قول سے خبر دی تھی وہ عالم رہبان سے ہے مین اس امر کو مکروہ سمجھتا ہون کہ وہ عالم کجی پر ہو یعنی وہ راست گفتار ہے اوس عالم نے یہ خبر دی ہے کہ محمدؐ صلعم قوم کے سردار ہونگے اور اونکی طرف جو شخص قصد کریگا اوس سے لوگ خصومت کرینگے ہ

ویظهر فی البلاد ضیاء نور	تقام به البریة ان تموجا

محمد صلعم کے سبب سے شہرون مین ضیائے نور ظاہر ہوگی۔ اور مخلوق کجی سے سیدہی ہو جاویگی۔

فیلقی من یحاربه خسارا	ویلقی من یسالمه فلوجا

جو شخص محمد صلعم سے جنگ کریگا وہ نقصان پائیگا۔ اور جو شخص آپ سے صلح کرے گا وہ فتحمندی پائیگا

فیا لیتی اذا ما کان ذا کم	شهدت وکنت اولهم ولوجا

کاش جب وہ زمانہ ہوتا کہ محمد صلعم سے لوگ جنگ کرتے مین حاضر ہوتا اور جو لوگ آپکی نصرت کرین گے اونمین پہلے مین داخل ہوتا۔

ولوجا فی الذی کرهت قریش	ولو عجّت بمکتها عجیجا

میرا داخل ہونا اوس امر مین جسکو قریش مکروہ سمجھتی۔ اگرچہ قوم قریش اپنے مکہ مین چیخنے کے طور پر چیختی مین اپنے ارادہ کو پورا کرتا

ارجی بالذی کرهوا جمیعا	الی ذی العرش ان سفلوا عروجا

مین اوس امر کیساتھ امید رکھتا ہون جسکو سب نے مکروہ سمجھا ہو وہ امید ذی العرش سے ہے اگرچہ وہ لوگ عروج مین گر جاوین

واہل امر السفاہتہ غیر کفر	یمین بختار من سمک البروجا

اور سفاہت کا امر سوا کفر کے نہین ہے - اوس شخص کیواسطے جستے اوس ذات کو اختیار کیا ہے جسنے
بروج کو بلند کیا ہے یعنی اوس خدا کو اختیار کیا ہے جسنے بروج فلک کو بلند کیا ہے

فان یبقوا ادیق تلکن امور	یضج الکافرون لہا ضجیجا

اگر وہ لوگ زندہ ہونگے اور مین زندہ رہون گا تو بہت ایسے امور ہونگے کہ کافر اون امور سے فریاد کرینگے

وان اہلک فکل فتی سیلقی	من الاقدار متلفۃ خروجا

اور اگر مین ہلاک ہوجاؤنگا اور وہ وقت مجھکو میسر نہ آئیگا جس کا مینے ذکر کیا ہے میرے بعد ہر ایک جوان
ادن اقدار کو پائیگا جو خروج کو تلف کرنے والے ہین یعنی جو امور ہونے کے ہین وہ ہو کر رہین گے کسی کو
قضا و قدر کے خلاف قدرت نہین ہے -

طیالسی اور حارث بن ابی اسامہ اور ابونعیم نے یزید بن بانبوس کے طریق سے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نذر کی تہی کہ ایک مہینہ آپ اور حضرت خدیجہ رضہ اعتکاف کرینگے آپکی یہ نذر رمضان کے مہینہ کے مطابق آئی آپ ایک رات باہر نکلے آپنے السلام علیک کی آواز سنی آپنے فرمایا مینے اوس سلام علیک کو سنکر یہ گمان کیا کہ جن نے سلام علیک کی ہے مین دوڑکر حضرت خدیجہ رضہ کے پاس آیا اونہون نے پوچہا آپکا کیا حال ہے مین نے اونکو واقعہ سے خبر کی خدیجہ رضہ نے کہا آپکو بشارت ہو اس لیے کہ سلام خیر ہے پہر مین دوسری بار گہر سے نکلا یکایک مین نے جبریل ع کو آفتاب کے اوپر دیکہا ایک بازو اونکا مشرق مین تہا اور ایک بازو مغرب مین مین اون سے ڈر گیا اور مین جلدی سے آیا یکایک مین نے جبریل ع کو دیکہا کہ وہ میرے اور دروازہ کے درمیان ہین اونہون نے مجھ سے کلام کیا یہانتک کہ مجہکو اونکے ساتہہ انس پیدا ہو گیا پہر جبریل علیہ السلام نے مجھسے ایک جگہہ ملنے کا وعدہ کیا مین اوس جگہہ جبریل ع کے واسطے گیا اونہون نے مجھ سے ملنے مین دیر کی مینے ارادہ کیا کہ پلٹ جاؤن یکایک مین نے جبریل ع اور میکائیل علیہما السلام کو ایسی شان مین دیکہا کہ اونہون نے آسمان کے کنارے کو گہیر لیا تھا جبریل علیہ السلام اوترے اور میکائیل علیہ السلام

آسمان اور زمین کے درمیان رہے جبریل ع نے مجھکو پکڑا اور مجھکو چت لٹایا پھر اونھون نے دل کی جگہہ کو چیرا اور دلکو نکالا پھر دل مین سے اونھون نے اوس شے کو نکالا جس شے کو اللہ تعالی نے چاہا تھا کہ نکلے پھر اونھون نے دل کو سونے کے طشت مین زمزم کے پانی سے دھویا پھر اوسکو اوسکی جا پر پھیر دیا اور زخم کی اصلاح کر دی پھر مجھکو اس طور سے جھکایا جیسے برتن جھکایا جاتا ہے پھر میری پیٹھہ پر مہر لگائی یہانتک کہ مین نے مہر کے لگنے کا اثر اپنے دل مین پایا پھر میرا حلق پکڑا یہانتک کہ مینے رونے کے واسطے بلند آواز نکالی پھر مجھ سے کہا پڑھو مین نے ہرگز کوئی کتاب نہین پڑہی تہی مجھکو پڑہنے کی قدرت نہ ہوئی پھر مجسے کہا پڑھو مین نے پوچھا کیا پڑھون کہا پڑہو اقرا باسم ربک یہانتک کہ پانچ آیتون تک انتہا کی پھر مجھکو ایک آدمی کے ساتھ وزن کیا مین اوس سے بھاری نکلا پھر دوسرے آدمی کیساتھ مجھکو وزن کیا مین اوس سے بھی بھاری نکلا پھر مین سو آدمیون کے ساتھ وزن کیا گیا اور اون سے بھی بھاری ہوا میکائیل ع نے دیکھکر کہا قسم ہے رب کعبہ کی کہ اسکی امت نے اسکی پیروی کرلی کوئی پتھر اور کوئی درخت مجھے نہین ملتا مگر وہ السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا۔

احمد اور ابن سعد اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رض سے کہا کہ مین ایک آواز سنتا ہون اور ضو کو دیکھتا ہون حضرت خدیجہ رض نے اسکو ورقہ سے ذکر کیا ورقہ نے سنکر کہا یہ ناموس موسیٰ علیہ السلام ہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونگے اور مین زندہ رہون گا تو مین آپکو قوت اور نصرت دونگا اور آپکی اعانت کرونگا۔

ابو نعیم نے معتمر بن سلیمان کے طریق سے روایت کی ہے معتمر نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا اور ایک ایسے بساط پر بٹھلایا کہ درنوک کی ہیئت مین تھا اوس بساط مین موتی اور یاقوت تھے اور آپ سے کہا پڑھو اقرا باسم ربک الذی خلق اللہ تعالی کے قول مالم یعلم تک پڑھایا پھر آپ سے کہا اے محمد ص آپ خوف نکرین آپ اللہ تعالی کے رسول ہین آپ جبریل کے پاس سے پلٹ کر ایسے حال مین آئے کہ آپ کسی درخت اور کسی پتھر

کے پاس سے نہین گذرتے تھے مگر وہ سجدہ کرتا تھا اور وہ درخت اور پتھر السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا آپکا نفس شریف مطمئن ہو گیا اور اللہ تعالی کی خاص کرامت جو آپکے ساتھ ہوئی آپنے اوسکو پہچان لیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ورقہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپکے پاس جبریل ع کیونکر آتے ہین آپنے فرمایا میرے پاس آسمان سے آتے ہین اونکے دونون بازو موتی کے ہین اور اونکے دونون قدمون کے تلوے سبز ہین۔

ابن رستہ نے (کتاب المصاحف) مین زہری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرا مین تھے آپکے پاس ایک فرشتہ ایک کپڑا دیباج کا لایا اوسمین اقرا باسم ربک الذی خلق اللہ تعالی کے قول مالم یعلم تک لکھا تھا۔

اور ابن رستہ نے عبید بن عمیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا لائے اور آپ سے کہا پڑھو آپنے فرمایا مین قاری نہین ہون جبریل ع نے کہا اقرا باسم ربک پڑھو۔

ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ رسول اللہ صلعم اس حالت پر تھے اور آپ مقام اجیاد مین تشریف فرما تھے یکایک آپنے ایک فرشتہ کو ایسے حال مین دیکھا کہ وہ آسمان کے کنارہ مین اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے ہے اور وہ پکار رہا ہے اے محمد مین جبریل ع ہون اس واقعہ کو دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ڈر گئے جسوقت آپ اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اوٹھاتے جبریل ع کو دیکھتے رہتے آپ جلدی سے حضرت خدیجہ رض کی طرف پلٹ کر گئے اور آپنے اس خبر سے اونکو مطلع کیا اور فرمایا واللہ اے خدیجہ رض مجھکو کسی شے سے ہرگز ایسا بغض نہین ہوا جیسے مینے ان بتون اور کاہنون سے بغض کیا ہے اور مین اس امر سے خوف کرتا ہون کہ مین کاہن ہون حضرت خدیجہ رض نے کہا ہرگز ایسا نہوگا کہ آپ کاہن ہون آپ یہ نکہین اللہ تعالی آپکے ساتھ ایسا امر ہرگز نہ کرے گا اسلئے کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہین اور سچی بات کہتے ہین

اور امانت ادا کرتے ہین اور آپکا خلق کریم ہے پہر حضرت خدیجہؓ ورقہ بن نوفل کے پاس گئین اور یہ اول بار ہے جو حضرت خدیجہ ورقہ کے پاس گئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کو جو خبر دی تہی اونہون نے ورقہ کو اوس سے خبر دی ورقہ نے سنکر کہا واللہ رسول اللہ صلعم صادق ہین اور یہ امر نبوت کی ابتدا ہے اور آپکے پاس ناموس اکبر آتا ہے اے خدیجہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہدو کہ وہ اپنے دل مین کوئی بات خیر کے سوا نہ لاوین۔

ابن سعد نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حرا مین جسوقت وحی نازل ہوئی آپ بہت دن ٹہیرے رہے کہ جبریل ع کو نہین دیکھتے تھے آپکو نہایت درجہ حزن ہوا یہانتک کہ آپ ایک مرتبہ شبیر پہاڑ کیطرف جاتے اور دوسری مرتبہ حرا کی طرف جاتے اور یہ ارادہ کرتے تہے کہ اپنے آپ کو ان پہاڑون پر سے گرادین آپ ایسے حال مین تہے کہ ان دونون پہاڑون مین سے بعض پہاڑ کا ارادہ کر رہے تہے یکایک آپنے آسمان سے ایک آواز سنی آپنے اپنا سر اوٹھایا یکایک آپنے جبریلؑ کو آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر مربع بیٹھا دیکھا اور وہ کہہ رہے ہین اے محمدؐ آپ اللہ تعالی کے رسول برحق ہین اور مین جبریل ہون یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پلٹ آئے اور آپکی آنکھین ٹہنڈی ہوگئین اور آپکے قلب مبارک کو سکون ہوا پہر وحی کے بعد وحی آنے لگی۔

حاکم نے ابن اسحاق کے طریق سے ابن اسحاق سے ابن اسحاق نے کہا مجھسے عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان الثقفی نے حدیث کی ہے وہ بڑی یاد والے تہے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کو ورقہ بن نوفل سے جو ذکر کرتی تہین اوس باب مین ورقہ نے یہ اشعار کہے ہین ؎

وما لشی ء قضاه اللہ من غیر	یا للرجال و لصرف الدہر والقدر

مردون کا کیا حال ہے اور حوادث زمانہ کا کیا حال ہے اور قدر کا کیا حال ہے کہ مرد حوادث دہر اور قدر مین کلام کرتے ہین جس چیز کا اللہ تعالی نے حکم کیا ہے اوس حکم کو تغیر نہین ہے۔

حتی خدیجۃ تدعونی لاخبرھا	وما لھا بخفی الغیب من خبر

یہانتک کہ خدیجہؓ مجھکو بلاتی ہے کہ مین اوسکو خبر دون خدیجہؓ کو غیب مخفی سے خبر نہین ہے

جاءت لتسألنی عنہ لاخبرہا	امرا اراہ سیاتی الناس من اخر

خدیجہ میرے پاس محمد صلعم کا احوال پوچھنے کے لئے آئی تاکہ مین خدیجہؓ کو خبر دون اوس امر کی جسکو مین دیکھتا ہون کہ وہ آدمیون کے پاس آخر زمانہ مین آئے گا۔

وخبرتنی بامر قد سمعت بہ	فیما مضی من قدیم الدھر والعصر

اور خدیجہؓ نے مجھکو ایسے امر سے خبر دی ہے کہ جسکو مین قدیم زمانہ سے سنتا ہون

بان احمد یاتیہ ویخبرہ	جبریل انک مبعوث الی البشر

خدیجہ نے مجھکو جس امر کی خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ احمد کے پاس جبریل علیہ السلام آتے ہین اور یہ خبر دیتے ہین کہ آپ آدمیون کی طرف بھیجے گئے ہین

فقلت عل الذی ترجین ینجزہ	لک الالہ فرجی الخیر وانتظری

سو مینے خدیجہؓ سے کہا یقین ہے وہ امر جسکی تو امید رکھتی ہے اللہ تعالی اوسکو تیرے واسطے پورا کرے گا تو خیر کی امید رکھ اور منتظر رہو

وارسلتہ الینا کی نسائلہ	عن امرہ ما یری فی النوم والسہر

اور خدیجہؓ نے احمد کو ہمارے پاس بھیجا تاکہ ہم احمد سے اونکے اوس امر کو پوچھین جسکو خواب اور بیداری مین وہ دیکھتے ہین۔

فقال حسین اتانا منطقا عجبا	یقف منہ اعالی الجلد والشعر

احمد جسوقت ہمارے پاس آئے اونہون نے ہمسے ایسی تعجب خیز گفتگو کی جس سے پوست اور بدن کے بال کھڑے ہوجاتے ہین

انی رایت امین اللہ واجھنی	فی صورۃ اکملت من اھیب الصور

مینے امین اللہ کو دیکھا جو میرے روبرو آئے ایسی شکل مین تھے جو ہیبت ناک صورتون مین کامل تھی

ثم استمر فكان الخوف يذعرني	مما يسلم ما حولي من الشجر

پھر ہمیشہ رہے امین اللہ یعنی مین اونکو دیکھتا تھا اور خوف مجھکو ڈراتا تھا اوس درخت سے جو میرے اطراف مین ہوتا اور مجھکو سلام کرتا تھا

فقلت ظني وما ادري ليصدقني	ان سوف تبعث تتلو منزل السور

مین نے احمد سے کہا میرا گمان ہے جو شے مین جانتا ہون وہ میری یہ تصدیق کرتی ہے کہ آپ قریب مین مبعوث ہونگے اور جو سورتین نازل ہونگی وہ آپ پڑہینگے

وسوف آتيك ان اعلنت دعوتهم	من الجهاد بلا مَنّ و لا كدر

اور مینے یہ کہا کہ قریب مین آپ کے پاس مین آؤن گا اگر آپ کفار کو دعوتِ اسلام کا اعلان جہاد سے کرین گے میرا آپکے پاس آنا بلا منت اور بلا کدورت کے ہوگا۔

طیالسی اور ترمذی اور بیہقی نے جابر بن سمرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکہ معظمہ مین ایک پتھر ہے مین جن راتون مین مبعوث ہوا وہ پتھر مجھکو سلام کرتا تہا جسوقت مین اوسکے پاس سے گذرتا ہون اوسکو پہچانتا ہون اور اسی حدیث کی مسلم نے اس لفظ سے روایت کی ہے کہ مین مکہ مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون کہ قبل اسکے کہ مین مبعوث ہون وہ مجھکو سلام کرتا تہا اور مین اوس پتھر کو اب بہی پہچانتا ہون۔

دارمی نے اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اسکو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کی ہے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور طبرانی اور ابو نعیم اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مین تہے آپ مکہ کے بعض اطراف مین گئے آپکے سامنے کوئی درخت اور کوئی ڈہیلا اور کوئی پہاڑ نہ آیا مگر اوسنے آپسے السلام علیک یا رسول اللہ کہا اور مین اوسکو سنتا تھا اور اسی حدیث کی روایت بیہقی نے دوسری وجہ سے اس لفظ سے کی ہے مین نے دیکہا مین آپکے ساتھ جنگل کو گیا آپ کسی پتھر اور کسی درخت کے پاس سے نہین گزرتے تہے مگر وہ یہ کہتا تہا السلام علیک

یارسول اللہ اور مین اوسکو سنتا تھا۔

بزار اور ابو نعیم نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت اللہ تعالی نے میری طرف وحی بھیجی مین کسی پتھر اور کسی درخت کی طرف سے نہین گذرتا مگر وہ السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے برہ بنت ابی تجراۃ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت کا ارادہ کیا اور آپکی ابتدا نبوت سے کی جسوقت آپ حاجت کے واسطے نکلتے تو آپ اتنے دور چلے جاتے تھے کہ کوئی مکان دکھلائی نہ دیتا تھا آپ پہاڑون کی گھاٹیون اور صحرا کے نشیب مین پہونچ جاتے تھے آپ کسی پتھر اور کسی درخت کے پاس سے نہین گذرتے مگر وہ پتھر اور درخت السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا آپ اپنی دہنی اور بائین جانب اور اپنے پیچھے دیکھتے کسی کو نہین پاتے تھے اور اسی حدیث کی روایت ابو نعیم نے دوسری وجہ سے اس کی مثل کی ہے اور اسکے آخر مین یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب یون دیتے تھے وعلیہم وعلیک السلام اور جبریل علیہ السلام آپکو تحیتہ تعلیم کرتے تھے۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا ہے کہ مین بصرے کے بازار مین حاضر ہوا یکایک ایک راہب کو مینے اوسکے صومعہ مین دیکھا وہ یہ کہتا تھا کہ اس موسم کے لوگون سے پوچھو کیا ان لوگون مین کوئی شخص اہل حرم مین سے ہے طلحہ نے کہا مینے کہا ہان اہل حرم سے مین ہون راہب نے مجھ سے پوچھا کیا احمد نے ظہور کیا مین نے پوچھا کون احمد اوسنے کہا ابن عبد اللہ بن عبد المطلب جس مہینہ مین وہ ظہور کرے گا اوسکا وہ یہی مہینہ ہے اور وہ آخر انبیا ہے اوسکے ظہور کی جگہہ حرم ہے اور اوسکی ہجرت کی جگہہ نخل اور پتھریلی اور شورہ زار زمین ہے تم کو چاہیئے کہ اوسپر ایمان لانے مین تم سبقت کرو طلحہ نے کہا کہ اوس راہب نے جو بات کہی وہ میرے دل مین بیٹھ گئی مین جلدی سے نکلا یہانتک کہ مین مکہ مین آیا اور مینے لوگون سے پوچھا کیا کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے لوگون نے کہا ہان محمد بن عبد اللہ امین نبی ہو گئے ہین اور اوسکا اتباع

ابن ابی قحافہ نے کیاہے مین نکلا اور ابو بکر رض کے پاس گیا اور راہب نے مجھ سے جو کچھ کہا تھا مین نے
اوس سے ابو بکر رض کو خبر کی یہ سنکر ابو بکر رض اپنی جا سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے اور آپکو خبر کی آپ سنکر مسرور ہوئے اور طلحہ نے اسلام اختیار کیا نوفل بن العدویہ نے
ابو بکر رض اور طلحہ کو پکڑا اور دونون کو ایک رسی مین باندھ دیا اسواسطے ابو بکر الصدیق اور طلحہ کا نام قرینین
رکھا گیا۔

ابو نعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عباس رض
نے کہا ہے کہ مین تجارت کیواسطے یمن کی طرف اوس جماعت مین گیا جسمین ابو سفیان بن حرب تھے
ایک خط حنظلہ بن ابی سفیان کا پہونچا اوسمین یہ لکھا تہا کہ محمد ابطح مین کھڑے ہوئے اور یہ کہا کہ مین رسول اللہ
ہون اور تم لوگون کو خدا کی طرف بلاتا ہون یہ واقعہ یمن کے مجالس مین فاش ہو گیا ہمارے پاس ایک
یہودی عالم آیا اور اوس نے کہا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ تم لوگون مین اوس مرد کا چچا ہے جس نے کہا ہے
جو کچھ کہا ہے (یعنی نبوت کا دعوی کیا ہے) عباس رض نے کہا مین نے اوس سے کہا ہان مین اوس
مرد کا چچا ہون اوس یہودی نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون کیا آپکے بھتیجے مین جوانی کی نادانی یا عقل کی
سبکی ہے عباس رض نے کہا مین نے کہا عبد المطلب کے الہ کی قسم نہین ہے اور اوسنے کبھی جھوٹ
نہین کہا اور کبھی خیانت نہین کی اور اوسکا نام قریش کے پاس امین ہے اوس یہودی عالم نے پوچھا
کیا اوسنے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے عباس رض نے کہا کہ اوسکے اس پوچھنے سے مین نے گمان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اپنے ہاتھ سے لکھنا اچھا ہوگا مینے یہ ارادہ کیا کہ اوس یہودی سے
کہون ہان اپنے ہاتھ سے لکھتے ہین مین ابو سفیان سے ڈرا کہ کہین مجھکو نہ جھٹلا وین اور میری بات کو
رد کردین مینے اوس سے کہدیا وہ نہین لکھتے وہ یہ سنکر اپنی جگہہ سے اوچھلا اور اپنی چادر کو چھوڑ کر چلا گیا
اور یہ کہتا جاتا تھا کہ یہود ذبح کرڈالے گئے یہود قتل کرڈالے گئے عباس رض نے کہا کہ جسوقت ہم اپنے
اوترنے کی جگہہ مین پلٹ کر آئے تو ابو سفیان نے کہا اے ابو الفضل تمہارے بھتیجے سے یہود خوف
کرتے ہین مینے ابو سفیان سے کہا کہ تمنے بھی دیکھا جو کچھ کہ دیکھا کیا ابو سفیان تمکو خواہش ہے کہ تم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اگر امر نبوت حق ہے تو تم حق کی طرف سبقت کروگے اور اگر یہ امر باطل ہوگا تو تمہارے ساتھ جو لوگ تمہارے سوا تمہارے ہمسرون سے ہین وہ شریک ہونگے جو حال اون کا ہوگا وہ تمہارا ہوگا ابوسفیان نے کہا کہ آپ پر مین جب تک ایمان نہ لاؤنگا کہ سوارون کو مقام کدا مین نہ دیکھہ لون گا مینے ابوسفیان سے کہا تم کیا کہتے ہو ابوسفیان نے کہا کہ یہ ایک کلمہ ہے جو میرے منہ پر آگیا ہے مگر مین جانتا ہون کہ اللہ تعالی سوارون کو نچھوڑے گا کہ وہ کدا مین ظہور کرین عباس رض نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا اور ہمنے دیکھا کہ سوارون نے کدا سے ظہور کیا ہے مینے ابوسفیان سے پوچھا کیا تمکو وہ کلمہ یاد ہے ابوسفیان نے کہا واللہ مین اوس کلمہ کو یاد کر رہا ہون -

ابونعیم نے محمد بن ہشام بن سلم المخزومی کے طریق سے معاویہ بن ابوسفیان سے اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین اور امیہ بن ابی الصلت شام کی طرف تجارت کے واسطے گئے امیہ نے مجھسے پوچھا کیا تمکو علماے نصاری مین سے اوس عالم سے ملنے کی خواہش ہے کہ علم الکتاب اوس تک منتہی ہوتا ہے اوس سے ہم کچھہ پوچھین گے ابوسفیان نے کہا مینے امیہ سے کہا مجھکو اوس سے پوچھنے کی کوئی حاجت نہین ہے امیہ گیا اور پھر پلٹ کر آیا اور مجھسے کہا کہ مین اوس عالم کے پاس گیا اور مینے اوس سے بہت چیزون کو پوچھا پھر مینے اوس سے کہا کہ مجھکو اوس نبی کی خبر دو کہ اسکا انتظار کیا جاتا ہے اوس عالم نے کہا کہ وہ نبی عرب مین سے ایک مرد ہے مینے پوچھا کون سے عرب مین سے ہے اوسنے کہا اوس اہل بیت اللہ مین سے ہے جسکا عرب حج کرتے ہین اور وہ تمہارے بہائیون مین قریش سے ہے مین نے اوس سے کہا اوسکی تعریف کرو اوس نے کہا وہ مرد جوان ہے جسوقت وہ کہولت کو پہونچے گا تو اوسکا امر ظاہر ہوگا وہ مرد مظالم اور محارم سے اجتناب کرے گا اور صلہ رحمی کریگا اور صلہ رحمی کے واسطے امر کرے گا - وہ کریم الطرفین ہے اور قبیلہ مین متوسط ہے اکثر لشکر اوسکا ملائکہ ہونگے مین نے پوچھا اسکی کیا نشانی ہے اوس نے کہا جبسے عیسی علیہ السلام نے وفات پائی ہے شام مین تیس زلزلے آئے ہین ہر ایک

زلزلہ اوس کا ایک مصیبت تھا ایک زلزلہ باقی رہ گیا ہے کہ وہ عام طور سے ہوگا اوسمین بہت سے
مصائب ہونگے ابوسفیان نے کہا بیٹے کہا واللہ یہ امر باطل ہے امیہ نے کہا قسم ہے اوس ذات
کی کہ اوسکے ساتھ مین حلف کرتا ہون یہ ویسے ہی ہے جیسے مین نے کہا ہے ابوسفیان نے کہا پہر ہم شام سے نکلے دیکہا ایک
ہمنے سنا کہ ایک شتر سوار ہمارے پیچھے سے کہتا تہا کہ تمہارے بعد اہل شام مین ایک ایسا زلزلہ آیا
کہ اہل شام ہلاک ہوگئے اور اوس زلزلہ سے اہل شام کو عام مصیبتین پہونچی ہین ابوسفیان نے
کہا کہ امیہ میرے روبرو آیا اور اوس نے مجھسے کہا کہ نصرانی کے قول کو تم کیونکر دیکھتے ہو مین نے کہا
واللہ وہ قول حق ہے اسکے بعد مین مکہ مین آیا جو سامان میرے ساتھ تہا مینے اوسکو ادا کیا پہر مین
یمن کو تجارت کے واسطے گیا اور یمن مین پانچ مہینہ ٹھیرا رہا پہر مین مکہ مین آیا لوگ میرے پاس آئے
مجھسے سلام علیک کرتے اور اپنے مال کو پوچھتے تہے پہر میرے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اور مجھ سے سلام علیک کی اور مرحبا کہا اور مجھسے میرے سفر کا احوال اور میرے قیام کی
جگہہ کو پوچھا کہ تم کہان تہے اور اپنے مال کو مجھسے نہ پوچھا پہر آپ کھڑے ہوگئے مین نے ہند سے
کہا واللہ مجھکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تعجب ہوتا ہے قریش مین سے کوئی شخص نہین ہے مگر
اوسکا مال میرے پاس ہے اور ہر ایک نے اپنے مال کو مجھ سے پوچھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے مال کو مجھ سے نہ پوچھا ہند نے کہا تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو نہین جانا ہے
وہ زعم کرتے ہین کہ مین رسول اللہ ہون ہند گفتگو مین مجھپر غالب ہوگئی اوس وقت مین نے
نصرانی کے قول کو یاد کیا اور مین نے ہند سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ہونے کا زعم جو کرتے
ہین وہ اس سے زیادہ عاقل ہین کہ یہ کہین کہ مین رسول اللہ ہون ہند نے کہا بیشک ایسا ہی ہے
واللہ وہ یہ کہتے ہین کہ مین رسول اللہ ہون۔

طبرانی اور ابونعیم نے عروہ بن الزبیر کے طریق سے معاویہ بن ابی سفیان سے اونہون نے
اپنے باپ ابوسفیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم غزہ مین تہے یا ایلیا مین تہے مجھ سے
امیہ بن الصلت نے کہا اے ابوسفیان عتبہ بن ربیعہ کا حال بیان کر دیجئے امیہ سے کہا تم

عتبہ بن ربیعہ کا حال بیان کرو امیہ نے کہا عتبہ کریم الطرفین ہے اور مظالم اور محارم سے
اجتناب کرتا ہے مینے کہا بیشک ایسا ہی ہے اور مین نے کہا عتبہ اس نے شرف کو زیادہ کیا
شریف اور سن ہے امیہ نے کہا سن عتبہ کو عیب لگاتا ہے مین نے امیہ سے کہا تم نے
جھوٹ کہا بلکہ یہ بات ہے کہ جتنا سن زیادہ ہوا اوس نے شرف کو زیادہ کیا امیہ نے کہا تم گفتگو مین مجھسے جلدی نہ کرو مین
تمکو خبر دیتا ہون کہ مین اپنی کتابون مین ایک نبی کو پاتا ہون کہ وہ ہمارے اس حرہ سے مبعوث ہوگا
مین یہ گمان کرتا تھا کہ وہ نبی مین ہی ہون جبکہ اہل علم سے مینے سبق پڑہا تو مجھکو معلوم ہوا کہ وہ نبی
بنی عبد مناف مین سے ہے مین نے بنی عبد مناف مین غور کیا سوا عتبہ بن ربیعہ کے کسیکو نہین پایا کہ وہ
نبی ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو جبکہ تمنے مجھکو عتبہ کے سن سے خبر کی تو مینے یہ پہچانا کہ عتبہ وہ نبی
نہین ہے جبکہ اوسکا سن چالیس سے متجاوز ہو گیا ہے اور اوسکی طرف کوئی وحی نہین بھیجی گئی ہے
ابو سفیان نے کہا مین سفر سے ایسے حال مین پلٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بھیجی گئی
تھی مین تاجرون کی ایک جماعت مین تجارت کے واسطے نکلا اور امیہ کی طرف گیا اور مین نے امیہ سے
ٹھٹھا کرنے والے کے طور پر کہا جس نبی کی تم صفت بیان کرتے تھے اوس نے خروج کیا ہے امیہ
نے کہا آگاہ ہو جاؤ وہ نبی برحق ہے تم اوسکا اتباع کرو اور تم یہ یقین کرو مین ہی تمہارے ساتھ اوس کا
متبع ہوتا ہون اے ابو سفیان اگر تم اوس نبی سے خلاف کروگے تو اس طور سے باندہے جاؤگے
جیسے بٹیر کا بچہ باندہا جاتا ہے یہانتک کہ تم اوس نبی کے پاس لائے جاؤگے اور وہ جو ارادہ کریگا
تمہارے باب مین حکم دیگا۔

حارث بن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) مین عکرمہ بن خالد سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت قریش مین سے کچھ لوگ دریا مین سوار ہوئے اونکو ہوا نے
سمندر کے جزیرون مین سے کسی جزیرہ مین ڈال دیا یکایک اونہون نے اوس جزیرہ مین ایک
مرد کو دیکھا اوسنے ان لوگون سے پوچھا تم کون لوگ ہو اُنہون نے کہا ہم لوگ قریش مین
سے ہین اوس مرد نے پوچھا قریش کون لوگ ہین اُنہون نے کہا قریش

اہل حرم ہین اور ایسے ایسے امور کے اہل ہین جسوقت اوس نے پہچانا تو اوس نے کہا ہم لوگ
اہل حرم ہین نہ تم لوگ اونکو یہ معلوم ہوا کہ وہ مرد جرہم مین سے ہے اوس مرد نے اون سے پوچھا کیا تم
جانتے ہو کہ گھوڑون کا نام جیاد کیون رکھا گیا ہمارے گھوڑے تیز رفتار تہے اسکے بعد قریش کے
لوگون نے اوس مرد سے کہا کہ ہم لوگون مین ایک مرد ظاہر ہوا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ وہ نبی ہے
اور آنحضرت کے امر کو اس مرد سے ذکر کیا اوس مرد نے سنکر کہا اوس نبی کا تم لوگ اتباع کرو جس حال
پر مین ہون اگر میرا وہ حال نہوتا تو مین تمہارے ساتھہ اوس نبی کے پاس پہونچتا۔

ابن عساکر نے عبد الرحمن بن حمید بن عبد الرحمن بن عوف کے طریق سے روایت کی ہے
عبد الرحمن نے اپنے باپ سے اور اونکے باپنے اُنکے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے ایکسال یمن کیطرف سفر کیا مین عسکلان بن عواکن الحمیری کے پاس اوترا
عسکلان شیخ کبیر السن تہا اور مین ہمیشہ جسوقت یمن کی طرف جاتا تو اوسکے پاس اوترا کرتا تہا
وہ مجھہ سے مکہ اور کعبہ اور زمزم کا احوال پوچہتا تھا اور یہ پوچہتا تھا کیا تم لوگون مین کوئی مرد ظاہر
ہوا ہے کہ اوسکے واسطے ایک خبر ہے اوسکے واسطے ایک کتاب ہے کیا تم لوگون مین سے کسی نے
تمہارے دین مین تم سے خلاف کیا ہے مین اوس سے کہدیتا تھا ابتک ایسا امر نہین ہوا یہانتک
کہ مین اوسکے پاس اوس آنے مین آیا میرے جس آنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث
ہوئے تہے مین اوس کے پاس گیا وہ اوس وقت مین ضعیف ہو گیا تھا اور اوسکو ثقل سماعت
ہو گیا تہا مین اوسکے پاس اوترا اوسکے پاس اوسکے بیٹے اور پوتے اکھٹے ہوئے اور اونہون نے اوسکو
میری جگہہ سے خبر کی اوسنے آنکہون پر ایک پٹی باندہی اور تکیہ لگایا اور بیٹھا اور اوس نے مجھسے کہا اے
قریش کے بھائی تو اپنا نسب بیان کر مینے کہا مین عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف ابن عبد الحارث بن
زہرہ ہون اوسنے کہا تجھکو یہ نسب کافی ہے اے زہرہ کے بہائی کیا تجھکو مین ایک ایسی بشارت سے خوش
نکرون کہ وہ تیرے واسطے تجارت سے اچھی ہے مین نے کہا بیشک وہ بشارت دینی چاہیئے اوسنے
کہا تجھکو مین ایک عجیب امر سے خبر دیتا ہون اور ایک خواہش کی چیز سے بشارت دیتا ہون وہ یہ ہے

کہ الله تعالی نے پہلے مہینہ مین تیری قوم مین سے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے اوسکو برگزیدہ اور اپنا خالص دوست کیا ہے اور الله تعالی نے اوسپر اپنی ایک کتاب نازل کی ہے اور اوسکے واسطے ثواب گردانا ہے وہ نبی بتون کی عبادت سے منع کرتا ہے اور اسلام کی طرف بلاتا ہے وہ حق کے ساتھ امر کرتا ہے اور امر حق کرتا ہے اور امر باطل سے نہی کرتا ہے اور اوسکو باطل کرتا ہے مین نے اوس سے پوچھا وہ نبی کن لوگون مین سے ہے اوسنے کہا نہ ازد سے ہے اور نہ ثمالہ سے نہ سرو سے ہے اور نہ بتالہ سے وہ بنی ہاشم سے ہے اور تم لوگ اوسکے ننہیال ہو اے عبدالرحمن کم قیام کرو اور جلد پلٹ کر چلے جاؤ پھر تم جاؤ اور اوسکی مدد کرو اور اوسکی تصدیق کرو اور اوس نبی کے پاس یہ ابیات لے جاؤ ۝

اشهد بالله ذی المعالی	وفالق اللیل والصباح

گواہی دیتا ہون مین الله تعالی کیساتھ کہ وہ صاحب بلندیون کا ہے اور پھاڑنے والا رات اور صبح کا ہے

انک فی السر من قریش	یا ابن المفدی من الذباح

آپ شرف اور جوانمردی مین قریش سے ہین ای فرزند اوس شخص کے کہ ذبح سے جس کا فدیہ دیا گیا ہے۔

ارسلت تدعو الی الیقین	ترشد للحق والفلاح

آپ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہین مخلوق کو یقین کی طرف بلاتے ہین اور حق اور فلاح کے واسطے رہنمائی کرتے ہین

اشهد بالله رب موسی	انک ارسلت بالبطاح

مین اوس الله کیساتھ گواہی دیتا ہون کہ وہ موسی کا رب ہے تحقیق آپ بطحا مین بھیجے گئے ہین۔

فکن شفیعی الی ملیک	یدعو البرایا الی الفلاح

آپ ملیک یعنی الله تعالی کے پاس میری شفاعت فرماوین کہ وہ الله تعالی اپنی مخلوق کو فلاح کیطرف بلاتا ہے

عبدالرحمن نے کہا مینے ان ابیات کو حفظ کرلیا اور مینے اپنی حاجت روائی مین سرعت کی اور مین پلٹا اور مکہ معظمہ مین آیا اور ابوبکر الصدیق رض سے ملاقات کی اور اس خبر سے اونکو خبر کی حضرت ابوبکر الصدیق رض نے کہا کہ یہ محمد بن عبدالله ہین الله تعالی نے اپنی مخلوق کی طرف اپنا

رسول کر کے آپکو بہیجا ہے تم آپکے پاس چلو مین آپکے پاس گیا آپ اوس وقت حضرت خدیجہ رض
کے مکان مین تہے جسوقت آپنے مجہکو دیکہا آپ ہنسے اور آپنے فرمایا کہ مین ایک چکنا رونق دار
چہرہ دیکہتا ہون مین اوسکے واسطے خیر کی امید رکہتا ہون کیا خبر ہے کہو مین نے کہا وہ کیا بات ہے
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا کہ تم میری طرف کوئی امانت لاے ہو یا کسی بہیجنے والے
نے تمکو میری طرف رسالت کیساتھ بہیجا ہے جو کچھ ہے اوسکو بیان کرو مین نے اوس مرد کے
اشعار پڑہے اور آپکو خبر کی اور مینے اسلام قبول کیا آپنے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ حمیر کا بہائی خواص
مومنین سے ہے پہر آپنے یہ فرمایا کہ بہت سے لوگ مجہپر ایمان لاتے ہین اور اونہون نے
مجہکو نہین دیکہا ہے اور وہ میری نبوت کی تصدیق کرتے ہین اور وہ میرے پاس حاضر نہین
ہوئے ہین وہ لوگ میرے سچے بہائی ہین۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت کاہنون سے آپکے ظہور کے باب مین سنا گیا اور آوازین غیب سے آئین

بخاری رح نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اونکی طرف سے ایک خوبصورت
مرد گذرا اوس سے حضرت عمر رض نے اوسکا احوال پوچہا اوس نے کہا مین عہد جاہلیت مین عرب کا
کاہن تہا حضرت عمر رض نے اوس سے پوچہا کہ تمہاری جنیہ جو شے تمہارے پاس لائی تہی اوسمین زیادہ تعجب خیز
کیا شے ہے تم بیان کرو اوسنے کہا اس حال مین کہ ایک روز مین بازار مین تہا وہ جنیہ آئی اوسکے
آنے سے جو گہبراہٹ مجہکو ہوئی مین پہچانتا ہون اوس جنیہ نے یہ اشعار پڑہے ؎

الم تر الجن و ابلاسہا   و یاسہا من بعد انکاسہا   ولحوقہا بالقلاص واحلاسہا

کیا تو نے جن کو اور اوسکے بے خبر ہونے کو نہین دیکہا اور اوسکی اوندہا ہونے کے بعد اوسکے یاس کو نہین دیکہا
اور جن کا اونٹون اور اونٹونکے پالان کیساتھ لاحق ہوتا نہین دیکہا یعنی وہ مایوسی کیحالت مین آمادہ سفر ہوئی ہین اب وہ جا رہی ہین

عمر رضہ نے سُن کر فرمایا سچ کہا اِس درمیان کہ عرب کے معبودون کے پاس مین سو رہا تھا یکایک مینے دیکھا کہ ایک مرد گاے کا بچہ لایا اور اسکو اُس نے ذبح کیا اوس گاے کے بچہ مین سے ایک شور کرنیوالے نے ایسا شور کیا کہ مینے کسی شور کرنیوالے کی ویسی شدید آواز نہین سنی تھی وہ شور کرنے والا یہ کہتا تھا یا جلیح امر نجیح رجل نصیح یقول لا الہ الا اللہ اے جلیح یہ امر نجات دینے والا ہے مرد نصیحت کرنے والا ہے وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے یہ سن کر لوگ کود کے بھاگے مین نے کہا مین نہ جاؤنگا یہان تک کہ مجھکو علم ہو جائے کہ اس کا انجام کیا ہے۔ پھر اوس نے اسی طرح دوسری بار اور تیسری بار شور کیا مین اپنی جگہ سے اوٹھا ہمکو کچھ زمانہ نہین گذرا ہم نے سُنا لوگون نے کہا کہ یہ نبی ہے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ہمنے سنی۔

ابن سعد اور بیہقی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی غفار نے گاے کے ایک بچہ کی نذر کی کہ اپنے پوجا کے پتھرون مین سے ایک پتھر کے پاس اس کو ذبح کرین گے اِس درمیان کہ وہ گاے کا بچہ کھڑا تھا یکایک اوس نے پکارا اور کہا یا الذریح امر نجیح صایح یصیح بلسان فصیح یدعو بمکہ ان لا الہ الا اللہ یہ آواز سُن کر لوگ اوس کے ذبح کرنے سے باز رہے اور چلے گئے وہ دیکھ رہے تھے یکایک اون کو یہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے ہین۔

احمد اور بیہقی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم سے ایک ایسے بوڑھے شخص نے حدیث کی ہے جس نے جاہلیت کے زمانہ کو پایا تھا اوس نے کہا کہ مین اپنی ایک گاے کو جو میری آل کے واسطے تھی ہانک رہا تھا مینے اوس کے پیٹ مین سے یہ آواز سنی یا الذریح قول فصیح رجل یصیح ان لا الہ الا اللہ ہم مکہ مین آئے ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین ایسے حال مین پایا کہ آپ نے ظہور فرمایا تھا۔

بیہقی نے براء سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضہ نے سواد ابن قارب سے کہا کہ اپنے ابتدائی اسلام کی بات کہو سواد ابن قارب نے کہا کہ جنات مین سے میرا ایک جن تھا اِس درمیان کہ مین ایک رات سو رہا تھا یکایک میرے پاس وہ آیا اور اوس نے مجھ سے کہا اوٹھو اور سمجھو اور

جان لو اگر تم جانتے ہو لوی ابن غالب مین سے ایک رسول مبعوث کیا گیا ہے پہر اوس نے یہ
اشعار پڑہے ؎

عجبت للجن وانجاسہا	وشدہا العیس باحلاسہا

جنات سے مین تعجب کرتا ہون اور جنات کے نجس لوگون سے تعجب کرتا ہون اور اس امر سے تعجب
کرتا ہون کہ وہ اپنے اونٹ پر کجاوے باندہتے ہین ؎

تہوی الی مکہ تبغی الہدی	ما مومنوہا مثل ارجاسہا

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہین اور ہدایت کی خواہش کرتے ہین اون جنات مین جو مومن ہین
وہ اونکے نجس جنات کی مثل نہین ہین ؎

فانہض الی الصفوۃ من ہاشم	واسم بعینیک الی راسہا

تو اوس خلاصہ کی طرف جا جو ہاشم سے ہے اور اپنی آنکہون کو ذروہ ہاشم کی طرف اوٹھا کے دیکہہ یعنی
نبی صلعم کو اپنی آنکہون سے دیکہہ کہ نبی ہاشم کے راس ہین اور اس قبیلہ کا ذروہ ہین پہر اوس نے
مجہکو بیدار کیا اور ڈرا کر کہا اے سواد ابن قارب اللہ تعالی نے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے تو اوس
کے پاس جا تو ہدایت پائے گا اور تجہکو بزرگی حاصل ہوگی جبکہ دوسری رات آئی وہ میرے پاس
آیا اور اوس نے مجہکو بیدار کیا اور یہ اشعار پڑہے ؎

عجبت للجن وتطلابہا	وشدہا العیس باقتابہا

مین جنات سے اور اون کی طلب سے تعجب کرتا ہون اور جنات اونٹون پر اون کے کجاوے باندہتی ہین
اس سے تعجب کرتا ہون یعنی آمادہ سفر ہین ؎

تہوی الی مکہ تبغی الہدی	ما صادقوا الجن ککذابہا

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہین اور ہدایت کی خواہش کرتے ہین جنات مین کے صادق لوگ
اون کے کذابون کی مثل نہین ہین ؎

فارحل الی الصفوۃ من ہاشم	لیس قدامہا کاذنابہا

ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے اوس کی طرف تو کوچ کر دے جنات کے اگلے لوگ اون کے بعد کے لوگون اور اتباع کی مثل نہین ہین۔ جبکہ تیسری رات آئی وہی جن میرے پاس آیا اور اوس نے مجھکو بیدار کیا پھر یہ اشعار پڑھے ؎

عجبت للجن وتجبارہا	وشدہا العیس باکوارہا

جنات سے مین تعجب کرتا ہون اور اونکی دلیری سے تعجب کرتا ہون اور اس امر سے تعجب کرتا ہون کہ وہ اپنے اونٹون پر کجاوے باندھتے ہین یعنی آمادہ سفر ہین ؎

تہوی الی مکۃ تبغی الہدی	لیس ذوو الشر کاخیارہا

وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہین اور ہدایت کی خواہش کرتے ہین جو جنات شر والے ہین وہ جنات کے اخیار کی مثل نہین ہین ؎

فانہض الی الصفوۃ من ہاشم	ما مومنوا الجن ککفارہا

ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے تو اوس کی طرف کوچ کر دے جو جنات ایمان والے ہین وہ اون جنات کی مثل نہین جو کافر ہین۔

سواد ابن قارب نے کہا جبکہ مینے اوس جن سے سنا کہ وہ ایک رات کے بعد دوسری رات مین مجھہ سے کہتا ہے میرے دل مین اسلام کی محبت بیٹھہ گئی مین گیا یہان تک کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا مجھہ سے فرمایا مرحبا اے سواد ابن قارب جو شئے تجھہ کو لائی ہے ہم کو اوس کا علم ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے اشعار کہے ہین آپ وہ اشعار مجھہ سے سنئے ؎

اتانی رئیی بعد لیل وہجعۃ	ولم یک فیما قد بلوت بکاذب

میرے پاس ایک اچھی صورت والا سو جانے اور رات کے بعد آیا جس امر مین مینے اوسکو آزمایا ہے وہ جھوٹا نہین ہے ؎

ثلاث لیال قولہ کل لیلۃ	اتاک رسول من لوی ابن غالب

وہ اچھی صورت والا تین رات آیا اور اوس کا قول ہر ایک رات یہ تہا کہ تیرے پاس ایک رسول آیا ہے جو لوئی ابن غالب کی اولاد سے ہے ۔

فشمرت عن ساقی الازار ووسطت ... بی الذعلب الوجناء عند اسباسب

مین نے اپنی پنڈلی سے اپنے تہمد کو باندھا یعنی مین آمادہ سفر ہوا اور تیز رفتار اونٹنی جو بڑے چہرہ والی ہے اوس نے میدانون کے قطع کرنے کے وقت مجھ کو بیچ مین لا پہونچا دیا ٥

فاشہد ان اللہ لا رب غیرہ ... وانک مامون علی کل غالب

مین یہ گواہی دیتا ہون کہ اللہ تعالی رب ہے اور اوس کے سوا کوئی رب نہین ہے اور آپ ہر ایک غالب پر مامون ہین یعنی ہر ایک غالب آپ پر بہروسا کئے ہوئے ہے ٥

وانک ادنی المرسلین شفاعۃ ... الی اللہ یا ابن الاکرمین الاطایب

اور مین یہ گواہی دیتا ہون کہ آپ از روے شفاعت کے اللہ تعالی کے پاس مرسلون سے زیادہ قریب ہین اے اکرمین اور پاکون کے بیٹے ٥

فمرنا بما یاتیک یا خیر من مشی ... وان کان فیما جاء شیب الذوائب

جو شے آپ کے پاس آئی ہے اے خیر مخلوق کے اوس کے ساتھ ہمکو امر فرمائیے جو چیز کہ آئی ہے اگرچہ اوس مین ایسی محنت اور دشواری ہے کہ آدمی بوڑہا ہو جاوے ٥

وکن لی شفیعا یوم لا ذو شفاعۃ ... سواک بمغن عن سواد ابن قارب

اور آپ میری شفاعت اوس دن فرماوین کہ کوئی صاحب شفاعت اوس دن آپ کے سوا سواد ابن قارب کو بے نیاز کرنے والا نہین ہے ۔ اس حدیث کے متعدد طرق ہین اسکی روایت ابن شاہین نے (صحابہ) مین فضل بن عیسی القرشی کے طریق سے علاء بن زیدل سے اور علاء نے انس بن مالک سے کی ہے کہا ہے کہ سواد ابن قارب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس قصہ کو ابن شاہین نے طول کے ساتھ ذکر کیا ہے ۔ اور اس حدیث کی روایت حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) مین حسین بن عمارہ کے طریق سے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے

کی ہے کہا ہے کہ سواد ابن قارب حضرت عمر رضؓ کے پاس آئے حسن نے اِس حدیث کو طول کے ساتھہ ذکر کیا ہے اور اِس حدیث کی روایت بخاری سے اپنی (تاریخ) مین اور بغوی اور طبرانی نے عباد بن عبد الصمد کے طریق سے کی ہے کہا مین نے سعید بن جبیر سے سنا سعید نے کہا مجھکو سواد ابن قارب نے خبر کی اور کہا مین سو رہا تھا اِس حدیث کو طول کے ساتھہ ذکر کیا ہے اور اِس حدیث کی روایت حسن بن سفیان اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی اور طبرانی نے عثمان بن عبد الرحمن الوقاصی کے طریق سے محمد بن کعب القرظی سے کی ہے کہا سواد ابن قارب حضرت عمر رضؓ کے پاس آئے اِس حدیث کو طول کے ساتھہ ذکر کیا ہے اور اِس حدیث کی روایت ابن ابی خیثمہ اور رویانی نے اپنی (مسند) مین اور خرائطی نے ابو جعفر الباقر کے طریق سے کی ہے کہا سواد ابن قارب حضرت عمر رضؓ کے پاس آئے اور اِس حدیث کو ذکر کیا۔

بیہقی نے ہشام بن محمد الکلبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی طی کے شیوخ مین سے بہت سے شیوخ نے مجھہ سے یہ حدیث کی ہے کہ مازن الطائی سرزمین عمان مین تھا اور اپنے اہل کے بتون کی خدمت کیا کرتا تھا اوس کا ایک بت تھا کہ اوس کا نام ناجر تھا مازن نے کہا مین نے ایک دن ایک ذبیحہ کیا بت کے اندر سے مین نے سُنا وہ یہ کہتا تھا اے مازن تو میرے پاس آ تو میرے پاس آ تو وہ بات سنے گا کہ مخفی رہنے کے قابل نہین ہے تو سن لے یہ نبی مرسل ہے وہ ایسے حق کو لایا ہے کہ خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو اوس نبی پر ایمان لاتا کہ اوس آگ کی حرارت سے بچے کہ وہ بھڑکتی ہے اور اوس آگ کا ایندھن پتھر ہین مازن نے کہا مین نے یہ سن کر اپنے دل مین کہا واللہ یہ عجب امر ہے پھر کچھہ دنون کے بعد مینے دوسرا ذبیحہ کیا مینے ایک ایسی آواز سنی کہ اول کی آواز سے زیادہ ظاہر تھی اور وہ بت یہ کہتا تھا اے مازن تو سُن لے تو خوش ہوگا وہ یہ امر ہے کہ خیر ظاہر ہوئی ہے اور شر پوشیدہ ہوگیا ہے ایک نبی مضر مین سے خدائے اکبر کے دین کے ساتھہ مبعوث ہوا ہے وہ بت کہ پتھر سے تراشے جاتے ہین تو اون کو ترک کر دے اور دوزخ کی حرارت سے سلامت رہو مازن نے کہا مین نے یہ سُن کر اپنے دل مین کہا واللہ یہ

عجیب امر ہے اور یہ ضرور وہ خبر ہے جس کا میرے واسطے ارادہ کیا جاتا ہے۔ اسی حال مین ہمارے پاس حجاز سے ایک مرد آیا ہم نے اوس سے پوچھا تمہارے اوس طرف کیا خبر ہے اوس نے کہا کہ ایک مرد نے تہامہ مین ظہور کیا ہے جو لوگ اوس کے پاس آتے ہین اون سے وہ یہ کہتا ہے کہ تم لوگ اللہ تعالی کی دعوت کرنے والے کی بات قبول کرو اوس کا نام احمد ہے مین نے اپنے دل مین کہا واللہ یہ وہی خبر ہے جس کو مین نے سُنا ہے مینے کوچ کر دیا یہانتک کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھ سے اسلام کی شرح فرمائی مینے اسلام قبول کیا مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین ایسا مرد ہون کہ مجھکو طرب اور شراب کے ساتھ فریفتگی ہے اور عورتون کی محبت مین مین ہلاک ہون۔ قحط سالیون نے ہم پر غلبہ کیا ہے وہ قحط سالیان مال کو لے گئین اور اونھون نے ہمارے بچون اور عورتون اور مردون کو دُبلا کر دیا اور میرا کوئی بیٹا نہین ہے آپ اللہ تعالی سے دعا فرماوین کہ اللہ تعالی اوس مصیبت کو دفع کر دے جس کو مین پاتا ہون اللہ تعالی مینھ برساوے اور مجھکو کوئی بیٹا بخشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم ابدلہ بالطرب قراءۃ القرآن وبالحرام الحلال وائتہ بالحیاء وھب لہ ولدا مازن نے کہا جس شے کو مین پاتا تھا اللہ تعالی نے آپ کی دعا کی برکت سے مجھ سے اوس کو دفع کر دیا اور عمان سرسبز ہوگیا اور مین نے چار بیبیون سے نکاح کیا اور اللہ تعالی نے مجھکو حیان بن مازن عطا فرمایا اور اسی حدیث کی تخریج طبرانی اور ابونعیم نے ہشام بن الکلبی کے طریق سے کی ہے ہشام نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے عبد اللہ العمانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگون مین سے ایک مرد تھا اوس کا نام مازن تھا وہ ایک بت کی خدمت کیا کرتا تھا اوس نے کہا کہ مین نے ایک ذبیحہ کیا اسکے بعد اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

ابن سعد اور احمد نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور بیہقی نے اور ابونعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وہ خبر جو مدینہ مین آئی یہ تھی کہ ایک عورت اہل مدینہ سے تھی ایک جن اوس کا تابع تھا وہ جن ایک طایر کی صورت مین آیا یہانتک کہ وہ اوس کے

مکان کی دیوار پر بیٹھ گیا اوس عورت نے اوس جن سے کہا اوتر آؤ اوس نے کہا نہین اوترتا اس لئے کہ مکہ مین ایک ایسا نبی مبعوث ہوا ہے جس نے ہم لوگون کے ٹھیرنے کو منع کیا ہے اور زنا کو ہم پر حرام کیا ہے اور اسی حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی نے دوسری وجہ سے علی بن الحسین رض سے مرسل طور پر کی ہے۔

ابو نعیم نے ارطاۃ بن المنذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے ضمرہ سے سُنا ہے وہ یہ کہتے تھے کہ مدینہ مین ایک عورت تھی کہ اوس سے ایک جن جماع کیا کرتا تھا وہ جن غایب ہو گیا اور اوس نے دیر کی جس قدر کہ دیر کی اور اوس عورت کے پاس وہ نہین آتا تھا پھر وہ جن ایک سوراخ مین سے ظاہر ہوا اوس عورت نے اوس سے کہا کہ تیری یہ عادت نہ تھی کہ تو سوراخ سے نکلتا اوس نے کہا کہ ایک نبی مکہ مین ظاہر ہوا ہے اور جو کچھ وہ نبی لایا ہے مین نے اوس کو سُنا ہے وہ زنا کو حرام کرتا ہے فعلیک السلام کہہ کے چلا گیا۔

ابو نعیم نے حضرت عثمان ابن عفان رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم ایک قافلہ مین شام کی طرف اس کے قبل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہون گئے جبکہ ہم ابواب شام مین تھے اور وہان ایک کاہنہ تھی وہ ہمارے سامنے آئی اور اوس نے کہا کہ میرا صاحب میرے پاس آیا اور میرے دروازہ پر وہ کھڑا ہو گیا مین نے اُس سے کہا تو مکان مین نہین آئے گا اُس نے کہا اس کی طرف مجھکو راستہ نہین ہے احمد نے ظہور کیا ہے ایک ایسا امر آیا ہے کہ اُس کی برداشت نہین ہو سکتی ہے یہ کہہ کے وہ کاہنہ پلٹ کے چلی گئی حضرت عثمان رض نے کہا کہ مین مکہ کی طرف پلٹ کر آیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال مین پایا کہ آپ نے مکہ مین ظہور کیا ہے اور آپ مخلوق کو اللہ تعالی کی طرف بلاتے ہین۔

ابن شاہین نے (صحابہ) مین اور ابن مندہ نے (دلائل النبوۃ) مین اور معافی نے (جلیس) مین ابو خیثمہ سے ابو خیثمہ نے عبد الرحمن ابن ابی سبرہ سے روایت ہے کہا ہے کہ مجھ سے ذباب بن الحارث الصحابی رضی اللہ عنہ نے حدیث کی ہے کہا ہے کہ ابن وقشہ کا ایک اچھی صورت والا

اچھی صورت والا جن تھا کہ جو شئے ہوتی تھی وہ اوس کی خبر دیتا تھا وہ ایک دن اوس کے پاس آیا
اور اوس نے اوس کو کسی شئے کی خبر دی اور اوس کی طرف دیکھا اور کہا یا ذیاب تو عجب العجائب کر
سن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کے ساتھ مبعوث کئے گئے ہین مکہ مین وہ لوگون کو اپنی طرف
بلاتے ہین مگر لوگ قبول نہین کرتے مین نے اوس سے پوچھا یہ کیا بات ہے اوس نے کہا
مین نہین جانتا ایسا ہی لوگون نے کہا ہے تھوڑا ہی زمانہ گذرا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ظہور کو سنا مین مسلمان ہو گیا۔

عمر بن شیبہ نے جموح بن عثمان الغفاری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ زمانہ جاہلیت مین
ہم اپنے مکانون مین تھے یکایک ہم نے سنا ایک شور کرنے والا رات مین شور کر رہا تھا اور اوسنے
اشعار ذکر کئے پھر وہ دوسری رات اور تیسری رات کو پکار رہا تھا ہم کچھ زمانہ نہین ٹھیرے کہ
یکایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر ہمارے پاس آئی۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عثمان بن عفان
اور طلحہ بن عبد اللہ رض اپنے گھرون سے نکلے اور رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئے اور
دونون اسلام لے آئے اور عثمان رض نے کہا یا رسول اللہ مین شام سے نیا آیا ہون جبکہ ہم لوگ
مقام معان اور زرقا کے درمیان تھے اور ہم سوئے ہوئے کی مثل تھے یکایک مین نے سنا کہ ہمکو
ایک منادی کرنے والا یون پکار رہا تھا اے سونے والو بیدار ہو جاؤ احمد نے مکہ مین ظہور کیا ہے ہم
مکہ مین آئے اور ہم نے آپ کا حال سنا۔

ابن سعد اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے سفیان الہذلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم اپنے
قافلہ مین شام کی طرف گئے جبکہ ہم مقام زرقا اور معان کے درمیان تھے ہم رات کو اتر پڑے
یکایک ہم نے سنا ایک سوار یون کہتا تھا اے سونے والو بیدار ہو جاؤ یہ وقت سونے کا نہین ہے
اس وقت مین احمد نے ظہور کیا ہے اور جنات ہنکال دینے کے طور پر ہنکال دئے گئے ہین۔
یہ سن کر ہم ڈر گئے اور ہم کل رفیق قوی جوان تھے ہر ایک نے یہ سنا ہم اپنے اہل کی طرف پلٹ کے آئے

آئے اور یکایک ہم نے اپنے اہل سے سُنا وہ یہ ذکر کرتے تھے کہ قریش کے درمیان مکہ مین اوس نبی کے ساتھ جس نے ظہور کیا ہے اور وہ بنی عبد المطلب سے ہے اور اوس کا نام احمد ہے اختلاف ہے۔

ابو نعیم نے یعقوب بن زید بن طلحہ التیمی سے یون روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت عمرؓ کی طرف سے گذرا اونھون نے اوس مرد سے پوچھا کیا تو کاہن ہے تیرا زمانہ تیری صاحبہ کے ساتھ کب سے ہے اوس نے کہا قبل اسلام کے وہ میرے پاس آئی اور یا سلام یا سلام کہہ کر اوس نے پکارا اور کہا الحق المبین والخیر الدایم غیر حلم النایم اللہ اکبر یہ سُن کر قوم کے لوگون مین سے ایک مرد نے کہا اے امیر المومنین اس واقعہ کی مثل کیا آپ سے مین بیان نکرون واللہ ہم ایک بیابان شفاف اور چمکدار مین جارہے تھے ہم اوس بیابان مین کچھ نہین سُنتے تھے مگر ایک آواز یکایک ہم نے دیکھا کہ ایک شتر سوار سامنے سے آرہا ہے اوس نے یہ کہا یا احمد یا احمد اللہ اعلی و امجد اتاک ما وعدک من الخیر یا احمد یہ کہکر وہ چلا گیا یہ سُن کر انصار مین سے ایک مرد نے کہا اے امیر المومنین اس کی مثل مین آپ سے کہتا ہون مین شام کی طرف گیا جبکہ ہم ایک چٹیل زمین مین تھے یکایک ہم نے سُنا کہ غیب سے آواز دینے والا ہمارے پیچھے یہ اشعار کہہ رہا ہے ؎

قدلاح نجم فاضاء مشرقہ	یخرج من ظلماء عسوف موبقہ

ایک ستارہ ظاہر ہوا ہے اوس نے اپنے مشرق کو روشن کر دیا ہے اور وہ ستارہ مخلوق کو سخت ظلمت ہلاک کرنے والی سے نکالتا ہے ؎

ذاک رسول مفلح من صدقہ	اللہ اعلی امرہ وحققہ

وہ وہ رسول ہے جس نے اوس کی تصدیق کی وہ فلاحیت پانے والا ہے اللہ تعالی نے اُسکے امر کو بلند کیا ہے اور ثابت کیا ہے۔

ابو نعیم نے ابن عباس ع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جنات مین سے ایک آواز دینے والے نے مکہ مین ابو قبیس پہاڑ پہ یہ آواز دی اور یہ اشعار پڑھے ہے۔

قبح اللہ راے کعب بن فہر ۔۔۔ ما ارق العقول والاحلام

برا کرے اللہ تعالیٰ راے کعب بن فہر کو یہ لوگ کتنے سبک عقل ہین ۵

دینہا انہا العنیف فیہا ۔۔۔ دین ابا یہا الحماۃ الکرام

بنی کعب کا دین اون کے آباے کرام حمایت کرنے والون کا دین ہے وہ اوس دین مین ملامت کئے جاتے ہین ۵

حالف الجن حین یقضی علیکم ۔۔۔ ورجال النخیل والاطام

تمہارا ساتھہ جنات دین گے جس وقت تم پر حکم کیا جاے گا اور وہ مرد تمہارا ساتھہ دین گے جو نخیل اور اطام کے ہین ۵

یوشک الخیل ان تراہا تہادی ۔۔۔ تقتل القوم فی البلاد العظام

قریب ہے کہ تو سوارون کو دیکھے گا کہ وہ خرام کرین گے ایسی حالت مین کہ قوم کو بڑے بڑے شہرون مین قتل کرین گے ۵

ہل کریم منکم لہ نفس حر ۔۔۔ ماجد الوالدین والاعمام

کیا تم لوگون مین کوئی ایسا کریم ہے کہ اوس کا نفس آزاد ہے اور اوسکے مان باپ اور چچے شریف ہین۔

ضارب ضربۃ تکون نکالا ۔۔۔ ورواحا من کربۃ واغتمام

وہ کریم ایسی ضرب لگانے والا ہو کہ وہ ضرب عذاب اور خوشی ہو سختی اور غم سے۔

یہ حدیث مکہ مین شائع ہو گئی اور مشرکین ان اشعار کو آپس مین پڑہتے تھے اور انہون نے مومنین کا قصد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شیطان ہے کہ بتون کے اندر سے آدمیون سے کلام کرتا ہے اوس کا نام مسعر ہے اللہ تعالیٰ اوس شیطان کو ذلیل کرے گا تین دن تک لوگ ٹھیرے رہے یکایک سنا گیا کہ ایک ہاتف پہاڑ پر یہ اشعار پڑہ رہا ہے ۵

نحن قتلنا مسعرا ۔۔۔ لما طغی واستکبرا

ہم نے مسعر شیطان کو قتل کر ڈالا جبکہ اوس نے سرکشی اور تکبر کیا ۵

وسفہ الحق وسن المنکرا　　　قنعتہ سیفا جروفا متبرا

اور مسعر شیطان نے حق کو سبک سمجھا اور امر منکر کو سنت ٹھیرایا مینے مسعر کا قناع اوس تلوار سے بنایا کہ وہ بنیاد ہستی کھودنے والی ازرق طع ہے ۵

بشتمہ نبینا المطہرا

اوس شیطان کو اس سبب سے مینے قتل کیا کہ اوس نے ہمارے نبی مطہر کو برا کہا تہا۔

یہ اشعار سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنات مین سے یہ وہ عفریت ہے کہ اسکا نام سمحج ہے مینے اُس کا نام عبد اللہ رکہا ہے یہ مجہپر ایمان لایا ہے اس نے مجھکو خبر کی ہے کہ وہ اوس شیطان کی جستجو مین چند روز سے ہے۔

فاکہی نے مکہ کے اخبار مین ابن عباس رض کی حدیث سے روایت کی ہے عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ ابتداے اسلام مین ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مین تھے یکایک ہم نے سنا کہ ہاتف نے مکہ کے بعض پہاڑ پر آواز دی اور اوس نے مسلمانون مین فساد ڈالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اور کسی شیطان نے کسی نبی کے ساتھ فساد کرنے کے واسطے اعلان نہین کیا مگر اللہ تعالی نے اوس کو قتل کر ڈالا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اوس شیطان کو جنات مین سے اوس مرد کے ہاتھ سے قتل کرا ڈالا جسکا نام سمحج ہے اور مین نے اوس کا نام عبد اللہ رکہا ہے جبکہ رات ہوئی مین نے ایک ہاتف کو اوس جگہہ مین سُنا کہ وہ یہ اشعار پڑہتا تھا ۵

نحن قتلنا مسعرا　　　لما طغی واستکبرا
وسعر الحق وسن المنکرا　　　بشتمہ نبینا المطہرا

ابو نعیم نے اور فاکہی نے (اخبار مکہ) مین عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر ظاہر ہوا ایک مرد جنات مین سے جسکا نام مسعر ہے ابو قبیس پہاڑ پر کہڑا ہوا۔ اوس نے یہ اشعار پڑہے قبح اللہ رائے کعب ابن فہر یہ اشعار اوپر ذکر

گئی گویا ہین یہ اشعار سن کر قریش آپس مین کہنے لگے کہ تم لوگون نے یہان تک سستی کی کہ تم کو
جن نے برانگیختہ کیا جبکہ آنے والی رات آئی تو ایک مرد جنات مین سے جس کا نام سمج ہے
مقام پر کھڑا ہوا اور اوس نے یہ اشعار پڑھے ؎

لما طغی واستکبرا	نحن قتلنا مسعرا

ہم نے قتل کیا مسعر کو جبکہ اوس نے سرکشی کی اور تکبر کیا۔

اورذقہ سیفا جروفا متبرا	بشتمہ نبینا المطہرا

اور ہم نے مسعر کو اس سبب سے قتل کیا کہ اوسنے ہمارے نبی مطہر کو برا کہا ہین اوسکو ایسی تلوار
کے پاس لایا کہ وہ سیلاب کی مثل فنا کرنے والی ہے اور قاطع ہے۔

انا نذہ ومن اراد السطہرا

ہم اون لوگون کو دفع کرتے ہین جو لوگ اوس چیز کو مکروہ سمجھتے ہین جو مکروہ سمجھنے کے لایق نہین ہے
ابوسعد نے کتاب (شرف المصطفیٰ) مین جندل بن نضلہ سے یون روایت کی ہے کہ نضلہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میرا ایک دوست جنات مین سے تھا وہ یکایک میری
پاس آیا اور اوس نے کہا ؎

لصادق مہذب امین	ہب فقد لاح سراج الدین

اوٹھہ تحقیق دین کا چراغ روشن ہوا ایسے پیغمبر کے سبب سے جو صادق اور مہذب اور امین ہے۔

تمشی علی الصصح والحزون	فارحل علی ناجیتہ امون

سو ایسی اوٹنی پر کوچ کر جو نجات دینے والی اور خلقت مین مضبوط ہے اور وہ نرم زمین اور سخت
زمین دونون پر چلتی ہے۔

مین ایسے حال مین بیدا ہوا کہ خوف زدہ تھا مینے پوچھا کیا واقعہ ہے اوس نے کہا وساطح

الارض وفارض الفرض لقد بعث محمدؐ فی الطول والعرض نشا فی الحرمات العظام وہاجر الیٰ طیبۃ امینہ

قسم ہے زمین کے مسطح کرنیوالے اور فرض کے فرض کرنے والے کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تمام روے زمین مین مبعوث کئے گئے ہین محمد ہے عظیم حرمات یعنی مکہ مین نشوونما پایا ہے اور طیبة المدینہ کی طرف ہجرت کی ہے یہ سن کر مین روانہ ہوگیا یکایک مین نے سُنا کہ ایک ہاتف یہ شعر پڑھ رہا تھا ۵

یاایہا الراکب المزجی مطیتہ	نحو الرسول لقد وفقت للرشد

اے وہ شتر سوار جو اپنی اونٹنی کو رسول اللہ صلعم کی طرف لیجانے والا ہے تحقیق تو نے ہدایت کی توفیق پائی ہے۔

ابن الکلبی نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی کلب مین سے میرا ایک غلام یا ایک مزدور تھا اوس کا نام حابس بن دغنہ تھا اس درمیان کہ مین ایک دن اپنے مکان کے صحن مین تھا یکایک مین نے اوس کو خوف زدہ دیکھا اوس نے مجھہ سے کہا آپ اپنے اونٹ لے لو مین نے اوس سے کہا تو کیون غضبناک ہوا ہے اوس نے کہا اس درمیان کہ مین جنگل مین تھا یکایک مین نے ایک بوڑہے شخص کو پہاڑ کی گھاٹی مین سے اپنے مقابل دیکھا گویا اوس مرد کا سر رخمہ کے سر کی مثل تھا۔

وہ اوس جگہہ سے نیچے اوترا کہ وہان سے عقاب پہسل جائے وہ اپنی جگہہ سے لٹک رہا تھا اور ہٹتا نہ تھا یہان تک کہ اوسکے دونون قدم زمین پر ٹھہر گئے جو کچھہ مین نے دیکھا اوس سے اوسکو مین عظیم جانتا ہون یعنی وہ نہایت درجہ عظیم تھا اوس نے مجھہ سے کہا ۵

یا حابس بن دغنۃ یا حابس	لا تعرضن الیک الوساوس

اے حابس بن دغنۃ اے حابس تو وسواس نہ کر ۵

ہذا سنا النور بکف قابس	فاجنح الی الحق ولا توالس

یہ روشنی نور کی آگ لینے والے کے ہاتھہ مین ہے تو حق کی طرف میل کر اور فریب نہ کر۔

حابس نے کہا کہ وہ بوڑہا یہ کہہ کر غایب ہوگیا مین اپنے اونٹ پہیرے گیا اور اون کو دوسرے جنگل مین چرایا اور اوس جنگل مین مینے تہین چرایا پھر مین سوگیا یکایک ایک شتر سوار نے میرے ٹھوکر ماری مین بیدار ہوگیا یکایک مینے دیکھا کہ میرا وہی صاحب ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے۔

یاحابس اسمع ماأقول ترشد	لیس ضلول حایر کمهتدی

اے حابس جو بات مین کہتا ہون تو اوسکو سن لے تو ہدایت پائے گا جو شخص گمراہ اور متحیر ہے وہ اوس شخص کی مثل نہین جو ہدایت پائے ہوئے ہے ۵

لاتترکن نہج الطریق الاقصد	قد نسخ الدین بدین احمد

تو میانہ روی کے راستہ کو ہرگز نہ چھوڑ اسلیئے کہ کل دین احمد کے دین کے ساتھ منسوخ کیئے گئے ہین

حابس نے کہا مین یہ اشعار سن کر بے ہوش ہو گیا پھر مجھہ کو زمانون کے بعد افاقہ ہوا اور اللہ تعالی نے اسلام کے واسطے میرے قلب کا امتحان کیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے عمرو بن مرۃ الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین حج کے واسطے نکلا مین مکہ معظمہ مین تہا مین نے خواب مین ایسا نور دیکھا کہ وہ کعبہ سے بلند ہو رہا تھا یہان تک کہ یثرب کے پہاڑ مجھہ پر روشن ہو گئے مین نے اوس نور مین ایک آواز سنی کہنے والا یہ کہتا تہا انقشعت الظلما وسطع الضیا وبعث خاتم الانبیا۔ تاریکی ہٹ گئی اور نور بلند ہو گیا اور خاتم الانبیا مبعوث ہو گئے۔ پھر وہ نور دوسری بار روشن ہونے کے طور پر روشن ہوا یہانتک کہ مین نے حیرہ کے قصور اور ابیض المداین کو دیکھا مین نے اوس نور مین ایک آواز سنی کہنے والا یہ کہتا تہا ظہر الاسلام وکسرت الاصنام ووصلت الارحام۔ اسلام ظاہر ہوا اور بت توڑ ڈالے گئے اور صلہ رحمی کیا گیا۔ مین ایسے حال مین بیدار ہوا کہ خوف زدہ تہا مین نے اپنی قوم سے کہا واللہ قریش کے اس قبیلہ سے کوئی نیا امر ضرور حادث ہوگا اور جو کچھہ مینے دیکھا تہا اپنے لوگون کو اوس سے مین نے خبر کی جبکہ ہم اپنے شہرون کو پہونچ گئے تو ہمارے پاس یہ خبر آئی کہ ایک مرد جس کا نام احمد ہے وہ مبعوث کیا گیا ہے مین آپ کے پاس آیا اور جو کچھہ مین نے دیکھا تہا اوس سے آپ کو خبر کی پہر مین مسلمان ہو گیا اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھہ کو میری قوم کی طرف بہیجیئے آپ نے مجھہ کو میری قوم کی طرف بہیجا مین نے اون لوگون کو اسلام کی طرف بلایا اونہون نے اسلام قبول کر لیا مگر انمین سے ایک مرد کہڑا ہو گیا اور

اوس نے کہا اے عمرو بن مرہ تیری زندگی کو اللہ تعالیٰ تلخ کردے کیا تو ہم کو یہ امر کرتا ہے کہ ہم اپنے معبودون کو چھوڑ دین اور تو ہمارے باپ دادا کے دین سے خلاف کرے پھر اوس مرد نے یہ اشعار کہے ؎

ان ابن مرۃ قد اتی بمقالۃ — لیست مقالۃ من یرید صلاحاً

ابن مرہ ایسی باتین کرتا ہے کہ وہ باتین اوس شخص کی باتین نہین ہین جو صلاح کا ارادہ کرتا ہے ؎

انی لاحسب قولہ وفعالہ — یوما وان طال الزمان ریاحا

مین ابن مرہ کے قول اور فعل کو ایک دن ہوا خیال کرون گا اگرچہ زمانہ دراز ہو جائے ؎

ایسفہ الاشیاخ ممن قد مضی — من رام ذلک لا اصاب فلاحا

جو شیوخ گزر چکے ہین کیا وہ بیوقوف قرار دیئے جاوین جو شخص اس امر کا قصد کرتا ہے وہ فلاح کو نہین پہونچتا۔

عمرو بن مرہ نے اوس مرد سے کہا مجھہ اور تجھہ مین جو شخص کاذب ہے اللہ تعالیٰ اوس کے عیش کو تلخ کردے اور اوس کی زبان گونگی کردے اور اوس کی بصر کو اندھا کردے واللہ وہ مرد نہین مرا یہان تک کہ اوسکا مونھہ گر گیا وہ کھانے کا مزا نہین پاتا تھا اور وہ اندھا اور گونگا ہو گیا۔

ابو نعیم اور خرایطی اور ابن عساکر نے ابن خربوذ المکی کی طریق سے ایک مرد سے جو بنی خثعم مین سے تھا روایت کی ہے کہا ہے کہ عرب لوگ حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہین کرتے تھے وہ لوگ بتون کی عبادت کرتے تھے اور بتون سے محاکمہ چاہتے تھے اوس درمیان کہ ہم لوگ ایک رات اپنے ایک بت کے پاس بیٹھے تھے اور ایک شئے مین اوس بت سے ہم تقاضا کر رہے تھے یکایک ایک ہاتف نے آواز دی وہ یہ کہتا تھا ؎

یا ایہا الناس ذوو الاجسام — ومسندو الحکم الی الاصنام

تم لوگ صاحب اجسام ہو اور بتون کی طرف احکام کی سند کرتے ہو ؎

ما انتم طایش الاحلام — ہذا نبی سید الانام

تم لوگ سبک عقل نہین ہو تم سنو یہ نبی سید الانام ہے ؎

اعدل ذی حکم من الحکام		یصدع بالنور و بالاسلام

یہ نبی اون حاکمون مین سے جو صاحب حکم ہے زیادہ عادل ہے یہ نبی نور اور اسلام کو ظاہر کرتا ہے

ویردع الناس من الاثام		مستعلن فی البلد الحرام

یہ نبی آدمیون کو بتون سے روکتا ہے اور منع کرتا ہے اور بلد حرام مین کہ مکہ معظمہ ہے اظہار حق کرتا ہے
راوی نے کہا یہ اشعار سن کر ہم ڈر گئے اور اوس بت کے پاس سے متفرق ہو گئے اور یہ اشعار بڑی بات ہو گئے کہ لوگ اس کا چرچا کرنے لگے یہان تک کہ ہمکو یہ خبر پہونچی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین ظہور کیا ہے پھر آپ مدینہ مین آگئے مین مدینہ مین آیا اور مین مسلمان ہو گیا۔

ابن سعد اور بزار اور ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مہینہ قبل اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہون ہم لوگ ایک بت کے پاس بوانہ مین بیٹھے تھے اور ہم نے اونٹ ذبح کئے تھے یکایک ہم نے سنا کہ ایک آواز کرنیوالا بت کے پیٹ مین سے آواز کر رہا ہے وہ یہ کہہ رہا ہے الا اسمعوا الی العجب ذہب استراق السمع للوحی ویرمی بالشہب لنبی بمکۃ اسمہ احمد مہاجرہ الی یثرب۔ تم لوگ سنو تعجب کی بات ہے وحی کے واسطے جو استراق سمع تھا یعنی شیاطین آسمان پر پہونچکر وحی کو سنتے تھے وہ امر جاتا رہا جنات پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہین اوس نبی کے سبب سے جو مکہ مین ہے اوس کا نام احمد ہے اوس کی ہجرت کی جگہہ یثرب کی طرف ہے۔ جبیر نے کہا یہ سن کر ہم لوگ رکے رہے اور ہم تعجب کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا۔

ابو نعیم نے تمیم الداری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین شام مین تھا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے مین اپنی بعض حاجتون کی طرف گیا اور مجھکو رات ہو گئی مینے دل مین کہا کہ مین اس عظیم جنگل کے جوار مین ہون جبکہ مین اپنی جگہہ پر لیٹا یکایک مین نے سنا کہ ایک ندا کرنے والا ندا کر رہا ہے مین اوس کو نہین دیکھتا تھا اوس نے کہا اللہ تعالی کے ساتھ پناہ ڈھونڈو اس لئے کہ جن کسی شخص کو اللہ تعالی سے نجات نہین دلا سکتا ہے مین نے کہا تجھہ کو خدا کی

قسم ہے کہو تو کیا کہتا ہے اوس نے کہا کہ رسول امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا ہے اور ہم نے مقام حجون مین آپ کے پیچھے نماز پڑہی ہے ہم مسلمان ہوگئے ہین اور آپ کا ہم نے اتباع کیا ہے اور جنات کا مکر چلا گیا اور جنات آگ کے شعلونسے مارے جاتے ہین تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول رب العالمین کی طرف جا اور مسلمان ہو جا۔ تمیم نے کہا جبکہ مین صبح کو اوٹھا مین ایک راہب کے پاس گیا اور اوس کو اس خبر سے مینے خبر کی اوس نے کہا تجھہ سے جنات نے سچ کہا ہے وہ نبی حرم سے ظہور کرے گا اور اوس کی ہجرت کی جگھہ حرم ہوگی اور وہ خیر الانبیا ہے تو آپ کی طرف کیون نہین جاتا۔

ابو نعیم نے خویلد الضمری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک ہم نے اوس بت کے اندر سے ایک آواز کرنے والے کی آواز سنی وہ یہ کہتا تھا

ذہب استراق السمع للوحی ورمے بالشہب لنبی بمکۃ اسمہ احمد ومہاجرہ الی یثرب یامر بالصلوۃ و الصیام والبر والصلات للارحام۔ یہ سن کر ہم اوس بت کے پاس سے اوٹھہ کھڑے ہوئے اور ہم نے لوگون سے پوچھا اونہون نے کہا کہ اوس نبی نے مکہ مین ظہور کیا ہے جسکا نام احمد ہے۔

ابو نعیم اور ابن جریر اور معافی بن زکریا نے اور ابن الطراح نے (کتاب الشواعر) مین اپنے اپنے اسناد کے ساتھہ اس حدیث کی روایت عباس بن مرداس سے کی ہے کہا ہے کہ میرے اول اسلام کا یہ امر تہا کہ میرے باپ کے مرنے کا جب وقت آیا اوس نے مجھہ سے ایک بت کے واسطے وصیت کی اوس کا نام ضمار تھا مین نے اوس بت کو مکان مین رکھہ لیا اور اوس کے پاس مین ہر روز آیا کرتا تہا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا مینے اوس بت کے اندر سے ایک آواز رات مین سنی وہ یہ کہتا تھا ۵

قل للقبایل من سلیم کلہا ‏ ‏ ‏ ہلک الانیس وعاش اہل المسجد

سلیم کے کل قبیلون سے کہدو کہ انیس ہلاک ہوگیا اور اہل مسجد زندہ ہو گئے ۵

اودی ضمار وکان یعبد مرۃ ‏ ‏ ‏ قبل الکتاب الی النبی محمد

ضمار ہلاک ہوا ضمار عبادت کیا جاتا تھا ایک مرتبہ قبل نازل ہونے اوس کتاب کے جو نبی محمد صلعم کی طرف نازل کی گئی ہے ٥

ان الذی ورث النبوۃ والھدی	بعد ابن مریم من قریش مھتدی

تحقیق جو شخص قریش سے ہے اوس نے ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت میراث پائی ہے وہ ہدایت یافتہ ہے۔

عباس نے کہا کہ مین نے اس امر کو آدمیون سے چھپایا اور کسی سے اس کا ذکر نہین کیا جبکہ آدمی غزوہ احزاب سے پلٹ کے آئے اس درمیان کہ مین اپنے اونٹون مین مقام عقیق کی طرف جو ذات عرق سے ہے تھا۔ مین نے ایک شدید آواز سنی مینے اپنا سر اوٹھایا یکایک مینے ایک مرد کو شتر مرغ کے دونون بازؤن پر سوار دیکھا وہ یہ کہتا تھا۔ النور الذی وقع یوم الاثنین ولیلۃ الثلثاء مع صاحب الناقۃ العضباء فی دیار بنی اخی العنقاء اوس کہنے والے کو ایک ہاتف نے اوسکے شمالی جانب سے جواب دیا۔ مین اوس کو نہین دیکھتا تھا اسنے یہ کہا

بشر الجن وابلاسھا	ان وضعت المطی احلاسھا

بشارت دے جنات کو اور اون کے نا امید لوگون کو کہ سواری نے اپنے کجاوون کو رکھدیا۔

وبتیت السماء احراسھا

ظاہر کر دیا آسمان نے اپنے نگاہبانون کو۔ عباس نے کہا کہ مین خوف سے اوچھل پڑا اور مینے یہ جان لیا کہ محمد صلعم مرسل ہین۔

خرائطی اور طبرانی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے عباس بن مرواس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین اپنی اونٹنیون مین دوپہر کے وقت پھر رہا تھا مجھکو ایک سفید شتر مرغ جو روئی کی مثل تھا نظر آیا اوس پر ایک شخص سوار تھا اور اوس سوار کے جسم پر سفید کپڑے روئی کی مثل تھے اوس نے کہا اے عباس بن مرواس الم تران السماء قد حفت احراسھا وان الحرب جرعت انفاسھا وان الخیل وضعت احلاسھا وان الذی جاء بالبر ولد یوم الاثنین فی لیلۃ الثلاثاء صاحب الناقۃ

القصوا۔ آسمان کو اوس کے نگاہبانون نے گھیر لیا ہے اور لڑائی اپنی سان سون کو نگل گئی ہے یعنی اب لڑائی موقوف ہو گئی اور گھوڑون نے اپنے پالانون کو رکھدیا ہے اور وہ شخص کہ نیکی کو لایا ہے وہ دوشنبہ کے دن منگل کی رات مین پیدا ہو گیا ہے وہ صاحب ناقہ قصوا ہے۔

عباس نے کہا کہ مین یہ واقعہ دیکھکر خوف زدہ اپنی جگہہ سے نکلا یہان تک کہ مین ایک بت کے پاس جسکا نام ضمار تھا گیا یکایک مین نے سُنا کہ ایک آواز کرنے والا اوس کے درمیان سے آواز کر رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے قل للقبائل یعنے جو اشعار اوپر لکھے گئے وہ اُن اشعار کو پڑہ رہا تھا۔

ابو نعیم نے تیسری وجہ سے عباس بن مرواس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس درمیان کہ دوپہر کے وقت مین ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا تھا یکایک میرے روبرو ایک سفید شترمرغ نمودار ہوا اوس شترمرغ پر ایک گورا آدمی سوار تھا اوس کے جسم پر سفید کپڑے تھے اوس نے مجھہ سے خطاب کرکے یون کہا۔ عباس یا عباسھا یا ابن قبیل مرداسھا الم تر الی الجن و ابلاسھا والحرب قد جرعت انفاسھا وان السماء منعت احراسھا۔ اے عباس اے بیٹے سردار کے جس کا نام مرواس ہے کیا تو نے جنات کو اور اون لوگون کو نہین دیکھا جو خیر سے مایوس ہین لڑائی نے اپنے انفاس نگل لئے ہین اور آسمان کو اوس کے حارسون نے منع کیا ہے۔

عباس بن مرواس نے کہا مین وہان سے پلٹا اور مین ہمیشہ آدمیون سے پوچھتا رہتا تھا یہانتک کہ میرے پاس میرے چچا کا بیٹا آیا اور اوس نے مجھکو یہ خبر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدمیون کو ایسے حال مین اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہین کہ چھپے ہوئے ہین۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے سعید بن عمرو الھذلی سے سعید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے ایک ذبیحہ ایک بت پر ذبح کیا مین نے اوس کے درمیان سے یون آواز سنی العجب کل العجب خرج نبی من بنی عبد المطلب یحرم الزنا ویحرم الذبح للاصنام وحرست السماء ورمینا بالشھب۔ بڑے تعجب کا امر ہے بنی عبد المطلب مین سے ایک نبی نے ظہور کیا ہے وہ زنا کو حرام کرتا ہے اور بتون کے واسطے جو ذبیحہ ہے اوس کو وہ حرام کرتا ہے آسمانون

کی نگاہبانی کی گئی ہے اور ہم جنات پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہین۔ سعید کے باپ نے کہا
کہ یہ سُن کر ہم لوگ متفرق ہوگئے اور مکہ معظمہ مین آئے ہم نے کسی شخص کو نہین پایا کہ ہم کو وہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر دیتا یہان تک کہ ہم نے حضرت ابو بکر الصدیق رضؓ سے
ملاقات کی اور ہم نے اون سے پوچھا اے ابو بکر کیا مکہ مین کسی نے ظہور کیا ہے وہ اللہ تعالی کے
طرف بُلاتا ہے اوس کا نام احمد ہے ابو بکر رضؓ نے ہم سے پوچھا وہ کیا واقعہ ہے ہمنے اونکو اوس
واقعہ سے خبر کی اُنھون نے کہا بیشک محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب ہین اور وہ رسول اللہ ہین
اور ابن سعد اور ابو نعیم دونون نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت عبد اللہ بن ساعدۃ
الھذلی سے کی ہے عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارا ایک بت تھا مین
اوس کے پاس تھا مین نے اوس بت کے درمیان سے سنا ایک پکارنے والا پکار رہا تھا۔
قد ذھب کید الجن ورمینا بالشھب لنبی اسمہ احمد تحقیق جنات کا مکر جاتا رہا اور ہم جنات پر آگ
کے شعلے مارے جاتے ہین اوس نبی کے سبب سے کہ اوسکا نام احمد ہے۔ مین یہ سُن کر پلٹا اور
مین نے ایک مرد سے ملاقات کی اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے مجھکو خبر کی۔

ابن مندہ نے بکر بن جبلہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارا ایک بت تھا ہم نے اوسکے
پاس ایک ذبیحہ کیا مین نے ایک آواز سنی وہ یہ کہتا تھا اے بکر بن جبلہ کیا تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو پہچانتے ہو۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ
مین عہد جاہلیت مین اپنے اونٹ کے ڈہونڈنے کے واسطے نکلا جو بھاگ گیا تھا صبح کے وقت
ایک ہاتف نے مجھکو آواز دی وہ یہ کہتا تھا ؎

یا ایھا الراقد فی اللیل الاحم	قد بعث اللہ نبیا فی الحرم
اے سونے والو تاریک رات مین	اللہ تعالی نے ایک نبی کو حرم مین مبعوث کیا ہے
من ہاشم اہل الوفار	یجلو وجنات الدیاجی والظلم

وہ نبی بنی ہاشم سے ہے جو اہل وفا اور کرم سے ہین وہ نبی تاریکیون اور ظلمت کو روشن کردیتا ہے۔ مین نے اپنی آنکھہ پھیری مین نے اوس کہنے والے کا جسم نہین دیکھا مینے یہ اشعار کہے ؎

یا ایہا الہاتف فی داجی الظلم ۔۔۔ اہلا وسہلا بک من طیف الم

اے آواز دینے والے اندہیری راتون مین تو اہل کے پاس آیا ہے اور نرم زمین کو تو نے طے کیا ہے تو وہ خیال ہے جو آپہونچا ہے ؎

بین ہداک اللہ فی لحن الکلم ۔۔۔ ماذا الذی تدعو الیہ یغتنم

تجھہ کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے بیان کر خوش بیانی سے وہ کیا چیز ہے جس کی طرف تو بلاتا ہے کہ وہ غنیمت جانی جاے۔

یکا یک مینے سُنا کہ کوئی اپنا گلا صاف کر رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے ظہر النور وبطل الزور وبعث اللہ محمد ابالحبور۔ نور ظاہر ہوا اور مکر باطل ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلائیون کے ساتھہ بھیجا۔ پہر اوس نے یہ اشعار کہے ؎

الحمد للہ الذی لم یخلق الخلق عبث ۔۔۔ ارسل فینا احمد خیر نبی قد بعث

سب تعریفین اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے وہ اللہ کہ اوس نے مخلوق کو عبث پیدا نہین کیا۔ ہم لوگون مین اللہ تعالیٰ نے احمد کو بھیجا آپ اچھے نبی ہین کہ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہین ؎

صلی علیہ اللہ ما ۔۔۔ حج لہ رکب و حث

احمد پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے جب تک اللہ تعالیٰ کے واسطے ایک جماعت حج کرے اور برانگیختہ ہو۔ پہر صبح ظاہر ہوگئی اور میرا اونٹ مجھے مل گیا۔

ابو سعید نے کتاب (شرف المصطفیٰ) مین جعد بن قیس المرادی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم چار آدمی جاہلیت مین حج کے ارادہ سے نکلے یمن کے جنگلون مین سے ایک جنگل مین ہم گذرے جبکہ رات آئی ہم نے ایک بڑے صحرا کے ساتھ پناہ لی اور ہم نے اپنے اونٹون کو باندہ دیا جبکہ رات کو سکون ہوا اور میرے ہمراہی سو گئے یکایک مین نے سُنا کہ

صحرا کے بعض اطراف سے آواز آرہی ہے ایک ہاتف یہ اشعار پڑھ رہا ہے

الا یا ایہا الرکب المعرس بلغوا	اذا ما وقفتم بالحطیم وزمزما

اے رات مین مقام کرنے والے لوگو جسوقت تم حطیم اور زمزم مین ٹھیرو پہونچا دو

محمد المبعوث منا تحیۃ	تشیّعہ من حیث سار ویمما

محمد صلعم کو جو مبعوث ہوے ہین ہمارا تحیہ پہونچا دو محمد صلعم جس جگہہ سے جاوین اور قصد کرین وہ تحیہ اونکی مشایعت کرے

وقولوا له انا لدینک شیعۃ	بذلک اوصانا المسیح بن مریما

اور محمد صلعم سے یہ کہدو کہ ہم لوگ آپکے دین کا گروہ ہین اسبات کی ساتھ ہمکو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے وصیت کی ہے

ابوسعد نے شرف المصطفیٰ مین ضعیف سند سے یہ روایت کی ہے کہ جندع بن الصمیل کے پاس کوئی آنے والا آیا اور اون سے کہا۔ یا جندع بن الصمیل اسلم تسلم وتغنم من حر نار تضرم اے جندع بن الصمیل تو مسلمان ہوجا سلامتی پائیگا اوس آگ کی حرارت سے جو بھڑکائی جائے گی اور غنیمت پائے گا یعنی کامیاب ہوگا۔ جندع نے اوس سے پوچھا اسلام کیا شے ہے اوس نے کہا اسلام یہ ہے کہ تو بتون سے بری ہوجائے اور ملک علام کے ساتھہ اخلاص رکھے جندع نے اوس سے پوچھا اسلام کی طرف راستہ کیونکر ہے اوس نے جواب دیا کہ ایک روشن ستارہ کا ظہور عرب سے قریب آگیا ہے وہ کریم النسب ہے اوس کا نسب مجہول نہین ہے وہ حرم سے ظہور کریگا عرب اور عجم اوس کے مطیع ہون گے جندع نے اپنے چچا زاد بہائی رافع بن خداش کو اوس واقعہ سے خبر کی جبکہ اون کو یہ خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ مین ہجرت کی ہے تو وہ آئے اور مسلمان ہوگئے۔

یہ باب اس بیانمین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکے وقت بت اوندہے ہوگئے اور ان واقعات کے بیانمین جو کسریٰ پر گذرے

ابن اسحاق اور ابو نعیم نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کو مبعوث کیا کسریٰ صبح کو ایسے حال مین اوٹھا کہ اوس کے ملک کا طاق شکستہ ہو گیا تھا اور دجلہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا جبکہ کسریٰ نے یہ واقعہ دیکھا اوس کو اس واقعہ نے اندوہگین کیا اور اپنے دل مین اوس نے کہا کہ میرے ملک کا طاق بغیر کسی بوجہہ کے شکستہ ہو گیا اور دجلہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا میرا یہ ملک شکستہ ہو گیا پہر کسریٰ نے کاہنون اور نجومیون اور ساحرون کو بلایا اور اُن سے کہا اِس امر مین تم لوگ غور کرو اون لوگون نے غور کیا تو اون پر آسمان کے اطراف بند کر دیے گئے تھے اور زمین تاریک ہو گئی تہی اور وہ اپنے علم مین ذلیل اور خوار ہو گئے کسی جادوگر کا جادو نہین چلتا تھا اور کسی کاہن کی کہانت اور کسی نجومی کا علم نجوم کام نہ دیتا تھا اور سائب نامی نے اندھیری رات مین زمین کے ایک ٹیلہ پر رات گذاری وہ ایک بجلی کو دیکھتا تھا کہ حجاز کی جانب سے پیدا ہوئی پہر وہ بجلی پھیل گئی یہان تک کہ مشرق مین پہونچ گئی جبکہ وہ صبح کو اوٹھا تو اپنے دونون قدمون کے نیچے دیکھنے لگا یکا یک اوس نے ایک سرسبز باغ دیکھا جو امر خلاف طبیعت تھا اوس کے باب مین اوس نے کہا کہ جو شے مین دیکھتا ہون اگر وہ صادق ہوئی تو حجاز سے ایک ایسا سلطان ظہور کرے گا کہ مشرق کو پہونچے گا اور اوس سے قبل جو بادشاہ تھا اور اوس کے عہد مین زمین سرسبز اور آباد تھی اوس سے زیادہ بہتر اوس بادشاہ کے عہد مین سرسبز ہو جائے گی جبکہ بعض کاہن اور نجومیون نے بعض سے تخلیہ کیا تو بعض نے بعض سے یہ کہا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور تمہارے علم کے درمیان کوئی شے حائل نہین ہوئی ہے مگر ایک ایسا امر حائل ہوا ہے کہ آسمان سے آیا ہے اور وہ امر ایک نبی ہے کہ مبعوث کیا گیا ہے وہ اس ملک کو سلب کر لے گا اور اس کو شکستہ کر دے گا۔

واقدی اور ابو نعیم نے محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین مدائن کسریٰ مین شدھ مین داخل ہوا مین نے کسریٰ کی عمارت کی طرف دیکھا تعجب کیا مجوس مین سے ایک بوڑھا شخص تھا اوس نے مجہہ سے کہا کہ کسریٰ نے اپنے امر سے جس شے کو اول بار منکر سمجھا وہ یہ شے تھی کہ جس رات مین اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی اوسکے دجلہ مین

رخنہ پیدا ہو گیا اور اوس کے ملک کا طاق پھٹ گیا واقدی نے اوپر کی حدیث کے مثل واقعہ کو بیان کیا ہے۔

واقدی اور ابو نعیم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہر ایک بت صبح کو اوندہا ہو گیا تھا شیاطین ابلیس لعین کے پاس گئے اور اوس کو خبر کی اوس ملعون نے کہا کہ یہ امر ایک نبی ہے جو مبعوث ہوا ہے تم اوس کو ڈہونڈو انھون نے کہا ہم نے اوس کو نہین پایا ابلیس نے کہا مین اوس نبی کو ڈہونڈہتا ہون وہ اپنی جگہہ سے نکلا اور ڈہونڈرہا تھا اوس نے آپ کو مکہ مین پایا پہر شیاطین کی طرف گیا اور اون سے کہا کہ مین نے اوس نبی کو پالیا اوس کے ساتہہ جبریل علیہ السلام ہین۔

ابو نعیم نے حلیہ مین مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابلیس لعین نے چار بار فریاد کی ہر جس وقت ملعون ہوا اوس وقت فریاد کی اور جس وقت زمین پر اوتار اگیا اوس وقت فریاد کی اور جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے اوس وقت فریاد کی اور جس وقت سورہ الحمد للہ رب العالمین نازل کی گئی او سوقت فریاد کی۔

یہ باب اِس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت شریف کے سبب سے آسمان کی حراست کیگئی تا کہ شیاطین آسمانو نکی باتو نکا سرقہ نکرین

اللہ تعالی نے جنات کے احوال سے جو خبر دی ہے اوس باب مین فرمایا ہے کہ وانا لمسنا السماء فوجدناہا ملئت حرسا شدیدا و شہبا وانا کنا نقعد منہا مقاعد للسمع فمن یستمع الآن یجد لہ شہابا رصدا ہم نے آسمان کو چہوا ہے ہم نے آسمان کو ایسا پایا ہے کہ وہ سخت نگاہبانون اور آگ کے شعلون سے بہرا ہوا ہے اور ہم جنات لوگ سننے کی جگہہ آسمان مین بیٹہا کرتے تہے اب جو شخص ہم لوگون مین سے آسمان کی بات سنتا ہے وہ اپنے لئے آگ کے شعلہ کو منتظر پاتا ہے۔

احمد اور بیہقی نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیاطین آسمان کی طرف چڑھتے تھے وحی کے کلمے سنتے تھے اور زمین کی طرف اوترتے تھے اور جو کلمے وہ سنتے اوس پر زیادہ کر دیتے تھے وہ ہمیشہ یہی کیا کرتے تھے یہان تک کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا جن جگہون مین شیاطین جاتے تھے اون جگہون سے روک دیئے گئے اس واقعہ کو شیاطین نے ابلیس لعین سے ذکر کیا اوس ملعون نے سُن کر کہا کہ زمین پہ کوئی عظیم حادثہ پیدا ہوا ہے اوس نے شیاطین کو دریافت کے واسطے بھیجا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال مین پایا کہ آپ قرآن شریف پڑہ رہے تھے اور شیاطین نے قرآن کو پایا اونہون نے دیکھکر کہا واللہ وہ حادثہ یہی ہے اور شیاطین انگارون سے مارے جاتے ہین جس وقت کوئی ستارہ تم سے چھپ جائے تو یہ جان لو کہ اوس نے شیطان کو پالیا وہ ستارا کبھی خطا نہ کرے گا ولیکن وہ ستارہ اس کو قتل نہ کرے گا اوس کے چہرہ اور پسلی اور ہاتھ کو جلا دیگا۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے سعید سے سعید نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جنات مین سے ہر ایک گروہ کے لئے بیٹھنے کی ایک جگہہ آسمان مین تھی وہ لوگ اوس جگہہ سے وحی کو سنتے تھے اور اوس سے کاہنون کو خبر کرتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا شیاطین دفع کر دیئے گئے جس وقت جنات نے عرب لوگون کو خبر نہین پہونچائی تو اونہون نے کہا جو لوگ آسمان پر تھے وہ ہلاک ہوگئے اونہون نے یہ طریق اختیار کیا کہ جس کے پاس اونٹ تھے وہ ہر روز ایک اونٹ ذبح کرتا اور جس کے پاس گائین تھین وہ گائے ذبح کرتا اور جس کے پاس بکریان تھین وہ بکری ذبح کرتا تھا اور ابلیس لعین نے کہا کہ زمین پر کوئی بڑا حادثہ پیدا ہوا ہے اوس نے شیاطین سے کہا کہ ہر ایک زمین کی مٹی میرے پاس لاؤ شیاطین مٹی لائے وہ ہر ایک زمین کی مٹی سونگتا تھا جبکہ لعین نے مکہ معظمہ کی مٹی سونگھی تو یہ کہا کہ اس جگہہ سے حادثہ آیا ہے وہ شیاطین نہایت سرعت سے مکہ کو گئے یکایک انہون نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہین۔

بیہقی نے عوفی کے طریق سے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے درمیان موقوفی وحی کا جو زمانہ تھا اوس زمانہ مین آسمان کی حراست نہین کی جاتی تھی شیاطین سننے کی جگہون مین آسمان مین بیٹھا کرتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو آسمان کی حراست شدید حراست کے طور پر کی گئی اور شیاطین سنگسار کئے گئے۔

واقدی اور ابونعیم نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ دن تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن مین نبی ہوئے شیاطین آسمان پر جانے سے منع کئے گئے اور اون پر آگ کے شعلے مارے گئے شیاطین نے اِس واقعہ کو ابلیس لعین سے ذکر کیا اوس نے کہا کہ تم لوگو نپر ایک نبی زمین مقدسہ مین مبعوث کیا گیا ہے۔ شیاطین گئے اور پھر پلٹ کے آئے اور اونھون نے کہا کہ اوس سرزمین مین کوئی شخص نہین ہے یہ سن کر ابلیس آپ کی جستجو مین مکہ کو گیا یکایک اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حرا سے نیچے اوتر رہے تھے اور آپ کے ساتھ جبریل علیہ السلام تھے ابلیس لعین اپنے اصحاب کے پاس پلٹ کے آیا اور کہا کہ احمد مبعوث کئے گئے ہین اور اون کے ساتھ جبریلؑ ہین۔

واقدی اور ابونعیم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے جب عیسیٰ علیہ السلام اُٹھائے گئے کوئی ستارا نہین پھینکا گیا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے تو ستارے پھینکے گئے قریش نے ستارون کے پھینکے جانے سے ایک ایسے امر کو دیکھا کہ اوس کو وہ نہین دیکھتے تھے عرب اپنے چارپایون کو چھوڑنے اور غلامون کو آزاد کرنے لگے وہ اِس امر سے یہ گمان کرتے تھے کہ اب فنا کا وقت آگیا ہے پھر اِس کے بعد نبی ثقیف نے اپنے چارپایون اور غلامون کو آزاد کرنا شروع کیا یہ خبر عبدیالیل کو پہونچی اوس نے کہا تم لوگ اِس کام مین جلدی نہ کرو اور تم دیکھو جو ستارہ پھینکے جاتے ہین اگر وہ ستارے پہچانے جاتے ہین تو یہ امر آدمیون کی فنا کا وقت ہوگا اور اگر ستارے نہین پہچانے جاتے ہین تو یہ واقعہ ایک ایسے امر کی وجہ سے ہے کہ جو حادث ہوا ہے عرب نے

یہ سن کر غور کیا تو بیکایک اونہون نے دیکھا کہ جو ستارے پھینکے جاتے ہین وہ نہین پہچانے جاتے
عرب نے عبدیالیل کو خبر کی اوس نے سُن کر کہا کہ یہ امر ایک نبی کے ظہور کے وقت ہوا ہے
عرب لوگ نہین ٹھیرے مگر تھوڑے زمانہ تک یہان تک کہ ابوسفیان بن حرب طایف کو گئے
اور یہ کہا کہ محمد بن عبداللہ نے ظہور کیا ہے اور وہ یہ دعوی کرتے ہین کہ مین نبی مرسل ہون یہ سُن کر
عبدیالیل نے کہا کہ آپ کی نبوت کے وقت ستارے پھینکے جاتے ہین۔
سعید بن منصور اور بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ستارے نہین پھینکے جاتی
تھے یہان تک کہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ستارے پھینکے گئے عرب نے
اس کے معاینہ سے اپنے چارپایون کو چھوڑنا اور اپنے غلامون کو آزاد کرنا شروع کیا پس اس واقعہ پر
عبدیالیل نے عرب سے کہا تم ستارون مین غور کرو اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے
ابن سعد نے یعقوب بن عتبہ بن المغیرہ بن اخنس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عرب
مین پہلے جو لوگ ستارون کے ٹوٹنے کو دیکھکر ڈرے تھے وہ بنی ثقیف تھے بنی ثقیف عمرو
بن امیہ کے پاس گئے اور اوس سے کہا جو شئے نئی حادث ہوئی ہے کیا تو نے نہین دیکھی اوس
نے کہا ہان مین نے دیکھی ہے تم لوگ غور سے دیکھو اگر وہ بڑے بڑے ستارے ہین جن سے
راہبری ہوتی تھی اور اون سے گرمی اور جاڑون کے موسم پہچانے جاتے تھے اگر وہ گرتے ہین
تو یہ امر دنیا کے طے ہونے اور اس خلق کے گذر جانے کا ہے اور اگر اون مشہور ستارون کے سوا
اور ستارے ٹوٹتے ہین تو یہ وہ امر ہے جس کا اللہ تعالی نے ارادہ کیا ہے اور ایک نبی ہے کہ
عرب مین مبعوث ہوگا اُس نبی کے پیدا ہونے کی وجہ سے یہ امور حادث ہوتے ہین۔
خرایطی نے (ہواتف) مین اور ابن عساکر نے مرداس بن قیس الدوسی سے روایت کی
ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے پاس مین نے
کہانت اور کہانت مین آپ کے ظہور کے وقت جو کچھ تغیر ہو گیا تھا اوس کو ذکر کیا مین نے آپ
سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس کہانت سے ایک شے تھی مین آپ کو خبر

دیتا ہون وہ یہ ہے کہ ہم لوگون مین سے ایک جاریہ تہی اوس کا نام خلصہ تہا ہم کو کوئی امر بڑا
سوا خیر کے اوس سے معلوم نہ تہا یکایک وہ جاریہ ہمارے پاس آئی اور اوس نے کہا اے
معشر دوس تم نے مجہہ سے کوئی شے نہین معلوم کی ہے مگر خیر ہم نے اوس سے پوچہا وہ کیا امر ہے
اوس نے کہا جسکی وجہہ تو ایسا کہتی ہے اوس نے کہا کہ مین اپنی بکریون مین تہی یکایک مجہہ کو
ایک تاریکی نے ڈہانپ لیا اور مین نے ایسی حالت پائی جیسے مرد کا مس عورت کے ساتھ
ہوتا ہے (یعنی جماع کی کیفیت مجہہ کو محسوس ہوئی) مین نے یہ خوف کیا کہ مین حاملہ ہوگئی ہون
یہان تک کہ جب اوس کے جننے کا وقت قریب ہوا تو اوس نے ایک ایسا لڑکا جنا کہ اوسکے
کان لٹک رہے تہے اور اوس کے دونون کان کتے کے کانون کی مثل تہے وہ لڑکا ہم لوگون
مین ٹہیرا رہا یہان تک کہ وہ لڑکا لڑکون کے ساتھہ کہیل رہا تہا یکایک اوس نے جست کرنے
کے طور پر جست کی اور اپنا تہمد پہینک دیا اور اپنی بلند آواز سے اوس نے یا ویلاہ یا ویلاہ کہہ کر یہ کہا
واللہ پہاڑ کی اس گہاٹی کے اوس طرف سوار ہین اون سوارون مین حسین نجیب جوان ہین ہم
لوگ یہ سنکر سوار ہوئے اور اون کو ہم نے پالیا ہم نے اون کو بہگا دیا اور اون کا مال ہم نے لوٹ
لیا اور وہ لڑکا ہم سے کوئی بات نہ کہتا تہا مگر جیسا وہ کہتا ویسا ہی ہوتا تہا یہان تک کہ جس وقت
یا رسول اللہ آپ کے مبعوث ہونے کا وقت تہا وہ ہم کو خبر دیا کرتا تہا اور جہوٹ کہتا تہا ہم نے
اوس سے کہا تجہکو ہلاکت ہو یہ کیا بات ہے کہ تو جو کچہہ کہتا ہے وہ جہوٹ ہوتا ہے اوس نے کہا
مین نہین جانتا ہون مجہہ کو جس نے سچا کیا تہا اوسی نے جہوٹا کیا ہے تم لوگ مجہہ کو میرے گہر مین
تین دن تک قید کر کے رکہو پہر تم لوگ میرے پاس آؤ ہم نے اوس کے مکان مین اوس کو قید
کر دیا پہر ہم لوگ تین دن کے بعد آئے اور ہم نے اوس کے مکان کو کہولا یکایک ہم نے اوس
کو ایسا پایا گویا وہ آگ کا انگارا تہا اوس نے کہا اے معشر دوس آسمان کی حراست کی گئی ہے
اور خیر الانبیا نے ظہور کیا ہے ہم نے اوس سے پوچہا کہان ظہور کیا ہے اوس نے کہا کہ مین ظہور کیا
ہے اور مین اب مردہ ہون تم لوگ مجہکو ایک پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دیجیو اس لئے کہ مین آگ

کو بھڑکاؤن گا جس وقت تم لوگ میرے آگ بھڑکانے کو دیکھو تو مجھپر تین پتھر مارو اور ہر ایک پتھر کے ساتھ باسمک اللھم کہو مین بھڑکنے سے ساکن ہو جاؤن گا اور بجھ جاؤنگا ہم لوگون نے ویسے ہی کیا اور ہم اس انتظار مین رہے کہ اوس نے جس نبی کی خبر دی ہے اوس کا ظہور کب ہوتا ہے یہان تک کہ ہمارے پاس حاجی لوگ آئے اور اُنھون نے یا رسول اللہ آپ کے مبعوث ہونے کی ہمکو خبر دی۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ وحی سُنی جاتی تھی جبکہ اسلام آیا تو جنات روک دیے گئے بنی اسد مین سے ایک عورت تھی اوس کا نام سعیرہ تھا جنات مین سے ایک اوس کا تابع تھا جبکہ جن نے دیکھا کہ وحی کی مجھہ کو قدرت نہین ہے تو وہ جن سعیرہ کے پاس آیا اور اوس کے سینے مین داخل ہو گیا اور پکارنے لگا وضع العناق ورفع الرقاق وجاء امر لایطاق احمد حرم الزنا۔ باہم معانقہ موقوف ہو گیا یعنی رسم اتحاد جاتی رہی اور تلوارین بلند کی گئی ہین یعنی جنگ کا وقت آگیا ہے اور ایسا امر آیا ہے کہ اوس کی کسی کو طاقت نہین ہے احمد نے زنا کو حرام کر دیا ہے۔

بیہقی نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے شیاطین کو وحی کے سننے سے ان ستارون سے روکدیا کہانت منقطع ہو گئی کاہن اور کہانت اب نہین ہے۔

واقدی اور ابو نعیم نے نافع بن جبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیاطین زمانہ فترت مین وحی کو سُنتے تھے اور آگ کے شعلون سے نہین مارے جاتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کیے گئے تو شیاطین پر آگ کے شعلہ مارے گئے۔

واقدی اور ابو نعیم نے عطا کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیاطین وحی کو سنتے تھے جبکہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو شیاطین وحی کے سننے سے روک دیے گئے شیاطین نے اس کی شکایت ابلیس سے کی اُس ملعون نے یہ سنکر کہا کہ کوئی بڑا امر حادث ہوا ہے وہ ملعون ابو قبیس پر چڑھا اور اوس نے دیکھا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مقام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہین اوس نے کہا مین جاتا ہون اور آپ کی گردن توڑے ڈالتا ہون اور وہ ایسے حال مین آیا کہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تھے جبریل علیہ السلام نے ملعون کے ایک ایسی ٹھوکر ماری کہ اوس کو ایسی ایسی جگہہ پھینک دیا اور واقدی اور ابونعیم نے اسی حدیث کی مثل مجاہد سے روایت کی ہے۔

ابونعیم حجاج صواف کے طریق سے ثابت بنانی سے ثابت نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو ابلیس آپ کے پاس آیا اپنا مکر کر رہا تھا جبریل علیہ السلام اوس پر ٹوٹ پڑے اور اپنے شانہ سے اوس کو اس طور پر دفع کیا کہ اوس ملعون کو وادی اردن مین ڈال دیا۔

ابوالشیخ نے کتاب (عظمت) مین اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابونعیم نے عثمان بن مطر کے طریق سے ثابت سے ثابت نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین سجدہ کی حالت مین تھے ابلیس لعین آیا اور اوس نے یہ ارادہ کیا کہ آپ کی گردن مبارک کچل دے جبریل علیہ السلام نے ایک ایسی پھونک ماری کہ ملعون کے قدم نہین ٹھیری یہان تک کہ اردن مین پہونچ گیا۔

یہ باب قرآن شریف کے اعجاز اور اس بیان مین ہے کہ مشرکین قریش نے قرآن کے اعجاز کا اعتراف کیا اور قرآن کلام بشر سے کچھہ مشابہ نہین ہے اور ان لوگونکا بیان کہ قرآن کے سبب سے مسلمان ہوئے

اللہ تعالی جلشانہ نے فرمایا ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القران لا یاتون بمثلہ ولوکان بعضہم لبعض ظہیرا۔ اگر انسان اور جنات اس امر پر متفق ہوجاوین کہ وہ اس قرآن کی مثل لاوین وہ اسکی مثل نہ لائینگے اگرچہ بعض اونکے بعض کو مدد کرین۔

اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءکم من دون الله ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار۔ اگر تم لوگ شک کرو اوس چیز سے جس کو ہم نے اپنے بندہ محمد صلعم پر نازل کی ہے تم ایک سورة اوسکی مثل لاؤ اور اپنے گواہون کو اللہ تعالی کے سوا بلاؤ اگر تم لوگ سچے ہو اگر تم نہ کروگے اور ہرگز ایسا نہ کروگے کہ اوسکی مثل کوئی لاؤ تو آتش دوزخ سے ڈرو۔

اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے فلیاتوا بحدیث مثله ان کانوا صادقین۔ چاہیئے کہ وہ لوگ اس حدیث کی مثل لاوین اگر وہ اپنے دعوی مین سچے ہین۔

اور بخاری رح نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیا مین سے کوئی نبی نہین ہے مگر اوس نبی کو وہ شے دی گئی ہے کہ اوسکی مثل ہے اوس پر بشر ایمان لائے ہین اور مجھہ کو جو شے دی گئی ہے وہ وہ وحی ہے کہ اللہ تعالی نے میری طرف بھیجی ہے مین یہ امید کرتا ہون کہ کل انبیا سے میرے تابع اکثر ہون علما نے کہا ہے کہ آپ کے اس قول کے یہ معنی ہین کہ انبیا علیہم السلام کے معجزات اون کے زمانے گذر جانے کے بعد باقی نہ رہے اون معجزات کا مشاہدہ نہین کیا ہے مگر اون لوگون نے جو اون معجزات کے وقت موجود تھے اور قرآن شریف کا معجزہ قیامت تک مستمرہ ہے اور قرآن شریف اپنے اسلوب کلام اور بلاغت اور امور غیبات کی خبر دینے مین خرق عادت ہے زمانون مین سے کوئی زمانہ نہین گذرتا ہے مگر اوس زمانہ مین اون اشیا مین سے کوئی شے ظاہر ہوتی ہے جس کی قرآن نے خبر دی ہے کہ آیندہ زمانہ مین وہ شے ہونے والی ہے اور وہ شے قرآن کے صحیح دعوے پر دلالت کرتی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے قول شریف کے یہ معنی ہین کہ معجزات ماضیہ حسیہ تھے وہ نگاہون سے مشاہدہ کئے جاتے تھے جیسے صالح علیہ السلام کا ناقہ اور حضرت موسی علیہ السلام کا عصا ہے اور قرآن شریف کے معجزات بصیرت سے مشاہدہ ہوتے ہین پس جو لوگ قرآن شریف کا اتباع بصیرت سے کرتے ہین

بوجہ بصیرت کے دوسرون سے اکثر ہون گے اس لئے کہ وہ امر کہ سر کی آنکھ سے مشاہدہ کیا جاتا ہی تو وہ مشاہدہ کرنے والے کے گذر جانے سے گذر جاتا ہے اور وہ امر کہ عقل کی آنکھ سے مشاہدہ کیا جاتا ہے تو وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ جو لوگ کہ اول مشاہدہ کرنے والے کے بعد آتے ہین اوس کا مشاہدہ استمرارہ کرتے ہین حافظ ابن حجر رح نے کہا ہے کہ ان دونون قولون کا انتظام کلام واحد مین ممکن ہے اس لئے کہ ان دونون قولون کا جو محصل ہے اوسکا بعض بعض کا منافی نہین ہے۔

حاکم اور بیہقی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ ولید بن مغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس کے سامنے قرآن شریف پڑہا اوس کو اوس سے رقت ہوئی یہ خبر ابو جہل کو پہونچی ابو جہل اوس کے پاس گیا اور کہا اے چچا تیری قوم یہ ارادہ کرتی ہے کہ تیرے واسطے مال جمع کرے ولید نے پوچھا یہ کس واسطے ہے ابو جہل نے کہا اس واسطے جمع کرتے ہین کہ تجھہ کو وہ مال دین اس لئے کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا جو شئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہے اوس سے تو تعرض کرتا ہے ولید نے یہ سن کر کہا کہ قریش کو علم ہے کہ مین مال مین اون سے اکثر ہون ابو جہل نے کہا کہ تو کوئی ایسی بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین کہو کہ تیری قوم کو یہ خبر پہونچے کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہے یا اون سے کراہت کرتا ہے ولید نے ابو جہل سے کہا مین کیا بات کہون واللہ تم لوگون مین کوئی مرد اشعار مین اور رجز اور قصیدہ مین مجھہ سے زیادہ عالم نہین ہے اور نہ اشعار جن مین جو بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین واللہ وہ اشعار سے کچھہ مشابہ نہین ہے واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو قول کہتے ہین اوس کی بڑی حلاوت ہے اور اوس مین بڑی خوبی ہے اور خوش دلی ہے اور اوس کا اعلی ثمر دار ہے اور اوس کا اسفل پہلون سے بہرا ہوا ہے اور وہ قول سب اقوال پر فوق ہے اور اوس پر کوئی قول فوق نہین کرتا اور اپنے ماتحت قول کو ضعیف اور پامال کرتا ہے۔ ابو جہل نے یہ سنکر کہا کہ تیری قوم تجھہ سے راضی نہ ہوگی

یہان تک کہ تو محمد صلعم کے باب مین کچہہ کہو ولید نے کہا مجہہ کو تو مہلت دے تاکہ مین اوسکے سے پونچہتا باب مین فکر کرون جبکہ ولید نے فکر کی تو یہ کہا کہ یہ قول وہ سحر ہے کہ نقل کیا جاتا ہے اور محمد صلعم اِس سحر کو اپنے غیر سے نقل کرتے ہین یعنی یہ سحر آپ کا ذاتی ساحری سے نہین ہے پس یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ذرنی ومن خلقت وحیدا چہوڑ تو مجہہ کو اور اوس شخص کو جس کو مین نے پیدا کیا ہے اکیلا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے عکرمہ یا سعید کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ ولید بن مغیرہ اور قریش کا ایک گروہ جمع ہوا اور ولید اون لوگون مین مسن تہا اور حج کا زمانہ آموجود ہوا ولید نے کہا کہ عرب کے قاصد تم لوگون کے پاس حج مین آئین گے اور اون لوگون نے تمہارے اس صاحب کا امر سُنا ہے (یعنی محمد صلعم کی نبوت کا امر سُنا ہے۔ اِس امر مین تم سب لوگ متفق الراے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو اختلاف مین بعض کی بعض تکذیب کریگا۔ اور بعض کا قول بعض رد کرے گا سب نے سن کر یہ کہا اے ابو عبد شمس تو ہی کہو اور ہمارے لئے کوئی ایسی راے قایم کر کہ ہم اوس کے ساتھہ قایم رہین ولید نے کہا بلکہ تم لوگ کہو تا کہ مین سنون تم کیا کہتے ہو لوگون نے کہا ہم یہ کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کاہن ہین ولید نے کہا آپ کاہن نہین ہین مین نے کاہنون کو دیکہا ہے وہ قول کاہنون کے زمزمہ سے نہین ہے اور نہ کاہن کے سحر کی قسم سے ہے۔ لوگون نے کہا ہم کہین گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہین ولید نے کہا آپ مجنون نہین ہین ہم نے جنون کو دیکہا ہے اور اوس کو پہچانا ہے مجنون غصہ کی شدت اور دل کی کہٹک اور وسوسہ سے بات کرتا ہے۔ آپ کی بات ایسی نہین ہے لوگون نے کہا ہم کہین گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر ہین ولید نے کہا آپ شاعر نہین ہین ہم نے شعر کو اوس کے رجز اور ہزج اور قریض اور مقبوض اور مبسوط سے پہچان لیا ہے آپ کا قول شعر نہین ہے لوگون نے کہا ہم کہین گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر ہین ولید نے کہا آپ ساحر نہین ہین ہم نے ساحرون اور اون کے سحر کو دیکہا ہے وہ قول ایسا نہین

ہیں سے ساحر ہو سکتے ہین اور دم کرتے ہین اور اون کے سحر کے عقدے ہوتے ہین یہ جواب سن کر لوگون نے ولید سے کہا اے اباعبد شمس تو کیا کہتا ہے ولید نے کہا واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی عجیب حلاوت ہے اور اوس قول کی جڑ پھلون سے بھری ہے اور اس کی شاخ تر و تازہ ثمر دار ہے تم نے جو یہ باتین کی ہین انمین سے کوئی بات نہ کھو گے مگر یہ پہچانا جائے گا کہ وہ بات باطل ہے اور اقرب قول یہ ہے اگر تم لوگ یہ کھو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر ہین پس تم یہ کھو کہ یہ وہ ساحر ہے کہ مرد اور اوس کے باپ کے درمیان اور مرد اور اوس کے بھائی کے درمیان اور مرد اور اوس کی زوجہ کے درمیان اور مرد اور اوس کے قبیلہ کے درمیان تفریق پیدا کرتا ہے اور آپس سے جدا کرتا ہے یہ بات سن کر سب لوگ متفرق ہو گئے جس وقت حج کے لئے آدمی آئے ان لوگون نے اُن آدمیون کے بہکانے کے واسطے بیٹھنا اختیار کیا اون کی طرف سے کوئی شخص نہین گذرتا مگر اوس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ ڈراتے اور اون سے آپ کا ذکر کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ولید بن مغیرہ کے باب مین ذرنی ومن خلقت وحیدا ساصلیہ سقر تک نازل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو شے لائے تھے اور ولید اوس شے مین آپ کے باب مین باتین کرتا تھا اور وہ لوگ اوس کے قول کی تعریف کیا کرتے تھے۔ اوس گروہ کے باب مین اللہ تعالیٰ نے یہ نازل کیا الذین جعلوا القرآن عضین فوربک لنسالنھم اجمعین۔ یعنی جن لوگون نے قرآن شریف کو اقسام گردانا ہے کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے تیرے رب کی قسم ہے ہم اون سب لوگون سے پوچھین گے یہ گروہ وہ لوگ ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین اون آدمیون سے جو ان سے ملتے تھے باتین کہتے تھے راوی نے کہا ہے کہ عرب کے لوگ اس حج سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کے ساتھ اپنے مقامات کو پلٹ کر گئے اور کل بلاد عرب مین آپ کا ذکر منتشر ہو گیا۔

ابو نعیم نے عوفی کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ولید

بن مغیرہ حضرت ابو بکر الصدیق رضہ کے پاس آیا قرآن شریف کے احوال اون سے پونچھتا
تھا جبکہ ابو بکر الصدیق سے ولید کو خبر کی تو قریش کے پاس گیا اور کہا جو بات ابن ابی کبشہ
کہتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے واللہ وہ قول نہ شعر ہے اور نہ سحر ہے اور نہ مثل جنون
کے بیہودہ بات ہے تحقیق اوس کا قول کلام الہی سے ہے۔

ابو نعیم نے سدی صغیر کے طریق سے کلبی سے کلبی نے ابو صالح سے اور اونہون نے
ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ ولید نے اپنی قوم سے کہا کہ حج مین کل کے دن آدمی
جمع ہون گے اور اس مرد کا قول آدمیون مین فاش ہو گیا ہے اور آدمی تم لوگون سے کل
کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال دریافت کرین گے تم لوگ اون کو کیا جواب دو گے
ولید کے قوم نے کہا ہم کہین گے کہ مجنون ہے اور غصہ کی شدت سے کلام کرتا ہے ولید نے
کہا وہ لوگ محمد صلعم کے پاس آئین گے اور آپ سے کلام کرین گے اور وہ آپ کو فصیح اور
عاقل پائین گے اور تم کو جھوٹا ٹھیرائین گے ولید نے قوم سے کہا ہم کہین گے کہ شاعر ہے
ولید نے کہا وہ لوگ عرب ہین اُنہون نے شعر کی روایت کی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قول
شعر نہین ہے وہ لوگ تم کو جھوٹا ٹھیرائین گے ولید کی قوم نے کہا ہم کہین گے کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کاہن ہین جو شے کل کے دن ہونے والی ہے اوس کی ہم کو خبر دیتا ہے ولید نے کہا
اون لوگون نے کاہنون سے ملاقات کی ہے جسوقت وہ لوگ آپ کا قول سنین گے اور
اوسکو کہانت کے مشابہ نہ پاوین گے تو تمکو جھوٹا ٹھیرائین گے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نضر
بن حارث بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی کھڑا ہوا اور اوس نے کہا اے گروہ
قریش واللہ تم پر ایسا امر نازل ہوا ہے کہ تم اوس کی مثل کے ساتھ مبتلا نہین ہوئے ہو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تم لوگون مین کم سن لڑکے تھے تم لوگون مین زیادہ پسندیدہ تھے اور بات مین تم سے زیادہ
سچے اور امانت مین تم سے اعظم تھے یہان تک کہ جس وقت تم لوگون نے آپ کی کنپٹیون

مین سفیدی دیکھی یعنی بڑہاپے کی آثار دیکھے اور جو شے تمہارے پاس لائے وہ شے لائے تم
لوگون نے آپ کو ساحر کہا واللہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم ساحر نہین ہین ہم نے جادوگرون کو اور اُن
کے سحر اور عقدون کو دیکہا ہے اور تم لوگون نے کہا آپ کاہن ہین واللہ آپ کاہن نہین ہین
ہم نے کاہنون اور اون کے حال کو دیکہا ہے اور ہم نے اون کا سجع سنا ہے کہ وہ مسجع عبارت
مین مطالب کو ادا کرتے ہین اور تم لوگون نے کہا آپ شاعر ہین واللہ آپ شاعر نہین ہین ہمنے
شعر کی روایت کی ہے اور شعر کے کل اقسام اوس کے رجز اور اوس کے ہزج کو سُنا ہے۔
اور تم نے کہا آپ مجنون ہین واللہ آپ مجنون نہین ہین ہم نے جنون کو دیکہا اور مجنون کی شدت
غصہ اور اوس کے وسوسہ اور کلام مخلوط کو سُنا ہے کہ مجنون ایک بات مین دوسری بات مِلا
دیتا ہے ای معشر قریش تم اپنے احوال مین غور سے نظر کرو واللہ تم پر ایک امر عظیم نازل ہوا ہی۔
ابن ابی شیبہ نے اپنی (مسند) مین اور بیہقی اور ابونعیم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی
ہے کہا ہے کہ ابوجہل اور قریش کے ایک گروہ نے کہا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر ہم لوگون مین
پہیل گیا ہے کاش تم لوگ ایک ایسے مرد کو ڈہونڈہتے کہ وہ سحر اور کہانت اور شعر مین عالم ہوتا
اور وہ آپ سے کلام کرتا اور پہر ہمارے پاس آکر آپ کے امر کو بیان کرتا یہ سن کر عتبہ نے کہا
کہ قول سحر اور کہانت اور شعر کو مین نے سُنا ہے اور اِن چیزون کا مجہہ کو بڑا علم حاصل ہے اگر
ایسا امر ہے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم ساحر ہین یا کاہن ہین یا شاعر ہین تو مجہہ پر مخفی نہ رہے گا عتبہ
آپ کے پاس آیا جبکہ عتبہ آپ کے پاس آیا تو عتبہ نے آپ سے پوچہا اے محمدؐ آپ خیر ہین یا
ہاشم آپ خیر ہین یا عبدالمطلب آپ خیر ہین یا عبداللہ آپ نے عتبہ کو جواب نہین دیا عتبہ نے
کہا پہر کس سبب سے آپ ہمارے معبودون کو بُرا کہتے ہین اور ہمارے باپ دادون کو گمراہ ٹھیراتے
ہین اگر آپ کو ریاست کی خواہش ہے تو ہم لوگ اپنے جہنڈے آپ کے واسطے کہڑی کردین گے
جب تک آپ زندہ رہین گے آپ ہمارے سردار رہین گے اگر آپ کو باہ ہے تو قریش
مین کی جن لڑکیون مین سے آپ چنکر چاہین گے ہم دس لڑکیان آپ کے ساتہہ بیاہ دینگے

اور اگر آپ کو مال کی خواہش ہے تو ہم اپنے مالون مین سے اُتنا مال آپ کے واسطے جمع کر دینگے
کہ آپ اور آپ کے پس ماندے آپ کے بعد اوس سے استغنات پا سکین گے عتبہ یہ باتین
کہہ رہا تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساکت تہے کلام نہین کرتے تہے جبکہ عتبہ نے کلام
کرنے سے فراغت پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم حم تنزیل من
الرحمن الرحیم فصلت آیاتہ قرآنا عربیا لقوم یعلمون پڑہا اور فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقة مثل
صاعقة عاد وثمود تک پہونچے عتبہ نے اپنا مونہہ روک لیا اور آپ کو قسم دی کہ آپ رحم کرین
اور مجہہ سے باز رہین ایسا نہو کہ مجہہ پر عذاب نازل ہو جاے عتبہ اپنے اہل کی طرف نہین گیا اور
اون کے پاس جانے سے رک رہا ابو جہل نے کہا کہ ای مشعر قریش ہم عتبہ کو نہین دیکہتے ہین
واللہ مگر عتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہو گیا ہے اور آپ کا طعام اوس کو پسند آگیا ہے
اور یہ امر نہین ہے مگر کسی حاجت کے سبب سے ہے کہ عتبہ کو وہ حاجت درپیش ہوئی ہے
ہمارے ساتہ عتبہ کی طرف چلو قریش کے لوگ عتبہ کے پاس آئے ابو جہل نے کہا اے
عتبہ واللہ ہم نے تیری نسبت گمان نہین کیا مگر یہ کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہو گیا ہی
اور تجہہ کو آپ کا امر بہلا معلوم ہوا ہے اگر تجہہ کو کوئی حاجت ہے تو ہم اپنے مالون مین سے تیری
واسطے اوتنا جمع کر دیتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام سے تجہہ کو بے نیاز کر دے گا عتبہ
ابو جہل کے کلام کو سن کر غضب مین آیا اور اللہ تعالی کی قسم کہا کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
مین کبہی کلام نہ کرون گا اور یہ کہا کہ تم لوگون کو معلوم ہے کہ مین قریش مین زیادہ مالدار ہون ولیکن
مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے مجہکو ایسی شے کے ساتہ جواب دیا کہ واللہ
وہ شے واللہ نہ سحر ہے نہ شعر ہے اور نہ کہانت ہے آپ نے میرے سامنے بسم اللہ الرحمن الرحیم
حم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت آیاتہ کو پڑہا یہان تک کہ آپ فقل انذرتکم صاعقة
مثل صاعقة عاد وثمود تک پہونچے مین نے اپنا منہ روک لیا اور مین نے آپ کو قسم دی
کہ آپ رحم فرماوین اور مجہہ سے باز رہین تم لوگون کو علم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت

کچھ کہا ہے تو جھوٹ نہین کہا ہے مجھ کو یہ خوف ہوا ایسا نہ ہو کہ تم لوگو نپر عذاب نازل ہو جائے
ابن اسحاق اور بیہقی نے محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے یہ حدیث
کی گئی ہے کہ عتبہ بن ربیعہ نے ایک دن قریش سے اوسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد مین تشریف رکھتے تھے یہ کہا اے معشر قریش سنو مین رسول اللہ کے پاس جاتا ہون
اور آپ سے کلام کرتا ہون اور بہت سے امور آپ کے روبرو پیش کرتا ہون شاید آپ اون امور
مین سے بعض کو قبول فرماوین اور ہمسے باز رہین قریش نے کہا اے ابو الولید تو بیشک جا اور کلام کر عتبہ کھڑا ہو گیا
یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا عتبہ نے جس باب مین آپسے کہا اور مال اور ملک وغیرہ جو
آپکے حضور مین پیش کرنیکو کہا اس حدیث کو محمد بن کعب نے ذکر کیا ہے یہانتک کہ جسوقت عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہو گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے دریافت فرمایا اے ابو الولید کیا تو فارغ ہو گیا عتبہ نے
کہا ہان فارغ ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اب مجھسے سن عتبہ نے کہا فرمائیے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم حم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت آیاتہ
قرآنا عربیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے چلے گئے اور اس سورۃ کو عتبہ کے سامنے پڑھا جبکہ
عتبہ نے اس سورۃ کو سنا تو اوس کے لئے چپ رہا اور اوس نے اپنے دونون ہاتھ اپنی پیٹھ
کے پیچھے ڈال کے اون پر ٹیکا لگا لیا اور آپ سے سنتا رہا یہان تک کہ رسول اللہ صلعم آیت
سجدہ تک پہونچے اور آپ نے سجدہ کیا پہر آپ نے عتبہ سے پوچھا اے ابو الولید کیا تو نے سنا
عتبہ نے کہا مین نے سنا آپ نے فرمایا تو ہے اور یہ امر ہے تو جو چاہے اختیار کر عتبہ اوٹھکر اپنے
اصحاب کی طرف گیا بعض نے بعض سے کہا کہ ہم اللہ تعالی کے ساتھ حلف کرتے ہین کہ عتبہ
جس منھہ سے گیا تھا بغیر اوس کے آیا ہے جبکہ عتبہ اپنے اصحاب کے پاس بیٹھا اونہون نے پوچھا
اے ابو الولید کیا خبر ہے اوس نے کہا یہ خبر ہے واللہ مین نے ایسا قول سنا ہے کہ اوس کی
مثل ہرگز نہین سنا واللہ وہ قول نہ شعر ہے اور نہ سحر ہے اور نہ کہانت ہے اے گروہ قریش مین
تم سے جو کچھ کہتا ہون تم لوگ اوس مین میرے مطیع رہو اس مرد کے درمیان اور جس شئے مین

یہ مرد ہے اِس کے درمیان تم لوگ مجھہ کو چھوڑ دو اور اوس کو یکسو رہنے دو۔ وہ قول کہ مین نے
اِس مرد سے سنا ہے واللہ اوس قول کی ضرور کوئی عظیم خبر ہونے والی ہے اگر عرب لوگ اِس
مرد کو کوئی صدمہ پہونچائینگے تو تم لوگ اپنے غیر کے ساتھہ اِس مرد کو کفایت کروگے اور اگر
یہ مرد عرب پر غلبہ کریگا تو اوس کا ملک تمہارا ملک ہوگا اور اوس کی عزت تمہاری عزت ہوگی
اور اوس کے سبب سے تم سب لوگ اسعد الناس ہوگے ولید کی یہ راے سُن کر لوگون نے
کہا واللہ اے ابو الولید اِس مرد نے اپنی زبان سے تجھپر جادو کیا ہے ابو الولید نے کہا تمہارے
حق مین میری یہ راے ہے اب جو امر تمکو ظاہر ہوا ہے تم وہ کرو۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمر رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے عتبہ بن ربیعہ کے سامنے حم تنزیل من الرحمن الرحیم کو پڑہا عتبہ اپنے اصحاب کے پاس
آیا اور اون سے کہا اے قوم آج کے دن تم میری اطاعت کرو اور اِس کے بعد میری نافرمانی
کرو واللہ مین نے اِس مرد سے ایسا کلام سُنا ہے کہ میرے کانون نے اوس کی مثل ہرگز کوئی
کلام نہین سُنا اور مین یہ نہین جانتا کہ اوس کی کیا تردید کرون۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھہ سے یہ حدیث کی گئی
ہے کہ ابو جہل اور ابو سفیان اور اخنس بن شریق ایک رات مین اِس لئے نکلے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ سنین اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین رات
مین نماز پڑہ رہے تھے اِن مردون مین سے ہر ایک مرد اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھہ گیا تاکہ آپکے پڑہنے
کو سنے اور کسی کو انمین سے یہ علم نہ تہا کہ فلان کہان بیٹہا ہے اور فلان کہان بیٹہا ہے یہ سب لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑہنے کو رات مین سنتے رہے یہان تک کہ جسوقت اونہون
نے صبح کی اور فجر طلوع ہوئی اپنی اپنی جگہون سے چلے گئے اور ایک راستہ مین سب اکٹھے ہوگئے
جبکہ ایک نے دوسرے کو دیکھا تو آپس مین ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا اور بعض نے
بعض سے کہا کہ پھر عود نہ کیجو اگر تمہارے کم عقل لوگون مین سے بعض شخص تم کو دیکھہ لیگا تو اوسکی

نفس مین تم لوگ کوئی بات پیدا کرا دوگے پہر وہ یہ گفتگو کرکے اپنے اپنے گہرون کو پلٹ کے
چلے گئے یہان تک کہ جبکہ دوسری رات تہی تو ان مین سے ہر ایک مرد نے اپنی اپنی جگہہ پر عود
کیا اور یہ سب لوگ رات بہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑہنا سنتے رہے یہان تک کہ فجر
طلوع ہوئی یہ لوگ متفرق ہوگئے اور ایک راستہ مین اکٹھے ہوگئے جیسے پہلی بار بعض نے بعض
سے کہا تہا اوس کی مثل ہر ایک نے ایک سے کہا پہر اپنے اپنے مکانون کو پلٹ کے چلے
گئے جبکہ تیسری رات تہی تو ان لوگون مین سے ہر ایک اپنی اپنی جاے پر آیا اور سب آپ
کا پڑہنا سنتے رہے یہان تک کہ جسوقت فجر طلوع ہوئی سب متفرق ہوگئے اور ایک راستہ
مین اکٹھے ہوگئے اور آپس مین کہا کہ جب تک یہان سے ہم نہ جائینگے کہ آپس مین ہم معاہدہ
نہ کرلین کہ پہر پلٹ کے نہ آئینگے سب نے اس امر پر عہد کیا کہ پہر نہ آئینگے اس کے بعد سب
متفرق ہوگئے جبکہ اخنس بن شریق صبح کو اوٹہا اوس نے اپنی لاٹہی لی پہر اپنے مکان سے
نکلا یہان تک کہ ابوسفیان کے پاس اون کے گہر مین گیا اور ابوسفیان سے کہا اے ابوحنظلہ
تو نے جو شے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اوس مین تیری جو راے ہو مجہہ کو اوس سے خبر
دے ابوسفیان نے کہا اے ابوثعلبہ مین نے اون اشیا کو سنا ہے کہ مین اونکو جانتا ہون اور
اون اشیا کے ساتہہ جو امر کہ ارادہ کیا جاتا ہے اوس کو جانتا ہون اخنس نے سن کر کہا کہ مین
حلف کرتا ہون مین بہی اوس امر کو جانتا ہون پہر اخنس ابوسفیان کے پاس سے نکلا اور ابوجہل
کے پاس گیا اور اوس کے پاس اوسکے مکان مین داخل ہوا اور ابوجہل سے پوچہا اے ابوالحکم
جو شے تو نے محمد صلعم سے سنی ہے اوس مین تیری کیا راے ہے ابوجہل نے کہا مین نے کیا سنا ہی
ہم اور بنی عبد مناف شرف مین منازعت کرتے ہین اونہون نے لوگون کو کہانا کہلایا ہم نے
بہی لوگون کو کہانا کہلایا اونہون نے لوگون کو سواریون پر سوار کرایا ہم نے بہی لوگون کو سواریان
دین اونہون نے لوگون کے ساتہہ عطا کی ہم نے بہی عطا کی یہان تک کہ ہم اور وہ ہم زانو بیٹہے
یعنی برابر رہے ہم اور بنی عبد مناف گہڑ دوڑ کے دو گہوڑے تہے اور برابری کا دعوی کرتے تہے

بنی عبد مناف نے کہا کہ ہم لوگون مین سے نبی ہے اوسکے پاس آسمان سے وحی آتی ہے یہ بات جب ہم پائین گے واللہ ہم اوس نبی پر کبھی ایمان نہ لائین گے اور نہ اوس کی تصدیق کرین گے یہ سن کر اخنس بن شریق کھڑا ہو گیا۔

بیہقی نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم نے اوس اول دن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا وہ دن تھا کہ مین اور ابو جہل بن ہشام مکہ شریفہ کی بعض گلیون مین جا رہے تھے یکایک ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل سے فرمایا اے ابو الحکم اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کی طرف آؤ مین تمکو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہون ابو جہل نے کہا اے محمد کیا آپ ہمارے معبودون کو برا کہنے سے باز نہ آئینگے آپ ارادہ نہین کرتے ہین مگر یہ کہ ہم لوگ آپ کی گواہی دین کہ آپ مرتبہ کمال کو پہونچ گئے ہین یا آپ نے تبلیغ رسالت کر دی ہے۔ ہم لوگ یہ گواہی دیتے ہین کہ آپ مرتبہ کمال کو پہونچ گئے ہین یا آپ نے رسالت کو پہونچا دیا ہے واللہ اگر مجھکو یہ علم ہو جاے کہ جو کچھ آپ کہتے ہین وہ حق ہے تو البتہ مین آپ کا اتباع کرون گا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پلٹ کے چلے گئے اور ابو جہل مجھ سے مخاطب ہوا اور کہا کہ واللہ مین یہ جانتا ہون کہ جو بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین وہ حق ہے ولیکن بات یہ ہے کہ بنی قصی نے کہا کہ ہم لوگون مین حجابت ہے ہم نے کہا بیشک بنی قصی نے کہا ہم لوگون مین ندوہ ہے ہمنے کہا بیشک بنی قصی نے کہا ہم لوگون مین لوا ہے ہم نے کہا بیشک بنی قصی نے کہا ہم لوگون مین سقایہ ہے ہم نے کہا بیشک پھر بنی قصی نے عرب کو کھانا کھلایا ہم نے بھی عرب کو کھانا کھلایا جبکہ ہم اور وہ برابر ہو گئے انکے زانو سے ہماری زانو رگڑنے گئے یعنی ہم اور وہ برابر ہو گئے تو اونہون نے کہا کہ ہم لوگون مین سے نبی ہے واللہ مین اس امر کا اقرار نہ کرون گا۔

مسلم نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرا بھائی انیس مکہ کی طرف گیا پھر وہ میرے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ مین نے مکہ مین ایک ایسے مرد سے ملاقات کی کہ وہ یہ دعویٰ کرتا ہے

کہ اللہ تعالی نے اوسکو رسالت پر بھیجا ہے مینے انسے پوچھا کہ آدمی کیا کہتے ہین اوس نے کہا کہ آدمی کہتے ہین کہ وہ شاعر ہے اور ساحر ہے اور کاہن ہے اور انیس شعرامین ایک شاعر تھا اوس نے کہا کہ مین نے کاہنون کا قول سنا ہے جو قول اوس مرد کا ہے وہ کاہنون کا سا قول نہین ہے مینے اوس کے قول کو شعر کی بحور اور اعاریض سے آزمایا واللہ وہ قول کسی کی زبان سے مناسبت نہین رکہتا ہے کہ وہ شعر ہو واللہ وہ مرد صادق ہے اور وہ لوگ جہوٹے ہین جو شاعر کہتے ہین ابو ذر نے کہا مین نے کوچ کر دیا اور مین مکہ مین آیا اور رکہ مین تیس دن اور تیس راتون تک ٹھیرا رہا اور میرے لئے کسی قسم کا کہانا نہ تہا مگر زمزم کا پانی مین اوس پانی سے اتنا موٹا ہو گیا کہ فربہی سے میرے پیٹ کی بٹون مین شکنین پیدا ہو گئین اور مین نے بہوک سے ضعف اور لاغری اپنے جگر مین نہین پائی۔

ابو نعیم نے زہری سے یہ روایت کی ہے کہ اسعد بن زرارہ نے یوم العقبہ مین عباس سے کہا کہ ہم نے قریب اور بعید اور ذی رحم سے قطع تعلق کر لیا اور ہم یہ گواہی دیتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہین اللہ تعالی نے اپنے پاس سے آپ کو بہیجا ہے آپ جہوٹے نہین ہین اور جو شے آپ لائے ہین وہ بشر کے کلام سے مشابہت نہین رکہتی ہے۔

ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجہ سے اسحاق بن یسار نے ایک ایسے مرد سے حدیث کی ہے جو بنی سلمہ سے تہا اوس نے کہا جبکہ بنی سلمہ کے جوان مسلمان ہو گئے تو عمرو بن الجموح نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تو نے اس مرد یعنی محمد صلعم کا جو کلام سنا ہے اس سے مجہ کو خبر دے اوس نے عمرو کے روبرو الحمد للہ رب العالمین کو صراط المستقیم تک پڑہا عمرو نے سن کر کہا یہ کس قدر احسن اور اجمل کلام ہے اور پوچہا کیا کل کلام اس مرد کا اسکی مثل ہے اوسنے کہا اے بابا اس کلام سے بہی احسن ہے۔

ابن سعد نے یزید بن رومان اور محمد بن کعب اور شعبی اور زہری وغیرہم سے روایت کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ بنی سلیم مین سے ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اوس کا نام قیس بن نسیبہ تہا اوس نے آپ کا کلام سنا اور بہت سی چیزین آپ سے پوچہین آپ نے

اوس کو جواب دیا وہ مسلمان ہوگیا اور اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گیا اور اوس نے اپنی قوم سے کہا
کہ مین نے روم کی باتین اور فارس کی نرم باتین اور اشعار عرب اور کاہن کی کہانت اور حمیر کی
بڑی باتین کرنے والون کا کلام سنا ہے اِن لوگون کے کلام سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کچھ
مشابہت نہین رکہتا تم لوگ میری اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حصہ
حاصل کرو بنی سلیم کے لوگ فتح مکہ کی سال مین آئے اور مسلمان ہوگئے وہ کل سات سو تھے
اور یہ بھی کہا گیا ہی کہ وہ لوگ ایکہزار تھے۔

فصل۔ کل عقلا نے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب وہ معجزہ ہے کہ کوئی
شخص اوسکے معارضہ پر قادر نہ ہوسکا باوصفے کہ فصحاے عرب سے اوس کی برابری کرنے کے
واسطے کہا گیا اور اوس کا جواب چاہا گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان احد من المشرکین استجارک
فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ اگر کوئی شخص مشرکین سے آپ کا جوار چاہے تو اوس کو اپنے جوار مین
اجازت دو تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سنے اگر کلام اللہ شریف کا سننا اوسپر حجت نہ ہوتا تو امر
دین کلام اللہ شریف کے سننے پر موقوف نہ ہوتا اور حجت نہ ہوگی مگر معجزہ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی
لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین اولم یکفیھم انا انزلنا علیک الکتاب
یتلی علیھم پس اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی آیات مین سے ایک
بڑی آیت ہے دلالت مین کافی ہے وہ معجزات کہ غیر قرآن سے ظہور مین آئے ہین اور وہ آیات
کہ اوس کے سوا جو انبیا ہین اون سے ظاہر ہوئے ہین یہ کتاب اُن کل معجزات اور آیات کی
قایم مقام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کتاب کو اہل عرب کے پاس لائے ہین اہل
عرب افصح الفصحیٰ اور خوش تقریر خطبا تھے اون سے اس کتاب کی برابری کرنے اور اسکی مثل
لانے کے واسطے کہا گیا اور اس کے لئے اون کو برسون کی مہلت دی گئی اون کو اس کی مثل
لانے پر قدرت نہ ہوئی اور اون لوگون کا ایسا حال تہا کہ کتاب اللہ کے نور
کے بجہانے اور اوس کے امر کے چھپانے مین وہ بڑے حریص تھے اگر اون کی قدرت

مین کتاب اللہ کا معارضہ ہوتا تو معارضہ کی طرف متوجہ ہوکر قطع حجت کردیتے اون لوگون مین سے کسی سے یہ بات نقل نہین کیگئی کہ کسی کے نفس نے کتاب اللہ کا معارضہ کرنے کے واسطے اوس سے بات کی ہو اور نہ کسی نے معارضہ کا قصد کیا بلکہ کبھی اُنہون نے عناد کی طرف میل کیا اور کبھی استہزا کی طرف جھک گئے کبھی اُنہون نے کہا جادو ہے اور کبھی اُنہون نے کہا شعر ہے اور کبھی اونہون نے کہا پہلے لوگون کے افسانے ہین یہ اون کی کل باتین تحیر اور لاجواب ہونے سے تہین پہر وہ لوگ اس امر پر راضی ہوگئے کہ اون کی گردنون پر تلوار حاکم بنائی جاوے اور اون کی اولادین اور اون کی بیبیان قیدی ہون اور اون کے مال مباح ہوجاوین اور وہ لوگ بڑے غیرت مند اور صاحب حمیت تہے اگر اون کو یہ علم ہوتا کہ کتاب اللہ کی مثل لانا اون کی قدرت مین ہے تو وہ ضرور اس امر کی طرف مبادرت کرتے اس لئے کہ مثل کا لانا بحالت قدرت اونپر آسان تہا۔

حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا عرب کی یہ حالت تہی کہ وہ اکثر شاعر تہے اور خطیب تہے اور زیادہ لغت دان تھے اون کے پاس اس کا بڑا سامان تہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دور اور نزدیک والون کو معارضہ کے واسطے بلایا پہر معارضہ کے بعد اون کے واسطے جنگ قایم کی باوجودیکہ عرب کثیر الکلام تھے اور اونکے لغات محال تہے اور اُن پر لغات کا استحالہ سہل امر تہا اور اون کے شاعر کثرت سے تہے اور خطیب کثرت سے تہے معارضہ کے بعد آپ نے اہل عرب کے واسطے جنگ قایم کی یہ امر عاقل کے نزدیک قوم عرب کے عاجز ہونے پر دلالت کرتا ہے اس لئے کہ اگر اہل عرب کو معارضہ کی قدرت ہوتی تو وہ ایک سورۃ اور تہوڑی آیتین معارضہ مین پیش کردیتے وہ ایک سورۃ اور تہوڑی آیتین بمقابل اس کے کہ عرب لوگ اپنی جانین دیتے اور اپنے وطنون سے نکلتے اور اپنے اموال خرچ کرتے آپ کے قول کے واسطے زیادہ ناقص اور آپ کے امر کے واسطے زیادہ فاسد اور آپ کے پیرون کے پراگندہ کرنے مین زیادہ سرعت کرتین (عرب نے کل نقصانات اختیار کئے مگر معارضہ مین کوئی

سورۃ اور تہوڑی آیتین پیش نہ کر سکے اس سے ثابت ہوا کہ قرآن شریف بشر کا قول نہین ہے
اور کسی کو اوس کے معارضہ کی قدرت نہین ہے) شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین کہ جس وجہ
کے ساتھ قرآن شریف کا اعجاز واقع ہوا ہے اوس وجہ مین آدمیون نے اختلاف کیا ہے اور
اوس مین بہت سے اقوال ہین مین نے اون اقوال کو (کتاب الاتقان) مین بسط کے ساتھہ
بیان کیا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کا اعجاز متعدد وجہون سے واقع ہوا ہے اون
وجہون مین سے ایک وجہ اعجاز یہ ہے کہ قرآن شریف کا حسن تالیف اور اوس کے کلمات کی باہم
متناسب اور اوس کی فصاحت ہے اور اوس کے اعجاز کی وجہین اور اوس کی بلاغت اون
عربون کی عادت کے خلاف ہے جو میدان کلام کے شہسوار ہین اور اس شان کے وہ صاحب
ہین اور اعجاز کی اُن وجہون مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کی نظم کی صورت عجیب اور اوس
کا اسلوب غریب کلام عرب کے اسلوبون سے مخالف ہے اور قرآن کی نظم اور نثر کا راستہ جس پر
قرآن آیا ہے اور اوس پر قرآن شریف کے مقاطع آیات موقوف ہین اور اوس راستہ کی طرف فواصل
کلمات قرآن منتہی ہوتے ہین (عرب کے کلام مین ایسے مقاطع اور فواصل واقع نہین ہوئے) اور
اوس کی نظیر اوس سے پہلے اور اوس کے بعد نہین پائی گئی اُن وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ
یہ ہے کہ امور غیب کی خبر سے خبر دینا اور جو شے موجود نہین ہوئی تہی اوس کی خبر قرآن شریف مین
دی گئی تہی جیسے قرآن شریف مین وارد ہوا تہا وہ شے ویسی پائی گئی اور اون وجوہ اعجاز مین سے
ایک وجہ یہ ہے کہ قرون ماضیہ اور شرایع سابقہ کی خبرین اوس قبیل سے تہین کہ اون خبرون مین
سے ایک خبر کوئی نہین جانتا تہا مگر اکیلا شخص اون کتابی علما مین سے کہ اپنی عمر اون اخبار اور
شرایع کے سیکہنے مین قطع کرتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون اخبار اور شرایع کو جس وجہ پر
وہ تہے اون کی وجہ اور نص پر لاتے تہے اور آپ امی تہے کہ نہ پڑہتے تہے اور نہ لکہتے تہے اور
اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف اخبار اور لوگون کے دلون کی باتون کو
متضمن ہے جیسے اللہ تعالی کا قول (اذ ہمت طایفتان منکم ان تفشلا) ہے اور اللہ تعالی

کا یہ قول (ویقولون فی انفسہم لولا یعذبنا اللہ بما نقول) ہے اور اون وجوہ اعجاز مین سے ایک
وجہ یہ ہے کہ بہت سی آئتین ہین کہ قوم کے عاجز کرنے مین قضایا مین اور اونکے آگاہ کرنے مین ہین
کہ وہ اُن امور کو نہ کرین گے سو اون لوگون نے اون امور کو نہین کیا اور اون کو اون امور کی قدرت
نہ ہوئی جیسے اللہ تعالی کا قول یہود کے باب مین (ولن یتمنوہ ابدا) ہے اور اون وجوہ اعجاز مین
سے ایک وجہ یہ ہے کہ اہلِ عرب کی خواہشین وافر تہین اور اون کو شدت حاجت تہی باوجود
اِس کے اُنہون نے قرآن شریف کا معارضہ ترک کیا اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے
کہ قرآن شریف سننے والون کے دلون کو قرآن شریف کے سننے کے وقت خوف دلاتا ہے اور
قرآن شریف کی تلاوت کے سننے کے وقت ہیبت طاری ہوتی ہے جیسے کہ جبیر ابن مطعم کیواسطے
واقع ہوا تہا کہ جبیر نے سُنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے وقت سورۂ طور پڑہ رہے تہے
جبیر نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت پر پہونچے ام خلقوا من غیر شئی ام ہم
الخالقون مسیطرون تک یہ سُن کر قریب تہا کہ میرا دل اوڑ جاے جبیر نے کہا یہ اول مرتبہ تھا کہ
اسلام کا وقار میرے دل مین پیدا ہوا ۔ اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف
کا پڑہنے والا اوس کے پڑہنے سے ملول نہین ہوتا اور اوس کا سننے والا اوس کو ناگوار نہین سمجہتا
ہے بلکہ قرآن شریف کی تلاوت پر جُہک جانا حلاوت کو زیادہ کرتا ہے اور اوس کا بار بار پلٹا کے
پڑہنا قرآن کی محبت کو واجب کرتا ہے اور قرآن شریف کے سوا جو کلام ہوتا ہے جس وقت
اوس کا اعادہ کرتے ہین تو وہ ناگوار ہوتا ہے اور بار بار پلٹا کے پڑہنے سے پڑہنے والا ملول ہو جاتا ہے
اِسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کا یہ وصف فرمایا ہے کہ قرآن شریف
بار بار پلٹا کے پڑہنے سے پُرانا نہین ہوتا ہے اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف
باقی رہنے والی ایک ایسی آیت ہے کہ جب تک دُنیا باقی رہے گی قرآن شریف معدوم نہ ہوگا
اللہ تعالی نے اوس کے حفظ کی کفالت فرمائی ہے اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ
قرآن شریف اون علوم اور معارف کا جامع ہے جن علوم اور معارف کو کتابون مین سے کسی

کتاب نے جمع نہین کیا اور اون علوم اور معارف کا احاطہ کسی نے تہوڑے کلمات اور معدودہ حروف مین نہین کیا ہے (قرآن شریف کے کلمات قلیل ہین اور حروف تعدادی ہین یہ جمیع علوم اور معارف کا احاطہ کئیے ہوئے ہے اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف جزالت اور عذوبت کی دونون صفتون کا جامع ہے جزالت اور عذوبت یہ دونون ایسی متضاد صفتین ہین کہ بشر کے کلام مین غالباً جمع نہین ہوتی ہین اون وجوہ اعجاز مین سے ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف آخر کتاب گردانا گیا ہے اور اپنے غیر سے غنی ہے اور قرآن شریف کے سوا جو قدیم کتابین ہین وہ اکثر ایسے بیان کی محتاج ہین کہ قرآن شریف کی طرف اوس بیان مین رجوع کیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ان ہذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ہم فیہ یختلفون)

قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اول چار وجہین قرآن شریف کی اعجاز مین معتمد علیہا ہین اور باقی وجہین جو ہین وہ قرآن شریف کے خصایص مین ہین اون کا ذکر آگے آچکا ہے اور قرآن شریف کے خصایص مین سے یہ امر باقی رہ گیا ہے کہ قرآن شریف سات لغات پر نازل ہوا ہے اور قرآن شریف کے خصایص مین سے یہ ہے کہ قرآن شریف متفرق اور پارہ پارہ نازل ہوا ہے اور قرآن کے خصایص مین سے یہ ہے کہ حفظ کے واسطے قرآن مین آسانی ہے اور باقی کتابین ان تین امور مین قرآن کی خلاف ہین شیخ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہین کہ مینے کتاب الاتقان مین اول کی دو خصوصیتون کے بیان مین کلام کو بسط دیا ہے وہ دو خصوصیتین یہ ہین کہ قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہے اور متفرق پارہ پارہ نازل ہوا ہے اون خصایص کے باب مین جن کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیا علیہم السلام سے ممتاز ہین قرآن کے خصایص کو بیان کرون گا۔

فصل قاضی عیاض رح نے کہا ہے کہ اعجاز قرآن کی جو وجہین ذکر کی گئی ہین اون کو جبکہ تم نے پہچان لیا تو تم نے اِس امر کو ضرور پہچان لیا کہ قرآن شریف کے معجزات کی تعداد ہزار

اور دو ہزار یا اس سے اکثر ہین احصا نکی جاے گی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قرآن کی ایک سورۃ کے واسطے اہل عرب سے مقابلہ چاہا وہ لوگ اوس سورۃ سے عاجز ہو گئے
اہل علم نے کہا ہے کہ سورتون مین زیادہ چھوٹی سورۃ انا اعطینا ک الکوثر ہے ہر ایک آیت یا زیادہ
آیتین قرآن شریف کی جو اس سورۃ کے عدد اور مقدار مین ہین وہ معجزہ ہین پھر یہ جان لو کہ
اس سورۃ کوثر مین نفس آیات معجزات ہین اوس طریق پر کہ سابق مین اس کا بیان ہو چکا ہے
شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین۔ مین یہ کہتا ہون کہ جس وقت سورہ الکوثر کے کلمات
شمار کروگے تو دس سے بہی کم کلمات پاؤ گے علما نے قرآن شریف کے کلمات کو گنا ہے
ستتر ہزار نو سو چونتیس کلمات ہین پس وہ مقدار کہ معجزہ ہے شمار مین تقریباً سات ہزار ہونگی
اور ان سات ہزار کو آٹھ وجہون مین ضرب دوگے ان آٹھ وجہون مین اول کی دو وجہون اور تو
ساتوین اور آٹھوین اور نوین اور دسوین اور گیارہوین اور بارہوین وجہ ہین تو چھپن ہزار معجزات ہون گے پھر
ان چھپن ہزار کے ساتھ اگر وجہ ثالث اور رابع اور خامس اور سادس جملہ وافرہ کے طور پر منضم
کردی جاوین تو معجزات قرآن ساٹھ ہزار کو پہونچین گے یا ساٹھ ہزار سے اکثر ہون گے اور
جو شخص یہ ارادہ کرتا ہے کہ اول دو وجہون کی حیثیت سے معجزات قرآن سے واقف ہو تو وہ
ہماری کتاب اتقان کو معاینہ کرے پھر ہماری دوسری کتاب اسرار التنزیل کو غور سے دیکھے
وہ شخص وہ شے پائے گا جس سے اوس کی پیاس بجھہ جائے گی اور مجھہ کو اتفاق ہوا ہے کہ
مینے ایک آیت سے انواع بلاغت ایک سو بیس استخراج کئے ہین وہ آیت اللہ تعالی کا یہ
قول (واللہ ولی الذین امنوا) آخر آیت تک ہے اور مین نے اس آیت شریفہ کو اپنی تالیف
مین جدا طور سے لکھا ہے تم اوسکی طرف رجوع کرو اور دیکھو۔

فصل احمد وغیرہ نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر قرآن شریف چمڑے مین ہوگا تو اوس چمڑے کو آگ نہ جلائے گی اور طبرانی
نے اس حدیث کو سہل بن سعد سے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہا ہے کہ اوس چمڑے کو

آگ مس نہ کرے گی اور طبرانی نے اس حدیث کو عصمت بن مالک کی حدیث سے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ اگر قرآن شریف کسی چمڑے مین جمع کیا جاے گا تو اوس کو آگ نہ جلائے گی ابن اثیر نے کتاب (نہایۃ الغریب) مین کہا ہے کہ بعض علمانے یہ ذکر کیا ہے کہ قرآن شریف کا یہ معجزہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تھا۔

یہ باب اُن آیات کے بیان مین ہے کہ وحی کے وقت ظاہر ہوتی تہین

ابن ابو داؤد نے (کتاب المصاحف) مین ابو جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت جبریل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راز کی جو باتین کرتے اون کو حضرت ابو بکر الصدیق رض سنتے تھے اور اون کو نہین دیکھتے تھے۔

احمد اور ترمذی اور نسائی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جید سند سے عمر بن الخطاب رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی ہم ایسی آواز سنتے تھے جیسے شہد کی مکھیون کی بہن بہناہٹ ہوتی ہے اور ایک لفظ مین یہ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے پاس شہد کی مکھیون کی بہن بہناہٹ سنی جاتی تہی۔

شیخین نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ آپ کے پاس وحی کیونکر آتی ہے آپ نے فرمایا کہ کبھی وحی میرے پاس جرس کی آواز کی مثل آتی ہے اور وہ وحی مجھہ پر زیادہ سخت ہوتی ہے اور پہر منقطع ہوجاتی ہے اور جو کچہ مجھہ سے فرشتہ کہتا ہے مین اوس کو محفوظ رکھتا ہون اور کبھی وحی اس طور سے آتی ہے کہ فرشتہ ایک مرد کی صورت مین متمثل ہوکر میرے پاس آتا ہے اور وہ مجھہ سے کلام کرتا ہے وہ جو کچھ مجھہ سے کہتا ہے مین اوس کو محفوظ رکھتا ہون اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا ہے کہ مینے آپ کو دیکھا ہے کہ سخت جاڑے کے دن مین آپ پر وحی نازل ہوتی ہے اور پہر منقطع ہوجاتی ہے اور آپ کی پیشانی سے پسینا جاری رہتا ہے۔

ابن سعد نے ابو سلمہ سے روایت کی ہے ابو سلمہ کو یہ خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے پاس وحی دو طریق پر آتی تھی ایک طریق یہ تھا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس وحی لاتے تھے اور اوس کا القا مجھ پر اِس طور سے کرتے تھے جیسے کوئی مرد کسی مرد کو القا کرتا ہے وہ وحی فوت ہو جاتی تھی اور دوسرے طریق سے وحی جرس کے آواز کی مثل آتی تھی یہانتک کہ میرے قلب سے مخالطت کرتی تھی یہ وہ وحی ہے کہ مجھ سے فوت نہین ہوتی تھی۔

مسلم نے عبادہ ابن الصامت سے روایت کی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ پر اِس سے سختی ہوتی تھی اور چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔

ابو نعیم نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ ثقل پاتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا ہے (انا سنلقی علیک قولا ثقیلا) قول ثقیل اسی وحی سے مراد ہے۔

ابو نعیم نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اسکی وجہ سے آپ کے جسم مبارک پر گرانی ہو جاتی تھی اور آپ کی پیشانی مبارک سے پسینا بہتا تھا اگرچہ وحی سردی کے موسم مین نازل ہوتی گویا پسینے کے قطرے چھوٹے چھوٹے موتی ہوتے تھے۔

طبرانی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھتا تھا جس وقت آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کو شدید تپ کی سختی ہوتی تھی اور آپ کو نہایت درجہ پسینا آتا تھا اور اوس کے قطرے چھوٹے چھوٹے موتیون کی مثل ہوتے تھے پھر وہ حالت بدل جاتی تھی اور مین وحی کو لکھتا اور آپ مجھ سے اوس کا املا فرماتے تھے مین وحی کے لکھنے سے ابھی فارغ نہین ہوتا یہان تک کہ قرآن شریف کے ثقل سے میرے پاؤن کی یہ حالت ہو جاتی کہ وہ ٹوٹ جاوین گے اوس حالت سے مین اپنے دل مین کہتا کہ مین

اپنے پاؤن سے کبھی چل نہ سکون گا۔

احمد نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو لوگ اس امر کو آپ کے جسم مبارک کے پوست کے متغیر ہونے سے پہچان لیتے تھے۔

ابونعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اوس کے سبب سے آپ کا چہرہ مبارک اور آپ کا جسم شریف متغیر اللون ہو جاتا تا اور آپ کے اصحاب آپ سے رک جاتے اور اونمین سے کوئی شخص آپ سے اوسوقت کلام نہین کرتا تھا۔

احمد اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ کو وحی محسوس ہوتی ہے آپ نے فرمایا بیشک محسوس ہوتی ہے مین آواز سنتا ہون اوسوقت مین استقلال اختیار کرتا ہون کوئی مرتبہ وحی نازل نہین ہوتی مگر مین یہ گمان کرتا ہون کہ اوس سے میری روح قبض ہو جائیگی۔

ابونعیم نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس وقت وحی نازل کی جاتی تو آپ کی نگاہ اور آپ کی دونون آنکھین کھلی رہتی تھین اور جو شے اللہ تعالیٰ کی جانب سے آتی اوس کے واسطے آپ کے کان اور آپ کا دل فارغ رہتا تھا (یعنی آپ کسی کی بات اوس وقت نہین سنتے تھے اور کسی شے کا خیال آپکے قلب مبارک مین نہین رہتا تھا)

شیخین اور ابونعیم نے یعلی بن امیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسے حال مین نظر کی کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ کے خراٹے اونٹ کے خراٹون کی مثل تھے اور آپ کی دونون آنکھین اور پیشانی سرخ تھین۔

ابن سعد نے ابواروی الدوسی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے وحی کو دیکھا ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو رہی تھی اور آپ اپنے شتر پر سوار تھے وہ شتر بلبلا رہا تھا اور اوس کی کلائیین دوہری ہو جاتی تھین مین نے یہ دیکھہ کر گمان کیا کہ اونٹ کی کلائیان ٹوٹ جائین گی وہ اونٹ اکثر بار بیٹھہ گیا اور اکثر بار ایسے حال مین کھڑا ہوا کہ وحی کے ثقل کی وجہ سے اپنے دونون ہاتھون کو میخ کی طرح تان دیتا تھا یہان تک کہ وحی کی حالت آپ سے کھل گئی اور آپ سے پسینا موتی کی مثل بہ رہا تھا۔

احمد اور بیہقی نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل کی جاتی آپ اپنی اونٹنی پر سوار رہتے تھے آپ کی طرف وحی جو بھیجی جاتی اوس کے ثقل سے اونٹنی اپنی گردن کو زمین پر رکھدیتی اور سردی کے دن مین آپ کی پیشانی مبارک سے پسینا بہتا تھا جسوقت آپ کی طرف وحی بھیجی جاتی تھی۔

ابن سعد نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ اپنے سر مبارک کو ڈھانپ لیتے تھے اور آپ کے چہرہ مبارک مین تغیر پیدا ہو جاتا تھا اور آپ اپنے آگے کے دانتون مین سردی پاتے تھے اور آپ کو پسینا آجاتا یہانتک کہ آپ سے پسینا موتیون کی مثل بہتا تھا۔

طبرانی نے اسما بنت عمیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی قریب ہوتا کہ آپ بیہوش ہو جاوین۔

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے (کتاب الشعب) مین اور ابو نعیم نے اسما بنت یزید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ کی مہار پکڑے ہوئی تھی جبوقت سورۂ مائدہ آپ پر نازل کی گئی قریب تھا کہ اوس اونٹنی کا بازو سورۃ کے بوجہ سے ٹوٹ جاے۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی آپ کے سر مبارک مین درد پیدا ہو جاتا آپ اپنے سر مبارک پر مہندی لگاتے تھے۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی نازل کی جاتی تو ایک ساعت تک اوس وحی کا غلبہ آپ پر ایسا ہوتا تھا جیسے نشہ والے پر نشہ کا غلبہ ہوتا ہے۔

مسلم نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی کی جاتی ہم لوگون مین سے کسیکو یہ طاقت نہوتی تھی کہ آپ کی طرف نگاہ اوٹھا کر دیکھتا یہان تک کہ وحی گذر جاتی تھی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ جبریل علیہ السلام جس صورت پر پیدا کئے گئے ہین آپنے اون کو اوس صورت پر دیکھا ہے

احمد اور ابن ابو حاتم نے اور ابو الشیخ نے (کتاب العظمۃ) مین ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اون کی اصلی صورت مین نہین دیکھا ہے مگر دو بار ایک بار آپ نے یون دیکھا کہ آپ نے جبریل ع سے یہ سوال کیا کہ اپنے آپ کو دکھلاؤ جبریل علیہ السلام نے اپنی اصلی صورت آپ کو دکھائی جبریل علیہ السلام اتنے عظیم تھے کہ آسمان کے افق کو گھیر لیا تھا اور دوسری بار یون دیکھا کہ آپ شب معراج مین تشریف لے گئے اور آپ نے اون کو سدرۃ المنتہی کے پاس اصلی صورت مین دیکھا۔

احمد نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو اون کی صورت اصلی پر دیکھا ہے جبریل علیہ السلام کے چھ سو بازو تھے اون بازؤن مین سے ہر ایک بازو ایسا تھا کہ اوس نے افق کو گھیر لیا تھا اور اون کے بازو سے وہ مختلف رنگ کی چیزین اور موتی اور یاقوت جھڑتے تھے جنکو اللہ تعالی جانتا ہے۔

احمد اور طبرانی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے یہ سوال کیا کہ وہ اپنی اصلی صورت مین آپ کو دکھلاوین حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ اپنے رب سے دعا فرمایئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے استدعا کی مشرق کی جانب سے ایسی سیاہی آپ پر ظاہر ہوئی کہ بلند ہوتی اور منتشر ہوتی جاتی تھی۔

شیخین نے حضرت عائشہ رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اون کی اوس صورت مین جس صورت پر وہ پیدا کئے گئے ہین نہین دیکھا مگر دو بار ایسے حال مین آپ نے اون کو دیکھا ہے کہ وہ آسمان سے زمین کی طرف اوتر رہے تھے اونکی خلقت عظیم نے آسمان اور زمین کو گھیر لیا تھا۔

احمد نے حضرت عائشہ رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے جبریل علیہ السلام کو ایسے حال مین دیکھا ہے کہ وہ آسمان سے اوتر رہے تھے آسمان اور زمین اونسے بھر گیا تھا اور اون کے جسم پر سندس کے کپڑے تھے اون مین موتی اور یاقوت لٹک رہے تھے۔

ابو الشیخ نے (کتاب العظمۃ) مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ مین اِس امر کو دوست رکھتا ہون کہ آپ کو آپ کی صورت اصلی مین دیکھون جبریل علیہ السلام نے اپنے بازؤن مین سے ایک بازو کو پھیلایا کہ اوسنے افق آسمان کو گھیر لیا یہانتک کہ آسمان سے کچھ نہین دکھتا تھا۔

ابو الشیخ نے ابن عباس رضہ سے ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مین نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ہے اون کے چھ سو بازو موتی کے تھے اونہون نے اون بازؤن کو طاؤسون کے پرون کی مثل پھیلایا تھا۔

ابو الشیخ نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت جبریل علیہ السلام کو سبز حلہ مین دیکھا ہے وہ اتنے عظیم الخلقت تھے کہ آسمان اور زمین بھر گئے تھے۔

ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو ایسے حال مین دیکھا ہے کہ اون کے دونون پاؤن سدرہ پر معلق تھے اور سدرہ پر ایسے طور سے موتی تھے جیسے بقولات پر مینہ کے قطرے ہوتے ہین۔

ابوالشیخ نے شریح بن عبید سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آسمان پر تشریف لے گئے جبریل علیہ السلام کو اون کی خلقت اصلی پر دیکھا اون کے بازؤن مین زبرجد اور موتی اور یاقوت پرؤے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو یہ نظر آیا کہ جبریل علیہ السلام کی دونون آنکھون کے درمیان جو فاصلہ ہے اوسنے افق آسمان کو گھیر لیا ہے اور اس سے پہلے مین جبریل علیہ السلام کو مختلف صورتون مین دیکھا کرتا تھا اور اکثر دیکھنے کا اتفاق جو ہوتا تو مین جبریل علیہ السلام کو دحیۃ الکلبی کی صورت مین دیکھا کرتا تھا اور کبھی مین اون کو اس طور سے دیکھا کرتا تھا جیسے کوئی مرد اپنے ہم صحبت کو چھلنی کی اوس طرف سے دیکھتا ہو۔

ابن سعد اور نسائی نے صحیح سند سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام دحیۃ الکلبی کی صورت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے۔

طبرانی نے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس دحیۃ الکلبی کی صورت مین آتے تھے دحیۃ الکلبی ایک جمیل مرد تھے۔

عجلی نے اپنی تاریخ مین عوانہ بن الحکم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اجمل الناس وہ شخص ہے کہ جبریل علیہ السلام اوسکی صورت مین نازل ہوتے تھے۔

یہ اُن خصائص اور معجزات کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے اور ہجرت کے درمیان مکہ میں واقع ہوئی ہیں

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کیطرف درخت دوڑکر آیا تھا

ابن ابو شیبہ اور ابو یعلی اور دارمی اور بیہقی اور ابونعیم نے اعمش کے طریق سے ابوسفیان سے ابوسفیان نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آئے کہ آپ مکہ سے باہر گئے ہوئے تھے اہل مکہ نے آپ کو خون آلود کردیا تھا مالک نے کہا کہ آپ نے جبریل ع سے فرمایا کہ اون لوگون نے مجھہ کو خون آلود کردیا ہے اور جو کچھہ آپ کے ساتھہ اہل مکہ نے کیا تھا آپ نے جبریل سے کہا جبریل علیہ السلام نے آپ سے پوچھا کیا آپ ارادہ کرتے ہین کہ مین آپ کو کوئی آیت دکھلاؤن آپ نے فرمایا ہان دکھلاؤ جبریل ع نے کہا کہ اوس درخت کو آپ بلاؤ آپ نے درخت کو بلایا وہ درخت زمین پر چلتا ہوا آیا اور آپ کے روبرو کھڑا ہوگیا جبریل ع نے آپ سے کہا کہ آپ اس درخت کو امر کرو تاکہ پلٹ جاے آپ نے اوس درخت سے فرمایا اپنی جاے پلٹ جا وہ درخت اپنی جاے پلٹ کر چلا گیا آپ نے فرمایا مجھکو یہ کافی ہے۔

بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی بعض گھاٹیون کی طرف تشریف لے گئے آپ کی قوم نے آپ کی تکذیب کی تھی اوس سے آپ اوس قدر غمگین تھے جس قدر اللہ تعالی نے چاہا تھا آپ نے اللہ تعالی سے عرض کی اے رب مجھکو وہ شئے دکھلا جس سے مجھہ کو اطمینان ہو اور میرا یہ غم چلا جاے اللہ تعالی نے آپ کی طرف یہ وحی بھیجی کہ اس درخت کی شاخون مین سے جس شاخ کو آپ چاہین بُلائین آپ نے ایک شاخ کو بلایا وہ شاخ اپنی جگہہ سے جدا ہوگئی اور اس طور پر چل رہی تھی کہ اوسکی

رفتار سے زمین مین شق پیدا ہوتا تہا وہ شاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شاخ سے فرمایا کہ اپنی جاے پر پلٹ جا وہ شاخ پلٹ گئی اور اوسنے
زمین مین شق پیدا کردیا اور جیسے پہلے تہی پہر درخت مین مل گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ تعالی کی حمد کی اور آپ کا نفس مبارک خوش ہوگیا اور آپ پلٹ کر اپنے مکان کو آ گئے۔

ابن سعد اور ابو یعلی اور بزار اور بیہقی اور ابو نعیم نے سند حسن سے
حضرت عمر ابن الخطاب رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجون مین
غمگین تہے اسکا سبب یہ تہا کہ مشرکین نے آپ کو ایذا دی تہی آپ نے دعا مانگی ای میرے
اللہ آج کے دن تو مجہہ کو کوئی ایسی آیت دکہلا کہ اس کے بعد جو شخص میری تکذیب کرے
مین اوس کی پرواہ نہ کرون آپ کو امر کیا گیا آپ نے ایک درخت کو جنگل کی جانب سے بلایا
وہ اس طور پر آیا کہ زمین کو چیرنے کے طور پر چیرتا تہا یہان تک کہ وہ درخت آکر آپ کے سامنے
کہڑا ہوگیا اور آپ کو سلام کیا پہر آپ نے اوس کو امر کیا وہ درخت اپنی جگہہ کی طرف پلٹ کر
چلا گیا آپ نے فرمایا کہ میری قوم مین سے جو شخص اس کے بعد میری تکذیب کرے گا مین
پرواہ نہ کرون گا اور ایک نسخہ مین یون ہے کہ آپ نے دعا کی اے میرے اللہ تعالی مجہہ کو
کوئی آیت دکہلا حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا جس درخت کو آپ چاہین
بلائین درختون مین سے آپ نے ایک درخت کو بلایا وہ آیا یہان تک کہ آپ کے سامنے کہڑا
ہوگیا اسکے بعد اوپر کی حدیث کی مثل آخر حدیث مین ہے کہ تکذیب کرنے والے کی پرواہ نہ کرونگا

ابو نعیم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو ایذا پہونچائی جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ کو ایسے صحرا کے کنارہ کی
طرف لے گئے جس مین بہت سے درخت تہے اور آپ سے کہا کہ جس درخت کو آپ چاہین
بلائین آپ نے ان درختون مین سے ایک درخت کو بلایا وہ آپ کے سامنے سے آیا اور آپ کے
روبرو کہڑا ہوگیا جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ تحقیق آپ حق پر مین۔

یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوعمر بکری کا دودہ دوہا تھا

طیالسی اور ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین ایسا لڑکا تہا کہ قریب بلوغ کے تہا اور عقبہ ابن ابی معیط کی بکریان مکہ مین مین چراتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر الصدیق رض مشرکین سے بہاگ کی میرے پاس آئے آپ نے اور حضرت ابوبکر صدیق رض نے مجہ سے پوچہا اے لڑکے کیا تیرے پاس دودہ ہے تو ہمکو پلائیگا مین نے کہا کہ مین امانت دار ہون آپ نے اور حضرت ابوبکر الصدیق رض نے مجہہ سے پوچہا کیا تیرے پاس کوئی ایسی نئی عمر والی بکری ہے کہ نر نے جس سے ابتک جفتی نہین کی ہے مین نے کہا ہان ہے مین اوس بکری کو دونون حضرات کے پاس لایا حضرت ابوبکر الصدیق رض نے اوس کو باندہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے تہنون کو پکڑا اور اون کو ملنے لگے اور دعا کی سو اوسکے تہن دودہ سے بہر گئے حضرت ابوبکر الصدیق آپ کے پاس ایک ایسا پتہر لائے جس مین گڑہا تہا آپ نے اوس پتہر مین دودہ دوہا پہر آپ نے اور حضرت ابوبکر الصدیق نے دودہ پیا اور مجہہ کو پلایا پہر آپ نے بکری کے تہنون سے فرمایا سکڑ جاؤ وہ سکڑ گئے اور جیسے پہلے تہے ویسے ہی ہوگئے۔

یہ باب خالد بن سعید بن العاص کی خواب دیکھنے کی بیان مین ہی

ابن سعد اور بیہقی نے محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خالد بن سعید بن العاص کا اسلام قدیمی تہا اور خالد اپنے اون بہائیون مین اول تہے جو اسلام لائے تہے اور خالد کے اسلام کی ابتدا یہ تہی کہ خالد نے خواب مین دیکہا کہ مین دوزخ کے کنارہ

کھڑا کیا گیا ہون اور خالد نے دوزخ کی اتنی وسعت کو بیان کیا کہ اللہ تعالی اوس کو جانتا ہے
اور خواب مین خالد نے دیکھا کہ اون کا باپ اون کو دوزخ مین ڈہکیلتا ہے اور یہ دیکھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خالد کے دونون کولے پکڑے ہوئے ہین تاکہ دوزخ مین نہ گرے خالد اپنے
خواب سے ڈر گئے اور کہا کہ مین اللہ تعالی کے ساتھ حلف کرتا ہون کہ یہ رویا حق ہے خالدؓ
حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے اور اس خواب کو حضرت ابوبکر
الصدیق رضؓ سے ذکر کیا حضرت ابوبکر رضؓ نے خالد سے کہا کہ مین تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا
ہون یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین تم آپ کا اتباع کرو خالدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا اے محمد صلعم آپ کس چیز کی طرف بلاتے ہین آپ نے
فرمایا مین اوس اللہ تعالی کی طرف بلاتا ہون کہ وہ ایک ہے اوس کا کوئی شریک نہین ہے
اور محمدؐ اللہ تعالی کا بندہ اور اوسکا رسول ہے تو جو پتھرون کی عبادت کرتا ہے اوسکو چھوڑ دے
کہ وہ نہ سنتے ہین اور نہ دیکھتے ہین اور نہ ضرر پہونچا سکتے ہین اور نہ نفع اور وہ یہ نہین جانتے
ہین کہ اون کی عبادت کرنے والے کون ہین اور عبادت نہ کرنے والے کون ہین یہ سن کر
خالدؓ مسلمان ہوگئے اور اون کے باپ کو اسلام کی خبر کی گئی اون کے باپ نے کسیکو اون
کے ڈہونڈہنے کے واسطے بھیجا اور اون کو زجر کیا اور مارا اور کہا واللہ مین تیرا قوت موقوف
کردونگا خالدؓ نے اپنے باپ سے کہا اگر تم میرا قوت موقوف کردوگے تو مضایقہ نہین۔
اللہ تعالی مجھہ کو اتنا رزق دےگا کہ مین اپنی زندگی اوس سے بسر کرلونگا۔

ابن سعد نے صالح بن کیسان سے روایت کی ہے کہ خالد بن سعید نے کہا کہ مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل خواب مین ایسی تاریکی دیکھی کہ اس
نے مکہ معظمہ کو ڈہانپ لیا تھا مین نہ پہاڑ کو دیکھتا تھا اور نہ نرم زمین کو پھر مین نے ایک ایسا نور
دیکھا کہ وہ نور چراغ کی ضو کی شکل زمزم سے نکلا جس وقت وہ بلند ہوتا عظیم ہوتا جاتا تھا وہ
بلند ہوا یہان تک کہ وہ نہایت بلند ہوگیا جو شے کہ مجھہ کو اول بار روشن نظر آئی وہ

بیت اللہ تھا پھر ضو اتنی عظیم ہوگئی کہ کوئی نرم زمین اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہا مگر مین اوسکو دیکھتا تھا پھر وہ نور آسمان مین بلند ہوا پھر وہ نور نیچے اُترا یہان تک کہ یثرب کے وہ نخل مجھ پر روشن ہوگئے کہ اون مین بسر تھے (یعنی خام کھجورین تھین ابھی پختہ نہین ہوئی تھین) اور مینے سنا کہ ایک کہنے والا اوس ضوء مین یہ کہتا تھا سبحانہ سبحانہ تمت الکلمۃ وہلک ابن مارو ہفیبۃ الحصا بین ادرج والاکمہ سعدت ہذہ الامۃ جاء نبی الامیین وبلغ الکتاب اجلہ کذبتہ ہذہ القریۃ تعذب مرتین تتوب فی الثالثۃ ثلث بقیت ثنتان بالمشرق وواحدۃ بالمغرب پاک ہے وہ پاک ہے وہ کلمہ پورا ہوگیا اور ابن مارو ہفیبۃ الحصا بین ادرج اور اکمہ کے درمیان ہلاک ہوگیا یہ امت سعید ہوگئی نبی امیون کا آیا اور کتاب اپنی مدت کو پہنچ گئی اوس نبی کی تکذیب اِس قریہ کے لوگون نے کی اِس قریہ کے لوگون کو دو بار عذاب دیا جائے گا اور تیسری بار اِس قریہ کے لوگ توبہ کرین گے وہ تین عذاب باقی رہ گئے ہین دو عذاب مشرق مین ہون گے اور ایک عذاب مغرب مین۔ خالد نے اِس قصہ کو اپنے بھائی عمرو بن سعید سے بیان کیا اُس نے سُن کر کہا کہ تم نے عجیب امر دیکھا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ یہ امر بنی مطلب مین ہوگا اس لئے کہ تم نے دیکھا ہے کہ نور زمزم سے نکلا ہے اور اسی حدیث کی روایت دارقطنی نے (افراد) مین اور ابن عساکر نے واقدی کے طریق سے کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے اسمٰعیل بن ابراہیم ابن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے حدیث کی ہے اُنہون نے کہا ہے کہ مینے ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص سے سنا ہے وہ کہتی تھین اور اس حدیث کو ذکر کیا اِس روایت مین اس حدیث کے آخر یہ ہے کہ خالد نے کہا کہ یہ امر اوس قسم سے ہے کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اوس کے سبب سے اسلام کی ہدایت کی ہے ام خالد نے کہا کہ جو شخص اول مسلمان ہوا وہ میرا باپ ہے اور پہلے اسلام لانا اون کا یون ہوا کہ میرے باپ نے اپنی خواب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے سُنکر فرمایا اے خالد واللہ وہ نور مین ہون اور مین اللہ تعالیٰ کا رسول ہون پس خالد مسلمان ہوگئے۔

یہ باب سعد بن وقاص کے خواب دیکھنے کی بیان مین ہے

ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے سعد رضہ نے کہا کہ تین سال قبل اس کے کہ مین مسلمان ہو جاؤن مینے خواب مین دیکھا گویا مین ایسی تاریکی مین ہون کہ مین کسی شے کو نہین دیکھتا تھا پھر مجھکو ایک چاند روشن نظر آیا مین اوسکے پیچھے گیا گویا مین اُن لوگون کو دیکھ رہا تھا جو کہ اوس چاند کی طرف مجھ سے آگے جا رہے تھے مین زید بن حارثہ اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر الصدیق کی طرف دیکھ رہا تھا اور گویا مین ان صاحبون سے پوچھ رہا تھا کہ تم لوگ اس طرف کب آئے ہو ان صاحبون نے مجھ کو جواب دیا کہ ہم اسی گھڑی آئے ہین پھر مجھ کو یہ خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کی طرف پوشیدہ بُلاتے ہین مینے آپ سے اجیاد کی گھاٹیون مین ملاقات کی مینے آپ سے پوچھا آپ کس چیز کی طرف بُلاتے ہین آپنے مجھسے فرمایا تشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ مین نے اسکی شہادت دی کہ کوئی معبود نہین ہے مگر اللہ تعالیٰ اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ مین ہے کہ آپنے ایک بڑے پیالہ مین اپنی قوم کے چالیس آدمیون کو کھانا کھلایا وہ سیر ہو گئے

ابن اسحاق نے اور بیہقی نے اپنے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے اس شخص نے حدیث کی ہے جس نے عبد اللہ بن الحارث بن نوفل سے سنا ہے اور عبد اللہ نے ابن عباس رضہ سے اور انھون نے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت شریفہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو آپنے فرمایا اے علی بکری کے پائے اور ایک صاع غلہ لیکر تم کھانا تیار کراوٴ اور ایک بڑا پیالہ دودھ کا ہمارے واسطے مہیا رکھو پھر بنی عبد المطلب کو جمع کر دو مینے آپ کے ارشاد کے موافق سب تیار کیا اور

بنی عبد المطلب جمع ہوئے بنی عبد المطلب اوس دن چالیس مرد تھے یا چالیس پر ایک زیادہ
ہوگا یا ایک کم ہوگا اون مین آپ کے چچا ابو طالب اور حمزہ اور عباس تھے اور ابو لہب تہا مین کہانی
کا وہ بڑا پیالہ اون کے آگے لے گیا آپ نے اوس پیالہ مین سے گوشت کا ایک لمبا ٹکڑا لیا اور
اپنے دندان مبارک سے اوس کو چیرا اور اوس کو پیالہ کے اطراف مین ڈالدیا اور آپ نے اونسے
فرمایا بسم اللہ کہاؤ لوگون نے کہانا کہایا یہان تک کہ وہ سیر ہوگئے ہم نہین دیکہتے تہے مگر اُن لوگون
کی انگلیون کے نشان (یعنی جب اونہون نے کہانا کہالیا اور وہ سیر ہوگئے پیالہ مین اتنا کہانا
باقی رہ گیا تہا کہ اوسکے دیکہنے سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ فقط اونگلیون کے نشان لگے ہین کہانا ویسے
ہی علی حالہ ہے) اور وہ کہانا واللہ اتنا تہا کہ اگر اون مین کا ایک مرد ہوتا تو اوس کی مثل کہا جاتا
پہر آپ نے فرمایا اے علیؑ تم ان لوگون کو دودہ پلاؤ جس پیالہ مین دودہ تہا اوس پیالہ کو مین اُن
کے پاس لے گیا اونہون نے اوس دودہ مین سے پیا یہان تک کہ وہ سب سیراب ہوگئے
خدا کی قسم ہے اگر ایک مرد اون مین کا ہوتا تو اوس دودہ کی مثل تنہا پی جاتا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اون لوگون سے یہ ارادہ کیا کہ کلام کرین تو ابو لہب نے کلام کرنے مین ابتدا کی اور
اون لوگون سے کہا کہ تمہارے صاحب نے تمپر جادو کیا ہے یہ سُن کر وہ سب لوگ متفرق ہوگئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کلام نہین کیا جبکہ دوسرا دن تہا رسول اللہ صلعم نے
فرمایا اے علیؑ کل کے دن کی مثل کہانا اور پینا تیار کرو مینے تیار کیا پہر مین نے اون لوگون کو آپ
کے واسطے جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے گذشتہ دن کیا تہا ویسے ہی کیا اون
سب لوگون نے کہانا کہایا اور دودہ پیا یہان تک کہ وہ سب سیر ہوگئے پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد المطلب واللہ سب مین سے مین کسی نوجوان کو نہین جانتا ہون
کہ جو شے مین تمہارے واسطے لایا ہون وہ جوان اوس سے افضل اپنی قوم کے واسطے لایا ہو
مین تمہارے واسطے دنیا اور آخرت کے امر کو لایا ہون۔ ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے
عبد الغفار بن القاسم سے اونہون نے منہال بن عمرو سے اور اونہون نے عبد اللہ بن الحارث

بن نوفل سے اِس حدیث کی روایت کی ہے۔

ابن سعد نے نافع کے طریق سے سالم سے اونہون نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا سی فرمایا اُنہون نے آپ کے لئے کہانا تیار کیا پہر آپ نے مجہہ سے فرمایا کہ بنی مطلب کو میرے پاس دعوت دو مینے چالیس مردون کو دعوت دی جب وہ لوگ آگئے تو آپ نے مجہہ سی فرمایا کہ تم اپنا کہانا لاؤ مین اون کے پاس اوس قدر ثرید لایا کہ اگر اونمین کا ایک آدمی ہوتا تو اُسکی مثل کہا جاتا سب آدمیون نے اوس ثرید مین سے کہایا یہان تک کہ وہ کہانے سے رک رہے پہر آپ نے مجہہ سے فرمایا کہ اون کو دودہ پلاؤ مینے اون کو اوس برتن سے دودہ پلایا جو ایک آدمی کی سیرابی اون لوگون مین سے ہوتی اون سب نے اوس دودہ مین سے پیا یہان تک کہ پینے سے ہٹ گئے ابولہب نے لوگون سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سحر کیا ہے یہ سن کر سب لوگ چلے گئے اور اون کو آپ نے دعوت نہین دی کہہ دنون وہ لوگ ٹہیرے رہے پہر آپ نے اون لوگون کے واسطے پہلے کہانے کی مثل پکوایا پہر مجہہ کو امر کیا مینے سب کو جمع کیا سب نے کہانا کہایا پہر آپ نے اون سے فرمایا کہ جس امر مین ہون اوس پر کون شخص مجہہ کو مدد دے سکتا ہے مینے عرض کی یارسول اللہ مین مدد دے سکتا ہون اور مین اُن لوگون مین کم سن تہا اور سب لوگ چپ رہے پہر اونہون نے کہا اے ابوطالب کیا تم اپنے بیٹے کو نہین دیکہتے ہو وہ کیا کہتا ہے ابوطالب نے کہا اوسکو چہوڑ دو اوس کا ابن عم خیر مین ہرگز تقصیر نہ کرے گا۔ اور ابونعیم نے اِس حدیث کی مثل ربیعہ بن ناجد کے طریق سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے اور میسرۃ العبدی کے طریق سے حضرت علی سے روایت کی ہے اور اِس روایت مین یہ لفظ ہے کہ ایک مد غلہ تہا اور اوپر کی حدیث مین ایک صاع غلہ وارد ہوا ہے۔

ابونعیم نے اعمش کے طریق سے منہال بن عمرو سے اُنہون نے عباد بن عبداللہ [illegible] سے اور اونہون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی [illegible]

الاقربین نازل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت مین سے چالیس آدمیون کو
دعوت دی اون مین سے ہر ایک مرد ایک فرق دودھ پینے والا اور ایک جوان بکری کہانے والا تہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے سامنے بکری کے پایے رکہے اونہون نے کہانا کہایا
یہان تک کہ وہ سیر ہو گئے پہر مین ایک پیالا دودھ کا لایا اون سب نے دودھ پیا یہان تک کہ
وہ سب سیراب ہو گئے ابولہب نے کہا جیسا سحر ہمنے آج کے دن دیکہا ہے کبہی نہین دیکہا پہر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ جو کہانا تم نے پکوایا تہا اوس کی مثل کل کے دن
پکواؤ کہانا پکوایا گیا اور آدمیون نے جیسے پہلی بار کہایا تہا ویسے ہی کہایا اور جیسے پہلی بار دودھ پیا تہا
ویسے ہی دودھ پیا پہر آپ نے اون کے روبرو جو امر کہ پیش کیا وہ پیش کیا۔

ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے برا ابن عازب سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ
یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل عبد المطلب کو
جمع کیا وہ لوگ اوس دن چالیس مرد تہے اون مین سے وہ لوگ تہے کہ ایک جوان بکری کہا لیتے
تہے اور بڑا قدح دودھ کا پی لیتے تہے آپ نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے بکری کے پایون
کے واسطے فرمایا حضرت علیؓ نے اون کو پکایا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ
نے اون مین سے ایک ٹکڑا لیا اور اوس مین سے کہایا اور پہر اوس ٹکڑے مین سے پیالہ کے
اطراف کہانے مین ڈالدیا پہر آپ نے فرمایا کہ دس آدمی کہانے کے قریب آجاوین قوم کے دس
دس مرد قریب آئے اور کہانا کہایا یہان تک کہ کہا کر اوٹہ گئے پہر دودھ کی قعب منگائی اور آپ
نے اوس مین سے ایک گہونٹ پیا اور اون کو دیدیا اور فرمایا بسم اللہ پیو سب نے وہ دودھ
پی لیا اور سب سیراب ہو گئے ابولہب نے کہا کہ اس مرد کی مثل تم لوگون کو کسی نے سحر نہین
کیا پہر دوسرے دن اون کو مثل اوس کہانے اور دودھ کے واسطے دعوت دی پہر اونکے
تو آپ نے کلام کی ابتدا کی۔

یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے زمین سے پانی نکلا

ابن سعد نے کہا کہ اسحاق بن یوسف الازرق نے ہمکو خبر دی اور اسحاق سے عبداللہ بن عوف نے اور اونسے عمرو بن سعید نے یہ حدیث کی ہے کہ ابو طالب نے کہا کہ مین مقام ذی المجاز مین اپنے بھتیجے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مجھکو تشنگی معلوم ہوئی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اور مینے کہا اے بھتیجے مین پیاسا ہون اور مینے آپ سے اپنی تشنگی کو نہین کہا اور مین گمان کرتا تھا کہ آپ کے پاس کوئی شے ہے مگر ایک جسزع ابو طالب نے کہا کہ آپ نے اپنے پاؤن کو پھیرا پھر آپ اونٹ پر سے اوترے اور مجھ سے پوچھا اے چچا کیا آپ پیاسے ہو گئے مینے کہا ہان پیاسا ہون آپ اپنے پیچھے زمین کی طرف جھکے یکایک مینے پانی موجود دیکھا آپ نے فرمایا اے چچا پانی پیو ابو طالب نے کہا مینے پانی پیا اِس حدیث کی روایت ابن عساکر نے کی ہے اور اِس حدیث کا دوسرا طریق ہے خطیب اور ابن عساکر نے ابن جریر الطبری کے طریق سے یون روایت کی ہے ہمسے سفیان بن وکیع نے اونسے ازہر بن سعد السمان نے اون سے ابن عوف نے عمرو بن سعید سے روایت کی ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کی شفا کے واسطے دعا مانگی تھی

ابن عدی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ہیثم بن حماد کے طریق سے ثابت سے ثابت نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ ابو طالب بیمار ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی عیادت کی ابو طالب نے کہا اے بھتیجے جس رب کی تو عبادت کرتا ہے اوس سے تو دعا کر کہ وہ مجھکو عافیت دے آپ نے فرمایا اللھم اشف عمی ابو طالب اوسی وقت وہ کھڑے ہو گئے گویا رسی مین بندھے تھے اوس سے کھل گئے اور آپ سے ابو طالب نے کہا اے بھتیجے جس رب کی تو عبادت کرتا ہے

وہ تیرا مطیع ہے آپ نے فرمایا اے چچا اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کروگے اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری اعانت کریگا اس حدیث کے روایت کرنے مین ہشیم متفرد ہے اور ہشیم ضعیف الروایت ہے ۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ ابوطالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانی کے لئے دعا مانگی تھی

ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین جلہمہ بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ مین مسجد حرام کو گیا یکایک مینے قریش کو دیکھا اون کا شور و غوغا بلند ہو رہا تھا پانی مانگ رہے تھے اون مین سے ایک کہنے والا یہ کہتا تھا کہ لات اور عزیٰ کا ارادہ کرو اور اوس سے پانی مانگو اور اون مین سے دوسرا کہنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ منات جو تیسرا بت ہے اوس کی طرف قصد کرو اور اوس سے پانی مانگو اون مین سے ایک بوڑھے خوبرو صاحب جمال خوبصورت جید رائے والے نے کہا کیون ایسی ضعیف رائے رکھتے ہو تم لوگون مین ابراہیم علیہ السلام کے باقیات مین سے اور سلالہ اسمعیل علیہ السلام موجود ہے اوس بوڑھے سے لوگون نے پوچھا گویا تیری مراد ابوطالب ہین اون سے مدد لینے کو کہتا ہے اوس بوڑھے نے کہا ہان یہ سن کر سب لوگ کھڑے ہو گئے اور اونکے ساتھ مین بھی اوٹھا ہم نے ابوطالب کے دروازہ پر دستک دی ہماری طرف ایک خوبرو مرد نکلا اور اوس کے جسم پر زرد تہمد تھا جسکو اوس نے ہار کے طور پر اپنے گلے مین ڈال لیا تھا سب لوگ اوس مرد کے پاس گئے اور اوس سے کہا اے ابوطالب جنگل قحط ناک ہو گیا اور عیال قحط زدہ ہو گئے استسقا کے واسطے آؤ ابوطالب نے کہا زوال آفتاب اور ہوا چلنے تک ٹھیرو جبکہ آفتاب کو زوال ہوا تو ابوطالب نکلے اور اونکے ساتھ ایک لڑکا تھا گویا وہ تاریکی کا آفتاب تھا سیاہ ابر اوس سے ہٹ گیا تھا اور اوس لڑکے کے اطراف چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے ابوطالب نے اوس لڑکے کو پکڑا اور اپنی پیٹھ کعبہ شریفہ سے لگائی اور لڑکے نے ابوطالب کی اونگلی پکڑی اور اوسکے اطراف لڑکون نے چاپلوسی سے اوسکو گھیر لیا اوس وقت آسمان مین ابر کا کوئی ٹکڑا نہ تھا ابر یہان سے اور وہان سے آیا اور پانی

سے بھر گیا اور اوس سے جنگل بننے لگے اور شہر اور صحرا سر سبز ہو گئے ابو طالب نے اس باب مین یہ اشعار کہے ہین ؎

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ❊ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

آپ ایسے پاک ناموس ہین کہ ابر آپ کے چہرہ مبارک کے سبب پانی چاہتا ہے اور آپ یتیمون کے فریادرس ہین اور بیوہ عورتون کی عصمت ہین ؎

تطیف بہ الہلاک من آل ہاشم ❊ فہم عندہ فی نعمۃ وفضائل

آل ہاشم کے ہلاک لوگ آپ کو گھیرے رہتے ہین وہ آپکے پاس نعمت اور فضائل مین ہین ؎

ومیزان عدل لایخیس شعیرۃ ❊ ووزان صدق وزنہ غیر عائل

اور آپ عدل کی ترازو ہین جو ایک جو برابر کم نہین ہوتی ہے اور آپ سچائی کے وزن کرنے والے ہین جسکا وزن غیر حائل ہے ۱۲

یہ باب اس بیان مین ہے کہ آنحضرت صلعم نے حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت جبریل علیہ السلام کو دکھلایا تھا

ابن سعد اور بیہقی نے عمار بن ابی عمار سے یون روایت کی ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب نے کہا یا رسول اللہ مجھے جبریل علیہ السلام کو اون کی اصلی صورت مین دکھلاو آپ نے فرمایا تم کو جبریل کے دیکھنے کی طاقت نہین ہے حضرت حمزہ نے کہا ضرور آپ مجھ کو دکھلاو آپ نے حمزہ سے کہا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے جبریل علیہ السلام اوس لکڑی پر اترے جس لکڑی پر مشرکین کعبہ کے طواف کے وقت اپنے کپڑے ڈالتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ سے کہا اپنی آنکھ اٹھا کر دیکھو حضرت حمزہ نے اپنی آنکھ اوٹھائی حضرت جبریل علیہ السلام کے دونون قدم دیکھے سبز زبرجد کی مثل تھے حضرت حمزہ دیکھکر بیہوش ہو گئے یہ حدیث مرسل ہے۔

یہ باب قمر کے شق ہونیکے بیان مین ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر شیخین نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ آپ اون کو کوئی آیت دکھلاوین آپ نے اہل مکہ کو دو بار چاند کا شق ہونا دکھلایا۔

شیخین نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین چاند دو ٹکڑے ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے فرمایا تم لوگ گواہ رہو۔

شیخین نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایسے حال مین چاند پھٹکر دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا اوسکا پہاڑ کے پیچھے تھا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ گواہ رہو۔

شیخین نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین چاند شق ہوکر دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ گواہ رہو۔

بیہقی نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے چاند کو شق ہوکر دو ٹکڑے دو بار دیکھا ہے مکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج سے قبل چاند کا ایک ٹکڑا جبل ابو قبیس پر تھا اور ایک ٹکڑا اسویدا پر تھا مشرکین نے دیکھکر کہا کہ چاند کو جادو کیا گیا ہے پس یہ آیت شریفہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر نازل ہوئی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ چاند مکہ مین ایسا شق ہوا کہ دو ٹکڑے ہوگیا یہ دیکھکر کفار اہل مکہ نے کہا کہ یہ وہ سحر ہے کہ ابن ابی کبشہ اوس سے تم پر سحر کرتا ہے تم مسافر لوگون کو دیکھو اور اون سے پوچھو جیسا تم نے دیکھا ہے اگر اونھون نے بھی دیکھا ہے تو سچ ہے اور اگر جو تم نے دیکھا ہے مسافرون نے نہین دیکھا تو وہ سحر ہے کہ تم لوگون پر اس سے

سحر کیا ہے مسافرون سے پوچہا گیا اور وہ ہر طرف سے آئے اونہون نے کہا کہ ہم نے شق قمر دیکہا ہے۔

شیخین نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چاند شق ہوگیا تہا۔

مسلم نے ابن عمر رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ چاند شق ہوا اور اوس کے دو ٹکڑے ہوگئے ایک ٹکڑا اوس کا پہاڑ کے سامنے تہا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچہے تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم اشہد۔

بیہقی اور ابونعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ مکہ مین تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین چاند شق ہوا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر تہا اور دوسرا ٹکڑا اوس پہاڑ پر تہا کفار لوگون نے دیکہکر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگونپر جادو کیا ہے یہ سنکر ایک مرد نے کہا کہ اگر تم پر سحر کیا ہے تو کل آدمیون پر تو سحر نہین کیا ہے (یعنی اورون نے کیون کر دیکہا کہ چاند شق ہوگیا ہے)

ابونعیم نے عطا اور ضحاک کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور آپ سے کہا کہ اگر آپ صادق ہین تو ہماری واسطے چاند کو ایسا شق کردین کہ دو ٹکڑے ہوجائے آدہا ابوقبیس پر رہے اور آدہا قعیقعان پر رہے وہ رات چودہوین تہی چاند پورا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جو شے ان لوگون نے چاہی ہے وہ آپ کو عطا کرے سو چاند دو نصف ہوگیا ایک نصف ابوقبیس پر تہا اور دوسرا نصف قعیقعان پر تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ تم لوگ گواہ رہو

ابونعیم نے دوسری وجہ سے ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا صفا پر تہا اور دوسرا ٹکڑا مروہ پر تہا اور اتنی دیر تک شق رہا جتنی دیر وقت عصر سے رات تک ہوتی ہے لوگ اوس کی طرف دیکہتے تہے پہر غایب ہوگیا علمانے

کہا ہے کہ چاند کا شق ہونا ایک عظیم آیت ہے کہ انبیا کی جو آیتیں تھیں وہ اس آیت کی ساتھ
برابر نہیں ہو سکتیں اس لئے کہ چاند کا شق ہونا ملکوت سما مین ظاہر ہوا ہے اس عالم مرکبات مین
جتنی طبیعتیں ہین یا اون جملہ طبیعتوں سے عالم ملکوت خارج ہے وہ عالم اوس قسم سے نہیں ہی
کہ کسی حیلہ سے اوس کی طرف پہونچنے کے واسطے طمع کیا جائے اس واسطے شق قمر سے
اظہر برہان ہو گئی ہے۔

یہ باب اوس خصوصیت کی بیان مین ہی کہ اللہ تعالی نے آدمیون کے شر سے آپ کو محفوظ رکھنے کیواسطے خاص آپ سے وعدہ فرمایا ہی

ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی حراست کی جاتی تھی یہانتک کہ یہ آیت شریفہ واللہ یعصمک من الناس
نازل ہوئی آپ نے اپنا سر مبارک قبہ سے نکالا اور حارسین سے فرمایا اے لوگو تم چلے جاؤ
اللہ تعالی نے میری نگاہبانی کرلی ہے (یعنے مجھکو اونکی شر سے بچایا ہے)

احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے جعدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حاضر ہوا ایک مرد لایا گیا اور آپ سے کہا گیا کہ اس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ کو قتل
کرے آپنے فرمایا تو ہرگز نہ ڈر ہرگز نہ ڈر اگر تو یہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی تجھکو مجھپر مسلط نہ کرتا۔

یہ باب اس بیان مین ہی کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل کی شر سے محفوظ رکھا اور جو معجزات اوس موقع پر آپ سے ظاہر ہوئے اون کا بیان

مسلم نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوجہل نے لوگون سے پوچھا کیا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگون کے سامنے اپنا چہرہ گرد آلود کرتے ہین یعنی نماز مین سجدہ کرتے ہین لوگون نے کہا ہان ہمارے سامنے آپ سجدہ کرتے ہوتے ہین ابوجہل نے سن کر کہا لات اور عزیٰ کی قسم ہے اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھون گا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہین مین اون کی گردن کچل دونگا یا اون کے چہرہ کو خاک سے گرد آلود کر دون گا ابوجہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور اوس نے یہ ارادہ کیا کہ آپ کی گردن کو کچل ڈالے ابوجہل کی کوئی خبر لوگون کے پاس نہ آئی مگر خود ابوجہل پیچھے ہٹتا چلا آتا تھا اور اپنے آپ کو اپنے دونون ہاتھون سے بچا رہا تھا لوگون نے ابوجہل سے پوچھا تجھ کو کیا ہو گیا ہے اوس نے کہا کہ میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آگ کا ایک ہولناک خندق ہے اور طایرون کے بازو ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ میرے نزدیک آتا تو ملایکہ اوس کے ایک ایک عضو کو اچک کر لے جاتے اوسوقت مین اللہ تعالیٰ نے کلا ان الانسان لیطغیٰ آخر سورت تک نازل فرمایا۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوجہل نے کہا اے گروہ قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شے لائے ہین تم لوگ دیکھتے ہو کہ ہمارے دین کا عیب کرتے ہین اور ہمارے باپ دادا کو برا کہتے ہین اور ہماری عقلون کو سبک ٹھیراتے ہین اور ہمارے معبودون کو گالیان دیتے ہین مین اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہون کہ محمد کیواسطے کل کے دن ایک پتھر لیکر ضرور بیٹھون گا جس وقت محمد اپنی نماز مین بیٹھین گے اوس پتھر سے اونکا سر کچل ڈالون گا اس کے بعد بنو عبد مناف کو جو امر ظاہر ہو وہ کرین جس وقت ابوجہل صبح کو اوٹھا اوس نے ایک پتھر لیا پھر وہ بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے اور قریش صبح کو اوٹے اور اپنی اپنی مجلسون مین بیٹھ گئے اور وہ دیکھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ابوجہل نے پتھر اوٹھایا پھر وہ آپ کی طرف آیا یہانتک کہ جس وقت وہ آپ کے قریب آیا تو بھونچکا ہو کر ایسے حال مین پلٹا کہ اوس کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا تھا

اور خوف زدہ تھا اور اوس کے دونون ہاتھ پتھر پر خشک ہو گئے تھے اوس نے پتھر کو ہاتھ سے ڈالدیا اور قریش کے مرد اوٹھ کر ابوجہل کی طرف گئے اور اوس سے پوچھا تجھکو کیا ہو گیا ابوجہل نے کہا جبکہ پتھر لیکر مین آپ کی طرف اوٹھا تو آپ کے اس طرف ایک نر اونٹ میرے آگے آیا واللہ مینے اوس اونٹ کی کھوپری اور اوس کی گردنکی جڑ اور اوس کے دانتون کی شکل کسی نر اونٹ کی کھوپری اور گردن کی جڑ اور دانت ہرگز نہین دیکھے اوس اونٹ نے یہ قصد کیا کہ مجھکو کھا جاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اگر ابوجہل میرے قریب آتا تو وہ اوس کو پکڑ لیتے۔

بخاری نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے پاس نماز پڑہتے دیکھونگا تو آپ کی گردن کچل ڈالونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پھونچی آپ نے فرمایا کہ اگر ابوجہل ایسا فعل کریگا تو اوسکو ملائکہ ظاہر مین پکڑ لین گے۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رض کے طریق سے حضرت عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک دن مین مسجد مین تھا ابوجہل نے کہا کہ اللہ تعالی کا حق میرے ذمہ یہ ہے کہ اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ مین دیکھونگا تو آپ کی گردن کچل ڈالونگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو مین نے خبر کی کہ ابوجہل ایسا کہتا ہے آپ غضب کی حالت مین مکان سے باہر نکلے یہان تک کہ مسجد مین آئے آپ مسجد مین دروازہ سے جلد داخل ہونا چاہتے تھے مگر آپ مسجد کی دیوار سے بے اندیشہ داخل ہونے لگے مینے دیکھکر کہا کہ یہ برا دن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ اقرا باسم ربک پڑہنے لگے جبکہ آپ ابوجہل کے احوال تک پہونچے اور اوسکا احوال کلا ان الانسان لیطغی ہے ایک انسان نے ابوجہل سے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ابوجہل نے لوگون سے کہا جو شے مین دیکھتا ہون کیا تم لوگ اوسکو نہین دیکھتے ہو واللہ آسمان کا کنارہ مجھپر گھیر لیا گیا ہے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھہ سے

عبدالملک بن ابوسفیان ثقفی نے حدیث کی ہے کہ ایک مرد صحرائی اپنا ایک اونٹ لیکر مکہ مین آیا۔ ابوجہل بن ہشام نے اوس مرد سے اونٹ خرید کیا اور اوسکی قیمت دینے مین حیلہ حوالہ کرنا شروع کیا وہ مرد قریش کی مجلس مین آکر ٹھیر گیا اور اوس نے کہا کون مرد ہے کہ ابوجہل کے مقابل میری مدد کرے گا مین مسافر ہون غیر ملک کا رہنے والا ہون ابوجہل نے میرے حق پر غلبہ کیا ہے مجھکو نہین دیتا اہل مجلس نے سن کر اوس سے کہا کہ تو اوس مرد کو دیکھتا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے اوسوقت لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جارہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی ایک طرف مین تھے اور وہ لوگ جنہون نے اوس مرد سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل کے درمیان جو عداوت تھی اوس کو جانتے تھے اوس مرد سے اونہون نے کہا تو آپ کے پاس جا وہ مرد یعنی رسول اللہ صلعم تجھکو ابوجہل کے مقابل مدد دینگے وہ مرد آپ کے پاس آیا اور آپ سے اپنے واقعہ کو بیان کیا آپ سنکر اوس کے ساتھہ کھڑے ہوگئے یہان تک کہ ابوجہل کی پاس گئے اور ابوجہل کا دروازہ مارا ابوجہل نے پوچھا یہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا مین محمد ہون ابوجہل سن کر آپ کی طرف نکل کے آیا اوسوقت اوسکے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا تھا آپ نے ابوجہل سے فرمایا کہ اس مرد کا حق دے دو ابوجہل نے آپ سے کہا بہتر ابوجہل مکان مین گیا اور اوس کا حق لے کر آپ کے پاس آیا آپ نے اوس مرد کو اوس کا حق دیدیا پھر آپ اپنی جائے پلٹ کے چلے آئے لوگون نے ابوجہل سے کہا اے ابوالحکم تو نے بڑی تعجب کا کام کیا ابوجہل نے کہا تمہارا بھلا ہو واللہ واقعہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ مارتے ہی مین رعب سے بھر گیا پھر مین مکان سے نکل کے آپ کے پاس آیا اور میرے سر کے اوپر اونٹون مین سے ایک نر اونٹ تھا مین نے اوس اونٹ کی مثل کسی اونٹ کی کھوپری اور گردن کی جڑ اور دانت ہرگز نہین دیکھے واللہ اگر مین حق سے انکار کرتا تو وہ اونٹ مجھکو کھا جاتا۔

ابو نعیم نے سلام بن مسکین کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے ابو یزید
المدنی اور ابو قرعۃ الباہلی نے یہ حدیث کی ہے کہ ایک مرد کا قرض ابو جہل کے ذمہ تھا
ابو جہل نے اوس کو نہین دیا تھا اوس سے لوگون نے کہا ہم تجھ کو ایسے شخص کی طرف
رہبری نہ کرین کہ تیرا حق ابو جہل سے نکال کر دیدے اوس نے کہا کیا بیشک آپ لوگ بتاؤ
وہ کون شخص ہے لوگون نے کہا کہ تو محمد بن عبد اللہ کو نہ چھوڑ او نہین سے کامیاب ہو گا وہ مرد
آپکے پاس آیا آپ اُسکے ساتھ ابو جہل کے پاس تشریف لیگئے اور اُس سے کہا کہ اسکا حق دیدو ابو جہل نے کہا
بہتر اور ابو جہل اپنے مکان مین گیا اور اوس کے دراہم نکالے اور اوس کو دیدیئے لوگون
نے ابو جہل سے کہا تو محمد صلعم سے بالکل ڈر گیا ابو جہل نے کہا قسم ہے اوس کی جس کے
ہاتھ مین میری جان ہے مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے مردون کو دیکھا کہ
اون کے پاس چمکدار حربے تھے اگر مین اوس کا حق نہ دیتا تو مجھکو یہ خوف تھا کہ اُن حربون
سے میرا پیٹ چیر ڈالا جاتا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ اللہ تعالی نے عوراء بنت حرب کی آنکھون سے رسول اللہ علیہ وسلم کو چھپا دیا تھا

اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذا قرات القران جعلنا بینک وبین الذین لایومنون بالآخرۃ حجابا
مستورا اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا فاغشیناھم فھم
لایبصرون ابو یعلی اور ابن ابی حاتم اور بیہقی اور ابو نعیم نے اسما بنت ابو بکر سے روایت کی
ہے کہا ہے جبکہ سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی تو عوراء بنت حرب ولولہ کی حالت
مین آئی اور اوس کے ہاتھ مین ایک پتھر تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے
اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر الصدیق رض تھے جسوقت حضرت ابو بکرؓ نے عوراء کو دیکھا
تو کہا یا رسول اللہ عوراء آگئی مجھ کو یہ خوف ہے کہ آپ کو دیکھ لے گی آپ نے حضرت ابو بکرؓ

صدیق سے فرمایا وہ مجھہ کو ہرگز نہ دیکھے گی آپ نے قرآن شریف پڑہا اور اوس سے اعتصام کیا عورا ابوبکر الصدیق کے پاس کھڑی ہو گئی اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا عورا نے حضرت ابوبکر الصدیق سے کہا کہ مجھکو یہ خبر ہوئی ہے کہ تمہارے صاحب نے میری ہجو کی ہے حضرت ابوبکر الصدیق نے کہا قسم ہے رب البیت کی تیری ہجو نہین کی ہے یہ سن کر وہ پلٹ گئی اور اسی حدیث کی بیہقی نے دوسری وجہہ اسی کی مثل اسماء سے روایت کی ہے اور اِس مین یہ وارد ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق نے عورا سے کہا واللہ میرا صاحب شاعر نہین ہے اور وہ نہین جانتا کہ شعر کیا شے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضہ سے فرمایا کہ تم عوراء سے پوچھو تو میرے پاس کسی شخص کو دیکھتی ہے وہ مجھہ کو ہرگز نہ دیکھے گی میرے اور اوس کے درمیان حجاب کیا گیا ہے ابوبکر الصدیق نے عوراء سے پوچھا عوراء نے کہا کیا آپ مجھہ سے ٹھٹا کرتے ہین واللہ مین تمہارے پاس کسی شخص کو نہین دیکھتی ہون۔

ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت آئی ابوبکر الصدیق رضہ نے عرض کی یا رسول اللہ اگر آپ اوس کے سامنے سے ہٹ جاتے تو بہتر ہوتا اِس لئے کہ یہ عورت بدزبان ہے آپ نے ابوبکر الصدیق سے فرمایا کہ میرے اور اوسکے درمیان حجاب حائل ہو جائے گا اوس نے آپ کو نہین دیکھا اور اوس نے ابوبکر الصدیق سے کہا کہ تمہارے صاحب نے ہماری ہجو کی ہے ابوبکر الصدیق نے اوس سے کہا واللہ آپ شعر نہین کہتے اور نہ شعر پڑھتے ہین اوس نے سن کر کہا کہ تم ضرور تصدیق کرنے والے ہو وہ پلٹ کر چلی گئی ابوبکر الصدیق نے عرض کی یا رسول اللہ اوس نے آپ کو نہین دیکھا آپ نے فرمایا کہ میرے اور اوسکے درمیان ایک فرشتہ تھا کہ مجھہ کو اپنے بازو سے چھپا رہا تھا یہانتک کہ وہ چلی گئی۔

یہ باب اس بیان میں ہی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخزومیین کے شر سے بچایا تھا

بیہقی نے سدی صغیر کے طریق سے کلبی سے کلبی نے ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباس رض سے اللہ تعالیٰ کے قول وجعلنا من بین ایدیہم سدا کے باب مین روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ لوگ کفار قریش ہین جن کے درمیان اللہ تعالیٰ نے پردہ کر دیا تھا فاغشینا ہم یعنی ہم نے اون کی بصرون کو چھپا دیا ہے وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھتے ہین کہ آپ کو ایذا پہونچاوین واقعہ یہ ہے کہ بنی مخزوم مین سے کچھہ آدمیون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شوری کیا تاکہ آپ کو قتل کرین اون آدمیون مین سے ابوجہل اور ولید بن مغیرہ تھا ایسے حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑہ رہے تھے ان لوگون نے آپ کی قرارت سنی اور ولید کو آپ کی طرف بہیجا تاکہ آپ کو قتل کرڈالے ولید گیا یہان تک کہ جس جگہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تھے آیا ولید آپ کی قرارت سن رہا تھا اور آپ کو نہین دیکھتا تھا پھر وہ پلٹ کر چلا گیا اور اون لوگون کو اس واقعہ سے آگاہ کیا وہ لوگ آپ کے پاس آئے جبکہ وہ لوگ اوس جگہہ تک پہونچے جس مین آپ نماز پڑہ رہے تھے اونہون نے آپ کی قررت سُنی وہ آواز کی طرف جاتے تھے یکایک وہ آواز کو اپنے پیچھے سنتے تھے سو وہ اوس طرف کو جاتے تھے پہر بہی پیچھے سُنتے تھے یہ واقعہ دیکھکر پلٹ کے چلے گئے اور آپ کی طرف اونہون نے راستہ نہین پایا پس اللہ تعالیٰ کا قول وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا فاغشینا ہم یہ ہے بیہقی نے کہا ہے کہ عکرمہ سے جو روایت کیا گیا ہے وہ اِس کا موید ہے شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ بیہقی اوس روایت کی طرف اشارا کرتے ہین کہ ابن جریر نے اوسکی تخریج اپنی تفسیر مین عکرمہ سے کی ہے عکرمہ نے کہا ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا تو ضرور ایسا کرونگا اور ایسا کرون گا پس یہ آیت شریفہ

انا جعلنا فی اعناقہم اغلالا اللہ تعالیٰ کے آخر قول لا یبصرون تک نازل ہوئی لوگ بتلاتے تہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہین اور ابو جہل اون سے کہتا تہا کہ آپ کہان ہین آپ کہان ہین اور آپ کو نہین دیکھتا تھا۔

ابو نعیم نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین پڑہتے اور قرارت مین جہر کرتے تہے یہان تک کہ قریش کے لوگون نے آپ کو ایذا دی اور آپکے پکڑنے کے واسطے کہڑے ہوگئے یکایک اون کے ہاتھ اونکی گردنون مین طوق ہوگئے اور وہ ایسے اندہے ہوگئے کہ نہین دیکہتے تہے جب اون کی یہ حالت ہوئی تو وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اونہون نے کہا کہ ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہین آپ رحم فرماوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے دعا کی وہ حالت اون کی جاتی رہی پس یٰس والقرآن الحکیم آخر آیات تک نازل ہوئی۔

ابو نعیم نے معتمر بن سلیمان کے طریق سے روایت کی ہے معتمر نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی مخزوم مین سے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف کہڑا ہوا اوسکے ہاتھ مین ایک پتہر تہا تاکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہر مارے جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سجدہ مین تہے اوس نے اپنا ہاتھ اوٹھایا اوس کا ہاتھ پتہر پر خشک ہوگیا اوس کو اپنے ہاتھ سے پتہر چہوڑنے کی قدرت نہ ہوئی وہ اپنے اصحاب کی طرف پلٹ کے چلا گیا اوسکے اصحاب نے کہا کہ تو نے اس مرد سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نامردی کی اوس نے کہا مین نے نامردی نہین کی ولیکن یہ پتہر میرے ہاتھ مین ہے مین اس کے چہوڑنے کی قدرت نہین رکھتا ہون لوگون نے اس واقعہ سے تعجب کیا اور اوس کی اونگلیون کو پتہر پر خشک پایا اونہون نے اوسکی اونگلیون کا علاج کیا یہانتک کہ اوسکی انگلیون کو پتہر سے چہڑایا اور اون لوگون نے کہا یہ وہ شے ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تہا

یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر کے شر سے بچے تھے

واقدی اور ابو نعیم نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نضر بن الحارث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیا کرتا تہا اور آپ سے متعرض ہوتا تہا ایک دن دوپہر کے
وقت شدید گرمی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے ارادہ سے مکان سے نکلے
ثنیۃ الحجون کے اسفل تک پہونچ گئے اور آپ کی عادت شریف یہ تہی کہ جس وقت
حاجت کے واسطے جاتے تو دور چلے جاتے تہے آپ کو اوسوقت نضر نے دیکہا نضر نے
اپنے دل سے کہا کہ جیسے اس گہڑی آپ تنہا ہین کبہی مین آپ کو ایسا تنہا اچانک
قتل کرنے کے لئے نہ پاؤنگا نضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا پہر ایسے حال
مین اپنے مکان کو پلٹا کہ خوف زدہ تہا۔ ابو جہل سے اوس نے ملاقات کی ابو جہل نے پوچہا
کہان سے آتا ہے نضر نے کہا کہ مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچہا کیا تہا مجہہ کو یہ امید تہی کہ
اچانک قتل کر ڈالونگا اوس وقت آپ تنہا تہے یکایک مین نے شیرون کو دیکہا کہ وہ
اپنے منہ کہولے ہوئے تہے اور میرے سر پر دانت مار رہے تہے مین اون شیرون سے ڈر گیا
اور مین پیٹہہ پہیر کر پلٹ آیا یہ سُنکر ابو جہل نے کہا یہ امر آپ کا بعض جادو ہے۔

یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کے شر سے محفوظ رہے تھے

طبرانی نے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے قیس بن جتر کے طریق سے روایت کی ہے کہا
ہے کہ حکم کی بیٹی نے کہا کہ میرے دادا حکم نے مجہہ سے کہا اے میری پیاری بیٹی مین نے
اپنی این دونون آنکھون سے جو امر دیکہا ہے مین تجہہ سے کہتا ہون کہ ایک دن ہمنے آپسمین
مشورہ کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑین گے ہم آپ کی طرف آئے ہم نے ایک

ایسی مہیب آواز سُنی ہم نے یہ گمان کیا کہ تھامہ مین کوئی پہاڑ باقی رہا ہو گر وہ ریزہ ریزہ نہ ہو گیا ہو
ہم وہ آواز سُن کر بے ہوش ہو گئے اور ہماری عقل برجا نہ رہی یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی نماز پڑھ لی اور آپ اپنے اہل کی طرف پلٹ کر چلے گئے پھر ہم نے آپس مین
آپ کے واسطے دوسری رات مین عہد کیا جبکہ آپ آئے تو ہم لوگ آپ کی طرف اوٹھہ کر
گئے ہم نے دیکھا کہ صفا اور مروہ دونون پہاڑ آئے یہان تک ایک دوسرے کے ساتھ
مل گیا اور ہمارے درمیان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان وہ دونون حائل ہو گئے
واللہ ہم کو اِس ارادہ نے کچھ نفع نہین دیا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو اسلام نصیب کیا
اور اسلام مین داخل ہونے کو اذن دیا۔

یہ باب اس آیت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ پہلوان کو کشتی مین پچھاڑا تھا

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے باپ اسحاق
بن یسار نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ ابن عبد یزید سے فرمایا کہ
تو مسلمان ہو جا رکانہ نے کہا کہ اگر مجھہ کو یہ علم ہو جاوے کہ آپ جو بات کہتے ہین وہ حق ہے تو مین
مسلمان ہو جاؤن گا رکانہ نے آدمیون مین نہایت شدید تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس سے کہا کہ اگر مین تجھہ کو پچھاڑ ڈالون تو کیا تو اِس امر کو حق جانے گا اوس نے کہا بیشک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہو گئے اور اوس کو پچھاڑ ڈالا رکانہ نے کہا اے محمدؐ پھر لڑو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوس سے پھر لڑے اور اوس کو دوسری بار پکڑ کے زمین پر پچھاڑ ڈالا رکانہ
چلا گیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ شخص ساحر ہے اور اسکے سحر کی مثل مینے ہرگز سحر نہین دیکھا جس
وقت مین زمین پر گرا واللہ مجھکو اپنے نفس پر کچھہ اختیار نہ رہا۔

بیہقی نے رکانہ بن عبد یزید سے روایت کی ہے رکانہ اشد الناس تھا رکانہ نے کہا کہ

مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب کی بکریون مین تہے اون کو ہم چرا رہے تہے اول بار
جو امر دیکہا گیا یہ تہا کہ مجہہ سے ایک دن آپ نے کہا کیا تجہکو مجہہ سے کشتی لڑنے کی خواہش
ہے مین نے آپ سے پوچہا کیا آپ مجہہ سے لڑین گے آپ نے فرمایا مین لڑونگا مینے
آپ سے پوچہا کس شرط پر آپ لڑینگے آپ نے فرمایا ان بکریون مین سے ایک بکری پر
مین نے آپ سے کشتی لڑی آپ نے مجہہ کو پچہاڑ ڈالا اور آپ نے مجہہ سے ایک بکری
لے لی پہر آپ نے مجہہ سے پوچہا کیا دوسری بار تجہہ کو لڑنے کی خواہش ہے مینے کہا ہان
لڑتا ہون مین آپ سے لڑا آپ نے مجہہ کو پچہاڑ ڈالا اور مجہہ سے ایک بکری لے لی مین ادہر
اودہر دیکہنے لگا کہ مجہہ کو کوئی انسان دیکہہ رہا ہوگا آپ نے مجہہ سے فرمایا تجہہ کو کیا ہوا ہے
کہ تو ادہر اودہر دیکہہ رہا ہے مینے کہا کہ مین بعض چرواہون کو دیکہہ رہا ہون کہ وہ مجہکو نہ
دیکہلین پہر وہ میری ساتہہ جرأت کرین گے اور مین اپنی قوم مین اشد ہون آپ نے مجہسے
پوچہا کیا تجہہ کو تیسری بار لڑنے کی خواہش ہے تیرے لئے ایک بکری ہے مین نے کہا
ہان لڑتا ہون مین آپ سے لڑا آپ نے مجہہ کو پچہاڑ ڈالا اور مجہہ سے ایک بکری لے لی
رکانہ نے کہا کہ مین غم اور حزن کی حالت مین بیٹہہ گیا آپ نے مجہہ سے پوچہا تجہہ کو کیا ہوگیا
ہے مین نے کہا کہ مین عبد یزید کے پاس پلٹ کے جاتا ہون مین نے اوس کی بکریون
مین سے تین بکریان دے دی ہین مین گمان کرتا تہا کہ مین قریش مین شدید قوت دار
ہون آپ نے مجہہ سے پوچہا کیا تجہہ کو چوتہی بار لڑنے کی خواہش ہے مین نے کہا تین بار
کے بعد خواہش نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا کہ بکریون کے باب
مین جو تو نے کہا مین تیری بکرئین پہیر دیتا ہون آپ نے میری بکرئین مجہہ کو پہیر دین آپ
کچہہ مدت نہین ٹہیرے کہ آپ کا امر ظاہر ہوگیا مین آپ کے پاس آیا اور مین مسلمان ہوگیا
جن چیزون کی اللہ تعالی نے مجہہ کو ہدایت کی اون مین سے ایک یہ امر تہا کہ مینے یہ جان لیا
کہ آپ نے اوس دن مجہکو اپنی قوت سے نہین پچہاڑا اور آپ نے مجہکو اوسدن نہین پچہاڑا

مگر آپ نے غیر کی قوت سے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی ہاشم مین سے ایک مرد تھا کہ اوس کا نام رکانہ تھا اور رکانہ اشد الناس تھا اور آدمی کو اچانک مار ڈالتا تھا اور وہ مشرک تھا اور وہ اپنی بکریان اُس جنگل مین جسکا نام اضم تھا چرایا کرتا تھا ایک دن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکلے اور اوس جنگل کی طرف متوجہ ہوئے آپ کو رکانہ مل گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس وقت کوئی شخص نہ تھا رکانہ آپ کی طرف کھڑا ہوا اور آپ سے کہا اے محمد آپ ہی وہ شخص ہین کہ ہمارے معبودون لات اور عزیٰ کو بُرا کہتے ہین اور آپ اپنے اوس الہ کی طرف بُلاتے ہین کہ وہ عزیز اور حکیم ہے اگر آپ کے اور میری درمیان صلہ رحمی نہ ہوتا تو مین آپ کو قتل کر ڈالتا اور آپ سے کلام نہ کرتا ولیکن آپ اپنے الہ عزیز اور حکیم سے آج کے دن دعا مانگین کہ وہ مجھ سے آپ کو نجات دلائے مین آپ کے روبرو ایک امر پیش کرتا ہون کیا آپ کی یہ خواہش ہے کہ مین آپ سے کشتی لڑون اور آپ اپنے الہ عزیز اور حکیم سے دعا کرین کہ وہ آپ کو میرے مقابلہ مین مدد دے اور مین لات اور عزیٰ سے دعا مانگتا ہون اگر آپ مجھ کو پچھاڑ ڈالین گے تو میری ان بکریون مین سے دس بکریان آپ کے واسطے ہین آپ اِن کو چُن کر لے لین اِس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان مین کشتی لڑتا ہون اگر تو چاہتا ہے ایک نے دوسرے کو پکڑا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الہ عزیز و حکیم سے دعا مانگی کہ آپ کی اعانت رکانہ کے مقابلہ مین کرے اور رکانہ نے لات اور عزیٰ سے دعا کی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین اوس کی اعانت کرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو پکڑا اور پچھاڑ ڈالا اور اوس کے سینہ پر بیٹھ گئے رکانہ نے آپ سے کہا آپ میرے سینہ سے اوٹھ جاؤ آپ وہ نہین ہین کہ آپ نے میرے ساتھ یہ امر کیا ہے یعنی مجکو پچھاڑا ہے مجھکو آپ کے الہ عزیز اور حکیم نے پچھاڑا ہے اور لات و عزیٰ نے میری یاری چھوڑ دی آپ سے پہلے کسی نے میرا پہلو زمین پر

ہرگز نہین لگایا پہر رکانہ نے آپ سے کہا پہر لڑو اگر آپ مجہہ کو پچہاڑ ڈالین گے تو دس
بکریان دوسری آپ کے واسطے ہین اون کو چن کر لے لینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دوسری بار اوس کو پکڑا اور جیسے پہلی بار ہر ایک نے مدد کے واسطے اپنے اپنے معبودون
سے دعا کی تہی دعا کی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو پچہاڑا اور اس کے سینہ پر بیٹہہ گئے
رکانہ نے آپ سے کہا میری سینہ پر سے اٹہو آپ وہ نہین ہین کہ آپ نے میرے ساتہہ یہ
امر کیا ہے بلکہ یہ آپ کے اوس اللہ نے کیا ہے جو عزیز اور حکیم ہے اور لات اور عزیٰ نے
میری یاری چہوڑ دی ہے اور آپ سے پہلے کسی نے ہرگز میرے پہلو کو زمین سے نہین
لگایا پہر رکانہ نے آپ سے کہا پہر لڑو اگر آپ مجہہ کو پچہاڑ ڈالین گے تو دوسری دس
بکریان آپ کے واسطے ہین اون کو چن کر لے لینا نبی اللہ نے رکانہ کو پکڑا اور تیسری بار
پچہاڑا رکانہ نے کہا آپ وہ نہین ہین کہ آپ نے میرے ساتہہ یہ امر کیا ہے آپ کے
اوس اللہ نے یہ امر کیا ہے کہ وہ عزیز اور حکیم ہے اور میری یاری لات اور عزیٰ نے چہوڑ دی
ہے۔ میری بکریون مین سے آپ تیس بکریان لے لین اور اون کو چن لین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا کہ مین بکریان لینے کا ارادہ نہین کرتا ہون ولیکن مین تجہہ کو
اے رکانہ اسلام کی طرف بلاتا ہون مین تیرے واسطے دریغ کرتا ہون کہ تو دوزخ کی
طرف جائے اگر تو اسلام قبول کرے گا تو دوزخ سے سلامت رہے گا رکانہ نے آپ سے
کہا مین اسلام قبول نہین کرتا مگر آپ مجہہ کو کوئی آیت دکہلا دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
رکانہ سے فرمایا کہ اللہ تعالی تجہہ پر گواہ ہے اگر مین اپنے رب سے دعا کرون اور تجہہ کو کوئی نشانی
دکہلاؤن جس شے کی طرف مین تجہہ کو بلاتا ہون کیا تو اوس کو قبول کرے گا اوس نے کہا
بیشک قبول کرون گا ایک درخت سمرہ کا آپ کے قریب تہا اور اوس مین شاخین اور پتے
تہے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت کی طرف اشارہ کیا اور اوس سے کہا اللہ تعالی
کے حکم سے آگے آ جا وہ چر کر دو ٹکڑے ہو گیا اور نصف اوس کا شاخون اور پتے کے ساتہہ آ گئے

کو آگیا یہان تک آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور رکانہ کے درمیان تہا رکانہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نے امر عظیم مجھکو دکھلایا آپ اس کو امر کرین
کہ پھر پلٹ کے چلا جاے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا کہ اللہ تعالی تجھہ پر
گواہ ہے اگر مین اپنے رب سے دعا مانگون اور یہ درخت پلٹ کر چلا جاے اور جس شئے
کی طرف مین تجھہ کو بلاتا ہون کیا تو اوس کو قبول کرے گا رکانہ نے کہا بیشک قبول کرون گا
وہ درخت اپنے پتون اور شاخون کے ساتھہ پلٹ کے چلا گیا یہان تک کہ وہ اپنے دوسری
حصے سے مل گیا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ سے فرمایا کہ مسلمان ہوجا تو سلامت رہیگا
رکانہ نے آپ سے کہا نہین ہے میرے واسطے کوئی امر مگر یہ کہ مینے ایک امر عظیم کو دیکھا
ولیکن مین گمان کرتا ہون کہ مدینہ کی عورتین اور لڑکے یہ باتین کرین گے کہ آپ کا رعب میری
دل مین داخل ہوا ہے اوس کے سبب سے مین آپ کے دین مین آیا ہون اور مین ایسا
ہون کہ مدینہ کی عورتون اور لڑکون نے یہ امر جان لیا ہے کہ کسی شخص نے میرے پہلو کو زمین
سے ہرگز نہین لگایا ہے اور ہرگز کسی گھڑی رات اور دن مین میرے دل مین رعب
داخل نہین ہوا ہے ولیکن آپ اپنی بکریان چن کرے لین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے رکانہ سے فرمایا جبکہ تو نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو مجھہ کو تیری بکریونکی حاجت
نہین ہے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس سے پلٹ کے چلے آئے حضرت
ابوبکر الصدیق اور حضرت عمر فاروق دونون آپ کے سامنے آئے آپ کو ڈھونڈھ رہے تھے اور
ان دونون حضرات کو لوگون نے یہ خبر دی تھی کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی اضم کیطرف
متوجہ ہوئے ہین ان دونون حضرات نے یہ پہچان لیا کہ وہ جنگل رکانہ کا جنگل ہے ایسا
نہ ہوگا کہ آپ کو رکانہ نہ ملے اس لئے آپ کے ڈھونڈھنے کے واسطے دونون حضرات نکلے
تھے اور دونون حضرات اس امر سے ڈرتے تھے کہ رکانہ آپ کو مل جاے اور قتل کر ڈالے
یہ دونون حضرات ہر ایک ٹیلہ پر چڑھ کر دیکھتے تھے اور آپ کے نکلنے کی جگہہ کو دیکھتے تھے

یکایک دونون حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا کہ آپ سامنے سے آرہے ہین دونون حضرات نے کہا اے نبی اللہ آپ تنہا اس جنگل کی طرف کیونکر نکل کے آتے ہین اور آپ کو یہ معلوم ہے کہ یہ جنگل رکانہ کی جہت ہے رکانہ بڑا خونریز ہے اور آپ کی تکذیب مین اشد الناس سے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونون حضرات کی طرف دیکھکر ہنسنے لگے اور یہ فرمایا کیا یہ امر نہین ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واللہ یعصمک من الناس وہ مجھہ تک نہین پہونچ سکتا اللہ تعالی میرے ساتھہ ہے اور آپ نے اون سے اوس کے ساتھہ کشتی جو لڑی تھی اور اوسکو پچھاڑا تھا اور آپ نے درخت کو اوس کے روبرو بلایا تھا ان کل امور کو کہنا شروع کیا دونون حضرات نے ان واقعات سے تعجب کیا اور پوچھا کیا رسول اللہ آپ نے رکانہ کو پچھاڑ ڈالا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھہ بھیجا ہے ہم کو یہ علم نہین ہے کہ ہرگز کسی انسان نے رکانہ کے پہلو کو زمین سے لگایا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے دعا مانگی میرے رب نے میری اعانت کی اور میرے رب نے اونیس فرشتون کے ساتھہ میری اعانت کی اور مجھکو دس کی قوت دی۔

یہ باب اوس شی کے بیان مین ہے کہ عثمان بن عفان کے اسلام لانے مین واقع ہوئی تھی

ابن عساکر نے حضرت عثمان بن عفان رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین عورتون کے ساتھہ فریفتہ تھا ایک رات مین قریش کے ایک گروہ مین کعبہ کے صحن مین بیٹھا ہوا تھا یکایک ہمارے پاس یہ خبر آئی کسی نے ہم سے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رقیہ اپنی صاحبزادی کا نکاح عتبہ بن ابولہب کے ساتھہ کردیا اور حضرت رقیہ ایسی صاحب جمال تہین کہ دیکھنے والون کو اچنبھا ہوتا تہا یہ سن کر مجھکو اس سبب سے حسرت ہوئی کہ مین نے اس امر کی طرف سبقت نہین کی کچھہ دیر نہین گذری کہ مین اپنے مکان کی طرف پلٹ کے گیا اور مین

اپنی خالہ کے پاس پہونچا وہ بیٹھی ہوئی تھی اور میری خالہ اپنی قوم کے نزدیک کاہنہ تھی جبکہ اوسنے مجھکو دیکھا یہ شعر پڑہے ؎

ثم ثلثا و ثلثا اخری	ابشر وحییت ثلثا تتری

بشارت ہو تمکو اے عثمانؓ اور اکرام کیے جاؤ تم تین بار پے درپے پھر تین بار اور دوسری تین بار ؎

اتاک خیر و وقیت شرا	ثم باخری کی تتم عشرا

پھر تمہارا اکرام کیا جاؤ دوسری تحیۃ کے ساتھہ تاکہ دس تحیہ پورے ہوجاوین تمہاری بھلائی آئی ہے اور تم شر سے بچائے گئے ہو ؎

انت بکر و لقیت بکرا	انکحت واللہ حصانا زہرا

تمہارا انکاح واللہ اوس اچھی عورت سے ہوگا جو صاحب حسن و جمال ہے تم بکر ہو یعنی ناکتخدا ہو اور ناکتخدا سے ملوگے یعنی ناکتخدا کے ساتھہ تمہاری شادی ہوگی۔

وافیتہا بنت عظیم قدرا

پایا تم نے اوس عورت کو ایسی شان مین کہ وہ عظیم القدر کی بیٹی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مین نے اپنی خالہ کے قول سے تعجب کیا اور مین نے اوس سے پوچھا اے خالہ تم کیا کہتی ہو میری خالہ نے کہا اے عثمانؓ تو صاحب جمال اور صاحب لسان ہے اور اس نبی کے ساتھہ برہان ہے دیان نے اپنے حق کے ساتھہ اس نبی کو بھیجا ہے اور اس نبی کے پاس تنزیل اور فرقان آیا ہے تو اس نبی کی پیروی کر ایسا نہو کہ تجھہ کو یہ بت دہوکے سے ہلاک کر ڈالین مینے کہا اے خالہ تم اوس شئے کو ذکر کرتی ہو کہ اوس کا ذکر ہمارے شہر مین واقع نہین ہوا تم مجھہ سے اوس کو بیان کرو میری خالہ نے مجھہ سے کہا کہ محمدؐ بن عبد اللہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہین اور اللہ تعالیٰ کی تنزیل کو لائے ہین اور اوس تنزیل کے ساتھہ اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو بلاتے ہین پھر میری خالہ نے کہا کہ محمدؐ کا چراغ چراغ ہے اور آپ کا دین فلاح ہے اور آپ کا امر فتحمندی ہے اور

آپ کا زمانہ لڑائی اور سختی کا ہے اور بطاح آپ کی مطیع ہے یعنی یہ کل سرزمین آپ کی
فرمانبردار ہے اگر ذباح واقع ہوگا یعنی جہاد مین کفار قتل کئے جاوین گے اور تلوارین کہنچی
جاوین گی اور نیزے دراز کئے جاوین گے یعنی تلوارون اور نیزون سے لڑائی ہوگی تو اوس
وقت چلانا اور فریاد کرنا نفع نہ دے گا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یہ سنکر
مین پہرا اور میری خالہ کا وہ کلام میرے دل مین بیٹہہ گیا اور مین اوس مین فکر کرنے لگا اور
میری نشست گاہ حضرت ابوبکر الصدیق رض کے پاس تہی مین اون کے پاس گیا اور
جیتے اپنی خالہ سے جو کچہہ سنا تہا اوس سے اونکو خبر کی حضرت ابوبکر الصدیق رض نے مجہسے کہا ای
عثمان تیرا بہلا ہو تو صاحب حزم مرد ہے تو حق اور باطل کو جانتا ہے وہ تجہہ سے پوشیدہ
نہین ہے یہ بت کیا شے ہین کہ ہماری قوم ان کو پوجتی ہے کیا یہ بت ٹہوس پتہر کے نہین
ہین نہ وہ سنتے ہین اور نہ وہ دیکہتے ہین اور نہ ضرر دیتے ہین اور نہ نفع دیتے ہین مینے حضرت
ابوبکر الصدیق رض سے کہا بیشک واللہ بت ایسے ہی ہین حضرت ابوبکر الصدیق رض نے
کہا واللہ اے عثمان رض تم سے تمہاری خالہ نے سچ کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن
عبداللہ ہین اللہ تعالی نے آپ کو اپنی رسالت کے ساتہہ اپنی مخلوق کی طرف بہیجا
ہے کیا عثمان رض تم کو یہ خواہش ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور
آپ کا کلام سنو مین نے کہا بیشک مجہہ کو اس کی خواہش ہے مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے فرمایا اے عثمان رض اللہ تعالی تم کو جنت کی طرف بلاتا ہے
تم فرمانبرداری کرو اور مین اللہ تعالی کا رسول ہون اللہ تعالی نے مجہہ کو تمہاری طرف اور اپنی
مخلوق کی طرف ہدایت کے واسطے بہیجا ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا
جس وقت مین نے آپ کا کلام سنا مین بے اختیار ہوگیا اور مین مسلمان ہوگیا پہر مجہہ کو کچہہ
زمانہ نہین گذرا کہ مین نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتہہ شادی کی لوگ میری
شادی کے بعد یہ کہتے تہے کہ رقیہ رض اور عثمان رض نہایت اچہا جوڑا ہین۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اسلام لانے مین واقع ہوئین

ابن سعد اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عمر رض ایسے حال مین مکان سے نکلے کہ تلوار پرتلے مین تھی بنی زہرہ مین سے ایک مرد نے انسے ملاقات کی اور اوس نے پوچہا اے عمر کہان کا قصد کیا ہے عمر رض نے کہا یہ ارادہ رکہتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرون اوس مرد نے پوچہا کہ بنی ہاشم اور بنی زہرہ سے کیونکر امن مین رہو گے عمر رض نے اوس مرد سے کہا کہ مین تجہکو گمان نہین کرتا ہون مگر یہ کہ تو صابی ہو گیا ہے یعنی بیدین ہو گیا ہے اور تو نے اپنا دین چہوڑ دیا ہے اوس مرد نے عمر رضی اللہ سے کہا کیا تم کو ایک تعجب خیز امر کی طرف رہبری نہ کرون وہ یہ ہے کہ تمہاری بہن اور بہنوئی دونون صابی ہو گئے ہین اور دونون نے تمہارا دین چہوڑ دیا ہے یہ سُن کر عمر رض غضب کی حالت مین چلے گئے یہان تک کہ دونون کے پاس آئے اور اون دونون کے پاس خباب تہے جسوقت عمر رض کی آہٹ خباب نے سنی تو وہ مکان مین چہپ گئے عمر رض دونون کے پاس داخل ہوئے اور اون سے پوچہا کہ یہ آہستہ باتین تمہارے پاس کیا تہین جنکو مینے سنا ہے اور خباب اور عمر رض کی بہن اور بہنوئی سورہ (طٰہٰ) کو اوسوقت پڑہ رہے تہے اونہون نے کہا کہ ہم باتین کر رہے تہے باتون کے سوا اور کچہہ نہ تہا عمر رض نے دونون سے پوچہا شاید تم دونون صابی ہو گئے ہو عمر رض کے بہنوئی نے کہا اے عمر رض اگر حق تمہارے دین کے غیر مین ہو تو کیا کہو گے عمر رض اپنی بہنوئی کی یہ بات سُن کر اون پر حملہ آور ہوئے اور اون کو کچلنے کے طور پر کچلا حضرت عمر کی بہن آئین تاکہ اون کو اپنے شوہر سے باز رکہین عمر رض نے اپنے ہاتھہ سی ایسا مارا کہ اون کی بہن کا چہرہ خون آلود ہو گیا پہر اون سے کہا کہ وہ کتاب کہ تمہارے پاس ہے وہ مجہے دو مین اوس کو پڑہتا ہون عمر رض کی بہن نے کہا کہ آپ بے طہارت ہین اور

کتاب کو کوئی نہین چہوتا ہے مگر طاہر لوگ اوٹہو اور وضو کرو حضرت عمر رضہ اوٹہے اور وضو کیا
پہر کتاب لی اور سورہ (طہ) پڑہی یہان تک کہ اس آیت تک پہونچے انّنی انا اللہ لا الہ
الا انا فاعبدنی واقم الصلواۃ لذکری اس کے بعد عمر رضہ نے کہا کہ مجہکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس لے چلو جبکہ خباب رضہ نے حضرت عمر رضہ کی بات سنی وہ گہر مین سے باہر نکل آئے
اور کہا اے عمر تم کو بشارت ہو مین امید کرتا ہون کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ
دعا ہون کہ اپنے شب پنجشنبہ کو آپ کے لئے مانگی تہی وہ دعا یہ ہے اللہم اعز الاسلام بعمر
بن الخطاب او بعمرو بن ہشام یہ سنکر حضرت عمر مکان سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے

بزار اور بیہقی اور طبرانی نے اور ابو نعیم نے (حلیہ) مین حضرت عمر بن الخطاب سے روایت
کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتہ اشد الناس تہا ایک دن نہایت
گرمی کی شدت تہی دوپہر کے وقت مین مکہ کے بعض راستون مین تہا اس حال مین ایک
قریشی مرد مجہ سے ملا اور اوس نے مجہ سے پوچہا اے ابن الخطاب کہان کا ارادہ رکہتے ہو مینے
کہا کہ اپنے معبودون کی نصرت کا ارادہ رکہتا ہون اوس نے سنکر مجہ سے کہا ای ابن الخطاب
تم سے یہ عجب ہے تم یہ زعم کرتے ہو کہ مین ایسا ہون کہ اپنے معبودون کی نصرت کرتا ہون اور
تمہارے گہر ہی مین تم پر ایک امر داخل ہوا ہے عمر بن الخطاب رضہ نے کہا مین نے اوس مرد
سے پوچہا وہ کیا امر ہے اوس نے کہا کہ تمہاری بہن مسلمان ہو گئی عمر رضہ نے کہا یہ سنکر مین غضب
کی حالت مین پلٹا اور مین نے دروازہ مارا اور اوس وقت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
طریقہ تہا کہ جن لوگون کے پاس کچہہ نہ ہوتا جب اون مین سے ایک یا دو مرد مسلمان ہو جاتے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دونون کو اوس شخص کے ساتہہ شریک فرما دیتے تہے
جس کو فراخ دستی ہوتی تہی وہ دونون آدمی اوسکا بچا ہوا کہانا لے لیا کرتے تہے اور کہا لیتے
تہے میرے بہنوئی کے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیون کو شریک کر دیا تہا

جسوقت مین سنے دروازہ مارا تو مجھہ سے پوچھا گیا یہ کون ہے مینے کہا عمرؓ ہے اونھون نے
جلدی کی اور مجھہ سے چھپ گئے اور وہ اوس وقت ایک صحیفہ پڑھ رہے تھے جو اونکے سامنے
رکھا تھا اوس کو اونھون نے چھوڑ دیا یا وہ اوسکو بھول گئے میری بہن دروازہ کھولنے کے
واسطے اوٹھی مین نے اوس سے کہا اے اپنے نفس کی دشمن تو صابیہ ہوگئی میرے ہاتھ
مین جو شئے تھی مینے اوس کے سر پر اوسے مارا اوس کے سر سے خون بہنے لگا جسوقت
اوس نے خون کو دیکھا وہ رونے لگی اور اوس نے کہا اے ابن الخطاب تو جو کچھہ کرنے والا
ہے کر مین تو دوسرے دین مین ہوگئی عمرؓ نے کہا کہ مین مکان مین داخل ہوا اور تخت پر
بیٹھہ گیا مینے صحیفہ کو دیکھا مکان کے وسط مین رکھا ہوا تھا مینے اپنی بہن سے پوچھا یہ کیا
شئے ہے مجھکو دو میری بہن نے کہا تم اس کے اہل سے نہین ہو تم جنابت سے طہارت
نہین کرتے ہو اور یہ وہ کتاب ہے کہ اِس کو نہین چھوتے ہین مگر طاہر لوگ مین صحیفہ کے
واسطے اصرار کرتا رہا یہان تک کہ میری بہن نے مجھہ کو دیدیا مینے اوس کو کھولا یکایک مین
نے دیکھا کہ اوس مین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا ہے جبکہ مین اللہ تعالیٰ کے اسما مین سے
ایک اسم پر گذرا تو مین اوس سے ڈر گیا مینے صحیفہ کو رکھہ دیا پھر مین نے اپنے آپ کو سنبھالا
اور مینے اوس صحیفہ کو لیا یکایک مینے دیکھا کہ اوس مین سبح للہ ما فی السموات والارض لکھا
ہوا ہے جبکہ مین اسماے الٰہی مین سے ایک اسم پر گذرا مین ڈر گیا پھر مین نے اپنے آپ
کو سنبھالا اور مینے اوس صحیفہ کو پڑھا یہان تک کہ آمنوا باللہ ورسولہ آخر آیت تک مین
پھونچا مین نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ وہ لوگ جو چھپ گئے
تھے جلدی سے میری طرف نکل کے آئے اور اُنھون نے تکبیر کہی اور مجھہ سے کہا اے
ابن الخطاب آپ کو یہ بشارت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوشنبہ کے دن یہ
دعا کی تھی اللھم اعز دینک باحب الرجلین الیک اما ابو جہل بن ہشام واما عمر بن الخطاب
اور ہم یہ امید کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاے مبارک آپ کے واسطے

قبول ہوئی ہے۔

احمد نے عمر ابن الخطاب رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قبل اس کے کہ مین اسلام قبول کرتا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درپے تھا مین نے آپ کو ایسے حال مین پایا کہ آپ مجھ سے آگے مسجد کی طرف چلے گئے مین آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے سورہ الحاقہ کو شروع فرمایا مین سن کر قرآن شریف کی تالیف سے تعجب کرتا تھا مینے کہا جیسے قریش نے کہا ہے واللہ یہ شخص شاعر ہے آپ نے یہ پڑہا انہ لقول رسول کریم وما ہو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون مینے کہا آپ کاہن ہین آپ نے پڑہا ولا بقول کاہن قلیلا ما تذکرون تنزیل من رب العالمین آخر سورہ تک یہ سن کر اسلام میرے قلب مین جیسا چاہیے تہا واقع ہو گیا

ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند مین جابر رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ رات مین میری بہن کو درد زہ ہوا مین اپنے مکان سے نکلا یہان تک کہ مین کعبہ شریفہ مین آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑہی مینے ایسی شے سنی کہ اس کی مثل نہین سنی تہی پھر آپ پلٹ کے چلے گئے مین آپ کے پیچھے ہو لیا آپ نے مجھسے فرمایا اے عمر رضؓ تم نہ رات مین مجھکو چھوڑتے ہو اور نہ دن مین ہر وقت میری فکر مین رہتے ہو مین یہ سنکر ڈر گیا کہ آپ مجھپر بددعا کرین مینے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ۔

ابو نعیم نے حضرت عمر رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین ابو جہل اور شیبہ بن ربیعہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تہا ابو جہل نے یہ کہا اے گروہ قریش محمد صلعم نے تمہارے معبودون کو برا کہا ہے اور تمہاری عقلون کو سبک ٹھیرایا ہے اور یہ زعم کیا ہے کہ تمہارے وہ باپ دادا جو گذر چکے ہین وہ دوزخ مین گر پڑے ہین آگاہ ہو جاؤ جو شخص محمد صلعم کو قتل کرے گا اوسکے واسطے میرے ذمہ سو ناقہ سرخ اور سیاہ رنگ کے واجب ہون گے اور ایک ہزار اوقیہ چاندی عمر رضؓ نے کہا کہ مین اپنی تلوار پرتلہ مین ڈالے ہوئے اور تیردان کو اوندھا کئے ہوئے محمد صلعم کے قتل کے ارادہ سے نکلا اور مین گائے کے ایک بچھڑے کی طرف سے گذرا کہ

اوس کو لوگ ذبح کر رہے تھے مین کھڑا ہو کر اون لوگون کی طرف دیکھنے لگا یکایک مینے
سنا کہ ایک پکارنے والا اوس بچھڑے کے اندر سے پکار رہا ہے اور یہ کہتا ہے یاال ذرع
امر نجیح رجل یصیح بلسان فصیح یدعو الی شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ عمر رض
نے کہا کہ مین نے اوس کی آواز سن کر یہ جانا کہ اوس نے میرے سنانے کا ارادہ کیا ہی
پھر مین ایک بکری کے پاس سے گذرا یکایک مین نے سنا کہ ہاتف آواز دے رہا ہے
اور وہ یہ اشعار پڑھ رہا ہے ؎

یا ایہا الناس ذوالاجسام	ما انتموا طائش الاحلام

اے جسم والے لوگو تم مین اور سبک عقل لوگون مین کچھہ فرق نہین ہے۔

ومسندو الحکم الی الاصنام	نکلکم اورہ کالنعام

اور تم لوگ بتون کی طرف حکم کی نسبت کرنے والے ہو اور تم لوگون مین کل شتر مرغ کی طرح بیوقوف ہین

اما ترون ما ارے امامی	من ساطع یجلو دجی الظلام

کیا تم لوگ وہ شے نہین دیکھتے ہو جس شے کو مین اپنے آگے دیکھتا ہون وہ شے اوس بلند ہونیوالی
نور سے ہے کہ ظلمتون کی تاریکی کو دفع کر دیتا ہے۔

قد لاح للناظر من تہام	اکرم بہ للہ من امام

وہ نور دیکھنے والے کے واسطے تہامہ سے ظاہر ہوا ہے کتنا بزرگ ہے وہ امام اللہ تعالی
کے واسطے اوس امام کی نیکی ہے۔

قد جاء بعد الکفر بالاسلام	والبر والصلات للارحام

وہ امام کفر کے بعد اسلام اور نیکی اور صلہ رحمی کو لایا ہے۔
عمر رض نے کہا کہ مینے اپنے دل مین کہا کہ اس کو مین گمان نہین کرونگا مگر یہ کہ اسنے میرے
سنانے کا ارادہ کیا ہے پھر مین ضمارت کی طرف گیا یکایک مینے سنا کہ ایک ہاتف اوس
کے پیٹ کے اندر سے یہ اشعار کہہ رہا ہے۔

ترک الضمار وکان یعبد وحدہ ۔۔۔ بعد الصلوٰۃ مع النبی محمد

چھوڑ دیا گیا ضمار بت اور وہ تنہا عبادت کیا جاتا تھا بعد نماز کے جو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئی ہے ہ

ان الذی ورث النبوۃ والہدیٰ ۔۔۔ بعد ابن مریم من قریش مہتدی

وہ شخص کہ نبوت اور ہدایت کا ابن مریم کے بعد وارث ہوا ہے وہ قریش سے ہے اور ہدایت یافتہ ہے۔

سیقول من عبد الضمار ومثلہ ۔۔۔ لیت الضمار ومثلہ لم یعبد

قریب ہے وہ شخص کہ ضمار اور مثل ضمار کی عبادت کرتا تھا یہ کہے گا کاش ضمار اور مثل ضمار کی عبادت نہ کیا جاتا ہ

فاصبر ابا حفص فانک آمن ۔۔۔ یاتیک عز غیر عز بنی عدی

صبر کر تو اے ابوحفص تو ایمان لانیوالا ہے تجھہ کو وہ عزت آئے گی جو بنی عدی کی عزت کے سوا ہے۔

لا تعجلن فانت ناصر دینہ ۔۔۔ حقا یقینا باللسان وبالید

تو جلدی نہ کر تو اوس نبی کے دین کی نصرت کرنیوالا ہے زبان اور ہاتھہ سے یہ بات حق اور یقین ہے۔

عمر رض نے کہا واللہ مینے یہ جانا کہ اوس نے میرے سنانے کا ارادہ کیا ہے مین اپنی بہن کے پاس آیا یکایک مینے دیکھا کہ خباب بن الارث اور اوس کا شوہر اوسکے پاس ہے خباب نے مجھہ سے کہا اے عمر تمہارا بھلا ہو تم مسلمان ہو جاؤ مینے پانی مانگا اور وضو کیا اور مین مکان سے نکل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا آپ نے مجھسے فرمایا اے عمر تمہارے حق مین میری دعا قبول کی گئی تم مسلمان ہو جاؤ مین مسلمان ہو گیا جو لوگ مسلمان ہوئے تھے اون مین سے مین چالیسواں مرد تھا مجھہ سے چالیس مرد پورے ہو گئے اور اوسوقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین۔

ابن سعد اور احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے

اور ابن حبان اور بیہقی نے ابن عمر رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی اللھم اعز الاسلام باحب ہذین الرجلین الیک بابی جہل ابن ہشام او عمر بن الخطاب۔ اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل اوس حدیث سے روایت کی ہے جو حضرت عمرؓ نے خود اور انس رضؓ نے اوسکی روایت کی ہے۔

ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عایشہ رضؓ سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم اعز الاسلام بعمر خاصۃ اور حاکم نے اس حدیث کی مثل ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے۔

طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود رضؓ سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم اعز الاسلام بعمر او بابی جہل اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا حضرت عمرؓ کے حق مین قبول کی اور حضرت عمرؓ سے ملک اسلام کا بنا کیا گیا۔

بخاری نے ابن مسعود رضؓ سے روایت کی ہے کہ جب سے عمر رضؓ مسلمان ہوئے ہم لوگ ہمیشہ معزز رہے۔

ابن سعد اور حاکم نے ابن مسعود رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ واللہ ہم کو یہ قدرت نہ تھی کہ ہم کعبہ کے پاس ظاہر مین نماز پڑہتے یہانتک کہ حضرت عمر رضؓ مسلمان ہوئے۔

حاکم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر رضؓ کے زمانہ مین اسلام اوس مرد کی مثل تھا کہ روبرو سے آرہا ہو اور اوسکا قرب زیادہ ہوتا جاتا ہو جبکہ حضرت عمر رضؓ شہید ہوئے تو اسلام اوس مرد کی مثل ہو گیا کہ پیچھے ہٹتا جاتا ہو اور اوسکی دوری زیادہ ہوتی جاتی ہو

ابن سعد نے عثمان بن الارقم سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم اعز الاسلام باحب الرجلین الیک عمر بن الخطاب او عمرو بن ہشام دوسرے دن حضرت عمرؓ اول صبح آئے اور مسلمان ہو گئے۔

طبرانی نے (اوسط) مین انس رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

شب پنجشنبہ کو یہ دعا کی اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او عمرو بن ہشام حضرت عمر رضہ جمعہ کے
دن صبح کو آئے اور مسلمان ہوگئے۔

ابن سعد نے صہیب بن سنان سے روایت کی ہے جبکہ حضرت عمر رضہ مسلمان ہوئی
تو اسلام ظاہر ہوگیا اور اسلام کی طرف لوگون کو علانیہ طور سے بلایا اور بیت اللہ شریف کی
اطراف مین ہم لوگ حلقہ باندہ کر بیٹھے اور ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور جس شخص
نے ہمارے ساتھہ خلاف اور کینہ کیا ہم نے اوس سے انتقام لیا اور جس نے ہمارے
ساتھہ جیسا کیا ہمنے بہی اوسکے ساتھہ ویسا ہی کیا۔

ابن سعد نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر رضہ چالیس
مردون اور دس عورتون کے بعد مسلمان ہوئے حضرت عمر رضہ کے مسلمان ہونے کے
ساتھہ ہی اسلام مکہ معظمہ مین ظاہر ہوگیا۔

حاکم اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت عمر رضہ مسلمان
ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ کہا اے محمد حضرت عمر رضہ کے اسلام سے
اہل آسمان خوش ہوئے ہین۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہی کہ ضماد کے اسلام لانیمین واقع ہوئی

احمد اور مسلم اور بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ضماد مکہ شریف مین
آیا اور وہ ازو شنوءہ مین سے ایک مرد تہا اور وہ جن اور آسیب کے لئے منتر پڑہا
کرتا تہا اوس نے بیوقوف کمینہ لوگون سے یہ سنا تہا وہ کہتے تہے کہ محمد صلعم مجنون ہین
ضماد نے کہا مین آپ کے پاس جاؤنگا شاید اللہ تعالی آپ کو میرے ہاتھہ سے شفا
دے ضماد نے کہا کہ مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور مینے آپ سے کہا
کہ مین اس ہوا یعنی جنات کے لئے منتر پڑہتا ہون اور اللہ تعالی میرے ہاتھہ سے جسکو

چاہتا ہے شفا دیتا ہے آپ میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر
فرمایا الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن
سیآت اعمال من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ واشہدان لا الہ الا اللہ
وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ ضماد نے سن کر کہا آپ اِن کلمات کو پھر پڑہین
آپ نے پھران کا اعادہ کیا ضماد نے سنکر کہا واللہ مینے کاہنون کا قول اور ساحرون کا قول
اور شاعرون کا قول سنا ہے ان کلمات کی مثل مین نے نہین سنا یہ کلمات دریا کی منجدہار
کو پہونچ گئے ہین آپ اپنا ہاتھ دیجیے مین آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہون ضماد نے
آپ سے بیعت کی۔

یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے کہ عمرو بن عبد القیس کے اسلام مین واقع ہوئی

ابن شاہین نے حسین بن محمد کے طریق سے روایت کی ہے حسین نے کہا مجھ سے
میرے باپ نے اون سے جعفر بن الحکم العبدی نے اون سے صحار بن العباس اور مزیدۃ
ابن مالک نے عبد القیس کے ایک گروہ مین یہ حدیث کی ہے اونہون نے کہا ہے کہ
اشج عبد القیس ایک راہب کا دوست تہا اور دارین مین وہ اُترا کرتا تہا ایک سال اشج
نے اوس راہب سے ملاقات کی راہب نے اوس کو یہ خبر دی کہ ایک ایسا نبی مکہ مین
ظہور کرے گا کہ وہ ہدیہ کہائے گا اور صدقہ نہ کہائے گا اوسکے دونون شانون کے بیچ مین ایک
علامت ہوگی اور وہ نبی کل ادیان پر غالب آئے گا پہر وہ راہب مرگیا اشج نے اپنے بہانجے
عمرو بن عبد القیس کو بہیجا عمرو امامہ بنت الاشج کا شوہر تہا عمرو سال ہجرت مین مکہ مین آیا
اور اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور اوس نے صحیح نشانی دیکھی سو مسلمان
ہوگیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو سورہ الحمد للہ اور سورہ اقرا باسم ربک پڑہائی اور

اوس سے آپ نے فرمایا کہ تو اپنے ماموں کو اسلام کی طرف بُلا وہ پلٹ کے گیا اور اشج کو
اس خبر سے خبر کی اشج مسلمان ہو گیا اور اوس نے اپنے اسلام کو ایک زمانہ تک چھپایا
پھر اشج سولہ مردون کے ساتھ نکلا اور مدینہ منورہ مین آیا جس رات کی صبح کو یہ لوگ مدینہ
مین آئے اوسی رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر آئے اور آپ نے فرمایا کہ مشرق
کی جانب سے ایک قافلہ ضرور آئیگا اہل قافلہ اسلام سے کراہت نہ کرینگے اور صاحب
قافلہ کی ایک علامت ہوگی وہ لوگ آئے ان لوگون کا آنا سال فتح مکہ مین تھا۔ اور اس
حدیث کو ابن سعد نے اپنے طبقات مین بلا اسناد کے ذکر کیا ہے۔

یہ باب اون آیتونکے بیان مین ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی کے اسلام مین واقع ہوئی ہین

بخاری نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ بنی دوس نے نافرمانی کی ہے اور اسلام
سے انکار کیا ہے آپ اونپر بددعا کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر روبقبلہ ہوگئے
اور آپ نے اپنے ہاتھ اوٹھائے اور یہ دعا مانگی اللھم اہد دوسا وآت بہم۔
بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی یہ باتین
کرتے تھے کہ مین مکہ مین ایسے حال مین آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تھے قریش
کے لوگ طفیل کے پاس گئے طفیل مرد شریف اور شاعر اور عقلمند تھا قریش کے مردون
نے طفیل سے کہا کہ تم ہمارے شہر مین آئے ہو اور یہ مرد جو ہمارے درمیان مین ہے اسنے
ہماری جماعت کو متفرق کر دیا ہے اور ہمارے امر کو پریشان کر دیا ہے اور اس مرد کا قول
مثل ایسے جادو کے ہے کہ مرد اور مرد کے باپ کے درمیان اور مرد کے بھائی کے درمیان
اور مرد اور اوس کی زوجہ کے درمیان جدائی ڈالتا ہے جو مصیبت ہم پر ہے ہم ڈرتے ہین کہ

تم پر اور تمہاری قوم پر نہ آئے تم ہرگز اس مرد سے کلام نہ کیجیو اور اوس کی بات نہ سنیو طفیل نے کہا واللہ قریش کے لوگ مجھ سے یہی کہتے رہے یہانتک کہ مین نے یہ قصد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ سنون اور آپ سے بات نہ کرون یہان تک کہ جسوقت مین مسجد کی طرف گیا تو مینے اپنے کانون مین کپڑے بھر لئے کہ آپ کی کوئی بات میرے کانون مین نہ پہونچے مین مسجد کی طرف گیا یکایک مینے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے نماز پڑہ رہے ہین مین آپ کے قریب کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہ چاہا کہ مین نہ سنون مگر یہی چاہا کہ مجھہ کو آپ کا بعض قول سنادے مینے کلام حسن سنا اور سننے کے بعد مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین عقلمند اور شاعر مرد ہون کلام قبیح کلام حسن سے مجھپر مخفی نہین ہے جو بات یہ مرد کہتا ہے مین اوس کو سنون اس امر سے کون شے مجھکو مانع ہے جو بات کہ یہ مرد کہتا ہے اگر وہ حسن ہے تو مین اوس کو قبول کرونگا اور اگر وہ قبیح ہے تو اوس کو ترک کرونگا مین اتنی دیر ٹھیرا رہا کہ آپ اپنے مکان کیطرف چلے مین آپ کے پیچھے ہو لیا اور مین نے آپ سے کہا کہ آپ کی قوم کے لوگون نے مجھسے ایسا ایسا کہا آپ اپنے امر کو مجھہ پر ظاہر فرمائین آپ نے اسلام کو پیش کیا اور میرے سامنے قرآن شریف پڑہا واللہ مینے قرآن سے احسن کوئی قول ہرگز نہین سنا اور کوئی امر اسلام سے اعدل نہین سنا مین مسلمان ہو گیا اور مینے آپ سے عرض کی اے نبی اللہ مین اپنی قوم مین ایک ایسا مرد ہون کہ سب میری اطاعت کرتے ہین اور مین اپنی قوم کی طرف پلٹ کے جانے والا ہون اور اونکو اسلام کی طرف بلانے والا ہون آپ میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے ایسی دعا فرماوین کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کوئی ایسی نشانی پیدا کردے کہ میری قوم کے مقابلہ مین وہ مددگار ہوسکے آپ نے میرے واسطے یہ دعا فرمائی اللھم اجعل لہ آیۃ مین اپنی قوم کی طرف گیا یہان تک کہ جسوقت مین ثنیہ کدا پر پہونچا تو میری دونون آنکھون کے بیچ مین ایک نور چراغ کی شکل واقع ہوا مینے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے

میرے اللہ یہ نور میرے چہرہ مین نہ رہے بلکہ غیر جگہہ رہے مین اس امر سے ڈرتا ہون کہ لوگ یہ گمان کرینگے کہ وہ مثلہ ہے جو میرے چہرہ مین واقع ہوا ہے وہ نور میرے چہرہ سے میرے کوڑے کے سرے کی طرف پہر کر مثل ایک قندیل معلق کے ہوگیا پہر مینے اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اونہون نے اسلام قبول کرنے مین تاخیر کی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مین نے عرض کی کہ بنی دوس نے مجہہ پر غلبہ کیا ہے آپ اُن پر بددعا کرین آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم اہد دوسا اور مجہہ سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی قوم کی طرف پلٹ جاؤ اور اون کو اسلام کی طرف بلاؤ اور اون کے ساتہہ نرمی کرو مین پلٹ کر گیا اور مین دوس کی سرزمین مین مقیم رہا اور اون کو اسلام کی طرف بلاتا رہا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی پہر مین اون لوگون مین سے جو میری قوم مین سے تہے ستر یا اسی گہرانے دوس کے اپنے ساتہہ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر مین آیا۔ اس حدیث کی روایت ابونعیم نے واقدی کے طریق سے کی ہے کہا ہے کہ مجہہ سے عبد اللہ بن جعفر نے عبد الواحد بن ابی عون الدوسی سے اس حدیث کی ساتہہ حدیث کی ہے اور ابن اسحاق نے مغازی کے بعض نسخون مین صالح بن کیسان کے طریق سے طفیل بن عمرو الدوسی سے اسی اسناد کے ساتہہ موصول روایت کی ہے اور یہ حدیث باقی نسخون مین بلا اسناد کے ہے۔

ابو الفرج اصفہانی نے کتاب (اغانی) مین کہا ہے کہ میرے چچا نے مجہکو خبر دی ہے کہ ہم سے خرنبل بن عمرو بن ابی عمرو نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور لفظ اسی کے ہین اور ابو الفرج نے کہا ہے مجہکو محمد بن الحسن بن درید نے خبر کی ہے کہ میرے چچا نے مجہہ سے عباس بن ہشام سے اونہون نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی اپنے مکان سے نکلے یہان تک کہ مکہ معظمہ مین ایسے حال مین آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تہے اور مدینہ کی طرف آپ نے ہجرت فرمائی تہی طفیل کو قریش نے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا اور اون سے کہا کہ تم ہمارے واسطے اِس مرد کو اور جو شئے اسکے پاس ہے اوس کو جانچو اور غور کرو طفیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اسلام کو پیش کیا طفیل نے کہا کہ مین مرد شاعر ہون مین جو کچہہ کہتا ہون آپ سنئے آپ نے ارشاد فرمایا پڑہو طفیل نے اشعار پڑہے طفیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بہی پڑہتا ہون تم سنو پہر آپ نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہکر قل ہو اللہ احد اللہ الصمد کو آخر سورۃ تک پڑہا پہر قل اعوذ برب الفلق کو پڑہا اور طفیل کو اسلام کی طرف بُلایا طفیل مسلمان ہو گئے اور اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گئے اور ایسے حال مین قوم کے پاس آئے کہ اندہیری رات تہی پانی برس رہا تہا طفیل نے نہین دیکہا کہ کدہر کو جا رہا ہون اوس وقت اُن کے کوڑے کی جانب مین ایک نور روشن ہو گیا طفیل اپنی قوم کے لوگون کے پاس آئے لوگ اون کو لپٹ گئے اور اون کے کوڑے کو پکڑنے لگے وہ نور اون لوگون کی انگلیون کے درمیان سے نکل رہا تہا طفیل نے اپنے ماں باپ کو اسلام کی طرف بُلایا طفیل کا باپ مسلمان ہو گیا اور ماں مسلمان نہ ہوئی پہر طفیل نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی کسی نے قبول نہین کیا مگر ابو ہریرہ رضہ نے اسلام قبول کیا۔

ابن جریر نے ابن الکلبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ طفیل کو ذی النور جو کہتے ہین اون کے اِس نام کا سبب یہ ہے کہ طفیل جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اون کی قوم کے واسطے دعا کی طفیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجہہ کو میری قوم کی طرف آپ بہیجئے اور مجہہ کو کوئی نشانی دیجے آپ نے یہ دعا فرمائی (اللہم نور لہ) طفیل کی دونون آنکہون کے درمیان ایک نور بلند ہو گیا طفیل نے کہا اے رب مجہہ کو خوف ہوتا ہے کہ لوگ اِس نور کو دیکہکر یہ نہ کہین کہ یہ مثلہ ہے پس وہ نور طفیل کے کوڑے کی طرف پہر گیا اور وہ نور اندہیری رات مین طفیل کیواسطے

چمکتا تھا اور روشن ہوتا تھا۔

ابو الفرج اصفہانی نے (کتاب اغانی) مین ابن الکلبی سے یہ روایت کی ہے کہ
طفیل جسوقت مکہ معظمہ مین آئے تو قریش کے آدمیون نے اون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے امر کو ذکر کیا طفیل آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور آپ کے سامنے اپنے اشعار
پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طفیل کے روبرو سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھی
طفیل سنکر اوسی وقت مسلمان ہوگئے اور اپنی قوم کی طرف عود کیا راوی نے طفیل
کے کوڑے اور اون کے نور کے قصہ کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ طفیل نے اپنے باپ اور
مان کو اسلام کی طرف بلایا طفیل کا باپ مسلمان ہوگیا اور اون کی مان مسلمان نہ ہوئی
اور طفیل نے اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اونھون نے اسلام قبول نہین کیا پھر طفیل
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی جبکہ آنحضرت صلعم نے طفیل کی
قوم کی ہدایت کے واسطے دعا فرمائی تو طفیل نے آپ سے کہا کہ مین اس امر کو دوست
نہین رکھتا تھا کہ آپ اونکے لئے بہتری کی دعا فرماوین آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اون
لوگون مین تمہاری مثل بہت لوگ ہین۔

یہ باب عثمان بن مظعون کے اسلام لانے مین جو امر واقع ہوا اوس کے بیان مین ہے

احمد اور ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس درمیان کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین اپنے مکان کے صحن مین بیٹھے ہوئے تھے آپ کی طرف عثمان
بن مظعون گذرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھکر تبسم کیا آپ نے عثمان
سے فرمایا کیا تم نہین بیٹھو گے عثمان نے کہا ہان بیٹھون گا عثمان آپ کے پاس بیٹھ گئے
اس درمیان کہ آپ عثمان سے باتین کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان

کی طرف نگاہ اوٹھائی اور آپ نے ایک ساعت آسمان کی طرف دیکھا پھر آپ نے اپنی
نگاہ مبارک کو آسمان سے زمین کی طرف لانا شروع کیا یہان تک کہ آپ نے اپنی نگاہ
کو اپنی دہنی طرف زمین پر اوتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس نشست سے
جو عثمان کیطرف بیٹھے ہوئے تھے اوس طرف کو پھر گئے جس طرف آپ نے اپنی نگاہ مبارک
اوتاری تھی آپ اپنے سر مبارک کو ہلا رہے تھے گویا آپ سے کوئی کچھ کہہ رہا ہے اور
آپ اوس کو سمجھ رہے ہین اور ابن مظعون دیکھہ رہے تھے جبکہ آپ نے اپنی حاجت
کو پورا کر لیا جیسے پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک آسمان کی طرف
اوٹھی تھی آپ کی نگاہ آسمان کی طرف اوٹھی اور آپ کی نگاہ اوس فرشتہ کے پیچھے تھی
یہان تک کہ وہ آسمان مین چھپ گیا اور آپ پہلی نشست کے موافق عثمان کی طرف
متوجہ ہوئے عثمان نے کہا اے محمد آپ نے جو فعل صبح کے وقت کیا مین نے آپ کا
ایسا فعل نہین دیکھا آپ نے عثمان سے پوچھا تم نے مجھہ کو کیا فعل کرتے دیکھا عثمان
نے آپ کو آپ کی اوس حالت سے خبر کی آپ نے عثمان سے پوچھا کیا تم اوس کو سمجھہ
گئے عثمان نے کہا ہان مین سمجھہ گیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے
پاس ابہی آئے عثمان نے آپ سے پوچھا جبریل نے آپ سے کیا کہا آپ نے فرمایا
جبریل نے کہا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر
والبغی یعظکم لعلکم تذکرون عثمان نے کہا کہ یہ وہ وقت تہا کہ اسلام نے میرے دل مین قرار
پکڑا اور مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھا۔

یہ باب جنات کے اسلام لانے اور اون آیتون کے بیان مین ہے کہ جنات کے اسلام مین واقع ہوئین

اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن آخر آیات تک

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن آخر آیات تک

شیخین نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اون اصحاب کے گروہ مین جو شوق عکاظ کا قصد کر کے جانے والے تھے تشریف لے گئے یہ وہ وقت تھا کہ شیاطین اور آسمان کی خبر کے درمیان ایک امر حائل ہو گیا تھا اور شیاطین پر آگ کے شعلے مارے جاتے تھے شیاطین اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گئے تھے شیاطین کی قوم نے اون سے پوچھا تھا تم کو کیا ہو گیا ہے کہ آسمان کی خبر نہین لاتی ہو شیاطین نے کہا کہ ہمارے درمیان اور آسمان کی خبر کے درمیان ایک امر حائل ہو گیا ہے ہم پر آگ کے شعلے مارے جاتے ہین اون کی قوم نے کہا کہ تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان کوئی امر حائل نہین ہوا ہے مگر وہ شئے کہ نئی ظہور مین آئی ہے تم لوگ زمین کے مشرقون اور مغربون مین جاؤ اور تم دیکھو کہ وہ کیا شئے ہے جو تمہاری اور آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوئی ہے شیاطین گئے اور مشارق اور مغارب روے زمین مین پھر رہے تھے وہ گروہ جو تہامہ کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف گیا تھا اور آپ اوس وقت مقام نخلہ مین تشریف رکھتے تھے اور اپنے اصحاب کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جبکہ اوس گروہ نے قرآن شریف آپ سے سنا تو اوس پر کان لگا دے اور شیاطین نے آپسمین کہا کہ واللہ یہ وہ امر ہے جو تمہارے درمیان اور آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوا ہے اس جگہہ سے جس وقت وہ شیاطین اپنی قوم کی طرف پلٹ کر گئے تو اپنی قوم سے اُنھون نے یہ کہا یا قومنا انا سمعنا قرانا عجبا یہدی الی الرشد فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدا۔

شیخین نے مسروق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے ابن مسعود رضؓ سے سوال کیا کہ جس رات مین جنات نے قرآن شریف سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے جنات کی خبر دی تھی ابن مسعود رضؓ نے کہا کہ ایک درخت نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو جنات کی خبر دی تھی۔

مسلم اور احمد اور ترمذی نے علقمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے ابن مسعود رضہ سے پوچھا کیا تم لوگون مین سے کوئی شخص لیلۃ الجن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہا تھا ابن مسعود رضہ نے کہا کہ ہم لوگون مین سے کوئی شخص آپ کی صحبت مین نہین رہا ولیکن ایک رات کو مکہ معظمہ مین ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم کیا ہم نے کہا آپ کو کسی نے دہوکہ سے قتل کرڈالا یا کوئی اوڑا کرلے گیا آپ کہان گئے ابن مسعود رضہ نے کہا کہ ہم نے بُری رات مین شب باشی کی جس رات مین قوم نے شب باشی کی یعنی وہ رات بہت بُری تھی جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے چلے گئے تھے جبکہ اول صبح ہوئی یکایک ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ حرا کی طرف سے آرہے ہین ہم نے اپنی پریشانی سے جو آپ کی وجہ سے شب بھر رہی تھی آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جنات کی طرف سے ایک بلانے والا آیا تھا مین جنات کے پاس گیا اور مینے اون کے روبرو قرآن شریف پڑہا اسکے بعد آپ تشریف لے گئے اور ہم کو جنات کے قدمون کے نشانات اور جنات نے جو آگ جلائی تھی اسکے آثار دکھلائے۔

ابن جریر اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو عثمان الخزاعی کے طریق سے ابن مسعود رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اور آپ اوس وقت مکہ معظمہ مین تھے کہ تم لوگون مین جو شخص اس امر کو دوست رکھتا ہے کہ آج کی رات جنات کے امر مین حاضر رہے اوس کو چاہیئے کہ وہ حاضر رہے ابن مسعود رضہ نے کہا کہ اصحاب مین سے کوئی شخص میرے سوا حاضر نہ ہوا ہم گئے یہانتک کہ جس وقت ہم اعلی مکہ مین پہونچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاے مبارک سے میرے واسطے ایک خط کھینچا پھر آپ نے مجھ سے اوس خط کے درمیان بیٹھنے کے لئے فرمایا پھر

آپ چلے گئے یہان تک کہ آپ پہونچکر کھڑے ہوگئے اور آپ نے قرآن شریف شروع فرمایا اور آپ کو کثیر جماعتون نے گھیر لیا۔ یہانتک کہ وہ لوگ میرے اور آپ کے درمیان حائل ہوگئے اور مین آپ کی آواز نہین سُنتا تھا پھر وہ چلے گئے اور جیسے ابر کے ٹکڑے ہوتے ہین ٹکڑے ٹکڑے ہوکر جارہے تھے یہان تک کہ اون مین سے ایک گروہ باقی رہ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے ساتھ فارغ ہوگئے پھر آپ آئے اور ظاہر ہوگئے اور میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ وہ گروہ کہان گیا مینے بتلایا یا رسول اللہ وہ لوگ وہ ہین پھر آپ نے ہڈی اور گوبر لیا اور ہڈی اور گوبر اون کو دیا پھر آپ نے ہڈی اور گوبر سے طہارت کرنے کے واسطے ممانعت فرمائی (یعنی ڈھیلے کی جائے آدمی ہڈی اور گوبر استعمال نہ کرین)۔

بیہقی اور ابونعیم نے علی بن رباح کے طریق سے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے کے لئے خواہش کی آپ نے فرمایا کہ جنات کا گروہ پندرہ برادرزادے اور بنی عم ہین آج کی رات میرے پاس وہ آئین گے مین اون کے سامنے قرآن شریف پڑھون گا آپ نے جس جگھہ کا ارادہ فرمایا تھا مین آپ کے ہمراہ وہان گیا آپ نے میرے واسطے ایک خط کھینچا اور مجھ کو اوس کے بیچ مین بٹھلا دیا اور آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس خط سے باہر نہ نکلیو مین اوس خط مین رات بھر رہا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے ساتھ ہی میرے پاس تشریف لائے جبکہ صبح ہوگئی تو مین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جگھہ تشریف فرما تھے مین ضرور اوس کو معلوم کر دن گا مین گیا اور مین نے ستر اونٹون کے بیٹھنے کی جگھہ دیکھی۔

بیہقی نے ابوالجوزا کے طریق سے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ لیلۃ الجن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مین گیا یہان تک کہ آپ مقام حجون

مین تشریف لائے اور آپ نے میرے اطراف مین ایک خط کھینچا پہر آپ جنات کیطرف
تشریف لے گئے جنات نے آپ کی اطراف ہجوم کیا جنات کا ایک سردار جسکا نام وردان
تہا اوس نے آپ سے عرض کیا کہ مین اِن جنات کو آپ کے پاس سے کوچ کرا دیتا ہون
آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مجھکو کوئی شخص نجات نہ دلائے گا۔

بیہقی نے ابو عثمان النہدی سے یہ روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضؓ نے بعض راستون
مین ایک جبٹ کو دیکھا اور پوچھا یہ لوگ کون ہین کسی نے کہا کہ یہ جبٹ لوگ ہین ابن مسعودؓ
نے کہا کہ ان کی مشابہ مینے نہین دیکہا مگر جنات کو لیلۃ الجن مین کہ وہ بہاگ رہے تھے
اور بعض کے پیچھے بعض جا رہا تہا۔

ابو نعیم نے ابن مسعود رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جس رات جنات مین سے ایک
گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا تہا مین آپ کے ساتھ تہا جنات مین سے
ایک مرد آگ کا ایک شعلہ لئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا جبریل علیہ السلام
نے کہا اے محمدؐ سنو آپ کو مین وہ کلمات سکھلاتا ہون کہ جس وقت اون کلمات کو آپ
پڑہین گے تو جن کا شعلہ بجھہ جائے گا اور وہ اپنے منہ کے بل اوندہا گر پڑے گا آپ یہ پڑہین

اعوذ بوجہ اللہ الکریم وکلماتہ التامۃ التی لا یجاوزہن بر ولا فاجر من شر ما ینزل من السماء
وما یعرج فیہا ومن شر ما ذرا فی الارض وما یخرج منہا ومن شر فتن اللیل ومن شر طوارق
اللیل والنہار الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابو التیاح سے یہ روایت کی ہے کہ عبد الرحمن بن خنبش سے کسی نے
پوچھا کہ جسوقت شیاطین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیونکر عمل کیا عبد الرحمن نے کہا کہ شیاطین پہاڑون اور صحراون سے آپ
کے پاس اوترے اور وہ شیاطین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کرتے تہے اور اُن
شیطانون مین ایک شیطان تہا جس کے ہاتھہ مین آگ کا ایک شعلہ تہا وہ یہ ارادہ کرتا

تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس سے جلا دے جبریل علیہ السلام آپ کے
پاس آئے اور آپ سے کہا اے محمد پڑہو اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزہن
بر ولا فاجر من شر ما خلق و ذرا و برا و من شر فتن اللیل والنہار و من شر کل طارق الا طارقا
یطرق بخیر یا رحمن آپ نے ان کلمات کو پڑہا شیاطین کی آگ بجہ گئی اور اللہ تعالی نے
اون کو بہگا دیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے ابو زید کے طریق سے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مین تھے
اور آپ اپنے اصحاب کے ایک گروہ مین تھے اسوقت آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ تم
لوگون مین سے ایک مرد چلے اور میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس کے دل مین بمقدار
ذرہ آلودگی ہو مین آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور مینے ایک چہاگل لے لی اور مین اوسکو
گمان نہین کرتا تہا مگر پانی مین آپ کے ہمراہ نکلا یہان تک کہ جسوقت ہم اعلی مکہ مین
پہونچے مینے کثیر جماعتون کو مجتمع دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے
ایک خط کہینچا پہر آپ نے مجہہ سے فرمایا کہ اس جگہہ ٹھیرے رہو یہان تک کہ مین
تمہارے پاس آؤن مین ٹہیر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف تشریف
لے گئے مینے جنات کو دیکہا کہ جنات آپ کے پاس ہجوم کر رہے تہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اون کے ساتھ رات بہر باتین کرتے رہے یہان تک کہ میرے پاس صبح
کے وقت تشریف لائے اور مجہہ سے دریافت فرمایا کیا تم اے ابن مسعود رض اپنی
جگہہ بیٹھے رہے مین نے عرض کیا کیا آپ نے مجہہ سے یہ نہین فرمایا تہا کہ میرے آنے
تک تم یہین بیٹھے رہو پہر آپ نے مجہسے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس وضو کا پانی ہے
مینے کہا ہان ہے مین نے آفتابہ کو کہولا یکایک مینے دیکہا کہ وہ نبیذ تہی مین نے کہا واللہ
مینے آفتابہ کو لیا تہا اور مین اوسکو گمان نہین کرتا تہا مگر پانی وہ نبیذ نکلی آپ نے فرمایا

تمرۃ طیبۃ وماء طھور پھر آپ نے اوس سے وضو کیا جبکہ آپ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے جنات
مین سے دو شخص آپ کے پاس آئے اور دونون نے کہا یا رسول اللہ ہم اس امر کو دوست
رکھتے ہین کہ نماز مین آپ ہماری امامت کرین آپ نے اون کو اپنے پیچھے صف بستہ کیا
پھر آپ نے ہمکو نماز پڑھائی پھر آپ وہان سے پھرے مینے آپ سے پوچھا یہ کون لوگ
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نصیبین کے جنات ہین بہت سے ایسے
امور ان کے آپس مین تھے کہ جن مین جھگڑا تھا یہ میرے پاس فصل خصومت کیواسطے
آئے تھے اور اونھون نے مجھہ سے زاد راہ کے باب مین سوال کیا مینے اون کو توشہ دیا
مینے آپ سے پوچھا آپ نے اون کو کیا توشہ دیا آپ نے فرمایا گوبر اور جو شئے گوبر کی قسم
سے ہو اوس کو وہ پاوین اوس کو تر پاوین گے اور جو شئے ہڈی کی قسم سے پاوین گے اسکو
گوشت دار ہڈی پاوین گے اون چیزون کے بیان کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے گوبر اور ہڈی سے طہارت کرنے کے واسطے ممانعت فرمائی۔

ابو نعیم نے ابو معلی کے طریق سے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبل ہجرت کے مکہ کے نواحی کی طرف تشریف لے گئے میرے واسطے
ایک خط کھینچا اور مجھہ سے فرمایا یہان تک کہ مین آؤن کچھہ بات نہ کیجو پھر آپ نے فرمایا کہ
جس شئے کو تم دیکھو اوس سے ہرگز نہ ڈریو پھر آپ آگے کو تھوڑے بڑھے پھر بیٹھہ گئے
یکایک مینے دیکھا کہ کالی صورت والے مرد گویا وہ جٹ تھے موجود تھے اور وہ ویسے تھے
جیسے اللہ تعالی نے فرمایا ہے (کادوا یکونون علیہ لبدا) مینے یہ ارادہ کیا کہ مین قریب
جاؤن اور آپ سے اون کو دفع کرون اور وہان تک پہونچ جاؤن جہان تک مین
پہونچ سکون پھر مجھہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عہد لینا یاد آیا کہ آپ نے اپنے
آنے تک مجھہ سے ٹھیرنے کے واسطے فرمایا تھا اس وجہ سے مین اپنی جاے پر ٹھیرا رہا
پھر مینے دیکھا وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے متفرق ہو کر چلے گئے

مین سے سُنا وہ لوگ یہ کہتے تھے یا رسول اللہ ہمارا سفر دور و دراز ہے اور ہم جانیوالے
ہین آپ ہم کو زاد راہ دین آپ نے اون سے فرمایا کہ تمہارے واسطے گوبر ہے اور وہ ہڈی
ہے جس کے پاس تم لوگ پہونچوگے تمہارے لئے اوس پر گوشت موجود ہو جائیگا۔
اور وہ گوبر تمہارے لئے ہے جسکو تم پاؤ وہ تمہارے واسطے تمر ہو جائے گا جس وقت
اونہون نے پیٹھہ پھیری مین نے آپ سے پوچھا یہ کون لوگ ہین آپ نے فرمایا کہ یہ
لوگ نصیبین کے جنات ہین۔

ابو نعیم نے ابو ظبیان کے طریق سے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے اور اپنے ساتھہ مجھہ کو لے گئے یہان تک کہ آپ کشادہ
میدان مین آئے پھر آپ نے میرے واسطے ایک خط کھینچا پھر آپ نے فرمایا کہ جبتک
مین تمہارے پاس پلٹ کر آؤن تم یہین ٹھیرے رہو آپ سحر تک نہین آئے جب آپ
آئے تو آپ نے فرمایا مین جنات کی طرف بھیجا گیا تھا مین نے آپ سے دریافت کیا
کہ یہ کیا آوازین ہین جن کو مین سنتا ہون آپ نے فرمایا کہ جس وقت اونہون نے مجھہ کو
رخصت کیا اور مجھہ سے سلام علیک کی تھی اون کی یہ آوازین تھین۔

طبرانی اور ابو نعیم نے ابو عبد اللہ الجدلی کے طریق سے ابن مسعودؓ سے روایت کی
ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن مین مجھکو اپنے ہمراہ لے گئے مین
آپ کے ساتھہ گیا یہان تک کہ ہم اعلیٰ مکہ مین پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرے واسطے ایک خط کھینچا اور مجھہ سے فرمایا تم یہین ٹھیرے رہو کہین نہ جاؤ پھر آپ
جلدی سے پہاڑون مین چلے گئے مین نے دیکھا کہ پہاڑ کی چوٹی پر سے مرد آپ کے
پاس اُتر رہے تھے اتنے آدمی اُترے کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
درمیان حائل ہو گئے مینے تلوار نیام سے نکالی اور مینے کہا کہ ان کو یہان تک مارونگا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِن سے چھڑالونگا پھر مینے آپ کے اوس ارشاد

کو یاد کیا کہ آپ نے جاتے وقت مجھہ سے فرمایا تھا کہ مین جب تک آؤن تم اسی جگھہ
ٹھیرے رہو مین اسی حالت مین رہا یہان تک کہ فجر روشن ہوگئی اور آپ تشریف
لائے اور مین اپنی جگھہ ٹھیرے ہوا تھا آپ نے مجھہ سے دریافت فرمایا کیا تم اسی حالت
پر رات بھر رہے مینے کہا اگر مین ایک مہینہ ٹھیرتا تب بھی یہین رہتا یہان تک کہ آپ
تشریف لاتے پھر مین نے جس امر کے کرنے کا ارادہ کیا تھا آپ کو اوس سے خبر کی
آپ نے فرمایا کہ اگر تم اوس خط سے نکلتے تو روز قیامت تک نہ مین تم سے ملتا اور نہ تم
مجھہ سے ملتے پھر آپ نے اپنے دست مبارک کی انگلیان میری اونگلیون مین ڈالین
اور مجھہ سے فرمایا کہ مجھہ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جن اور انس مجھہ پر ایمان لاوین لیکن
انسان جو ہین وہ تو ایمان لے آئے لیکن جنات جو ہین اون کو تم نے دیکھہ لیا۔
طبرانی اور ابو نعیم نے عمرو البکالی کے طریق سے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اپنے ہمراہ لیا ہم گئے یہان تک کہ ہم
ایسی ایسی جگھہ مین پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کھینچا اور آپ نے
فرمایا کہ اس خط کے درمیان رہیو اور اس سے باہر نہ نکلیو اگر تم اس خط سے باہر نکلو گے
تو ہلاک ہو جاؤ گے مین اوس خط مین رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قسم کی
چال سے چلے گئے پھر ابن مسعود رضہ نے اون اشخاص کو ذکر کیا گویا وہ جٹ تھے نہ اُن
کے جسم پر کوئی کپڑا تھا اور نہ اون کی شرمگاہ وغیرہ دکھتی تھی لانبے قد کے لوگ تھے
اون کے جسم پر قلیل گوشت تھا وہ لوگ اس طور پر واللہ جمع ہو کر آئے کہ یہ معلوم ہوتا
تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار ہوئے جاتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے سامنے قرآن شریف پڑھنے لگے اور جنات میرے پاس آتے اور میرے
اطراف بیٹھتے اور میرے سامنے آتے تھے مین اون سے نہایت درجہ ڈرا جس وقت
صبح کا عمود دشق ہوا وہ لوگ جانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک

میری آغوش مین رکہا پہر ایسے تہوڑے اشخاص آئے جن کے جسمون پر سفید کپڑے تہے اور وہ لمبے قد والے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پہلی بار مین جیسے ڈرا تہا اوس سے زیادہ ان لوگون سے ڈرا بعض نے بعض سے کہا کہ ہم آپ کے واسطے ایک مثال بیان کرتے ہین بعض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے تم مثل کہو ہم اوس مثل کی تاویل کرین گے یا ہم مثل کہتے ہین تم لوگ اوس کی تاویل کرو اون مین سے بعض نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ایسی ہے جیسے کہ ایک سردار مرد نے ایک مضبوط بنا قایم کی پہر اوس سردار نے ایک شخص کو آدمیون کے پاس کہانا کہانے کی دعوت دینے کے واسطے بہیجا آدمیون مین سے جو شخص اوس سردار کے کہانے پر نہین آیا تو وہ سردار اوس کو نہایت عذاب دیگا یہ مثل سن کر دوسری لوگون نے کہا کہ سید رب العالمین ہے اور بنا اسلام ہے اور کہانا جنت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دینے والے ہین جو شخص آپ کا اتباع کرے گا وہ جنت مین ہوگا اور جو شخص آپ کا اتباع نہ کرے گا اوس کو عذاب دیا جائیگا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور آپ نے دریافت فرمایا اے ابن ام عبد تم نے کیا دیکہا مینے آپ سے بیان کیا کہ ایسا دیکہا ایسا دیکہا آپ نے فرمایا جو جو باتین انہون نے کہین مجہہ سے پوشیدہ نہین رہین وہ باتین کرنیوالے ملائکہ کا ایک گروہ تہا۔

ابو نعیم نے ابو رجا کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم سفر مین تہے یہانتک کہ ہم ایک پانی پر اترے ہم نے اپنے ڈیرے کہڑے کئے اور مین قیلولہ کرنے کے واسطے گیا یکایک مینے ایک سانپ کو دیکہا کہ وہ ڈیرے مین داخل ہوا اور وہ سانپ تڑپ رہا تہا مینے اپنا لوٹا لیا اور اوس سانپ پر پانی چہڑکا جس وقت مینے اوسپر پانی چہڑکا اوسکو سکون ہو گیا جبکہ مینے پانی روک لیا وہ تڑپنے لگا جبکہ مینے عصر کی نماز پڑہی وہ سانپ مرگیا مینے اپنی جامہ دانی کا قصد کیا اور اوس مین سے ایک سفید کپڑا نکالا اور اوس سانپ کو

لپیٹا اور کفن پہنایا اور اوسکے واسطے ایک گڑھا کھودا اور اوس کو مینے دفن کر دیا پھر ہم اپنے
اوس دن اور رات چلتے رہے یہان تک کہ جسوقت مینے صبح کی اور ایک پانی پر ہم
سب لوگ اُترے اور ہم نے اپنے ڈیرے لگائے مین قیلولہ کرنے کو گیا یکایک مینے
یہ آوازین سُنین تم پر سلام دو بار نہ ایک بار اور نہ دس بار اور نہ سو بار اور نہ ہزار بار اس تعداد
سے زیادہ سلام تمپر ہے مینے پوچھا تم کون لوگ ہو اونہون نی جواب دیا کہ ہم جن لوگ
ہین بارک اللہ علیک تو نے ہمارے ساتھ ایسا احسان اور نیکی کی ہے کہ ہمکو طاقت
نہین ہے کہ ہم اوس کا بدل دے سکین مینے پوچھا مین نے کیا احسان کیا ہے انھون
نے کہا کہ وہ سانپ کہ تمہارے پاس مر گیا جن جنات نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعت کی تھی اور اونہین سے جو باقی رہ گئے تھے اونکا آخر وہ شخص تھا۔

ابو نعیم نے معاذ بن عبد اللہ بن معمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین حضرت
عثمان ابن عفان رضہ کے پاس بیٹھا تھا ایک مرد آیا اور اوس نے کہا اے امیر المومنین
ایسے حال مین کہ مین ایک جنگل مین تھا یکایک مینے دیکھا دو بگولے سامنے سے آئے
ایک ایک مکان سے آیا اور دوسرا ایک مکان سے آیا دونون بھڑ گئے اور لڑنے لگے
پھر وہ دونون جدا ہو گئے اور اون دونون مین کا ایک جسوقت آیا دوسرے سے کم تھا
مین گیا یہان تک کہ اون دونون کے لڑنے کی جگہہ آیا یکایک مینے سانپون کی قسم
سے کچھ شئے دیکھی مینے اوسکی مثل ہرگز کوئی شئے نہین دیکھی مشک کی بو کو مینے اوسکے
بعض سے پایا یعنی نہایت درجہ اوس مین خوشبو تھی مین اون سانپون کو پلٹنے لگا کہ
دیکھون کون سے سانپ کی یہ خوشبو ہے یکایک مجھکو معلوم ہوا کہ وہ خوشبو اوس زرد
سانپ کی تھی جو باریک تھا مین نے یہ گمان کیا کہ یہ خوشبو اوس خیر کی وجہ سے ہے جو
اس سانپ مین ہے مینے اوس سانپ کو اپنے عمامہ مین لپیٹا پھر مینے اوس کو دفن
کر دیا اس درمیان کہ مین جا رہا تھا یکایک ایک منادی کرنے والے نے مجھکو ندا کی

لپیٹا اور کفن پہنایا اور اوسکے واسطے ایک گڑہا کہودا اور اوس کو مینے دفن کر دیا پہر ہم اپنے
اوس دن اور رات چلتے رہے یہان تک کہ جسوقت مینے صبح کی اور ایک پانی پر ہم
سب لوگ اُترے اور ہم نے اپنے ڈیرے لگائے مین قیلولہ کرنے کو گیا یکایک مینے
یہ آوازین سُنین تم پر سلام دو بارہ ایک بار اور نہ دس بار اور نہ سو بار اور نہ ہزار بار اس تعداد
سے زیادہ سلام تم پر ہے مینے پوچہا تم کون لوگ ہو ادنہون نے جواب دیا کہ ہم جن لوگ
ہین بارک اللہ علیک تو نے ہمارے ساتھ ایسا احسان اور نیکی کی ہے کہ ہمکو طاقت
نہین ہے کہ ہم اوس کا بدل دے سکین مینے پوچہا مین نے کیا احسان کیا ہے انہون
نے کہا کہ وہ سانپ کہ تمہارے پاس مر گیا جن جنات نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعت کی تہی اور اونمین سے جو باقی رہ گئے تہے اونکا آخر وہ شخص تہا۔

ابو نعیم نے معاذ بن عبد اللہ بن معمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین حضرت
عثمان ابن عفان رضہ کے پاس بیٹہا تہا ایک مرد آیا اور اوس نے کہا اے امیر المومنین
ایسے حال مین کہ مین ایک جنگل مین تہا یکایک مینے دیکہا دو بگولے سامنے سے آئے
ایک ایک مکان سے آیا اور دوسرا ایک مکان سے آیا دونون بہڑ گئے اور لڑنے لگے
پہر وہ دونون جدا ہو گئے اور اون دونون مین کا ایک جسوقت آیا دوسرے سے کم تہا
مین گیا یہان تک کہ اون دونون کے لڑنے کی جگہہ آیا یکایک مینے سانپون کی قسم
سے کچہہ شئے دیکہی مینے اوسکی مثل ہرگز کوئی شئے نہین دیکہی مشک کی بو کو مینے اوسکے
بعض سے پایا یعنی نہایت درجہ اوس مین خوشبو تہی مین اون سانپون کو پلٹنے لگا کہ
دیکہون کون سے سانپ کی یہ خوشبو ہے یکایک مجہکو معلوم ہوا کہ وہ خوشبو اوس زرد
سانپ کی تہی جو باریک تہا مین نے یہ گمان کیا کہ یہ خوشبو اوس خیر کی وجہ سے ہے جو
اس سانپ مین ہے مینے اوس سانپ کو اپنے عمامہ مین لپیٹا پہر مینے اوس کو دفن
کر دیا اس درمیان کہ مین جا رہا تہا یکایک ایک منادی کرنے والے نے مجہکو ندا کی

اور مین اوسکو نہین دیکھتا تھا اوس ندا کرنے والے نے مجھ سے پوچھا اے عبد اللہ یہ کیا
کام ہے جو تو نے کیا مینے جو امر دیکھا تھا اوس سے اوس کو خبر کی اوس نے کہا کہ تحقیق
تو نے ہدایت پائی یہ دو سانپ اون جنات مین سے تھے جو بنی شعیبان اور بنی اقیس
سے ہین یہ دونون آپس مین لڑے اور مقتولین سے وہ تھا جس کو تو نے دیکھا اور
جس کو تو نے لیا وہ شہید ہو گیا تھا اور وہ شہید اون جنات مین سے تھا جنھون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی سنی تھی۔

ابو نعیم نے ابراہیم النخعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عبد اللہ کے اصحاب مین
سے ایک گروہ نکلا وہ لوگ حج کا ارادہ رکھتے تھے جسوقت وہ بعض راستہ مین تھے
یکایک وہ ایک ایسے سانپ کے پاس موجود ہو گئے کہ وہ راستہ مین بل کھا رہا تھا
اور سفید تھا اور مشک کی بو اوس سے مہک رہی تھی مینے اپنے ہمراہی دوستون سے
کہا کہ تم چلے جاؤ مین نہ جاؤنگا یہانتک کہ مین دیکھونگا کہ اس سانپ کا کیا انجام
ہوتا ہے مجھ کو دیر نہین گذری کہ وہ سانپ مر گیا مینے ایک سفید کپڑے کا قصد کیا اور
اوس کو اوس کپڑے مین لپیٹا پھر مین نے راستہ سے اوس کو علیحدہ کیا اور دفن کر دیا
اور مین اپنے دوستون سے جا ملا واللہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے یکایک چار عورتین
مغرب کی طرف سے آئین اور اون مین سے ایک عورت نے پوچھا کہ تم لوگون مین
سے کس شخص نے عمرو کو دفن کیا ہم نے پوچھا کون عمرو اوس نے کہا تم لوگون مین
سے کس نے سانپ کو دفن کیا مینے کہا مینے دفن کیا اوس عورت نے کہا سنو تمنے
ایسے شخص کو دفن کیا کہ وہ بہت روزہ رکھنے والا اور بڑا نماز پڑھنے والا تھا اور جو شے
کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے اوسکے ساتھ وہ امر کرتا تھا اور وہ تمھارے نبی پر
ایمان لایا تھا اور چار سو برس قبل اسکے کہ تمھارے نبی مبعوث ہون اوس نے تمھاری
نبی کی صفت آسمان مین سنی تھی ہم نے سن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر ہم نے اپنا حج

ادا کیا پھر مین مدینہ منورہ مین حضرت عمر ابن الخطاب رضؓ کی خدمت مین گیا اور اس سانپ کے واقعہ سے آپ کو خبر کی حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ اوس عورت نے سچ کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ چار سو برس پہلے اس سے کہ مین مبعوث ہون وہ مجھپر ایمان لایا تھا۔

حاکم اور طبرانی اور ابن مردویہ نے صفوان بن المعطل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم حج کے واسطے اپنے مقام سے نکلے جبکہ ہم مقام عرج مین تھے یکایک ہمنے ایک سانپ کو موجود پایا کہ وہ تڑپ رہا تھا ہم کو دیر نہین گذری کہ وہ مر گیا ایک مرد نے اوس کو ایک پارچہ مین لپیٹا اور دفن کر دیا پھر ہم لوگ مکہ معظمہ مین آئے اور ہم مسجد الحرام مین تھے یکایک ہم نے دیکھا کہ ایک شخص ہمارے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور اوس نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے کون شخص عمرو ابن جابر کا صاحب ہے ہم نے کہا کہ ہم عمرو کو نہین پہچانتے اوس نے پوچھا تم لوگون مین کون شخص سانپ کا صاحب ہے لوگون نے کہا یہ شخص ہے اوس نے کہا آگاہ ہو جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنات مین سے نو اشخاص جو آئے تھے اور آپ سے قرآن شریف سنتے تھے اُن نو مین سے یہ آخر مرنے والا شخص تھا۔

ابو نعیم اور ابن مردویہ نے ثابت ابن قطبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن مسعود رضؓ کے پاس ایک مرد آیا اور اوس نے کہا کہ ہم لوگ سفر مین تھے ایک ایسے سانپ کے پاس سے گذرے کہ مقتول اور خون آلود تھا ہم نے اوس کو دفن کر دیا جس وقت ہمارے ساتھی اوترے اون کے پاس عورتین یا مرد آئے اور اونہون نے پوچھا کہ عمرو کا صاحب تم لوگون مین کون ہے ہم نے پوچھا کون عمرو انہون نے کہا عمرو وہ سانپ ہے جس کو تم نے کل کے دن دفن کیا تھا یہ سانپ اُن لوگون کے گروہ مین سے تھا جنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف سنا تھا ہم نے اون سے پوچھا کہ

اوس کا کیا واقعہ ہے اونہوں نے کہا کہ جنات کے دو قبیلوں مین جو ایک مسلمان
ہے اور دوسرا مشرک جنگ تہی وہ اوس جنگ مین مارا گیا اونہوں نے ہم سے کہا
اگر تم لوگ چاہتے ہو تو ہم اس کا عوض تم کو دیتے ہین ہم نے کہا ہم عوض نہین چاہتے۔
ابو نعیم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک قوم حج کے ارادہ
سے نکلی وہ راستہ بہول گئی جبکہ اون لوگون نے موت کو دیکھ لیا یا یہ کہ قریب مرنے کے
تہے اونہون نے اپنے کفن پہن لئے اور موت کے واسطے لیٹ گئے ایک جن
نکل کے اون کے پاس آیا جو ایک درخت کے درمیان آرہا تہا اور اوس نے کہا کہ
مین اوس گروہ مین کا باقی رہا ہوا ہون جنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
مین قرآن شریف سنا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے
تہے المومن اخو المومن عینہ ودلیلہ لا یخذلہ یعنی مومن مومن کا بہائی ہے اوس کا
دیدبان اور رہبر ہے اوس کو خوار نہین چہوڑتا دیکہو یہ پانی ہے اور یہ راستہ ہے پہر اوس
جن نے پانی کی طرف رہبری کی اور اون کو راستہ بتلا دیا۔
عقیلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو معشر المدنی کے طریق سے نافع سے نافع
نے ابن عمر رض سے ابن عمر نے حضرت عمر رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس
درمیان کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہامہ کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ پر
بیٹہے ہوئے تہے یکایک ہم نے دیکہا کہ ایک بوڑہا شخص سامنے سے آیا اوس کے
ہاتہہ مین عصا تہا اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام علیک کی آپ نے
اوسکے سلام کا جواب دیا پہر آپ نے فرمایا جنات کی آواز اور اون کا لہجہ ہے تو کون
ہے اوس نے کہا مین ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تیرے اور ابلیس کے درمیان نہین ہین مگر دو باپ
کہ تو ہیم کا بیٹا ہے اور ہیم لاقیس کا بیٹا تجہکو کتنا زمانہ دنیا مین گذرا ہامہ نے کہا کہ دنیا

کی تمام عمر کو مینے فنا کیا ہے مگر وہ تہوڑا زمانہ جس مین قابیل نے ہابیل کو قتل کیا مین اوسوقت چند سالہ لڑکا تہا مین باتون کو سمجھتا تہا اور ٹیلون پر چڑہتا تہا اور لوگون کا کہانا فاسد کرنے اور قطع ارحام کرنے کے واسطے مین امر کرتا تہا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بوڑہا ایسی بری امور کے کہوج مین رہتا ہے اوس کا یہ عمل بد ہے اور جو جوان ایسے امور مین قیام کرنے والا ہے اوس کا یہ عمل بد ہے ہامہ نے کہا مجھہ کو چھوڑ دیجے ملامت نہ کیجے مین نے ایسے اعمال سے خدا سے توبہ کی ہی نوح علیہ السلام کی قوم سے جو لوگ اون پر ایمان لائے تہے مین اون کے ساتھ نوح علیہ السلام کی مسجد مین تہا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے واسطے جو بد دعا کی تہی مین ہمیشہ اونپر عتاب کرتا تہا یہان تک کہ نوح علیہ السلام روئے اور اُنہون نے مجھہ کو رولایا اور نوح علیہ السلام نے فرمایا مین اس امر سے کہ مین نے قوم کے واسطے بد دعا کی ہی مین ضرور نادمین سے ہون اور مین اللہ تعالی سے پناہ مانگتا ہون کہ مین جاہلین سے ہون نوح علیہ السلام سے مینے کہا کہ جو لوگ سعید شہید ہابیل ابن آدم علیہ السلام کے خون مین شریک تہے مین اون مین سے ہون کیا آپ اپنے رب کے پاس میری واسطے توبہ کو پاتے ہین (یعنی مین اللہ تعالی سے توبہ کرون اور اللہ تعالی میری توبہ کو قبول فرمائے) حضرت نوح علیہ السلام نے مجھہ سے فرمایا اے ہامہ تو خیر کا قصد کر اور خیر کو اختیار کر قبل اس کے کہ تو حسرت کرے اور تجھہ کو ندامت ہو جو شے اللہ تعالی نے مجھہ پر نازل فرمائی ہے مین نے اوس مین یہ پڑہا ہے کہ جس بندہ نے انتہا درجہ کا گناہ کیا ہے اور اوس نے اللہ تعالی سے توبہ کی ہے اگر اللہ تعالی نے اوس کی توبہ کو قبول فرمایا ہے تو اوٹھہ اور وضو کر اور دو سجدے کر نوح علیہ السلام نی جو کچھہ مجھہ سے فرمایا مینے اسی وقت کیا نوح علیہ السلام نے مجھہ کو پکارا کہ تو اپنا سر سجدہ سے اوٹھا تیری توبہ آسمان سے نازل ہوگئی مین ایک سال تک اللہ تعالی

ہے کے واسطے سجدہ مین پڑا رہا اور جو لوگ کہ ہود علیہ السلام کی قوم کے ہود علیہ السلام پر ایمان
لائے تھے اون کے ساتھ مین ہود علیہ السلام کی مسجد مین تھا ہود علیہ السلام نے اپنی قوم
پر جو بد دعا کی تھی مین ہمیشہ اون پر عتاب کرتا تھا یہان تک کہ ہود علیہ السلام اپنی قوم پر
روئے اور اونھون نے مجھکو رولایا اور مین یعقوب علیہ السلام کی زیارت کو بہت جایا
کرتا تھا اور مین یوسف علیہ السلام کے ساتھ مکان امین مین تھا اور مین الیاس علیہ السلام
سے جنگلون مین ملاقات کیا کرتا تھا اور مین الیاس علیہ السلام سے اب بھی ملتا ہون
اور مین نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو دیکھا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھکو
تورات کی تعلیم دی اور مجھ سے فرمایا کہ اگر تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے ملاقات کرے
تو میرا سلام اون کو پہونچا دیجو اور مینے عیسی بن مریم علیہما السلام سے ملاقات کی اور
موسیٰ علیہ السلام کا سلام اون کو پہونچایا اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے مجھ سے کہا ہے
کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ السلام سے ملاقات کرے تو میرا سلام آپ کو پہونچا دیجو راوی
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھون سے آنسو جاری فرمائے اور آپ
روئے اور آپ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام پر سلام پہونچتا رہے جب تک کہ دنیا قایم
رہے اور اے ہامہ تجھ پر سلام ہے کہ تو نے امانت ادا کی ہے ہامہ نے کہا یا رسول اللہ
جیسے موسیٰ علیہ السلام نے میرے ساتھ معاملہ کیا تھا کہ مجھکو تورات سکھلائی تھی آپ
بھی ویسا ہی کیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہامہ کو سورہ اذا وقعت الواقعہ اور
مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد تعلیم
فرمائین اور فرمایا کہ اے ہامہ جب تجھ کو کوئی حاجت ہو ہمارے پاس پیش کیجو اور ہماری
زیارت کو نہ چھوڑیو حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی
اور ہامہ کے مرنے کی خبر ہمکو نہین پہونچی مین نہین جانتا کہ ہامہ زندہ ہے یا مر گیا ہے بیہقی
نے کہا ہے کہ ابو معشر راوی حدیث وہ شخص ہے کہ کبار محدثین نے اس سے روایت

کی ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہ ضعیف ہے بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث دوسری وجہ سے
بھی روایت کی گئی ہے یہ طریق اور طریق سے اقوی ہے (شیخ جلال الدین رح فرماتے ہین)
مین یہ کہتا ہون کہ ابو نعیم نے محمد بن برکتہ الحلبی کے طریق سے عبد العزیز بن سلیمان الموصلی سے
اُنہون نے یعقوب ابن کعب سے اونہون نے عبد اللہ بن نوح البغدادی سے اُنہون نے
عیسیٰ بن سوادہ سے اونہون نے عطار خراسانی سے اونہون نے ابن عباس رض سے
اونہون نے حضرت عمر رض سے اس کے ساتھہ روایت کی ہے اور یہی ابو نعیم نے اس
حدیث کی روایت ابو سلمہ بن عبد اللہ الانصاری کے طریق سے کی ہے اونہون نے
مالک بن دینار سے اونہون نے انس سے روایت کی ہے اور ابو نعیم نے زید بن ابو الزرقاء
موصلی کے طریق سے عیسیٰ بن طہمان سے اونہون نے انس رض سے طول کے ساتھہ اس
کی روایت کی ہے۔ اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین اس حدیث کی روایت کی
ہے کہا ہے کہ مجہہ سے محمد ابن صالح مولی بنی ہاشم البصری نے حدیث کی ہے اور اُنسے
ابو سلمہ محمد بن عبد اللہ الانصاری نے حدیث کی ہے اون سے مالک بن دینار نے انس
سے اس کے ساتھہ حدیث کی ہے۔

بیہقی نے اسیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ عمر ابن عبد العزیز
مکہ معظمہ کو جا رہے تھے اور زمین کے کسی صحرا مین تھے یکایک آپ نے ایک مردہ سانپ
دیکہا عمر ابن العزیز نے کہا کہ گڑہا کہودنے کا آلہ لاؤ اوس کے واسطے گڑہا کہودا اور اوس کو
ایک پارچہ مین لپیٹا اور دفن کر دیا یکایک ایک ہاتف نے جس کو لوگ نہین دیکھتے تھے
یہ کہا خدا کی رحمت ہو تجہہ پر اے سرق مین گواہی دیتا ہون مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے سرق تو روے زمین کے کسی صحرا مین مرے گا اور
میری امت کا خیر تجہہ کو دفن کرے گا یہ سن کر عمر ابن عبد العزیز نے اوس سے پوچہا تو
کون شخص ہے خدا تجہہ پر رحم کرے اوس نے جواب دیا کہ جنات مین سے مین ایک

مردہ ہون اور یہ سانپ سرق ہے اون جنات مین سے ہے جنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اسکے اور میرے سوا اب کوئی نہین رہا تھا اور مین گواہی دیتا ہون کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے سرق تو روی زمین کے کسی صحرا مین مرے گا اور میری امت کا خیر تجھکو دفن کریگا ۔

بیہقی نے ابو راشد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عمر ابن عبد العزیز ہمارے پاس آئے جس وقت اونہون نے کوچ کیا تو میرے مولی نے مجھہ سے کہا تم عمر ابن عبد العزیز کے ساتھہ سوار ہو جاؤ اور اُن کی مشایعت کرو مین اون کے ساتھہ سوار ہو گیا ہم ایک صحرا مین گئے یکایک ہم نے ایک ایسے مردہ سانپ کو دیکھا جو راستہ پر پڑا تھا عمر ابن عبد العزیز اترے اور اوس کو راستہ سے دور ہٹا دیا اور اوس کو دفن کر دیا پھر سوار ہو گئے اس درمیان کہ ہم جا رہے تھے یکایک ہم نے سنا کہ ایک ہاتف آواز دے رہا ہے اور یا خرقاء یا خرقاء کہہ رہا ہے ہم نے دائین بائین دیکھا ہم نے کسی کو نہین دیکھا عمر ابن عبد العزیز نے کہا اے ہاتف مین تجھکو اللہ تعالی کی قسم دے کر پوچھتا ہون اگر تو اون لوگون مین سے ہے کہ ظاہر ہوتے ہین تو تو ظاہر ہو جا اور اگر تو اون لوگون مین سے ہے کہ ظاہر نہین ہوتے ہین تو تو ہم کو خبر دے کہ خرقا کون ہے ہاتف نے کہا کہ خرقا، وہ سانپ ہے جسکو آپنے فلان مقام مین دفن کیا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ خرقا سے فرماتے تھے اے خرقا، تو روے زمین کے ایک بیابان مین مرے گی اور تجھہ کو روے زمین کے ایک مومنون مین سے جو نیک ہے اوسدن دفن کرے گا عمر رضؓ نے اوس سے پوچھا تو کون ہے تجھپر خدا اے تعالی رحم کرے اوس نے کہا کہ نو شخصون نے اس جگہہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بیعت کی تھی مین اون مین سے ہون عمر رضؓ نے اوس سے کہا تجھکو اللہ تعالی کی قسم ہے کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے اوسنے کہا بیشک مین نے یہ سنا ہے یہ سُن کر عمر رضؓ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور ہم لوگ

وہان سے پہرے۔

یہ باب اہل روم کے قصہ اور اُن آیات کے بیانمین ہے جواسمین ظاہر ہوئی ہین

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الم غلبت الروم آخر آیات تک۔ احمد اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مسلمان اس امر کو دوست رکھتے تھے کہ اہل روم فارس پر غالب ہوجاوین اس لئے کہ اہل روم اہل کتاب تھے اور مشرکین اس امر کو دوست رکھتے تھے کہ اہلِ فارس روم پر غالب ہوجاوین اسلئے کہ اہلِ فارس بت پرست تھے اس امر کو مسلمانون نے حضرت ابوبکر الصدیق رضہ سے ذکر کیا ابوبکر الصدیق رضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق رضہ سے فرمایا تم سنو اہل روم قریب مین فارس پر غالب ہوجاوین گے ابوبکر الصدیق نے یہ مشرکین سے ذکر کیا اونہون نے ابوبکر الصدیق رضہ سے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت معین کیجے اگر اہل روم فارس پر غالب ہوجائین گے تو آپ کو اتنا اتنا ہم دین گے اور اگر ہم لوگ غالب ہوجائین گے تو ہم کو آپ اتنا اتنا دیجئے ابوبکر الصدیق نے اون کے درمیان پانچ سال کی مدت معین کی اس مدت مین اہل روم فارس پر غالب نہین ہوئے ابوبکر الصدیق رضہ نے اس امر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ تم نے جو مدت معین کی تھی دس سال سے کم کیون مدت معین نہین کی اس کے بعد اہل روم اہل فارس پر یوم بدر مین غالب ہوگئے۔

بیہقی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین مسلمانون سے مجادلہ کرتے تھے اور وہ مکہ مین تھے یہ کہتے تھے کہ اہل روم اہل کتاب ہین اور اونپر فارس کے لوگ غالب ہوگئے ہین اور تم مسلمان لوگ یہ زعم کرتے ہو کہ وہ کتاب کہ تمہارے نبی پر نازل ہوئی ہے اوس کے سبب سے تم ہم پر غالب ہوجاوگے ہم لوگ تم پر ایسے

غالب ہوجائینگے جیسے اہل فارس اہل روم پر غالب ہوگئے ہین اللہ تعالیٰ نے
الم غلبت الروم فی ادنی الارض وہم من بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین کو نازل فرمایا۔
ابن شہاب نے کہا ہے کہ عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضؓ نے مجھکو یہ خبر دی
ہے کہ جسوقت یہ دو آئتین نازل ہوئین ابو بکر الصدیق رضؓ نے بعض مشرکین سے قبل
اسکے کہ قمار حرام کیا جاے کچھ شے معین کرکے یہ شرط باندہی کہ اہل فارس ساتھ برس
مین غالب نہون گے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر تم نے
ایسا کیون کیا کہ سات برس پر شرط باندہی جو عدد کہ دس سے کم ہے وہ بضع ہے فارس
کا غلبہ روم پر نو برس مین ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے روم کو فارس پر حدیبیہ کے زمانہ مین غلبہ دیا
اہل کتاب کے غلبہ سے مسلمان خوش ہوئے۔

بیہقی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے ان آیتون
کو نازل فرمایا تو مسلمانون نے اپنے رب کی تصدیق کی اور یہ پہچان لیا کہ اہل روم اہل فارس
پر غالب ہوجائینگے مسلمانون نے مشرکین سے قمار کیا اور مشرکین نے پانچ اونٹ ٹھیراے
اور اوسکے واسطے آپس مین پانچ سال کی مدت مقرر کی مسلمانون کے قمار کے حضرت ابو بکر الصدیق
مختار ہوئے اور مشرکین کے قمار کا ابی ابن خلف والی ہوا اور یہ قمار اِس سے قبل تھا کہ
شرع شریف مین اوس سے نہی کی جاے جو وقت ٹھیرایا گیا تھا وہ آگیا اور اہلِ روم اور اہلِ
فارس پر غالب نہین ہوئے مشرکین نے مسلمانون سے اپنے قمار کا مطالبہ کیا اس واقعہ
کو اصحاب رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ لوگ
اسکے مستحق نہ تھے کہ دس سال سے کم مدت کو وقت معین قرار دیتے اس لئے کہ لفظ (بضع)
تین عدد سے دس تک ہے تم لوگ مدت قمار مشرکین کو زیادہ کردو اور اونکے وقت معینہ
کو بڑھادو اصحاب نے مدت معینہ مین زیادتی کردی اللہ تعالیٰ نے نوین سال کے آغاز
مین روم کو فارس پر اول قمار مین غلبہ دیا روم کا یہ غلبہ اوسوقت واقع ہوا کہ مسلمان حدیبیہ

سے واپس آرہے تھے اہل کتاب جو مجوس پر غالب ہوئے اس سے مسلمانون کو فرحت ہوئی اہل کتاب کا غلبہ اوس قبیل سے تھا کہ اللہ تعالی نے اوس سے اسلام کو مضبوط اور محکم کر دیا۔

بیہقی نے زبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے دیکھا کہ فارس روم پر غالب ہوگیا پھر مین نے دیکھا کہ روم فارس پر غالب ہوگیا پھر مین نے دیکھا کہ مسلمان روم اور فارس دونون پر غالب ہوگئے اور مسلمانون نے شام اور عراق پر غلبہ کیا یہ کل واقعات پندرہ سال کی مدت مین ہوئے۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان سوال سے کیا تھا

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ مشرکین قریش نے نضر بن الحارث اور عقبہ بن المعیط کو اون احبار یہود کے پاس جو مدینہ مین تھے بھیجا اور اون دونون سے یہ کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اون یہودی علما سے پوچھو اور آپ کی صفت اون سے بیان کرو اور اون کو آپ کی گفتگو سے خبر کرو کہ ایسا ایسا فرماتی ہین اس لئے کہ یہود اہل کتاب اول ہین اور علماے یہود کے پاس انبیا علیہم السلام کا جو کچھہ علم ہے وہ ہمارے پاس نہین ہے وہ دونون اپنے مقام سے نکلے یہان تک کہ مدینہ منورہ مین آئے اور اون دونون نے علماے یہود سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین پوچھا اور اون علما سے آپ کے امر کا وصف کیا علماے یہود نے نضر اور عقبہ دونون سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتین پوچھو اگر تم کو وہ تین باتون سے خبر دینگے تو وہ اللہ تعالی کے رسول ہین اور اگر تین باتین نہ بتلائین گے تو یہ جان لیجو کہ ایک باتین بنانے والا مرد ہے نبی نہین ہے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اون جوانون کے باب مین پوچھو کہ اول زمانہ مین وہ گذر گئے ہین اون کا امر کیا ہے
اس لئے کہ اون جوانون کا عجیب قصہ ہے اور تم آپ سے اوس مرد کا احوال پوچھو جو
بہت پہرنے والا تہا اور وہ مشارق اور مغارب زمین مین پہونچا تہا اور جو خبر اوس کی ہے
اوس کو پوچھو یعنی ذوالقرنین کا احوال دریافت کرو اور تم آپ سے روح کو پوچھو کہ روح
کیا شے ہے نضر اور عقبہ دونون آئے یہان تک کہ مکہ مین قریش کے پاس آئے اور
دونون نے کہا اے معشر قریش ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہین کہ تمہارے اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو امر ہے اوس کا فیصلہ کر دین پہر نضر اور عقبہ نے
اون باتون کو جنکے ساتھ علماے یہود نے امر کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچہا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس سورۂ کہف کو اور اون جوانون کی خبر کو جسکو نضر
اور عقبہ نے آپ سے پوچہا تہا اور اوس مرد کی خبر کو جو دنیا مین پہرا تہا یعنی ذوالقرنین کی
خبر کو اور اللہ تعالی کے اس قول ویسالونک عن الروح قل الروح من امر ربی کو
آپ کے پاس لائے۔

احمد اور نسائی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
قریش نے یہود سے کہا کہ ہمکو کوئی شے عطا کرو کہ ہم اس مرد سے یعنی رسول اللہ صلعم سے
اوس کو پوچھیں یہود نے قریش سے کہا کہ آپ سے روح کو پوچھو پس یہ آیت نازل ہوئی
ویسالونک عن الروح قل الروح من امر ربی آخر آیت تک۔

ابو نعیم نے سدی صغیر کے طریق سے کلبی نے ابو صالح سے ابو صالح نے
ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قریش نے ایک گروہ کو مدینہ کی طرف بہیجا
کہ یہود سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین اور آپ کے امر اور آپ کی صفت
اور آپ کے مبعوث ہونے کی جگہہ کو اون سے پوچھو اور آپ کی تعریف یہود سے صدق
سے کیجیو اون لوگون نے یہود سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ زعم کرتے ہین کہ وہ

نبی مرسل ہین اور اون کا نام احمد ہے اور آپ یتیم اور محتاج ہین اور آپ کے دونون شانون
کے بیچ مین مہر نبوت ہے اون لوگون نے یہود سے آپ کے باب مین پوچھا اور اون
سے آپ کی صفت بیان کی یہود نے سن کر کہا کہ آپ کی تعریف اور صفت اور مبعوث
ہونے کی جاے کو ہم تورات مین پاتے ہین اور خاتم نبوت آپ کے دونون شانون کے
بیچ مین ہوگی جیسا تم نے ہمارے سامنے آپ کا وصف کیا ہے اگر آپ ویسے ہی ہین
تو وہ نبی مرسل ہین اور آپ کا امر حق ہے ولیکن تم لوگ امتحان کے طور پر آپ سے
تین چیزون کو پوچھو اگر وہ نبی ہونگے تو تم لوگون کو دو خصلتون سے خبر دین گے اور
تیسری کو بیان نہ کرین گے وہ تین چیزین یہ ہین ذوالقرنین اور روح اور اصحاب کہف
وہ لوگ مکہ معظمہ کی طرف پھرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تینون چیزون کو
اونھون نے پوچھا آپ نے ذوالقرنین اور اصحاب کہف کے احوال سے اون کو خبر کی
اور اون سے فرمایا کہ روح امر رب سے ہے روح کا علم مجھکو نہین ہے جبکہ یہود کا قول
اسباب مین موافق ہوا کہ تیسری چیز کی خبر آپ نہ دین گے تو اون لوگون نے کہا کہ آپ
ساحر ہین تورات اور قرآن شریف دونون نے اس باب مین آپ کو مدد دی ہے اور
اونھون نے کہا کہ ہم تورات اور قرآن ہر ایک سے منکر ہین۔

طبرانی اور ابو نعیم نے محمد بن حمزہ بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے محمد نے اپنے
باپ سے یہ روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے علمائے یہود سے کہا کہ مین نے
یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنے باپ ابراہیم کی مسجد مین ایک عہد کو بیان کرون عبد اللہ بن سلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور آپ مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے تھے عبد اللہ
بن سلام آپ سے ایسے حال مین ملے کہ آدمی آپ کے اطراف منیٰ مین تھے عبد اللہ
بن سلام آدمیون کے ساتھ کھڑے ہوگئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ
کی طرف دیکھا اون سے پوچھا کیا تم عبد اللہ بن سلام ہو اونھون نے کہا ہان مین عبد اللہ

بن سلام ہون آپ نے اون سے فرمایا نزدیک آؤ وہ آپ کے نزدیک گئے آپ نے عبداللہ سے فرمایا کہ مین تم کو اللہ تعالی کی قسم دیتا ہون کیا تم مجھکو توراۃ مین اللہ تعالی کا رسول نہین پاتے ہو عبداللہ نے کہا ہم سے آپ اپنے رب کی تعریف بیان کیجئے اتنے مین جبریل علیہ السلام آگئے اور آپ سے کہا کہو قل ہو اللہ احد اللہ الصمد آخر سورت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ قل ہو اللہ کو پڑھا ابن سلام نے سن کر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ پھر عبداللہ ابن سلام مدینہ کی طرف پلٹ کے چلے گئے اور اپنے اسلام کو اونہون نے چھپایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی اور مدینہ مین آئے ابن سلام نے کہا کہ مین اوس وقت اپنے کھجور کے درخت پر تھا خرمے توڑ رہا تھا مین نے اپنے نفس کو درخت پر سے گرا دیا میری مان نے مجھ سے کہا کہ تیری بھلائی خدا کے واسطے ہے اگر حضرت موسی بن عمران علیہ السلام ہوتے تو ہم یہ گمان نہین کرتے کہ تو درخت پر سے اپنے آپ کو گرا دیتا بیٹے اپنی مان سے کہا واللہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے موسی بن عمران سے زیادہ مسرور ہون اسلئے کہ آپ رسالت پر مبعوث کئے گئے ہین۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے کہ مشرکین کی ایذا رسانی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئی تھین

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے پوچھا کہ اکثر تم نے قریش کو دیکھا کہ وہ عداوت ظاہر کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچاتے تھے عبداللہ بن عمرو نے کہا مین نے قریش کو دیکھا ہے ایک دن اشراف قریش مقام حجر مین جمع ہوئے اور اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم نے جیسا صبر رسول اللہ کے سبب سے

کیا ہے ہم نے اپنے صبر کی مثل نہین دیکھا ہمارے عقلون کو سبک کر دیا اور ہمارے باپ دادا کو گالیان دین اور ہمارے دین کو عیب لگایا اور ہماری جماعت پراگندہ کر دی ہے اور ہمارے معبودون کو دشنام دی گئی ہے اور ہم نے عظیم امر پر آپ سے صبر کیا ہے وہ لوگ آپس مین ان باتون مین تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے آپ سامنے سے آرہے تھے یہان تک کہ اپنے رکن کو بوسہ دیا پھر اون لوگون کے پاس سے بیت اللہ کا طواف کرتے گذرے اون لوگون نے بعض قول سے آپ پر طعنہ کیا مینے آپ کے چہرہ مبارک سے اس قول کے ناگوار ہونے کو پہچانا آپ طواف کرتے ہوئے چلے گئے جبکہ آپ دوسری بار طواف کرتے اون کے پاس سے گذرے پہلی بار کی مثل اون لوگون نے آپ پر طعنہ کیا مینے آپ کے چہرہ مبارک سے اوس بات کی ناگوار ہونے کو پہچانا آپ طواف کرتے ہوئے چلے گئے پھر آپ تیسری بار اون لوگون کیطرف سے طواف کرتے ہوئے گذرے اون لوگون نے مثل پہلے کے طعنہ کیا آپ تیسری بار ٹھیر گئے اور آپ نے فرمایا اے گروہ قریش آگاہ ہو جاؤ قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اوس کے ہاتھ مین ہے تحقیق مین تمہارے واسطے ذبح کو لایا ہون آپ کے کلمہ نے قوم کے لوگون مین یہ اثر کیا کہ اون مین سے کوئی مرد نہ تھا مگر اوس کی حالت ایسی تھی گویا اوسکے سر پر ایک طائر بیٹھا ہے وہ اوسکے سبب سے سر نہین اوٹھا سکتا ہی یہان تک کہ اون لوگون مین جو زیادہ شان دار آدمی تھا اوس نے آپ کی اس بات کو قبول کر لیا تا وہ جو قول احسن پائے آپ کے ساتھ کلام مین نرمی اختیار کرے یہان تک اوس نے مصلحت اختیار کی کہ اوس نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا اے ابو القاسم آپ رشد کی حالت مین پلٹ جاوین آپ جہالت کرنے والے نہین ہین اور اسی حدیث کی روایت ابو نعیم نے دوسری وجہ سے عبد اللہ بن عمرو سے کی ہے۔ اور بہی ابو نعیم نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت عمرو بن العاص

سے کی ہے اور اس روایت مین آپ کے قول کے بعد یہ ہے مین تمہاری طرف نہین بھیجا گیا ہون مگر ذبح کے ساتھہ یہ سُن کر ابوجہل نے کہا اے محمد آپ جہول نہین ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل سے فرمایا تو او نہین جاہل لوگون مین سے ہے۔

ابونعیم نے عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجہہ سے عمرو بن عثمان بن عفان نے عثمان بن عفان سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش نے جو کچہہ ناگوار باتین سُنائین اور ایذائین اور نقصان پہونچایا مین نے آپ کو ایک دن دیکہا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تہے اور مقام حجر مین تین آدمی بیٹہے تہے عُقبہ بن معیط اور ابوجہل اور اُمیہ بن خلف جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون کے مقابل آئے تو اونہون نے بعض مکروہ بات آپ کو سنائی اس کی ناگواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے پہچانی گئی اور اس کی مثل دوسری بار اور تیسری بار کے طواف مین اون لوگون نے وہی مکروہ بات سُنائی آپ سنکر ٹہیر گئے اور آپ نے فرمایا آگاہ ہوجاؤ واللہ تم لوگ متنبہ نہ ہوگے یہان تک کہ اللہ تعالی اپنا عذاب فوراً نازل کرے عثمان نے کہا واللہ اون لوگون مین سے کوئی آدمی نہ تہا مگر اوس کو لرزہ نے پکڑا وہ کانپ رہا تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان کو پلٹ کے چلے گئے اور ہم آپ کے پیچہے ہولئے آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم لوگون کو بشارت ہو کہ اللہ تعالی اپنے دین کو غالب کرنے والا ہے اور اپنے کلمہ حق کو پورا کرنے والا ہے اور اپنے دین کو نصرت دینے والا ہے اور اون لوگون کو جو تم دیکہتے ہو یہ اون لوگون مین سے ہین کہ اللہ تعالی تمہارے ہاتون سے جلد اون کو ذبح کرائے گا عثمان رضہ نے کہا کہ اللہ تعالی کی قسم ہے کہ مینے دیکہا کہ اللہ تعالی نے ہمارے ہاتونسے اُن لوگون کو ذبح کرایا۔

ابونعیم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوجہل نے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہ زعم کرتے ہین کہ اگر تم لوگ اون کی اطاعت نہ کروگے تو تم لوگ اون کے ہاتون سے ذبح کئے جاؤگے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین وہ بات کہتا ہون اور تو اے ابوجہل اونہین ذبح ہونے والون مین سے ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین ایسے حال مین ابوجہل کی طرف دیکھا کہ وہ مقتول تھا تو آپ نے فرمایا اے میرے اللہ تعالیٰ تو نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا اوسکو وفا کیا۔

احمد اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس کے طریق سے فاطمہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین قریش مقام حجر مین جمع ہوئے اور آپس مین کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تم لوگون کے پاس سے گذرین تو ہر ایک آدمی ایک اچھی ضرب آپ پر لگادے مینے اس بات کو سنا اور مین اپنے باپ کے پاس آئی اور مینے اس بات کو آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اے میری بیٹی تو چپ رہو پھر آپ مکان سے نکلے اور اون لوگون کے پاس مسجد مین گئے جسوقت اون لوگون نے آپ کو دیکھا تو آپس مین پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہین اور اپنی نگاہین نیچی کرلین اور اون کی ٹھوڑیین اون کے سینون پر لگ گئین اور اپنے بیٹھنے کی جگھون مین ایسے ہوگئے کہ اون کی کونچین کاٹ دی گئین اور آپ کی طرف انھون نے اپنی نگاہ نہ اوٹھائی اور کوئی مرد اون مین سے آپ کی طرف نہ اوٹھا آپ آگے بڑہے یہان تک کہ آپ اون کے سرون پر آکر کھڑے ہوگئے اور آپ نے ایک مٹھی خاک لی اور اوس کو اون لوگون کی طرف پھینکا پھر آپ نے شاہت الوجوہ فرمایا آپ نے جو کنکریان اون کیطرف پھینکی تھین اون مین سے کوئی کنکری کسی مرد کو نہین لگی مگر وہ جنگ بدر مین بحالت کفر قتل کیا گیا۔

شیخین نے جناب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آیا کہ آپ ظل کعبہ مین اپنی چادر مبارک کا تکیہ لگائے ہوئے

تھے اور ہم مسلمانون نے مشرکین سے نہایت شدت اور سختی دیکھی تھی ہم نے کہا
یارسول اللہ کیا ہمارے واسطے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگین گے یہ سن کر آپ
بیٹھ گئے اور آپ کا چہرۂ مبارک اوسوقت سرخ تھا آپ نے یہ فرمایا کہ تم لوگون سے
پہلے یہ تھا کہ لوہے کے کنگھے سے ایک شخص کا گوشت اور پٹھے ہڈی تک نوچے جاتے
تھے مگر یہ ایذا اور تکلیف اوس کو اپنے دین سے نہین پھیرتی تھی اور وہ اپنے دین پر
ثابت رہتا تھا اور ایک کے بیچ سر پر آرا رکھا جاتا اور وہ برابر دو ٹکڑے چیر ڈالا جاتا اوس کو
یہ ایذا دین سے نہین پھیرتی تھی اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس امر دین کو وہ اس طور
سے پورا کرے گا کہ ایک شتر سوار تنہا صنعاء سے حضرموت تک چلا جائیگا وہ کسی سے
خوف نہ کرے گا مگر اللہ تعالیٰ سے دیکھنے راستہ ایسے امن سے ہو جاوین گے کہ کسی تنہا سفر
کرنے والے کو کسی طرح کا خوف اللہ تعالیٰ کے خوف کے سوا نہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ
سے خوف نہ کرے گا مگر مسلمان شخص اور وہ کسی سے نہ ڈریگا۔

بیہقی نے اسرائیل کے طریق سے ابواسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ابوجہل اور ابوسفیان کے پاس سے گذرے وہ دونون بیٹھے ہوئے
تھے ابوجہل نے کہا اے نبی عبد شمس یہ تمہارا نبی ہے ابوسفیان نے کہا یہ تعجب ہے
کہ ہم لوگون مین سے نبی ہو ابوجہل نے کہا کہ مین تعجب کرتا ہون کہ ایک لڑکا بوڑھون
کے درمیان سے ظہور کرے کہ وہ نبی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان باتون کو سن
رہے تھے آپ اون کے پاس آئے اور اون سے فرمایا اے ابوسفیان تو نے اللہ تعالیٰ
اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر غضب نہین کیا ہے ولیکن تو نے اصل کی حمایت کی ہے
اور اے ابوالحکم تو واللہ تھوڑا ہنسے گا اور بہت روئے گا ابوجہل نے سن کر کہا ای میرے
بھتیجے تو جو وعدہ اپنی نبوت سے کرتا ہے کہ مین تھوڑا ہنسون گا اور بہت روؤن گا
یہ برا وعدہ ہے۔

بزار نے طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین کا ایک گروہ کعبہ کے اطراف مین تہا اور اون مین ابو جہل تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اون کے پاس کہڑے ہوگئے اور آپ نے فرمایا قبحت الوجوہ وہ سب گونگے ہوگئے اون مین سے کوئی آدمی نہ تہا کہ کسی کلمہ کے ساتہہ کلام کرتا اور مین نے ابو جہل کو دیکہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کرتا تہا اور یہ کہتا تہا کہ آپ باز رہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تہے کہ مین تم لوگون سے باز نہ رہونگا یا تم کو قتل کرونگا ابو جہل نے آپ سے کہا کیا آپ ہمارے قتل پر قدرت رکہتے ہین آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی تم کو قتل کرے گا۔

بخاری نے تاریخ مین اور ابو نعیم اور بیہقی نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا اور آپ کا امر مکہ مین ظاہر ہوا تو مین شام کی طرف گیا جبکہ مین مقام بصری مین تہا ایک جماعت نصاری لوگون کی میرے پاس آئی اونہون نے مجہہ سے پوچہا کیا تم حرم کے رہنے والون مین سے ہو مین نے کہا ہان اونہون نے کہا کیا تم اوس شخص کو پہچانتے ہو کہ تم لوگون مین اوس نے نبوت کا دعوی کیا ہے مینے کہا ہان پہچانتا ہون اونہون نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجہہ کو اپنے دیر مین لے گئے اوس مین تصویرین تہین اونہون نے مجہہ سے کہا تم دیکہو کیا تم اوس نبی کی صورت کو دیکہتے ہو جو تم لوگون مین مبعوث ہوا ہے مینے نظر کی آپ کی صورت مین نے نہین دیکہی مینے اون سے کہا کہ مین اوس نبی کی صورت نہین دیکہتا ہون وہ لوگ مجہکو اوس دیر سے ایسے دیر مین لے گئے جو اوس سے اکبر تہا یکایک مینے دیکہا کہ اوس بڑے دیر مین اوس دیر سے کثیر صورتین اور تصویرین ہین اونہون نے مجہہ سے کہا تم نظر کرو کیا تم اوس نبی کی صورت کو دیکہتے ہو مینے نظر کی یکایک مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور صورت کو دیکہا اور یکایک مینے حضرت ابوبکر صدیق کی صفت اور صورت

کو دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے اونہون نے مجھسے
پوچھا کیا تم اوس نبی کی صفت کو دیکھتے ہو مینے کہا ہان دیکھتا ہون اونہون نے مجھ سے پوچھا
کیا وہ یہ ہے اور اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کی طرف اشارا کیا مینے کہا
اے میرے اللہ بیشک مین گواہی دیتا ہون کہ وہ وہی ہین اونہون نے مجھ سے پوچھا
کیا تم اوس شخص کو پہچانتے ہو جو آپ کے پیچھے کھڑا ہے مینے کہا ہان پہچانتا ہون اون
نصاری نے مجھ سے کہا کہ ہم شہادت دیتے کہ یہ تمہارا صاحب ہے اور یہ شخص اوسکا اوس
کے بعد خلیفہ ہے۔

طبرانی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے جبیر ابن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ایذا دیتے تھے مین اس کو مکروہ سمجھتا تھا جبکہ مینے
یہ گمان کر لیا کہ قریش آپ کو قتل کر ڈالینگے مین اپنی جا سے چلا گیا یہان تک کہ دیرون
مین سے ایک دیر مین پہونچا اہل دیر اپنے سردار کے پاس گئے اور اوس کو خبر کی پھر وہ
مجھ کو اپنے صاحب کے پاس لے گئے جبیر نے صورت کے قصہ کو ذکر کیا اور کہا جبکہ مینے
آنحضرت صلعم کی صورت مبارک دیکھی مینے کہا کہ مینے کوئی شے کسی شے کے ساتھ
اشبہ اس صورت سے نہین دیکھی گویا آپ کے قد مبارک کا طول اور دونون شانون کے
درمیان جو فاصلہ تھا وہ دیکھ اوسنے مجھ سے پوچھا کیا تم یہ خوف کرتے ہو کہ لوگ آپ کو قتل
کر ڈالین گے مین نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ وہ آپ کے قتل سے فارغ ہو گئے ہونگے
اوس نے کہا واللہ وہ لوگ اوس نبی کو قتل نہ کرین گے اور جو شخص اوس کے قتل کا
ارادہ کرے گا وہ قتل کیا جاے گا اور آپ نبی ہین اور اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور غلبہ دیگا۔

طبرانی نے تیسری وجہ سے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین تجارت
کے واسطے شام کی طرف گیا جبکہ مین شام کے قریب تھا ایک مرد اہل کتاب سے مجھسے
ملا اور اوس نے مجھ سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی ایسا مرد ہے جس نے نبوت کا

دعویٰ کیا ہے مین نے کہا ہان ہے اوس نے مجھ سے پوچھا جس وقت تم اوس نبی کی صورت دیکھو گے کیا تم اوس کو پہچان لوگے مینے کہا بیشک مین پہچان لون گا اس مرد نے مجھ کو اوس گھر مین داخل کیا جس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت تھی ہم وہ صورت دیکھ رہے تھے کہ یکایک ایک مرد اونہین لوگون مین سے ہمارے پاس آیا اور اوس نے ہم سے پوچھا کس شغل مین تم لوگ ہو ہم نے اوس کو خبر کی وہ مرد ہمکو اپنے مکان کی طرف لے گیا جس گھڑی مین اوس کے مکان مین داخل ہوا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک دیکھی اور یکایک مین نے دیکھا کہ ایک مرد آپکے پیچھے کھڑا ہے مینے پوچھا یہ کون مرد ہے کہ آنحضرت صلعم کے پیچھے کھڑا ہے اوس نے کہا کہ یہ نبی نہین ہے اگر آنحضرت کے بعد کوئی نبی ہوتا تو یہی شخص نبی ہوتا اس لئے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہین ہے اور یہ شخص آپ کے بعد آپ کا خلیفہ ہے یکایک مینے حضرت ابوبکر الصدیق رضؓ کی صفت دیکھی۔

یہ باب اس آیت کے بیان مین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی گالیون کو آپ سے پھیر دیا تھا

بخاری۔ نے ابو ہریرہ رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم تعجب نہ کروگے کہ کیونکر اللہ تعالیٰ قریش کی گالیون اور لعنت کو مجھ سے پھیر دیتا ہے وہ لوگ اوس شخص کو گالیان دیتے ہین جو برائی کے لایق ہوا اور وہ لوگ اوس کو لعنت کرتے ہین جو مذموم ہوا اور مین محمد ہون۔

یہ باب اللہ تعالی کے اس قول کفیناک المستھزئین کے بیان مین ہی اور اُن آیات کی بیان مین ہی کہ اس باب مین ظاہر ہوئی ہین

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالی کے قول کفیناک من المستھزئین مین روایت کی ہے کہا ہے کہ استہزا کرنے والے لوگون مین ولید بن مغیرہ اور اسود ابن عبد یغوث اور اسود بن المطلب اور حارث بن عیطل السہمی اور عاص بن وائل تہا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے آپ نے اون سے شکایت کی اور ولید کو تبلایا جبریل علیہ السلام نے ولید کی شاہ رگ کی طرف اشارہ کیا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا تمنے کیا کیا اونہون نے آپ سے کہا کہ مین نے اوسکو کفایت کی پہر آپ نے اسود بن المطلب کو جبریل علیہ السلام کو دکہلایا جبریل علیہ السلام نے اسود بن المطلب کی آنکہون کی طرف اشارہ کیا آپ نے اون سے پوچہا تم نے کیا کیا جبریل علیہ السلام نے کہا مینے اوسکو کفایت کی پہر آپ نے اسود ابن عبد یغوث کو جبریل علیہ السلام کو دکہلایا جبریل علیہ السلام نے اوس کے سر کی طرف اشارہ کیا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا تم نے کیا کیا اونہون نے کہا مینے اوس کو کفایت کی پہر آپ نے حارث کو جبریل علیہ السلام کو دکہلایا جبریل علیہ السلام نے اوس کے پیٹ کی طرف اشارا کیا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا تم نے کیا کیا اونہون نے کہا مینے اوس کو کفایت کی اور عاص آپ کے پاس سے گذرا جبریل علیہ السلام نے اُس کے پاون کے تلوے کی طرف اشارہ کیا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا تم نے کیا کیا اونہون نے کہا مین نے اوسکو کفایت کی ان لوگون کا یہ واقعہ ہوا کہ ولید کی طرف سے بنی خزاعہ کا ایک مرد گذرا وہ اپنے تیر کو پر لگا رہا تہا وہ تیر ولید کی شاہ رگ مین لگا اوسکی شاہ رگ کو تیر نے قطع کر ڈالا اور اسود بن المطلب درخت سمرہ کے نیچے اُترا اور یہ کہنے لگا اے میری بیٹو کیا مجہ سے تم دفع نہ کرو گے اُس کے

بیٹون نے پوچھا ہم کس شئے کو دفع کرین ہم کچھ شئے نہین دیکھتے ہین وہ یہ کہتا تھا کہ مین ہلاک ہوگیا وہ شئے یہ ہے میری آنکھون مین کانٹا چبھہ گیا وہ یہی کہتا تھا یہان تک کہ اوس کی دونون آنکھین اندہی ہوگئین اور اسود بن عبد یغوث کے سر مین زخم پیدا ہوگئے وہ اون زخمون سے مرگیا حارث کے پیٹ مین زرد پانی پیدا ہوگیا یہان تک کہ اوسکے منھہ سے وہ پانی نکلا وہ اوس سے مرگیا عاص طایف کی طرف گدہے پر سوار ہوکر گیا اور شبرقہ جو قسم نبات خار دار سے ہے اور اوس کو ملک حجاز مین کہاتے ہین اوس مین وہ اُترا اوس کے تلوے مین شبرقہ کا ایک کانٹا چبھہ گیا اور اوس کانٹے نے اوس کو مار ڈالا (شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین کہ) اس حدیث کے ابن عباس اور اون کے سوا اورون سے بہت طرق ہین مین اون طرق کو (تفسیر مسند) مین لایا ہون

یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولہب کے بیٹے پر بددعا کی تھی اور وہ ہلاک ہوگیا

بیہقی اور ابونعیم نے ابو نوفل بن ابو عقرب کے طریق سے ابو نوفل نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ لہب بن ابی لہب سامنے سے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن کر فرمایا اللھم سلط علیہ کلبک راوی نے کہا کہ ابولہب شام کی طرف پارچہ لیجایا کرتا اور اپنے بیٹے کو اپنے وکیلون اور اپنے غلامون کے ساتھہ بہیجا کرتا تہا اور ابولہب یہ کہتا تہا کہ مین اپنے اس بیٹے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے خوف کرتا ہون اون لوگون نے ابولہب کے ساتھہ معاہدہ کیا کہ ہم اوس کی حفاظت کرین گے جس وقت وہ منزل پر اُترتے تو ابولہب کے بیٹے کو ٹھیرنے کے مکان کی دیوار سے چمٹا دیتے اور اوس پر کپڑے اور سامان ڈہانپ دیتے تھے اون ہمراہیون نے ابولہب کے بیٹے کے ساتھ ایک زمانہ تک ایسا عمل کیا ایک درندہ

آیا اور اوس نے اوسکو پھاڑا اور قتل کر ڈالا یہ خبر ابولہب کو پہونچی تو اوس نے لوگون سے کہا کیا مین نے تم سے نہین کہا تھا کہ مجھکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اوس پر خوف ہے۔

بیہقی نے قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ عتبہ بن ابی لہب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غلبہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک درندہ کو اس پر مسلط کرے عتبہ قریش کی ایک جماعت کے ساتھ سفر کو نکلا یہانتک کہ شام کے ایک مکان مین جس کا نام زرقاء تھا رات کو سب اُترے ایک شیر اون لوگون کی طرف پھرتا ہوا آیا عتبہ نے یا ویل امی کہکر کہا واللہ وہ شیر مجھ کو کھانے والا ہے جیسے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر بد دعا کی ہے محمد نے مجھ کو قتل کر ڈالا اور وہ مکہ مین ہین اور مین ملک شام مین ہون شیر اوس پر قوم کے درمیان دوڑا اور عتبہ کے سر کو پکڑ لیا اور دانتون سے جیسا پکڑنا چاہیے تھا پکڑ لیا اور اسکو مار ڈالا۔

بیہقی نے عروہ رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ شیر جسوقت اون لوگون کے پاس گردش کرنے لگا اوس رات کو اون لوگون کے پاس سے پلٹ کے چلا گیا وہ لوگ کھڑے ہوئے اور اونہون نے عتبہ کو اپنے بیچ مین کر لیا پھر شیر سامنے سے آیا اور اُن لوگون پر قدم رکھتا ہوا آیا یہان تک کہ عتبہ کا سر اوس نے پکڑ لیا اور چاب ڈالا

ابو نعیم اور ابن عساکر نے عروہ رضہ کے طریق سے ہبار بن الاسود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابولہب اور اوس کے بیٹے عتبہ نے ملک شام کی طرف سامان لیجانے کی تیاری کی اور مین نے بھی اون دونون کے ساتھ سامان لیجانے کی تیاری کی ابولہب کے بیٹے نے کہا کہ مین محمد صلعم کے پاس ضرور جاؤنگا اور اوس کے رب کے معاملہ مین ضرور ایذا پہونچاؤنگا وہ گیا یہان تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد ہو کفر بالذی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے سن کر یہ دعا مانگی اللھم ابعث علیہ کلبا من کلابک پہر وہ پلٹ کر چلا گیا اوس کے
باپ نے اوس سے پوچہا اے میرے بیٹے تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہا اور
اونہون نے تجہہ سے کیا کہا اوس نے اپنے باپ کو خبر کی ابو لہب نے سن کر کہا اے
میرے بیٹے محمد صلعم نے تجہہ پر جو بد دعا کی ہے مجہہ کو اون کی دعا سے تجہہ پر خوف ہوتا ہے
راوی نے کہا ہم چلے گئے یہان تک کہ ہم مقام سراۃ مین اُترے سراۃ شیرون کی جگہہ
ہے ہم سے ابو لہب نے کہا کہ تم لوگون نے میرے سن کو اور میرے حق کو پہچان لیا ہے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بیٹے پر بد دعا کی ہے مین اُس دعا سے اوس پر خوفناک
ہون تم لوگ اپنے سامان کو اِس صومعہ مین جمع کر لو پہر میرے بیٹے کے واسطے اوس پر
فرش بچہا دو پہر اوس کے اطراف مین تم لوگ اپنے بستر بچہا دو ہم نے ویسے ہی کیا اور
سامان پر رات کو ابو لہب کا بیٹا رہا اور ہم اوس کے اطراف مین تہے رات مین شیر آیا
اور اوس نے ہمارے مُنہ سونگہے جبکہ شیر نے اوس شئے کو نہ پایا جس کے پکڑنے کا
وہ ارادہ کرتا تہا اوس نے جست کی یکایک وہ شیر سامان کے اوپر تہا اوس نے
عتبہ کا مُنہ سونگہا پہر اوس نے اوس کو چابنے کے طور پر چاب ڈالا اور اوس کا سر ٹکڑے
ٹکڑے ہو گیا شیر چلا گیا ابو لہب نے کہا واللہ مینے پہچانا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا
فوت نہ ہوگی اور اسی حدیث کی ابن اسحاق اور ابو نعیم نے دوسرے طرق سے مرسل طور پر محمد
بن کعب القرظی وغیرہ سے روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ احسان ابن ثابت نے اِس باب مین یہ اشعار کہے ہین ؎

سائل بنی الاشقران جئتھم		ماکان ابناء ابی واسع	

پوچہہ تو بنی الاشقر سے اگر تو اونکے پاس آوے یہ پوچہہ کہ ابی واسع کی کیا خبر ہے ؎

لا وسع اللہ لہ قبرہ رسھم بنی جدہ ثابت		بل ضیق اللہ علی القاطع یدعوالی نور لہ ساطع	

اللہ تعالی ابو واسع کی قبر کو فراخ نہ کرے بلکہ اللہ تعالی اوس کی قبر کو تنگ کر دے کہ وہ اوس نبی کے رحم

کا قاطع تہا جس نبی کی کوشش امر دین مین ثابت ہے اور وہ نبی اپنے ایسے نور کی طرف بلاتا ہے جو بلند ہو رہا ہے ؎

اسبل بالحجر بتکذیبہ — دون قریش نهزة القادع

مقام حجر مین ابو واسع نے اوس نبی کی تکذیب مین کلام کی کثرت کی ؎

فاستوجب الدعوة منہ بما — بین للناظر والسامع

سو اوس نبی کی طرف سے دعا کرنا واجب ہوا اوس شی کے ساتہہ کہ وہ دیکھنے والے اور سننے والے کیواسطے ظاہر ہوئی ؎

ان سلط اللہ بہ کلبہ — یمشی ہوینا مشیة الخادع

وہ دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ابو واسع پر اپنے ایک درندہ کو مسلط کردے وہ درندہ آہستہ آہستہ اس طور پر چلتا تہا جیسے دہوکہ دینے والا چلتا ہے ؎

حتی اتاہ وسط اصحابہ — وقد علتهم سنة الهاجع

یہان تک کہ وہ درندہ ابو واسع کے پاس اوسکے اصحاب کے درمیان آیا ابو واسع کے اصحاب پر اوس وقت نیند غالب ہوگئی تہی ؎

فالتقم الراس بیافوخہ — والنحر منہ فغرة الجائع

اوس درندہ نے ابو واسع کے سر کو مع تالو کے لقمہ کرلیا اور اوسکے گلے کو ایسی حالت مین کہ وہ درندہ بہوکہ کی شکل منہ کہولے ہوئے تہا۔

ابو نعیم نے طاوس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ والنجم اذا ہوی پڑہی عتبہ بن ابو لہب نے کہا کفرت برب النجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے درندون مین سے ایک درندہ کو تجہپر مسلط کرے گا عتبہ اپنے اصحاب کے ساتہہ شام کی طرف گیا شیر نے آواز دی ڈر سے عتبہ کے شانے کانپنے لگے لوگون نے اوس سے پوچہا کس شئے سے تو کانپتا ہے واللہ ہم اور تو نہین ہین مگر برابر عتبہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہپر بددعا کی ہے واللہ محمد صلعم سے زیادہ صادق کسی صاحب لہجہ پر اس آسمان نے سایہ نہین ڈالا ہے (یعنی

آسمان کے نیچے جتنے باتین کرنے والے اشخاص ہین اون سب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ صادق ہین پہر لوگون نے عشا کا کہانا رکہا عتبہ نے اپنا ہاتھ کہانے مین نہین ڈالا جبکہ نیند آئی تو اون لوگون نے اطراف مین اپنے سامان سے احاطہ کیا اور عتبہ کو اپنے درمیان لے لیا اور سو گئے شیر آیا آہستہ چلتا تہا اور ہر ایک مرد کے سر کو سونگہتا تہا یہان تک کہ عتبہ کے پاس پہنچا اور اوس کے سر کو پکڑنے کے طور پر دانتون سے پکڑ لیا عتبہ خواب سے چونک پڑا اور وہ آخر زمین مین تہا اور وہ یہ کہتا تہا کیا مین نے تم لوگون سے نہین کہا تہا کہ محمد صلعم اصدق الناس ہین اور مر گیا۔

ابو نعیم نے ابو الضحی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو لہب کے بیٹے نے کہا کہ جس نے والنجم اذا ہوی کہا ہے مین اوس سے منکر ہون (یعنی اللہ تعالی سے مجہہ کو انکار ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب مین اللہ تعالی اپنے درندون مین سے ایک درندہ عتبہ کی طرف بہیجےگا یہ خبر عتبہ کے باپ کو پہونچی تو اوس نے اپنے اصحاب کو وصیت کی کہ جس وقت تم لوگ کسی منزل پر اترو تو عتبہ کو اپنے بیچ مین رکہیو اونہون نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ جسوقت ایک رات تہی تو اللہ تعالی نے اوسکے پاس ایک درندہ بہیجدیا اوسنے اوسکو قتل کر ڈالا۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کیواسطے قحط سالی کی دعا کی تہی

شیخین نے ابن مسعود رضہ سے یہ روایت کی ہے کہا ہے جبکہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور اسلام کے قبول کرنے سے دیر کی تو آپ نے یہ دعا مانگی اللہم اعنی علیہم بسبع کسبع یوسف وہ قحط سالی مین مبتلا ہو گئے وہ قحط سالی قریش کی ہر ایک شے کو لے گئی اور وہ خوار ہو گئے یہان تک کہ اونہون نے مردار اور مردہ جانورون کو کہایا یہان تک اون کی قحط سالی کی نوبت پہونچی کہ اونمین کا ہر ایک آدمی اپنے اور آسمان کے درمیان بہوک سے دہوئین

کی ہیئت کی مثل دیکھتا تہا پہر اونہون نے یہ دعا کی ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ اگر ہم عذاب کو اون سے دفع کردین گے تو وہ پہر ویسے ہی ہو جاوینگے اور کفر کرینگے وہ عذاب اون کا دفع کیا گیا پہر وہ ویسے ہی کافر ہو گئے جیسے پہلے کافر تہے پہر اونسے جنگ بدر مین انتقام لیا گیا اللہ تعالی کا وہ قول اونکے حق مین یہ ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین اللہ تعالی کے قول یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ انا منتقمون تک۔

بیہقی نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون سے ادبار کو ملاحظہ فرمایا تو آپ نے یہ دعا کی اللہم سبع کسبع یوسف اونکو قحط سالی نے لے لیا یہان تک اون کی نوبت پہونچی کہ اونہون نے مردہ جانورون اور چمڑے اور ہڈیون تک کو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابو سفیان اور دوسرے آدمی مکہ کے آئے اور اونہون نے کہا اے محمد آپ یہ زعم کرتے ہین کہ مین رحمت کرکے مبعوث کیا گیا ہون اور آپ کی قوم ہلاک ہو گئی آپ اون کی بہتری کے واسطے اللہ تعالی سے دعا فرماوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی وہ بارش سے سیراب کئے گئے اور سات برس تک برابر پانی برسا لوگون نے مینہ کی کثرت کی شکایت کی آنحضرت صلعم نے یہ دعا کی اللہم حوالینا لا علینا ابر آپ کے سر پر سے چلا گیا اور اطراف کے لوگ سیراب ہوئے راوی نے کہا کہ دخان کی آیت گذر گئی کہ وہ بہوک تہی کہ اوس سے قریش کو مصیبت پہونچی تہی اور روم کی آیت اور بطش کبریٰ اور انشقاق قمر کی آیت بہی گذر چکی ہے۔

شیخین نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ پانچ چیزین گذر چکی ہین لزام اور روم اور دخان اور بطشۃ اور قمر بیہقی نے کہا ہے کہ ان چیزون کے ساتھ مراد یہ ہے کہ یہ آیات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پائی گئی ہین جیسے کہ آپ نے ان آنیون کے وجود سے پہلے ان کی خبر دی تہی۔

نسائی اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو سفیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد مین آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہون
آپ رحم فرماوین ہم نے علھز تک کہایا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولقد اخذناہم بالعذاب
فما استکانوا لربہم وما یتضرعون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی یہان تک کہ اللہ تعالیٰ نے
اون سے عذاب کو دفع کردیا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ ابوسفیان کے قصہ مین وہ امر روایت کیا گیا
ہے جو اوس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ہجرت کے بعد تھا اور شاید یہ امر دو بار واقع ہوا ہو کہ دو بار
عذاب قحط نازل ہوا ہو۔

یہ باب اوس عورت کے بیان مین ہے کہ مسلمان عورتون مین سے تھی اور نابینا ہوگئی تھی اور اوسکی بینائی اُسکو پھیر دیگئی تھی

بیہقی نے عروہ رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق رضہ نے اون آدمیون مین سے سات
کو آزاد کیا تھا جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ مین کفار کے ہاتھ سے عذاب دئے جاتے تھے اونمین سے
ایک عورت زنیرہ تھی کہ اوس کی بینائی جاتی رہی تھی اور اون لوگون مین سے تھی کہ اللہ تعالیٰ کے
معاملہ مین عذاب دئے جاتے تھے اوس نے مشرکین کی ہر ایک بات سے انکار کیا مگر اسلام
کو نہ چھوڑا مشرکین نے کہا کہ اس عورت کی بینائی کو صدمہ نہین پہونچا یا مگر لات اور عزیٰ نے اُس
عورت نے مشرکین سے کہا واللہ ہرگز ایسا نہین ہے اللہ تعالیٰ نے اُسکی بینائی اُسکو پھیر دی۔

یہ باب اون آیات کی بیان مین ہے کہ ملک حبشہ کی ہجرت مین واقع ہوئی ہین

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جعفر بن ابوطالب مسلمانون کے ایک
گروہ مین اپنے دین کے ساتھہ بھاگ کے سرزمین حبشہ کو اسواسطے گئے کہ اپنے دین سے فتنہ
مین نہ پڑین اور قریش نے عمرو بن العاص اور عمارہ ابن الولید بن مغیرہ کو بھیجا اور قریش نے
ان دونون کو یہ امر کیا کہ جانے مین سرعت کرین وہ دونون جلد گئے اور قریش نے نجاشی حبشہ

کے واسطے ایک گھوڑا اور ایک جبہ دیباج کا بھیجا اور عظماے حبشہ کے واسطے ہدئے بھیجے جبکہ
یہ دونون نجاشی کے پاس آئے تو نجاشی نے قریش کے ہدیون کو قبول کیا اور اوس نے عمرو
بن العاص کو اپنے تخت پر بٹھلایا عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم لوگون مین سے کم عقل جو لوگ
ہین وہ آپ کی سرزمین مین ہین وہ آپ کے دین پر نہین ہین اور نہ وہ ہمارے دین پر ہین اون
کو ہمارے حوالہ کر دیجئے عظماے حبشہ نے کہا کہ سچ کہتے ہین وہ لوگ حبشہ مین ہین اون کو
انہین دے دیجئے نجاشی نے کہا نہین واللہ مین اون کو نہ دونگا یہانتک کہ مین اون سے
باتین کرونگا اور مین یہ جان لونگا کہ وہ کس شے پر ہین یہ سنکر عمرو بن العاص نے کہا کہ وہ لوگ
اوس مرد کے اصحاب ہین کہ اوس نے ہم لوگون مین خروج کیا ہے مین آپ کو ایسی چیزون سے
خبر دونگا کہ اون سے اون لوگون کی سفاہت کو آپ پہچان لینگے اور یہ پہچان لینگے کہ وہ
خلاف حق پر ہین وہ لوگ اس امر کی شہادت نہین دیتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے فرزند
ہین اور جسوقت آپ کے پاس وہ آئینگے تو آپ کو سجدہ نہ کرینگے جیسے کہ لوگ آپ کی
سلطنت مین آتے ہین اور وہ آپ کو سجدہ کرتے ہین یہ سنکر نجاشی نے کسی کو جعفرؓ سے اور
اون کے اصحاب کے پاس بھیجا اور نجاشی نے اسوقت عمرو بن العاص کو اپنے تخت پر بٹھلایا
تھا جعفرؓ اور اون کے اصحاب نے نجاشی کو سجدہ نہین کیا اور سلام کے ساتھ اوس کی تعظیم
کی عمرو بن العاص اور عمارہ دونون نے کہا کیا ہم نے آپ کو اس قوم کی خبر نہین دی تھی نجاشی
نے کہا اے گروہ کیا تم مجھہ سے باتین نہ کروگے تمکو کیا ہوا ہے کہ تم میری تعظیم جیسے میرے پاس
تمہاری قوم کے آنے والے کرتے ہین کیون نہین کرتے ہو تم لوگ مجھہ کو خبر کرو کہ تم حضرت عیسیٰ
بن مریم علیہما السلام کے حق مین کیا کہتے ہو اور تمہارا دین کیا ہے کیا تم لوگ نصاریٰ ہو اونھون نے
کہا ہم نصاریٰ نہین ہین نجاشی نے پوچھا کیا تم لوگ یہود ہو اونھون نے کہا ہم یہود نہین ہین
نجاشی نے پوچھا کیا تم لوگ اپنی قوم کے دین پر ہو اونھون نے کہا ہم اپنی قوم کے دین پر بھی
نہین ہین نجاشی نے پوچھا تمہارا کیا دین ہے اونھون نے کہا ہمارا دین اسلام ہے نجاشی نے

پوچھا اسلام کیا شے ہے اونہون نے کہا کہ ہم اوس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہین جو ایک ہے
اور اوس کا کوئی شریک نہین ہے اور اوسکے ساتھہ کسی شے کو ہم شریک نہین کرتے نجاشی نے
پوچھا یہ اسلام کون شخص تمہارے پاس لایا ہے اونہون نے کہا کہ اس دین کو ایک ایسا مرد لایا
ہے کہ وہ ہماری ذات مین سے ہے ہم نے اوس مرد کی ذات اور نسب کو پہچان لیا ہے اللہ تعالیٰ
نے اوس کو ہماری طرف اوس شان سے بہیجا ہے جیسے رسولون کو اللہ تعالیٰ نے اون لوگون
کی طرف بہیجا تہا جو ہم سے پہلے تہے ہمکو اوس نے والدین کے ساتھہ نیکی کرنے اور صدقہ دینے اور
وفاے عہد اور اداے امانت کیواسطے امر کیا ہے اور ہم کو اس امر سے ممانعت کی ہے کہ ہم بتون کی
عبادت کرین اور ہم کو یہ امر کیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ واحد کی عبادت کرین اور اللہ تعالیٰ کے ساتھہ کسی
شے کو شریک نہ کرین ہم نے اوس رسول کی تصدیق کی ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو پہچانا
ہے اور ہمکو یہ علم ہو گیا ہے کہ جو شے وہ رسول لایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے لایا ہے جبکہ ہمنے
یہ امور کئے تو ہماری قوم نے ہم سے عداوت کی اور اوس نبی صادق سے عداوت کی اور اوسکی
تکذیب کی اور اوس کے قتل کا ارادہ کیا اور ہم سے بتون کی عبادت کے واسطے ارادہ کیا ہم اپنے
دین اور خونون کے ساتھہ اپنی قوم سے بہاگ کے آپ کے پاس آئے ہین نجاشی نے سن کر کہا
واللہ اگر یہ امر ظاہر ہوا ہے تو اوس چراغ سے ہوا ہے جس سے موسیٰ علیہ السلام کا امر ظاہر ہوا ہے
جعفر رضہ نے کہا کہ تحیہ اور تعظیم جو ہے ہمارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوس کی ہمکو خبر دی
ہے کہ اہل جنت کا تحیہ السلام ہے ہمکو اس کے ساتھہ امر کیا ہے ہم نے آپ کا تحیہ اوس شے سے
کیا جو ہم لوگون مین کا بعض بعض کے واسطے کرتا ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام جو ہین وہ اللہ تعالیٰ
کے بندے اور رسول ہین اور اللہ تعالیٰ کا وہ کلمہ ہین کہ مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا گیا تہا اور
عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہین اور عذراء بتول کے فرزند ہین یہ سن کر نجاشی نے اپنا ہاتہہ زمین
کی طرف جہکایا اور زمین پر سے ایک لکڑی لی اور کہا کہ واللہ ابن مریم عم نے اس امر پر اس لکڑی کی
وزن کو زیادہ نہین کیا عظماے حبشہ نے سن کر کہا واللہ اگر اہل حبشہ یہ بات سن لین گے تو آپ کو

سلطنت سے معزول کردین گے نجاشی نے کہا واللہ غیراس بات کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے حق مین مین کبھی نہ کہون گا پھر نجاشی نے کہا کہ عمرو بن العاص کا ہدیہ اِس کی طرف پلٹا دو واللہ
اگراس باب مین وہ لوگ مجھہ کو سونے کا پہاڑ رشوت دین گے تو مین اوس کو قبول نہ کرون گا
نجاشی نے جعفر اور اون کے اصحاب سے کہا کہ تم لوگ ٹھیرے رہو تم کو امن ہے اور جو شخص تم
رزق سے اون کے احوال کی اصلاح کرتی اوس کے واسطے نجاشی نے امر کیا اور یہ کہا کہ جو شخص
اِس گروہ کی طرف ایذا رسانی کی نظر سے نظر کرے گا وہ میری نافرمانی کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے
عمرو بن العاص اور عمارہ کے درمیان قبل اِس کے کہ وہ دونون نجاشی کے پاس جاوین سفر
مین عداوت ڈالدی تہی پھر اون دونون نے آپس مین جسوقت وہ نجاشی کے پاس آئے تہے
صلح کرلی تہی تاکہ جس حاجت کے واسطے وہ نکلے ہین اوس کو پاوین اون کی حاجت مسلمانون
کا طلب کرنا تہا جبکہ اون دونون کو یہ بات حاصل نہ ہوئی تو وہ دونون جس عداوت پر تہے اُس
سے سخت عداوت کے ساتہہ نجاشی کے پاس سے نکلے عمرو بن العاص نے عمارہ کے ساتھہ
مکر کیا اور اوس سے کہا اے عمارہ تو خوبصورت مرد ہے تو نجاشی کی عورت کے پاس جا جس
وقت اوس کا شوہر اوسکے پاس سے چلا جاوے تو تو اوس سے باتین کر تیرا اوس سے باتین
کرنا ہماری حاجت کے واسطے عون ہوگا یعنی اوس سے نفع پہونچے گا یا وہ مسلمانون کے سپرد
کرانے مین سعی کرے گی عمارہ نے نجاشی کی عورت سے خط وکتابت کی یہان تک کہ اُسکے
پاس داخل ہوگیا جبکہ عمارہ اوسکے پاس داخل ہوا عمرو نجاشی کے پاس گیا اور اوس سے اُس
نے کہا کہ میرا ہمراہی عورتون کے ساتہہ مصاحبت رکھتا ہے اور وہ تیری عورت کا ارادہ رکھتا
ہے مجھکو اِس بات کا علم ہے یہ سُن کر نجاشی نے کسی کو دیکھنے کی واسطے بہیجا اوس نے یکایک
عمارہ کو نجاشی کی عورت کے پاس موجود دیکھا نجاشی نے عمارہ کے واسطے حکم دیا اوس کے
احلیل مین ہوا بہر دی گئی پہر عمارہ دریا کے ایک جزیرہ مین ڈالدیا گیا وہ مجنون ہوگیا اور وحشیون
کے ساتہہ وحشی بن گیا اور عمرو مکہ کی طرف پلٹ کے آیا اللہ تعالیٰ نے اوس کے ہمراہی کو ہلاک

کیا اور اوس کے سفر کو تباہ کیا اور اوس کی حاجت کو منع کیا اور اسی حدیث کی مثل طرق موصولہ سے ابن مسعود اور ابو موسیٰ اور ام سلمہ رضہ سے وارد ہوا ہے۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے جو صحیفہ کے قصہ مین واقع ہوئی ہین

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین جس شدت پر تہے اوس سے زیادہ اونہون نے مسلمانون پر شدت کی یہان تک کہ مسلمانون کو نہایت مشقت اور سختی پہونچی اور اون پر سخت بلا آئی یہ اوس وقت ہوا کہ مسلمان لوگ ہجرت کر کے نجاشی کے پاس گئے تہے اور مشرکین کو یہ خبر پہونچی تہی کہ نجاشی نے مسلمانون کا اکرام کیا تہا قریش لوگ اس امر پر متفق ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علانیہ طور سے قتل کر ڈالین جبکہ ابو طالب نے قوم کے عمل کو دیکہا تو بنی عبد المطلب کو جمع کیا اور اون کو امر کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شعب مین داخل کر لین اور جن لوگون نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا ہے آپ کو اون سے بچاوین اس امر پر مسلمان اور کافر اون کے متفق ہو گئے جبکہ قریش نے یہ امر پہچان لیا کہ قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا ہے تو وہ جمع ہو گئے اور اپنے امر مین یہ اتفاق کر لیا کہ اون کو اپنے پاس نہ بہٹلاوین اور اون سے بیع وغیرہ نہ کرین اور اون کو اپنے مکانون مین نہ آنے دین یہان تک کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کے واسطے حوالہ کر دین اور قریش نے اون کے ساتہہ مکر کرنے مین ایک صحیفہ لکہا اور عہد اور مواثیق لکہے کہ بنی ہاشم سے کبہی صلح کو قبول نہ کرین گے یہان تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ قتل کے واسطے کر دین گے بنو ہاشم اپنے شعب مین تین سال تک ٹہیرے رہے اور بنی ہاشم پر سخت بلا اور مشقت رہی اور اون لوگون نے بنی ہاشم سے بازار قطع کر دئے وہ لوگ غلہ کو نہین چہوڑتے تہے کہ مکہ مین آوے اور کوئی ربیع کی شے نہین ہوتی تہی مگر وہ اوس کی طرف پہلے پہونچ جاتے اور اوس کو خرید کر لیتے تہے جبکہ نفیسر

سال کا آغاز تہا تو بنی عبد مناف اور بنی قصی اور اون کے سوا جو مرد قریش مین سے تہے اور اون کو بنی ہاشم کی عورتون نے جنا تہا اونہون نے آپس مین ایک دوسرے کو ملامت کی اور اونہون نے اِس امر کو دیکہا کہ اون لوگون نے قطع رحم کیا اور حق کو حقیر سمجہا اون لوگون نے غدر اور برارت سے جو عہد کیا تہا اوس عہد کے توڑنے پر اِن لوگون نے رات مین اتفاق کیا۔ اور جو صحیفہ کہ قریش نے لکہا تہا اللہ تعالیٰ نے اوس پر دیمک کو بہیجدیا جو کچہہ عہد اور میثاق اوس صحیفہ مین تہا اوس کو دیمک نے چاٹ لیا وہ صحیفہ مکان کی چہت مین لٹک رہا تہا دیمک نے اوس صحیفہ مین اللہ تعالیٰ کا کوئی نام نہ چہوڑا مگر اسماے حسنہ چہوڑ دئے اور شرک اور ظلم اور قطع رحم کی قسم سے جو باتین لکہی تہین وہ باقی رہ گئین اور اللہ تعالیٰ نے جو امر اوس صحیفہ کی ساتہہ کیا تہا اوس سے اپنے رسول کو مطلع فرمادیا اِس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سے ذکر کیا ابو طالب نے سن کر کہا قسم ہے ثاقب کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے جہوٹ نہین کہا ابو طالب بنی عبد المطلب کی ایک جماعت کو لے کر گئے یہان تک کہ مسجد مین آئے اور مسجد اوسوقت قریش سے بہری ہوئی تہی جبکہ قریش نے اون کو جماعت کے ساتہہ قصد کرنے والا دیکہا اونہون نے اس امر کو منکر سمجہا اور یہ گمان کیا کہ وہ لوگ شدت بلا کی وجہہ سے نکل کے ہمارے پاس آئے ہین اور وہ اسواسطے آئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ کردین آنے کے بعد ابو طالب نے گفتگو کی اور کہا کہ بہت سے امور تمہارے درمیان پیدا ہوئے ہین ہم اون امور کو تم سے ذکر نہین کرتے ہین جس صحیفہ مین تم نے معاہدہ کیا ہے اوس کو لیکر آؤ شاید وہ صحیفہ ہمارے اور تمہارے درمیان صلح کا سبب ہوجائے ابو طالب نے یہ اون سے خوف سے اسواسطے کہا تہا کہ ایسا نہو کہ وہ صحیفہ کے لانے سے پہلے صحیفہ کو دیکہہ لین وہ لوگ اپنا صحیفہ لے آئے اور اوس پر اون کو فخر تہا اور اون کو اِس باب مین کچہہ شک نہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے حوالہ کردئے گئے ہین اونہون نے اوس صحیفہ کو اون کے درمیان مین رکہدیا

ابو طالب نے کہا کہ مین تمہارے پاس اس لئے آیا ہون تاکہ تم کو ایک ایسے امر کی خبر دون کہ
اوس مین تمہارے لئے انصاف ہے تحقیق میرے بھتیجے نے مجھ کو خبر دی ہے اور اوس نے
مجھ سے جھوٹ نہین کہا ہے اللہ تعالیٰ اس صحیفہ سے جو تمہارے ہاتھہ مین ہے بری ہے اور
اللہ تعالیٰ نے اپنا ہر ایک اسم جو صحیفہ مین تہا اوس کو مٹا ڈالا ہے اور اوس مین تمہاری بیوفائی
اور قطع رحم جو تم نے ہمارے ساتھہ کیا ہے اور ظلم سے تم نے ہم پر غلبہ کرنا چاہا ہے اوسکو چھوڑ دیا
ہے جیسے میرے بھتیجے نے کہا ہے اگر وہی بات ہے تو تم لوگ ہوش مین آجاؤ واللہ وہ
کبھی تمہارے حوالہ نہ کیا جائے گا یہان تک کہ ہم سب لوگ مرجاوین گے اور اگر وہ بات جو
میرے بھتیجے نے کہی ہے وہ باطل ہوگی تو ہم اوس کو تمہارے حوالہ کر دین گے تم اوس کو قتل
کر ڈالیو یا اوس کو زندہ رکھیو تم کو اختیار ہے ابو طالب کی یہ گفتگو سنکر اونہون نے کہا کہ ہم اوس
بات پر راضی ہین جو تم نے کہی ہے اونہون نے صحیفہ کو کھولا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
صادق ومصدوق پایا کہ صحیفہ کی خبر آپ نے دی تہی جبکہ قریش نے اوس صحیفہ کو دیکھا اور
ویسے ہی پایا جیسا کہ کہا تہا تو یہ کہا واللہ یہ ہرگز نہین ہے مگر تمہارے صاحب کا سحر جو گروہ کہ
بنی عبد المطلب سے تہا اوس نے کہا کہ کذب اور سحر کے ساتھہ سزاوار ہمارا غیر ہے ہم یہ
خوب جانتے ہین کہ جس امر پر تمنے اتفاق کیا ہے کہ ہمارے ساتھہ تم قطع رحم کرو وہ امر سحر اور فال گوئی
سے زیادہ قریب ہے اور اگر یہ امر نہ ہوتا کہ تم لوگ سحر پر اجتماع نہ کرتے تو تمہارا صحیفہ فاسد نہ ہوتا صحیفہ
تمہارے ہاتھون مین رہا اللہ تعالیٰ نے اپنے نام مبارک کو اوس مین سے مٹا دیا اور جو شئے
تمہاری بغاوت کی تہی اوسکو چھوڑ دیا آیا ہم لوگ جادوگر ہین یا تم لوگ جادوگر ہو اس وقت مین
بنی عبد مناف کے ایک گروہ اور بنی قصی کے گروہ نے کہا کہ ہم سب لوگ اس صحیفہ سے بری
ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے نکلے اور آپ کا گروہ نکلا اور چلے گئے اور آدمیون سے
مخالطت کی ابن سعد نے کہا ہے کہ محمد بن عمر نے ہمکو خبر دی محمد سے حکم بن القاسم نے زکریا
بن عمرو سے زکریا نے قریش کے ایک شیخ سے یہ حدیث کی ہے جبکہ قریش نے صحیفہ کو لکھا

اور تین سال گذر گئے اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اونکے صحیفہ کے امر سے اور اس امر سے اطلاع دی کہ صحیفہ مین جو کچھہ جور اور ظلم کی قسم سے تہا اوس کو دیمک نے کہا لیا اور اوس مین اللہ تعالی کا جو کچھہ ذکر تہا وہ باقی رہ گیا ہے اس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سے ذکر کیا ابو طالب نے سن کر کہا واللہ میرے بہتیجے نے مجہہ سے ہرگز جہوٹ نہین کہا پہر ابو طالب قریش کی طرف گئے اور اون کو خبر کی وہ صحیفہ لایا گیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ویسا ہی پایا گیا وہ صحیفہ آدمیون کے ہاتہون مین گرا اور اونہون نے اپنے سر نیچے کر لئے اوسوقت ابو طالب نے کہا اے معشر قریش کس بات پر ہم روکے جاتے ہین اور بند کئے جاتے ہین تحقیق جو امر تہا وہ ظاہر ہو گیا اور یہ ظاہر ہوا کہ تم لوگ قطع رحم اور ظلم اور برائی کے ساتھہ سزاوار ہو۔

ابن سعد نے ابن عباس اور عاصم بن عمر بن قتادہ اور ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام اور عثمان بن ابو سلیمان ابن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے اس حدیث شریف مین بعض کی حدیث بعض کی حدیث مین داخل ہو گئی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ جبکہ قریش کو نجاشی کے فعل کی خبر پہونچی کہ جعفر رضہ اور اونکے اصحاب کے ساتہہ وہ خوبی سے پیش آیا اور اون کا اکرام کیا ہے یہ امر قریش پر ناگوار گذرا اونہون نے بنی ہاشم کے نقصان پہچانے کے واسطے ایک تحریر کی جسکا یہ مضمون تہا کہ اون کے ساتہہ قریش نکاح نہ کرین یعنی قریش اور بنی ہاشم مین جو شادی بیاہ ہوتے تہے وہ آیندہ نہون اور اونسے بیع نہ کی جاے اور اون سے مخالطت نہ کیجاے اور جس شخص نے صحیفہ لکہا تہا وہ منصور ابن عکرمۃ العبدری تہا اوس صحیفہ کے لکہنے کے بعد اوس کا ہاتہہ شل ہو گیا اور قریش نے اوس صحیفہ کو جوف کعبہ مین لٹکا دیا اور بنی ہاشم کو شعب ابو طالب مین غرہ محرم کی رات مین رسول اللہ صلعم کے نبی ہونے کے ساتوین سال مین روک دیا اور آنے جانے والون اور تجارت کو قطع کر دیا بنی ہاشم نہین نکلتے تہے مگر ایک موسم سے دوسرے موسم تک یعنی حج کے زمانہ مین باہر نکلتے

تھے اوسکے بعد نہین نکلتے تھے پھر جب دوسرے حج کا زمانہ آتا تو وہ نکلتے تھے یہان تک کہ اونکو مشقت نہایت درجہ پہونچی قریش مین سے جن لوگون کو یہ امر برا معلوم ہوا اونہون نے کہا کہ دیکھو کہ منصور بن عکرمہ کو کیا مصیبت پہونچی ہے بنی ہاشم اپنے شعب مین تین سال مقیم رہے پھر اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اون کے صحیفہ کے امر پر اطلاع دی اور یہ خبر دی کہ دیمک نے جو شئے کہ جور اور ظلم کی قسم سے اوس مین تھی اوسکو کھا لیا اور اللہ تعالی کا جو ذکر اوس مین تھا وہ باقی رہ گیا ہے۔

ابن سعد نے عکرمہ اور محمد بن علی سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے صحیفہ پر ایک کیڑے کو بھیجا جو شئے اوس صحیفہ مین تھی اوس کیڑے نے اوس کو کھا لیا مگر اللہ تعالی کا اسم مبارک نہین کھایا اور ایک روایت مین یہ وارد ہے کہ مگر لفظ (باسمک اللھم) کو نہ کھایا۔

ابن عساکر نے زبیر بن بکار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو طالب نے صحیفہ کے باب مین کہا ہے ؎

الم یاتکم ان الصحیفة مزقت	وان کل مالم یرضہ اللہ یفسد

یہ شعر ابو طالب کا آخر ابیات مین واقع ہوا ہے۔

ابو نعیم نے عثمان بن ابو سلیمان بن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ صحیفہ کا کاتب منصور بن عکرمة العبدری تھا اوس کا ہاتھ شل ہو گیا یہان تک کہ خشک ہو گیا وہ اپنے اوس ہاتھ سے انتفاع نہین پاتا تھا قریش کے لوگ اپنے آپس مین کہتے تھے کہ جو معاملہ ہم نے بنی ہاشم کے ساتھ کیا البتہ وہ ظلم ہے تم لوگ دیکھو کہ منصور بن عکرمہ کو کیا صدمہ پہونچا۔



یہ باب اس بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے ساتھہ مخصوص تھے اور آپ نے اپنے رب کی آیات کبری کو شب معراج مین دیکھا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر- جان لو کہ شب معراج کے واقعات مطول اور مختصر وارد ہوئے ہین اور شب معراج مین جو حدیثین کہ اصحاب اور صحابیات نے روایت کی ہین وہ انس[1] اور ابی[2] بن کعب- اور بریدہ[3]- اور جابر[4] بن عبد اللہ- اور حذیفہ[5] بن الیمان- اور سمرہ[6] بن جندب اور سہل[7] بن سعد- اور شداد[8] بن اوس- اور صہیب[9]- اور ابن[10] عباس- اور ابن[11] عمر اور ابن[12] عمرو- اور ابن[13] مسعود اور عبد اللہ[14] بن اسعد بن زرارہ- اور عبد[15] الرحمن بن قرط- اور علی[16] بن ابی طالب اور عمر[17] بن الخطاب اور مالک[18] بن صعصعہ- اور ابو[19] امامہ- اور ابو[20] ایوب الانصاری اور ابو[21] حیہ اور ابو الحمراء[22]- اور ابوذر[23]- اور ابو[24] سعید الخدری- اور ابو[25] سفیان بن حرب- اور ابو[26] لیلی الانصاری- اور ابو[27] ہریرہ- اور حضرت عائشہ[28] رض- اور اسماء[29] دختران حضرت ابوبکر الصدیق اور ام ہانی[30] اور ام سلمہ[31] رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہین ہم ترتیب مذکور سے ان اصحاب کی احادیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے بیان مین لکھتے ہین-

(۱) حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسلم نے ثابت کے طریق سے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک براق لایا گیا براق ایک چارپایہ سفید رنگ لانبا گدہے سے اونچا اور خچر سے نیچا وہ براق اپنا قدم جہان اوس کی نگاہ کی انتہیٰ ہوتی رکھتا تہا مین اوسپر سوار ہوا یہان تک کہ مین بیت المقدس مین آیا مینے اوس براق کو اوس حلقہ سے باندہ دیا جس حلقہ سے انبیا علیہم السلام اپنی سواری کے جانور باندہتے تہے پہر مین مسجد مین داخل ہوا مین نے

دو رکعت نماز پڑہی پہر مین مسجد سے نکلا جبریل علیہ السلام دو برتن لائے ایک مین شراب تہی
اور دوسرے مین دودہ تہا مینے دودہ کو اختیار کیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے
فطرت کو اختیار کیا پہر ہمکو دُنیا کے آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام نے آسمان کا
دروازہ کہولنے کو کہا اون سے پوچہا گیا کہ تم کون ہو اونہون نے کہا مین جبریل ہون اون سے
پوچہا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے جبریل نے کہا محمد صلعم ہین اون سے پوچہا گیا کیا آپ
کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے جبریل ع نے کہا آپ کے پاس بہیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان
کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مینے آدم علیہ السلام کو دیکہا آدم ع نے مجہہ سے مرحبا کہا اور میرے
واسطے خیر کی دعا کی پہر ہم کو دوسرے آسمان کی طرف لے گئے جبریل ع نے آسمان کا دروازہ
کہولنے کے واسطے کہا اون سے پوچہا گیا تم کون ہو اونہون نے کہا مین جبریل ہون اون
سے پوچہا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے اونہون نے کہا محمد صلعم ہین اونسے پوچہا گیا
کیا کوئی آپ کے پاس بہیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا بہیجا گیا ہے ہمارے واسطے
آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مینے دو خالہ زاد بہائیون عیسی ع اور یحیی بن زکریا علیہما السلام
کو دیکہا اون دونون نے مجہہ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پہر ہم کو تیسرے
آسمان کی طرف لے گئے جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کہلوانا چاہا اون سے پوچہا گیا تم
کون ہو اونہون نے کہا مین جبریل ہون اون سے پوچہا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے
اونہون نے کہا محمد صلعم ہین اون سے پوچہا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے جبریل ع
نے کہا کہ بہیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مین نے حضرت
یوسف علیہ السلام کو دیکہا اور یکایک مینے دیکہا کہ اون کو حسن کا ایک حصہ دیا گیا ہے
اونہون نے مجہہ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پہر ہمکو چوتہے آسمان کی طرف
لے گئے جبریل علیہ السلام نے آسمان کا دروازہ کہولنے کے واسطے کہا اون سے پوچہا گیا
کون ہے اونہون نے کہا جبریل ہے اون سے پوچہا گیا کہ تمہارے ساتہہ کون شخص ہے

اونہون نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اون سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا
ہے اونہون نے کہا بہیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مینے
ادریس ع کو دیکھا اونہون نے مجہہ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے خیر کی دعا کی پہر ہمکو پانچوین
آسمان کی طرف لے گئے جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کہولنے کو کہا اون سے پوچھا گیا
کون ہے اونہون نے کہا جبریل ہے اون سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتہہ کون شخص ہے
اونہون نے کہا محمد صلعم ہین اون سے پوچھا گیا کیا کوئی آپ کے پاس بہیجا گیا ہے انہون نے
کہا بہیجا گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مین نے ہارون ع
کو دیکھا اونہون نے مجہہ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے دعاے خیر کی پہر ہمکو چہٹے آسمان کی
طرف لے گئے جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کہولنے کو کہا اون سے پوچھا گیا کون ہے
اونہون نے کہا جبریل ہے اون سے پوچھا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے انہون نے
کہا محمد صلعم ہین اون سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے اونہون نے کہا بہیجا
گیا ہے ہمارے واسطے آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مینے موسیٰ ع کو دیکھا انہون نے
مجہہ سے مرحبا کہا اور میرے واسطے دعاے خیر کی پہر ہم کو ساتوین آسمان کی طرف لے گئے
جبریل ع نے آسمان کا دروازہ کہلوانا چاہا اونسے پوچھا گیا کون ہے اونہون نے کہا جبریل
ہے اون سے پوچھا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے اونہون نے کہا محمد صلعم ہین اون
سے پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے اونہون نے کہا بہیجا گیا ہے ہمارے واسطے
آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا یکایک مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکہا کہ وہ بیت المعمور سے
پیٹہہ لگاے ہوئے تہے بیت المعمور مین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین اور وہ پہر
اوس کی طرف عود نہین کرتے پہر جبریل ع مجہہ کو سدرۃ المنتہی کیطرف لے گئے یکایک
مین نے دیکہا کہ سدرۃ المنتہی کا پتہ ہاتی کے کانون کی مثل تہا اور یکایک اوس کے پہل
کو مین نے دیکہا کہ پہاڑ کی چوٹی کی مثل تہا سدرۃ المنتہی کو اللہ تعالیٰ کے امر سے جس

شئے نے ڈہانپا ہے اوس نے ڈہانپا ہے مخلوق الہی مین سے کوئی شخص یہ طاقت نہین رکہتا ہے کہ سدرۃ المنتہی کے حسن کی تعریف کرسکے اللہ تعالی نے مجھکو وحی بہیجی جو کچہہ کہ وحی بہیجی (ہر دن اور رات مین مجہہ پر پچاس نمازین فرض کی گئین مین وہان سے نیچے اترا یہان تک کہ موسی علیہ السلام کے پاس مین آیا اونہون نے مجہہ سے پوچہا آپ کے رب نے آپ پر کیا فرض کیا اور آپ کی امت پر کیا فرض کیا مینے کہا پچاس نمازین فرض کی ہین ۔ موسی علیہ السلام نے مجہہ سے کہا کہ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائیے اور رب سے تخفیف نماز چاہیئے اس لئے کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہین رکہتی ہے کہ پچاس نمازین رات اور دن مین پڑہے مین نے بنی اسرائیل کو آزمالیا ہے اور اون کا امتحان کرلیا ہے مین موسی علیہ السلام کے کہنے سے اپنے رب کی طرف پلٹ کر گیا اور مینے کہا اے میرے رب میری امت سے نماز کی تخفیف فرما میرے ذمہ سے پانچ نمازین کم کردین گئین مین موسی کی طرف پلٹ کر آیا اور مین نے اون سے کہا کہ مجہہ سے پانچ نمازین کم کردی گئین موسی علیہ السلام نے سن کر کہا کہ آپ کی امت کے لوگ اسکی طاقت نہین رکہتے ہین آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جاوین اور تخفیف چاہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاتا اور موسی علیہ السلام کے پاس آتا تہا یہان تک کہ میرے رب نے فرمایا اے محمد ہر ایک رات دن کی پانچ نمازین ہین اور ہر ایک نماز دس نمازین ہین سو وہ سب پانچ نمازین پچاس نمازین ہین اور جو شخص آپ کی امت مین سے اگر ایک حسنہ کا قصد کرے گا اور اوس کو نہ کرے گا تو اوسکے واسطے ایک حسنہ لکہا جائیگا اور اگر وہ شخص اوس حسنہ کو کرے گا تو اوسکے واسطے دس حسنات لکہے جائینگے اور جو کوئی شخص سیئہ کا قصد کرے گا اور اوس کو نہ کرے گا تو اوسکے واسطے کچہہ نہ لکہا جائے گا اور اگر وہ اوس سیئہ کو کرے گا تو ایک سیئہ لکہا جائے گا مین اتر آیا یہان تک کہ موسی علیہ السلام کے پاس آیا اور مین نے اون کو خبر کی موسی علیہ السلام نے سن کر کہا کہ آپ اپنے رب کے

پاس پلٹ کرجاوین اور تخفیف نماز کے واسطے سوال کرین مینے کہاکہ مین یہان تک اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیاکہ مجہہ کو اوس سے حیا آگئی)۔

بخاری اور ابن جریر نے شریک بن عبداللہ بن ابونمر کے طریق سے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جس رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی مسجد کعبہ سے آپ کو لے گئے تین شخص آپ کے پاس قبل اسکے کہ آپ کی طرف وحی بہیجی جاے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام مین استراحت فرمارہے تہے اون تین شخصون مین جو شخص اول تہا اوس نے اپنے ہمراہی سے پوچہا کہ اِن لوگون مین وہ کون شخص ہے کہا کہ اِن لوگون مین جو اوسط ہے وہ خیر ہے اون مین سے ایک نے کہا کہ جو خیر ہے اوس کو لے لو جسوقت وہ تین فرشتے آئے تہے رات تہی آنحضرت صلعم نے اون کو نہین دیکہا یہان تک کہ وہی فرشتے دوسری رات کو آپ کے پاس آئے آپ کا قلب مبارک دیکہہ رہا تہا اور آپ کی چشمان مبارک سورہی تہین اور آپ کا قلب نہین سوتا تہا اور ایسی ہی کل انبیا کی شان ہے کہ اون کی آنکہین سوتی ہین اور اون کے قلوب نہین سوتے ہین اون فرشتون نے آنحضرت صلعم سے کلام نہین کیا یہان تک کہ انہون نے آپ کو اوٹہا لیا اور آپ کو چاہ زمزم کے پاس رکہا اون مین سے حضرت جبریل آپکے معاملہ کے والی ہوئے جبریل علیہ السلام نے آپ کے سینہ مبارک سے ہنسلی تک شق کیا یہان تک کہ آپ کے سینہ مبارک اور اندرون شکم مبارک سے فارغ ہوگئے اور جبریل علیہ السلام نے اپنے ہاتہہ سے زمزم کے پانی سے آپ کے قلب مبارک اور جوف کو دہویا یہان تک کہ آپ کے جوف کو پاک صاف کردیا پہر ایک طشت سونے کا لایا گیا کہ وہ ایمان اور حکمت سے بہرا تہا آنحضرت صلعم کا سینہ مبارک اوس سے بہر اگیا اور آپ کے حلق مبارک کی رگین اوس سے بہر دین پہر اوس کو برابر کردیا پہر جبریل آپ کو آسمانِ دنیا کی طرف لے گئے اور آسمان کے دروازون مین سے ایک دروازہ کو

کھٹکھٹایا پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل ع نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا ہان بھیجا گیا ہے اہل آسمان نے مرحبا اور اہلا کہا اور دنیا کے آسمان مین حضرت آدم علیہ السلام پائے گئے جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہین آپ نے آدم علیہ السلام کو سلام کیا آدم علیہ السلام نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا و اہلا یا بنی اور کہا اے میرے پیارے بیٹے تو اچھا بیٹا ہے آنحضرت صلعم نے یکایک دو نہرین دیکھین وہ دونون نہرین جاری تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ دونون نہرین کیا ہین جبریل ع نے کہا یہ دونون نیل اور فرات کے عنصر ہین پھر جبریل علیہ السلام آپ کو آسمان مین لیگئے یکایک آپ نے ایک دوسری نہر موجود پائی اوسکے اوپر لولو اور زبرجد کا ایک قصر تھا آپ نے اپنا دست مبارک اوس نہر پر مارا یکایک اوس کو مشک اذفر پایا ۔ آپ نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ کوثر ہے کہ آپ کے رب نے آپکے واسطے اِس کو چھپا رکھا ہے پھر جبریل علیہ السلام آپ کو دوسرے آسمان کی طرف لیگئے پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے یہ پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل ع نے کہا ہان بھیجا گیا ہے اہل آسمان ثانی نے مرحبا و اہلا کہا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام سے ویسے ہی پوچھا گیا جیسے پہلے اور دوسرے آسمان پر پوچھا گیا تھا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو چوتھے آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام سے اوس کی مثل پوچھا گیا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو پانچوین آسمان کی طرف لے گئے اور اوسکی مثل جبریل ع سے پوچھا گیا پھر جبریل علیہ السلام آپ کو چھٹے آسمان کی طرف لے گئے اور اون سے اوس کی مثل پوچھا گیا پھر جبریل علیہ السلام آنحضرت صلعم کو ساتوین آسمان کی

طرف لے گئے اون سے اوس کی بشکل پوچھا گیا ہر ایک آسمان مین انبیاء علیہم السلام ہین
اون کے نام جبریل ع نے آپ سے بیان کئے پہر جبریل علیہ السلام آنحضرت صلعم کو
اوس سے اتنے خوق پرلے گئے کہ سوا اللہ تعالی کے اوس کو کوئی نہین جانتا ہے یہان
تک کہ مقام سدرۃ المنتہی مین آپ آئے پہر نماز کی فرضیت کو راوی نے اوس طریق پر
بیان کیا کہ اوپر کی حدیث مین گزر چکا ہے۔

نسائی نے یزید بن مالک کے طریق سے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک ایسا چوپایہ لایا گیا کہ وہ گدہے سے اونچا اور
خچر سے نیچا تہا اوس کا قدم اوس کی منتہی نظر پر پڑتا تہا مین اوسپر سوار ہوا اور جبریل ع
میرے ساتہ تہے مین گیا مجہ سے جبریل ع نے کہا اوتریئے اور نماز پڑہیئے مینے اوترکے
نماز پڑہی جبریل ع نے پوچھا کیا آپ جانتے ہین کہ آپ نے کہان نماز پڑہی ہے آپ نے
طیبہ مین نماز پڑہی ہے طیبہ کی طرف آپ کی ہجرت ہوگی پہر جبریل علیہ السلام نے مجہے
کہا اوتریئے اور نماز پڑہیئے مینے اوترکے نماز پڑہی جبریل ع نے مجہ سے پوچھا کیا آپ جانتے
ہین آپ نے کہان نماز پڑہی ہے آپ نے طور سینا مین نماز پڑہی ہے جس جگہہ اللہ تعالی
نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیا تہا پہر جبریل علیہ السلام نے کہا اوتریئے اور
نماز پڑہیئے مینے اوترکر نماز پڑہی جبریل ع نے مجہ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہین آپ نے
کہان نماز پڑہی ہے آپ نے بیت لحم مین نماز پڑہی ہے جس جگہہ حضرت عیسی علیہ السلام
پیدا ہوئے تہے پہر مین بیت المقدس مین داخل ہوا جبریل نے انبیا علیہم السلام کو میری
واسطے جمع کیا جبریل ع نے مجہہ کو مقدم کیا یہانتک کہ مینے انبیا کی امامت کی پہر جبریل ع مجہکو
آسمان دنیا کی طرف لے گئے یکایک مینے حضرت آدم علیہ السلام کو اوس مین دیکہا پہر جبریل ع
مجہہ کو دوسرے آسمان کی طرف لے گئے یکایک مینے اوسمین دو خالہ زاد بہائی دیکہے حضرت عیسی
اور حضرت یحیی علیہما السلام پہر جبریل علیہ السلام مجہہ کو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے یکایک

مینے یوسف علیہ السلام کو دیکھا پہر جبریل علیہ السلام مجہہ کو چوتہے آسمان کی طرف لیگئے یکایک
مین نے ہارون علیہ السلام کو اوس مین دیکھا پہر جبریل علیہ السلام مجہہ کو پانچوین آسمان کی
طرف لے گئے یکایک مینے ادریس علیہ السلام کو وہان دیکھا پہر جبریل علیہ السلام مجہہ کو چہٹے
آسمان کی طرف لیگئے یکایک مینے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس مین دیکھا پہر جبریل ع
مجہکو ساتوین آسمان کی طرف لے گئے یکایک مینے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوسمین دیکھا
پہر جبریل علیہ السلام مجہہ کو ساتون آسمانون کے اوپر لے گئے اور مین سدرۃ المنتہیٰ کے پاس
آیا وہان پر مجہہ کو رقیق ابر نے ڈہانپ لیا مین سجدہ مین گرا مجہہ سے کہا گیا کہ مینے جسدن آسمانون
اور زمین کو پیدا کیا مین نے آپ پر اور آپ کی امت پر پچاس نمازین فرض کی ہین آپ اور
آپ کی امت اون نمازون کو قایم رکہین مین موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ کے آیا انہون نے
مجہہ سے پوچہا کہ آپ کے رب نے آپ پر اور آپ کی امت پر کیا فرض کیا مینے کہا پچاس نمازین
فرض کی ہین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ اور آپ کی امت یہ طاقت نہین رکہتے
ہین کہ پچاس نمازون کو قایم رکہین اس لئے کہ بنی اسرائیل پر دو نمازین فرض کی گئی تہین۔
اونہون نے اون دو نمازون کو قایم نہ رکہا آپ اپنے رب کی طرف پلٹ کے جاوین اور تخفیف
چاہین مین پلٹ کے گیا مجہہ سے دس اور پہر دس اسی طور پر تخفیف کی گئین یہان تک کہ
میرے رب نے فرمایا کہ وہ پانچ نمازین پچاس نمازون کی برابر ہین مینے یہ جان لیا کہ وہ نمازین
اللہ تعالیٰ و تبارک کی طرف سے حتمی ہین پہر مین تخفیف کے لئے پلٹ کے نہ گیا۔

ابن ابوحاتم نے دوسری وجہ سے یزید بن مالک سے یزید نے انس رض سے روایت کی ہے
کہا ہے جبکہ وہ رات تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی جبریل علیہ السلام آپ کے
پاس ایک چوپایہ لائے کہ گدہے سے اونچا اور خچر سے نیچا تہا جبریل علیہ السلام نے آپ کو اوسپر
سوار کرایا اوس کا قدم وہان پڑتا تہا جہان اوس کی نگاہ کی انتہی ہوتی تہی جبکہ آپ بیت المقدس
مین پہونچے تو اوس پتہر کے پاس آئے کہ اوس جگہہ تہا جبریل علیہ السلام نے اپنی اونگلی

اوس پتہر مین گاڑہی اوس مین سوراخ ہوگیا پہر اوس چارپایہ کو اوس سے باندہ دیا پہر اسکے بعد اوپر چڑہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل علیہ السلام صحن مسجد مین قرار پکڑا جبریل علیہ السلام نے پوچہا اے محمد کیا آپ نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ آپ کو حور عین دکہلاے آپنے فرمایا ہان مین نے یہ سوال کیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ اون عورتون کی طرف چلئے اوراون سے سلام علیک کیجیے وہ عورتین صحرا کی بائین جانب بیٹھی ہوئی تہین مین اونکے پاس گیا اور اون سے سلام علیک کی اونہون نے میرے سلام کا جواب دیا مینے اُن عورتون سے پوچہا تم کون ہو اونہون نے کہا ہم خیرات حسان ہین ہم ابرار قوم کی بیبیان ہین کہ وہ پاک ہین اور آلودہ نہین ہوئی ہین اور وہ ہمیشہ ٹہیراے جائین گے کہین کوچ نہ کرین گے اور ہمیشہ زندہ رہین گے اور نہ مرین گے پہر مین وہان سے پلٹا مین نہین ٹہیرا مگر تہوڑی دیر یہان تک کہ کثیر آدمی جمع ہوگئے پہر موذن نے اذان دی اور صلوۃ قایم کی گئی ہم صفین باندہکر کہڑے ہوگئے یہ انتظار کرتے تہے کہ کون شخص ہماری امامت کریگا جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجہہ کو آگے کیا مینے اون سب کو نماز پڑہائی جبکہ مین نماز پڑہکر پہرا تو جبریل علیہ السلام نے مجہہ سے پوچہا اے محمد کیا آپ جانتے ہین کہ آپ کے پیچہے کن لوگون نے نماز پڑہی مینے کہا نہین جانتا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ہر ایک نبی نے جسکو اللہ تعالی نے مبعوث کیا ہے آپ کے پیچہے نماز پڑہی پہر جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجہکو آسمان کیطرف لے گئے جبکہ ہم آسمان کے دروازہ تک پہونچے تو جبریل ع نے دروازہ کہولنے کے واسطے کہا اہل آسمان نے پوچہا تم کون ہو کہا جبریل ہے اونہون نے پوچہا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل ع نے کہا محمد صلعم ہین اونہون نے پوچہا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہی جبریل ع نے کہا ہان بہیجا گیا ہے اونہون نے اون کے واسطے دروازہ آسمان کا کہولدیا اور اونہون نے جبریل سے کہا کہ تم کو اور تمہارے ساتھ جو شخص ہے اوسکو مرحبا ہے جبکہ آسمان کی پیٹھ پر جبریل نے قرار پکڑا ایکایک اوس آسمان مین آدم علیہ السلام موجود تہے جبریل علیہ السلام

نے مجھ سے کہا کیا اپنے باپ آدم علیہ السلام کو آپ سلام نہ کرینگے مینے کہا بیشک مین
سلام کرونگا مین آدم علیہ السلام کے پاس گیا اور اون کو سلام کیا آدم ع نے میرے سلام
کا جواب دیا اور کہا مرحبا اے میرے فرزند اور نبی صالح پھر جبریل علیہ السلام مجھکو دوسرے
آسمان کی طرف لے گئے اور اوس کا دروازہ کھولنے کو کہا اور مثل پہلے کے پوچھا گیا یکایک
دوسرے آسمان مین حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام موجود تھے پھر جبریل علیہ السلام
مجھکو تیسرے آسمان کی طرف لے گئے اور اوسکا دروازہ کھلوانا چاہا اون سے پہلے کی مثل پوچھا
گیا یکایک مینے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا پھر جبریل علیہ السلام مجھکو چوتھے آسمان
کی طرف لے گئے اور اوسکا دروازہ کھلوانا چاہا اون سے اوس کی مثل پوچھا گیا یکایک مینے
حضرت ادریس کو موجود پایا پھر مجھکو پانچوین آسمان کی طرف لے گئے جبریل علیہ السلام نے
اوسکا دروازہ کھلوانا چاہا اون سے ویسے ہی پوچھا گیا یکایک اوسمین حضرت ہارون موجود
تھے پھر مجھکو چھٹے آسمان کی طرف لے گئے اور اوسکا دروازہ کھولنے کے واسطے کہا اور اونسے
ویسے ہی پوچھا گیا یکایک مینے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود ہین پھر جبریل علیہ السلام مجھکو
ساتوین آسمان کی طرف لیگئے اور اوسکا دروازہ کھولنے کو کہا اون سے ویسے ہی پوچھا گیا یکایک
مینے دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہان موجود ہین پھر جبریل علیہ السلام مجھکو ساتوین آسمان
کی پشت پر لے گئے یہان تک کہ مین اوس نہر تک پہونچ گیا جسپر یاقوت اور لولو اور زبرجد
کے خیمے تھے اور اوسپر سبز پرند تھے مینے جو طایر دیکھے تھے وہ اون سے بہتر طایر تھے مینے
جبریل ع سے کہا کہ یہ طایر البتہ نازک اور پروردۂ نعمت ہین اور ان کی خوش زندگی ہے جبریل ع
نے کہا اے محمد ان طائرون کا کھانے والا ان سے زیادہ خوش عیش اور خوش زندگانی والا ہے
پھر جبریل علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہین کہ یہ نہر کونسی ہے مین نے کہا
مجھکو علم نہین ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ کوثر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص اسکو
عطا فرمایا ہے یکایک مینے دیکھا کہ اوس نہر مین سونے اور چاندی کے ظروف ہین وہ نہر

یاقوت اور زمرد کے ریزون پر بہتی ہے اور اوس کا پانی سفیدی مین دودہ سے زیادہ سفید ہے
میننے اوس نہر کے ظروف مین سے ایک ظرف لیا اور اوس پانی سے پانی لیا پہر اوس کو مین نے
پی لیا مینے اسکو شہد سے زیادہ شیرین اور مشک سے زیادہ خوشبودار پایا پہر جبریل علیہ السلام
مجہہ کو لے گئے اور شجرہ تک پہونچ گئے ایک ابر نے مجہکو ڈہانپ لیا اوس ابر مین ہر ایک قسم کا
رنگ تہا وہان پر مجہکو جبریل نے چہوڑ دیا مین اللہ تعالی کے واسطے سجدہ مین گرا اللہ تعالی نے
مجہہ سے فرمایا اے محمد جسدن مین نے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا اوس دن سے آپ پر اور
آپ کی امت پر پچاس نمازین فرض کی ہین آپ اور آپ کی امت اون نمازون کو قایم رکہین پہر
وہ ابر مجہہ سے ہٹ گیا اور جبریل عم نے میرا ہاتہہ پکڑ لیا مین جلدی سے پلٹا مین ابراہیم علیہ السلام
کے پاس آیا اونہون نے مجہہ سے کچہہ نہ کہا پہر مین موسی علیہ السلام کے پاس آیا موسی علیہ السلام
نے مجہہ سے پوچہا اے محمد آپ نے کیا کیا مینے کہا میرے رب نے مجہپر اور میری امت پر پچاس
نمازین فرض کی ہین موسی علیہ السلام نے کہا کہ نہ آپ طاقت رکہتے ہین کہ پچاس نمازین ادا
کرین اور نہ آپ کی امت یہ طاقت رکہتی ہے آپ اپنے رب کی طرف پلٹ کے جائیے اور سوال
کیجیے کہ آپ سے نمازون کی تخفیف کرے مین سرعت سے پلٹا یہانتک کہ مین اوس شجرہ تک پہونچا
مجہہ کو ایک ابر نے ڈہانپ لیا اور مین اللہ تعالی کے واسطے سجدہ مین گرا اور مینے کہا اے رب ہم
سے نماز کی تخفیف کر اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم سے یعنی آپ اور آپ کی امت سے دس دس
نمازین مینے معاف کر دین پہر وہ ابر مجہہ سے ہٹ گیا اور مین حضرت موسی عم کی طرف پلٹ کر آیا
اور مینے اونسے کہا کہ مجہہ کو دس نمازین معاف کی گئین یہ سنکر حضرت موسی عم نے مجہسے کہا کہ آپ
اپنے رب کے پاس پلٹ کے جائیے اور آپ سوال کیجے کہ آپ کا رب آپ اور آپ کی امت
سے نمازون کی تخفیف کرے پہر اس حدیث کو یہان تک ذکر کیا کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ پانچ
نمازین پچاس نمازون کی برابر ہین پہر آپ آسمان پر سے نیچے اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ مجہہ کو کیا ہوا کہ مین اہل آسمان کے پاس نہین آیا مگر انہون نے

مجھہ سے مرحبا کہا اور مجھکو دیکھکر ہنسے مگر ایک مرد تہا کہ مین نے اوس سے سلام علیک کی اوس نے میری سلام کا جواب دیا اور مرحبا کہا اور مسری طرف دیکھکر نہ ہنسا جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ مالک ہے کہ جہنم کا خازن ہے جب سے جہنم پیدا ہوا ہے وہ نہین ہنسا ہے اور اگر وہ کسی کی طرف دیکھکر ہنستا تو آپ کی طرف دیکھکر ضرور ہنستا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین پلٹ آنے کے واسطے سوار ہوا اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض راستہ مین تھے کہ قریش کے اونٹون کے قافلے کے پاس سے آپ گذرے وہ اونٹ غلہ لادے ہوئے تھے اوس قافلہ مین سے ایک اونٹ تہا کہ اوس پر دو گونین تھین ایک گون سیاہ تھی اور ایک گون سفید جبکہ آپ اوس قافلہ کے مقابل ہوئے تو وہ اونٹ آپ سے بہاگے اور چکر مارنے لگے اور جس اونٹ پر دو گونین لدی تھین گر پڑا اور اوسکے ہاتھہ پیر ٹوٹ گئے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے چلے گئے جب آپ صبح کو اوٹھے جو کچھہ واقعہ تہا اوس سے خبر کی جبکہ مشرکین نے آپ کے قول کو سنا تو ابوبکر صدیق رض کے پاس آئے اور اون سے کہا ای ابوبکر کیا تمکو اپنے صاحب کے باب مین کچھہ شک ہے وہ خبر دیتے ہین کہ وہ اپنی اس رات مین ایک مہینہ کے راستہ کو گئے اور پہر اوسی رات مین پلٹ کے آگئے مشرکین سے ابوبکر رض نے کہا کہ اگر آپنے یہ کہا ہے تو سچ کہا ہے اور مین آپ کے قول کی تصدیق اوس سفر مین کرتا ہون جو اس سے زیادہ دور ہو ہم آپ کی تصدیق آسمان کی خبر مین کرتے ہین مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ جو بات کہتے ہین اوسکی علامت کیا ہے آپنے فرمایا کہ قریش کے اونٹون کے قافلہ کے پاس سے مین گذرا وہ قافلہ ایسے ایسے مکان مین تہا اوسکے اونٹ ہم سے ڈر کے بہاگے اور وہ چکر مارنے لگے اور اوسی قافلہ مین ایک اونٹ تہا کہ اوس پر دو گونین تھین ایک سیاہ گون تھی اور ایک سفید گون وہ گر پڑا اور اوس کے ہاتھہ پیر ٹوٹ گئے جبکہ اونٹون کا قافلہ قریش کا آیا اور اہل قافلہ سے مشرکین نے پوچھا تو اونہون نے اوس طریق پر اون کو خبر دی جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے باتین کی تھین اس تصدیق کے سبب سے ابوبکر کا نام

صدیق رکھا گیا اور لوگون نے آپ سے پوچھا کہ جو انبیا آپ کے پاس حاضر ہوئے تھے کیا اون مین حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے آپنے فرمایا ہان تھے لوگون نے کہا کہ آپ اُن دونون پیغمبرون کا وصف بیان کرین آپنے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام گندم گون مرد ہین گویا وہ ازدعمان کے مردون مین سے ہین لیکن عیسیٰ علیہ السلام میانہ قد ہین اون کے بال لٹکے ہوئے ہین اون کے رنگ پر سرخی غالب ہے گویا عیسیٰ علیہ السلام کی ڈاڑہی سے موتی جہڑتے ہین۔

ابن جریر اور ابن مردویہ دونون نے اپنی اپنی تفسیرون مین اور بیہقی نے عبدالرحمن بن ہاشم بن عتبہ کے طریق سے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس براق کو لائے تو اوس نے اپنے کان کہڑے کئے جبریل علیہ السلام نے کہا اے براق ٹھیرجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل تجہپر کوئی سوار نہین ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر روانہ ہوئے یکایک آپنے ایک بڑہیا کو راستہ کی ایک جانب موجود پایا آپنے پوچھا اے جبریل یہ بڑہیا کون ہے جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد آپ چلئے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ جاوین آپ گئے یکایک ایک شے موجود ہوئی کہ وہ یاواز کرتے آپ کو راستہ سے پکارتی تہی وہ یہ کہتی تہی اے محمد آؤ جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا اے محمد آپ چلئے جسقدر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ جاوین آپ گئے آپ سے ایک خلق مخلوق الٰہی مین سے ملی اوس خلق نے کہا اسلام علیک یا اول اسلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ آپ سلام علیک کا جواب دیجئے آپنے جواب دیا پہر آپ سے دوسری مخلوق ملی جیسے کہ پہلی مخلوق نے آپ کو سلام کیا تہا ویسے ہی سلام کیا پہر تیسری مخلوق ملی اونہون نے بھی ویسے ہی سلام علیک کی یہان تک کہ آپ بیت المقدس تک پہونچے وہان شراب اور پانی اور دودہ موجود تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ لے لیا آپ سے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کو فطرت کی اصابت ہوئی اگر آپ پانی پی لیتے تو آپ کی کل امت غرق ہوجاتی اور اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی کل امت گمراہ ہوجاتی پہر آپکے واسطے آدم اور آدم کے سوا جو انبیا علیہم السلام ہین وہ مبعوث کئے گئے

اوس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون انبیا کی امامت کی پھر جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ وہ بڑھیا جو آپ نے راستہ کی جانب دیکھی تہی دنیا سے کچھہ باقی نہین رہا ہے مگر اوس قدر کہ اوس بڑہیا کی عمر سے باقی رہا ہے اور وہ شخص جس نے یہ ارادہ کیا کہ آپ اوس کی طرف میل کرین وہ اللہ تعالی کا دشمن ابلیس لعین تہا اوس نے یہ ارادہ کیا تہا کہ آپ اوس کی طرف میل کرین اور جن لوگون نے آپ کو سلام کیا تہا وہ ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہ السلام تہے۔

احمد اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ترمذی اور بیہقی اور ابن مردویہ اور ابونعیم نے قتادہ کے طریق سے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ جس شب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی ایک براق آپ کے پاس لایا گیا اوس پر زین کسا ہوا تھا اور اوس کے لگام لگی ہوئی تہی تاکہ آپ اوس پر سوار ہون براق نے شوخی کی اور آپ کو سوار نہ ہونے دیا جبریل علیہ السلام نے براق سے کہا اے براق کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی شوخی کرتا ہے واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اکرم اللہ تعالی کے نزدیک مخلوق مین سے تجہپر ہرگز کوئی سوار نہین ہوا اس بات کے سنتے ہی براق کو پسینا آگیا۔

احمد اور ابوداؤد نے عبدالرحمن بن جبیر کے طریق سے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت جبریل مجہہ کو معراج کو لے گئے مین ایک ایسی قوم کے پاس سے گذرا کہ جن کے ناخن تانبے کے تہے وہ اپنے سینون اور چہرون کو اون ناخنون سے چھیلتے تہے مینے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہین جبریل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ آدمیونکا گوشت کہاتے تہے یعنی اون کی غیبت کرتے تہے اور لوگون کی بے آبروئی کرتے تہے۔

مسلم نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ شب معراج مین موسی علیہ السلام کے پاس مین گذرا وہ اپنی قبر مین کہڑے ہوئے نماز پڑہ رہے تہے۔

ابویعلی اور بیہقی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب

نے مجھ سے یہ حدیث کی ہے کہ جس رات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرے وہ اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے انس نے کہا مجھ سے صحابی نے ذکر کیا کہ آپ کو براق پر سوار کیا گیا آپ نے فرمایا کہ مین نے گھوڑے کو یا فرمایا چارپایہ کو حرایہ سے باندھ دیا ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ حرایہ کی تعریف فرمایئے کہ وہ کیسا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسکی اور اس کی مثل ہے صحابی نے کہا کہ ابوبکر الصدیق نے اوس حرایہ کو دیکھا تھا اس واسطے اوس کا وصف پوچھا۔

ابن مردویہ نے قتادہ اور سلیمان التیمی اور ثمامہ اور علی بن زید کے طریق سے انس رضؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی مین ایسے آدمیون کیطرف سے گذرا جن کے ہونٹ آتش کی مقراضون سے کاٹے جاتے تھے جس وقت اون کے ہونٹ کاٹے جاتے پھر ویسے ہی ہو جاتے جیسے کاٹنے سے پہلے تھے مین نے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہین آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ آپ کی امت کے خطیب ہین جو بات یہ لوگ کہتے تھے خود نہین کرتے تھے۔

ابن مردویہ نے قتادہ کے طریق سے انس رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اوس رات کو آپ پر نماز فرض کی گئی۔

ابن ماجہ نے اور حکیم ترمذی نے (نوادر الاصول) مین اور ابن ابو حاتم اور ابن مردویہ نے یزید بن ابی مالک کے طریق سے انس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی مین نے جنت کے دروازہ پر لکھا دیکھا کہ ایک صدقہ درجہ مین دس حصہ نیکیون کے ہے اور قرض اٹھارہ حصہ درجہ مین ہے مین نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ قرض کا کیا حال ہے کہ صدقہ سے افضل ہے جبریل عؑ نے کہا قرض صدقہ سے ثواب مین اس لئے افضل ہے کہ سائل سوال کرتا ہے اور اوس کے پاس ہوتا ہے اور قرض لینے والا قرض نہین لیتا ہے مگر حاجت کے وقت۔

ابن مردویہ نے محمد کے طریق سے انس رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جبکہ سدرۃ المنتہی کو پہونچے تو آپ نے سونے کے پتنگے دیکھے کہ اوسکو لپیٹ رہے تھے۔

ابن مردویہ نے ابو ہاشم کے طریق سے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے معراج ہوئی تو آپ کی خوشبو دولہن کی خوشبو کی سی تھی اور عروس کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ تھی۔

بزار نے قتادہ کے طریق سے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

ابن سعد نے اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اور بزار اور بیہقی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حارث ابن عبید کے طریق سے ابو عمران الجونی سے اونہوں نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان کہ مین سو رہا تھا یکایک جبریل علیہ السلام آئے اور اونہوں نے میرے دونوں شانوں کے بیچ مین دبایا مین ایک درخت کی طرف اوٹھکر آیا اوس مین طایر کے دو آشیانوں کی مثل جگہہ تھی ایک آشیانہ مین جبریل علیہ السلام بیٹھے اور دوسرے مین مین بیٹھہ گیا مین بلندی پر گیا اور اونچا ہوا یہان تک کہ مینے آسمان اور زمین کے کناروں کو گھیر لیا اور مین اپنی نگاہ چاروں طرف پھیرتا تھا اور دیکھتا تھا اور اگر مین یہ چاہتا کہ آسمان کو چھولوں تو مین چھولیتا مین نے جبریل کو دیکھا وہ چمٹے ہوئے اور دبے ہوئے بیٹھے تھے جو علم کہ جبریل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے ساتھہ تھا اون کی اوس حالت سے اوسکے فضل کو مین نے پہچانا اور میرے واسطے آسمان کے دروازوں مین سے ایک دروازہ کھول دیا گیا مین نے اعظم نور کو دیکھا اور یکایک مینے حجاب کے اس طرف مین موتی اور یاقوت کے رفرف کو دیکھا اور جو شئے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کرنی چاہی وہ وحی کی گئی بیہقی نے کہا ہے ایسے ہی حارث بن عبید نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے ابو عمران الجونی سے انہوں نے محمد بن عمیر بن عطارد سے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ایک گروہ مین تھے جبریل علیہ السلام آئے اور اونہوں نے آپ کی پشت مبارک مین انگلی لگائی

اور آپ کو ایک شجرہ تک لے گئے اوس شجرہ مین طائر کے آشیانہ کی مثل دو آشیانے تھے آپنے
فرمایا مین ایک مین بیٹھہ گیا اور جبریل دوسرے مین بیٹھہ گئے وہ درخت ہم کو لیکر دوڑا یہان تک
کہ آسمان کے کنارے تک پہونچ گیا اگر مین اپنا ہاتھہ بڑہاتا تو آسمان کو پکڑ لیتا ایک رسی لٹکائی گئی
اور نور نیچے اترا جبریل علیہ السلام بیہوش ہو کر گر گئے گویا وہ اوسی جگہہ مین جمے ہوئے تھے کچھہ حس و
حرکت نہین کرتے تھے مجہہ کو اللہ تعالی کا جو کچھہ خوف تہا مینے جبریل علیہ السلام کے خوف کی فضیلت
اوس پر پہچانی اللہ تعالی نے میری طرف وحی بہیجی مجہہ کو نبی بادشاہ خطاب کیا یا نبی عبد والی
جنت خطاب فرمایا جبریل علیہ السلام لیٹے ہوئے تھے اونہون نے اوس وقت میری طرف اشارا
کیا کہ آپ تواضع اختیار کرین مین نے عرض کی بلکہ مین نبی عبد ہونا چاہتا ہون حافظ عماد الدین ابن
کثیر نے کہا ہے کہ یہ دوسرا واقعہ ہے اور شب معراج کے قصہ سے غیر ہے۔

(۲) یہ ابی ابن کعب کی حدیث معراج کے بیانمین ہے ابوذر کی حدیث کے بعد اس حدیث کی طرف اشارا کیا جائیگا

ابن مردویہ نے عبید بن عمیر کے طریق سے ابی ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شب مجھکو معراج ہوئی مین نے جنت کو دیکھا کہ درہ بیضا سے تھی مین نے
جبریل علیہ السلام سے کہا کہ لوگ مجہہ سے جنت کا احوال پوچھین گے جبریل علیہ السلام نے کہا آپ ان
لوگون کو خبر کر دین کہ اوس کی زمین وسیع میدان ہے اور اوسکی مٹی مشک ہے۔

ابن مردویہ نے قتادہ کے طریق سے مجاہد سے مجاہد نے ابن عباس سے اور اونہون نے ابی
ابن کعب سے ابی ابن کعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ جس شب
مجھکو معراج ہوئی مین نے پاکیزہ خوشبو پائی مینے جبریل علیہ السلام سے پوچہا یہ کیا خوشبو ہے کہا کہ
یہ کنگھی کرنے والی ہے اور اوسکا شوہر اور اوس کی بیٹی ہے اوس درمیان کہ وہ ماشطہ فرعون کی بیٹی
کے کنگھی کر رہی تھی اتفاق سے کنگھی اوس کے ہاتھہ سے چھوٹ کر گر پڑی اوس کنگھی کرنیوالی

نے کہا کہ فرعون کو ہلاکت ہو فرعون کی بیٹی نے اپنے باپ کو خبر کردی فرعون نے اوس ماشطہ کو قتل کر ڈالا۔

بریدہ رضؓ کی حدیث معراج کے بیان مین

ترمذی نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اِس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابونعیم اور ابن مردویہ اور بزار نے بریدہ رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ وہ رات تھی کہ مجھہ کو معراج ہوئی جبریل علیہ السلام اوس صخرہ کے پاس آئے جو بیت المقدس مین ہے اور اپنی اونگلی اوس پر رکھی اور اوسکو شق کردیا اور اوس سے براق کو باندھا۔

جابر رضؓ کی حدیث معراج کے بیان مین

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ قریش نے میری تکذیب کی جسوقت کہ معراج مین مجھہ کو بیت المقدس کی طرف لے گئے مین مقام حجر مین کھڑا ہوا اللہ تعالی نے بیت المقدس کے حجاب کو مجھہ پر کہول دیا مین قریش کو بیت المقدس کی نشانیون سے خبر دیتا تھا اور مین بیت المقدس کی طرف دیکھہ رہا تھا۔

ابن مردویہ نے اور طبرانی نے (اوسط) مین صحیح سند سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھکو معراج ہوئی ملاء اعلی کو گیا یکایک مین نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالی کے خوف سے اوس پرانے کمل کی مثل تھے جو اونٹ کے کجاوہ کے نیچے پشت پر چسپیدہ رہتا ہے (یعنی بالکل بے حس و حرکت تھے۔

حذیفہ بن الیمان کی حدیث معراج کی بیانمین

احمد نے اور ابن ابو شیبہ نے اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے اور ان دونون علما نے اس

حدیث کو صحیح کہا ہے اور نسائی اور ابن جریر اور ابن مرودویہ اور بیہقی نے حذیفہ رضہ سے روایت
کی ہے اونہون نے جس رات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اوس سے حدیث کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براق پر تہے یہان تک کہ آپ کے واسطے آسمانون کے دروازے
کہولے گئے آپنے جنت اور دوزخ کو دیکھا اور کُل آخرت کا وعدہ آپسے کیا گیا اور اوسکی
خوشخبری آپ کو دی گئی پھر آپ پلٹکے آ گئے اور اِس حدیث مین ابن مرودویہ کا لفظ یہ ہے کہ جو
شے آسمانون مین ہے اور جو شے زمین مین ہے وہ آپ کو دکھائی گئی آپسے پوچھا گیا کون سا چوپایہ
براق ہے آپنے فرمایا کہ ایک چوپایہ لانبا سفید رنگ ہے اُس کا قدم مد بصر ہے یعنی جہان نگاہ
پہونچتی ہے وہان پر براق کا قدم پڑتا ہے۔

سمرہ رضہ کی حدیث معراج کے بیانمین

ابن مرودویہ نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جس رات مجہہ کو معراج ہوئی مین نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ ایک نہر مین پیر رہا تھا اور پتہرون
کو لقمہ کرتا تہا مینے پوچہا یہ کون شخص ہے مجہہ سے کہا گیا کہ یہ سود خوار ہے۔

سہل بن سعد کی حدیث معراج کے بیانمین

ابن عساکر نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس رات جبریل عم مجہکو معراج کو لے گئے مینے سماوات علی مین تسبیح سنی میرا دل دہڑ کنے لگا جبریلؑ
نے مجہہ سے کہا اے محمد آگے بڑھیئے اور خوف نہ کیجیے اِس لئے کہ آپ کا اسم مبارک عرش پر لکھا
ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

شداد بن اوس کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن ابو حاتم نے اور بیہقی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بزار اور طبرانی اور ابن مردویہ نے شداد بن اوس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم نے پوچہا یارسول اللہ کیونکر آپ کو معراج ہوئی آپ نے فرمایا کہ عشا کی نماز مین نے اصحاب کو مکہ مین پڑہائی مین عمامہ باندہے ہوئے تہا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام ایک چوپایہ سفید رنگ لائے گدہے سے اونچا خچر سے نیچا تہا مجہہ سے کہا کہ آپ سوار ہوجاوین اوس نے شوخی کی مجہہ کو سوار نہ ہونے دیا جبرئیل ع نے اوسکا کان پکڑ کے اصلاح کی پہر جبرئیل نے مجہہ کو اوس پر سوار کرایا وہ چلنے لگا ہم کو وہ اوپر لیجا رہا تہا جس جگہہ اوس کی آنکہہ پڑتی تہی اوس کا سم وہان پڑتا تہا یہان تک کہ ہم ایسی سرزمین مین پہونچے کہ وہان نخل تہے جبرئیل نے مجہہ کو براق سے اوتارا اور کہا کہ نماز پڑہیئے مینے نماز پڑہی پہر ہم سوار ہوئے جبرئیل علیہ السلام نے مجہہ سے پوچہا کیا آپ جانتے ہین آپنے کہان نماز پڑہی مینے کہا مین نہین جانتا کہا کہ آپ نے یثرب مین نماز پڑہی آپنے طیبہ مین نماز پڑہی براق ہمکو آسمان پر لیجا رہا تہا پہر ہم ایک زمین مین پہونچے جبرئیل نے مجہہ سے کہا کہ اُترئیے مین براق سے اُتر پڑا پہر مجہہ سے کہا نماز پڑہیئے مین نے نماز پڑہی پہر ہم سوار ہو گئے جبرئیل ع نے پوچہا کیا آپ جانتے ہین آپنے کہان نماز پڑہی مین نے کہا مین نہین جانتا جبرئیل ع نے کہا آپنے شجرہ موسیٰ ع کی پاس نماز پڑہی پہر ہم ایک زمین مین پہونچے وہان قصور ہمکو ظاہر ہوئے جبرئیل ع نے مجہہ سے کہا اوتریئے مین اُترا مجہہ سے کہا نماز پڑہیئے مین نے نماز پڑہی پہر ہم سوار ہو گئے جبرئیل علیہ السلام نے مجہہ سے پوچہا کیا آپ جانتے ہین آپنے کہان نماز پڑہی مینے کہا مین نہین جانتا جبرئیل ع نے کہا آپنے بیت لحم مین نماز پڑہی جس جگہہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہین پہر جبرئیل علیہ السلام مجہہ کو لے گئے یہان تک کہ ہم ایک شہر مین اوسکے دوسرے دروازہ سے داخل ہوئے جبرئیل مسجد کے سامنے آئے اور وہان براق کو باندہ دیا اور ہم مسجد مین اوس دروازہ سے داخل ہوئے

جس مین سورج اور چاند جہک جاتا ہے مین نے مسجد مین اوس جگہہ نماز پڑہی جس جگہہ
اللہ تعالی نے چاہا مجہہ کو ایسی شدت سے پیاس معلوم ہوئی کہ ہرگز ایسی پیاس معلوم نہین ہوئی
تہی میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک مین دودہ تہا اور دوسرے مین شہد تہا میرے پاس
وہ دونون بہیجے گئے تہے مین نے اون دونون کو برابر ٹہیرایا پہر اللہ تعالی نے مجہہ کو ہدایت کی
سینے دودہ کو لے لیا اور پیا یہان تک کہ اوس ظرف سے میری پیشانی لگ گئی (یہ وہ حالت
ہے کہ جب آدمی پانی یا شربت وغیرہ پیالہ سے پیتا ہے تو آخر مین پیالہ آدمی کی پیشانی سے
لگ جاتا ہے اور پیالہ مین کچہہ باقی نہین رہتا) اور میرے سامنے ایک بوڑہا شخص تہا کہ وہ
اپنے منبر سے تکیہ لگائے ہوئے تہا اوس نے کہا اے جبریل تمہارے صاحب نے فطرت کو لیا
وہ مخلوق کو ضرور ہدایت کرے گا پہر جبریل علیہ السلام مجہہ کو لے گئے یہان تک کہ ہم اوس صحرا
مین آئے جس مین ایک شہر تہا یکایک مینے جہنم کو دیکہا کہ وہ مثل کہلے ہوئے فرش کے
منکشف ہوگئی تہی راوی نے کہا مین نے پوچہا یا رسول اللہ آپنے جہنم کو کس طور پر پایا آپنے
فرمایا کہ کہولتے ہوئے چشمہ کی مثل تہی پہر جبریل نے مجہہ کو پلٹایا ہم قریش کے اونٹون کے
قافلہ کے پاس سے گذرے وہ قافلہ ایسی ایسی جگہہ مین تہا اہل قریش کا ایک اونٹ گم
ہوگیا تہا فلان شخص نے اوس کو جمع کیا مینے اون لوگون سے سلام علیک کی اون مین سے
بعض نے کہا یہ تو محمد کی آواز ہے پہر مین اپنے اصحاب کے پاس مکہ مین صبح کے قبل آگیا میرے
پاس ابو بکر آئے مجہہ سے پوچہا یا رسول اللہ آج کی رات آپ کہان تہے جس جگہہ آپ کے
ہونے کا گمان تہا مین نے وہان آپ کو ڈہونڈہا آپنے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ آج کی رات
مین بیت المقدس کو گیا تہا ابو بکر رض نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس ایک مہینہ کا راستہ ہے
آپ مجہہ سے اوس کی صفت بیان فرماوین آپنے فرمایا کہ میرے واسطے راستہ کہولدیا گیا گویا
مین اوس کو دیکہہ رہا تہا مجہہ سے ابو بکر کسی چیز کو نہین پوچہتے تہے مگر مین اون کو اوس سے خبر
دیتا تہا ابو بکر رض نے سنکر کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین مشرکین نے سنکر

کہا کہ ابن ابی کبشہ کو دیکھو کہ وہ زعم کرتا ہے کہ مین آج کی رات بیت المقدس کو گیا تھا آپ نے
مشرکین سے فرمایا کہ جو کچھ مین کہتا ہون اوس کی نشانی سے یہ ہے کہ مین تمہارے اونٹون کے
قافلہ کے پاس سے گذرا وہ فلان فلان جگہہ مین تھا اون قافلہ والون کا ایک اونٹ گم ہوگیا تھا
اوس کو فلان شخص نے جمع کیا اور اون قافلہ والون کا سفر اور اون کا اترنا ایسی ایسی جگہہ مین
ہے اور وہ لوگ تمہارے پاس فلان روز مین آوینگے اون سے آگے ایک اونٹ گندم گون
ہوگا اوس پر ایک سیاہ کمبل اور دو سیاہ گونین ہون گی جبکہ وہ دن تھا آدمی دیکھنے کے واسطے
بلندیون پر چڑھے یہان تک کہ دو پہر دن تک قریب تھا کہ اونٹون کا قافلہ آیا اور جس اونٹ کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف فرمایا تھا وہ اون سب سے آگے تھا۔

صہیب کی حدیث معراج کے بیانمین

طبرانی اور ابن مردویہ نے صہیب بن سنان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ شب معراج مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی پیش کیا گیا پھر شراب پھر دودھ آپ نے دودھ لے لیا
جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے اچھا قصد کیا فطرت کو لیا دودھ کے ساتھ ہر ایک جاندار کی
غذا ہے اگر آپ خمر کو لے لیتے تو آپ اور آپ کی امت گمراہ ہوجاتی اور جبریل نے ایک صحرا کی
طرف اشارا کر کے کہا جس مین جہنم تھا کہ آپ اسکے اہل سے ہوجاتے آپ نے جہنم کی طرف دیکھا کہ
وہ ایک ایسی آگ تھی کہ بھڑک رہی تھی۔

ابن عباس رضؓ کی حدیث معراج کے بیانمین

احمد اور ابو نعیم اور ابن مردویہ نے صحیح سند سے قابوس کے طریق سے قابوس نے اپنے باپ سے
اونہون نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج
ہوئی آپ جنت مین داخل ہوئے آپ نے جنت کی ایک طرف مین ایک خفیف آواز سنی آپ نے

جبرئیل سے پوچھا یہ کیا آواز ہے جبرئیل عم نے کہا کہ یہ بلال موذن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جس وقت آدمیون کی طرف آئے تو آپ نے فرمایا کہ بلال نے فلاحیت پائی ہین نے بلال کے
واسطے ایسا اور ایسا دیکھا آپ سے موسیٰ علیہ السلام نے ملاقات کی اونہون نے کہا مرحبا یا لنبی
الامی آپ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک لانبے قد کے گندم گون مرد ہین اون کے بال لٹکتے
ہوئی کانون تک تھے یا کانون سے اونچے تھے آپ نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون شخص ہے جبرئیل
نے کہا یہ موسیٰ ہین آپ چلے گئے آپ سے ایک بوڑھا جلیل الشان صاحب ہیبت ملا اوس سے
آپ سے مرحبا کہا آپ سے سلام علیک کی جبرئیل علیہ السلام سے آپ نے پوچھا یہ کون شخص ہے جبرئیل
نے کہا یہ آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام ہین راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ پر
نظر کی یکایک ایک قوم کو دیکھا کہ وہ مردار کھا رہے تھے آپ نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون
لوگ ہین جبرئیل ع نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ آدمیون کا گوشت کھاتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے)
اور آپ نے ایک ایسے مرد کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ ہے اور اوس کی نیلی آنکھین ہین آپ نے پوچھا اے
جبرئیل یہ کون شخص ہے جبرئیل ع نے کہا کہ یہ حضرت صالح علیہ السلام کے ناقہ کا کونچے کاٹنے والا
ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ کے پاس آئے آپ نماز پڑھنے کے واسطے کھڑے ہو گئے
یکایک کل انبیا جمع ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے جبکہ آپ نماز سے پھرے تو دو پیالی لائے
گئے ایک پیالہ دہنی طرف سے اور دوسرا پیالہ بائین طرف سے لایا گیا ایک پیالہ مین دودھ تھا
اور دوسرے مین شہد تھا آپ نے دودھ لے لیا اور اوس مین سے پی لیا جس شخص کے پاس پیالہ تھا
اوس نے کہا کہ آپ فطرت کو پہونچ گئے۔

احمد اور ابو یعلی اور ابو نعیم اور ابن مردویہ نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت
کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رات مین بیت المقدس تک سیر کرائی گئی آپ اوسی رات کو
آ گئے اور لوگون سے آپ نے اپنے جانے کے باب مین حدیث کی اور بیت المقدس کی علامت
اور اونکے قافلہ کو بیان فرمایا آدمیون نے سن کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہتے ہین ہم اس

کی تصدیق نہین کرتے وہ مرتد ہوکے کافر ہوگئے اللہ تعالی نے ابوجہل کے ساتھ اون کا فرون کی گردنین مارین اور ابوجہل نے کہا کہ محمد صلعم ہمکو درخت زقوم سے ڈراتے ہین تم لوگ تمر اور مسکہ لاؤ اور کثرت سے کہاؤ اور آپنے دجال کو اوس کی حقیقی صورت مین رویت عینی سے دیکھا خواب کی رویت سے نہین دیکھا اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کو کسی نے پوچھا آپنے فرمایا مین نے دجال کو دیکھا نہایت عظیم الجثہ تہا اور اوس کی خباثت اور برائی ظاہر تہی اوس کی ایک آنکھ قایم ہو گویا وہ ایک روشن ستارا تھا اور اوس کے بال گویا درخت کی شاخین تہین اور مینے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اون کا رنگ گورا گھنگروالے بال تھے تیز نظر تھے بڑا پیٹ تھا اور مین نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اونکے بال سیاہ تھے گندم گون کثیر بال قوی خلقت تہے اور مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ شکل وشمائل مین مجہ سے اقرب تہے گویا ابراہیم علیہ السلام تمہارے صاحب ہین یعنی میری مثل تہے جبریل نے مجہ سے کہا اپنے باپ کو سلام کیجیے مینے اون کو سلام کیا۔

بخاری نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس رضہ سے اللہ تعالی کے قول وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس کی معنی ہین روایت کی ہو ابن عباس نے کہا ہو کہ وہ رویا عین مشاہدہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین ہوا۔

شیخین نے قتادہ کے طریق سے ابو العالیہ سے اونہون نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس رات مجھکو معراج ہوئی مینے موسیٰ بن عمران کو دیکھا دراز قد مرد ہین گھنگروالے بال ہین گویا وہ شنوہ کے مردون مین سے ہین اور عیسیٰ بن مریم عٔ کو مین نے دیکھا میانہ قد رنگ مائل بسرخی وسپیدی ہے اون کے سر کے بال لٹکے ہوئے ہین اور مالک خازن جہنم کو مین نے دیکھا اور دجال کو دیکھا ان کا دیکھنا ان آیات مین تہا کہ اللہ تعالی نے اون آیات کو مجھے دکھایا آپنے فرمایا فلا تکن فی مریۃ من لقائہ قتادہ اس آیت کی تفسیر یہ کرتے تہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰؑ کو دیکھا ہے۔

احمد اور نسائی اور بزار اور طبرانی اور بیہقی اور ابن مردویہ نے صحیح سند سے سعید بن جبیر کی طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ مجھکو معراج ہوئی میرے پاس ایک پاکیزہ خوشبو آئی مینے پوچھا یہ کیا خوشبو ہے مجھسے کہنے والون نی کہا کہ فرعون کی بیٹی کی ماشطہ اور اوسکی اولاد کی خوشبو ہی اور اوسکی کنگھی اوسکے ہاتھ سے گر پڑی تھی اوسنے بسم اللہ کہا فرعون کی بیٹی نے پوچھا کیا میرا باپ اللہ ہے اوس ماشطہ نے کہا میرا رب تیرا اور تیرے باپ کا رب ہے فرعون کی بیٹی نے اوس سے پوچھا کیا تیرا رب میرے باپ کے سوا ہے اوس نے کہا بیشک فرعون نے اوس کو بلایا اور اوس سے پوچھا کیا تیرا رب میرے سوا بھی ہے اوسنے کہا بیشک میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالی ہے فرعون نے تانبے کی ایک گاے کے واسطے امر کیا کہ وہ سرخ کی گئی پھر اوس ماشطہ کے واسطہ فرعون نے امر کیا کہ اوس مین ڈالی جاے اور اوسکی اولاد بھی ڈالی جاے لوگون نے ایک ایک کو ڈالنا شروع کیا یہان تک کہ اون مین شیر خوار بچے کی نوبت آئی اوس نے کہا اے اما اس مین اُتر آ اور پیچھے نہ ہٹ اس لئے کہ تو حق پر ہے فرمایا کہ چار شخصون نے باتین کی ہین وہ چارون صغیر تھے ایک یہ بچہ ماشطہ کا اور دوسرا یوسف علیہ السلام کا گواہ اور تیسرا صاحب جریج اور چوتھا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا شاہد۔

احمد اور ابن ابو شیبہ اور نسائی اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے صحیح سند سے زرارہ بن ابو اوفی کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ جس رات مین مجھ کو معراج ہوئی مینے مکہ مین صبح کی مین نے گمان کیا اور پہچانا کہ آدمی میری تکذیب کرین گے آپ سب سے علیحدہ حزن کی حالت مین بیٹھ گئے آپ کی طرف سے اللہ تعالی کا دشمن ابو جہل گذرا اور آپکے پاس آیا یہان تک کہ آپکے پاس وہ بیٹھ گیا اور آپ سے اوس نے ٹھٹھا کرنے والے کے طور پر کہا کیا کوئی شے ہے آپنے فرمایا ہان ہی ابو جہل نے پوچھا وہ کیا شے ہے آپنے فرمایا کہ آج کی رات مجھکو معراج ہوئی ابو جہل نے پوچھا آپ کو کہان تک سیر کرائی گئی آپنے فرمایا بیت المقدس تک ابو جہل نے کہا کہ آپ رات

مین بیت المقدس تک گئے پھر آپ نے ہمارے پاس صبح کی آپ نے فرمایا بیشک ابوجہل نے
اس خوف سے آپ کی تکذیب مناسب نہ دیکھی کہ اگر قوم کے لوگون کو وہ بلاے تو آپ اپنی اس
بات سے کہین انکار نہ فرمائین ابوجہل نے آپ سے کہا کیا آپ یہ مناسب خیال کرتے ہین
کہ اگر مین آپ کی قوم کے لوگون کو بلاؤن تو جو بات کہ آپ نے مجھ سے کہی ہے اون لوگون سے
آپ کہہ دینگے آپ نے فرمایا بیشک مین کہون گا ابوجہل نے کہا اے گروہ بنی کعب بن لوی آؤ
اوس کی طرف مجلسین ٹوٹ پڑین اور کثرت سے لوگ آئے یہان تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
ابوجہل کے پاس سب بیٹھ گئے ابوجہل نے آپ سے کہا جو باتین مجھ سے آپ نے کہی ہین وہ اپنی
قوم کے لوگون سے کہیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی رات مجھ کو سیر کرائی گئی
لوگون نے پوچھا کہان تک آپ نے فرمایا بیت المقدس تک لوگون نے کہا پھر آپ نے ہمارے درمیان
صبح کی آپ نے فرمایا بیشک راوی نے کہا کہ کچھ لوگون کی سن کر یہ حالت تھی کہ اپنا ہاتھ ہاتھ پر
مارتے تھے اور کچھ لوگ اپنے ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر سر کو پکڑے ہوئے تعجب مین تھے انہون نے
آپ سے پوچھا کیا آپ بیت المقدس کی تعریف کرسکتے ہین اور قوم کے لوگون مین وہ لوگ بھی تھے
جنہون نے بیت المقدس کا سفر کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے بیت المقدس
کی تعریف شروع کی مین تعریف کرتا جاتا تھا یہان تک کہ اوس کی بعض تعریف مجھ پر ملتبس
ہوگئی میرے روبرو مسجد لائی گئی اور مین اوس کی طرف دیکھ رہا تھا یہان تک کہ وہ مسجد عقیل
کے یا عقال کے مکان کے اس طرف رکھدی گئی قوم کے لوگون نے سن کر کہا واللہ مسجد
کی تعریف مین آپ کو اصابت ہوئی یعنی سچی تعریف کی۔

ابن مردویہ نے شہر بن حوشب کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوئی مین ابراہیم علیہ السلام
کے پاس گیا ابراہیم علیہ السلام نے مجھ سے کہا اے محمد اپنی امت کو آپ خبر کردیجئے کہ جنت
ہموار میدان ہے اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اوسکے پودے ہین۔

ابن مردویہ نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا
ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ ہر ایک نبی اور انبیا کے پاس سے
گذرتے تھے اون کے ساتھ قبیلے اور گروہ تھے اور ایک نبی اور انبیا ایسے تھے جن کیساتھ
قوم تھی اور نبی اور انبیا بہت سے ایسے تھی جنکے ساتھ کوئی نہ تھا یہانتک کہ ایک عظیم گروہ گذرا مینے پوچھا یہ کون گروہ ہی مجھسے
کہا گیا کہ موسیٰ عم اور اون کی قوم ہے ولیکن آپ اپنا سر اوٹھائے اور دیکھئے یکایک مینے
ایسے عظیم گروہ کو دیکھا کہ اوس طرف اور اِس طرف سے اوس نے افق کو گھیر لیا تھا مجھسے کہا
گیا کہ یہ لوگ آپ کی اُمت ہین اور اِن لوگون کے سوا ستر ہزار آپ کی اُمت مین سے وہ
لوگ ہین جو بغیر حساب کے جنت مین داخل ہون گے۔

طبرانی نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام
کے پاس سے گذرے موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر مین کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

احمد نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نماز فرض
کی وہ پچاس نمازین تھین آپ نے اپنے رب سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے اُن پچاس نمازون
کو پانچ کر دیا۔

طبرانی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے جبکہ مجھکو معراج ہوئی مین سدرۃ المنتہیٰ تک گیا یکایک
مینے دیکھا اوسکا بیر پہاڑ کی چوٹیون کی مثل تھا۔

احمد نے صحیح سند سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مینے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

طبرانی نے (اوسط) مین صحیح سند سے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے ابن عباس رضہ
کہا کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو بار دیکھا ہے ایک بار اپنی بصر سے دیکھا
ہے اور دوسری بار اپنے قلب سے دیکھا ہے اور یہی طبرانی نے ابن عباس رضہ سے روایت

کی ہے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی طرف دیکھا عکرمہ نے کہا مینے ابن عباس رض
سے پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ابن عباس نے کہا بیشک دیکھا اللہ تعالی
نے کلام موسی علیہ السلام کیواسطے اور خلت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے اور نظر محمد صلعم کے
واسطے مخصوص کی ہی اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت (کتاب الرویۃ) مین اس لفظ سے کی ہے کہ
اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو خلت کے ساتھ برگزیدہ کیا اور موسی عم کو کلام کے ساتھ برگزیدہ کیا اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو رویت کے ساتھ برگزیدہ کیا اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے اس لفظ سے کی ہی
کیا تم اس امر سے تعجب کرتی ہو کہ ابراہیم علیہ السلام کے واسطے خلت ہو اور موسی علیہ السلام کے
واسطے کلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے رویت ہو۔

مسلم نے ابن عباس رض سے اللہ تعالی کے قول ماکذب الفواد مارای ولقد راہ نزلۃ آخری
کے معنے مین روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کو دو بار اپنے
فواد سے دیکھا ہے۔

ابن مردویہ نے واہی سند سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی اللہ تعالی نے مجھکو یاجوج اور ماجوج
کی طرف بھیجا مینے اون کو اللہ تعالی کے دین اور اوس کی عبادت کی دعوت دی انہون نے
اس امر سے انکار کیا کہ وہ میری دعوت کو قبول کرین یاجوج اور ماجوج اون لوگون کے ساتھ
دوزخ مین جادینگے جو لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد اور ابلیس لعین کی اولاد سے ہونگے اور
اونہون نے معصیت کی ہوگی۔

(۱۱) ابن عمر رض کی حدیث معراج کے بیان مین

طبرانی نے (اوسط) مین ابن عمر رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت
آسمان کی سیر کو لے گئے آپ کو اذان کی وحی کیگئی آپ اوس کو لیکر اترے جبریل علیہ السلام نے

آپ کو اذان سکھائی۔

ابو داؤد اور بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ پچاس نمازین تہین اور غسل جنابت سات بار تہا اور کپڑے سے پیشاب کا دہونا سات بار تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے باب مین اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے رہے یہانتک کہ نمازین پانچ کی گئین اور غسل جنابت ایک بار اور پیشاب سے کپڑے کا دہونا ایکبار ٹہیرایا گیا۔

ابن عمرو کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن مردویہ نے عمرو بن شعیب سے عمرو نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت سے پہلے سترہ تاریخ ماہ ربیع الاول کی شب مین معراج ہوئی۔

بیہقی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کو ایک سال قبل جانے سے بیت المقدس تک شب مین سیر کرائی گئی اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل عروہ سے روایت کی ہے۔

بیہقی نے سدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سولہ مہینے پہلے ہجرت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔

ابن مسعودؓ کی حدیث معراج کے بیان مین

مسلم نے مرۃ الہمدانی کے طریق سے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ سدرۃ المنتہی تک تشریف لے گئے اور سدرۃ المنتہی تک اوس شے کی انتہی ہوجاتی ہے جو شے اوپر پہنچاتے ہین اور ایک لفظ مین یہ وارد ہے کہ جو شے ارواح کی قسم سے اوپر پہنچاتے ہین وہان اوسکی انتہی ہوجاتی ہے اور وہان روک لی جاتی ہے۔

اور جو شے اوپر سے نیچے اُترتی ہے سدرة المنتہیٰ تک منتہی ہوتی ہے یہان تک کہ وہ شے روک لی جاتی ہے اس لئے کہ سدرة کو جس شے نے ڈھانپا ہے اوس نے ڈھانپ لیا ہے اوس کا علم خدائے تعالیٰ کو ہے۔ ابن مسعود رضہ نے کہا ہے کہ سدرہ کو سونے کے پتنگون نے ڈھانپ لیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازین اور سورۂ بقرہ کی خواتیم عطا کئے گئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھہ کچھہ شرک نہ کرے گا اور آپ کی اُمت مین سے ہوگا اور اوس سے گناہ صادر ہون گے اوسکی بخشش کیجاے گی۔

ابن عرفہ نے اپنے جزء مین اور ابو نعیم نے اور ابن عساکر نے ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کے طریق سے روایت کی ہے عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل ایک ایسا چوپایہ لائے کہ گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا مجھہ کو اوس پر سوار کیا وہ گیا اور ہمکو آسمان کی طرف لیجا رہا تھا جس وقت وہ کسی گھاٹی پر چڑھتا تو اوس کے دونون پاؤن اوس کے ہاتھون کے مساوی ہوجاتے اور جس وقت وہ گھاٹی سے اوترتا تو اوس کے دونون ہاتھہ پاؤن کے مساوی ہوجاتے تھے یہان تک کہ ہم ایک ایسے مرد کے پاس سے گذرے کہ طویل القامت تھا اور اوس کے سر کے بال لٹکے ہوئے تھے اور گندم گون تھا گویا وہ مرد شنوءہ کے مردون مین سے تھا اور وہ یہ کہتا تھا اور اپنی آواز کو بلند کرتا تھا اکرمتہ وفضلتہ ہم اوس کے پاس تیزی سے آپہونچے ہم نے اوس کو سلام کیا اوس نے سلام کا جواب دیا اوس نے پوچھا اے جبریل تمہارے ساتھہ کون شخص ہے جبریل ع نے کہا یہ احمد ہین اوس نے کہا کہ اس نبی امی عربی کو مرحبا کہ اس نے اپنے رب کی رسالت پہونچا دی اور اپنی اُمت کو نصیحت کی پھر ہم تیزی سے چل دئے مین نے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہا موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہین مین نے پوچھا کس پر یہ عتاب کرتے تھے جبریل علیہ السلام نے کہا اپنے رب پر آپ کے معاملہ مین عتاب کرتے تھے مین نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام آپنے رب پر آواز بلند کرتے ہین جبریل ع نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی حدت کو پہچان لیا ہے پھر ہم تیزی سے چل دئے

یہان تک کہ ہم ایک شجرہ کے پاس پہونچے گویا اوس کا پہل چراغ کی شکل تہا اوس شجرہ کے نیچے
ایک شیخ اور اوس کے عیال تہے جبریل ع نے مجہ سے کہا کہ آپ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام
کی طرف قصد کیجئے ہم اون کے پاس تیزی سے پہونچے ہمنے اون کو سلام کیا اونہون نے سلام
کا جواب دیا ابراہیم علیہ السلام نے پوچہا اے جبریل تمہارے ساتہہ یہ کون شخص ہے جبریل نے
کہا کہ یہ آپکے فرزند احمد ہین ابراہیم ع نے کہا اس نبی امی کو مرحبا کہ اس نے اپنے رب کی
رسالت کو پہونچا دیا اور اپنی امت کو نصیحت کی اور کہا اے میرے پیارے بیٹے تو آج کی رات
اپنے رب سے ملاقات کرنے والا ہے اور تیری امت کل امتون کے آخر ہے اور ان امتون سے
زیادہ ضعیف ہے اگر تجہہ کو قدرت ہے تو تیری کل حاجت اور بڑی حاجت جو ہو تیری امت کے
معاملہ مین ہو تو اوسی کو طلب کیجو پہر ہم تیزی سے چلدئے یہان تک کہ ہم مسجد اقصیٰ تک پہونچے
مین براق سے اترا اور اوس کو اوس حلقہ سے باندہ دیا جو مسجد کے دروازہ مین تہا اور اس سے
کل انبیا علیہم السلام اپنی سواری کے چوپایون کو باندہتے تہے پہر مین مسجد مین داخل ہوا اور مینے
انبیا کو اون کے درمیان پہچانا جو قیام اور رکوع اور سجدہ مین تہے پہر مجہہ کو دو پیالے شہد اور دودہ
کے دئے گئے مینے دودہ کو لے لیا اور پی لیا جبریل ع نے میرے دونون شانے ٹہوکے اور کہا کہ
آپ فطرت کو پہونچ گئے پہر نماز قایم کی گئی مین نے اون کی امامت کی پہر ہم پہرے اور اپنی
جائے آگئے

احمد اور ابن ماجہ اور سعید بن منصور اور حاکم نے موثر بن عفارہ کے طریق سے روایت کی ہے
اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے موثر نے ابن مسعود رض سے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ مین نے شب معراج مین ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام
اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی ان انبیا نے آپس مین قیامت کا تذکرہ کیا ان سب نے اپنے
امر کو حضرت ابراہیم ع کی طرف رد کیا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجہہ کو قیامت کا علم نہین ہے
پہر ان انبیا نے اپنے امر کو موسیٰ ع کی طرف رد کیا موسیٰ ع نے فرمایا کہ مجہہ کو قیامت کا علم نہین ہے

پھر اونھون نے اپنے امر کو عیسیٰ ع کی طرف رد کیا عیسیٰ ع نے کہا قیامت کب واجب ہوگی
اس کا کسی کو علم نہین ہے مگر اللہ تعالیٰ کو اور جس باب مین مجھ سے میرے رب نے عہد کیا ہے وہ
یہ ہے کہ دجال ظہور کرنے والا ہے اور میرے ساتھ دو تلوارین ہون گی جس وقت وہ مجھکو دیکھیگا
تو وہ اس طور سے پگھل جائیگا جیسے رانگ پگھل جاتا ہے جس وقت وہ مجھ کو دیکھے گا اللہ تعالیٰ
اوس کو ہلاک کر دے گا یہان تک کہ ہر ایک پتھر اور ہر ایک درخت مسلمان آدمی سے یہ کہے گا ای
مسلم میرے نیچے کافر چھپا ہے تو آ اور اوس کو قتل کر ڈال اللہ تعالیٰ کل کافرون کو ہلاک کر دیگا
پھر آدمی اپنے اپنے شہرون اور وطنون کی طرف پلٹ کر جاوین گے اس وقت مین یاجوج
اور ماجوج نکلین گے وہم من کل حدب ینسلون یاجوج اور ماجوج آدمیون کے شہرون کو روند
ڈالین گے کسی شے کے پاس وہ نہ آوین گے مگر اوس کو ہلاک کر ڈالین گے اور کسی پانی پر وہ
نہ گذرین گے مگر اوس کو پی جاوین گے پھر آدمی میرے پاس پلٹ کے آوین گے اور یاجوج
اور ماجوج کی شکایت کرین گے مین اللہ تعالیٰ سے اون پر بد دعا کرون گا اللہ تعالیٰ اونکو ہلاک
کر دے گا اور مار ڈالے گا یہان تک کہ کل زمین اون کی بدبو سے خراب ہو جائے گی پھر
اللہ تعالیٰ مینہ کو نازل کرے گا وہ اون کے سب جسمون کو بہا کر لیجائے گا یہان تک کہ اون کو دریا
مین پھینک دیگا جس شے مین میرے رب نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ یہ امر جس وقت ایسا ہوگا
تو قیامت پورے دنون کی حاملہ عورت کی مثل ہوگی کہ اوس کے اہل اوس کی ولادت کو
نہین جانتے ہون گے کہ وہ کب یکایک جنتی ہے رات مین جنتی ہے یا دن مین یعنی قیامت
کی خبر کسی کو نہ ہوگی کہ رات مین آئے گی یا دن مین یکایک آجائے گی)

بزار اور ابو یعلی اور حارث بن ابو اسامہ اور طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے علقمہ کے طریق
سے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے
پاس براق لایا گیا مین اوس پر سوار ہو لیا جس وقت وہ پہاڑ پر آیا تو پاؤن اونچے ہو گئے اور جس
وقت وہ پہاڑ سے اترا تو اوس کے ہاتھ اونچے ہو گئے وہ براق ہمکو ایک ایسی زمین مین لگیا

کہ اندوہناک اور بدبودار تھی پھر اوس نے ہمکو ایک ایسی زمین مین پہونچایا کہ فراخ اور پاکیزہ
تھی مین نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا جبریل ع نے کہا کہ وہ بدبو زمین دوزخ کی زمین ہی
اور یہ زمین جنت کی زمین ہے مین ایک مرد کے پاس آیا کہ وہ کھڑا تھا اور نماز پڑھ رہا تھا اوسنے
پوچھا اے جبریل یہ کون شخص تمہارے ساتھ ہے جبریل ع نے کہا کہ تمہارے بھائی محمد صلعم
ہین اوس نے مجھکو مرحبا کہا اور میرے واسطے برکت کی دعا کی اور مجھسے کہا کہ آپ اپنے رب سے
اپنی امت کے واسطے آسانی چاہیئے مین نے جبریل ع سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ
آپکے بھائی عیسیٰ علیہ السلام ہین ہم چلے گئے مینے ایک آواز اور غصہ اور افسوس کی حالت کو
سنا ہم ایک مرد کے پاس آئے اوس نے جبریل ع سے پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون شخص ہی
کہا کہ یہ آپکے بھائی محمد صلعم ہین اوس مرد نے سلام علیک کی اور برکت کے واسطے دعا کی اور
مجھسے کہا کہ اپنی امت کے واسطے آسانی چاہیے مینے جبریل ع سے پوچھا یہ کون شخص ہے
کہا کہ یہ آپکے بھائی موسیٰ علیہ السلام ہین مین نے پوچھا کہ موسیٰ کا غصہ کس شخص پر تھا کہا اپنے
رب پر مینے پوچھا کیا اپنے رب پر غصہ تھا کہا ہان اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی حدت کو پہچان لیا
ہے پھر ہم چلے گئے مین نے چراغ اور روشنی دیکھی مینے جبریل ع سے پوچھا یہ کیا شے ہے کہا کہ
آپکے باپ ابراہیم علیہ السلام کا یہ شجرہ ہے انکے پاس آپ جایئے مین اوس کے قریب گیا
مجھکو مرحبا کہا اور میرے واسطے برکت کی دعا کی پھر ہم چلے گئے یہان تک کہ ہم بیت المقدس
مین آئے مین نے چوپایہ کو اوس حلقہ سے باندھا جس حلقہ سے انبیا اپنی سواری کے جانور
باندھتے تھے پھر مین مسجد مین داخل ہوا میرے واسطے وہ انبیا نشر کے گئے جنکا نام اللہ تعالیٰ
نے لیا اور جن کا نام نہین لیا مینے ان سب انبیا کو نماز پڑھائی مگر یہ تین انبیا ابراہیم ع اور
موسیٰ ع اور عیسیٰ ع نماز مین نہ تھے۔

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اوس کو حسن کہا ہے اور ابن مردویہ نے
عبدالرحمن کے طریق سے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جس رات مجھ کو معراج ہوئی مین نے ابراہیم ع سے ملاقات کی اونہون نے کہا اے محمد اپنی امت سے میرا سلام کہدیجیے اور اون کو خبر کر دیجیے کہ جنت کی پاکیزہ مٹی اور شیرین پانی ہے اور جنت ہموار زمین ہے اور اوس کے پودے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہین۔

مسلم نے زر کے طریق سے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے اللہ تعالی کے قول لقد رای من آیات ربہ الکبری کے معنے مین روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل ع کو دیکھا کہ اونکے چھ سو بازو تھے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے زر کے طریق سے ابن مسعود رض سے اللہ تعالی کے قول ولقد راہ نزلۃ اخری کے معنی مین روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے جبریل ع کو سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا اون کے چھ سو بازو ہین اون کے پرون سے طرح طرح کے رنگ کے موتی اور یاقوت جھڑتے ہین۔

بخاری نے علقمہ کے طریق سے ابن مسعود رض سے اللہ تعالی کے قول لقد رای من آیات ربہ الکبری کے معنی مین روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفرف اخضر کو دیکھا جس نے آسمان کے کنارہ کو گھیر لیا تھا۔

(۱۴) عبداللہ بن اسعد بن زرارہ کی حدیث معراج کے بیان مین

بزار اور ابن قانع اور ابن عدی نے عبداللہ بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھکو معراج ہوئی مین لوء لوء کے ایک قصر تک پہونچا کہ اوس کا فرش سونے کا تھا وہ قصر نور سے چمک رہا تھا اور مجھ کو تین چیزین دی گئین ایک سید المرسلین اور دوسرے امام المتقین اور تیسرے قاید الغر المحجلین اور اس حدیث کی روایت بغوی اور ابن عساکر نے اس لفظ سے کی ہے کہ مجھ کو لوء لوء کے ایک

ایک قفس مین سیر کرائی گئی کہ اسکا فرش سونے کا تھا۔

عبدالرحمن بن قرط الثمالی کی حدیث معراج کے بیان مین

سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور طبرانی اور ابن مردویہ نے اور ابونعیم نے (معرفت) مین عبدالرحمن بن قرط سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات مسجد اقصی تک معراج ہوئی اوس رات آپ مقام اور زمزم کے درمیان تھے جبریل علیہ السلام آپ کی دہنی جانب اور میکائیل آپ کی بائین جانب تھے دونون آپ کو لیکر اوڑے یہان تک کہ آپ سموات علی تک پہونچے جبکہ آپ وہان سے پھرے آپ نے فرمایا کہ مین نے سموات علی مین کثیر تسبیحون کے ساتھ یہ تسبیح سنی (سبحت السموات العلی من ذی المھابۃ مشفقات من ذی العلو بما علا سبحان العلی الاعلی سبحانہ وتعالی)

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی حدیث معراج کے بیان مین

اس حدیث کا ذکر اول کتاب مین اذان کے بارہ مین آچکا ہے حسین بن علی رضی کے طریق سے اس کی روایت ہے۔

ابونعیم نے محمد بن الحنفیہ کے طریق سے روایت کی ہے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت معراج مین آسمان کی طرف لے گئے آسمان کے ایک مکان تک آپ پہونچے اور اوس مین آپ ٹھہر گئے اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو بھیجا وہ فرشتہ آسمان کے ایک ایسے مقام مین کھڑا ہوا کہ اس سے قبل وہان نہین کھڑا ہوا تھا اوس سے کہا گیا کہ آپ کو اذان کی تعلیم کر اس فرشتہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اللہ تعالی نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا انا اللہ اکبر اوس فرشتہ نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا اللہ تعالی نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا

انا اللہ لا الہ الا انا اوس فرشتے نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ اللہ تعالی نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا انا ارسلتہ وانا اخترتہ وانا ائتمنتہ اوس فرشتے نے حی علے الصلوٰۃ کہا اللہ تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے سچ کہا دعا الی فریضتی وحقی فمن اتاہا محتسبا کانت کفارۃ لکل ذنب پھر اوس فرشتے نے حی علے الفلاح کہا اللہ تعالی نے فرمایا کہ میرے بندہ نے سچ کہا انا اقمت فریضتہا وعدتہا ووقتہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ آگے بڑھیے آپ آگے بڑھے اور اہل آسمان کی آپنے امامت کی آپ کا شرف آپ کے واسطے تمام مخلوق پر پورا ہو گیا۔

ابن مردویہ نے زید بن علی کے طریق سے روایت کی ہے زید نے اپنے آبا سے اور اونہون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین اذان کی تعلیم کی گئی اور نماز آپ پر فرض کی گئی۔

ابن مردویہ نے علی رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھہ کو معراج ہوئی مین فرشتون کے کسی گروہ کی طرف نہین گذرا مگر فرشتون نے مجھہ سے کہا کہ آپ اپنی امت کو پچھنے لگانے کے واسطے امر کیجے اور اسی حدیث کی روایت احمد نے اور حاکم نے کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہے اور ابن مردویہ نے اس حدیث کی مثل ابن عباس رضہ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث معراج کے بیان مین

احمد نے عبید بن آدم سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضہ جابیہ مین تھے فتح بیت المقدس کا ذکر کیا گیا کعب رضہ سے حضرت عمر رضہ نے پوچھا تم کہان مناسب دیکھتے ہو مین نماز پڑھون کعب رضہ نے کہا کہ صخرہ کے پیچھے پڑھیے حضرت عمر رضہ نے فرمایا نہین ولیکن مین اوس جگہہ

نماز پڑھونگا جس جگہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی حضرت عمر رضہ قبلہ کی طرف بڑھے اور نماز پڑھی۔

ابن مردویہ نے حضرت عمر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ نے مالک خازن دوزخ کو دیکھا آپ نے اونکو ایک ایسا ترش رو پایا جو اوس کے چہرہ سے غضب پہچانا جاتا ہے۔

ابن مردویہ نے مغیرہ بن عبد الرحمن کے طریق سے اونہون نے اپنے باپ سے انھون نے حضرت عمر ابن الخطاب رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات مجھہ کو معراج ہوئی مینے مقدم مسجد مین نماز پڑھی پھر مین صخرہ کے پاس داخل ہوا یکایک مینے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ کھڑا ہے اور اوسکے ساتھہ تین برتن ہین مینے شہد کو لے لیا اور اوس سے تھوڑا پیا پھر مینے دوسرے برتن کو لے لیا مین نے اوس سے اتنا پیا کہ مین سیراب ہوگیا یکایک مینے دیکھا کہ وہ دودھ تھا اوس نے مجھہ سے کہا دوسرے ظرف سے پیجئے یکایک مینے دیکھا کہ وہ خمر ہے مین نے اوس فرشتہ سے کہا کہ مین سیراب ہوگیا اوس نے کہا سنیئے اگر آپ اس برتن سے پی لیتے تو آپ کی امت فطرت پر کبھی مجتمع نہ ہوتی پھر مجھہ کو آسمان کی طرف لے گیا مجھہ پر نماز فرض کی گئی پھر مین حضرت خدیجہ رضہ کے پاس پلٹ کے آگیا خدیجہ رضہ نے اپنی دوسری کروٹ نہین بدلی تھی۔

(۸) مالک بن صعصعہ کی حدیث معراج کے بیان مین

احمد اور شیخین اور ابن جریر نے قتادہ کے طریق سے انس سے یہ روایت کی ہے کہ مالک بن صعصعہ نے انس سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے شب معراج کی باتین کہین فرمایا اوس درمیان کہ مین حطیم مین تھا اور قتادہ نے اکثر مقام حجر کہا ہے آپ نے فرمایا مین لیٹا ہوا تھا یکایک ایک آنیوالا میرے پاس آیا اوس نے اپنے ساتھی سے جو وسط مین تھا

باتین کرنی شروع کین وہ میرے پاس آیا اور اوس نے مقدم سینہ سے وہان تک شق کیا جہانتک
بال تھے اوس نے میرے قلب کو نکالا ایک طشت سونے کا لایا گیا کہ وہ ایمان اور حکمت سے
بھرا ہوا تھا اوس نے میرے قلب کو دہویا پھر ایمان اور حکمت سے بھر دیا پھر اوس کو اوسکی جائے
پر رکھہ دیا پھر ایک چوپایہ لایا گیا جو خچر سے نیچا اور گدہے سے اونچا تھا جہان اوس کی نگاہ کی انتہی
ہوتی وہان پر اوسکا قدم پڑتا تھا مین اوس پر سوار ہو گیا جبریل مجھہ کو اپنے ساتھ لے گئے یہان
تک کہ دنیا کے آسمان تک مجھہ کو لائے اور آسمان کا دروازہ کہولنے کو کہا پوچھا گیا یہ کون شخص ہے
کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے جبریل نے کہا محمد ہین پوچھا گیا کیا اونکے
پاس کوئی بہیجا گیا تھا جبریل ع نے کہا ہان بہیجا گیا تھا کہا گیا محمد کو مرحبا اور آپ اچھے آنے والے
ہین کہ آئے ہین آسمان کا دروازہ کھول دیا جبکہ مین اوپر پہونچا مین نے یکایک آسمان مین آدم ع
علیہ کو دیکھا جبریل ع نے مجھہ سے کہا کہ یہ آپکے باپ آدم علیہ السلام ہین ان کو سلام کیجیئے مین نے
اون کو سلام کیا آدم ع نے سلام کا جواب دیا پھر کہا فرزند صالح اور نبی صالح کو مرحبا پھر جبریل ع اوپر
گئے یہان تک کہ دوسرے آسمان تک آئے اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا یہ کون ہے
کہا جبریل ہے پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون شخص ہے کہا محمد ہین پوچھا گیا کیا آپکے پاس کوئی بہیجا
گیا تھا کہا ہان بہیجا گیا تھا کہا محمد کو مرحبا اور آپ اچھے آنے والے ہین کہ آئے ہین آسمان کا دروازہ
کھول دیا جبکہ مین آسمان پر گیا یکایک مینے یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا یہ دونون پیغمبر خالہ زاد
بہائی ہین جبریل ع نے کہا کہ یہ حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ہین آپ ان دونون سے سلام علیک
کیجیئے مینے سلام علیک کی دونون نے میرے سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہا کہ اخ صالح
اور نبی صالح کو مرحبا پھر جبریل ع اوپر چڑہے یہان تک کہ تیسرے آسمان تک آئے اور اوسکا دروازہ
کھلوانا چاہا پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمد ہین پوچھا گیا
کیا آپکے پاس کوئی بہیجا گیا تھا جبریل ع نے کہا ہان بہیجا گیا تھا کہا کہ محمد صلعم کو مرحبا اور کیا اچھے
آنے والے ہین کہ آئے ہین آسمان کا دروازہ کھول دیا جبکہ مین اوپر گیا یکایک مینے یوسف علیہ السلام

کو دیکھا مینے اون سے سلام علیک کی اونہون نے سلام علیک کا جواب دیا پہر یوسف ع نے
کہا اخ صالح اور نبی صالح کو مرحبا پہر جبریل ع اوپر کو چڑہے یہان تک کہ چوتھے آسمان تک آئے
اور اوس کا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے پوچہا گیا تمہارے ساتھہ کون
شخص ہے کہا محمد ہین پوچہا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا تہا کہا ہان بہیجا گیا تہا کہا گیا محمد
کو مرحبا اور کیا اچہے آنے والے ہین کہ آئے ہین آسمان کا دروازہ کہولدیا گیا جبکہ مین اوپر گیا
یکا یک مینے ادریس ع کو دیکہا مین نے اون سے سلام علیک کی اونہون نے سلام کا جواب
دیا پہر اونہون نے کہا اخ صالح اور نبی صالح کو مرحبا پہر جبریل ع اوپر کو چڑہے یہان تک کہ
پانچوین آسمان تک آئے اور اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے
پوچہا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے کہا محمد ہین پوچہا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا
تہا جبریل ع نے کہا ہان بہیجا گیا تہا کہا گیا محمد کو مرحبا اور کیا اچہے آنے والے ہین کہ آئے ہین
جبکہ مین اوپر گیا یکا یک مین نے ہارون ع کو دیکہا مین نے اون سے سلام علیک کی اونہون نے
میرے سلام کا جواب دیا پہر اونہون نے کہا کہ اخ صالح اور نبی صالح کو مرحبا پہر جبریل ع اوپر کو
گئے یہان تک کہ چہٹے آسمان تک پہونچے اور آسمان کا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا کہ یہ کون ہے
کہا کہ جبریل ہے پوچہا گیا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے کہا محمد ہین پوچہا گیا کیا آپ کے پاس کوئی
بہیجا گیا تہا کہا ہان بہیجا گیا تہا کہا گیا محمد کو مرحبا کیا اچہے آنے والے ہین کہ آئے ہین آسمان
کا دروازہ کہول دیا گیا جبکہ مین اوپر گیا یکا یک مینے موسیٰ علیہ السلام کو دیکہا مینے موسیٰ سے
سلام علیک کی اونہون نے میرے سلام کا جواب دیا پہر کہا کہ اخ صالح اور نبی صالح کو مرحبا
جبکہ اون کے پاس سے مین ہٹا موسیٰ علیہ السلام روئے اون سے پوچہا گیا آپ کیون روئے
موسیٰ علیہ السلام نے کہا مین اس لئے روتا ہون کہ میرے بعد ایک لڑکا نبوت پر بہیجا گیا ہے کہ
میری اُمت کے لوگون مین سے جنت مین جو لوگ داخل ہونگے اون سے اوس کی اُمت کے
اکثر لوگ جنت مین داخل ہونگے پہر جبریل ع اوپر کو گئے یہان تک کہ ساتوین آسمان تک پہونچے

اور اوس کا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے کہا گیا تمہارے ساتھ کون
شخص ہے کہا محمد ہین پوچھا گیا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا تھا کہا ہان بھیجا گیا تھا کہا گیا محمد
کو مرحبا کیا اچھے آنے والے ہین کہ آئے ہین آسمان کا دروازہ کھولدیا گیا جبکہ مین اوپر گیا
یکایک مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا جبریل عم نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہین آپ ان کو
سلام کیجے مینے اون کو سلام کیا اونہون نے سلام کا جواب دیا پہر ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ
فرزند صالح اور نبی صالح کو مرحبا پہر مین سدرۃ المنتہی کی طرف اوٹھا لیا گیا یکایک مین نے
اوس کے بیر کو دیکھا کہ حجر کے پہاڑ کی چوٹیون کی مثل تھے ہجر مدینہ کے قریب ایک شہر ہے اور
اوس کے پتے ہاتی کے کانون کی مثل تھے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ سدرۃ المنتہی ہے یکایک
مینے چار نہرین دیکھین دو نہرین باطن تہین اور دو ظاہر تہین مین نے پوچھا اے جبریل یہ کیا
ہے جبریل عم نے کہا کہ باطن کی دو نہرین جو ہین وہ جنت مین ہین اور ظاہر کی دو نہرین جو ہین وہ
ایک نیل ہے اور دوسرا فرات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر میرے واسطے
بیت المعمور بلند کیا گیا۔ قتادہ نے کہا کہ حسن نے ہم سے ابو ہریرہ سے حدیث کی ہے ابو ہریرہ رض
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المعمور
کو دیکھا کہ ہر روز بیت المعمور مین ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین پہر وہ فرشتے اوس مین پلٹ
کے نہین آتے پہر قتادہ نے انس رض کی حدیث کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پہر میرے پاس ایک ظرف شراب کا اور ایک ظرف دودہ کا اور ایک ظرف
پانی کا لایا گیا مینے دودہ کو لے لیا کہنے والے نے مجھ سے کہا کہ یہ وہ فطرت ہے جس پر آپ ہین
اور آپ کی امت ہے پہر ہر دن مین پچاس نمازین فرض کی گئین مین اوپر سے نیچے اوترا یہان
تک کہ موسیٰ علیہ السلام تک پہونچا موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا آپ کے رب نے
آپ کی امت پر کیا فرض کیا مینے کہا ہر روز پچاس نمازین فرض کی ہین موسیٰ علیہ السلام نے کہا
کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہین رکہتی ہے اور مینے آپ سے پہلے آدمیون کو آزمالیا ہے اور

بنی اسرائیل کے لیے مین نے نہایت مشقت کی ہے آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے
جائیے اور امت کیلئے تخفیف کے واسطے سوال کیجے مین پلٹ کر گیا مجہہ سے دس نمازین کم کردی
گئین مین موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹکے آیا اور مینے کہا کہ مجہسے دس نمازین معاف کردی گئین
موسیٰ علیہ السلام نے سنکر کہا کہ آپ اپنے ربکے پاس پلٹ کے جائیے اور تخفیف چاہیئے مین پلٹ
کے گیا مجہہ سے دوسری دس نمازین معاف کردی گئین مین موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹکے آیا
اور مینے اون سے کہا کہ مجہہ سے اور دس نمازین معاف کردی گئین موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ
اپنے ربکے پاس پلٹ کے جاوین اور تخفیف چاہین مین پلٹ کے جاتا تہا اور تخفیف چاہتا تہا
اور پہر آتا تہا یہان تک کہ ہردن مین پانچ نمازون کے واسطے مجہکو امر کیا گیا مین موسیٰ علیہ السلام
کے پاس پلٹ کے آیا اور مین نے اون سے کہا کہ مجہکو ہرروز پانچ نمازون کے واسطے امر کیا گیا ہی
موسیٰ علیہ السلام نے سنکر فرمایا کہ آپ کی اُمت ہرروز پانچ نمازون کی طاقت نہین رکہتی ہے اور
مینے آپسے قبل آدمیون کو آزمالیا ہے اور بنی اسرائیل کے واسطے مینے سخت مشقت کی ہے آپ
اپنے ربکے پاس پلٹکر جاوین اور اُمت کیلئے تخفیف کے واسطے سوال کرین مینے موسیٰ علیہ السلام سے
کہا کہ مینے اپنے ربسے سوال کیا یہان تک کہ مجہکو حیا آگئی ولیکن مین رضامند ہون اور اوس کو تسلیم
کرتا ہون مجہہ کو منادی کرنے والے نے ندا کی کہ مینے اپنے فریضے کو جاری کیا اور اپنے بندون کی
تخفیف مشقت کی۔

ابو ایوب کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن ابو حاتم اور ابن مردویہ نے ابو ایوب الانصاری سے یہ روایت کی ہے کہ جس رات مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے ابراہیم علیہ السلام نے کہا
کہ آپ اپنی اُمت کو امر کرین کہ وہ جنت مین درخت لگانے کی کثرت کرین اس لئے کہ جنت کی
مٹی پاکیزہ ہے اور اوس کی زمین واسع ہے نبی صلی اللہ علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام سے

پوچھا کہ جنت مین درخت لگانا کیا ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ جنت کے پودے ہین۔ جو شخص اِس کی کثرت کرے گا وہ جنت مین کثرت سے پودے لگائے گا۔

ابو حبہ کی حدیث معراج کے بیان مین (اثنائے حدیث ابوذر مین آئیگی)

ابو الحمراء کی حدیث

طبرانی اور ابن قانع اور ابن مردویہ نے ابو حمراء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھکو ساتوین آسمان تک معراج ہوئی یکایک مینے عرش کی دہنی ساق پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ابوذر کی حدیث معراج کے بیان مین

شیخین نے یونس کے طریق سے زہری سے زہری نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوذر یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی مین مکہ مین تھا جبریل علیہ السلام اترے اونھون نے میرے سینہ کو کھولا پھر اوس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر ایک طشت سونے کا لائے کہ وہ حکمت اور ایمان سے بھرا تھا اوسکو میرے سینہ مین ڈالا پھر میرے سینہ کو ملا دیا پھر جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو آسمان کی طرف لیگئے جبکہ مین آسمان تک آیا جبریل ع نے نگہبان آسمان سے کہا دروازہ کھولو اوس نے پوچھا یہ کون ہے کہا جبریل اوس نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ کوئی شخص ہے جبریل ع نے کہا ہان میرے ساتھ محمد ہین اوس نے پوچھا کیا آپکے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل ع نے کہا ہان بھیجا گیا ہے جبکہ اوس نے دروازہ کھولا ہم دُنیا کے آسمان پر گئے یکایک مینے دیکھا کہ ایک مرد بیٹھا ہے کہ اوسکے دہنی جانب کثیر جماعتین ہین اور اوس کے بائین جانب کثیر جماعتین ہین جسوقت وہ اپنی دہنی جانب نظر کرتا ہے تو ہنس دیتا ہے اور جس وقت وہ اپنی بائین طرف دیکھتا ہے

تو رو دیتا ہے اوس نے کہا نبی صالح اور ابن صالح کو مرحبا مینے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون
شخص ہے کہا یہ آدم علیہ السلام ہین اور یہ کثیر جماعتین جو انکے دہنی اور بائین جانب ہین وہ اِن
کی اولاد کی روحین ہین جو اہل یمین ہین وہ اہلِ جنت ہین اور جو کثیر جماعتین بائین جانب ہین
وہ اہل دوزخ ہین جسوقت وہ دہنی طرف دیکھتے ہین تو ہنس دیتے ہین اور جس وقت وہ بائین
طرف دیکھتے ہین تو رو دیتے ہین پہر جبریل علیہ السلام مجہہ کو دوسرے آسمان کی طرف لے گئے
اوسکے نگہبان سے دروازہ کہولنے کو کہا دوسرے آسمان کے نگہبان نے جبریلؑ سے اول آسمان کے نگہبان کی مثل کہا پہر اوسنے
دروازہ کہول دیا انس رضہ نے کہا کہ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آدم اور ادریس اور موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم
کو آسمانون پر آپنے پایا اور یہ امر ثابت نہین ہوا کہ اِن انبیا کے منازل کیونکر ہین - زہری نے
کہا ہے کہ ابن حزم نے مجھکو یہ خبر دی ہے کہ ابن عباس اور ابو حبۃ الانصاری کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پہر مجھکو جبریل اوپر لے گئے یہان تک کہ مین قرار پکڑنے کی جگہہ مین ظاہر ہوا -
وہان اقلام کے لکھنے کی آوازین مین سنتا تھا انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میری امت پر پچاس نمازین اللہ تعالیٰ نے فرض کین مین اون نمازون کے ساتھ پلٹا
یہان تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اونہون نے مجہہ سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت
پر کیا فرض کیا ہے مینے کہا پچاس نمازین فرض کی ہین موسیٰ علیہ السلام نے سُنکر کہا کہ آپ اپنے
رب کے پاس پلٹ جاوین اسلئے کہ آپ کی امت پچاس نمازون کی طاقت نہین رکھتی ہے مین
اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ پانچ نمازین پچاس نمازین ہین میرے
پاس قول کی تبدیل نہین ہوتی ہے مین پلٹ کے موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اُنہون نے
کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پہر جایئے مین نے موسیٰؑ سے کہا مجہہ کو میرے رب سے شرم آتی
ہے پہر جبریلؑ مجہہ کو لے گئے یہان تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے سدرۃ المنتہیٰ کو اتنے
رنگون نے ڈہانپ لیا ہے کہ مین نہین جانتا وہ کیا رنگ ہین پہر مین جنت مین داخل کیا گیا
یکایک مینے جنت مین موتی کے قبے موجود پائے اور جنت کی مٹی مشک پائی - اور عبید اللہ بن احمد

نے زوائد المسند مین اور ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے یونس کے طریق سے زہری سے
زہری نے انس رضہ سے انس نے ابی ابن کعب سے اِس حدیث کی مثل حرفا حرفا برابر روایت
کی ہے ایک جماعت نے اِس حدیث کو ابی ابن کعب کی مسند سے شمار کیا ہے اور حافظ ابن حجر نے
ذکر کیا ہے کہا ہے کہ اِس مین تحریف واقع ہوئی ہے اور اصل مین یہ حدیث ابوذر سے ہے ایک
کتاب سے لفظ ذر ساقط ہوگیا ہے پس یظن کیا گیا کہ (ابی ذر) (ابی) ہین غلطی سے مسند ابی
ابن کعب مین یہ حدیث درج کی گئی ہے واللہ اعلم۔

مسلم نے ابوذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سوال کیا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ مینے ایک نور دیکھا۔

ابوسعید کی حدیث معراج کے بیانمین

ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابو ہارون
العبدی کے طریق سے ابوسعید الخدری سے ابوسعید الخدری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے آپ نے اپنی شب معراج کی حدیث بیان فرمائی ہے کہ اوس درمیان کہ مین عشا کے وقت
مسجد حرام مین سو رہا تہا یکایک ایک آنے والا میرے پاس آیا اوس نے مجھے جگایا مین بیدار ہوگیا
مین نے کوئی شے نہین دیکھی یکایک مین نے خیال کی ہیئت موجود پائی مین نے اوس کے
پیچھے اپنی نگاہ دوڑائی یہان تک کہ اوس خیالی ہیئت کو دیکھتا ہوا مین مسجد سے نکلا یکایک مینے
سواری کا ایک ایسا جانور دیکھا کہ تمہارے یہ چوپائے جو خچر ہین وہ مشابہت مین اون سے قریب تہا
اوس کے کانون کو قرار نہ تہا ہلا رہا تہا اوس کا نام براق ہے اور مجھ سے پہلے انبیا علیہم اسلام اُس
پر سوار ہوتے تہے اوس کی مد نگاہ پر اوس کا سم پڑتا ہے مین اوس پر سوار ہوا اوس حال مین کہ مین
اوس پر سوار جا رہا تہا یکایک ایک بلانے والے نے مجھ کو دہنی طرف سے پکارا اور کہا ای محمد
مجھ کو دیکھو مین آپ سے کچھ سوال کرتا ہون مینے اوس کو کچھ جواب نہین دیا پھر ایک بلانے والے

نے مجہہ کو بائین طرف سے پکارا اور کہا اے محمد مجہکو دیکہو مین آپ سے کچہہ سوال کرتا ہون مینے اوس کو
کچہہ جواب نہین دیا اس حال مین کہ مین براق پر جا رہا تہا یکایک مینے ایک ایسی عورت کو دیکہا کہ
وہ اپنی کلائین کہولے ہوئے تہی اور اسپر ہر ایک قسم کا زیور تہا کہ اللہ تعالیٰ نے اوس کو پیدا کیا تہا
اوس عورت نے کہا اے محمد مجہہ کو دیکہئے مین آپ سے کچہہ سوال کرتی ہون مینے اوس کی طرف التفات
نہین کیا یہان تک کہ مین بیت المقدس مین آیا مینے اپنی سواری کے جانور کو اوس حلقہ سے
باندہ دیا جس حلقہ سے انبیا علیہم السلام اپنی سواری کے جانور باندہتے تہے جبریل علیہ السلام
میرے پاس دو ظرف لائے ایک خمر تہی اور دوسرا دودہ تہا مین نے دودہ پی لیا اور خمر کو چہوڑ دیا
جبریل علیہ السلام نے کہا آپ فطرت کو پہونچے مین نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا جبریل عم نے مجہہ سے
پوچہا آپ نے اپنے اس راہ چلنے مین کیا دیکہا مین نے کہا اس درمیان کہ مین جا رہا تہا یکایک مجہکو
ایک بلانے والے نے دہنی طرف سے پکارا اور کہا اے محمد مجہکو دیکہئے مین آپ سے کچہہ سوال کرتا ہون
مینے اوس کو کچہہ جواب نہین دیا جبریل عم نے سنکر کہا کہ وہ یہود کا بلانے والا تہا اگر آپ اس کو
جواب دیتے تو آپ کی امت یہودی ہو جاتی مین نے کہا کہ اس درمیان کہ مین جا رہا تہا یکایک
مجہہ کو ایک بلانے والے نے بائین طرف سے پکارا اور کہا اے محمد مجہکو دیکہئے مین آپ سے کچہہ سوال کرتا
ہون مین نے اوسکو کچہہ جواب نہین دیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ وہ نصاریٰ کا بلانے والا تہا اگر
آپ اوس کو جواب دیتے تو آپ کی امت نصاریٰ ہو جاتی اوس حال مین کہ مین جا رہا تہا
یکایک مینے ایک عورت کو دیکہا کہ وہ اپنی کلائین برہنہ کئے ہوئے تہی اوسپر ہر ایک قسم کا وہ زیور تہا
جسکو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تہا وہ عورت کہتی تہی اے محمد مجہہ کو دیکہئے مین آپ سے کچہہ سوال کرتی
ہون مین نے اوس کو کچہہ جواب نہین دیا جبریل عم نے کہا وہ عورت دنیا تہی اگر آپ اوس کو
جواب دیتے تو آپ کی امت آخرت پر دنیا کو اختیار کر لیتی پہر مین اور جبریل عم بیت المقدس مین
داخل ہوئے اور ہم دونون مین سے ہر ایک نے دو دو رکعت نماز پڑہی پہر میرے پاس وہ سیڑہی
لائی گئی جسپر بنی آدم کی روحین چڑہتی ہین میت کی جو حالت مینے دیکہی تہی کہ جسوقت اوسکی

نگاہ پتھراتی ہے اور آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے خلایق کو بینے جیسے اوس سیڑہی پر احسن حالت
مین دیکہا اوس سے بہتر حالت پر نہین دیکہا میت کی وہ حالت معراج کے تعجب سے ہوتی ہے
مین اور جبریل اوپر چڑہے یکایک مین نے ایک فرشتہ کو دیکہا کہ اوس کا نام اسمٰعیل ہے اور وہ
فرشتہ آسمان دنیا کا صاحب ہے اور اوس کے سامنے ستر ہزار فرشتے رہتے ہین ہر ایک فرشتہ کے ساتھ
اوسکا لشکر سو ہزار فرشتے ہین آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما یعلم جنود ربک الا ہو آپنے
فرمایا کہ جبریل عم نے آسمان کا دروازہ کھلوانا چاہا پوچہا گیا یہ کون ہے کہا جبریل ہے پوچہا گیا تمہارے
ساتھ کون شخص ہے کہا محمد ہین پوچہا گیا کیا آپکے پاس کوئی بہیجا گیا تہا جبریل نے کہا ہان
بہیجا گیا تہا یکایک مینے آدم علیہ السلام کو اون کی اوس روز کی ہیئت پر پایا جس روز اللہ تعالیٰ
نے اون کو پیدا کیا تہا اون کی ذریت مومن کی روحین اونکے سامنے پیش کی جاتی ہین وہ اونکو
دیکہکر یہ کہتے ہین کہ پاکیزہ روح ہے اور پاکیزہ نفس ہے اوس کو علیین مین جگہہ دو پھر اونکے
سامنے اون کی اوس ذریت کی روحین پیش کیجاتی ہین جو فاجر ہین وہ دیکہکر کہتے ہین کہ روح خبیث
ہے اور نفس خبیث ہے اس کو سجین مین لے جاو پہر مین آہستہ چلا گیا یکایک مینے بہت سے خوان
موجود پائے اون خوانون پر پکا ہوا گوشت تہا اور گوشت کے پاس کوئی شخص نہ تھا یکایک مین اون
خوانون کے پاس پہونچا اون پر ایسا گوشت تھا کہ سڑکر بدبو ہو گیا تہا اوسکے پاس بہت آدمی تھے
وہ اوس مین سے کہا رہے تھے مین نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا یہ کون لوگ ہین جبریل عم نے
کہا کہ آپ کی امت مین سے یہ لوگ وہ گروہ ہے کہ حلال کو چھوڑتا تھا اور حرام کو اختیار کرتا تہا پھر
مین آہستہ چلا گیا یکایک مین ایسی قومون کے پاس پہونچا کہ اونکے پیٹ مکانون کی مثل بڑے بڑے
تھے جسوقت اون مین سے کوئی شخص کہڑا ہوتا فوراً گر پڑتا تھا اور وہ یہ دعا مانگتا تھا اے میرے
اللہ تو قیامت کو قایم نہ کر وہ لوگ آل فرعون کے راستہ پر تہے مختلف قومین آتی تہین اور اون کو
روندہ ڈالتی تھین مینے اون کو سنا وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے تھے مینے جبریل علیہ السلام سے
پوچہا یہ کون لوگ ہین جبریل علیہ السلام نے کہا یہ لوگ آپ کی امت مین سے وہ ہین کہ سود کہاتے تھے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الذین یاکلون الربا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس
پھر مین آہستہ چلا گیا یکایک مین نے ایسی قومون کو دیکھا کہ اونکے ہونٹ اونٹون کے ہونٹون کی
مثل تھے وہ لوگ اپنے منہ کھولتے تھے اور پتھرون کو لقمہ کرتے تھے پھر وہ پتھر اون کے اسفل
سے نکل جاتے تھے مین نے سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے تھے مینے جبریل ع سے پوچھا یہ
کون لوگ ہین کہا کہ یہ لوگ آپ کی امت مین سے وہ ہین جو یتیمون کے مالون کو ظلم سے کھاتے تھے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا الذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا و سیصلون سعیرا
پھر مین آہستہ چلا گیا یکایک مین نے ایسی عورتون کو موجود پایا کہ وہ اپنی پستانون سے لٹک رہی
تھین اور اور عورتین تھین کہ سرنگون اپنے پاؤن سے لٹک رہی تھین مینے اُن کو سنا وہ اللہ تعالیٰ
سے فریاد کرتی تھین مینے جبریل ع سے پوچھا یہ کون عورتین ہین جبریل نے کہا کہ یہ آپ کی اُمت
مین سے وہ عورتین ہین کہ زنا کرتی تھین اور اپنی اولاد کو قتل کرتی تھین پھر مین آہستہ چلا گیا یکایک
مینے ایک قوم کو دیکھا کہ اُن کی پسلیون کا گوشت کاٹا جاتا اور وہ اُس گوشت کو لقمہ کرتے تھے
ہر ایک سے یہ کہا جاتا تھا کہ اوس گوشت کو تو کھا جیسا کہ تو اپنے بھائی کا گوشت کھاتا تھا مین نے
جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہین کہا یہ آپ کی امت مین کے عیب گر عیب کرنیوالے اور سخن چین
لوگ ہین پھر ہم دوسرے آسمان کی طرف چڑھے یکایک مینے ایک ایسے مرد کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے
جو کچھ پیدا کیا ہے وہ اوس سے احسن تھا حسن مین مخلوق سے ایسی فضیلت رکھتا تھا جیسے چودھوین
رات کا چاند تمام ستارون پر فضیلت رکھتا ہے مینے جبریل ع سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ
آپ کے بھائی یوسف علیہ السلام ہین اور اون کے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تھا مینے یوسف ع
سے سلام علیک کی اور اونھون نے مجھسے سلام علیک کی پھر مین تیسرے آسمان کی طرف چڑھا یکایک
مینے یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا اور اون دونون کے ساتھ اون کی قوم کے گروہ تھے مینے
دونون سے سلام علیک کی اور اون دونون نے مجھسے سلام علیک کی پھر مین چوتھے آسمان کی
طرف چڑھا یکایک مین نے ادریس علیہ السلام کو دیکھا اللہ تعالیٰ نے اون کو عالی مکان مین اوٹھا یا

مین نے ادریس عؑ سے سلام علیک کی اور اونہون نے مجھہ سے سلام علیک کی پھر مین پانچوین
آسمان کی طرف گیا یکایک مینے ہارون علیہ السلام کو دیکھا اونکی آدہی ڈاڑہی سفید روشن تہی اور آدہی
ڈاڑہی سیاہ تہی اور اتنی لمبی تہی قریب تہا کہ اون کی ڈاڑہی ناف تک پہونچ جاتی مینے جبریل عؑ سے
پوچہا یہ کون شخص ہے کہا کہ ان کی قوم ان کو دوست رکہتی تہی یہ ہارون علیہ السلام بن عمران ہین اور
اون کے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تہا مینے اون سے سلام علیک کی اور اونہون نے مجھہ سے
سلام علیک کی پھر مین چھٹے آسمان کی طرف گیا یکایک مین نے موسیٰؑ بن عمران کو دیکھا موسیٰ عؑ
گندم گون مرد ہین اون کے جسم پر بہت بال ہین اگر اونکے جسم پر قمیص ہوتا تو اون کے بال قمیص سے
باہر نکل آتے یکایک مینے سنا وہ یہ کہتے تہے کہ آدمی زعم کرتے ہین کہ مین اللہ تعالیٰ کے پاس اس نبی
سے اکرم ہون بلکہ یہ نبی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجھہ سے اکرم ہے مین نے پوچہا اے جبریل یہ کون شخص
ہے کہا کہ یہ آپ کے بہائی موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہین اور اونکے ساتھہ اون کی قوم کا ایک گروہ تہا
مین نے اون سے سلام علیک کی اور اونہون نے مجھہ سے سلام علیک کی پھر مین ساتوین آسمان
کی طرف گیا یکایک مین نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھا وہ بیت المعمور سے اپنی پشت لگائی
ہوئے تہے اور مثل احسن الرجال کے تھے مین نے پوچہا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہا کہ یہ آپ
کے باپ خلیل الرحمٰن ہین اور اون کے ساتھ اون کی قوم کا ایک گروہ تہا مینے اون سے سلام علیک
کی اور اونہون نے مجھہ سے سلام علیک کی مجھہ سے کہا گیا یہ آپ کا مکان ہے اور آپ کی امت کا
مکان ہے یکایک مینے اپنی امت کو دیکھا کہ وہ دو حصہ تہی ایک حصہ وہ تہا جن کے جسمون پر
سفید کپڑے تھے گویا وہ کاغذ تھے اور ایک حصہ وہ تہا جن کے جسمون پر میلے کپڑے تھے مین بیت المعمور
مین داخل ہوا اور میرے ساتھ وہ لوگ داخل ہوئے جو سفید کپڑے پہلے ہوئے تہے اور دوسرے
لوگ جن کے میلے کپڑے تھے وہ روک دئے گئے اور وہ لوگ خیر پر تھے مین نے اور ان مومنون نے
جو میرے ساتھ تھے بیت المعمور مین نماز پڑہی پھر مین اور میرے ساتھ جو لوگ تہے وہ نکلے آپ نے
فرمایا کہ بیت المعمور وہ ہے جس مین ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑہتے ہین اور وہ پھر قیامت تک

وہان پلٹ کے نہ آئین گے پہر مین سدرۃ المنتہی کی طرف گیا یکایک مینے دیکہا کہ ہر ایک پتہ سدرہ
کا اتنا بڑا تہا قریب تہا کہ وہ اس امت کو ڈہانپ لے اور یکایک مینے اوس مین ایک چشمہ دیکہا جو
بہہ رہا تہا اوس کا سلسبیل نام ہے اوس سے دو نہرین نکلتی ہین اونمین کی ایک نہر کوثر ہے اور
دوسری کو نہر رحمت کہتے ہین مینے اوس مین غسل کیا میرے اگلے اور پچہلے گناہ بخش دئے گئے پہر مین
جنت کی طرف بہیجا گیا ایک جاریہ نے میرا استقبال کیا مین نے اوس سے پوچہا اے جاریہ تو کسکے
واسطے ہے اوسنے کہا کہ زید بن حارثہ کیواسطے ہون یکایک مینے ایسے پانی کی نہرین دیکہین جو سڑنے
والا نہ تہا اور دودہ کی ایسی نہرین دیکہین کہ اونکا مزا متغیر نہین ہوا تہا اور ایسی نہرین شراب کی
دیکہین کہ پینے والون کے واسطے لذت تہین اور شہد مصفی کی نہرین دیکہین اور یکایک مینے جنت کے
انارون کو دیکہا کہ ڈولون کی مثل بڑے بڑے تہے اور مین نے جنت کے پرندون کو دیکہا کہ تمہارے
ان اونٹون کی مثل تہے پہر میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی یکایک مینے دیکہا کہ دوزخ مین اللہ تعالی
کا غضب اور زجر اور عذاب تہا اگر اوس مین پتہر یا لوہا ڈالا جاتا تو وہ اوس کو کہا لیتی پہر وہ میری اس
طرف بند کردی گئی پہر مین سدرۃ المنتہی کی طرف اوٹہا لیا گیا اوس نے مجہہ کو ڈہانپ لیا میرے
اور اوس کے درمیان دو کمانون کے گوشہ کی نزدیکی تہی یا اوس سے بہی زیادہ نزدیکی تہی اور فرشتون
مین سے ہر ایک پتے پر ایک فرشتہ نازل تہا اور مجہپر پچاس نمازین فرض کی گئین اور مجہہ سے فرمایا کہ
تیرے واسطے ہر ایک حسنہ کے عیوض دس حسنات ہین اور جسوقت تو حسنہ کا قصد کریگا اور اوس کو نہ
کریگا تو تیرے واسطے ایک حسنہ لکہا جائیگا اور جسوقت تو اوس حسنہ کو کریگا تو تیرے واسطے دس
حسنات لکہے جاوین گے اور جس وقت تو سئیہ کا قصد کریگا اور اوسکو نہ کریگا تو تیرے ذمہ کچہہ
نہ لکہا جائیگا اور اگر تو اوسکو کریگا تو تیرے ذمہ ایک سئیہ لکہا جائیگا پہر مین موسی کیطرف گیا انہون نے مجہسے پوچہا کہ آپکے رب نے
کس چیز کے واسطے آپ کو امر کیا مینے کہا پچاس نمازون کے واسطے اونہون نے کہا اپنے رب کے
پاس پلٹ کے جائیے اور اپنی امت کے واسطے تخفیف چاہیے اسلیے کہ آپ کی امت اسکی طاقت
نہین رکہتی ہے مین اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا اور مینے کہا اے میرے رب میری امت سے نمازون

کی تخفیف کردے اسلئے کہ میری امت جمیع امتون سے زیادہ ضعیف ہے مجھسے دس نمازین کم کردی گیئین مین موسیٰ عم کے پاس آتا اور اپنے رب کے پاس جاتا تھا یہان تک کہ میرے رب نے اون پچاس نمازون کو پانچ کردیا اسوقت ایک فرشتہ نے مجھے پکارا اور کہا کہ میرا فریضہ پورا ہوگیا اور مینے اپنے بندون سے تخفیف کردی اور مین نے ہر ایک حسنہ کے عیوض اون کو اوس حسنہ کی مثل دس حسنات عطا کئے پھر مین موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کے آیا انہون نے مجھسے پوچھا کس چیز کے واسطے آپ کو امر کیا گیا مینے کہا پانچ نمازون کیواسطے موسیٰ علیہ السلام نے سنکر کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جایئے اور اپنی امت کیواسطے تخفیف چاہیئے مین نے موسیٰ عم سے کہا کہ مین اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا یہان تک کہ مجھکو حیا آگئی پھر آپنے مکہ مین صبح کی اور لوگون کو عجائب سے خبر دیتے تھے کہ مین شب کو بیت المقدس مین گیا اور مجھکو آسمان پر معراج ہوئی پھر مین نے ایسا دیکھا ایسا دیکھا ابوجہل نے سنکر لوگون سے کہا کہ محمد صلعم جو کچھہ کہتے ہین کیا تم لوگ اوس سے تعجب نہین کرتے ہو آپنے فرمایا مین نے اون لوگون کو قریش کے اونٹون کے قافلہ سے خبر دی کہ وہ قافلہ میرے آسمان پر جانے کے وقت ملا تھا اور مینے اوسکو ایسی ایسی جگھہ مین دیکھا تھا اور قافلہ کے اونٹ بھاگ گئے تھے جبکہ مین پلٹ کر آیا تھا تو مینے اوسکو گھاٹی کے پاس دیکھا تھا اور مینے اون لوگون کو ہر ایک مرد اور اوسکے اونٹ کی خبر دی کہ وہ ایسا تھا اور ایسا تھا اور اوسکا مال و متاع ایسا تھا مشرکین مین سے ایک مرد نے کہا کہ بیت المقدس کے حالات سے مین دوسرے آدمیون سے زیادہ عالم ہون اوس کی بنا کیونکر ہے اور اوسکی ہیئیت کیونکر ہے اور اوسکا قرب پہاڑ سے کیونکر ہے آپ بیان کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بیت المقدس اوسکی جگھہ سے اوٹھا لیا گیا آپنے بیت المقدس کو اس طور سے دیکھا جیسے ہم لوگون مین کا کوئی شخص اپنے مکان کو دیکھتا ہے آپنے فرمایا کہ بیت المقدس کی بنا ایسی ہے اور اوس کی ہیئیت ایسی ہے اور پہاڑ سے اوس کی نزدیکی ایسی ہے اوس مرد نے سن کر کہا آپ نے سچ فرمایا۔

ابن مردویہ نے ابو نضرہ کے طریق سے ابو سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھہ کو معراج ہوئی مین کوثر پر گذرا جبریل علیہ السلام نے مجھہ سے کہا کہ یہ وہ کوثر ہے کہ آپ کے رب نے آپ کو عطا کی ہے مینے کوثر کی مٹی پر اپنا ہاتھہ مارا ایکایک مینے اوس کو مشک اذفر پایا۔

ابن مردویہ نے دوسری وجہ سے ابو نضرہ سے اونہون نے ابو سعید رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھہ کو معراج ہوئی مین موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا وہ اپنی قبر مین کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

ابن مردویہ نے علقمہ کے طریق سے ابو سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھہ کو معراج ہوئی مین نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ مجھہ سے اشبہ تھے۔

ابو سفیان کی حدیث معراج کے بیان مین

ابو نعیم نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیۃ الکلبی کو قیصر کے پاس بہیجا اور دحیہ کے ساتھ ایک خط اوسکو لکھا دحیہ سے قیصر نے حمص مین ملاقات کی اور اوس نے ترجمان کو بلایا یکایک خط مین یہ پایا گیا من محمد رسول اللہ الی قیصر صاحب الروم قیصر کا بہائی غضبناک ہوا اور کہا کہ تو اس مرد کی کتاب کو دیکھتا ہے کہ اوس نے تجھ سے پہلے اپنی ذات سے خط کو شروع کیا ہے یعنی پہلے تیرا نام نہین لکھا اور اپنا نام لکھا ہے اور تیرا نام قیصر صاحب روم رکھا اور تجھہ کو بادشاہ ذکر نہ کیا قیصر نے اوس سے کہا واللہ مین تجھہ کو نہین جانتا مگر احمق صغیر اور بوڑہا مجنون تو یہ ارادہ کرتا ہے کہ ایک مرد کا خط قبل اسکے کہ مین اوس کو دیکھون پہاڑ ڈالا جائے مجھہ کو میری عمر کی قسم ہے جیسا کہ وہ مرد کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ ہے اگر اللہ تعالی کا رسول ہے تو اوسکا نفس اسکا احق ہے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھہ خط کی ابتدا کرے اور مجھہ کو اپنے بعد ذکر

کرے اور اگر اس نے میرا نام صاحب الروم رکہا اوسنے سچ کہا ہے مین نہین ہون مگر اہل روم کا صاحب
اور مین اونکا مالک نہین ہون ولیکن اللہ تعالی نے اہل روم کو میرا مسخر کیا ہے اور اگر اللہ تعالی چاہے
تو اہل روم کو مجہپر مسلط کر دے ان باتون کے بعد قیصر نے اوس خط کو پڑہا اور کہا اے معشر روم مین
گمان کرتا ہون کہ یہ مرد وہی ہے جسکی بشارت عیسی بن مریم علیہما السلام نے دی ہے اور اگر مجہکو علم ہو جائے کہ وہ وہی ہے تو مین اوسکے
پاس جاون اور اپنی ذات سے اوسکی خدمت کرون اوسکے وضو کا پانی نہ گرنے دون مگر میرے ہاتہون پر
اہل روم نے کہا کہ اللہ تعالی ایسا نہین ہے کہ رسالت کو اعراب کو دے کہ وہ نہ لکہنا جانتے ہین اور
نہ پڑہنا اور اللہ تعالی ہمکو چہوڑ دے اور ہم لوگون مین رسول کو پیدا نہ کرے اور ہم اہل کتاب موجود ہون
قیصر نے اہل روم کی باتین سنکر کہا کہ اصل ہدایت میرے پاس ہے میرے اور تمہارے درمیان
انجیل ہے اوسکو ہم منگاتے ہین اور اوس کو کہولتے ہین اگر وہی نبی ہے تو ہم خاص اوس کا اتباع
کرین گے ورنہ ہم انجیل پر پہر مہرین لگا دین گے جیسے کہ پہلے اوسپر لگی تہین سوا اسکے نہ ہوگا کہ مہرون
کی جگہہ دوسری مہرین لگا دی جائین گی راوی نے کہا کہ اوس دن انجیل پر سونے کی بارہ مہرین
لگی تہین انجیل پر ہرقل نے مہر لگائی تہی ہرقل کے بعد جو بادشاہ اوس کا والی ہوتا اوسپر دوسری
مہر لگا دیتا تہا یہان تک کہ ملک قیصر روم نے اوسکو ایسے حال مین پایا کہ اوسپر بارہ مہرین تہین
اون بادشاہون مین سے اول بادشاہ آخر بادشاہ کو یہ خبر دیتا تہا کہ تم کو تمہارے دین مین انجیل کا
کہولنا حلال نہین ہے اور جس دن انجیل کو کہولین گے تو نصاری کا دین متغیر ہو جائے گا اور
نصاری کا ملک اوس دن ہلاک ہو جائے گا قیصر نے انجیل منگائی اور اوس کی گیارہ مہرین
توڑ ڈالین یہان تک کہ انجیل پر ایک مہر باقی رہ گئی تہی اوس کی طرف شماس اور اسقف اور
بطریق لوگ اوٹہکر آئے اور اونہون نے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے اور اپنے منہ پیٹ لئے اور اپنے
سر کے بال نوچ ڈالے قیصر نے اون سے پوچہا تمکو کیا ہو گیا ہے اونہون نے کہا کہ آج کے دن
تیرے گہر کی سلطنت ہلاک ہو جائے گی اور تیری قوم کا دین متغیر ہو جائے گا قیصر نے کہا کہ اصل
ہدایت میرے پاس ہے اون لوگون نے قیصر سے کہا جلدی نہ کر اور اس مرد کا احوال پوچہ اور

اوس کو لکھہ اور اوس کے امر مین غور کر قیصر نے کہا کون شخص ہے کہ ہم اوس نبی کا احوال اوس
سے پوچھین اون لوگون نے کہا شام مین تو مین کثرت سے ہین قیصر نے شام مین کسی کو بھیجا
اوس کی خواہش ایسی قوم سے تھی کہ اونسے آنحضرت صلعم کا احوال پوچھے اوسنے قیصر کیواسطے
ابوسفیان اور اون کے اصحاب کو جمع کیا جب یہ لوگ آئے قیصر نے کہا اے ابوسفیان اوس
مرد کے احوال سے خبر دو کہ تم لوگون مین مبعوث ہوا ہے ابوسفیان سے جہان تک ہو سکا آپکے
امر کو حقیر کرنے مین کمی نہین کی ابوسفیان نے کہا اے بادشاہ تو اوس مرد کو بڑی شان والا سمجھ
ہم لوگ کہتے ہین کہ وہ ساحر ہے اور ہم کہتے ہین کہ وہ شاعر ہے اور ہم کہتے ہین کہ وہ کاہن ہے
قیصر نے سنکر کہا قسم اللہ تعالی کی کہ میری جان اوسکے قبضہ قدرت مین ہے قبل اوس کے
انبیا کو لوگ ایساہی کہتے تھے قیصر نے ابوسفیان سے کہا کہ تم لوگون مین اوسکی جو جگہہ ہے مجھکو
اوس سے خبر دو ابوسفیان نے کہا کہ وہ ہم لوگون مین اوسط خاندان سے ہے قیصر نے سنکر
کہا کہ اللہ تعالی ایسے ہی ہر ایک نبی کو اوسکی اوسط قوم سے مبعوث کرتا ہے تم مجھکو اوس کے
اصحاب کی خبر دو کہا کہ ہماری قوم کے لڑکے اور کمسن اور کم عقل لوگ اوسکے اصحاب ہین ہمارے
جو رئیس لوگ ہین اون مین سے کسی نے اوسکا اتباع نہین کیا ہے قیصر نے سنکر کہا واللہ وہی
لوگ رسولون کی پیروی کرنے والے ہین جبھی والون اور رئیس لوگون کو اتباع سے حمیت
مانع ہوتی ہے تم مجھہ کو اوسکے اصحاب سے یہ خبر دو کہ اسکے بعد کہ وہ اوسکے دین مین داخل ہوتے
ہین کیا اوس کو چھوڑ دیتے ہین ابوسفیان نے کہا اون مین سے کوئی شخص اوس کو نہین
چھوڑتا قیصر نے پوچھا کہ کیا تم لوگون مین سے اوس کے دین مین ہمیشہ لوگ داخل ہوتے رہتے
ہین ابوسفیان نے کہا بیشک قیصر نے کہا کہ تم لوگ اوس مرد کی نسبت نہین زیادہ کرتے ہو
مگر میری بصیرت کو مجھہ کو اوس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے قریب ہے
کہ وہ اوس ملک پر غلبہ کرنے گا جو میرے قدم کے نیچے ہے اے گروہ اہل روم اس امر کی طرف تم
لوگ آؤ کہ ہم اوس مذہب کو قبول کرین جسکی طرف یہ مرد ہمکو بلاتا ہے پھر ہم اوس سے شام کیواسطے

درخواست کرین کہ وہ کبھی ہمارے لوگون سے زمانہ مین روندی نجائے (یعنی کوئی اوس پر چڑہائی نہ کرے) اِس لیئے کہ کسی نبی نے انبیامین سے بادشاہون مین سے کسی بادشاہ کو ہرگز نہین لکھا اور اوس نبی نے اوس بادشاہ کو اللہ تعالی کی طرف بلایا اور اوس بادشاہ نے اوس کی دعوت کو قبول کیا پہر اوس بادشاہ نے کوئی اور خواہش کی مگر وہ نبی اوسکی خواہش کو عطا کرتا ہے (یعنی دین قبول کرنے کے بعد کوئی بادشاہ نبی سے جو خواہش کرتا ہے اوسکی خواہش پوری ہوتی ہے) تم لوگ میری اطاعت کرو اہل روم نے کہا اِس معاملہ مین ہم تیری اطاعت کبھی نہ کرین گے ابوسفیان نے کہا واللہ مجہہ کو اِس امر سے کوئی مانع نہوا کہ مین آنحضرت صلعم کی نسبت کوئی ایسی بات کہون کہ قیصر کی نگاہ سے آپ کو گرا دے مگر یہ امر مانع ہوا کہ مجھکو اِس امر سے کراہت تھی کہ اگر قیصر کے پاس کوئی جہوٹی بات کہون گا تو مجہپر گرفت کریگا اور مجھکو سچا نہ جانے گا یہان تک کہ مین نے آنحضرت صلعم کے شب معراج کے قول کو قیصر سے ذکر کیا اور مینے قیصر سے کہا اے بادشاہ کیا تجہہ کو اوس مرد کی ایسی خبر سے مطلع نہ کرون کہ تو پہچان لےگا کہ اوس نے جہوٹ کہا ہے قیصر نے ابوسفیان سے پوچہا وہ کیا خبر ہے مین نے کہا وہ مرد ہم سے یہ زعم کرتا ہے کہ وہ ہماری زمین جو حرم کی زمین ہے اوس سے رات مین گیا اور وہ تمہاری اِس مسجد مین آیا جو مسجد ایلیا ہے اور قبل صبح کے ہماری طرف اوسی رات مین پلٹ کے آگیا ابوسفیان نے کہا کہ ایلیا کا بطریق قیصر کے سر پر کہڑا تہا بطریق نے کہا مجہکو اوس رات کا علم ہے ابوسفیان نے کہا قیصر نے نظر کی اور بطریق سے پوچہا تجہکو اِس کا کیا علم ہے بطریق نے کہا مین جب تک مسجد کے دروازے بند نہ کر دیتا شب کو نہین سوتا تہا جبکہ وہ رات تہی جسکا ابوسفیان نے ذکر کیا ہے مینے مسجد کے کل دروازے بند کر دیئے سوا ایک دروازہ کے جو مجہہ سے بند نہو سکا مینے اپنے کام کرنے والون اور اون لوگون سے جو میرے پاس حاضر ہوتے تھے کل سے اعانت چاہی اور اوس کی تدبیر کی ہمکو یہ قدرت نہوئی کہ ہم اوس دروازہ کو حرکت دے سکین سوا اِس کے نہ تہا کہ ہم دروازہ کی جگہہ پہاڑ کو ہٹاتے تہے مینے نجارون کو بلایا اونہون نے اوس کو دیکھا اور کہا کہ اسپر دروازہ کی چوکھٹ

گر پڑی ہے یا کوئی بنیان گر پڑی ہے ہمکو یہ قدرت نہین ہے کہ ہم اِس کو ہلا سکین یہان تک کہ صبح ہوجائیگی تو ہم دیکھین گے کہ اِس دروازہ پر کہان سے یہ آفت آئی ہے بطریق نے کہا مین پلٹ کے چلا گیا اور مینے اوس دروازہ کو کھلا چھوڑ دیا جبکہ مین صبح کو اوٹھا مین گیا تو مینے یہ دیکھا کہ وہ پتھر جو دروازہ کے گوشہ کے پاس تھا اوسمین سوراخ ہے اور اوس مین چوپایہ کے باندہنے کی علامت ہے مینے اپنے اصحاب سے کہا کہ اِس رات مین یہ دروازہ نہین روکا گیا مگر کسی نبی کے واسطے اور اوس نبی نے اِس رات مین ہماری مسجد مین نماز پڑھی ہے یہ سنکر قیصر نے کہا اے گروہ اہل روم تم لوگ یہ جانتے ہو کہ حضرت عیسیٰؑ اور قیامت کے درمیان ایک نبی ہوگا عیسیٰؑ نے تم کو اوس نبی کی بشارت دی ہے اور یہ وہی نبی ہے جس کی بشارت عیسیٰؑ نے تم کو دی ہے جس دین کی وہ نبی دعوت دیتا ہے تم اوسکو قبول کرو جبکہ قیصر نے اہل روم کی نفرت کو دیکھا تو کہا اے گروہ اہل روم تمہارے بادشاہ نے تم کو بُلایا اور وہ تمہاری آزمایش کرتا تھا کہ تمہاری صلابت تمہارے دین مین کیونکر ہے تم نے اوس کو بُرا کہا تم نے اوس کو گالیان دین اور وہ تمہارے درمیان ہے یہ بات سن کر اہل روم قیصر کے واسطے سجدہ مین گرے۔

ابو یعلی کی حدیث معراج کے بیان مین

طبرانی نے (اوسط) مین اور ابن مردویہ نے محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی کے طریق سے محمد نے اپنے بھائی عیسیٰ سے اور عیسیٰ نے اپنے باپ عبد الرحمن سے اور اونہون نے اپنے باپ ابو لیلی سے یہ روایت کی ہے کہ جبریل عم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک براق لائے اور اپنے سامنے آپ کو براق پر سوار کیا پہر آپ کو اپنے ساتھ لے گئے اوس براق کی یہ شان تھی کہ جس وقت وہ پست جائے مین پہونچتا تو اوس کے ہاتھ لانبے ہوجاتے اور اوسکے پاؤن کوتاہ ہوجاتے یہان تک کہ وہ اوس جگہہ برابر ہوجاتا اور جس وقت وہ براق بلند جگہہ مین پہونچتا تو اوس کے ہاتھ کوتاہ ہوجاتے اور پاؤن لانبے ہوجاتے یہان تک کہ وہ اوس جگہہ برابر ہوجاتا پہر ایک مرد راستہ کی دہنی طرف سے

آپ کو ظاہر ہوا اور اوس نے دوبارہ آپ کو پکارا اے محمد راستہ میری طرف ہے جبریل ع نے آپ سے کہا
آپ چلئے اور کسی سے کلام نہ کیجئے پہر ایک مرد راستہ کی بائین طرف سے آپ پر ظاہر ہوا اور اوس
نے آپ سے کہا اے محمد راستہ میری طرف ہے جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا آپ چلئے اور کسی سے
کلام نہ کیجیے پہر ایک حسین جمیل عورت آپ پر ظاہر ہوئی اسکے بعد جبریل ع نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا
آپ جانتے ہین وہ کون مرد تہا جس نے راستہ کی دہنی طرف سے آپ کو پکارا تہا آپ نے فرمایا مجھکو معلوم ہو
جبریل علیہ السلام نے کہا وہ یہود تھے جو آپ کو اپنے دین کی طرف بلاتے تہے پہر جبریل علیہ السلام
نے آپ سے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے وہ کون مرد تہا جس نے آپ کو راستہ کی بائین جانب
سے پکارا تہا آپ نے فرمایا مجھہ کو معلوم نہین جبریل ع نے کہا وہ نصاریٰ تہے جو آپ کو اپنے دین کی
طرف بلاتے تہے پہر جبریل ع نے آپ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہین وہ حسین جمیل کون عورت تہی
آپ نے فرمایا مین نہین جانتا جبریل ع نے کہا وہ دُنیا تہی وہ اپنے نفس کی طرف آپ کو بُلاتی
تہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل علیہ السلام چلے گئے یہان تک کہ بیت المقدس مین
آئے یکایک اونہون نے ایک گروہ کو بیٹہا پایا اُن لوگون نے کہا نبی امی کو مرحبا یکایک اوس
گروہ مین ایک بوڑہا شخص دیکہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ
کون شخص ہے جبریل علیہ السلام نے کہا آپکے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ موسیٰ ع ہین
اور یہ عیسیٰ علیہ السلام ہین پہر نماز قایم کی گئی اور ایک دوسرا آگے بڑہایا گیا یہان تک کہ سب نے
محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو آگے کیا پہر پینے کی اشیا لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ کو اختیار فرمایا
جبریل ع نے آپ سے کہا آپ فطرت کو پہونچ گئے پہر آپ سے کہا گیا کہ اپنے رب کی طرف اوٹھکر چلئے
آپ کہڑے ہوگئے آپ رب کے پاس داخل ہوئے پہر آپ آگئے آپ سے پوچھا گیا آپ نے کیا کیا آپ نے
فرمایا میری امت پر پچاس نمازین فرض کی گئین موسیٰ ع نے آپ سے کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے
جایئے اور اپنی امت کے واسطے تخفیف چاہیئے اس لئے کہ آپ کی اُمت اسکی طاقت نہین رکہتی
ہے آپ پلٹ کر گئے پہر آئے موسیٰ ع نے پوچھا آپ نے کیا کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اون

پچاس نمازون کو پچیس کر دیا موسیٰ ع نے آپ سے کہا اپنے رب کے پاس پلٹ کے جایئے اور تخفیف
کو چاہیئے آپ پلٹ کے گئے اور پھر آئے اور آپنے فرمایا پچیس نمازون کو بارہ کر دیا موسیٰ ع نے
کہا اپنے رب کے پاس پلٹ کے جایئے اور تخفیف چاہیئے آپ پلٹ کے گئے اور پھر آئے اور آپنے
فرمایا میرے رب نے بارہ نمازون کو پانچ کر دیا موسیٰ ع نے کہا آپ پلٹ کے جایئے اور اپنے رب سے
تخفیف چاہیئے آپنے موسیٰ سے فرمایا اپنے رب کے پاس مین جو پلٹ کے جاتا ہون مجھے شرم آتی
ہے اور میرے رب نے مجھ سے فرمایا کہ تیرے ہر بار پلٹ کے جانے مین جو تو پلٹ کے گیا ہے ایک
خواہش ہے جو مینے تجھکو دی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن جریر اور ابن ابو حاتم اور ابن مردویہ اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی نے ابو العالیہ کے طریق سے
ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام آئے
اور اونکے ساتھ میکائیل علیہ السلام تھے جبریل ع نے میکائیل ع سے کہا کہ میرے پاس زمزم کے
پانی کا ایک طشت لے آ تاکہ آپکے قلب کو مین پاک کرون اور آپکے سینہ کو کشادہ کرون جبریل ع
نے آپکے پیٹ کو شق کیا اور اوسکو تین بار دھویا اور میکائیل ع تین بار تین طشت زمزم کے پانی
کے لائے جبریل ع نے آپکے سینہ کو کھولا اور کینہ کی قسم سے جو شئے تھی اوس مین سے نکال ڈالی
اور حلم اور علم اور ایمان اور یقین اور اسلام سے اوسکو بھر دیا اور مہر نبوت سے آپکے دونون شانون
کے درمیان مہر لگا دی پھر آپکے پاس ایک گھوڑا لائے اور آپ کو اوسپر سوار کیا جہان اوسکی
نگاہ پہونچتی وہان اوس کا قدم پڑتا تھا آپ تشریف لیگئے اور جبریل ع آپکے ساتھ گئے آپ ایک
ایسی قوم کے پاس آئے کہ وہ ایک دن مین کھیتی کرتی اور ایک ہی دن مین اوسکو کاٹ لیتی تھی
جبکہ وہ اوسکو کاٹ لیتی جیسے وہ پہلی تھی ویسی ہی پھر ہو جاتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا امر ہے جبریل ع نے کہا یہ لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہین ان کا

ایک حسنہ سات سو حسنات سے دوچند ہوتا ہے اور جو شے یہ لوگ خرچ کرتے ہین وہی شے اپنی خرچ
ہونے کے بعد اپنا خلف ہوتی ہے پہر آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے کہ اونکے سر پتہرون سے
کچلے جاتے تھے جسوقت اونکے سر کچلے جاتے پہر ویسے ہی ہو جاتے جیسے کہ پہلے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ لوگ ہین کہ فرض نماز سے کاہلی
کرتے تھے پہر آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے کہ اون کے پیچھے اور آگے کپڑے کے پیوند تھے وہ
اس طور سے چہوٹے پہرتے تھے جیسے اونٹ چہوٹے پہرتے ہین اور وہ ضریع اور زقوم اور رضف
جہنم اور جہنم کے پتہر کہاتے تھے آپنے جبریل علیہ السلام سے پوچہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ لوگ
ہین کہ اپنے مالون کا صدقہ نہین دیتے تھے اللہ تعالی نے ان پر کچہہ ظلم نہین کیا ہے پہر آپ ایک
قوم کے پاس تشریف لائے اونکے سامنے پکا ہوا گوشت ہانڈی مین رکہا تہا اور دوسرا کچا سڑا ہوا
گوشت تہا وہ کچے سڑے ہوئے گوشت مین سے کہاتے تہے اور پکے ہوئے پاکیزہ گوشت کو
چہوڑ دیتے تھے آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا یہ کون لوگ ہین کہا آپ کی امت کا یہ مرد ہے
اسکے پاس حلال پاکیزہ عورت تہی یہ خبیث یعنی بدکار عورت کے پاس جاتا اور اوسکے پاس رات سے
صبح تک رہتا تہا اور عورت حلال طیب مرد کے پاس سے اوٹہتی اور خبیث مرد کے پاس جاتی اور
صبح تک اوسکے پاس شب باشی کرتی تہی پہر آپ ایک ایسی لکڑی کے پاس سے گذرے کہ راستہ
مین تہی کوئی کپڑا اوسکے پاس سے نہین گذرتا تہا مگر اوسکو وہ پہاڑ ڈالتی تہی اور کوئی شی اس لکڑی
کے پاس سے نہین گذرتی مگر وہ اوسکو چیر ڈالتی تہی آپنے جبریلؑ سے پوچہا یہ کیا ہے کہا کہ آپ
کی امت مین سے ان اقوام کی مثل ہے کہ وہ راستہ مین بیٹھتے اور رہزنی کرتے تھے پہر آپ
ایک مرد کے پاس آئے کہ اوس نے ایک ایسا عظیم گٹھا جمع کیا تہا جو اوسکو اوسکے اوٹہانے کی
قدرت نہ تہی اور وہ اوس گٹھے پر زیادہ کرتا تہا آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچہا یہ کیا ہے کہا
کہ یہ مرد آپ کی امت مین سے ہے اوسکے پاس آدمیون کی امانتین ہوتی تہین وہ اون کے
ادا کرنے کی قدرت نہین رکہتا تہا اور وہ یہ ارادہ کرتا تہا کہ اوس امانت پر اور امانت کا بوجہہ رکہے

پہر آپ ایک ایسی قوم کے پاس آئے کہ اون کی زبانین اور ہونٹ لوہے کی قینچیون سے کاٹے
جاتے تہے جس وقت وہ کٹ جاتے پہر ویسے ہی ہوجاتے جیسے کہ پہلے تہے اس تکلیف کی
اون سے کچہہ کمی نہ ہوتی تہی آپنے پوچہا اے جبریل یہ کون لوگ ہین کہا کہ یہ وہ خطبا ہین جو لوگون
کو فتنہ مین ڈالتے تہے پہر آپ ایک چہوٹے پتہر کے پاس تشریف لائے کہ اوس مین سی ایک
عظیم بیل نکلتا ہے وہ بیل یہ ارادہ کرتا ہے کہ جس جگہہ سے نکلا ہے اوس جگہہ پلٹ جاوے
اوس کو پلٹنے کی قدرت نہین ہے آپنے پوچہا اے جبریل یہ کیا ہے کہا کہ یہ وہ مرد ہے کہ عظیم کلمہ کے
ساتھ تکلم کرتا تہا یعنی اپنے درجہ سے بڑی بات کہتا تہا اور اوس سے نادم ہوتا تہا وہ اس امر
کی طاقت نہین رکہتا تہا کہ اوس کلمہ کو رد کرسکے پہر آپ ایک صحرا کے پاس تشریف لائے وہان
پاکیزہ ٹہنڈی ہوا پائی اور مشک کی خوشبو تہی اور ایک آواز سنی آپنے جبریل علیہ السلام سے پوچہا
یہ کیا ہے کہا یہ جنت کی آواز ہے یہ کہتی ہے اے میرے رب جس شی کا تونے مجہہ سے وعدہ کیا ہے
وہ مجہکو دے میرے غرفے اور میرے استبرق اور میرے حریر اور میری سندس اور میرے عبقری اور
میرے لوءلوء اور میرے مرجان اور میری چاندی اور میرا سونا اور میرے اکواب اور میرے صحاف
اور میری ابریقین اور میری سوارئین اور میرا شہد اور میرا پانی اور میرا دودہ اور میری شراب کثرت
سے ہوگئی ہے جو وعدہ تونے مجہہ سے کیا ہے وہ دے اللہ تعالی نے جنت سے فرمایا کہ تیرے
واسطے ہر ایک مرد مسلمان اور ہر ایک عورت مسلمہ اور ہر ایک مرد مومن اور ہر ایک عورت مومنہ ہے
جنت نے کہا کہ مین راضی ہوگئی پہر آپ ایک صحرا کے پاس آئے آپنے ایک منکر آواز سنی اور بدبو
پائی آپنے پوچہا اے جبریل یہ کیا ہے کہا یہ جہنم کی آواز ہے وہ یہ کہتی ہے اے میرے رب جس
شئے کا تونے مجہہ سے وعدہ کیا ہے وہ شئے مجہہ کو دے میری زنجیرین اور میرے طوق اور میرا
شعلہ اور میرا گرم پانی اور میرا ضریع اور میرا غساق اور میرا عذاب کثیر ہوگیا ہے اور میرا گڑہا بہت
گہرا ہوگیا ہے اور میری حرارت شدید ہوگئی ہے تونے مجہہ سے جو وعدہ کیا ہے وہ مجہہ کو دے
اللہ تعالی نے فرمایا کہ تیرے واسطے ہر ایک مرد مشرک اور ہر ایک عورت مشرکہ اور ہر ایک مرد کافر

اور ہر ایک عورت کافرہ اور ہر ایک خبیث مرد اور ہر ایک خبیثہ عورت اور ہر ایک وہ جبار ہے جو کہ روز حساب پر ایمان نہین رکھتا ہے جہنم نے کہا مین راضی ہوگئی پھر آپ چلے گئے یہان تک کہ بیت المقدس مین تشریف لائے آپ گہوڑے سے اوترے اور اوسکو صخرہ کی طرف باندہ دیا پھر مسجد مین داخل ہوئے اور ملائکہ کے ساتھ آپ نے نماز پڑہی جبکہ نماز ادا کیگئی تو اونھون نے جبریلؑ سے پوچھا تمھارے ساتھ یہ کون شخص ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اونھون نے پوچھا کیا آپکے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا ہان بھیجا گیا ہے اونھون نے کہا کہ اس بھائی اور اس خلیفہ کو اللہ تعالی باقی اور زندہ رکھے کیا اچھا بھائی اور کیا اچھا خلیفہ ہے اور کیا اچھا آنے والا ہے جو آیا ہے پھر آپنے انبیا کی ارواح سے ملاقات کی اونھون نے اپنے رب کی ثنا کی ابراہیم علیہ السلام نے کہا الحمد للہ الذی اتخذنی خلیلا واعطانی ملکا عظیما وجعلنی امۃ قانتا یؤتم بی وانقذنی من النار وجعلها علی بردا وسلاما پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی ثنا کی اور کہا الحمد للہ الذی کلمنی تکلیما وجعل ہلاک آل فرعون ونجاۃ بنی اسرائیل علی یدی وجعل من امتی قوما یہدون بالحق وبہ یعدلون پھر داؤد علیہ السلام نے اپنے رب کی ثنا کی اور کہا الحمد للہ الذی جعل لی ملکا عظیما وعلمنی الزبور والان لی الحدید وسخر لی الجبال یسبحن والطیر واعطانی الحکمۃ وفصل الخطاب پھر سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب کی ثنا کی اور کہا الحمد للہ الذی سخر لی الریاح وسخر لی الشیاطین یعملون ماشیت من محاریب وتماثیل وجفان کالجوابی وقدور راسیات وعلمنی منطق الطیر واتانی من کل شیء فضلا وسخر لی جنود الشیاطین والانس والطیر وفضلنی علی کثیر من عبادہ المومنین و اعطانی ملکا عظیما لاینبغی لاحد من بعدی وجعل ملکی ملکا طیبا لیس فیہ حساب پھر عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی ثنا کی اور کہا الحمد للہ الذی جعلنی کلمتہ وجعل مثلی مثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون وعلمنی الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل وجعلنی اخلق من الطین کہیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وجعلنی ابری الاکمہ والابرص واحیی الموتی باذنہ ورفعنی وطہرنی واعاذنی وامی من الشیطان الرجیم فلم یکن للشیطان علینا سبیل پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی ثنا کی

اور فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک نبی نے اپنے رب کی ثنا کی اور مین اپنے رب کی ثنا کرتا ہون آپنے فرمایا

الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین وکافۃ للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان فیہ بیان لکل شئ وجعل امتی خیر امۃ اخرجت للناس وجعل امتی امۃ وسطا وجعل امتی ہم الاولین والآخرین

وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا وخاتما۔ ابراہیم علیہ السلام نے سن کر فرمایا کہ اس وصف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمسے بڑھ گئے پھر تین ظرف لائے گئے کہ اُن کے مُنہ ڈہانپے ہوئے تھے اون تین ظرفون مین سے وہ ظرف لایا گیا جسمین پانی تھا اور آپ سے کہا گیا کہ اسکو پیجیے آپنے اوس مین سے تھوڑا پیا پھر آپ کو دوسرا ظرف دیا گیا اوس مین دودہ تھا آپ سے کہا گیا کہ اس کو پیجیے آپنے اوسمین اتنا پیا کہ سیراب ہوگئے پھر آپ کو تیسرا ظرف دیا گیا اوس مین خمر تھی آپ سے کہا گیا اسکو پیجیے آپنے فرمایا مین اسکا ارادہ نہین کرتا ہون مین سیراب ہوگیا ہون جبریل علیہ السلام نے کہا کہ خمر آپ کی امت پر حرام ہوجائے گی اور اگر آپ خمر سے کچھہ پی لیتے تو آپ کی امت مین سے آپ کا اتباع نہ کرتے مگر تھوڑے لوگ پھر آپ کو جبریل ع آسمان کیطرف لے گئے اور اوسکا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا اے جبریل یہ کون ہے کہا کہ محمد صلعم ہین اہل آسمان نے پوچھا کیا آپ کے پاس کوئی بھیجا گیا ہے جبریل ع نے کہا ہان بھیجا گیا ہے اونہون نے کہا اللہ تعالی اس بھائی اور خلیفہ کو زندہ اور باقی رکھے یہ اچھا بھائی ہے اور اچھا خلیفہ ہی اور اچھا آنیوالا ہے جو آیا ہے آپ آسمان مین داخل ہوئے آپنے یکایک ایسے مرد کو دیکھا کہ کامل الخلقت تھا اوس کی پیدایش مین سے کچھہ کم نہین ہوا تھا جیسے کہ آدمیون کی خلقت سے کم ہوجاتا ہے (کہ لاغر ہوجاتے ہین اور اون کے اجسام مین تغیرات پیدا ہوجاتے ہین) اوس مرد کی دہنی جانب ایک دروازہ تھا کہ جس سے پاکیزہ خوشبو نکلتی تھی اور اوسکے بائین جانب ایک دروازہ تھا جس سے بدبو آتی تھی جسوقت وہ مرد اوس دروازہ کی طرف دیکھتا جو اسکے دہنی جانب تھا تو وہ ہنس دیتا اور خوش ہوجاتا تھا اور جسوقت وہ اوس دروازہ کی جانب دیکھتا جو اوس کے بائین جانب تھا تو وہ رو دیتا اور غمگین ہوجاتا تھا مینے پوچھا اے جبریل یہ کون شخص ہے کہا یہ

آپکے باپ آدم علیہ السلام ہین اور یہ دروازہ جو اون کی دہنی جانب ہے جنت کا دروازہ ہے جسوقت
وہ اون لوگون کو دیکھتے ہین جو اون کی ذریت سے ہین اور جنت مین جاتے ہین تو ہنس دیتے ہین
اور خوش ہوتے ہین اور وہ دروازہ جو اون کی بائین جانب ہے وہ جہنم کا دروازہ ہے جسوقت وہ
اون لوگون کو دیکھتے ہین جو اون کی ذریت مین سے ہین اور جہنم مین جاتے ہین تو وہ رو دیتے ہین اور
غمگین ہوتے ہین پہر جبریل ع آپ کو دوسرے آسمان کی طرف لیگئے اور اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا
اہل آسمان نے پوچہا یہ کون ہے کہا جبریل ہے اونہون نے پوچہا تمہارے ساتھ کون شخص
ہے کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اونہون نے پوچہا کیا آپکے پاس کوئی بہیجا گیا ہے
جبریل علیہ السلام نے کہا ہان بہیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اللہ تعالی اس بہائی اور خلیفہ کو زندہ
اور باقی رکہے یہ اچہا بہائی ہے اور اچہا خلیفہ ہے اور اچہا آنیوالا ہے جو آیا ہے آپ دوسرے آسمان
مین داخل ہوئے آپنے یکایک ایک ایسے مرد کو دیکہا کہ حسن سے اوسکو کل آدمیون پر فضیلت
تہی جیسے چودہوین رات کے چاند کو تمام ستارون پر فضیلت ہے آپنے پوچہا اے جبریل یہ کون
شخص ہے کہا یہ آپ کے بہائی یوسف علیہ السلام ہین پہر جبریل ع آپ کو تیسرے آسمان کیطرف
لے گئے اور اوس کا دروازہ کہلوانا چاہا جبریل علیہ السلام سے پوچہا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ کون
شخص ہے کہا یہ محمد صلعم ہین اہل آسمان نے پوچہا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے کہا ہان
بہیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اس بہائی اور خلیفہ کو اللہ تعالی زندہ اور باقی رکہے یہ اچہا بہائی
اور اچہا خلیفہ ہے اور اچہا آنے والا ہے جو آیا ہے آپ تیسرے آسمانمین داخل ہوئے یکایک
آپنے دو خالہ زاد بہائیون عیسی بن مریم اور یحیی بن زکریا علیہم السلام کو دیکہا آپنے جبریل علیہ السلام
سے پوچہا یہ کون ہین کہا عیسی اور یحیی علیہما السلام ہین پہر جبریل ع آپ کو چوتھے آسمان کی طرف
لے گئے اور اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا کون ہے کہا جبریل ہے اہل آسمان نے پوچہا تمہارے
ساتھ کون شخص ہے جبریل علیہ السلام نے کہا محمد صلعم ہین اہل آسمان نے کہا کیا آپکے پاس
کوئی بہیجا گیا ہے جبریل ع نے کہا ہان بہیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اس بہائی اور اس خلیفہ کو

الله تعالی زندہ اور باقی رکہے اچہا بہائی اور اچہا خلیفہ ہے اور اچہا آنیوالا ہے جو آیا ہے آپ چوتہے
آسمان پر گئے یکایک آپنے ایک مرد کو دیکہا آپنے جبریل علیہ السلام سے پوچہا یہ کون شخص ہے
جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہین الله تعالی نے ان کو رفیع مکان مین اوٹہا لیا
ہے پہر جبریل عم آپ کو پانچوین آسمان کی طرف لے گئے اور آسمان کا دروازہ کہلوانا چاہا اہل آسمان
نے پوچہا یہ کون ہے کہا جبریل ہے اہل آسمان نے پوچہا تمہارے ساتہہ کون شخص ہے کہا محمد
صلعم ہین اونہون نے پوچہا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا ہان
بہیجا گیا ہے اہل آسمان نے کہا اس بہائی اور خلیفہ کو الله تعالی زندہ اور باقی رکہے اچہا بہائی اور
اچہا خلیفہ ہے اور اچہا آنے والا ہے جو آیا ہے آپ پانچوین آسمان مین داخل ہوئے یکایک
آپنے ایک مرد کو دیکہا جو بیٹہا ہوا تہا اور اوسکے گرد ایک قوم تہی وہ اون کے سامنے کچہہ بیان کر رہا
تہا آپنے پوچہا ای جبریل یہ کون شخص ہے اور اسکے اطراف جو لوگ ہین وہ کون ہین جبریل عم نے
کہا یہ ہارون علیہم السلام ہین ان کو لوگ دوست رکہتے تہے اور یہ لوگ بنی اسرائیل ہین پہر
جبریل علیہ السلام آپ کو چہٹے آسمان کی طرف لے گئے اور اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا اہل آسمان
نے پوچہا کون ہے کہا جبریل ہے اونہون نے پوچہا تمہارے سات کون شخص ہے کہا محمد صلعم
ہین اونہون نے پوچہا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے جبریل عم نے کہا ہان بہیجا گیا ہے آسمان
والون نے کہا اس بہائی اور اس خلیفہ کو الله تعالی زندہ اور باقی رکہے اچہا بہائی اور اچہا خلیفہ ہے
اور اچہا آنے والا ہے جو آیا ہے آپنے یکایک ایک مرد کو بیٹہا ہوا پایا آپ اوس کے پاس سے
چلے گئے وہ مرد رونے لگا آپنے جبریل علیہ السلام سے پوچہا یہ کون شخص ہے کہا موسی علیہ السلام
ہین آپنے پوچہا یہ کیون روتے ہین جبریل علیہ السلام نے کہا یہ کہتے ہین کہ بنی اسرائیل زعم کرتے
ہین کہ الله تعالی کے پاس بنی آدم سے مین اکرم ہون اور یہ مرد بنی آدم سے ہے اور دنیا مین میرے
بعد آیا ہے اور اس نے آخرت مین مجہہ سے سبقت کی ہے اگر یہ مرد اپنی ذات سے مجہسے سبقت
کرتا تو مجہکو پروا نہ تہی ولیکن ہر ایک نبی کے ساتہہ اوس کی امت ہوگی تو اسکی امت کو بہی

میری امت سے سبقت ہوگی پہر جبریل علیہ السلام آپ کو ساتوین آسمان کی طرف لے گئے اور
اوسکا دروازہ کہلوانا چاہا پوچہا گیا کون ہے کہا جبریل ہے پوچہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے کہا
محمد صلعم ہین اہل آسمان نے پوچہا کیا آپ کے پاس کوئی بہیجا گیا ہے جبریل ؑ نے کہا ہان بہیجا گیا
ہے اہل آسمان نے کہا اس بہائی اور اس خلیفہ کو اللہ تعالی زندہ اور باقی رکہے اچہا بہائی ہے
اور اچہا خلیفہ ہے اور اچہا آنیوالا ہے جو آیا ہے آپ ساتوین آسمان مین داخل ہوئے یکایک
آپ نے ایک ایسے مرد کو دیکہا جو اوسکے بال کہچڑی تہے اور جنت کے دروازہ کے پاس کرسی پہ
بیٹہا ہوا تہا اور اوسکے پاس ایک قوم بیٹہی تہی جن کے چہرے گورے نورانی تہے جیسے سفید کاغذ
ہوتے ہین اور ایک ایسی قوم تہی جنکے رنگون مین کچہہ تہا جن لوگون کے رنگون مین کچہہ تہا وہ کہڑے
ہوگئے اور ایک نہر مین داخل ہوئے اور اونہون نے اوسمین غسل کیا اور نہر سے ایسے حال مین باہر
نکلے کہ اونکے رنگ کچہہ صاف ہوگئے تہے پہر وہ لوگ دوسری نہر مین داخل ہوئے اور انہون نے
اوسمین غسل کیا اور ایسے حال مین وہ اوس نہر سے نکلے کہ اونکے رنگ اور کچہہ صاف ہوگئے تہے
پہر وہ لوگ دوسری نہر مین داخل ہوئے اور اونہون نے اوس مین غسل کیا اور اونکے رنگ اور
زیادہ صاف ہوگئے اور اونکے رنگ اونکے اصحاب کے رنگون کی شکل ہوگئے وہ لوگ آئے اور
اپنے اصحاب کے پاس بیٹہہ گئے آپ نے پوچہا اے جبریل یہ کہچڑی بالون والا مرد کون ہے اور یہ سفید
چہرے والے کون لوگ ہین اور جن لوگون کے رنگون مین کچہہ شئے تہی وہ کون لوگ ہین اور جن
نہرون مین وہ لوگ داخل ہوئے کون کون سی نہرین ہین جبریل علیہ السلام نے کہا یہ مرد آپ کے
باپ ابراہیم علیہ السلام ہین یہ اون لوگون مین اول ہین جنکے بال روے زمین پر کہچڑی ہوگئے تہے
اور وہ لوگ جن کے چہرے گورے اور سفید ہین وہ قوم ہے کہ اونہون نے اپنے ایمان کو ظلم کیساتھ
نہین دہنکوایا ہے اور وہ لوگ جن کے رنگون مین کچہہ شئے تہی وہ وہ قوم ہے کہ اونہون نے عمل
صالح کو برے عمل کے ساتھ خلط کر دیا تہا اونہون نے توبہ کی اللہ تعالی نے اون کی توبہ قبول
فرمائی اور جو نہرین ہین اون مین کی اول نہر نہر رحمت الہی ہے اور دوسری نہر نہر نعمت الہی ہے

اور تیسری نہر وہ ہے جس کی صفت سقاھم ربھم شرابا طھورا ہے۔ پھر آپ سدرۃ المنتہیٰ کو
پہونچ گئے آپسے کہا گیا یہ وہ سدرہ ہے کہ ہر ایک شخص آپ کی اُمت کا جو آپ کی سنت پر
گذرا ہے اس تک پہونچتا ہے آپنے سدرہ کو یکایک ایک ایسا درخت پایا جس کی جڑ مین سے
ایسے پانی کی نہرین نکلتی ہین جو سڑتا نہین ہے اور ایسے دودھ کی نہرین نکلتی ہین جس کا مزا
متغیر نہین ہوتا اور ایسی نہرین خمر کی نکلتی ہین جو پینے والون کے واسطے لذت ہین اور شہد مصفی
کی نہرین نکلتی ہین اور سدرہ وہ درخت ہے کہ سوار شخص جس کے سایہ مین ستر برس چلا جاوے
تو اوس کو قطع نہ کرسکے اور اوسکا ایک پتہ اتنا بڑا ہے کہ کُل امت کو ڈھانپنے والا ہے اوس سدرہ
کو خلاق عزوجل کے نور نے ڈھانپ لیا ہے اور اوس کو ملائکہ نے ایسا ڈھانپ لیا ہے جیسے کوے
درخت پر بیٹھین اور اوسکو ڈھانپ لین جب آپ سدرہ کے پاس آئے اوسوقت آپکے ربنے
آپسے کلام کیا اور آپ سے فرمایا کہ سوال کیجئے آپنے عرض کی کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل
بنایا ہے اور اون کو ملک عظیم دیا ہے اور موسیٰ علیہ السلام سے تو نے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا ہے
اور تو نے داؤد علیہ السلام کو عظیم ملک عطا کیا ہے اور لوہے کو اونکے واسطے تو نے نرم کر دیا ہے
اور پہاڑون کو اونکا مسخر بنایا ہے اور سلیمان علیہ السلام کو عظیم ملک دیا ہے اور جن اور انس اور
شیاطین کو اونکا مسخر کیا ہے اور ہوا کو اونکا مسخر کیا ہے اور اون کو ایسا ملک عطا کیا ہے کہ
لاینبغی لاحد من بعدہٖ اور عیسیٰ علیہ السلام کو تو نے تورات اور انجیل سکھلائی اور اونکو ایسا کیا
کہ وہ مادر زاد اندھے اور مبروص کو اچھا کرتے تھے اور تیرے اذن سے مردون کو زندہ کرتے تھے
اور اونکو اور اون کی ماں کو شیطان رجیم سے تو نے پناہ مین رکھا تھا اس سببسے اون دونون کی
طرف شیطان کو راستہ نہ تھا یہ سنکر آپ کے ربنے آپسے فرمایا کہ مین نے آپ کو اپنا خلیل اور
حبیب اختیار کیا ہے اور تورات مین حبیب الرحمن مکتوب ہے اور آپ کو تمام آدمیون کی طرف
ایسے حال مین بھیجا ہے کہ بشیر اور نذیر ہین اور آپ کا سینہ شرح صدر کیا ہے اور آپ کے گناہ
آپسے اوٹھا دئے ہین اور آپکے ذکر کو مینے بلند کیا ہے میرا ذکر نہین کیا جاتا ہے مگر میرے ذکر کے

ساتھ آپ کا ذکر کیا جاتا ہے اور آپ کی اُمت کو مینے ایسا خیر امت کیا ہے جو آدمیون کی ہدایت
کے واسطے وہ امت نکالی گئی ہے اور آپ کی اُمت کو مینے امت وسط بنایا ہے اور آپ کی
امت کو مینے ایسا کیا ہے جو وہ اولین اور آخرین ہین اور آپ کی امت کو مینے ایسا کیا ہے کہ کوئی
گناہ اون کو عقاب نہ دلائیگا۔ یہان تک کہ وہ یہ شہادت دین گے کہ آپ میرے بندے اور میرے
رسول ہین اور آپ کی امت مین سے مینے ایسی قومون کو پیدا کیا ہے جن کے قلوب اونکی انجیلین
ہین (یعنی حافظ قرآن ہین) اور آپ کو خلقت مین مینے سب انبیا سے اول کیا اور رسالت پر
بھیجنے مین سب انبیا سے آخر بھیجا اور کل انبیا سے پہلے قیامت مین آپ کے واسطے حکم کیا جائیگا
اور آپ کو مینے وہ سبع المثانی دی ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو مینے نہین دی اور آپ کو سورہ بقرہ
کے خواتیم مینے عطا کیئے وہ خواتیم اوس خزانہ مین سے ہین جو تحت عرش ہین آپ سے پہلے مینے
کسی نبی کو وہ خواتیم عطا نہین کیئے اور آپ کو مینے کوثر عطا کی اور آپ کو مینے آٹھ حصے دیئے وہ
آٹھ حصے یہ ہین ایک اسلام دوسری ہجرت تیسرا جہاد چوتھے نماز پانچوان صدقہ چھٹا روزہ
رمضان کا ساتوان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آٹھوان آپ کو مینے فاتح اور خاتم انبیا کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھکو ایسی فضیلت دی کہ مجھکو عالمین
کے واسطے رحمت کرکے بھیجا اور کل مخلوق کے واسطے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا کیا اور میرے دشمن
کے دلمین میرا رعب ایک مہینہ کے راستہ پر ڈالا اور میرے واسطے غنیمتون کو حلال کیا اور مجھسے پہلے
غنیمتین کسی کو حلال نہین ہوئی تہین اور کل روے زمین میرے واسطے مسجد اور پاک کی گئی اور
فواتح کلمات اور خواتم کلمات اور جوامع کلمات مجھہ کو دیئے گئے اور میری امت میرے روبرو پیش
کی گئی تابع اور متبوع شخص مجھہ سے مخفی نہ رہا اور مینے اپنی امت کے لوگون کو دیکھا وہ ایسی قوم کے پاس
آئے کہ وہ بالون کے جوتے پہنتے تھے اور اون کو مینے دیکھا وہ ایسی قوم کے پاس آئے جن کے چہرے
چوڑے چوڑے ہین اور اون کی آنکھین ایسی چھوٹی چھوٹی ہین گویا اون کی آنکھین سوئی سے مضبوط
سی گئی ہین جس شئے سے وہ میرے بعد ملنے والے ہین وہ شئے مجھہ سے مخفی نہ رہی اور مجھکو بیچاس

نمازون کے واسطے امر کیا گیا جبکہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کر آئے تو اونھون نے آپ سے پوچھا آپ کو کیا امر کیا گیا آپ نے فرمایا پچاس نمازون کے واسطے مجھکو امر کیا گیا موسیٰ علیہ السلام نے سن کر کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کر جاوین اور تخفیف چاہین اسلئے کہ آپ کی امت کل اُمتون سے زیادہ ضعیف ہے مینے نماز کے باب مین بنی اسرائیل سے مشقت اور سختی دیکھی ہے نبی صلعم اپنے رب کے پاس پلٹ کر گئے اور آپ سے دس نمازین معاف کر دی گئین پھر آپ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پلٹ کر آئے اونھون نے پوچھا کتنی نمازون کے واسطے آپ کو امر کیا گیا آپ نے فرمایا چالیس نمازون کے واسطے موسیٰ ع نے کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاوین اور تخفیف چاہین آپ پلٹ کر گئے اور آپ سے دس نمازین معاف کی گئین یہانتک آپ اپنے رب کے پاس گئے اور موسیٰ عم کے پاس آئے کہ اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازونکو پانچ کر دیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ اپنے رب کے پاس پلٹ کے جاوین اور تخفیف چاہین آپ نے فرمایا مین اپنے رب کے پاس پلٹ کے گیا یہان تک کہ مجھکو شرم آگئی مین پلٹ کے جانیوالا نہین ہون آپ سے کہا گیا آگاہ ہو جایئے جیسے آپ نے اپنے نفس کو پچاس نمازون پر صابر کیا ویسے ہی وہ پانچ نمازین آپ سے پچاس نمازون کو کافی ہونگی اسلئے کہ ہر ایک حسنہ کے عیوض اوس کی مثل دس حسنات ہین اس بات کے سننے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خوشنود ہونے کے طور پر خوشنود ہو گئے راوی نے کہا جسوقت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے آپ گذری تھے وہ آپکے ساتھ اشد الناس تھے اور جس وقت آپ اون کے پاس پلٹ کر آئے تو موسیٰ آپکے ساتھ خیر الناس تھے۔

شیخین اور ابن جریر نے سعید ابن المسیب کے طریق سے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت مجھکو معراج ہوئی مینے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اونکی صفت یہ ہے کہ وہ ایک بیقرار مرد ہین اونکے سر کے بال لٹکے ہوئے ہین گویا وہ شنوۃ کے مردون مین سے ہین اور مین نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اونکی خلقت یہ ہے کہ وہ میانہ قد سرخ رنگ ہین گویا وہ حمام سے نکلے ہین (یعنی نہایت پاک صاف ہین) اور مینے

پے
نے
ٹون
م اپنی
سکے
ں
لیٹ
کے
کے
یان
پنے
کی
اللہ
س
ے

پیٹون کے باہر سے نظر آتے تھے مینے جبریل عم سے پوچھا یہ کون لوگ ہین کہا یہ لوگ سود خوار ہین
جبکہ مین دنیا کے آسمان کی طرف اترا مینے اپنے نیچے دیکھا یکایک مینے غبار اور دہوان دیکھا
اور آوازین سنین مینے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے کہا یہ شیاطین ہین کہ بنی آدم کی آنکھون
کی اطراف اسلیئے چکر مارتے ہین کہ بنی آدم ملکوت سموات مین فکر نہ کرین (یعنی مشاہدہ عجایب
سموات سے اونکو روکتے ہین کہ نہ دیکھین) اور اگر یہ شیاطین حائل نہ ہوتے تو بنی آدم عجایب
چیزین دیکھتے۔

احمد اور ابن مردویہ نے ابو سلمہ کے طریق سے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے شب معراج مین اپنا قدم بیت المقدس مین اوس
جگہہ رکہا جس جگہہ انبیا علیہم السلام کے قدم رکھے جاتی ہین اور عیسی عم میرے سامنے پیش کیئے
گئے یکایک مینے اونکو دیکھا اونکے ساتھ اشبہ الناس عروہ بن مسعود ہین اور موسی عم میرے
سامنے پیش کیئے گئے یکایک مینے اونکو ایسا مرد پایا جس کے گھونگریالے بال تھے وہ مردون
مین سے ایک قسم کے مرد تھے اور میرے سامنے ابراہیم علیہ السلام ظاہر ہوئے اونکے ساتھ مشابہت
مین اقرب الناس مین ہون۔

ابن مردویہ نے سلیمان التیمی کے طریق سے انس سے انس نے ابو ہریرہ رض سے روایت
کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھہ کو آسمان کی طرف معراج کو لیگئے
مینے موسی علیہ السلام کو دیکھا وہ اپنی قبر مین نماز پڑہ رہے تھے۔

سعید بن منصور اور ابن سعد اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابن مردویہ نے ابو سعید کے طریق
سے ابو وہب مولی ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو معراج ہوئی جبکہ آپ اوس رات معراج سے پلٹ کے تشریف لائے آپ مقام ذی طوی مین تھے
آپنے جبریل عم سے کہا کہ میری قوم کے لوگ میری تصدیق نہین کرینگے جبریل عم نے کہا آپ کی تصدیق
ابو بکر الصدیق کرینگے اور وہ صدیق ہین۔

حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن مردویہ اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے زہری کے طریق سے عروہ رضہ سے عروہ نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد اقصیٰ تک شب مین سیر کرائی گئی آپ صبح کو آدمیون سے معراج کی باتین کرتے تھے اون آدمیون مین سے بہت سے لوگ جو ایمان لائے تھے وہ مرتد ہو گئے اور بہت سے آدمیون نے آپ کی تصدیق کی اور اس بات کو سنکر ابو بکر الصدیق رضہ کی طرف دوڑے اور اونسے پوچھا کیا آپ کو آپ کے صاحب کے باب مین کچھہ شک ہے وہ یہ زعم کرتے ہین کہ مجھہ کو آج کی رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی ابو بکر الصدیق نے اُن آدمیون سے پوچھا کیا ایسا آپ نے فرمایا ہے اونہون نے کہا بیشک یہ کہا ہے ابو بکر الصدیق نے کہا اگر آپ نے یہ فرمایا ہے تو سچ فرمایا ہے لوگون نے ابو بکر الصدیق سے پوچھا کیا آپ اسکی تصدیق کرینگے کہ آج کی رات آپکے صاحب کو بیت المقدس تک سیر کرائی گئی اور صبح سے پہلے آگئے ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بیشک مین آپ کی تصدیق اوس سفر مین کرونگا جو اس سے بھی زیادہ دور ہوگا مین اپنے صاحب کی تصدیق آسمان کی خبر مین صبح اور شام کرتا ہون اسواسطے ابو بکر رضہ کا نام صدیق رکھا گیا۔

ابن مردویہ نے ہشام بن عروہ کے طریق سے روایت کی ہے ہشام نے اپنے باپ عروہ سے عروہ نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھکو آسمان پر معراج ہوئی جبریل عم نے اذان دی مینے یہ گمان کیا کہ جبریل ملائکہ کو نماز پڑھادین گے جبریل نے مجھکو آگے کیا مینے ملائکہ کو نماز پڑھائی۔

طبرانی نے ہشام کے طریق سے ہشام نے اپنے باپ عروہ سے اور اونہون نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آسمان پر مجھہ کو معراج ہوئی مین جنت مین داخل کیا گیا جنت کے درختون مین سے ایک درخت کے پاس

مین کھڑا ہوگیا مینے جنت مین اوس درخت سے احسن اور پتون مین زیادہ سفید اور ثمر مین زیادہ پاکیزہ کوئی درخت نہین دیکھا مین نے اوسکے پہلون مین سے ایک پہل لیا اور اوسکو کھایا وہ پھل میری پشت مین نطفہ ہوگیا جبکہ مین زمین کی طرف اترا مینے خدیجہ رضہ سے قربت کی وہ فاطمہ رضہ کے ساتھ حاملہ ہوئین جس وقت مین جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہون تو فاطمہ رضہ کی خوشبو سونگھتا ہون۔

حاکم نے مستدرک مین سعد بن ابی وقاص سے مرفوعًا روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج مین جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک سفرجل لائے مینے اوس کو کھالیا خدیجہ رضہ کو فاطمہ کا حمل ٹھیرا جسوقت مین جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہون تو فاطمہ رضہ کی گردن کو سونگھتا ہون۔ حاکم نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند مین شہاب بن حرب مجہول شخص ہے اسکے بعد ذہبی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ فاطمہ رضہ نبوت کے قبل پیدا ہوئی ہین معراج کا کیا ذکر ہے۔

اسمار ضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن مردویہ نے یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر کے طریق سے یحیی نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اونکے دادا سے اور اونہون نے اسما بنت ابوبکر الصدیق رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو آپ سدرۃ المنتہی کا وصف فرماتے تھے آپنے فرمایا سدرۃ المنتہی مین سونے کے پتنگے ہین اور اوسکے پہل پہاڑ کی چوٹیون کی مثل ہین اور اوس کے پتے ہاتہی کے کانون کی مثل ہین مین نے پوچہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سدرۃ المنتہی کے پاس کیا دیکھا آپنے فرمایا مینے اوسکے پاس اپنے رب کو دیکھا۔

ام ہانی رضؓ کی حدیث معراج کے بیان مین

ابن اسحاق اور ابن جریر نے کلبی سے کلبی نے ابو صالح سے ابو صالح نے ام ہانی بنت ابی طالب سے
روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج نہین ہوئی مگر آپ میرے پاس
میرے مکان مین اوس رات سو رہے تھے آپنے آخر نماز عشا پڑہی پہر آپ سو گئے اور ہم لوگ
بہی سو گئے جبکہ فجر سے قبل وقت تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بیدار کیا جبکہ آپ نے
صبح کی نماز پڑہ لی اور ہم نے آپکے ساتھ نماز پڑہ لی آپنے فرمایا اے ام ہانی مینے تمہارے ساتھ آخر
عشا کی نماز پڑہی جیسے کہ تم نے اس جگہہ دیکھا پہر مین بیت المقدس مین گیا اور مینے بیت المقدس
مین نماز پڑہی پہر مین نے صبح کی نماز تمہارے ساتھ اب پڑہی جیسے تم اب دیکھتی ہو۔

طبرانی اور ابن مردویہ نے عبدالاعلی بن ابو مساور کے طریق سے عکرمہ سے عکرمہ نے ام ہانیؓ
سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات معراج ہوئی آپ میرے
مکان مین سو گئے تھے مین نے آپ کو رات مین گم کیا اس خوف سے مجہہ کو نیند نہین آئی کہ بعض
قریش سے آپ کو کچہہ ایذا پہونچی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جبریل ع میرے
پاس آئے اور اونہون نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجہہ کو گہر سے لے گئے یکایک مینے گہر کے دروازہ کے
پاس ایک چوپایہ دیکہا خچر سے نیچا اور گدہے سے اونچا تہا جبریل ع نے مجہہ کو اوس پر سوار کیا
پہر وہ مجہہ کو لے گئے یہان تک کہ بیت المقدس تک مجہہ کو پہونچایا اور مجہہ کو ابراہیم ع کو دکہایا اون
کی خلقت میری خلقت سے مشابہ تہی اور میری خلقت اون کی خلقت کے ساتھ مشابہ تہی
اور مجہکو موسی علیہ السلام کو دکہایا وہ گندم گون دراز قد مرد تہے اون کے بال لٹکے ہوئے تہے وہ
ازد شنوہ کے مردون کے ساتھ مشابہ تہے اور مجہہ کو عیسی بن مریم ع کو دکہایا وہ میانہ قد ایسے گوری
ہین کہ اونکے رنگ مین سرخی زیادہ ہے اون کی مشابہت عروہ بن مسعود الثقفی کے ساتھ ہے
اور مجہہ کو دجال کو دکہایا دجال کی سیدہی آنکہہ کی جگہہ گوشت ہے اور اوسکی مشابہت قطن ابن

عبد العزیٰ کے ساتھ ہے آپ نے فرمایا مین یہ ارادہ کرتا تھا کہ قریش کی طرف جاؤن اور جو کچھ مینے
دیکھا ہے اوس سے اون کو خبر کرون ام ہانی نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور آپ سے کہا مین آپ کو
اللہ تعالیٰ کی قسم دیتی ہون آپ اوس قوم سے ملاقات کرتے ہین جو آپ کو جھوٹا کہتی ہے اور
آپ کی گفتگو سے انکار کرتی ہے مجھکو یہ خوف ہوتا ہے کہ وہ لوگ آپ پر غلبہ نہ کرین ام ہانی رضہ
نے کہا آپ نے اپنا کپڑا میرے ہاتھ سے چھوڑا لیا پھر آپ اون لوگون کی طرف نکلے اور اون کے
پاس آئے وہ لوگ بیٹھے تھے اور اون کو خبر کی مطعم بن عدی سن کر کھڑا ہو گیا اور اوس نے کہا
اے محمد اگر آپ جوان ہوتے جیسے کہ آپ جوان ہین آپ نے جو بات کہی ہے وہ نہ کہتے آپ ہم لوگون
کے درمیان ہین قوم کے لوگون مین سے ایک مرد نے کہا اے محمد کیا آپ ہمارے اونٹون کے
پاس ایسی ایسی جگہہ گئے تھے آپ نے فرمایا بیشک مین گیا تھا واللہ مینے اون لوگون کو ایسے
حال مین پایا تھا کہ اونہون نے اپنے ایک اونٹ کو گم کیا تھا اور وہ اوسکو ڈہونڈہ رہے تھے اوس
نے آپ سے پوچھا کیا آپ بنی فلان کے اونٹون کے پاس گئے تھے آپ نے فرمایا بیشک مین گیا
تھا مینے اون کو ایسی ایسی جگہہ پایا تھا اُنکی ایک سرخ اونٹنی کے ہاتھ پیر ٹوٹ گئے تھے مینے اون
کو پایا تھا اور اون کے پاس ایک کٹھلا پانی کا تھا مینے اوس کٹھلے کا سب پانی پی لیا لوگون نے
کہا ہمکو یہ خبر دیجئے کہ کتنے اونٹ تھے اور اون مین کتنے چرواہے اور نگہبان تھے آپ نے فرمایا
کہ اون کی تعداد کی مینے توجہ نہین کی آپ سو رہے آپکے پاس اونٹ لائے گئے آپ نے اون کو
گن لیا اور اون مین جو لوگ چرواہے تھے آپ نے اونکو بھی پہچان لیا پھر آپ قریش کے پاس آئے
اور اون سے کہا تم نے مجھ سے بنی فلان کے اونٹون کو پوچھا تھا وہ اونٹ اتنے اور اتنے ہین اور
اونٹون مین فلان اور فلان چرواہے تھے اور تمنے مجھ سے بنی فلان کے اونٹون کو پوچھا تھا وہ اتنے
اور اتنے اونٹ ہین اور اون مین ابن ابی قحافہ اور فلان فلان راعی ہین اور وہ اونٹ کل کے دن
صبح کے وقت ایک ٹیلے کے پاس تم کو ملین گے لوگ جا کر ٹیلے پر بیٹھ گئے جو بات کہ آپ نے کہی
تھی اوس کو دیکھ رہے تھے کیا آپ نے اون سے سچ کہا ہے اونٹون کے آگے گئے اور اہل قافلہ سے

پوچھا کیا تمہارا کوئی اونٹ گم ہوگیا تھا اونھون نے کہا بیشک پھر اونھون نے دوسرے شخص
سے پوچھا کیا تمہاری سرخ اونٹنی کے ہاتھہ پیر ٹوٹ گئے تھے اونھون نے کہا بیشک پھر اون
لوگون سے پوچھا کیا تمہارے پاس پانی کا کوئی کٹھلا تھا ابوبکر الصدیق نے کہا واللہ مین ذاوس
کٹھلے کو رکھا تھا ہم لوگون مین سے کسی شخص نے اوس مین سے پانی نہین پیا اور نہ زمین پر ٹپکا یا
گیا تھا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لائے اوس دن ابوبکر رض
کا نام صدیق رکھا گیا۔

ابویعلی اور ابن عساکر نے یحیٰی بن ابی عمرو الشیبانی کے طریق سے ابی صالح سے ابی صالح
نے ام ہانی رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اول صبح کی تاریکی مین میرے
پاس آئے مین اسوقت اپنے بچھونے پر تھی آپ نے مجھہ سے دریافت فرمایا کیا تم کو معلوم ہوا کہ مین
آج شب کو مسجد حرام مین سویا تھا جبریل ع میرے پاس آئے اور مجھکو مسجد کے دروازہ کی طرف
لے گئے یکایک مینے ایک سفید چوپایہ دیکھا جو گدہے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا اور اوس کے
دونون کانون کو قرار نہ تھا اون کو ہلا رہا تھا مین اوسپر سوار ہوا جہان تک اوسکی نگاہ جاتی تھی
وہان پر وہ اپنا قدم رکھتا تھا جسوقت وہ مجھکو لیکر نیچی جگہہ چلتا تو اوسکے ہاتھ لانبے ہوجاتے اور
اوسکے پاؤن کوتاہ ہوجاتے تھے اور جس وقت وہ مجھکو لیکر اونچی جگہہ پر چڑہتا تو اوسکے پاؤن
لانبے ہوجاتے اور اوسکے ہاتھ کوتاہ ہوجاتے تھے اور جبریل ع مجھہ سے جدا نہین ہوتے تھے
یہان تک کہ ہم بیت المقدس تک پہونچے مین نے اوس چوپایہ کو اوس حلقہ سے باندہ دیا جس
حلقہ سے انبیا علیہم السلام اپنی سواری کے جانور باندہتے تھے انبیا کا ایک گروہ میری واسطے
زندہ کیا گیا اون انبیا مین سے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام تھے مینے اون کو نماز پڑہائی
اور اُن سے مینے باتین کین اور میرے پاس دو ظرف سرخ اور سفید لائے گئے مین نے
سفید کو پیا جبریل علیہ السلام نے مجھہ سے کہا آپنے دودہ کو پی لیا اور خمر کو چھوڑ دیا اگر آپ خمر کو پی
لیتے تو آپ کی اُمت مرتد ہوجاتی پھر مین اوس چوپایہ پر سوار ہوا اور مسجد حرام مین آیا اور اوس مین

مینے صبح کی نماز پڑہی اُم ہانی رضی نے کہا یہ سن کر مینے آپ کی چادر پکڑ لی اور مین نے آپ سے کہا
مین آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتی ہون اے ابن عم اگر آپ قریش سے یہ باتین کہین گے جن
لوگون نے آپ کی تصدیق کی ہے وہ لوگ آپ کی تکذیب کرینگے آپ نے اپنا ہاتھ اپنی چادر پر مارا
اور اوس کو میرے ہاتھ مین سے کہینچ لیا وہ چادر آپکے پیٹ پر سے اوٹھ گئی مین نے آپکے
پیٹ کی شکنون کو جو تہمد کے اوپر تہین دیکھا گویا وہ شکنین لپیٹے ہوئے کاغذات تھے اور یکایک
مینے دیکھا کہ آپکے قلب مبارک کی جگہہ نور بلند ہو رہا تھا قریب تھا کہ وہ نور میری نگاہ کو لیجاوے
مین سجدہ مین گری جبکہ مین نے اپنا سر اوٹھایا یکایک مین نے دیکھا کہ آپ نکلکر چلے گئے تھے
مین نے اپنی کنیز سے کہا تیرا بھلا ہو تو آپکے پیچھے جا اور تو غور سے سن آپ کیا کہتے ہین اور آپ
سے لوگ کیا کہتے ہین جبکہ میری کنیز پلٹ کے آئی اوس نے مجھکو خبر کی کہ آپ قریش کے ایک
گروہ کے پاس پہونچ گئے جن مین مطعم بن عدی اور عمرو ابن ہشام اور ولید بن مغیرہ تھا آپ
نے اون سے فرمایا مینے آج رات عشا کی نماز اس مسجد مین پڑہی اور اسی مسجد مین صبح کی نماز
پڑہی اور عشا اور صبح کی نماز کے درمیان مین بیت المقدس مین گیا انبیا مین سے ایک گروہ میری
واسطے زندہ کیا گیا اون مین ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام تھے مینے اون کو نماز پڑہائی اور
اون سے باتین کین عمرو بن ہشام نے استہزا کرنے والے کے طور پر آپسے کہا کہ اون انبیا کی ہمسے
صفت بیان کیجیے آپنے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام میانہ قد سے فوق طویل قامت سے کم ہین کشادہ
سینہ اون کا خون ظاہر معلوم ہوتا ہے گہونگروالے بال ہین گلابی پن اونکے رنگ پر غالب ہے
یعنی رنگ مین سرخی اور سپیدی ہے اور سرخی سپیدی پر غالب ہے گویا عیسیٰ علیہ السلام عروہ
بن مسعود الثقفی ہین اور موسیٰ علیہ السلام قوی موٹے گندمی رنگ لانبے قد والے ہین گویا وہ
شنوہ کے مردون مین سے ہین اونکے بال کثیر ہین اون کی دونون آنکھین حلقہ چشم مین بیٹھی
ہوئی ہین اونکے دانتون پر دانت ہین ہونٹ اوپر کی جانب اودہرے ہوئے ہین ٹھوڑے باہر
ہین وضع سے ترش روئی ظاہر ہوتی ہے۔ اور ابراہیم علیہ السلام خلقت اور اخلاق مین واللہ

مجھہ سے زیادہ مشابہ ہین قریش نے یہ سُن کر فریاد کی اور اِس امر کو بہت عظیم سمجھا مطعم نے کہا آج کے
آپکے قول کے سوا ہر ایک امر آپ کا آج کے دن سے پہلے ظاہر تھا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ
کاذب ہین ہم نہایت مشقت کے ساتھ بیت المقدس تک جاتے ہین اوس راستہ کی چڑہائی مین
مہینہ گذرتا ہے اور اوسکے اُتار مین ایک مہینہ گذرتا ہے آپ یہ زعم کرتے ہین کہ آپ بیت المقدس
کو ایک رات مین گئے اور وہان سے آگئے لات اور عزیٰ کی قسم ہے مین آپ کی تصدیق نکرونگا
ابوبکر الصدیق رضؓ نے مطعم سے کہا کہ تو نے جو بات اپنے بھتیجے سے کہی ہے بری بات ہے تو نے
آپ کی بات رد کی اور آپ کی تکذیب کی مین یہ گواہی دیتا ہون کہ آپ صادق ہین لوگون نے
آپسے کہا اے محمد آپ ہمسے بیت المقدس کا وصف بیان کیجئے آپنے فرمایا مین بیت المقدس
مین رات کو داخل ہوا اور رات کو اوس سے نکلا آپکے اتنا فرمانے کے ساتھ ہی جبریل علیہ السلام
آئے اور اپنے بازو مین بیت المقدس کی صورت دکھلادی آپ لوگون سے فرمانے لگے کہ بیت المقدس
کا ایک دروازہ ایسا ہے اور ایسی جگہہ مین ہے اور ایک دروازہ ایسا ہے اور ایسی جگہہ مین ہے
اور ابوبکر الصدیق رضؓ کہتے جاتے تھے آپ نے سچ فرمایا آپنے سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس دن فرمایا اے ابوبکر تمہارا نام اللہ تعالیٰ نے صدیق رکہا ہے لوگون نے آپسے پوچہا
اے محمد ہمکو ہمارے اونٹون کے قافلہ کی خبر دیجئے آپنے فرمایا بنی فلان کے قافلہ کے پاس مین
مقام روحا مین گیا اونہون نے اپنی ایک اونٹنی گم کردی تہی وہ لوگ اوس کی طلب مین گئے
تھے مین اون کے کجاوون تک گیا اون لوگون مین سے کجاوون کے پاس کوئی آدمی نہ تھا
یکایک مینے پانی کا ایک پیالہ دیکہا مینے اوس مین سے پانی پی لیا پہر مین بنی فلان کے قافلہ کے
پاس گیا اونٹ مجھہ سے ڈر کر بہاگ گئے اور اون اونٹون مین سے ایک سُرخ اونٹ بیٹھہ گیا
اوس پر ایسی گونین تہین جنمین سفید خطوط تھے مجھکو یہ معلوم نہین کہ اونٹ زخمی ہوگیا یا زخمی نہین
ہوا پھر مین بنی فلان کے قافلہ کے پاس پہونچا وہ مقام تنعیم مین تہا اور اوس قافلہ کے آگے ایک
خاکستری رنگ اونٹ تہا وہ قافلہ یہ آپہونچا ہے تم کو ایک ٹیکری سے دکھائی دےگا یہ سُنکر

ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ شخص ساحر ہے لوگ قافلہ کے دیکھنے کو گئے اور اونہون نے نظر کی جیسے آپنے فرمایا تھا ویسے ہی پایا لوگون نے آپ پر سحر کا تہمت لگایا اور کہا کہ ولید بن مغیرہ نے سچ کہا اللہ تعالی نے وما جعلنا الرویا التی اریناک الا فتنة للناس نازل فرمایا یعنی وہ رویا جو ہم نے آپ کو دکھلایا اوس کو ہم نے نہین گردانا مگر آدمیون کے واسطے فتنہ یعنی آزمایش۔

ام سلمہ رضہ کی حدیث معراج کی بیان مین

ابن سعد نے کہا ہے ہم کو واقدی رح نے خبر دی ہے واقدی سے اسامہ بن زید اللیثی نے عمرو بن شعیب سے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے جد سے روایت کی ہے اور ابن سعد نے کہا مجھ سے موسیٰ بن یعقوب الزمعی نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکے جد سے اون کی جد نے ام سلمہ رضہ سے روایت کی ہے اور ابن سعد نے کہا موسیٰ نے کہا ہے مجھ سے ابو الاسود نے عروہ سے اور عروہ نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے۔ اور ابن سعد نے کہا واقدی نے کہا ہے مجھ سے اسحاق بن حازم نے وہب بن کیسان سے اونہون نے ابی مرہ مولی عقیل سے اور اونہون نے ام ہانی بنت ابی طالب سے حدیث کی ہے اور ابن سعد نے کہا ہے مجھسے عبد اللہ بن جعفر نے زکریا بن عمرو سے اونہون نے ابن ابی ملیکہ سے اونہون نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے اس حدیث مین بعض کی حدیث بعض مین داخل ہوگئی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ربیع الاول کی سترہوین شب مین ہجرت سے ایک سال قبل شعب ابو طالب سے بیت المقدس تک معراج ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ایک ایسے سفید چوپایہ پر سوار کرایا گیا جو گدہے اور خچر کے درمیان تھا اوس کی رانون مین دو بازو تھے اون دونون بازوؤن کے سبب سے اوس کے دونون پاؤن جلدی پڑتے تھے جبکہ مین اوسکے پاس گیا کہ سوار ہوجاؤن اوس نے سرکشی کی اور اپنے ہاتھ پاؤن مارنے لگا جبریل ع نے اپنا ہاتھ اوس کی ایال پر رکھا پھر اوس سے کہا اے براق تو جو یہ شوخی کرتا ہے تجھ کو شرم نہین آتی

واللہ محمد صلعم سے پہلے اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا بندہ تجھہ پر سوار نہین ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اکرم ہو جبریل کی یہ بات سنکر براق کو ایسی شرم آئی کہ اوس کو پسینا آگیا
پھر براق شوخی سے ٹھیر گیا یہانتک کہ مین اوس پر سوار ہو گیا مینے اوسکے دونون کان پکڑ لئے
اور براق نے زمین طے کرنے مین سرعت کی وہ اتنا تیز قدم تھا کہ اوس کی نگہ جس جگہہ پڑتی تھی
وہان اوسکا سُم پڑتا تھا اور براق کی پشت طویل تھی اور اوسکے دونون کان طویل تھے اور میری
ساتھہ جبریل علیہ السلام گئے وہ مجھہ سے جدا نہین ہوتے تھے اور مین اونسے جدا نہین ہوتا تھا
یہانتک کہ جبریل علیہ السلام نے مجھہ کو بیت المقدس تک پہونچادیا براق اپنی اُس جگہہ مین آیا جس
جگہہ مین کھڑا ہوتا تھا جبریل ع نے اوسکو باندہ دیا وہ جگہہ انبیا کی سواری کے جانورون کے باندہنے
کی تھی اور مینے انبیا کو دیکھا کہ وہ میرے واسطے جمع ہوئے ہین مینے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو
دیکہا مینے یہ گمان کیا کہ یہ امر لابد ہے کہ ان انبیا کے واسطے کوئی امام ہو جبریل ع نے مجھکو آگے کیا
یہانتک کہ مین نے اون انبیا کے سامنے نماز پڑہی اور مینے اون سے پوچہا اونہون نے کہا کہ ہم
توحید کے ساتھہ بھیجے گئے تھے اور بعض راویون نے کہا ہے کہ اس رات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گم ہو گئے تھے بنو عبد المطلب متفرق ہو کر آپ کو ڈہونڈہتے پھرتے تھے اور آپ کو لوگون سے
پوچھتے تھے اور حضرت عباس ڈہونڈہنے کو واسطے نکلے یہانتک ڈہونڈہا کہ ذی طوی تک پہونچے
اور یا محمد یا محمد کہہ کر آپ کو آواز دینے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضہ کو لبیک کے
ساتھہ جواب دیا عباس رضہ نے کہا اے بھتیجے اپنی قوم کو آپنے رات سے رنج و مشقت مین ڈالا ہے
آپ کہان تھے آپنے فرمایا مین بیت المقدس سے آیا ہون عباس رضہ نے پوچہا کیا اسی رات
مین آپ آئے ہین آپنے فرمایا ہان عباس رضہ نے کہا نہین پہونچی تمکو مگر خیر آپنے فرمایا
مجھہ کو کوئی شے نہین پہونچی مگر خیر اور اُم ہانی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج
نہین ہوئی مگر ہمارے گھر سے آپ اوس شب ہمارے پاس سوئے آپنے عشا کی نماز پڑہی پھر
آپ سو گئے جبکہ قبل فجر تھا ہم نے آپ کو صبح کی نماز کے واسطے بیدار کیا آپ کھڑے ہو گئے جبکہ

آپنے صبح کی نماز پڑھ لی آپنے فرمایا اے ام ہانی مینے تمہارے ساتھ عشا کی نماز پڑہی جیسے کہ تمنے اس جگہہ مین مجہہ کو دیکھا پھر مین بیت المقدس مین گیا مینے اوس مین نماز پڑہی پہر مینے صبح کی نماز تمہارے ساتھ پڑہی پہر آپ باہر جانے کو واسطے کھڑے ہو گئے مینے آپسے کہا کہ یہ بات آدمیون سے آپ نہ کہئے آپ کی تکذیب کرینگے اور آپ کو ایذا پہونچاوین گے آپنے فرمایا واللہ مین اون آدمیون سے کہون گا آپ نے اون کو خبر کی آدمیون نے سنکر تعجب کیا اور کہا کہ ہم نے اسکی مثل ہرگز نہیں سُنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے کہا اے جبریل میری قوم میری تصدیق نہ کرے گی جبریل علیہ السلام نے کہا آپ کی تصدیق ابو بکر کرین گے اور وہ صدیق ہین اور بہت سے وہ آدمی کہ نماز پڑہتے تھے اور اسلام لائے تھے فتنہ مین مبتلا ہو گئے آپنے فرمایا مین مقام حجر مین کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو مجہپر ظاہر کر دیا مین اون لوگون کو بیت المقدس کی نشانیون سے خبر دینے لگا اور مین اوس کی طرف دیکھتا جاتا تھا بعض آدمیون نے مجھسے پوچھا مسجد کے کتنے دروازے ہین مینے اوسکے دروازون کی گنتی نہین کی تہی مین اون دروازون کی طرف دیکھنے لگا اور ایک ایک دروازہ مین شمار کرتا جاتا تھا اور اون لوگون کو خبر کرتا تھا اور اون کے اون قافلون سے جو راستہ مین تھے اور قافلون مین جو نشانیان تہین اوسمین خبر دیتا تہا جیسی مینے اونکو خبر دی تہی ویسی ہی اونہون نے اون قافلون اور علامتون کو پایا اور اللہ تعالیٰ نے وما جعلنا الرویا التی اریناک الا فتنۃ للناس کو نازل فرمایا ام ہانی رضہ نے کہا کہ یہ رویا عینی مشاہدہ تہا جس کو آپنے اپنی آنکھون سے دیکھا تھا اس کی روایت ابن عساکر نے کی ہے۔

یہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے بیان مین مرسل طور پر وارد ہوئی ہین

ابو نعیم نے عروہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اپنے سفر بیت المقدس کی خبر دی قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ ہمکو خبر دین

کہماری کیا چیز گم ہوگئی تھی اور آپ جو بات کہتے ہین اوسکی نشانی دکھلایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اونٹنی خاکستری رنگ گم ہوگئی تھی اور اوس پر تمہارا تجارتی سامان یا رچہ کا لدا ہوا تھا جبکہ وہ اونٹنی آئی تو قریش نے کہا جو شے اوس پر تھی آپ ہم سے اوسکی تعریف بیان کرین جو شے اوس پر تھی جبریل علیہ السلام نے اوس سب کو آپکے واسطے پھیلا دیا جو شے اوس پر تھی آپ اوسکی طرف دیکھتے تھے آپنے قریش کو اوس شے سے خبر دی اور وہ کھڑے ہوئے دیکھہ رہے تھے اس واقعہ نے قریش کی شک اور تکذیب کو زیادہ کردیا۔

بیہقی نے اسباط بن نصر کے طریق سے اسمٰعیل بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور آپنے اپنی قوم کو قافلہ کے رفیقون اور قافلہ کی علامت سے خبر کی تو قوم کے لوگون نے آپسے پوچھا کہ وہ لوگ کب آوینگے آپنے فرمایا چارشنبہ کے روز جبکہ چارشنبہ کا روز تھا قریش ایک بلند جاے پر چڑھ کے دیکھہ رہے تھے اور دن ڈہل گیا تھا قافلہ نہین آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی آپکے واسطے دن مین ایک ساعت زیادہ کردیگئی اور آفتاب آپکے لئے روک دیا گیا آفتاب کسی پر نہین پھیرا گیا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اوس دن کہ قافلہ آیا اور یوشع بن نون کی طرف آفتاب اوسوقت پھیرا گیا تھا جسوقت یوشع ع نے جبارین سے قتال کیا تھا۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین۔ اور ابن جریر نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو ایک ایسا چوپایہ لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدہے سے بڑا تھا جہان پر اوسکی نگاہ پڑتی تھی وہان وہ اپنا قدم رکھتا تھا اوس کا نام براق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے قافلہ کے پاس سے گذرے قافلہ کے اونٹ بھاگ گئے اونھون نے اپنے آپس مین کہا یہ کیا واقعہ ہے اونھون نے کہا کہ ہم کوئی شے نہین دیکھتے ہین یہ نہین ہے مگر ایک ہوا ہے جس سے اونٹ بھاگے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس مین آئے اور دو برتن لائے گئے ایک مین خمر تھی اور دوسرے مین دودہ تھا آپنے دودہ لے لیا جبریل

نے کہاکہ آپ کو اور آپ کی امت کو ہدایت ہوئی پہر آپ مضر کی طرف گئے۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہمکو واقدی نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ وغیرہ اپنے رجال احادیث سے خبر دی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے یہ سوال کیا کرتے تھے کہ مجھکو جنت اور دوزخ تو دکھلا ہجرت سے اٹھارہ مہینہ پہلے رمضان کی سترہ تاریخ شب شنبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان مین چت سو رہے تھے آپکے پاس جبریل اور میکائیل علیہم السلام آئے اور دونون نے آپسے کہا کہ جس شئے کا آپنے اللہ تعالی سے سوال کیا تہا اوسکی طرف آپ تشریف لیچلئے جبریل اور میکائیل ع آپ کو مقام اور زمزم کے درمیان لے گئے اور معراج لائی گئی یکایک آپنے معراج کو منظر مین احسن دیکھا جبریل اور میکائیل علیہما السلام آپ کو کل آسمانون کی طرف لے گئے آپنے آسمانون پر انبیا سے ملاقات کی اور سدرۃ المنتہی تک پہونچے اور جنت اور دوزخ کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مین ساتوین آسمان تک پہونچا مینے کچھ نہین سنا مگر قلمون کی آوازین اور پانچ نمازین آپ پر فرض کی گئین جبریل ع نازل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازین اونکے اوقات معینہ مین پڑہائین اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے کی ہے۔

حاکم نے (کتاب الرویتہ) مین کعب لاحبار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی رویت اور اپنے کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسی علیہ السلام کے درمیان تقسیم کیا تہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کو دوبار دیکھا اور موسی علیہ السلام نے دوبار اللہ تعالی سے کلام کیا۔

فوائد

کثیر علما اس طرف گئے ہین کہ معراج دوبار واقع ہوئی ہے اور اس دوبار کی معراج کے ساتھ اوس اختلاف کے درمیان جو حدیثون مین واقع ہے جمع کیا ہے جن لوگون نے اس قول کو اختیار کیا ہے اون مین سے ابوالنصر قشیری اور ابن العربی اور سہلی ہین اور شیخ عزالدین بن عبدالسلام

سے کہا ہے کہ معراج خواب اور بیداری دونون حالتون مین واقع ہوئی ہے معراج مکہ مین اور مدینہ
مین واقع ہوئی خواب مین معراج کے واقع ہونے کا نکتہ یہ ہے کہ پہلے سے نفس اوسکے ساتھ
صالح ہوا اور نفس کے واسطے یہ تمہید ہو کہ جسوقت معراج بیداری مین واقع ہو تو نفس پر سہل ہوجائی
جیسے آپ کی ابتداء نبوت مین رویاے صادقہ ہوتی تہی تاکہ امر نبوت آپ پر سہل ہوجاوے اور
ابو شامہ اس طرف گئے ہین کہ آپ کو معراج باربار ہوئی ہے اور انس رض کی اوس حدیث کو جس
کی روایت بزار نے کی ہے اور سابق مین آچکی ہے سند گرداناہے حافظ ابن حجر رح نے کہا
ہے کہ معراج مین تعدد بعید نہین ہے اور وقوع تعدد بعید نہین ہے مگر اسکی مثل مین کہ آپ نے
ہر ایک نبی سے سوال کیا اور نماز فرض کی گئی اور اس کی مثل جو امور ہین اگر یہ کہا جاوے کہ معراج
متعدد بار ہوئی اس طور پر کہ خواب مین واقع ہوئی تو یہ تمہید تہی پہر خواب کے موافق بیداری مین
معراج واقع ہوئی تو یہ امر بعید نہین ہے حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ مدینہ منورہ مین خواب مین
معراج مکرر واقع ہوئی ہے اور ابن المنیر نے معراج کے اسرار مین ایک نفیس کتاب تالیف
کی ہے اوس کتاب مین جو اسرار ذکر کئے ہین اون مین سے یہ ہے کہ اولاً آپ کو بیت المقدس تک
معراج ہوئی پہر آسمان تک اس مین حکمت یہ تہی کہ دو ہجرتین حاصل ہون اس لئے کہ اکثر انبیا
کی ہجرت بیت المقدس تہی بیت المقدس تک جانے مین آپ کو فی الجملہ کوچ حاصل ہوا یہ
اسلئے تہا کہ مختلف فضائل کے درمیان آپ جمع کرین اور آپکے اوس صدق بیان کی طرف
راستہ کا وجود ہو جو آپنے بیت المقدس کی علامتون سے لوگون کو خبر دی تہی اور لوگون نے اون
علامات مین آپ کی تصدیق کی تہی اور بقیہ اون امور مین جن کو آپنے ذکر کیا آپ کی تصدیق
لازم آئی بخلاف اوسکے کہ اگر آپ کو ابتداً آسمان تک معراج ہوتی تو یہ امور ظہور مین نہ آتے
اور اون اسرار مین سے کہ کتاب مذکور مین ذکر کیا ہے یہ ہے کہ آپ کا اکرام مناجات کے ساتھ
بر سبیل مفاجات تہا جیسے کہ آپنے اپنے قول (رءینا اتا) کے ساتھ اس کی طرف اشارہ فرمایا
ہے اور موسیٰ علیہ السلام کے حق مین اکرام بالمناجات ایک میعاد پر اور استعداد پر موقوف تھا

اوس مین انتظار تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتظار کا الم اوٹھا دیا گیا اور اون اسرار
مین سے جو کتاب مذکور مین ذکر کیا ہے یہ ہے کہ ابن حبیب نے یہ ذکر کیا ہے کہ آسمان اور زمین کی
درمیان ایک دریا ہے جسکا نام مکفوف ہے زمین کا دریا بہ نسبت اوس کی ایسا ہے جیسے کہ
محیط سے ایک قطرہ ہو کہا ہے کہ اس صورت مین یہ ہوا ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے وہ دریا پھٹ گیا ہوگا یہان تک کہ اوس کے اوس پار آپ گئے ہون گے اوس دریا کا
پھٹ جانا موسیٰ علیہ السلام کے واسطے دریا کے پہٹ جانیسے اعظم ہے اور اون اسرار مین
سے جو کتاب مذکور مین ذکر کیا ہے یہ ہے کہ آسمان کے دروازے بند باقی رکھی گئی یہانتک کہ جبریل ع
نے اونکو کھلوانا چاہا اور آپکے آنے سے پہلے دروازون کے کھولنے کا تہیا نہین کیا گیا یہ اس لئے
تہا کہ اگر پہلے سے کھول دئے جاتے تو آپ کو یہ ظن ہوتا کہ آسمان کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے
ہین پس وہ باقی رکھے گئے تاکہ آپ کو معلوم ہوجاوے کہ اونکا کھلنا آپکے واسطے تہا اور اسواسطے
یہ امر تہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا تہا کہ آپ کو اس بات پر مطلع کر دے کہ آپ اہل آسمان کی پاس
معروف ہین جبریل علیہ السلام کے ساتھ آپ تھے جبکہ اہل آسمان نے جبریل ع سے پوچہا تو انہون نے
کہا میرے ساتھ محمد صلعم ہین اہل آسمان نے یہی پوچہا کیا آپکے پاس کوئی بہیجا گیا ہے اور اہل
آسمان نے مثلاً جبریل علیہ السلام سے یہ نہین پوچہا کہ محمد کون شخص ہے۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا وہ آیات ظہور مین آئے تھے

شیخین نے عائشہ رضہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تجہکو دو بار
خواب مین دکھلایا گیا ہون مین ایک مرد کو دیکھ رہا تہا اوس نے تمکو حریر کے پارچہ مین اوٹھایا تھا
وہ یہ کہتا تھا یہ آپ کی بی بی ہین مین اوس پارچہ کو کھولتا اور تم کو دیکھتا تہا اور مین یہ کہتا تہا کہ اگر
یہ امر اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو جاری کریگا۔

واقدی اور حاکم نے حبیب مولی عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت خدیجہ نے رحلت فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا غم کیا جبریل علیہ السلام حضرت عایشہ رضؓ کو گہوارہ مین لائے اور کہا یہ آپکے بعض غمون کو دور کر دینگی اور حضرت خدیجہ سے عایشہ مین خلف ہوگا (خلف وہ ہے جو ایک کے پیچھے آوے)

ابو یعلی اور بزار اور ابن ابی عمر العدنی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے نکاح نہین کیا یہان تک کہ جبریل عؑ میری صورت آپکے پاس لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے ایسے حال مین نکاح کیا کہ میرے جسم پر بچون کا لباس تہا مین لڑکی تہی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے نکاح کیا اللہ تعالی نے مجھہ مین حیا پیدا کر دی اور مین صغیرہ تہی۔

یہ باب اس آیت کے بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ سی نکاح کیا تہا وہ آیت وقوع مین آئی تھی

ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ سکران بن عمرو سہیل بن عمرو کے بہائی کے پاس تہین انہون نے خواب مین دیکہا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آرہے ہین یہانتک کہ آپنے اون کی گردن پر قدم رکہہ دیا حضرت سودہ نے اس خواب کو اپنے شوہر سے ذکر کیا اوسنے کہا اگر یہ خواب سچا ہوگا تو مین ضرور مر جاؤنگا اور محمد صلعم تمسے نکاح کرینگے پہر حضرت سودہ نے دوسری شب کو خواب مین دیکہا کہ آسمان سے ایک چاند اون پر اوترا ہے اور وہ لیٹی ہوئی ہین انہون نے اپنے شوہر کو خبر کی اونکے شوہر نے کہا اگر تمہارا یہ خواب سچا ہوگا مین زندہ نہ رہونگا مگر تہوڑی مدت یہان تک کہ مین مر جاؤنگا اور تم میرے بعد نکاح کروگی سکران اوسی دن بیمار ہوا اور تہوڑی

دنون زندہ رہا یہان تک کہ مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ سے نکاح کر لیا۔

یہ باب اس آیت کے بیان مین ہے جو رفاعہ کے اسلام لانے مین واقع ہوئی

حاکم نے رفاعہ بن رافع الزرقی سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے رفاعہ اور رفاعہ کا خالہ زاد بھائی معاذ بن عفرا دونون اپنے مکان سے نکلے یہان تک کہ مکہ معظمہ مین آئے اور یہ واقعہ اس سے قبل تھا کہ انصار سے قحط سالی نکل جاوے رفاعہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے رفاعہ پر اسلام ظاہر کیا اور پوچھا آسمانون اور زمین اور پہاڑون کو کس نے پیدا کیا ہے رفاعہ نے کہا ہم نے کہا اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے آپنے پوچھا تم کو کس نے پیدا کیا ہے رفاعہ نے کہا ہمنے کہا اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے آپنے پوچھا ان بتون کو کس نے بنایا ہے رفاعہ نے کہا ہم نے کہا ہم نے بنایا ہے آپنے پوچھا عبادت کے ساتھ خالق احق ہے یا مخلوق شے پس تم لوگ اسکے احق ہو کہ بت تمہاری عبادت کرین تم نے بتون کو بنایا ہے اور اللہ تعالی اسکا احق ہے کہ جس شے کو تم نے بنایا ہے اوسکی عوض اللہ تعالی کی تم عبادت کرو اور مین اللہ تعالی کی عبادت اور لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ کی شہادت اور اس امر کی طرف بلاتا ہون کہ تم صلہ رحمی کرو اور ترک سرکشی کرو رفاعہ نے کہا ہم نے آپسے کہا کہ آپ جس مذہب کی طرف ہمکو بلاتے ہین اگر وہ باطل ہے ضرور وہ معالی امور اور محاسن اخلاق سے ہے رفاعہ نے کہا پھر مین چلا گیا مینے ارادہ کیا اور سات تیر نکالے اور آپکے واسطے مینے اون سات تیرون مین سے ایک تیر ٹھیرایا مین بیت اللہ کے سامنے ہو گیا اور مین نے اون سات تیرون سے تفاول کیا اور مینے یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالی محمد صلعم جس مذہب کی طرف بلاتے ہین اگر وہ مذہب حق ہے تو آپ کا تیر سات بار نکال مین نے تیر کا استعمال کیا وہ تیر سات بار نکلا مین نے پکار کر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات مبارک کو قبائل عرب کے سامنے پیش فرمایا یہ آیات ظاہر ہوئی

بیہقی نے ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم ہر حج کے زمانہ مین اپنی ذات مبارک کو قبایل عرب کے روبرو پیش فرماتے تھے آپ نے بنی ثقیف کے روبرو اپنی ذات مبارک کو پیش فرمایا اونہون نے اسلام قبول نہین کیا آپ پلٹ کے آئے آپ ایک دیوار کے سایہ مین ٹھہرے اوسوقت آپ غمگین تھے اور اوس دیوار کے پاس عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ دونون تھے جبکہ ان دونون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اونہون نے اپنے غلام عداس نامی کو جو کہ نصرانی اور اہل نینوی سے تھا آپ کے پاس بھیجا جبکہ عداس آپ کے پاس آیا آپ نے اوس سے پوچھا تو کونسی سرزمین کا رہنے والا ہے عداس نے کہا مین اہل نینوی سے ہون آپ نے اوس سے فرمایا صالح مرد یونس بن متی کے ملک کا رہنے والا ہے اوس نے آپ سے پوچھا آپ کو یونس بن متی کو کس نے بتلایا آپ نے فرمایا مین رسول اللہ ہون اور اللہ تعالی نے یونس بن متی کی خبر سے مجھ کو خبر دی ہے عداس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سجدہ مین گرا اور آپ کے قدم چومنے لگا جبکہ عتبہ اور شیبہ نے دیکھا کہ اونکا غلام رسول اللہ صلعم کے سجدہ مین گرا ہے اور اوس نے آپ کے قدم چومے ہین دونون چپ ہو رہے جبکہ عداس اون دونون کے پاس آیا تو اونہون نے اوس سے پوچھا تیرا کیا حال ہے تو نے محمد صلعم کو سجدہ کیا اور اون کے قدمون کو بوسہ دیا ہمنے تجھ کو نہین دیکھا کہ تو نے ہم لوگون مین سے کسی کے ساتھ ایسا کیا ہوتا عداس نے کہا کہ یہ مرد صالح ہے اس نے مجھکو ایک ایسی شے کی خبر دی کہ مینے اوس شے کو اوس رسول کی شان سے پہچانا ہے جس کو اللہ تعالی نے ہماری طرف بھیجا ہے اوس رسول کا نام یونس بن متی ہے عتبہ اور شیبہ دونون سنکر ہنسے اور عداس سے کہا ایسا نہو کہ تجھے نصرانیت سے پھیر دے یہ بڑا فریبی مرد ہے۔

شیخین نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا یوم احد سے زیادہ سخت کوئی دن آپ پر آیا ہے آپنے فرمایا جو امر کہ مینے تمہاری قوم سے دیکھا اوس سے زیادہ سخت دن یوم العقبہ تھا مینے اپنے آپ کو عبد یالیل کے روبرو پیش کیا جس شئے کا مینے ارادہ کیا تھا اوس نے اوسکو قبول نہین کیا مین سیدھا چلا گیا اور اوسوقت غمگین تھا مجھہ کو اوس غم سے افاقہ نہین ہوا مگر اوسوقت کہ مین مقام قرن الثعالب مین پہونچا مینے اپنا سر اوٹھایا یکایک مینے ایک ابر کو دیکھا جس نے مجھپر سایہ کیا تھا مین نے یکایک دیکھا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے اونہون نے مجھہ کو پکارا اور مجھہ سے کہا کہ آپ کی قوم نے جو بات آپسے کہی اور آپ کی بات جو روکی اللہ تعالی نے اوسکو سنا ہے اللہ تعالی نے آپ کے پاس ملک الجبال کو بھیجا ہے قوم کے باب مین جو چاہین آپ اوس کو حکم دین پھر ملک الجبال نے مجھکو پکارا اور مجھہ کو سلام کیا پھر اوس نے مجھہ سے کہا کہ آپ کی قوم نے جو بات آپسے کہی ہے اوس کو اللہ تعالی نے سنا ہے اور مین ملک الجبال ہون اور آپکے ربنے مجھکو آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ جس شئے کیواسطے آپ چاہین مجھہ کو حکم دین اگر آپ چاہین تو اخشبین دو پہاڑون کو مین اون لوگون پر ملا دون (وہ اونکے درمیان ہلاک ہو جائین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الجبال سے فرمایا بلکہ مین یہ امید کرتا ہون کہ اللہ تعالی اون لوگون کی پشتون سے اون لوگون کو پیدا کرے جو اللہ تعالی کی عبادت کرین اور اللہ تعالی کے ساتھ کچھہ شرک نہ کرین۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھہ سے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے حدیث کی ہے کہ جبکہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر کیا کہ اپنی ذات کو قبایل عرب پر ظاہر کرین آپ مکان سے نکلے اور مین اور ابو بکر الصدیق آپکے ساتھ تھے ہم عرب کی مجالس مین سے ایک مجلس کی طرف گئے اہل مجلس مین مفروق ابن عمرو اور ہانی بن قبیصہ تھا مفروق نے پوچھا آپ کس شئے کی طرف بلاتے ہین آپنے فرمایا

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ کی شہادت اور اس امر کی طرف بلاتا ہون
کہ تم لوگ مجھے دوست رکھو اور میری مدد کرو اس لئے کہ قریش امر الہی پر غالب آگئے ہین اور
اللہ تعالیٰ کے رسولون کو جھوٹا ٹھیرایا ہے اور حق سے باطل کے ساتھ مستغنی ہوگئے ہین اور
اللہ تعالیٰ غنی اور حمید ہے مفروق نے آپ کی تقریر سنکر کہا واللہ مینے اس کلام سے احسن کوئی
کلام نہین سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل تعالوا اتل ما حرم ربکم آخر آیت تک پڑھا
مفروق نے سنکر کہا واللہ یہ کلام اہل زمین کے کلام سے نہین ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان کو آخر آیت تک پڑھا مفروق نے سنکر کہا واللہ آپنے
مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کی طرف بلایا ہے جس قوم نے آپ کی تکذیب کی ہے انھون نے
افک کیا ہے اور آپ پر غلبہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ دیکھہ لوگے
تم لوگ نہ ٹھیروگے مگر تھوڑی مدت یہان تک کہ اللہ تعالیٰ تم لوگون کو کسریٰ کے ملک اور اون
لوگون کے شہرون اور مالون کا وارث کردیگا اور اون کی عورتون کو تمہارے تصرف مین دیگا اور
تم لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کروگے۔

ابو نعیم نے خالد بن سعید کے طریق سے خالد نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اون
کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بکر بن وایل کے لوگ مکہ کو حج مین آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق رض سے کہا کہ ان لوگون کے پاس چلو اور مجھکو اون کے سامنے پیش
کرو ابوبکر الصدیق اون لوگون کے پاس گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے
روبرو پیش کیا اونھون نے کہا اتنا انتظار کیجئے کہ ہمارا شیخ حارثہ آجاوے جبکہ حارثہ آیا تو اوسنے
کہا کہ ہمارے اور اہل فارس کے درمیان جنگ ہے جب ہم اوس امر سے جو ہمارے اور ان
کے درمیان ہے فارغ ہوجاوینگے تو ہم پلٹ کے آوینگے اور جو بات آپ کہتے ہین ہم اوس
مین غور کرینگے جبکہ ذی قار مین بکر بن وایل اور اہل فارس آپس مین جنگ کے لئے جمع
ہوگئے تو اونکے شیخ نے اون سے پوچھا کہ جس مرد نے تمکو جس امر کی طرف بلایا ہے اوس کی

طرف بُلایا اوسکا کیا نام ہے اونہون سنے کہا محمد صلعم نام ہے اونکے شیخ نے کہا کہ وہ تمہارا شعار ہے اونہون نے اہل فارس پر فتح پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سبب سے اونہون نے نصرت پائی۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور بغوی نے اپنی کتاب معجم مین اخرم ہجیمی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم ذی قار یہ پہلا دن ہے کہ عرب نے اس مین اہل عجم سے انتقام لیا ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین اور بقی بن مخلد نے اپنی مسند مین اور بغوی نے اس کی مثل بشیر بن یزید الضبعی کی حدیث سے روایت کی ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ ابو صالح نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ ذی قار کی جنگ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا گیا آپ نے فرمایا وہ اول دن ہے کہ اہل عرب نے اہل عجم سے انتقام لیا ہے اور میرے سبب سے عرب کو عجم پر نصرت ہوئی شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین کہ آمدی نے دیوان اعشی کی شرح مین جو کچھ تصریح کی ہے مینے اوس کو دیکھا ہے کہا ہے کہ یوم ذی قار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد ہوا ہے اور یہ کہا ہے کہ بنی بکر نے اہل فارس سے جو حرب اور قتال کیا اوس کو جبریل ع نے آپ کو دکھلایا آپ نے دو بار یہ دعا کی اللهم انصر بکر بن وائل اور تیسری بار یہ ارادہ کیا کہ بکر بن وائل کے واسطے یہ دعا کرین کہ اون کو ہمیشہ نصرت ہو جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا آپ مستجاب الدعوات ہین جسوقت آپ بنی بکر کے واسطے ہمیشہ نصرت کی دعا فرما دین گے تو اون کے مقابلہ مین کوئی جنگ نہ ہوگی وہ سب پر غالب رہین گے جبکہ آپ نے اونکے لئے دعا کی اور اہل فارس بھاگ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرور کی حالت مین تبسم فرمایا اور یہ فرمایا یہ اول دن ہے کہ اس مین عرب نے عجم سے انتقام لیا ہے اور عرب کو میرے سبب سے نصرت ہوئی ہے۔

واقدی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن والصیۃ العبسی سے عبد اللہ نے اپنے باپ سے اور

اون کے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مقام منامین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے آپنے ہمکو دعوت اسلام دی ہم نے آپکے فرمانے کو قبول نہین کیا اور ہمارے واسطے انکار مین خیر نہ تہی اور ہمارے ساتھ میسرہ بن مسروق العبسی تہا اوس نے ہم سے کہا کہ مین اللہ تعالی کے ساتھ حلف کرتا ہون اگر اس مرد کی ہم تصدیق کرین گے اور ہم اسکو سوار کرائین گے یہان تک کہ ہم اس کو اپنے کجاوون کے درمیان اوتارین گے تو یہ پسندیدہ راے ہوگی مین اللہ تعالی کے ساتھ حلف کرکے کہتا ہون کہ اس مرد کا امر ضرور ظاہر اور غالب ہونیوالا ہے یہان تک کہ جہان پہونچنے کی جگہہ ہے وہان تک پہونچیگا قوم نے انکار کیا اور پلٹ کے چلی گئی میسرہ نے پلٹتے وقت اون لوگون سے کہا ہمارے ساتھ فدک کی طرف مڑ چلو اسلئے کہ فدک مین یہودی لوگ ہین ہم اون سے اس مرد کا احوال پوچہین گے وہ لوگ یہود کی طرف مڑ گئے یہود نے اپنی ایک کتاب نکالی اور اوسکو رکہا پہر اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پڑہا کہ نبی امی عربی ہوگا گدہے پر سواری کرے گا اور ایک ٹکڑے پر قناعت کریگا اور وہ نہ طویل القامت ہوگا اور نہ قصیر القامت ہوگا اور نہ اوسکے بال گہونگروالی ہونگے اور نہ لٹکے ہوئے اوسکی دونون آنکہون مین سرخی ہوگی اور اوسکا رنگ مایل بسرخی ہوگا یہود نے کہا جس نے تم کو اسلام کی دعوت دی ہے اگر وہ وہی ہے تو تم لوگ قبول کرلو اور اوس کے دین مین داخل ہوجاؤ ہم یہود لوگ اوس سے حسد رکہتے ہین اور ہم اوس کا اتباع نہ کرین گے اور ہم لوگون کو اوسکی طرف سے بہت سے مقامات مین عظیم مصیبت پہونچنے والی ہے اور عرب مین سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر اوسکا وہ پیچہا کرے گا یا اوسکو قتل کریگا یہود سے یہ سن کر میسرہ نے کہا اے قوم یہ امر ظاہر ہے میسرہ نے حجۃ الوداع مین اسلام قبول کرلیا۔

واقدی اور ابو نعیم نے ابن رومان اور عبداللہ بن ابی بکر وغیرہما سے روایت کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی کندہ کے مکانون مین آئے اور آپنے اپنی نفس مبارک کو اون کے روبرو پیش کیا کہ مین نبی ہون بنی کندہ نے انکار کیا قوم مین جو صغیر شخص تہا

اوس نے کہا اے قوم کے لوگو تم اس مرد کی طرف سبقت کرو قبل اسکے کہ لوگ تم سے اسکی طرف سبقت کرین واللہ اہل کتاب ہم سے یہ باتین کہتے ہین کہ حرم سے ایک نبی ظہور کریگا اوس کا زمانہ آگیا ہے قوم کے لوگون نے انکار کیا۔

ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجہہ سے کندہ مین کہ ایک مرد نے جسکا نام یوسف تہا اپنی قوم کے شیخون سے حدیث کی ہے اُن شیخون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین یہ دکہایا گیا کہ آپ کی نصرت اہل شہر اور اہل نخل کرین گے۔

ابونعیم نے عروہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ انصار سے عقبہ مین بیعت لی شیطان لعین نے پہاڑ کی چوٹی پر جاکر پکارا اے معشر قریش یہ بنی اوس اور بنی خزرج ہین اُنہون نے تمہارے قتال کے واسطے باہم حلف کیا ہے قریش کے لوگ سُنکر اسوقت ڈر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس آواز سے نہ ڈرو آواز دینے والا اللہ تعالی کا دشمن ابلیس لعین ہے جن لوگون سے تم خوف کرتے ہو اون مین سے کوئی شخص نہین سنتا ہے قریش کو یہ بات پہونچی وہ آئے یہان تک کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان اور اسباب کو وہ روندتے تھے اور اون لوگون کو نہین دیکہتے تھے پہر پلٹ کے چلے گئے۔ اور ابونعیم نے زہری سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابونعیم نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ مین آدمیون نے بیعت کی ایک آواز دینے والے نے پہاڑ مین آواز دی وہ ابلیس لعین تہا اوس نے یہ کہا اے معشر قریش اگر تم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ مین کوئی حاجت ہے تو تم لوگ پہاڑ کی ایسی ایسی جگہہ مین آپ کے پاس آؤ جو لوگ یثرب مین رہتے ہین اونہون نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف کیا ہے اوسوقت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اونکو قوم کے لوگون مین سے سوا حارثہ بن النعمان کے کسی نے نہین دیکہا اسکے بعد کے لوگ فارغ ہو گئے حارثہ نے کہا اے نبی اللہ مینے ایک ایسے مرد کو دیکہا ہے جو سفید کپڑے پہنے تہا مین نے اوسکو

بیگانہ سمجھا وہ آپ کی دہنی جانب کھڑا تھا آپنے حارثہ سے پوچھا کیا تم نے اوس مرد کو دیکھا حارثہ نے کہا بیشک مینے دیکھا آپ نے حارثہ سے فرمایا تمنے خیر کو دیکھا وہ جبریل علیہ السلام تھے۔

ابو نعیم نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقبا کو لیا تو یہ فرمایا کہ کوئی شخص کسی قسم کا وسوسہ نہ کرے مین نہین لینے والا ہون مگر اُن لوگونکو جنکی طرف جبریل ع نے اشارہ کیا ہے۔

یہ باب اُن آیات اور معجزات کے بیان مین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مین واقع ہوئی ہین

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے جریر سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھہ کو یہ وحی بھیجی کہ ان تین شہرون مین سے جس شہر مین آپ نزول کرین گے وہ شہر آپ کا دار ہجرت ہے مدینہ منورہ یا بحرین یا قنسرین۔

بخاری نے حضرت عائشہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون سے کہا تمہارا دار ہجرت مجھہ کو دکھلایا گیا ہے مجھہ کو ایک شورہ زار زمین دکھلائی گئی ہے جس مین نخلستان ہین اور وہ زمین لابتین کے درمیان واقع ہے جسوقت آپنے یہ ذکر فرمایا تو ہجرت کرنے والون نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور ابوبکر الصدیق رض نے ہجرت کا سامان کیا ابوبکر الصدیق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی جگہہ ٹھیرے رہو ابھی نہ جاؤ مین اللہ تعالی سے امید کرتا ہون کہ مجھکو ہجرت کا اذن دیا جائے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابن عباس رض سے کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابن عباس رض نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین پندرہ سال تک اقامت فرمائی سات آٹھہ سال تک آپ روشنی کو دیکھتے تھے اور آواز سنتے تھے اور مدینہ منورہ مین دس

سال آپنے قیام فرمایا۔

بیہقی نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ قریش دارندوہ مین جمع ہوئے اور آپ کے قتل پر اونہون نے اتفاق کیا جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو یہ امر کیا کہ جس جگہہ آپ شب کو سوتے ہین وہان شب کو نہ سوئے اور قوم نے جو مکر کیا تھا اوس سے آپ کو خبر کی اور اوسوقت آپ کو مکہ سے نکلنے کے واسطے اذن دیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت اپنی قوم کے سامنے نکلکر آئے چودہ لوگ آپکے دروازہ پر کھڑے تھے اور آپ کے ساتھ ایک مٹھی خاک تہی آپ اوس خاک کو اون لوگون کے سرون پر چھڑکتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے دیکھنے سے اونکو اندہا کردیا تہا آپ کو کوئی نہین دیکھتا تھا اور آپ اوس وقت یسن والقران الحکیم اللہ تعالیٰ کے قول فاغشینا ہم فہم لا یبصرون تک پڑہ رہے تھے۔

ابن سعد نے ابن عباس اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عایشہ رضہ بنت ابوبکر الصدیق اور عایشہ بنت قدامہ اور سراقہ بن جعشم سے روایت کی ہے اس حدیث مین بعض کی حدیث بعض مین داخل ہوگئی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال مین اپنے مکان سے باہر نکلے کہ قوم کے لوگ آپکے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے ایک مٹھی سنگریزے آپنے لئے اور اون کو اون لوگون کے سرون پر پھیرتے جاتے اور آپ یسین کو پڑہتے تھے آپ چلے گئے اون لوگون سے کسی کہنے والے نے پوچھا کس چیز کا انتظار کر رہے ہو اونہون نے کہا محمد صلعم کا انتظار کرتے ہین اوس کہنے والے نے کہا واللہ وہ تم لوگون کے پاس سے چلے گئے اونہون نے کہا واللہ ہم نے آپ کو نہین دیکھا اور اپنی جگہہ سے اوٹھے اور اپنے سرون سے مٹی کو جہاڑتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق غار ثور کی طرف تشریف لیگئے اور اوس مین داخل ہوگئے اور مکڑی نے غار کے دروازہ پر جالا تن دیا اور قریش نے آپ کو نہایت ڈہونڈا یہان تک کہ قریش کے لوگ غار کے دروازہ تک پہونچ گئے

جب غار کے دروازہ پر جالا دیکھا تو بعض نے کہا کہ غار کے اس دروازہ پر اتنے زمانہ کی مکڑی ہے کہ محمد صلعم کے پیدا ہونے سے پہلے کی ہے پھر وہ پلٹ گئے۔

ابونعیم نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے نکلے اور آپ نے ایک مٹھی خاک لی اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگون کو اندھا کر دیا وہ آپ کو نہیں دیکھتے تھے آپ اوس خاک کو اون لوگون کے سرون پر اڑا رہے تھے اور آپ یسین پڑھ رہے تھے ابونعیم نے اوپر کی حدیث کی مثل اس واقعہ کو ذکر کیا ہے واقدی اور ابونعیم نے عائشہ بنت قدامہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین مکان کی کھڑکی سے وضع بدل کے اس طور پر نکلا کہ مجھہ کو کوئی نہ پہچانے جو شخص اول مجھہ کو ملا ابوجہل تھا اللہ تعالیٰ نے میرے دیکھنے اور ابوبکر الصدیق کے دیکھنے سے اوس کو اندھا کر دیا یہان تک کہ ہم دونون چلے گئے۔

بیہقی نے ابن شہاب اور عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ قریش ہر طرف سوار ہو کر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھتے تھے اور اہل المیاہ کے پاس آدمیون کو بھیجا اونکو امر کرتے تھے اور اون کے لئے بڑا انعام ٹھیراتے تھے اور اوس ثور جبل پر آئے جسکے غار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہان تک کہ اوس پہاڑ کے اوپر چڑھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق نے اون کی آوازین سنین ابوبکر ڈرے اور اون کو غم اور خوف پیدا ہو گیا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق سے فرماتے تھے لاتحزن ان اللہ معنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ابوبکر الصدیق پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطمینان اور قرار نازل ہوا۔

شیخین نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق رض نے مجھہ سے باتین کین اور کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار مین تھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر اون لوگون مین سے کوئی شخص اپنے قدمون کی طرف دیکھے گا تو وہ ہمکو اپنے قدمون کے نیچے دیکھے گا یعنی ہم اتنے قریب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابوبکر ما ظنک

باثنین اللہ ثالثہما۔

ابونعیم نے اسما بنت ابوبکر الصدیق رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ ابوبکر الصدیق نے ایک مرد کو غار کے مواجہ مین دیکھا کہا یا رسول اللہ یہ مرد ہمکو ضرور دیکھہ رہا ہے آپنے فرمایا یہ ہرگز ہم کو نہین دیکھتا اسوقت ملائکہ اِس کو اپنے بازؤن مین چھپائے ہوئے ہین وہ مرد کچھہ دیر نہین ٹھیرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق کے سامنے پیشاب کرنے کے واسطے بیٹھہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر الصدیق اگر یہ مرد تمکو دیکھتا تو تمہارے روبرو پیشاب نہ کرتا اور ابویعلی نے اِس حدیث کی مثل حضرت عائشہ رضہ کے طریق سے ابوبکر الصدیق رضہ سے روایت کی ہے۔

ابن سعد اور ابن مردویہ اور بیہقی اور ابونعیم نے ابی مصعب المکی سے روایت کی ہے کہ مینے انس بن مالک اور زید بن ارقم اور مغیرہ بن شعبہ کو پایا ہے مینے اون سے سنا ہے وہ یہ حدیث کرتے تہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس شب کو غار مین داخل ہوئے اوس شب مین ایک درخت کو اللہ تعالی نے امر فرمایا وہ درخت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اوگا اور اوس نے آپ کو چھپا لیا اور اللہ تعالی نے مکڑی کو امر فرمایا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہ مین اپنا جالا تن دیا اور آپ کو چھپا لیا اور اللہ تعالی نے دو جنگلی کبوترون کو امر فرمایا وہ غار کے منہہ پر آکر ٹھیر گئے اور قریش کے نوجوان مرد ہر ایک بطن سے ایک ایک اپنی لاٹھیون اور چوب دستیون اور تلوارون کے ساتھ آئے یہان تک آگئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس ہاتھ کی مقدار پر تھے ایک مرد غار مین دیکھنے لگا اوس نے غار کے منہہ پر دو کبوترون کو دیکھا وہ اپنے ہمراہیون کے پاس پلٹ کے گیا اونہون نے اوس سے کہا تجھہ کو کیا ہو گیا ہے کہ تو غار مین نہین دیکھتا اوس نے کہا کہ غار کے منہہ پر دو کبوتر مینے دیکھے ہین اس سے مینے یہ جانا ہے کہ غار مین کوئی نہین ہے اوس کی یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنی آپنے یہ پہچانا کہ اللہ تعالی نے ان دونون کبوترون کے سبب سے اوس کو آپ سے دفع کر دیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون

کبوترون کے واسطے دعا کی اور اون دونون پر علامت کی گئی اور اون کی جزا فرض کی گئی اور وہ کبوتر اوس جگہہ سے حرم مین چلے گئے اور اوس جوڑے سے حرم شریف کی ہر ایک چیز مین بچے دیئے۔

احمد اور ابو نعیم نے ابن عباس رضہ سے یون روایت کی ہے کہ مشرکین نے مکہ مین ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین مشورہ کیا بعض نے کہا جس وقت آپ صبح کو اٹھین تو آپ کو سخت باندھ ڈالو اور بعض نے کہا بلکہ آپ کو قتل کر ڈالو اور بعض نے کہا بلکہ آپ کو مکہ سے نکال دو اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کے اس مشورہ پر مطلع کر دیا آپ اوسی رات مین اپنے مکان سے نکلے اور غار مین پہونچ گئے جبکہ مشرکین صبح کو اوٹھے آپ کے قدم کے نشان پر چلے گئے جبکہ نشانِ قدم دیکھتے ہوئے پہاڑ تک پہونچے شناخت نہ کر سکے وہ لوگ پہاڑ پر چڑہے اور غار کے پاس سے گذرے اونہون نے غار کے منھہ پر مکڑی کا جالا دیکھا اور یہ کہا کہ اگر آپ اس جگہہ داخل ہوئے ہوتے تو مکڑی کا جالا غار کے دروازہ پر نہوتا۔

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہی کہا ہی مجہہ سے موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غار مین جسوقت داخل ہوئے مکڑی نے اوس غار کے دروازہ پر جالے پر جالا تن دیا جبکہ وہ لوگ غار کے منھہ تک پہونچے اون مین سے ایک کہنے والے نے اون سے کہا کہ غار مین چلو امیہ بن خلف نے کہا تمہاری حاجت غار کی طرف نہین ہی اسلئے کہ اس غار پر ایک مکڑی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد سے قبل کی ہے اوسدن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکڑی کے مارنے سے ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ مکڑی اللہ تعالی کے لشکرون مین سے ایک لشکر ہے۔

ابو نعیم نے (حلیہ) مین عطا بن میسرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مکڑی نے دو بار جالا تنا ہے ایک بار داؤد علیہ السلام پر جالا تنا تہا جبکہ طالوت اونکو ڈھونڈہتا تھا اور دوسری بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غار مین جالا تنا تہا۔

شیخین نے ابوبکر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمکو قوم نے ڈہونڈا اون مین سے کسی شخص نے ہمکو نہین پایا سوا سراقہ بن مالک کے کہ وہ اپنی گہوڑی پر سوار تہا مینے کہا یا رسول اللہ یہ ڈہونڈہنے والا ہمارے پاس پہونچ گیا آپ نے فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا جبکہ ہمارے درمیان اور اوسکے درمیان ایک نیزہ کی مقدار یا تین نیزون کی مقدار فاصلہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر بد دعا کی اور کہا اے میرے اللہ جس چیز کے ساتھ تو چاہے اوسکو ہمسے کفایت کر اوسکی گہوڑی اوسکو لیکر زمین مین پیٹ تک دہس گئی سراقہ نے کہا اے محمد مجہکو معلوم ہوگیا کہ یہ آپ کا عمل ہے آپ اللہ تعالی سے دعا کرین جس حالت مین کہ مین ہون اللہ تعالی مجہکو اس سے نجات دے جو لوگ کہ میرے پیچہے ہین اور آپ کو ڈہونڈہ رہے ہین ان سے واللہ مین چہپاؤن گا اور آپ کو نہ بتلاؤن گا آپنے اوسکے واسطے دعا کی وہ پلٹ کے چلا گیا۔

بخاری نے سراقہ بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ کی تلاش مین نکلا یہانتک کہ جسوقت مین آپسے نزدیک ہوا میری گہوڑی نے مجہکو پٹک دیا مین اوٹہہ کر کہڑا ہوگیا اور سوار ہوگیا یہانتک کہ جسوقت مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سنی اور آپ کسی طرف توجہ نہین کرتے تہے اور ابوبکر الصدیق کثرت سے ادہر ادہر دیکہتے تہے میری گہوڑی کے اگلے دونون ہاتھ زمین مین دہس گئے یہانتک کہ دونون ہاتھہ گہٹنون تک زمین مین پہونچ گئے مین اوسپر سے گر پڑا پہر مینے گہوڑی کو ڈانٹا وہ اوٹہہ کر کہڑی ہوگئی اور وہ اپنے دونون ہاتھہ زمین مین سے نہین نکال سکتی تہی جبکہ وہ برابر کہڑی ہوگئی تو اوسکے ہاتہون سے ایسا غبار اوٹہا یا جو آسمان مین مثل دخان کے بلند تہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق کو پکار کے امان چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق دونون میرے واسطے کہڑے ہوگئے جسوقت مین ان حضرات سے روک دیا گیا اور جو کچہہ مینے دیکہا وہ دیکہا میرے نفس مین یہ بات پیدا ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غلبہ فرما دینگے

ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق رضہ مکان سے نکلے ابوبکر الصدیق نے مڑکر دیکہا یکایک ایک سوار نظر

آیا جو اونکے پاس پہونچ چکا تہا ابوبکر الصدیق رضؓ نے کہا اے نبی اللہ یہ سوار ہمارے پاس پہونچ گیا ہے آپنے فرمایا اللہم اصرعہ وہ سوار اپنے گہوڑے پر سے گر پڑا اوس سوار نے عرض کی یا نبی اللہ جس کام کے واسطے آپ چاہین مجہکو حکم دین آپنے فرمایا اپنی جگہہ پر ٹہیرا رہو کسی شخص کو نہ چہوڑ کہ ہمارے پاس آوے وہ سوار اول دن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوشش اور سعی مین تہا اور آخر دن مین آپ کی حراست کر رہا تہا اس باب مین سراقہ ابوجہل کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

ابا حکم واللہ لو کنت شاہدا ۔۔۔ لامر جوادی از تسیخ قوائمہ

اے ابوالحکم خدا کی قسم ہے اگر تو حاضر ہوتا میری گہوڑی کے امر کیواسطے جبکہ اوسکے ہاتھ پاؤن زمین مین دہس گئے تہے

علمت ولم تشکک بان محمدا ۔۔۔ رسول ببرہان فمن ذا یقاومہ

تو جان لیتا اور شک نکرتا اس بات مین کہ محمد صلعم برہان حق کے ساتھ رسول ہین پس کون شخص ہے جو ایسے رسول کیساتھ برابری کر سکے

ابن عساکر نے واہی سند سے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوبکر الصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار مین تہے اون کو پیاس معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ صدر غار کی طرف جاؤ اور پانی پی لو ابوبکر الصدیق صدر غار کی طرف گئے اور اوس سے پانی پیا ایسا پانی تہا کہ شہد سے زیادہ شیرین اور دودہ سے زیادہ سفید اور خوشبو مین مشک سے زیادہ تہا پہر ابوبکر الصدیق پلٹ کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فرشتہ جنت کی نہرون پر موکل ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا ہے کہ جنت فردوس کی نہر صدر غار مین ڈالدے تاکہ تم اوس سے پانی پیو۔

بخاری نے کہا ہے مینے ابومحمد کوفی سے سنا ہے کہا ہے کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ ہجرت کرین لوگون نے ایک آواز مکہ مین سُنی کہ کہنے والا یہ کہتا تہا ؎

ان یسلم السعدان یصبح محمد ۔۔۔ من الامن لایخشی خلاف المخالف

اگر دو سعد مسلمان ہوجاوینگے تو محمد صلعم امن سے ہوجاوینگے اور مخالف کے خلاف سے خوف نہ کرین گے

قریش نے سنکر یہ کہا کہ اگر ہم دونون سعدون کو جانتے ہوتے تو اونکے ساتھ بہرے طور پر پیش آتے
قریش نے پہر آئندہ رات مین سنا وہ یہ کہتا تہا ؎

فیا سعد سعد الاوس ان کنت مانعا	ویا سعد سعد الخزرجین الغطارف
اے سعد سعد بنی اوس کے اگر تو مانع ہے	اور اے سعد سعد خزرجین کے جو شریف سردار ہین
اجیبا الی داعی الهدی وتمنیا	علی اللہ فی الفردوس زلفۃ عارف

ہدایت کے پکارنیوالے کو تم دونون جواب دو اور تم دونون اللہ تعالی سے فردوس مین مرتبہ عارف کی تمنا کرو۔

راوی نے کہا ہے کہ سعد اوس سعد بن معاذ رض اور سعد خزرجین سعد بن عبادہ رض ہین اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے اس طریق سے کی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن ابی الدنیا کے طریق سے یون کی ہے کہ میرے باپ نے مجھکو خبر دی ہے میرے باپ سے ہشام بن محمد الکلبی نے حدیث کی ہے ہشام سے عبد المجید بن ابی عبس نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہ قریش نے ایک آواز دینے والے کو سنا وہ ابو قبیس پر آواز دے رہا تھا اول بیت کو ذکر کیا قریش نے کہا کون سعود ہین۔ سعد بن بکر اور سعد بن زید مناۃ اور سعد ہذیم ہین جبکہ دوسری رات ہوئی تو اوسی شخص کی آواز ابو قبیس پر سُنی اوسنے دو بیتون کو پڑہا اور اس بیت کو انپر زیادہ کیا ؎

فان ثواب اللہ للطالب الهدی	جنان من الفردوس ذات رفارف
تحقیق اللہ تعالی کا ثواب طالب ہدایت کے لئے	وہ باغ فردوس سے ہے جسمین عمدہ فرش اور خیمے ہین

قریش نے یہ سنکر کہا کہ یہ سعد سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ ہین اور بیہقی اور خرائطی نے اسکی مثل روایت کی ہے۔

زبیر بن بکار نے موفقیات مین۔ اور ابو نعیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے ابن عباس رض سے اونہون نے سعد بن عبادۃ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت عقبہ کی مین حضرموت کی طرف بعض حاجت کیواسطے گیا اور مین نے اپنی

حاجت روائی کرلی پہر مین حضر موت سے پلٹا جسوقت مین بعض سرزمین مین تہا مین سوگیا او
ایک آواز دینے والے کی سبب سے کہ وہ یہ شعر پڑہتا تہا خواب سے چونک پڑا ع

ابا عمرو تاونی السهود ؎	وراح النوم وانقطع الهجود
اے ابوعمرو میرے پاس بیداری آئی	اور خواب گیا اور سونا منقطع ہوگیا

پھر دوسرے نے آواز دی اور یہ کہا۔ یا خرعب۔ ذہب بک اللعب۔ ان اعجب العجب۔ بین زہرة ویثرب۔ اوس نے پوچہا وہ کیا امر ہے ای شاصب اوسنے جواب دیا نبی السلام بعث بخیر الکلام الے جمیع الانام۔ فاخرج من البلد الحرام۔ الی نخیل وآطام۔ پہر فجر طلوع ہوگئی مین دیکھنے کو گیا یکایک بینے ایک چہپکلی اور ایک سانپ کو دیکہا جو دونون مردہ پڑے تھے سعد بن عبادہ رضنے کہا مجہہ کو یہ علم نہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی ہی مگر اس حدیث سے

ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے اسماء بنت ابوبکر الصدیق رض سے حدیث کیگئی ہی کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی ہم تین راتین ایسے حال مین تہے ہمکو یہ معلوم نہین ہوتا تہا کہ آپ کس طرف متوجہ ہوئے ہین یہان تک کہ جنات مین سے ایک مرد اسفل مکہ سے آیا اور وہ ابیات شعر گا رہا تہا اور آدمی اوسکے پیچہے جارہے تہے اوس کی آواز سنتے تہے اور اوس کو نہین دیکھتے تہے یہانتک کہ وہ اعلیٰ مکہ سے نکلا اور یہ شعر پڑہ رہا تھا۔

جزی اللہ رب الناس خیر جزایہ	رفیقین قالا خیمتی ام معبد

آدمیون کا رب ایسی جزا دے کہ اوسکی خیر جزا ہو اون دو رفیقون کو جنہون نے کہا ام معبد کے دو خیمے ہین ۱۲۔

بغوی اور ابن شاہین اور ابن السکن اور ابن مندہ اور طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے حزام بن ہشام بن حبیش بن خالد کے طریق سے روایت کی ہے حزام نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے اونکے دادا سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مکہ سے نکلے تو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے ارادہ سے آپ اور ابوبکر الصدیق اور ابوبکر الصدیق کا غلام عامر بن فہیرہ تھے اور آپ کے راہبر عبداللہ بن الاریقط تھے

ام معبد الخزاعیہ کے دو خیمون کے پاس سے گئے ام معبد عمر رسیدہ پارسا اور مردون سے بات چیت
کرنے والی اور تیز چالاک تہی اور قبہ کے صحن مین احتبا کی حالت مین بیٹہتی تھی پھر لوگون کو پانی
پلاتی اور کہانا کہلاتی تہی ام معبد سے اپنے گوشت اور کہجور کو پوچہا تاکہ اونکو ام معبد سے خرید کرین ام معبد
کے پاس آپنے کوئی شے نہین پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری دیکہی جو خیمہ کی
ایک جانب مین تہی آپنے ام معبد سے پوچہا یہ کیسی بکری ہے ام معبد نے کہا یہ بکری ہماری کہ
لاغر کرنے سے بکریون کی ہمراہی سے رہ گئی ہے اون کے ساتھ نہ جا سکی آپنے ام معبد سے پوچہا
کیا اس مین دودہ ہے ام معبد نے کہا یہ بکری اس سے زیادہ ضعیف مین ہے کہ دودہ دے سکے
آپنے کہا کیا تم مجہہ کو اسکا دودہ دوہنے کے واسطے اجازت دیتی ہو ام معبد نے کہا اگر آپ اوس
مین دودہ دیکہتے ہین تو دوہ لین آپنے اوس بکری کو منگایا اور اوسکے تہن آپنے دست مبارک
سے ملے اور اللہ تعالی کا نام مبارک لیا اور ام معبد کے واسطے اوسکی بکریون کے باب مین آپ
نے دعا فرمائی بکری نے دوہنے کیواسطے ٹانگین کہولدین اور دودہ اُتار لائی آپنے ایک ایسا برتن
مانگا کہ دس آدمیون کے گروہ کو اتنا سیراب کر دیتا آپنے اوس مین ایسا دودہ دوہا کہ بہتا تھا
یہان تک کہ اوسپر جہاگ اوٹھ آئے پہر آپنے ام معبد کو پلایا یہان تک کہ وہ سیراب ہو گئی پھر
آپ نے اپنے اصحاب کو دودہ پلایا یہان تک کہ وہ سب سیراب ہو گئے اور اون کے پیٹون مین گرانی
ہو گئی پہر سب سے آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر دوبارہ سب نے دودہ پیا پہر آپ نے اوس
ظرف مین پہلی بار کے بعد دوسری بار دودہ دوہا یہان تک کہ ظرف لبریز ہو گیا پہر اوس دودہ کو ام معبد
کے پاس آپنے چہوڑ دیا پہر آپنے ام معبد سے بیعت لی اور ام معبد کے پاس سے آپ اور آپکے
ہمراہیون نے کوچ کر دیا تہوڑی دیر گذری تہی کہ ام معبد کا شوہر ابو معبد آیا کہ دبلی بھیڑون کو صحرا
سے ہانک کے لا رہا تہا جبکہ ابو معبد نے دودہ کو دیکہا تو تعجب کیا اور ام معبد سے پوچہا کہ تیرے
پاس یہ دودہ کہان سے آیا ہے بکری چراگاہ سے دور گہر مین تہی ایسکے پیٹ مین کہانے سے گرانی
ہے گہر مین دودہ دینے والی کوئی اونٹنی نہ تہی ام معبد نے اپنے شوہر سے کہا واللہ ہمارے پاس سے

ایک مبارک مرد گذرا اوسکا ایسا ایسا حال تھا ابو معبد نے ام معبد سے کہا مجھ سے اوس مرد کا
وصف بیان کرو ام معبد نے کہا مینے ایسے مرد کو دیکھا کہ ظاہر پاکیزہ روی اور خوبی رکھتا ہے چمکتا
روشن چہرہ نیک خلق اور حسین ہے رقت کے عیب سے مبرا ہے اور اس عیب سے بری ہے کہ اوسکی کمر
موٹی ہو یا پتلی ہو حسین پاکیزہ اور خوبصورت ہے اوسکی دونون آنکھون مین سیاہی اور سفیدی
نہایت درجہ ہے اور اوسکے پلک خمیدہ ہین اور اوسکی آواز مین تیزی ہے اور اوسکی گردن مین طول
ہے اور اوس کی ڈاڑہی مین کثرت سے بال ہین اوسکی بھوین باریک اور دراز اور پیوستہ ہین اگر وہ
خاموش ہوتا ہے تو اوسپر وقار معلوم ہوتا ہے اور اگر وہ کلام کرتا ہے تو اپنا سر اوٹھاتا ہے یا اپنا
ہاتھ اوٹھاتا ہے اور کل آدمیون سے زیادہ جمیل اور خوبصورت نظر آتا ہے اور قریب سے کل آدمیون
سے زیادہ شیرین اور احسن معلوم ہوتا ہے شیرین گفتار ہے ہر ایک لفظ اور فقرا اوسکا جدا جدا
ہوتا ہے نہ تھوڑی بات کرتا ہے اور نہ زیادہ بات کہتا ہے گویا اوسکی گفتگو جواہر ہین کہ لڑی مین
پروئے گئے ہین وہ میانہ قد ہے زیادہ طویل نہین ہے اور کوئی آنکھ اوسکو کوتاہی قد سے حقیر نہین
دیکھتی ہے یعنی قد مبارک مین کوتاہی کا عیب نہین ہے وہ قد ایسی شاخ ہے کہ دو شاخون کے
درمیان ہو اور دیکھنے مین وہ شاخ تینون شاخون مین زیادہ سرسبز اور نازک ہو اور مرتبہ مین اون سے
احسن ہو اوسکے ایسے رفیق ہین کہ اوسکو گھیرے رہتے ہین اگر وہ اون سے کوئی بات کہتا ہے
تو وہ رفیق اوسکے روبرو خاموش رہتے ہین یعنی نہایت ادب کرتے ہین اور اگر اپنے رفیقون سے
کسی کام کے واسطے امر کرتا ہے تو وہ اوسکی طرف سبقت کرتے ہین سب رفیقون کا مخدوم ہے
اور وہ رفیق اوسکے پاس جمع رہتے ہین نہ ترشرو ہے اور نہ تعدی کرتا ہے ابو معبد نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ اوصاف سن کر کہا واللہ وہ شخص قریش کا وہی صاحب ہے جسکا جو کچھ امر
مکہ مین ہم سے ذکر کیا گیا ہے وہ ذکر کیا گیا ہے صبح کو ایک بلند آواز مکہ مین آنی شروع ہوئی لوگ آواز
سنتے تھے اور یہ نہین جانتے تھے کہ آواز دینے والا کون ہے اور وہ اشعار پڑھتا تھا ؎

جزا اللہ رب الناس خیر جزائہ ۔۔۔ رفیقین قالا خیمتی ام معبد

اللہ تعالی جو آدمیون کا رب ہے اپنی اچھی جزا اون دونون رفیقون کو دے جنہون نے یہ کہا ام معبد کے دو خیمہ مین

ہما نزلاہا بالہدی فاہتدت بہ ۔۔۔ فقد فاز من امسی رفیق محمد

وہ دونون رفیق اُس خیمہ مین ہدایت کے ساتھ اترے ام معبد نے محمد صلعم کے ہدایت پائی جو شخص محمد صلعم کا رفیق ہوا وہ کامیاب ہوا

فیال قصی ما ذو اللہ عنکم ۔۔۔ بہ من فعال لا تجازی و سود د

اے آل قصی اللہ تعالی نے تم لوگون سے دور نہین کیا اس رسول کے سبب سے ان نیک کامون اور سرداری کو جنکا بدلہ نہین ہے

لیہن بنی کعب مقام فتاتہم ۔۔۔ و مقعدہا للمومنین بمرصد

چاہیے کہ بنی کعب کو اونکی جوان عورت کا مقام مبارکباد دے اور اُس جوان عورت کی جگہہ مومنون کیلئے امید کی جگہہ ہے یعنی ام معبد کی جگہہ

سلوا اختکم عن شاتہا و انائہا ۔۔۔ فانکم ان تسالوا الشاۃ تشہد

تم اپنی بہن ام معبد سے اسکی بکری اور اوسکے برتن کو پوچھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے اُس بکری نے دودہ دیا اور برتن دودہ سے بھر گیا تھا اگر تم اُس بکری سے پوچھو گے تو اس امر پر گواہی دے گی۔

دعاہا بشاۃ حائل فتحلبت ۔۔۔ لہ بصریح ضرۃ الشاۃ مزبد

اوس بکری کو جو ایک سالہ تہی رسول اللہ صلعم نے تمہاری بہن ام معبد سے مانگا اوس بکری کے تہن نے رسول اللہ صلعم کے واسطے ایسا خالص دودہ دیا جسپر جہاگ تھے یعنی اتنا کثرت سے دودہ دیا کہ برتن بھر گیا اور اوسپر جہاگ اوٹھہ آئے۔

فغادرہا رہنا لدیہا لحالب ۔۔۔ تردد ہا فی مصدر ثم مورد

رسول اللہ صلعم نے اُس بکری کو ام معبد کے پاس دودہ دینے کے لئے رہن چھوڑ دیا یعنی وہ بکری ام معبد ہی کے قبضہ مین رہی جیسے رہن چیز مرتہن کے قبضہ مین رہتی ہے ام معبد اوس کو پانی پلانے کی جگہون مین پھیر کے لاتی تہی۔

اور ابن سعد اور بغوی اور ابو نعیم نے حزین الصباح کے طریق سے ابو معبد سے اسکی مثل روایت کی ہے اوسمین طوالت ہے۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھسے خرام بن
ہشام نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے ام معبد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس بکری کے
تھنون کو آپنے ملکر دودہ دوہا تھا وہ بکری ہمارے پاس زمانہ رمادہ تک جو زمانہ خلافت
حضرت عمر ابن الخطاب ہے (اٹھارہوین سنہ ہجری تک رہی) اور ہم اوسکو صبح و شام دوہتے
تھے اور قحط سالی کے سبب سے زمین پر نہ تھوڑا چارا تھا اور نہ بہت تھا۔

بیہقی اور ابن عساکر نے عبد الرحمن بن ابی لیلی کے طریق سے ابو بکر الصدیق رضہ سے روایت
کی ہے کہا ہے کہ مین مکہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا عرب کے قبیلون مین
سے ایک قبیلہ مین ہم پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مکان اپنے سامنے
دیکھا آپنے اوس کی طرف قصد کیا جسوقت ہم اُترے اوس مکان مین کوئی نہ تہا مگر ایک عورت
تہی اور ہم جسوقت اُترے شام کا وقت تہا اوس عورت کا بیٹا بھیڑون کو ہانک کر لایا اوس
عورت نے اپنے بیٹے سے کہا اس بھیڑ کو ان دونون مردون کے پاس لیجا تاکہ وہ اوسکو ذبح کرین
اور کہالین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے سے فرمایا چھری لیجاؤ اور ایک پیالہ لے آؤ اوس
نے کہا یہ بھیڑ چراگاہ سے دور رہی ہے اور اسمین دودہ نہین ہے آپنے فرمایا جاؤ قدح لے آؤ
وہ گیا اور قدح لیکر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بھیڑ کے تھنون کو ملا پہر دودہ دوہا یہان
تک کہ قدح بہر گیا پھر آپنے اوس لڑکے سے فرمایا اس دودہ کو اپنی مان کے پاس لیجاؤ
اوس کی مان نے وہ دودہ پیا یہانتک کہ وہ سیراب ہوگئی پہر وہ لڑکا قدح لایا اور آپنے اُس
سے فرمایا اسکو لیجاؤ اور دوسری بھیڑ کو لے آؤ آپنے اوسکا دودہ دوہا پہر ابو بکر الصدیق نے
دودہ پیا پہر وہ لڑکا دوسری بھیڑ لایا پہر اوس بھیڑ کا دودہ دوہا پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دودہ پیا ابو بکر الصدیق رضہ نے کہا ہم رات کو وہان ٹہیر گئے پھر ہم وہان سے چلے گئے ام معبد
آپ کو مبارک کہتی تہی اور اوسکی بکرین کثرت سے ہوگئین یہان تک کہ ام معبد اپنی بکریونکو مدینہ منورہ
مین لائی بیہقی نے کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ عورت ام معبد ہے۔

ابو یعلی اور طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہے

اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس بن نعمان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق مخفی طور سے گئے ایک غلام کے پاس گئے جو بکریان چرا رہا تھا آنحضرت صلعم اور ابوبکر رضہ نے اوس غلام سے دودھ پلانے کیواسطے کہا اوس نے کہا میرے پاس کوئی ایسی بکری نہین ہے جو اوس سے دودھ دوہا جاوے سوا اسکے کہ یہان کچھ بھیڑین ہین جو اول موسم سرما مین حاملہ ہوئی تھین اور وہ جنین اب اونمین دودھ باقی نہین رہا آپنے فرمایا انہین بھیڑون کو بلاؤ اوس غلام نے اون بھیڑون کو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے پاؤن کو دودھ دوہنے کیواسطے اپنی پنڈلی اور رانون کے درمیان رکھا اور اوسکے تھنون کو ملا اور آپنے دعا فرمائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سپر لائے آپنے دودھ دوہا اور ابوبکر رضہ کو پلایا پھر آپ نے دودھ دوہا اور چرواہے کو پلایا پھر آپنے دودھ دوہا اور آپنے نوش فرمایا چرواہے نے آپسے پوچھا آپ کون شخص ہین واللہ مینے آپ کی مثل ہرگز نہین دیکھا آپنے فرمایا مین محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہون اوس چرواہے نے پوچھا کیا آپ وہی ہین جسکو قریش صابی کہتے ہین آپ نے فرمایا قریش لوگ یہ کہتے ہین چرواہے نے کہا مین گواہی دیتا ہون آپ نبی ہین اور آپ امر حق کو لائے ہین اور آپنے جو کام کیا ہے وہ نہین کرتا ہے مگر نبی۔

ابو نعیم نے مالک بن اوس الاسلمی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی جحفہ مین ہمارے اونٹ تھے اون کی طرف آپ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ اونٹ کس شخص کے ہین کسی نے کہا بنی اسلم کی ایک مرد کے ہین آپ ابوبکر الصدیق رضہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ تمکو سلامتی ہے آپنے اوس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا مسعود نام ہے آپنے ابوبکر الصدیق سے التفات کیا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ تمکو سعادت ہوگی۔

زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) مین ابراہیم بن عبد اللہ بن حارثہ سے اونہون نے اپنے باپ

سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ کلثوم بن الہدم کے پاس اترے کلثوم نے اپنے غلام کو یا نجیح کہہ کے آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق سے فرمایا اے ابوبکر تم نے فتح پائی۔

بخاری نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے ان الذی فرض علیک القران لرادک الی معاد معاد سے مراد مکہ ہے۔

حاکم اور بیہقی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین داخل ہوئے مین حاضر ہوا مینے اوس دن سے زیادہ احسن اور زیادہ نورانی کوئی دن نہین دیکھا۔

ابن سعد نے انس رضہ سے روایت کی ہی کہا ہے جبکہ وہ دن تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسدن مدینہ مین داخل ہوئے مدینہ کی ہر ایک چیز روشن ہوگئی تہی۔

بیہقی نے عبداللہ بن الزبیر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور اپنی سواری کا اونٹ بٹہلایا آپ کے پاس آدمی آئے اور کہا یا رسول اللہ مکان حاضر ہے تشریف لے چلئے آپ کی سواری کا اونٹ آپ کو لیکر اوٹہا آپنے آدمیون سے فرمایا اس کو چہوڑ دو کوئی نہ پکڑے اس لئے کہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے مامور ہے وہ اونٹ آپ کو لے گیا یہانتک کہ وہ آپ کو منبر کی جگہہ لایا آپنے اوسکو وہین بٹہلادیا۔

بیہقی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے انصار لوگ اپنے مردون اور اپنی عورتون کو لائے اور عرض کی یا رسول اللہ ہماری طرف تشریف لے چلئے آپ نے اون سے فرمایا کہ ناقہ کو چہوڑ دو نہ روکو اس لئے کہ یہ منجانب اللہ مامور ہے وہ اونٹنی ابو ایوب الانصاری کے دروازہ پر بیٹہہ گئی بنی نجار کی لڑکیان مکان سے نکلین وہ دف بجاتی جاتی تہین اور یہ شعر پڑہتی تہین ؎

نحن جوار من بنی نجار	یا حبذا محمد من جار
ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہین ؎	محمد صلعم کیا اچھے ہمارے ہمسایہ ہین

بیہقی نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین آئے تو عورتین اور لڑکے یہ شعر پڑھتے تھے ؎

طلع البدر علینا ؎	من ثنیات الوداع
ہمپر چاند طلوع ہوا	ثنیات وداع سے
وجب الشکر علینا ؎	ما دعا للہ داع ؎
ہمپر اسکا شکر واجب ہوا	جبتک دعا کرنیوالا اللہ تعالی سے دعا کری

حاکم اور بیہقی نے صہیب سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون کا دار ہجرت مجھہ کو دکھایا گیا وہ شورہ زار زمین ہے کہ پتھریلی زمین کے درمیان ہے یا وہ زمین مقام ہجر ہے یا وہ مقام یثرب ہے صہیب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے نکلے اور آپکے ساتھ ابو بکر الصدیق رضہ نکلے اور مین آپکے ساتھ نکلنے کیواسطے قصد کرتا تھا مجھہ کو قریش کے دو نوجوانون نے روک دیا مین اپنی اس رات مین کھڑا رہا اور بیٹھا نہین لوگون نے کہا اللہ تعالی نے اس کو تم سے درد شکم کے ساتھ مشغول کردیا اور مجھکو پیٹ کے درد کی شکایت نہ تھی وہ لوگ میری یہ حالت دیکھکر سو گئے اس کے بعد کہ مین قاصد نکلا گیا او نہین لوگون مین کے بعض میرے پاس آپھونچے تاکہ مجھکو پھیر کر لیجاوین مینے اون آدمیون سے پوچھا کیا تمکو اس کی رغبت ہے کہ مین سونے کے اوقیئے تمکو دیدون اور تم لوگ میرا راستہ چھوڑ دو اونہون نے اس بات کو قبول کر لیا مین انکو مکہ کی طرف بڑہا کے لے گیا اور مین نے اون سے کہا اس دروازہ کی چوکھٹ کے نیچے گڑھا کھودو کہ اسکے نیچے سونے کے اوقیئے ہین اور مین اونسے یہ کہکر وہان سے نکلا یہان تک کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبا مین اسکے قبل آیا کہ آپ قبا سے دوسری جگہہ تشریف لے جاوین جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ کو دیکھا یہ فرمایا کہ اے ابو یحیی

بیع کے تفقعے تین ہین مینے کہا یا رسول اللہ آپ کے پاس مجہہ سے پہلے کوئی نہین آیا اور آپ کو کسی نے خبر نہین دی مگر جبریل علیہ السلام نے۔

یہ باب اس بیان مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مدینہ منورہ مین تشریف لائے آپکے پاس یہود لوگ جمع ہوئے اور اُنھون نے آپسے سوال کئے اور آپکے صدق کو پہچانا

ابن سعد نے اور ترمذی اور حاکم نے اِس حدیث کی روایت کی ہے اور اِن دونون علما نے اِس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ اور بیہقی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہی کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے آدمیون نے آپ کی طرف جانی مین سرعت کی مین آدمیون کے درمیان آیا تاکہ آپکے چہرہ مبارک کو دیکھون جبکہ مینے آپکے چہرہ مبارک کو دیکھا تو مینے یہ پہچانا کہ آپ کا چہرہ مبارک کذابکے چہرہ کی مثل نہین ہے اول جو بات مینے آپسے سنی یہ تہی آپنے فرمایا ایہا الناس اطعموا الطعام وافشوا السلام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام اے لوگو آدمیون کو کہانا کہلاؤ اور فاش طور پر سلام علیک کرو اور آپس مین صلہ رحمی کرو اور رات مین ایسے حال مین نماز پڑہو کہ آدمی سو رہے ہون جنت مین سلامتی کے ساتھ داخل ہوگے۔

بخاری رح نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے عبداللہ بن سلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی خبر سنی عبداللہ بن سلام آپکے پاس آئے اور آپسے کہا مین آپ سے تین باتون کا سوال کرنے والا ہون اون تین باتون کو کوئی نہین جانتا ہے مگر نبی قیامت کی شرطونمین سے پہلی کیا چیز ہے اور اہل جنت کا اول طعام کیا ہے اور فرزند کو اوسکے باپ کی طرف یا اوس کی مان کی طرف کونسی شئے کہینچتی ہے آپنے فرمایا اِن تینون باتون کی خبر

جبرئیل نے ابہی مجہہ کو دی ہے اشراط قیامت کی اول شرط یہ ہے کہ ایک آگ مخلوق کے روبرو مشرق سے نکلے گی اور مغرب تک جائے گی اور اول طعام جو اہل جنت اوسکو کہاوین گے زیادہ مچہلی کا جگر ہوگا اور جسوقت مرد کی منی عورت کی منی پر سبقت کرے گی تو فرزند کو اوسکے باپ کی طرف کہینچے گی (جو اوس کے باپ سے زیادہ مشابہت ہوگی) اور جسوقت عورت کی منی مرد کی منی پر سبقت کرے گی تو فرزند کو اوسکی مان کی طرف کہینچے گی (جو وہ مان کیساتہہ زیادہ مشابہ ہوگا) عبداللہ ابن اسلام نے یہ سنکر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ اور یہ کہا یارسول اللہ قوم یہود مفتری ہے اور قبل اسکے کہ آپ اون سے میرا احوال پوچہین اگر میرے اسلام کا علم یہود کو ہوگا تو وہ مجہپر بہی افترا کرینگے یہودی لوگ آپکے پاس آئے آپنے اون سے پوچہا کہ عبداللہ بن سلام تم لوگون مین کیسا مرد ہے یہود نے کہا ہم لوگون مین اچہا مرد ہے اور اچہے مرد کا بیٹا ہے اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے آپنے اونسے پوچہا مجہی خبر دو اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوجائے کیا تم لوگ مسلمان ہوجاؤگے یہود نے کہا اللہ تعالی اوسکو اس سے پناہ مین رکہے عبداللہ بن سلام سنکر نکلے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد الرسول اللہ یہود نے سنکر کہا عبداللہ ہم لوگون مین برا مرد ہے اور برے مرد کا بیٹا ہے اور عبداللہ بن سلام کا عیب بیان کرنے لگے عبداللہ ابن اسلام نے کہا یارسول اللہ یہ وہی بات ہے جسکا مین خوف کرتا تہا۔

بیہقی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ مینے رسول اللہ کا احوال سنا اور مینے آپ کی صفت اور آپ کا نام مبارک اور آپ کی ہیئت کو پہچانا اور اوس امر کو مینے پہچانا جس کے خیر کی آپکے لئے امید ہم رکہتے تہے سو مین اس امر کو چہپاتا تہا اور آپ کے باب مین مین خاموش تہا یہان تک کہ آپ مدینہ منورہ مین تشریف لائے ایک مرد نے آپکے آنے کی خبر مجہہ کو دی اور مین درخت خرما کے اوپر چڑہا ہوا تہا اوسمین کچہہ کام کر رہا تہا اور میری پہوپہی بیٹہی ہوئی تہی جبکہ آپکے آنے کی خبر مینے سنی مینے تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا

میری پہوپی نے سنکر کہا کہ اگر موسی بن عمران کی خبر تو سنتا تو اس سے زیادہ نہ کہتا مین نے کہا
اے پھوپی واللہ وہ شخص موسیٰ بن عمران کا بہائی ہے اوس شے کے ساتھ بھیجا گیا ہی جس
شے کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام بہیجے گئے تھے میری پہوپی نے مجہہ سے پوچہا اے میرے بہتیجے
کیا وہ وہی نبی ہے جس کی ہمکو خبر دیجاتی تہی کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث کیا جائیگا مین نے
اپنی پھوپی سے کہا ہان وہی نبی ہے پہر مین مکان سے نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس گیا اور مینے اسلام قبول کیا اسکے بعد اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے اور اسی حدیث کی
روایت بیہقی نے سعید المقبری کی مرسل حدیث سے اسکی مثل کی ہے اور بیہقی نے یہ زیادہ
کیا ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے آپ سے اوس سیاہی کو جو چاند مین ہے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونون دو آفتاب ہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجعلنا اللیل والنہار آیتین
فمحونا آیۃ اللیل جو سیاہی کہ چاند مین ہے وہ محو ہے ابن سلام نے سنکر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ
واشہد ان محمدا رسول اللہ۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم نے صفیہ بنت حیی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دوسرے دن صبح کو میرا باپ اور میرا چچا ابو یاسر
بن اخطب آپکے پاس گئے پہر دونون پلٹ کے آئے مینے اپنے چچا سے سنا وہ میرے باپ سے
یہ پوچہتا تہا کیا وہ وہی ہے میرے باپنے کہا بیشک واللہ وہی ہے میرے چچانے پوچہا کیا تم
اوس کو اوسکی ذات اور صفت سے پہچانتے ہو میرے باپنے کہا بیشک واللہ مین پہچانتا ہون
میرے چچا نے پوچہا تمہارے نفس مین اوس نبی کی طرف سے کیا شے ہے کہا واللہ جبتک مین
زندہ رہونگا اوسکی عداوت میرے نفس مین رہے گی۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عوف بن مالک سے کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لگئے اور مین آپکے ساتھ تھا یہان تک کہ آپ یہود کے ایک
کنیسہ مین داخل ہوئے اور آپنے اون سے فرمایا اے معشر یہود وہ بارہ مرد مجہہ کو دکھلاؤ جو یہ

گواہی دیتے ہون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ۔ اللہ تعالی ہر ایک اوس یہودی سے
جو آسمان کے نیچے ہے اپنے اوس غضب کو جس کو اللہ تعالی نے اونپر کیا ہے معاف کردے
کہا یہ سنکر سب یہودی ساکت ہوگئے اور کسی نے اون مین سے آپ کو جواب نہین دیا پھر
آپنے اونکے سامنے اس بات کو پلٹایا اون مین سے کسی نے آپ کو جواب نہین دیا جبکہ
آپنے اون کو ساکت دیکھا تو یہ فرمایا تم لوگون نے انکار کیا ہے واللہ مین حاشر ہون اور
مین عاقب ہون اور مین نبی برگزیدہ ہون تم لوگ ایمان لاؤ یا تکذیب کرو پھر آپ کنیسہ سے
پلٹے اور مین آپکے ساتھ تھا قریب تھا کہ ہم وہان سے نکل کر باہر جاوین یکایک ہم نے سنا کہ
ایک مرد ہمارے پیچھے سے یہ کہتا تھا اے محمد آپ ٹھیرین آپ اوس کی طرف متوجہ ہوئے
اوس مرد نے یہود سے مخاطب ہوکر کہا اے معشر یہود تم لوگون مین کون مرد ہے مجھکو بتلاؤ
یہود نے کہا واللہ ہمکو یہ علم نہین ہے کہ ہم لوگون مین کتاب اللہ کے ساتھ زیادہ عالم اور زیادہ
فقیہ تجھ سے اور تجھ سے پہلے تیرے باپ سے زیادہ عالم اور فقیہ اور تیرے باپ سے پہلے تیرے
دادا سے زیادہ عالم اور فقیہ ہم لوگون مین کوئی ہوا ہو اوس مرد نے یہود سے یہ سن کر کہا مین
اللہ تعالی کے ساتھ آپکے واسطے شہادت دیتا ہون کہ آپ وہی نبی اللہ ہین جسکو تم یہودی
لوگ کتاب توراۃ مین پاتے ہو یہود نے سن کر کہا تو جھوٹ کہتا ہے پھر یہود نے اوسکے قول کی
تردید کی اور کہا تو شر ہے یہود کا قول سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جو کچھ
کہا جھوٹ کہا تمہاری بات کو اللہ تعالی ہرگز قبول نہ کرے گا اسباب مین اللہ تعالی نے
اس آیت شریفہ کو نازل فرمایا قل ارایتم ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ آخر آیت تک۔

احمد اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہود کی ایک جماعت آئی اور کہا کہ ہم آپ سے چند خصلتین پوچھتے
ہین اون خصلتون کو کوئی نہین جانتا ہے مگر نبی آپ ہم کو اوس کھانے کی خبر دیجے کہ اسرائیل
نے اپنے نفس پر اوس کو حرام کیا تھا اور مرد کی منی سے آپ ہمکو خبر دین کہ منی سے مرد کیونکر

پیدا ہوتا ہے اور عورت کیونکر پیدا ہوتی ہے اور یہ خبر دین کہ قوم مین نبی کیونکر ہے آپ نے یہود سے

فرمایا مین تمکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کیا تم لوگون کو یہ معلوم ہے کہ اسرائیل سخت مریض

ہوگئے اوس مرض سے اون کی علالت دراز ہوگئی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ

نذر مانی کہ اگر مجھکو اللہ تعالیٰ اوس علالت سے شفا دیگا تو مین پینے اور کہانے کی چیزین جو زیادہ

مجھکو دوست ہین اونکو اپنے نفس پر ضرور حرام کردونگا اسرائیل نے شفا پانے کے بعد اونٹ کا

دودہ اور اونٹ کا گوشت اپنے نفس پر حرام کردیا یہود نے سنکر کہا اے اللہ ہمارے بیشک

ایسے ہی ہے جیسے آپنے فرمایا آپنے یہود سے فرمایا مین تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کیا تم

لوگ یہ جانتے ہو کہ مرد کی منی گاڑہی سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہوتی ہے ان

دونون منیون مین سے جو منی غالب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرزند اوس سے پیدا ہوتا

ہے اور اوسکے ساتھ مشابہ ہوتا ہے یہود نے سنکر کہا اے ہمارے اللہ بیشک ایسی ہی ہے

جیسے آپنے فرمایا آپنے اون سے فرمایا مین تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کیا تم لوگ جانتے

ہو کہ یہ نبی جو ہے اسکی آنکھین سوتی ہین اور اسکا دل نہین سوتا یہود نے سنکر کہا اے ہمارے اللہ

بیشک ایسے ہی ہے جیسے آپنے فرمایا۔

بیہقی نے ابی ظبیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارے اصحاب نے ہم سے یہ حدیث

بیان کی کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تہے ہم لوگون کے

سامنے ایک یہودی آیا اور اوس نے کہا ای ابو القاسم مین آپ سے وہ مسئلہ پوچھتا ہون جسکو

کوئی نہین جانتا ہے مگر نبی دو منیون مین سے کون سی منی سے فرزند پیدا ہوتا ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سُن کر چپ ہوگئے یہان تک کہ ہم نے اس امر کو دوست سمجھا کہ وہ یہودی

آپ سے سوال نہ کرتا تو بہتر ہوتا پہر ہمنے پہچان لیا کہ یہ امر آپ پر ظاہر ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اوس یہودی سے فرمایا کہ مرد کا نطفہ سفید اور گاڑہا ہوتا ہے اوس نطفہ سے ہڈیان

اور پٹھے پیدا ہوتے ہین اور عورت کا نطفہ سرخ اور پتلا ہوتا ہے اوس سے گوشت اور خون

پیدا ہوتا ہے اوس یہودی نے سنکر کہا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین۔

احمد اور بزار اور طبرانی نے ابن مسعود رضؔ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے باتین کررہے تھے ایک یہودی آپکے پاس سے گذرا قریش نے اوس سے کہا اے یہودی یہ شخص یہ زعم کرتا ہے کہ مین نبی ہون اوس یہودی نے کہا مین آپسے ضرور ایسی شے کو پوچھونگا جسکو کوئی نہین جانتا ہے مگر نبی اون سے پوچھا اے محمد صلعم انسان کس چیز سے پیدا کیا جاتا ہے آپ نے فرمایا کل سے پیدا کیا جاتا ہے مرد کے نطفہ اور عورت کے نطفہ سے مرد کا نطفہ گاڑہا ہوتا ہے اوس نطفہ سے ہڈیان اور پٹھے پیدا ہوتے ہین اور عورت کا نطفہ پتلا ہوتا ہے اوس نطفہ سے گوشت اور خون پیدا ہوتا ہے یہودی نے سنکر کہا آپسے پہلے جو لوگ تھے وہ ایسے ہی کہتے تھے۔

شیخین نے ابن مسعود رضؔ سے روایت کی ہے کہا ہے اس درمیان کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے کھیتون مین جارہا تھا اور آپ کھجور کے ایک پٹھے سے ٹیکا لگائے ہوئے تھے ہم یہودیون کے ایک گروہ کی طرف سے گذرے بعض یہودیون نے آپسمین کہا آپسے روح کو پوچھو اور بعض نے کہا آپسے نہ پوچھو شاید کہ آپ ایسی شے سے خبر دین جسکو تم لوگ مکروہ جانتے ہو یہودیون نے آپسے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساکت ہوگئے مینے یہ گمان کیا کہ آپ کو وحی کی گئی ہے جبکہ آپ کی وحی کی حالت بدل گئی آپنے فرمایا ویسألونک عن الروح قل الروح من امر ربی آخر آیت تک ابو نعیم نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامتون مین سے کتب منزلہ مین یہ تھی کہ جس وقت آپ سے روح کے باب مین سوال کیا جائیگا تو آپ روح کی حقیقت کے علم کو اوسکے پیدا کرنیوالے کی طرف تفویض کرینگے اور جس چیز مین فلاسفہ اور اہل منطق نے خوض کیا ہے اور حدس اور تخمینہ سے گفتگو کی ہے اوس سے آپ رکے رہینگے اوس مین آپ خوض نہ کرینگے سو یہود نے روح کے سوال سے آپ کا امتحان اس لئے کیا کہ آپ کی جو صفت یہود کی کتاب مین انکی نزدیک ثابت کی گئی ہے اوس سے وہ واقف ہوجاوین پس آپ کا جواب اوسکے موافق ہوا

جو اونکی کتابون مین ثابت تھا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے ابوہریرہ رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریا سے فرمایا مین تجھکو اللہ تعالی کی قسم دیتا ہون تو یہ بیان کر تو اس امر کو جانتا ہے کہ اللہ تعالی نے اوس شخص کے باب مین تورات مین رجم کیواسطے حکم کیا ہے جس نے جورو والا ہونے کے بعد زنا کیا ابن صوریا نے کہا ای میرے اللہ بیشک ایسا ہی ہے واللہ اے ابو القاسم اہل کتاب اس امر کو خوب پہچانتے ہین کہ آپ نبی مرسل ہین ولیکن وہ لوگ آپسے حسد کرتے ہین۔

ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے صفوان بن عسال سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ایک دوست سے کہا ہمکو اپنے ساتھ اس نبی کے پاس لے چلو ہم آپسے اس آیت کو پوچھین گے ولقد اتینا موسی تسع آیات بینات اون دونون نے آپسے پوچھا آپنے فرمایا اللہ تعالی کے ساتھ کچھ شرک نہ کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس نفس کا قتل اللہ تعالی نے حرام کیا ہے اوس کو قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ اور جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور بری شخص کو صاحب سلطنت کے پاس نہ لیجاؤ تاکہ وہ اوسکو قتل کرڈالے اور نیک عورت مرد والی پر قذف نہ کرو اور اے یہود تم لوگون پر خاصۃً یہ لازم ہے کہ تم لوگ شنبہ کے دن تعدی نکرو یہ سنکر دونون یہودیون نے آپکے ہاتھ اور پاؤن پر بوسہ دیا اور دونون نے کہا ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ نبی ہین آپنے اون سے پوچھا کس شے نے تمکو اسلام لانے سے منع کیا ہے اون دونون یہودیون نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا کی ہے کہ ہمیشہ اون کی ذریت سے ایک نبی ہوگا اور ہمکو یہ خوف ہے کہ یہود ہمکو قتل کرڈالین گے۔

مسلم نے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا ایک یہودی عالم آپکے پاس آیا اور اوس نے آپ سے پوچھا کہ جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دیجائے گی تو آدمی کہان ہونگے آپنے فرمایا کہ پل کی نزدیک ظلمت مین ہونگے اوس نے پوچھا پل

ترمذی کی ایک تحریر مین یہ وارد ہے کہ دونون یہودیون نے آپکے دونون ہاتھون اور دونون پیرون کو بوسہ دیا۔ ۱۲

سے اول کون آدمی گذرے گا آپنے فرمایا فقراء مہاجرین گذرین گے اوس نے پوچہا جسوقت وہ جنت مین داخل ہون گے تو اون کا تحفہ کیا ہوگا آپنے فرمایا زیادہ مچہلی کا جگر ہوگا اوس نے پوچہا اون کا چاشت کا کہانا اوس جگر کے بعد کیا ہوگا آپنے فرمایا اون کے واسطے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے اطراف سے کہاتا تہا اوس نے پوچہا اوسپر وہ کیا پئین گے آپنے فرمایا من عین تسمی سلسبیلا۔ اوس چشمہ سے پانی پئین گے جسکا نام سلسبیل ہے اوس یہودی عالم نے سنکر کہا آپنے سچ فرمایا اسکے بعد اوس نے کہا مین اسلئے آیا ہون کہ آپ سے اوس شئے کو پوچہون جس کو اہل زمین سے کوئی شخص نہین جانتا ہے مگر نبی یا ایک دو مرد جانتے ہین مین اسلئے آیا ہون کہ آپ سے پوچہون لڑکا کیونکر پیدا ہوتا ہے آپنے فرمایا مرد کی منی سفید اور عورت کی منی زرد ہوتی ہے جسوقت مرد اور عورت دونون کی منی جمع ہوتی ہے اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ لڑکے کو پیدا کرتی ہے اور جس وقت عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑکی کو پیدا کرتی ہے یہودی نے سنکر کہا آپنے سچ فرمایا اور آپ بیشک نبی ہین پہر وہ پلٹ کے چلا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس یہودی نے مجہہ سے جو کچہہ پوچہا وہ پوچہا اور مین اوس شئے سے کچہہ نہین جانتا تہا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اوس شئے کا علم مجہکو دیا۔

سعید بن منصور اور ابو یعلی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی آیا اور اوس نے کہا ای محمد آپ مجہکو اون ستارون کی خبر دیجئے کہ یوسف علیہ السلام نے اون ستارون کو اپنے واسطے سجدہ کرتے ہوئے دیکہا تہا اون ستارون کا کیا نام ہے آنحضرت صلعم نے اوس یہودی کو کچہہ جواب نہین دیا جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اونہون نے خبر دی آپنے یہودی کے پاس کسی کو بہیجا جبکہ یہودی آپکے پاس آیا تو آپنے اوس سے پوچہا کہ اگر اون ستارون کی مین تجہہ کو خبر دونگا کیا تو مسلمان ہو جائے گا اوس نے کہا بیشک آپنے فرمایا خرثان

طارق[۲] - ذیال[۳] - کتفان[۴] - ذوالفرع[۵] - وثاب[۶] - عمودان[۷] - قابس[۸] - ضروح[۹] - مصبح[۱۰] - فیلق[۱۱] - ضیا[۱۲] نور[۱۳] اون ستارون کا نام ہے یوسف علیہ السلام نے ان کو افق آسمان مین اپنے واسطے سجدہ کرتے دیکھا تھا یہودی نے سنکر کہا واللہ اون ستارون کے یہی اسما ہین۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے ابو صالح نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا وہ ایسے وقت آیا کہ آپ سورۂ یوسف پڑہ رہے تھے اوس نے پوچھا اے محمد کس نے یہ سورت آپ کو تعلیم کی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے مجہہ کو تعلیم کی ہے جبکہ اوس یہودی عالم نے آپ سے سُنا تعجب کیا وہ یہود کی طرف پلٹ کر گیا اور یہودیون سے کہا واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو ویسے ہی پڑہتے ہین جیسے تورات مین نازل کیا گیا ہے اور یہود کے ایک گروہ کو وہ اپنے ساتھ لے گیا یہان تک کہ وہ یہودی آپ کے پاس داخل ہوئے یہودی لوگون نے آپ کو صفت سے پہچانا اور آپ کے دونون شانون کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا آپ سورہ یوسف پڑہتے رہے یہودی آپ کی قرأت کو سنتے رہے انہون نے اوس سے تعجب کیا اور اوسوقت وہ مسلمان ہو گئے۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابوصالح سے ابوصالح نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے فرمایا اگر تم لوگ اپنے قول مین سچے ہو کہ جنت اور آدمیون کے سوا تمہارے واسطے خالص ہے تم لوگ یہ دعا مانگو اللھم امتنا قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اوس کے قبضہ قدرت مین ہے اس کلمہ کو تم یہودیون مین سے کوئی مرد نہ کہیگا مگر اوسکا لعاب دہن اوسکے گلے مین اٹک جائیگا اور وہ اوسی جگہہ مر جائے گا اون یہودیون نے اس دعا کے مانگنے سے انکار کیا اور اسکو مکروہ جانا اسکے ساتھ ہی اللہ تعالی کا یہ قول شریف ولن یتمنوہ ابدا آخر آیت تک نازل ہوا۔

(عبداللہ بن احمد نے (زوائد المسند) مین جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے ایک جرمقانی[۱] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس آیا اور اوس نے پوچھا آپ کے وہ صاحب کہان ہین جو یہ

[۱] جرمقانی واحد ہے اسکی جمع جرامقہ ہے جرامقہ عجم مین سے ایک قوم ہے ۱۲

زعم کرتے ہین کہ مین نبی ہون اگر مین آپسے سوال کرونگا ضرور مجہہ کو معلوم ہوجائیگا کہ وہ نبی ہین یا غیر نبی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبرمقانی نے آپ سے کہا میری سامنے آپ پڑہیے آپنے اوسکے سامنے آیات کتاب اللہ پڑہین جبرمقانی نے سنکر کہا واللہ یہ وہی ہی جسکو موسیٰ علیہ السلام لائے ہین۔

یہ باب اس بیان مین ہے کہ وبا اور تپ اور طاعون کا مدینہ منورہ سے رفع ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے

شیخین نے حضرت عایشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین ایسے حال مین تشریف لائے کہ مدینہ اللہ تعالیٰ کی کل زمین سے زیادہ وبا کی سرزمین تہی آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی اللهم حبب الينا المدينة كحبنا مكة او اشد اللهم بارك لنا في صاعنا ومدنا وصححها لنا وانقل حماها الى الجحفة

بیہقی نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے عہد جاہلیت مین مدینہ کی وبا معروف تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی کہ مدینہ کی تپ جحفہ کی طرف منتقل ہوجائے یہ حالت ہوئی کہ بچہ پیدا ہوتا وہ بلوغ کو نہین پہونچتا یہان تک کہ تپ اوسکو پچہاڑ دیتی تہی۔

بخاری نے ابن عمر رضہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک ایسی کالی عورت دیکہی جس کے سر کے بال بکہرے ہوئے ہین وہ مدینہ سے نکلی یہان تک کہ وہ مہیعہ مین اوتری مین نے اس کی یہ تاویل کی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ کی طرف چلی گئی کہ وہ جحفہ ہے۔

شیخین نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے راستون پر ملائکہ متعین ہین مدینہ مین نہ طاعون داخل ہوگا اور نہ دجال بعض علما نے

کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ہے اسلئے کہ طبیب لوگ اول سے آخر تک
اس امر سے عاجز آگئے کہ طاعون کو ایک شہر سے دوسرے شہرون مین دفع کردین بلکہ وہ طبیب
اس امر سے بھی عاجز تھے کہ ایک قریہ سے دوسرے قریون مین طاعون چلا جاوے آپ کی دعاے
مبارک سے طاعون مدینہ منورہ سے ممتنع ہوگیا ہے اور آنحضرت صلعم نے اتنی دراز مدت کی خبر
دی ہے یہ آپ کا معجزہ ہے۔

زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) مین روایت کی ہے کہا ہے مجھسے محمد بن الحسن نے محمد
بن طلحہ بن عبد الرحمن سے اون سے موسی بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے اپنے باپ سے حدیث
کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے آپکے اصحاب کو تپ
شروع ہوگئی اور ایک مرد آیا اوس نے ایک مہاجرہ عورت سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم منبر پر بیٹھے اور آپنے تین بار انما الاعمال بالنیات فرمایا اے لوگو اعمال نیت کے ساتھ ہین
جو لوگ اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہین اون کی ہجرت اللہ تعالی اور
اور اوسکے رسول کی طرف ہوتی ہے اور جن لوگون کی ہجرت دنیا کے واسطے ہوتی ہے اور وہ
اوس کو طلب کرتے ہین یا اون کی ہجرت کسی عورت کے واسطے ہوتی ہے اور وہ اوس عورت
کو اپنے نکاح مین لانا چاہتے ہین جس شئے کی طرف اونہون نے ہجرت کی ہے اونکی ہجرت
اوس شئے کی طرف ہوگی پھر آپنے اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور آپ نے یہ دعا تین بار مانگی
اللھم انقل عنا الوباء جبکہ آپ صبح کو اوٹھے آپنے فرمایا آج کی رات تپ میرے پاس لائی گئی
یکایک مینے دیکھا کہ ایک کالے رنگ کی بڑھیا ہے اوسکے گلے مین ایک کپڑا بندھا ہوا ہے جیسے خصوصیت کے
وقت حریف کے مقابلہ مین باندہ لیتے ہین اوس شخص نے کہا یہ تپ ہے اسکے باب مین آپ کیا
مناسب دیکھتے ہین مینے کہا اسکو خم مین بند کردو۔

اور بھی زبیر بن بکار نے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے محمد بن الحسن نے عبد العزیز بن محمد
سے اونہون نے ہشام بن عروہ سے ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اوٹھے آپکے پاس کوئی آدمی آیا جو مکہ کے راستہ کی طرف سے آیا تھا آپنے اوس سے پوچھا کیا تو نے کسی شخص سے ملاقات کی اوسنے کہا یا رسول اللہ مین کسی سے نہین ملا مگر ایک ایسی عورت سے ملاقات کی کہ وہ کالی صورت کی برہنہ تھی اوسکے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ وہ تپ تھی اور وہ آج کے دنکے بعد کبھی پلٹ کے نہ آویگی۔

یہ باب اس آیت کے بیان مین ہے کہ مدینہ منورہ مین برکت رکھی گئی ہے

شیخین نے عبداللہ بن زید سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا ہے اور مینے مدینہ کو حرم بنایا ہے اور مدینہ مین جو صاع اور مد ہین اونکے لئے مینے اوسکی مثل دعا مانگی ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے صاع اور مد کی برکت کے واسطے دعا کی ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ مین عبداللہ بن الفضل بن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ای میرے اللہ مین تجھ سے اہل مدینہ کیواسطے مثل مکہ کے دعا مانگتا ہون عبداللہ نے کہا کہ ہم اس امر کو پہچانتے ہین ہمارے نزدیک یہ مد اور صاع ہی وہ ہمکو اوس مد اور صاع کی مثل کافی ہوتا ہے جو اہل مکہ کیواسطے کافی ہوتا ہے۔

زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) مین اسمٰعیل بن النعمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو بکریٔن مدینہ منورہ مین چرتی تھین اونکے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے

اللھم اجعل نصف اکراشھا مثل ملئھا فی غیرہا من البلاد۔ اے میرے اللہ تعالی مدینہ کی بکریون کے آدھے پیٹون مین وہ برکت دے جو غیر مدینہ کی بکریونکے پورے بھرے پیٹون مین برکت ہوتی ہے۔

یہ باب اُن آیات کے بیان مین ہے کہ مسجد شریف کی بنا کے وقت واقع ہوئی ہین

زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) مین نافع بن جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھکو یہ

خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے اپنی اس مسجد کا قبلہ نہین رکھا یہان تک کہ کعبہ میرے واسطے اوٹھا کر لایا گیا مین نے اپنی مسجد کے قبلہ کو کعبہ کے مقابل رکھا۔

اور بھی زبیر بن بکار نے داؤد بن قیس سے یہ روایت کی ہے کہا ہے مجھ کو یہ خبر پہونچی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی بنیاد رکھی ہے جسوقت اوسکی بنیاد رکھی ہی جبریل ؑ کھڑے ہوئے کعبہ کی طرف دیکھ رہے تھے جو شئے مسجد اور کعبہ کے درمیان حائل تھی اوس کو آشکارا کر دیا تھا۔

اور بھی زبیر بن بکار نے ابن شہاب سی روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نے اپنی اس مسجد کے قبلہ کو نہین رکھا یہانتک کہ جو شئے میرے اور کعبہ کے درمیان حائل تھی وہ کھول دی گئی تھی۔

اور بھی زبیر بن بکار نے خلیل بن عبد اللہ الازدی سے روایت کی ہے عبد اللہ نے ایک مرد انصاری سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو مسجد کے زاویون کے پاس کھڑا کیا تا کہ قبلہ کو آپ برابر کرلین آپکے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ قبلہ کو رکھیئے اور آپ کعبہ کو دیکھتے رہیئے پھر جبریل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارا کیا ہر ایک پہاڑ جو کہ مسجد اور کعبہ کے درمیان حائل تہا وہ ہٹ گیا آپنے تربیع مسجد کو اپنے حال مین رکھا کہ آپ کعبہ کی طرف دیکھ رہے تھے آپ کی نگاہ کے اس طرف کوئی شئے حائل نہین ہوتی تھی جبکہ آپ فارغ ہوگئے تو جبریل ؑ نے اپنے ہاتھ سے اشارا کیا پہاڑ اور درخت اور کل اشیا اپنی اپنی جگہہ پھر آگئے یہ وہ مرسل احادیث ہین کہ ان مین بعض حدیث بعض حدیث کو قوت دیتی ہے۔

طبرانی نے اپنی (معجم کبیر) مین اون رجال کی سند سے جو ثقہ ہین شموس بنت النعمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جس وقت آپ

تشریف لائے اور اترے اور اس مسجد کی بنیاد ڈالی جو مسجد قبا ہے میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ پتھر کو لیتے تھے یہان تک کہ اوس پتھر کا بوجہ آپکو جھکا دیتا تھا یہانتک کہ مسجد کی بنیاد قائم فرمادی اور آپ یہ فرماتے تھے کہ جبریل کعبہ کی رہنمائی کرتے ہے۔

زبیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) مین ابو ہریرہ رضہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میری یہ مسجد صنعا کی طرف بنا کی جاتی میری ہی مسجد ہوتی زرکشی نے احکام المساجد مین کہا ہے کہ اگر یہ قول صحیح ہے تو یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلام نبوت مین سے ہوگا۔

یہ باب اس بیان مین ہی کہ قبلہ کا پھیرا جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے

ابن سعد نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی بیت المقدس کی طرف آپنے سولہ مہینے تک نماز پڑہی اور آپ اس امر کو دوست رکھتے تھے کہ کعبہ کی طرف پھیر دیے جاوین آپنے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ مین اس امر کو دوست رکھتا ہون کہ اللہ تعالی میرے منھ کو یہود کے قبلہ کی طرف سے پھیر دے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ مین اللہ تعالی کا ایک بندہ ہون مجہہ کو کیا قدرت ہے آپ اپنے رب سے دعا فرماوین اور سوال کرین اور آپ ایسا کیا کرتے تھے کہ جسوقت بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے تو اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اوٹھا کر دیکھتے تھے یہ آیت شریفہ آپ پر نازل ہوئی قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاہا۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کسی نبی نے کسی نبی کا خلاف نہ قبلہ مین کیا اور نہ کسی سنت مین مگر یہ امر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ کو آئے سولہ مہینہ تک بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے رہے پہر آپ کعبہ کی طرف پہر گئے۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہے کہ اذان کے باب مین واقع ہوئی ہین

ابوداؤد اور بیہقی نے ابن ابی لیلی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے ہم سے ہمارے اصحاب نے یہ حدیث کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلوۃ کے وقت مینے یہ قصد کیا کہ مردون کو آدمیون کے مکانون پر بھیجون کہ وہ نماز کے وقت پر اون کو پکارین اور یہان تک مینے یہ قصد کیا کہ مردون کو مین یہ حکم دون کہ وہ اپنے بلند مکانون پر کھڑے ہوکر نماز کے وقت مسلمانون کو پکارین انصار مین سے ایک مرد آیا اور اوس نے کہا یا رسول اللہ مین جسوقت پلٹ کر آیا مینے آپکے اہتمام کو دیکھا اوسوقت مینے ایک ایسے مرد کو دیکھا جسکے جسم پر دو سبز کپڑے تھے وہ مرد مسجد پر کھڑا ہوا اور اوس نے اذان دی پھر وہ ایک نوع بیٹھنے کے طور پر بیٹھ گیا پھر وہ کھڑا ہوا اور مثل پہلی اذان کے اذان دی مگر وہ مرد قد قامت الصلوٰۃ کہتا تھا اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ کچھ کہو گے تو مین یہ کہتا کہ مین بیدار تھا مین نہین سو رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ اللہ تعالی نے تجھ کو خیر کو دکھایا بلال سے کہو کہ وہ اذان کہین یہ سنکر عمر رضہ نے کہا کہ اوس مرد انصاری کی مثل مینے بھی دیکھا ہے ولیکن مینے اس واقعہ کے بیان کرنے مین سبقت نہین کی مجھکو حیا آگئی۔

ابن ماجہ نے عبد اللہ بن زید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوق اور ناقوس کے واسطے قصد فرمایا تھا مینے خواب مین ایک ایسے مرد کو دیکھا جس کے جسم پر دو سبز کپڑے تھے وہ ناقوس لئے ہوئے تھا مینے اوس سے کہا اے عبد اللہ کیا تو اس ناقوس کو بیچتا ہے اوسنے مجھ سے کہا تو اسکو کیا کریگا مینے اوس سے کہا کہ نماز کے واسطے آدمیون کو اس کے ساتھ ندا کرونگا اوسنے مجھ سے کہا کیا اس ناقوس سے اچھی شئے کی طرف تجھ کو رہبری نکرون تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہو اور اذان کو ذکر کیا عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس واقعہ سے خبر کی اسکے بعد عمر رضہ آئے اور کہا واللہ عبد اللہ کی مثل مینے

بہی دیکھا ہے عبداللہ بن زید نے اس باب مین کہا ہے ؎

احمد اللہ ذا الجلال والاکرام	حمدا علی الاذان کثیرا
اذ اتانی بہ البشیر من اللہ	فاکرم بہ لدی بشیرا
فی لیال والی بہن ثلاث	کلما جاء زادنی توقیرا

طبرانی نے اپنی کتاب (اوسط) مین بریدہ رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ انصار مین سے ایک مرد کے پاس ایک آنیوالا خواب مین آیا اور اوس نے اوسکو اذان سکھلائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کے ساتھ ابوبکر نے خبر دی تھی اوسکی مثل اس نے خبر دی ہے آدمیون سے آپنے فرمایا بلال سے کہدو کہ اذان دین۔

ابن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) مین کثیر بن مرۃ الحضرمی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اول بار جس شخص نے نماز کے واسطے آسمان دنیا مین اذان دی ہے وہ جبریل علیہ السلام ہین جبریل کی اذان کو عمر رض اور بلال رض دونون نے سنا عمر رض نے بلال سے سبقت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی پھر بلال آئے اور اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ عمر رض نے اذان کا واقعہ بیان کرنے مین تم سے سبقت کی۔

ابوداؤد نے احادیث مرسل مین عبید بن عمیر سے یون روایت کی ہے کہ عمر رض نے جبکہ اذان کو خواب مین دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ کو خبر کرین عمر رض نے وحی کو پایا کہ نماز کے واسطے نازل ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رض سے فرمایا کہ وحی نے تم سے سبقت کی۔

بیہقی نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے اونہون نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہود مین سے ایک مرد تھا جس وقت وہ منادی کرنیوالے کو سنتا کہ اذان کے ساتھ ندا کرتا ہے وہ یہ کہتا تھا کہ اس کاذب کو اللہ تعالی جلادے وہ مرد یہودی ایسا ہی کہہ رہا تھا یکایک اوسکی کنیز آگ کا ایک شعلہ لے کر داخل ہوئی اوس شعلہ سے ایک شرارہ مکان مین

اوڑا اور مکان مین ایسا بھڑکا کہ اُس یہودی کو جلا دیا۔

ابن سعد نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ ابن ام مکتوم نماز فجر کو ڈھونڈ تے تھے اون سے فجر کا وقت خطا نہین ہوتا تھا اور ابن ام مکتوم نابینا تھی۔

مسلم نے سہیل بن ابی صالح سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے باپ نے مجھکو بنی حارثہ کے پاس بھیجا اور میرے ساتھ ایک ہمارا غلام تھا ایک پکارنے والی نے اوس غلام کا نام لیکر دیوار سے پکارا وہ غلام اوس دیوار پر چڑہا اوسنے کوئی شئے نہین دیکھی مینے اِس واقعہ کو اپنے باپ سے ذکر کیا میرے باپ نے کہا جس وقت تم کسی آواز کو سنو تو اذان دیو مین نے ابوہریرہ رضہ سے سنا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے آپنے فرمایا ہے کہ جس وقت نماز کے واسطے ندا کی جاتی ہے یعنی اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت پھیر کے تیز بھاگتا ہے اور گوز مارتا جاتا ہے۔

بیہقی نے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت تم لوگون مین سے کسی کو غول ہاے بیابانی رنگ برنگ دکھلائی دین تو وہ شخص اذان دی وہ غول ہاے بیابانی اوسکو ضرر نہ پھونچا وین گے۔

بیہقی نے حسن رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک مرد کو سعد بن ابی وقاص کے پاس بھیجا جبکہ وہ مرد بعض راستہ مین تھا تو اوسکو ایک غول ظاہر ہوا اوس مرد نے سعد کو خبر کی سعد رضہ نے کہا ہمکو امر کیا جاتا تھا کہ جس وقت ہمکو غول رنگ برنگ ظاہر ہو تو ہم اذان کہین جبکہ وہ مرد سعد رضہ کے پاس سے حضرت عمر رضہ کی طرف پلٹا تو غول اوسکو ظاہر ہوا تاکہ اُس کے ساتھ جاوے اوس مرد نے اذان دی وہ غول اوسکے پاس سے چلا گیا جس وقت وہ مرد اذان دینے سے خاموش ہوا وہ غول اوسپر ظاہر ہوا جس وقت اوس مرد نے اذان دی وہ اوسکے پاس سے چلا گیا۔

یہ باب اُن آیات اور معجزات کے بیان مین ہی کہ غزوہ بدر مین واقع ہوئے ہین

اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولقد نصرکم اللہ ببدر آخر آیات تک اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے اذ تستغیثون ربکم آخر آیات تک اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذ یریکموھم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا آخر آیات تک بخاری اور بیہقی نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سعد بن معاذ عمرہ کیحالت مین گئے اور امیہ بن خلف بن صفوان کے پاس اُترے اور امیہ جب وقت شام کو جاتا اور مدینہ کی طرف سے گذرتا تو سعد بن معاذ کے پاس اوترتا تھا امیہ نے سعد سے کہا اتنا ٹھیر جاؤ کہ دوپہر ہو جائے اور آدمی غافل ہو جاوین تم جاکر طواف کعبہ کر لیجو ابن مسعود نے کہا اس درمیان کہ سعد طواف کر رہے تھے یکایک ابوجہل سعد کے پاس آگیا اور اوسنے پوچھا کہ کون شخص ہے کہ طواف کعبہ کر رہا ہے سعد بن معاذ نے کہا مین سعد ہون ابوجہل نے سعد رضہ سے کہا کیا تم طواف کعبہ امن سے کر رہے ہو اور تمہارا یہ حال ہے کہ تمنے محمد صلعم اور آپکے اصحاب کو ٹھکانا دیا ہے سعد اور ابوجہل مین جھگڑا اور دشنام دہی ہوئی سعد سے امیہ نے کہا آواز بلند کرکے ابوالحکم سے گفتگو نہ کرو اس لئے کہ ابوالحکم اوس وادی کے رہنے والون کا سردار ہے سعد نے اوس سے کہا واللہ اگر تو مجھہ کو بیت اللہ کے طواف سے مانع ہوگا تو تیری تجارت جو شام مین ہوتی ہے اوسکو مین ضرور قطع کر دونگا امیہ سعد رضہ سے یہی کہتا تہا کہ تم پکار کر باتین نہ کرو اور اونکو خاموش کر رہا تہا امیہ کی ایسی باتون سے سعد رضہ کو غصہ آگیا اور کہا کہ تو جو یہ باتین کرتا ہے چھوڑ دے مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ بہروسہ یہ فرماتے تھے کہ ابوجہل امیہ کا قاتل ہے امیہ نے سعد سے پوچھا کیا خاص مجھہ کو قتل کرے گا سعد نے کہا بیشک امیہ نے سُن کر کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کوئی بات کہتے ہین جھوٹ نہین کہتے امیہ اپنی زوجہ کے پاس پلٹ گیا اور اوس سے کہا میرے بھائی یثرب کے رہنے والے نے جو بات کہی ہے کیا تو اوسکو نہین جانتی ہی امیہ کی عورت نے پوچھا کیا کہا ہے امیہ نے اپنی زوجہ سے کہا وہ یہ زعم کرتا ہے کہ اوس نے محمد صلعم سے

سنا ہے آپ بہروسہ کے ساتھ کہتے ہین کہ ابوجہل میرا قاتل ہے امیہ کی عورت نے کہا واللہ محمد صلعم جہوٹ نہین کہتے ہین جبکہ لوگ جنگ بدر کے واسطے نکلے اور فریاد خواہ کی آواز آئی امیہ کی عورت نے امیہ سے کہا جو بات تیرے یثربی بہائی نے کہی ہے کیا تو اوس بات کو نہین جانتا ہے امیہ نے کہا کہ اب مین اپنے گہر سے نہین نکلون گا ابوجہل نے امیہ سے کہا تو اشرف اہل وادی ہے ہمارے ساتھ جنگ بدر مین ایک دن دو دن کے لئے چل امیہ اون لوگون کے ساتھ گیا اور مارا گیا۔

ابن اسحاق اور حاکم اور بیہقی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس سے اور عروہ ابن الزبیر کے طریق سے روایت کی ہے اور بیہقی نے ابن شہاب کے طریق سے روایت کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ عاتکہ بنت عبد المطلب نے تین راتون قبل اسکے کہ ضمضم بن عمرو الغفاری قریش کے پاس مکہ مین آئے جیسے سونے والا خواب مین دیکہتا ہے ایک خواب دیکہا عاتکہ صبح کو اوٹہین اور اونہون نے اوس خواب کو عظیم جانا اور اپنے بہائی عباس بن عبد المطلب رض کے پاس کسی شخص کو بہیجا اور اون سے کہا اے بہائی مینے آج کی رات ایسا خواب دیکہا ہے جسنے مجھکو ڈرا دیا ہے وہ ایسا خواب ہے جس سے تمہاری قوم پر شر اور بلا آئے گی عباس رض نے پوچہا وہ کیا خواب ہے عاتکہ نے کہا مینے یہ دیکہا ہے کہ ایک مرد اپنے اونٹ پر آیا اور وہ ابطح مین ٹہیرا اور اوس نے کہا ای اہل غدر تم اپنے پچہڑنے کی جگہون کے واسطے تین دن مین جاؤ اور اوس نے آدمیون کو حکم دیا وہ اوسکے پاس جمع ہو گئے پہر اوس کے اونٹ نے اوسکو مسجد مین داخل کیا اور آدمی اوسکی پاس جمع ہو گئے پہر اوسکے اونٹ نے اوسکو کہڑا کر دیا لیکایک مینے دیکہا کہ وہ کعبہ کے سر پر تہا اور اوسنے کہا ای اہل غدر تم اپنی پچہڑنے کی جگہونکے واسطے تین دن مین جاؤ اوسکو اونٹنے اوسکو ابوقبیس پہاڑ کی چوٹی پر کہڑا کر دیا اوسنے کہا ای اہل غدر تم تین دنمین اپنی پچہڑنیکی جگہہ جاؤ پہر اوس نے ایک بڑا پتہر لیا اور اوسکو پہاڑ کی چوٹی پر سے چہوڑ دیا وہ پتہر نیچے اوترتا تہا یہانتک کہ جس وقت وہ پتہر پہاڑ کے اسفل مین تہا چہوڑ دیا گیا تمہاری قوم کے مکانون مین سے کوئی مکان باقی نہ رہا مگر اوس پتہر کا بعض حصہ اوس مین داخل ہوا عباس رض نے سنکر اپنی بہن سے کہا واللہ

یہ بڑا خواب ہے تم اِس خواب کو چھپاؤ اون کی بہن نے کہا تم بھی اِس کو چھپاؤ اگر اِس خواب کی خبر قریش کو پہونچے گی تو وہ ضرور ہمکو ایذا پہونچاوین گے عباس رضہ عاتکہ کے پاس سے نکل کے گئے اون کو ولید بن عتبہ ملا اور ولید عباس رضہ کا سچا دوست تہا عباس رضہ نے ولید سے وہ خواب بیان کیا اور اوس سے خاص اوسکے چھپانے کے واسطے کہا ولید نے اپنے باپ سے اوس خواب کا ذکر کیا اوسکے باپ نے اوس خواب کو لوگون سے کہا یہ بات فاش ہو گئی عباس رضہ نے کہا مین دوسرے دن صبح کو کعبہ کی طرف جا رہا تہا یکایک ابوجہل مجہہ کو ملگیا ابوجہل نے مجہہ سے پوچہا اے ابوالفضل اس لڑکی نے تم لوگون مین کب وہ بات کہی ہے مینے ابوجہل سے پوچہا وہ کیا بات ہے ابوجہل نے کہا وہ خواب ہے جو عاتکہ نے دیکہا ہے اے بنی عبدالمطلب کیا تم لوگ اوس سے راضی نہین تہے کہ تمہارے مرد نبوت کا دعوی کرتے یہان تک کہ تمہاری عورتین نبی ہونیکا دعوی کرتی ہین جن تین دنون کا عاتکہ نے ذکر کیا ہے ہم تمہاری واسطے اوسکا انتظار کرین گے اگر حق ہوگا ظہور مین آئے گا ورنہ تمہارے واسطے ہم ایک ایسی تحریر لکہین گے جسکا یہ مطلب ہوگا کہ عرب مین جو گہرانے ہین اون مین تم لوگ بڑے جہوٹے ہو جبکہ تیسرا دن تہا یکایک ضمضم بن عمرو ابطح مین اپنے اونٹ پر آموجود ہوا اور وہ یہ خبر دے رہا تہا کہ اونٹون کے قافلہ کو محمد صلعم اور آپ کے اصحاب نے روک دیا قافلہ مین نہ تہا مگر سامان یہان تک کہ ہم وہان سے نکلکر چلے آئے قریش کو جو مصیبت اور صدمہ جنگ بدر مین پہونچا تہا وہی صدمہ پہونچا عاتکہ نے اِس باب مین اشعار کہے ہین۔

بیہقی نے موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ بن الزبیر کے طریق سے روایت کی ہے اِن دونون راویون نے کہا ہے جبکہ قریش بدر کے پاس اکٹہے ہوئے تو جحفہ مین عشا کے وقت اُترے اور قریش مین ایک مرد بنی عبدالمطلب بن عبد مناف کا تہا جسکا نام جہیم بن الصلت بن مخرمہ تہا جہیم لیٹ گیا اور سو گیا پہر بیدار ہوا اور اوس نے اپنے اصحاب سے پوچہا کیا تم نے اوس سوار کو دیکہا جو ابہی میرے پاس کہڑا تہا اونہون نے کہا ہمنے نہین

دیکہا تو مجنون ہے اوسنے کہا میرے پاس ابہی ایک سوار کہڑا تہا اوسنے کہا ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور زمعہ اور ابو البختری اور امیہ بن الخلف قتل کئے گئے اوس نے کفار قریش کا اشراف کی گنتی کی اوسکے اصحاب نے سنکر کہا شیطان نے تجہہ سے کہیل کیا ہے اور یہ بات ابوجہل تک پہونچائی گئی ابوجہل نے سنکر کہا تم لوگ بنی المطلب کے جہوٹ کو بنی ہاشم کے کذب کے ساتھ لائے ہو تم لوگ کل کے روز دیکہہ لوگے کہ کون لوگ قتل کئے جاوینگے۔

بخاری رضؓ نے براء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ باتین کیا کرتے تھے کہ اہل بدر کی تعداد تین سو اونیس ۳۱۹ طالوت کے اون اصحاب کی تعداد کی مثل تہی جو طالوت کے ساتھ نہر سے گذرے تھے۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابن عمر رضؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر مین تین سو پندرہ جنگی مردون کے ساتھ اپنے مقام سے نکلے تہے جیسے کہ طالوت نکلے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردان جنگ کے واسطے نکلتے وقت یہ دعا کی تہی اللھم انھم حفاۃ فاحملھم اللھم انھم عراۃ فاکسھم اللھم انھم جیاع فاشبعھم اللہ تعالی نے آپ کی دعاے مبارک کے سبب سے اون کو جنگ بدر مین فتح دی فتح کے بعد وہ ایسے حال مین پلٹے کہ اون مین سے کوئی مرد نہ تہا مگر وہ ایک اونٹ یا دو اونٹون کے ساتھ پلٹا اور اونہون نے لباس پہنا اور اونکے پیٹ بہرے۔

اور حاکم اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہمارے ساتھ جنگ بدر مین تہا مگر دو گہوڑے ایک گہوڑا زبیر کا تہا اور ایک گہوڑا مقداد بن الاسود کا تہا۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہمنے جنگ بدر مین دو مردون کو پکڑا اون دونون مین کا ایک غائب ہو گیا اور دوسرے مرد کو ہمنے پکڑ لیا اور ہم نے اوس سے پوچہا کہ قوم کے آدمی کتنے ہین اوسنے کہا کثیر التعداد ہین اون کی جنگ سخت ہے ہم اوس کو مارنے لگے یہان تک کہ ہم اوسکو مارتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اوس مرد نے آپ کو خبر دینے سے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا تم لوگ

اس مقام پر اصل کتاب مین جا سپید چہوٹی ہے ۱۲

کتنے اونٹ ذبح کرتے ہو اوس نے کہا ہر روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سن کر فرمایا قوم کے لوگ ایکہزار ہین ہر ایک اونٹ کو واسطے سو آدمی ہوتی ہین۔
ابن اسحاق اور بیہقی نے یزید بن رومان سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور
اس حدیث مین یہ وارد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ ہر روز
کتنے اونٹ ذبح کرتے ہو اوس نے کہا ایک دن دس اور ایک دن نو اونٹ ذبح کرتے
مین یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا قوم کے لوگ ہزار اور نوسو کے درمیان ہین
ابن سعد اور ابن راہویہ اور ابن منیع اور بیہقی نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے
کہا ہے جنگ بدر مین وہ لوگ ہماری آنکھون مین تھوڑے دکھائی دیے یہان تک کہ مین نے
ایک مرد سے جو میرے پہلو مین کھڑا تھا پوچھا کیا تو اونکو دیکھتا ہے ستر آدمی ہین اوس نے
کہا مین سو آدمی خیال کرتا ہون اون لوگون مین سے ہم نے ایک مرد کو گرفتار کیا اور
اوس سے پوچھا تم کتنے لوگ تھے اوس نے کہا ایکہزار تھے۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ رض کے طریق سے یہ
روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر مین لیٹ گئے اور اپنے اصحاب سے یہ فرمایا کہ تم لوگ
جنگ نہ کرو یہانتک کہ مین تمکو اذن دون اور آپ کو خواب آگیا اور خواب نے آپ پر غلبہ کیا
پھر آپ بیدار ہوگئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ لوگ خواب مین قلیل دکھلائے اور مشرکین کی
آنکھون مین مسلمانون کو تھوڑا دکھایا یہان تک بعض قوم کے لوگون نے بعض مین
طمع کیا۔

اور بیہقی نے ابن ابی طلحہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے
جبکہ قوم کے بعض لوگ بعض سے نزدیک ہوگئے اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی آنکھون مین مسلمانون کو اور مسلمانون
کی آنکھون مین مشرکین کو قلیل کرکے دکھایا۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ قوم کے لوگ ہمسے

قریب ہو گئے اور ہم نے اونکے واسطے صفیں باندہین یکایک ایک مرد اون لوگون مین کا دکھا گیا کہ قوم کے لوگون مین سرخ اونٹ پر پھر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ سرخ اونٹ والا کون شخص ہے پھر آپنے فرمایا اگر قوم مین کوئی شخص ایسا ہوگا کہ خیر کے واسطے امر کرے یقین ہے کہ یہ سرخ اونٹ والا ہوگا اتنے مین حضرت حمزہ رضہ آ گئے اور یہ خبر دی کہ وہ سرخ اونٹ والا عتبہ بن ربیعہ ہے وہ جنگ کرنیسے منع کرتا ہے اور پلٹ جانے کو واسطے کہتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اے قوم کے لوگو آج کے دن میرے سر پر عصابہ باندہ دو اور تم لوگ یہ کہو کہ عتبہ نامرد ہو گیا اور ابو جہل اس بات سے انکار کرتا ہے اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل ابن شہاب و عروہ کی طرق سے روایت کی ہو کہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے بعد کہ سرخ اونٹ والا کون شخص ہے یہ زیادہ کیا ہے اگر قوم کے لوگ اس مرد کی اطاعت کرین گے سیدہی راہ پر ہو جائین گے۔

مسلم اور ابو داؤد اور بیہقی نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کی رات مین فرمایا انشاء اللہ تعالی کل کے دن یہ فلان کے پچھڑنے کی جگہہ ہے اور آپنے اپنا دست مبارک زمین پر رکھا اور فرمایا انشاء اللہ تعالی کل کے دن یہ فلان کے پچھڑنے کی جگہہ ہے اور اپنا دست مبارک زمین پر رکھا اور فرمایا انشاء اللہ تعالی کل کے دن یہ جگہہ فلان کے پچھڑنے کی ہے اور اپنا دست مبارک زمین پر رکھا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے آپکے ارشاد مین خطا نہین ہوئی اور جو حدود اپنے مقرر فرمائے تھے وہ لوگ اون پر پچھڑ کے گرتے تھے پھر وہ لوگ قلیب بدر مین ڈالدئے گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا اے فلان بن فلان اور اے فلان بن فلان ہل وجدتم ما وعد ربکم حقا جو وعدہ تمہارے ربنے کیا تہا کیا تم لوگون نے اوسکو حق پایا میرے رب نے جو وعدہ مجھہ سے کیا تہا مینے اوس کو حق پایا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اُن جسمون سے باتین کرتے ہین جن مین روحین نہین ہین آپ نے فرمایا تم لوگ اون سے

زیادہ نہین سنتے ہو ولیکن اون لوگون کو یہ طاقت نہین ہے کہ وہ میری بات کا جواب رد
کرسکین۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ ابن الزبیر کے طریق
سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت اپنے اصحاب سے جنگ بدر کی
طرف جانے کیواسطے مشورہ کیا آپ نے اصحاب سے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام پر چلو مین نے
قوم کے پچھاڑے جانیکی جگہین دیکھی ہین۔

ابو نعیم نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یوم بدر مین مشرکین کی طرف نظر کی فرمایا گویا تم اے دشمنان خدا پہاڑ کے اسی ضلع میں
قتل کیے جاؤ گے۔

بیہقی نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے مینے کسی ایسے قسم دینے والے کو
نہین سُنا کہ وہ حق کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اشد قسم دے آپ اللہ تعالیٰ کو یوم بدر مین
قسم دیتے تھے اور یہ کہتے تھے ای میرے اللہ مین تجھ کو تیرے عہد اور تیرے وعدہ کی قسم دیتا
ہون ای میرے اللہ اگر تو اس گروہ کو ہلاک کر دیگا تو تیری عبادت نہین کی جائے گی پھر آپ
لوگون کی طرف متوجہ ہوئے آپ کا چہرۂ مبارک چاند تھا اور آپنے فرمایا مین قوم کے پچھڑنے
کی جگہون کو دیکھتا ہون کہ وہ عشا کے وقت پچھڑے پڑے ہونگے۔

بخاری نے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قبہ
مین یوم بدر مین یہ فرمایا ای میرے اللہ تعالیٰ مین تجھکو تیرے عہد اور تیرے وعدہ کی قسم دیتا
ہون اے میرے اللہ تعالیٰ اگر تو چاہے گا تو آج کے دن سے بعد کبھی تیری عبادت نہین
کی جائیگی آپ اس دعا مین مصروف تھے ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
آپ کا دستِ مبارک پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کو اتنا عرض کرنا کافی ہے آپ نے
اپنے رب سے طلب مین اصرار فرمایا ہے آپ اپنے قبہ سے نکلے آپ زرہ پہنے تھے اور کود کر

چل رہے تھے اور یہ فرماتے تھے سیھزم الجمع ویولون الدبر۔

مسلم اور بیہقی نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے حضرت عمر فاروق ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کی ہے کہا ہے جبکہ یوم بدر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا وہ ایکہزار آدمی تھے اور آپکے اصحاب تین سو سترہ آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روی بقبلہ ہوگئے پھر آپنے اپنے دونون ہاتھ پھیلائے اور اپنے رب کو پکارنے لگے اور اپنے دونون ہاتھ پھیلائے ہوئے تھے اور روی بقبلہ تھے یہان تک کہ آپکے دونون شانون پر سے چادر گر پڑی ابوبکر الصدیق آئے اور اونہون نے آپکی چادر لیکر آپکے دونون شانون پر ڈال دی پھر آپکے پیچھے کھڑے رہے اور کہا اے نبی اللہ آپ کا اپنے رب کو قسم دینا کافی ہے آپکے لئے آپسے جو وعدہ فرمایا ہے وہ آپکو قریب مین پورا کرے گا اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا۔ ان تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے آپکو مدد دی ابن عباس رضؓ نے کہا ہے اس درمیان کہ ایک مرد مسلمانون کے گروہ سے اوسدن ایک مرد مشرک کے پیچھے تھا اور اوسپر حملہ کر رہا تھا اور وہ مشرک اوسکے آگے تھا اور وہ پیچھے تھا یکایک اوس نے کوڑہ مارنے کی آواز سنی کہ مشرک پر کوڑا پڑا اور ایک سوار کی یہ آواز سنی وہ یہ کہتا تھا اے حیزوم آگے بڑھ اوس نے مشرک کی طرف اپنے سامنے دیکھا وہ چیت پڑا ہوا تھا اوس مسلم نے مشرک کی طرف غور کرکے دیکھا تو اوس مشرک کو ایسے حال مین پایا کہ اوسکی ناک کچل گئی تھی اور اوسکا چہرہ شق ہوگیا تھا جیسے کوڑے کی مار سے شق ہوجاتا ہے اور وہ تمام سر سے پاؤن تک نیلا ہوگیا تھا وہ مرد انصاری آیا اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کو بیان کیا آپنے سن کر فرمایا تم نے سچ کہا وہ امر تیسرے آسمان کی مدد سے تھا اوس دن ستر مرد مشرکین سے قتل کئے گئے اور ستر مرد گرفتار کئے گئے۔

ابن سعد اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم بدر

تھا مینے کچھہ جنگ کی اور پھر جلدی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مین آیا تاکہ دیکھون آپ کہان ہین کیا کر رہے ہین پیکایک مینے آپ کو سجدہ مین دیکھا اور آپ یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم کہہ رہے ہین اوراوس پر زیادہ نہین کرتے ہین پھر مین جنگ کی طرف پلٹ کے چلا گیا پھر مین آیا اور آپ کو سجدہ مین دیکھا آپ یا حی یا قیوم کہہ رہے تھے پھر مین جنگ کے واسطے پلٹ کے چلا گیا پھر مین آیا اور آپ کو مینے سجدہ مین پایا اور آپ یا حی یا قیوم کہہ رہے تھے اللہ تعالی نے آپ کو فتح دی۔

واقدی اور ابن عساکر نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین مینے دو مردون کو دیکھا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دہنی طرف تھا اور ایک مرد بائین طرف وہ دونون سخت جنگ کر رہے تھے پھر تیسرا مرد آپ کے پیچھے آگیا پھر چوتھا مرد آپ کے سامنے آگیا۔

ابن اسحاق اور ابن جریر اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے اونھون نے ایک مرد سے جو بنی غفار سے تھا روایت کی ہے اوسنے کہا مین اور میرا چچا زاد بھائی بدر مین حاضر ہوئے اور ہم لوگ اپنے شرک پر ثابت تھے ہم ایک پہاڑ مین پھر جنگ کا انتظار کر رہے تھے کہ کن لوگون کو شکست اور ہزیمت ہوتی ہے تاکہ لوٹ کرین ایک ابر سامنے سے آیا جبکہ پہاڑ سے قریب ہوا تو ہم نے اوس ابر مین گھوڑون کے ہنہنانے کی آواز سُنی اور ہمنے یہ سنا کہ ایک سوار کہتا تھا اے حیزدم آگے بڑھ اس واقعہ سے میرے ہمراہی کے دل کا پردہ پھٹ گیا اور وہ اپنی جگہہ پر مر گیا اور میری حالت یہ تھی کہ قریب تھا کہ مین بھی ہلاک ہوجاؤن پھر اسکے بعد مینے افاقہ پایا۔

ابن اسحاق اور ابن راہویہ نے اپنی (مسند) مین اور ابن جریر اور بیہقی اور ابونعیم نے ابی اسید الساعدی سے روایت کی ہے ابن اسید نے اپنے نابینا ہونیکے بعد کہا اگر مین تم لوگون کے ساتھہ اب بدر مین ہوتا اور میری بینائی ہوتی مین تمکو اون گھاٹیون سے خبر دیتا جن گھاٹیون سے

سے ملائکہ نکلے تھے مین شک اور شبہ نہین کرتا ہون۔

بیہقی نے ابن عباس اور حکیم بن حزام سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے جبکہ لڑائی موجود ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اللہ تعالی سے نصرت چاہتے تھے اور جو وعدہ اللہ تعالی نے آپ سے فرمایا تھا اوس کی استدعا کرتے تھے اور آپ نے اللہ تعالی سے یہ عرض کی اے میرے اللہ اگر مشرکین اس جماعت پر غالب آجاوین گے تو شرک ظاہر ہوجائے گا اور تیرا دین قایم نہ رہیگا اور ابوبکر الصدیق آپ سے یہ کہتے تھے واللہ آپ کو اللہ تعالی ضرور نصرت دیگا اور آپ کو ضرور سپید رو کرے گا اللہ تعالی نے ایک ہزار فرشتون کو جو ہم ردیف تھے دشمنون کے اطراف مین اوتار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق رض سے فرمایا اے ابوبکر تم کو بشارت ہو یہ جبریل علیہ السلام ہین کہ سر پر زرد عمامہ باندہے ہوئے ہین اور آسمان اور زمین کے درمیان اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے ہین جبکہ جبریل ع زمین پر اوترے نبی سے ایک ساعت غایب رہے پھر ایسے حال مین جبریل ظاہر ہوئے کہ ان کے سامنے کے دو دانتون پر غبار تھا اور جبریل علیہ السلام یہ کہہ رہے تھے اللہ تعالی کی نصرت آپکے پاس آئی اسلیے کہ آپنے اللہ تعالی سے نصرت کی دعا مانگی ہے۔

بخاری نے ابن عباس رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر مین فرمایا جبریل یہ ہین اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہوئے ہین اون کے جسم پر جنگ کے آلات ہین۔

ابویعلی اور حاکم اور بیہقی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ مین قلیب بدر کے پاس ٹہل رہا تھا یکایک ایسی تند ہوا آئی کہ مینے اوس کی مثل ہرگز نہین دیکھی تھی پھر وہ چلی گئی پھر ایک ایسی تند ہوا آئی کہ مینے اوسکی مثل ہرگز نہین دیکھی تھی مگر وہ ہوا جو اس ہوا سے پہلے آئی تہی وہ دیکھی تھی پھر ایک تند ہوا آئی کہا جو ہوا اول آئی تہی وہ جبریل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کے واسطے نازل ہوئے تھے اور دوسری ہوا میکائیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتون کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کے دہنی طرف سے نازل ہوئے تھے اور ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے دہنی طرف تھے اور تیسری ہوا اسرافیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتون کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میسرہ سے نازل ہوئے تھے اور میسرہ مین مین تھا۔

احمد اور بزار نے اور ابو یعلی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو بکر الصدیق رض اور مجھ سے یوم بدر مین کہا گیا ایک سے یہ کہا گیا تمہارے ساتھ جبریل ع ہین اور دوسرے سے یہ کہا گیا تمہارے ساتھ میکائیل ع ہین اور اسرافیل ع عظیم فرشتہ ہین وہ جنگ مین موجود ہوتے ہین اور جنگ نہین کرتے ہین اور وہ صف مین رہتے ہین۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین ہمنے دیکھا ہے ہمارا جو کوئی آدمی اپنی تلوار سے مشرک کے سر کی طرف اشارا کرتا قبل اس کے کہ اوس کے سر تک تلوار پہونچے اوسکا سر تن سے گر پڑتا تھا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے ابی واقدی اللیثی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین ایک مشرک کا مین پیچھا کر رہا تھا تاکہ اوسکو تلوار سے مارون قبل اسکے کہ میری تلوار اوس کی طرف پہونچے اوسکا سر گر پڑا مینے اس واقعہ سے یہ پہچانا کہ اس مشرک کو میرے سوا کسی نے قتل کیا ہے۔ اور ابن جریر اور ابو نعیم نے ابی داؤد المازنی سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابی دارہ سے روایت کی ہے کہا ہے میری قوم مین سے ایک مرد نے جو بنی سعد بن بکر سے تھا حدیث کی ہے کہا ہے یوم بدر مین مین بھاگ رہا تھا یکایک مینے اپنے سامنے ایک مرد کو بھاگتا ہوا دیکھا مینے اپنے دل مین کہا اوس کے پاس پہونچکر اوس سے انس پکڑون وہ مرد ایک گڑھے سے نزدیک ہوا مین اوسکے پاس پہونچ گیا یکایک مینے دیکھا کہ اوسکا سر زائل ہوکر گر پڑا اور اوسکے پاس مینے کسی کو نہین دیکھا۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس دن مرد کا سر گر پڑتا یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ اسکو کس نے مارا اور ایسے ہی مرد کا ہاتھ قطع ہو کر گر پڑتا یہ معلوم نہین ہوتا تھا کہ اس کو کس نے مارا ہے۔

بیہقی نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہا ہے یوم بدر مین آدمی ملائکہ کے مقتولون کو اون آدمیون کے مقتولون سے پہچانتے تھے جن کو آدمی قتل کرتے تھے ملائکہ کے مقتولون کی یہ پہچان تھی کہ مقتول کی گردنون اور انگلیون پر آگ کی علامت کی مثل ہوتا تھا کہ آگ سے جلا دیا گیا ہے۔

ابن اسحاق اور ابن جریر اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ملائکہ کی علامت یوم بدر مین سفید عمامہ تھے اونہون نے عمامون کے سرے پیٹھ تک چھوڑ رکھے تھے اور یوم حنین مین ملائکہ کے سرخ عمامہ تھے اور ملائکہ نے سوا یوم بدر کے کسی دن جنگ نہین کی اور یوم بدر کے سوا دوسرے مقامات جنگ مین لڑائی کے دنون مین تعداد اور مدد کے واسطے رہتے تھے کسی کو نہین مارتے تھے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے سہیل بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین میں نے گورے مردون کو ابلق گھوڑون پر آسمان اور زمین کے درمیان دیکھا وہ لڑائی کی تعلیم کرتے تھے اور وہ کفار کو قتل کرتے اور گرفتار کرتے تھے۔

ابن سعد نے حویطب بن عبد العزی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بدر مین مشرکین کے ساتھ مین موجود تھا مین نے ملائکہ کو زمین اور آسمان کے درمیان دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل کر رہے تھے اور گرفتار کر رہے تھے۔

واقدی اور بیہقی نے خارجہ بن ابراہیم سے خارجہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا ملائکہ مین سے یوم بدر مین کون شخص یہ کہہ رہا تھا اے حیزوم آگے بڑھ جبریل علیہ السلام نے کہا مین کل اہل آسمان کو نہین پہچانتا ہون۔

واقدی اور بیہقی نے صہیب سے روایت کی ہے کہا ہی مین نہین جانتا ہون کہ یوم بدر مین کتنے ہاتھ کٹے ہوئے اور کتنی چوٹین ایسی خشک تہین جن کے زخمون نے خون نہین دیا تہا میٖنے اون کو دیکہا ہے (یعنی کثرت سے ہاتھ کٹے ہوئے تہے اور کثرت سے ایسے زخم تہے جن مین خون نہ تھا)

واقدی اور بیہقی نے ابی بردہ بن نیار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین مین تین سر لایا اور مین نے اون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکہہ دیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ دو سر جو ہین اون کو مینے قتل کیا ہے اور تیسرا سر جو ہے مینے ایک گورے مرد طویل قد کو دیکہا کہ اوس نے اوسکے تلوار ماری مینے اوسکا سر لے لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گورا مرد ملائکہ مین سے فلان ہے۔

واقدی اور بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فرشتہ اون آدمیون کی صورت مین دکہائی دیتا تھا جنکو آدمی پہچانتے تہے فرشتے مومنون کو ثابت قدم رکہتے تہے فرشتہ مومنین سے کہتا مین کفار کے قریب گیا تہا مینے اون سے سُنا وہ یہ کہتے تہے اگر مسلمان ہم لوگون پر حملہ کرین گے ہم ثابت قدم نہ رہین گے کفار کی کچہ حقیقت نہین ہے فرشتون کا مومنین سے کفار کی نسبت وہ کہنا اللہ تعالی کا یہ قول ہے اذ یوحی ربک الی الملایکۃ انی معکم فثبتو الذین آمنوا۔

واقدی اور بیہقی نے سائب بن ابی حبیش سے روایت کی ہے وہ کہتے تہے واللہ مجھکو آدمیون مین سے کسی شخص نے نہین پکڑا سائب سے لوگ پوچہتے تہے پہر کس نے پکڑا سائب کہتے تہے کہ جس وقت قریش بہاگے مین قریش کے ساتہہ بہاگا ایک مرد گورا دراز قد والا سفید گہوڑے پر سوار آسمان اور زمین کے درمیان تہا اوس نے مجھکو پالیا اوس نے مجھکو رسّی مین جکڑ دیا اور عبد الرحمن بن عوف آئے اونہون نے مجھکو بندہا ہوا پایا اونہون نے لشکر مین پکارا کہ اس مرد کو کس نے باندہا ہے کوئی شخص یہ دعوی نہین کرتا تہا کہ اوس نے مجھکو باندہا

ہے یہان تک کہ عبدالرحمن بن عوف مجھہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپ نے مجھہ سے دریافت فرمایا تجھہ کو کس نے قید کیا ہے مینے کہا مین اوس شخص کو نہین جانتا اور مینے جس کو دیکھا تھا اوس سے آپ کو خبر دینے کو مکروہ سمجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھہ کو ملائکہ مین سے ایک فرشتہ نے گرفتار کیا ہے۔

واقدی اور حاکم اور بیہقی نے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین ہم کو دکھلا دیا گیا وادی خلیص مین ایک کمل آسمان سے گرا اوس نے آسمان کے کنارے کو گھیر لیا اور یکایک ہم نے دیکھا وادی چونٹیون سے بہ رہا تھا اوسوقت میرے نفس مین یہ امر واقع ہوا کہ یہ آسمانی کوئی شے ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے ساتھ تائید دی گئی ہے کوئی شے نہ تھی مگر بھاگڑ اور ملائکہ ہی کفار کی ہزیمت تھے۔

ابن راہویہ اور بیہقی اور ابونعیم نے سند حسن سے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قوم کے بھاگنے سے پہلے آدمی لڑ رہے تھے مینے ایک سیاہ کمل دیکھا جو آسمان سے آیا یہان تک۔ کہ وہ کمل زمین پر گرا مینے نظر کی یکایک مینے دیکھا کہ سیاہ چونٹیون کی مثل پراگندہ ہین یہان تک کہ صحرا اوس سے بھر گیا مین شک نہین کرتا ہون وہ ملائکہ تھے پس کچھہ نہ تھا مگر قوم کی بھاگڑ

بیہقی اور ابونعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصار مین سے ایک کوتاہ قد مرد ایک مرد کو لایا جو بنی ہاشم مین سے تھا اور ابونعیم کا یہ لفظ ہے کہ حضرت عباس کو یوم بدر مین گرفتار کر کے لایا اوس اسیر مرد نے کہا واللہ اِس شخص نے مجھکو اسیر نہین کیا مجھہ کو ایک ایسے مرد نے جس کے سر کے آگے کے بال کم تھے اور چہرہ مین احسن الناس تھا اور ابلق گھوڑے پر سوار تھا اوسنے مجھکو گرفتار کیا ہے مین اُسکو قوم کے لوگون مین نہین دیکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا وہ مرد بزرگ فرشتہ تھا۔

احمد اور ابن سعد اور ابن جریر اور ابونعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے جس مرد نے عباس رض کو گرفتار کیا تھا وہ ابوالیسر کعب بن عمرو تھا ابوالیسیر حقیر مرد تھا

اور عباس رضؓ جسیم مرد تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اے ابو الیسر تو نے عباس رضؓ کو کیونکر گرفتار کر لیا ابو الیسر نے کہا یا رسول ان کی گرفتاری مین ایک مرد نے میری اعانت کی ہین نے اوسکو اس سے پہلے نہین دیکہا تہا اور نہ اسکے بعد دیکہا اوس کی ہیئت ایسی تہی ایسی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا تیری مدد عباس کی گرفتاری مین ایک بزرگ فرشتہ نے کی ہے۔

ابو نعیم نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے مینے اپنے باپ سے پوچہا آپ کو ابو الیسر نے کیونکر گرفتار کر لیا اگر آپ چاہتے تو اوس کو اپنی ایک ہتیلی مین رکہہ لیتے میرے باپ عباس رضؓ نے کہا اے میرے بیٹے یہ بات نکہو وہ مجہہ سے ایسے حال مین ملا کہ میری آنکھوں مین خندمہ پہاڑ سے زیادہ عظیم تہا۔

ابن سعد نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہا ہے ہم سے عبید بن اوس نے حدیث کی ہے کہا جبکہ یوم بدر تہا مینے عباس اور عقیل بن ابو طالب کو گرفتار کیا جبکہ ان دونون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا یہ فرمایا کہ تمہاری اعانت ان دونون کی گرفتاری مین ایک بزرگ فرشتہ نے کی ہے۔

ابن سعد نے عطیہ بن قیس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل بدر کی لڑائی سے فارغ ہوئے جبریلؑ ایک سرخ گہوڑی پر سوار آپ کے پاس آئے اونکے جسم پر اونکی زرہ اور اونکے ساتھ اونکا نیزہ تہا جبریل نے کہا یا محمد اللہ تعالی نے مجہکو آپکے پاس بہیجا ہے اور مجہہ کو یہ امر کیا ہے جبتک آپ خوشنود نہ ہو جاوین مین آپ سے جدا نہ ہون آیا آپ خوشنود ہو گئے آپ نے فرمایا بیشک مین راضی ہو گیا جبریل علیہ السلام پلٹکے چلے گئے۔

ابو یعلی نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر مین نماز پڑہ رہے تہے یکایک آپ نے نماز مین تبسم فرمایا جبکہ آپ نماز ادا فرما چکے ہم لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکہا آپ نے تبسم فرمایا آپ نے فرمایا میرے پاس سے

میکائیل علیہ السلام گذرے اونکے بازو پر غبار کا اثر تہا اور وہ قوم کی جستجو سے پلٹ کر آرہے تھے
وہ میری طرف دیکھکر ہنسے اور مینے اونکی طرف دیکھکر تبسم کیا۔

احمد او طبرانی نے (اوسط) مین اور بیہقی نے حضرت علی رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے
جبکہ یوم بدر تہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشرکین سے اپنے آپ کو بچاتے
تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اور قوت مین آدمیون سے زیادہ سخت تھے اور آپسے
زیادہ قریب مشرکین سے کوئی شخص جنگ مین نہ تہا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہؓ کے طریق
سے روایت کی ہے ان دونون راویون نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتیلی بہر
کے کنکریان لین اور اون کو مشرکین کے منہہ پر مارا اللہ تعالی نے اون کنکریون کی عظیم شان
پیدا کی مشرکین مین سے کسی مرد کو نہین چہوڑا مگر اوسکی دونون آنکہین کنکریون سے بہر گئین
اور آدمی ایک گروہ کو ایسے حال مین پاتے تھے کہ ہر ایک آدمی اوس گروہ کا اوندہے منہ پڑا
ہوا تہا اور وہ یہ نہین جانتا تہا کہ کس طرف کو وہ جاوے مٹی جو اوسکی آنکہون مین پڑی ہے
کوئی اوسکی تدبیر کرے اور اوسکی آنکہون مین سے نکالے اور ابن مسعود رضؓ نے ابو جہل کو ایسے
حال مین پایا کہ وہ پچہڑا ہوا پڑا تہا اور جنگ کی جگہہ اور ابو جہل کے درمیان کثیر غبار تہا اور لوہے
سے اوسکا چہرہ چہپا ہوا تہا اور اپنی تلوار دونون رانون پر رکہے ہوئے تہا اور اوسکے کوئی زخم نہ
تہا اور اپنے جسم مین سے کسی عضو کو حرکت دینے کی قدرت نہین رکہتا تہا اور وہ اوندہا پڑا تہا
اور زمین کی طرف دیکہہ رہا تہا ابن مسعود رضؓ نے اوس کی گردن پر پیچہے سے تلوار ماری اوسکا
سر اونہون نے گرا دیا پہر اوسکا لباس وغیرہ ہتیار لے لئے یکایک اوسکو دیکہا کہ اوسکے زخم
نہ تہے اور اوس کی گردن مین ورم دیکہا اور دونون ہاتہون اور دونون شانون مین کوڑون
کی ہئیت کی شکل نشان تہے ابن مسعود نے اس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی آپنے فرمایا
وہ نشانیان ملایکہ کی ضرب کی تہین۔

ابونعیم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے مینے اون کنکریون کی آواز سنی
جو یوم بدر مین آسمان سے گری تہین اون کی آواز اس طور پر تہی گویا وہ کنکرین ایک طشت
مین گری ہین جبکہ آدمیون نے صفین باندہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کنکریون کو
لیا اور مشرکین کے منہ پر مارا سو آپ کا اون کنکریون کو مارنا اللہ تعالی کا یہ قول وما رمیت اذ
رمیت ولکن اللہ رمی ہے۔

ابن اسحاق اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور
بیہقی نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے یہ روایت کی ہے کہ یوم بدر مین فتح کا چاہنے والا
ابوجہل تہا کہا ہے جبکہ دونون جماعتین جنگ کے لئے مل گئین ابوجہل نے یہ کہا اللہم اقطعنا
للرحم واتانا بما لا یعرف۔ اے میرے اللہ تعالی محمد صلعم نے ہمارا رحم قطع کیا ہے اور ایسی شے
لائے ہین کہ اوسکو کوئی نہین پہچانتا ہے ابوجہل کو آئندہ کل کے روز نے مشتاق کیا وہ مارا گیا
اس باب مین اللہ تعالی نے ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح نازل فرمایا۔

(ابتدا مین راوی کا نام اصل کتاب مین چہوٹ گیا ہے اسکے بعد یہ ہی) بیہقی اور ابونعیم نے
ابن ابی طلحہ کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کا قافلہ آیا وہ قافلہ شام
کا ارادہ رکہتا تہا یہ خبر اہل مدینہ کو پہونچی وہ لوگ ایسے حال مین مدینہ سے نکلے کہ اونکے ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تہے یہ لوگ قافلہ کا ارادہ رکہتے تہے اہل مکہ کو اہل مدینہ کی یہ خبر پہونچی اونہون نے
مکہ کی طرف چلنے مین سرعت کردی تاکہ قافلہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب غالب
نہ آجاوین قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑہ گیا اللہ تعالی نے مسلمانون کے ساتھ
دو طایفون مین سے ایک کا وعدہ کیا تہا اور قافلہ کا پانا مسلمانون کو زیادہ دوست تہا اور
قدرت کے لئے زیادہ آسانی تہی اور زیادہ حاضر غنیمت تہی جبکہ قافلہ نے سبقت کی اور
اہل مدینہ سے فوت ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کو لے گئے آپ قوم کا ارادہ رکہتے
تہے قوم نے اپنی قوت کے سبب سے چلے جانے کو مکروہ سمجہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین اُتر پڑے

پڑے اونکے اور پانی کے درمیان ایسا بالو تھا جس مین پاؤن دھس جاتے تھے پانی نہ ملنے کی
وجہ سے مسلمانون پر نہایت درجہ ضعف طاری ہوگیا اور اونکے دلون مین شیطان نے غیض کو
ڈالا اون کو وسوسہ پیدا کراتا تھا وہ یہ زعم کرتے تھے کہ تم لوگ اولیاء اللہ ہو اور تم لوگون مین
اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور مشرکین پانی پر تم پر غالب آگئے ہین اور تم تشنگی کی حالت مین ہو
اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر سخت مینہ برسایا مسلمانون نے پانی پیا اور طہارت کی اللہ تعالیٰ
نے اون سے شیطان کی پلیدی دفع کردی پانی برسنے سے بالو ایسا ہوگیا جسپر آدمی اور حیوانات
چلنے پھرنے لگے جب بالو جمکر سخت ہوگیا تو مسلمان قوم مشرکین کی طرف چلے اور اللہ تعالیٰ نے
اپنے نبی اور مسلمانون کو ایکہزار فرشتون کے ساتھ مدد فرمائی جبریل علیہ السلام اون پانچ سو
فرشتون مین تھے جو ایک طرف تھے اور میکائیل علیہ السلام اون پانسو فرشتون مین تھے جو
دوسری طرف تھے اسوقت مین شیطان لعین اپنے شیطانون کے ایسے لشکر مین آیا جو بنی مدلج
کے مردون کی صورت مین تھا اور اوس لعین کے ساتھ اوسکا جھنڈا تھا اور شیطان سراقہ بن
مالک بن جعشم کی صورت مین تھا شیطان نے مشرکین سے کہا آج کے دن آدمیون سے کوئی
شخص تم پر غالب نہوگا اور مین تمہارا ہمسایہ ہون جبکہ قوم کے لوگ مختلط ہوئے ابوجہل نے یہ دعا
مانگی اللھم اولانا بالحق فانصرہ۔ اے میرے اللہ تعالیٰ ہم لوگون مین جو کوئی اولی بالحق ہے اوسکو
تو نصرت دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوٹھایا اور یہ دعا کی یارب
ان تہلک ہذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابدا۔ اے رب اگر تو اس جماعت کو ہلاک کردے گا
تو زمین مین ہرگز کبھی تیری عبادت نہ کیجائے گی۔ جبریل ع نے آپ سے کہا آپ ایک مٹھی خاک
لیجیے آپنے ایک مٹھی خاک لی اور اوسکو مشرکین کے منھ پر پھینکا مشرکین مین سے کوئی شخص نہتھا
مگر اوسکی دونون آنکھون اور دونون نتھنون اور منھہ مین اوس مٹھی بھر خاک مین سے مٹی پھونچی
سب مشرکین پیٹھہ پھیرکے بھاگ گئے۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ رض کے طریق سے روایت

کی ہے دونون راویون نے کہا ہے اللہ تعالی نے اس رات مین اون لوگون پر ایک ہی مینہ برسایا وہ مینہ مشرکین پر شدید بلا تھا مشرکین کو اوس مینہ نے جانے سے منع کیا اور وہ مینہ مسلمانون پر خفیف مینہ تھا اوس مینہ نے مسلمانون کے چلنے پھرنے کی جگہہ اور اوترنے کی جگہہ کو بدل دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ تعالی کل کے دن مشرکین کے پچھڑنے کی یہ جگہین ہین۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے اوس دن مسلمان لوگ اونگ سے جھکتے ہے تھے اور ایک ایسے ٹیلے پر اوترے جسکا ریگ گرا ہوا تھا آسمان نے مینہ برسایا وہ ٹیلہ سخت پتھرون کی مثل ہوگیا اوسپر دوڑنے کے طور پر دوڑتے پھرتے تھے اور اللہ تعالی نے اذ یغشاکم النعاس آخر آیت تک نازل فرمایا۔

واقدی اور بیہقی نے حاکم بن حزام سے روایت کی ہے کہا ہے یوم بدر مین ہم لوگ بٹھر گئے اور ہم نے باہم جنگ کی یہنے ایک آواز سُنی جو آسمان سے زمین کی طرف اس طور پر واقع ہوئی جیسے سنگریزے طشت مین گرین اور اون کی آواز ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کنکریون مین سے ایک مٹھی کنکریان لین اور پھینکین ہم لوگ بھاگ گئے۔

واقدی اور بیہقی نے نوفل بن معاویۃ الدیلمی سے روایت کی ہے کہا ہی یوم بدر مین ہم لوگ بھاگ گئے اور ہم اپنے دلون مین اس طور سے سُنتے تھے جیسے طشت مین کنکریان گرتی ہین اور اون کی جھنکار ہوتی ہے اور ہمارے پیچھے سے بھی ایسی ہی آواز آتی تھی اور یہ امر ہم لوگون پر زیادہ سخت رعب سے تھا۔

ابو نعیم نے حلیہ مین عکرمہ سے اللہ تعالی کے قول و ما رمیت اذ رمیت مین روایت کی ہے کہا ہے اون کنکریون مین سے کوئی کنکری نہین گری مگر ہر ایک مرد کی آنکھہ مین۔

بیہقی نے صحیح سند سے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ یوم بدر مین اون لوگون کو سخت عذاب دینے والی ہوا نے پکڑا۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے اپنے طریق سے روایت کی ہے مجھہ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث کی ہے کہا ہے میرے دادا خبیب کے یوم بدر مین زخم شمشیر لگا اون کے جسم کی ایک جانب جھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر لعاب دہن مبارک لگا دیا اور اوسکو ملا دیا اور اوسکو جیسے پہلے تہا اوس حالت پر پھیر دیا وہ زخم ملگیا۔

ابن عدی اور ابو یعلی اور بیہقی نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے طریق سے عاصم نے اپنے دادا قتادہ بن النعمان سے روایت کی ہے قتادہ کی آنکھہ کو یوم بدر مین صدمہ پہنچا اونکی تپلی رخسار پر نکل پڑی لوگون نے اوسکے قطع کرنیکا ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اپنے قطع کرنے کو منع فرمایا اور قتادہ کو اپنے پاس طلب فرمایا اور اون کی آنکھہ کی تپلی کو اپنے دست مبارک کی ہتیلی سے دبا دیا اِسکے بعد یہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ کونسی آنکھہ کو صدمہ پہونچا تہا۔ اور اسی حدیث کی روایت بیہقی نے قتادہ سے اسکی مثل دوسری وجہ سے کی ہے اور اسکے بعد کہ آپنے اپنی ہتیلی سے تپلی کو دبا دیا یہ زیادہ کیا ہے آپنے یہ دعا کی اللھم اکسہ جمالا اے میرے اللہ تعالی اسکو جمال کا لباس پہنا۔

ابن سعد نے زید بن اسلم سے یہ روایت کی ہے کہ قتادہ بن النعمان کی آنکھہ کو صدمہ پہونچا وہ آنکھہ اونکے رخسار پر بہہ کر آگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اوس کی جاے پر اوس کو پہیر دیا وہ آنکھہ قتادہ کی دونون آنکھون مین سے زیادہ صحیح اور زیادہ اچہی تہی۔

ابو نعیم نے عبداللہ بن ابی صعصعہ کے طریق سے ابی سعید الخدری سے ابی سعید نے اپنے بھائی قتادہ بن النعمان سے روایت کی ہے کہا ہے میری دونون آنکھون کو یوم بدر مین صدمہ پہونچا وہ دونون آنکھین میرے رخسار پر گر پڑین مین اون دونون آنکھون کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے اون دونون کو اون کی جاے پر پہیر دیا اور دونون آنکھون مین لعاب دہن مبارک ڈال دیا وہ دونون چمکنے لگین۔

حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے معاذ بن رفاعہ بن رافع بن مالک سے معاذ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے یوم بدر مین ایک تیر میرے لگا میری آنکھہ پھوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھہ مین لعاب دہن مبارک ڈالدیا اور میرے لئے دعا فرمائی مجھکو آنکھہ سے کچھہ ایذا نہ ہوئی۔

واقدی نے روایت کی ہے مجھہ سے عمر بن عثمان الجحشی نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اپنی پھوپی سے روایت کی ہے کہا ہے عکاشہ بن محصن کہتے تھے کہ یوم بدر مین میری تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایک لکڑی عنایت کی یکایک مینے دیکھا وہ لکڑی ایک سفید لانبی تلوار تھی اور مین نے اوس سے جنگ کی یہان تک کہ اللہ تعالی نے مشرکین کو بھگا دیا وہ تلوار ہمیشہ عکاشہ کے پاس رہتی تھی یہان تک کہ وہ ہلاک ہو گئے۔ اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابن عساکر نے کی ہے۔

واقدی نے کہا ہے مجھہ سے اسامہ بن زید اللیثی نے داود بن الحصین سے داود نے بنی عبد الاشہل کے متعدد مردون سے روایت کی ہے اون راویون نے کہا ہے یوم بدر مین سلمہ بن اسلم بن حریش کی تلوار ٹوٹ گئی وہ بے ہتیار رہ گئے کوئی ہتیار اون کے ساتھہ نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ کو ایک شاخ جو آپ کے دست مبارک مین تھی اور وہ ابن طاب نخل کی قسم کی شاخون سے ایک شاخ تھی اونکو دی اور آپنے اون سے فرمایا اس سے مارو یکایک وہ شاخ عمدہ کھری تلوار ہو گئی وہ تلوار اونکے پاس ہمیشہ رہتی تھی یہانتک رہی کہ وہ یوم جسر ابی عبید مین مقتول ہو گئے اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

ابن سعد نے کہا ہے علی بن محمد نے ابو معشر سے ابو معشر نے زید بن اسلم اور یزید بن رومان اور اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ وغیرہم سے یہ روایت کی ہے کہ یوم بدر مین عکاشہ بن محصن کی تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عکاشہ کو کھجور کے درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی وہ شاخ اونکے ہاتھہ مین ایسی سیف قاطع ہو گئی جسکا لوہا نہایت صاف اور چمکدار تھا اور

اوسکی ہیبتیہ نہایت سخت تھی۔

شیخین نے قتادہ کے طریق سے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر مین اون مقتولون کے پاس کہڑے ہوئے جو کنوون مین ڈالے گئے تھے آپ انکو یا فلان بن فلان کہہ کے پکارتے اور اون سے فرماتے تھے تم لوگ اس امر سے خوش نہ تھے کہ تم لوگ اللہ تعالی اور اوسکے رسول کی اطاعت کرتے ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تہا ہم نے اوسکو حق پایا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ جن اجسام مین روح نہین ہے اونمین سے کسی جسم نے کلام نہین کیا ہے آپنے فرمایا قسم ہے اوس کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے مین جو بات اون سے کہتا ہون تم لوگ اون سے زیادہ نہین سنتے ہو قتادہ نے کہا ہے اللہ تعالی نے ان مشرکین مقتولین کو زندہ کیا یہانتک کہ آپ کا قول اونکو توبیخ اور تصغیر اور نقمت اور ندامت اور حسرت کیواسطے سنایا۔

واقدی اور بیہقی نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر مین یہ دعا مانگی اللہم اکفنی نوفل بن خویلد پہر آپنے پوچہا کون شخص ہے جسکو نوفل کا علم ہے حضرت علی رضہ نے کہا یا رسول اللہ مینے اوسکو قتل کر ڈالا آپنے تکبیر کہی اور کہا الحمد للہ الذی اجاب فیہ دعوتی جمیع حمد ثابت اللہ تعالی کے واسطے وہ اللہ تعالی جس نے میری دعا نوفل کے حق مین قبول کی۔

بیہقی نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے اللہ تعالی کے اس قول وذرنی والمکذبین اولی النعمۃ ومہلہم قلیلا کے نزول کے بعد نہ تہا مگر تھوڑا زمانہ یہانتک کہ اللہ تعالی نے یوم بدر کی جنگ مین قریش کو مصیبت زدہ کیا۔

شیخین نے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے اس درمیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس نماز پڑہ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت اپنے بیٹھنے کی جگہون مین تہی اون لوگون نے آپس مین کہا تم مین سے کون شخص ایسا ہے کہ بنی فلان کے اونٹون کی

طرف جاے اور اوس کی اوس جہلی کو جس کے ساتھ بچہ نکلتا ہے لاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون شانون کے بیچ مین جسوقت آپ سجدہ کرین رکھدے ایک شخص جو اشقی القوم تہا وہ اوٹہا اور اوسکو لایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون شانون کے بیچ مین رکہہ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت مین ثابت رہے اور وہ لوگ یہان تک ہنسے کہ ہنسی کے سبب سے بعض اون کا بعض کی طرف جہک گیا کوئی جانیوالا حضرت فاطمہ کے پاس گیا اور فاطمہ رض اوسوقت چہوٹی لڑکی تہین وہ دوڑکر آئین یہان تک کہ اونہون نے آپ پر سے اوس کو پہینک دیا اور اون لوگون کے پاس آکر اونکو برا کہا جبکہ آپنے اپنی نماز ادا فرمائی تو یہ دعا تین بار کی اللہم علیک بقریش اے میرے اللہ تعالی تجہہ پر لازم ہے کہ تو قریش پر عذاب نازل کرے پہر آپنے ہر ایک کا نام لیکر بددعا کی اللہم علیک بعمرو بن ہشام یعنی ابا جہل اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ابو لبید ان کل پر عذاب نازل کر ابن مسعود رض نے کہا ہے مین نے ان سب مشرکین کو یوم بدر مین پچہڑا ہوا دیکہا۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلعم مقتولین سے فارغ ہوگئے کسی نے آپ سے کہا آپ پر قافلہ کی طرف توجہ لازم ہے قافلہ کے اسطرف کوئی شے مانع نہین ہے عباس رض نے سنکر کہا اور عباس اوسوقت اپنی قید مین قیدی تہے قافلہ کی طرف آپ کو توجہ کرنا مناسب نہین ہے آپنے عباس سے پوچہا کس لئے مناسب نہین ہے عباس رض نے کہا اسلئے کہ اللہ تعالی نے آپکے ساتھ دو طایفون مین سے ایک کا وعدہ کیا تہا جو وعدہ آپ سے کیا تہا اللہ تعالی نے اوسکو پورا کردیا کہ بدر مین ایک گروہ پر آپ کو نصرت دی وہ لوگ مقتول ہوگئے۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مین بدر کی طرف گیا مینے ایک مرد کو دیکہا وہ زمین مین سے نکلتا ہے اوس کو ایک مرد

اوس ہتوڑے سے مارتا ہے جو اوسکے ساتھ رہتا ہے یہانتک کہ وہ زمین مین غائب ہوجاتا ہے پہر وہ مرد زمین مین سے نکلتا ہے اور وہ مرد اوسکو ہتوڑے سے مارتا ہے وہ مرد اوسکے ساتھ بار بار ایسا کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ابوجہل ہے جو زمین سے نکلتا ہے روز قیامت تک اوسکو عذاب دیا جائیگا۔

ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین ابن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے اس درمیان کہ مین اطراف بدر مین جا رہا تہا یکایک مینے دیکہا ایک مرد ایک گڑہے سے نکلا اوسکی گردن مین ایک زنجیر تہی اوس نے مجہکو آواز دی اے عبداللہ مجہے پانی پلاؤ مینے یہ نہین جانا کہ اوس نے میرا نام جانا ہے یا جیسے عرب لوگ عبداللہ کہہ کر ہر ایک کو پکارتے ہین اوس نے اہل عرب کے پکارنے کے طور پر مجہہ کو عبداللہ کہہ کر پکارا ہے اور ایک مرد اوس گڑہے مین سے نکلا اوسکے ہاتہہ مین ایک کوڑا تہا اوسنے مجہسے پکار کے کہا اے عبداللہ تم اسکو پانی نہ پلاؤ اس لئے کہ یہ کافر ہے پہر اوس مرد نے اوسکو کوڑے سے مارا یہان تک کہ وہ اپنے گڑہے مین پلٹ کے چلا گیا یہ واقعہ دیکہکر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے آپ کو خبر کی آپ نے مجہہ سے دریافت فرمایا کیا تحقیق تم نے اوسکو دیکہا ہے مینے کہا بیشک مینے اوسکو دیکہا ہے آپنے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابوجہل ہے اور وہ کوڑون کی وہ مار روز قیامت تک اوسکا عذاب ہے۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ رضہ کے طریق سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے بدر کی جنگ مین اللہ تعالیٰ نے مشرکون اور منافقون کی گردنین جہکا دین مدینہ منورہ مین کوئی منافق اور کوئی یہودی باقی نہین رہا مگر وہ بدر کی جنگ کی وجہ سے اپنی گردن جہکائے ہوئے تہا اور یوم بدر ایسے فرق کا دن تہا جس دن مین اللہ تعالیٰ نے شرک اور ایمان کے درمیان تفریق کردی اور یہود نے از روی یقین کے کہا یہ وہی نبی ہے جسکی صفت تورات مین ہم پاتے ہین اللہ تعالیٰ آج کے دن کے بعد کسی

کو بلند نہ کریگا گروہ غالب ہوگا۔

بیہقی نے عطیۃ العوفی سے روایت کی ہے کہا ہے مینے ابو سعید الخدری سے اللہ تعالی کے اس قول کو پوچھا الم غلبت الروم آخر آیت تک ابو سعید نے کہا اہل فارس اہل روم پہ غالب ہو گئے تھے پھر روم فارس پر غالب ہو گیا اسکے بعد یوم بدر مین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر مشرکین عرب سے جنگ مین بھڑ گئے اور روم اور فارس باہم جنگ مین بھڑ گئے ہم نے مشرکون پر نصرت پائی اور اہل کتاب نے مجوس پہ نصرت پائی اللہ تعالی نے خاص ہمکو مشرکون پر جو نصرت دی ہم اوس سے خوش ہوئے اور اہل کتاب کو اللہ تعالی نے مجوس پر جو نصرت دی ہم اوس سے فرحت ناک ہوئے ہمارا یہ خوش ہونا اللہ تعالی کا قول ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ہے۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر مین ایک قبہ مین تھے آپ نے یہ فرمایا قوموا الی جنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین عمیر بن الحمام نے سنکر بخ بخ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس لئے تم بخ بخ کہتے ہو عمیر نے کہا مین اس امید سے کہتا ہون کہ مین اہل جنت سے ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اہل جنت سے ہو عمیر کے چھڑے کے ترکش مین سے کھجورین نکل پڑین وہ کھجورین چابنے لگے پھر عمیر نے کہا اگر مین باقی رہونگا تو کھجورین چاپتا رہونگا اور جنت البتہ ایک دراز حیات ہے عمیر نے اون کھجورون کو چھوڑ دیا اور جنگ کی یہانتک کہ مقتول ہو گئے۔

اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم بدر کے گرفتارون کے باب مین فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو ان کو قتل کر ڈالو اور اگر چاہو تو ان سے فدیہ لے لو اور فدیہ سے تم کو تمتع حاصل ہوگا تم لوگون مین سے ان کی تعداد کے موافق شہید ہونگے ستر اشخاص مین سے آخر شخص قیس بن ثابت تھے جو جنگ یمامہ مین مقتول ہوئے۔

ا۔۵۷ اصل کتاب مین جابجا چھوٹی حرف

ابونعیم نے صحیح سند سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ عقبہ بن ابی معیط نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی آپنے فرمایا تیرا کھانا مین جب تک نہ کھاؤنگا کہ تو اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہے گا عقبہ نے اسکی شہادت دی عقبہ کا ایک دوست عقبہ سے ملا اور اوس نے عقبہ کو اس امر پر ملامت کی عقبہ نے پوچھا قریش کے سینون کو کون سی شے مجھسے بری کر دیگی اوسکے دوست نے کہا تو آپ کی مجلس مین جا اور آپکے منھ پر تھوک دے اوس نے ویسے ہی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچھ اسپر زیادہ نہ کیا اپنا چہرہ مبارک پونچھ ڈالا اور فرمایا اگر مکہ کے پہاڑون سے باہر تجھکو پاؤنگا تو تیری گردن از روے صبر کے مارونگا جبکہ یوم بدر تھا اور آپ کے اصحاب جنگ کیواسطے نکلے تو عقبہ نے باہر نکلنے سے انکار کیا اور کہا اس مرد نے مجھسے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر مکہ کے پہاڑون سے وہ مجھکو باہر پائےگا جبر سے میری گردن ماردیگا لوگون نے کہا تجھکو سرخ اونٹ ہم دیتے ہین وہ تجھکو نہ پاسکےگا اگر بھاگڑ ہوگی تو اڑجائےگا کسی کے ہاتھ نہ لگےگا عقبہ اون لوگون کے ساتھ نکلا جبکہ مشرکین بھاگے تو عقبہ کے اونٹ نے چٹیل زمین مین اوسکو لاکر اوتار دیا وہ گرفتار کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبر سے اوسکی گردن ماردی اور عباس رضی سے جسوقت فدیہ لیا گیا اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا جبتک مین زندہ رہونگا آپ نے مجھکو قریش کا فقیر بنا کے چھوڑ دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی کو جواب دیا آپ قریش کے فقیر کیونکر ہونگے آپنے تو سونے کے غلے ام فضل کے سپرد کئے تھے اور ام فضل سے آپنے یہ کہا تھا اگر مین مارا جاؤنگا جبتک تو زندہ رہےگی تجھکو غنا رہیگی عباس رضی نے سنکر کہا جو بات آپ فرماتے ہین مین گواہی دیتا ہون وہی بات ہے یعنی ام فضل کو مینے سونے کے غلے دئے ہین اور اوسپر کوئی مطلع نہین ہے مگر اللہ تعالیٰ۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے زہری اور ایک جماعت سے یہ روایت کی ہے کہ عباس رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میرے پاس وہ شے نہین ہے جسکو فدیہ دون آپنے

اون سے فرمایا وہ مال کہان ہے جس کو تم نے اور ام فضل نے دفن کیا ہے تم نے ام فضل سے کہا ہے اگر مین اپنے اس سفر مین مارا جاؤنگا تو یہ مال میرے فرزندون فضل اور عبداللہ اور قثم کے واسطے ہوگا عباس رضؓ نے سنکر کہا واللہ مین یہ جانتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین واللہ یہ وہ شے ہے جو میرے اور ام فضل کے سوا اسکا کسی کو علم نہین ہے۔

اور اِس حدیث کی روایت حاکم نے ابن اسحاق کے طریق سے کی ہے ابن اسحاق نے یحیی بن عباد سے اونہون نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے اونکے بعض اصحاب سے اور اونہون نے مقسم سے مقسم نے عباس رضؓ سے اِس حدیث کی روایت کی ہے۔ اور احمد نے اِس حدیث کی روایت ابن اسحاق کے طریق سے اون لوگون سے کی ہے جنہون نے عکرمہ سے سُنا اور عکرمہ نے ابن عباس رضؓ سے سنا ہے اور اسکی روایت ابن سعد نے کلبی کے طریق سے ابو صالح سے ابو صالح نے ابن عباس رضؓ سے کی ہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے عبداللہ بن الحارث بن نوفل سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نوفل بن حارث بدر مین گرفتار کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اے نوفل اپنے نفس کا تو فدیہ دے نوفل نے کہا میرے پاس کوئی شے نہین ہے جو اپنے نفس کا اوس سے فدیہ دون آپ نے فرمایا اپنے نفس کا فدیہ اوس مال سے دے جو جدہ مین ہے نوفل نے کہا مین شہادت دیتا ہون آپ رسول اللہ ہین نوفل نے اپنے نفس کا فدیہ اوس مال سے دیا۔

ابن اسحاق نے اور ابن سعد نے اور ابن جریر نے اور حاکم نے اور بیہقی نے اور ابو نعیم نے اپنے طریق سے اِس حدیث کی روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے حسین بن عبداللہ بن عباس نے عکرمہ سے عکرمہ نے ابن عباس سے حدیث کی ہے کہا ہے مجھ سے ابو رافع نے حدیث کی ہے کہا ہے ہم آل عباس اسلام مین داخل ہوئے تھے اور ہم اپنے اسلام کو چھپاتے

تھے اور مین عباس کا غلام تھا جبکہ قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یوم بدر مین گئے
ہم اخبار کی توقع رکھنے لگے ہمارے پاس حیسمان الخزاعی خبر لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے غلبہ کی جو خبر ہمارے پاس آئی ہم نے اوس خبر سے اپنے نفسون مین قوت پائی اور ہم اُس
سے مسرور ہوئے واللہ مین زمزم کے صفہ مین بیٹھا تھا اور ام فضل میرے پاس تھین ایکایک
مینے دیکھا ابو لہب خبیث شر کو لایا اور اپنے پاون زمین پر گھسیٹتا ہوا آیا جبکہ اوسکے پاس خبر
آئی اللہ تعالی نے اوسکو رسوا اور خوار و ذلیل کیا ابو لہب حجرہ کے سراپردہ کے پاس بیٹھ گیا
ابو لہب سے آدمیون نے کہا یہ سفیان بن الحارث ہے جو آیا ہے اور اوسکے پاس لوگ جمع
ہوئے ہین ابو سفیان سے ابو لہب نے کہا میرے پاس آ تیرے پاس خبر ہے ابو سفیان
آیا یہانتک کہ بیٹھ گیا اوس نے کہا نہین ہے وہ مگر یہ کہ ہم قوم سے بھڑ گئے اور ہم نے اونکو
اپنے شانے دیدیئے یعنی ہم نے منھ پھیر دئے جس جگہہ اونھون نے چاہا ہم لوگون کے
جسم پر ہتیار چلائے واللہ باوجود اسکے کہ آدمیون نے منھ پھیر دئے مینے اونکو ملامت نہین کی
ہمنے گورے مردون کو ابلق گھوڑون پر دیکھا واللہ وہ مرد کسی شے کو باقی نہین چھوڑتے ابو رافع
نے کہا مینے حجرہ کے پردہ کو اوٹھایا اور مین نے کہا واللہ وہ مرد ملائکہ تھے اس خبر کو سُنکر
ابو لہب کھڑا ہو گیا اور بحالت ذلت اپنے پاون گھسیٹ رہا تھا اللہ تعالی نے اوسکو مہلک
آبلون کے ساتھ مبتلا کیا واللہ وہ نہین ٹھیرا مگر سات دن یہانتک کہ وہ مرگیا ابو لہب کے
بیٹون نے اوسکو مکان مین تین دن تک چھوڑ دیا اوسکو دفن نہین کرتے تھے یہان تک کہ
وہ سڑ گیا اوس مین بدبو پیدا ہوگئی قریش لوگ اس بیماری سے بچتے تھے جیسے کہ طاعون
سے بچتے تھے یہان تک نوبت پہونچی کہ ابو لہب کے دونون بیٹون سے قریش کے ایک مرد
نے کہا تمہارا بھلا ہو تم شرم نہین کرتے ہو کہ تمہارا باپ اپنے گھر مین سڑ گیا تم دونون اوس کو
دفن نہین کرتے اونھون نے کہا ہمکو یہ خوف ہے کہ اوسکی بیماری ہمکو لگ جائے گی اوس مرد
نے کہا تم چلو مین تم دونون کی اعانت اوسپر کرون گا واللہ ابو لہب کو اوس کے بیٹون نے

غسل نہین دیا مگر دور سے کہڑے ہوکر اوسپر پانی ڈالدیا اوسکے پاس نہین جاتے تہے پہر ابولہب
کو اعلی مکہ کی طرف اوٹہا کرلے گئے اور ایک دیوار سے اوس کو ٹیکا لگا کر رکہدیا پہر اوس پر
پتھر چن دیئے۔

شیخین نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے ابولہب نے ثویبہ کو آزاد کیا ثویبہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دودہ پلایا جبکہ ابولہب مرگیا تو اوسکے بعض اہل نے خواب مین اوسکو
بڑے نقصان کی حالت مین دیکہا اوس سے اوس نے پوچہا تو کس چیز سے ملاقی ہوا ابولہب
نے کہا تم لوگون کے بعد مینے غیر اسکے کوئی راحت نہین دیکہی مینے ثویبہ کو جو آزاد کیا تہا اوس
کے بدل مین مجہکو اس گڑہے مین پانی پلایا گیا اور ابولہب نے اوس گڑہے کی طرف اشارا
کیا جو انگوٹہے اور اوسکے پاس کی اونگلی کے ملانے سے پیدا ہوتا ہے۔

بیہقی نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے راویون نے کہا ہے قباث بن اشیم الکنانی
کہتا تہا مین مشرکون کے ساتہ بدر مین حاضر ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی
قلت اور اون لوگون کی کثرت کو جو ہمارے ساتہ سوار اور پیادہ تہے مین اپنی آنکہ سے
دیکہہ رہا تہا جو لوگ بہاگے مین اون مین بہاگا مجہکو دکہلایا گیا مین مشرکین کو ہر ایک طرف
دیکہہ رہا تہا اور مین اپنے نفس سے کہہ رہا تہا مینے اس امر کی مثل نہین دیکہا جس سے کوئی
بہاگ جائے مگر عورتین جبکہ خندق کے بعد زمانہ تہا میرے دل مین اسلام واقع ہوا مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ مین آیا اور مین نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجہسے دریافت فرمایا اے قباث تم ہی ہو جو یوم بدر مین یہ بات کہتے تہے کہ مینے
اس امر کی مثل نہین دیکہا کہ اس سے کوئی بہاگ جائے مگر عورتین مینے کہا مین شہادت
دیتا ہون آپ اللہ تعالی کے رسول ہین اور یہ بات ہرگز کسی کی طرف مجہہ سے نکلکر نہین گئی
اور مین نے اس بات کو نہین کہا مگر اپنے نفس سے کچہہ کہا تہا اگر آپ نبی نہ ہوتے تو اللہ تعالی
آپ کو اوس بات پر مطلع نہ کرتا آپ نے مجہپر اسلام کو ظاہر کیا مین مسلمان ہوگیا۔

طبرانی نے ابان بن سلمان سے ابان نے اپنے باپ سلمان سے روایت کی ہے کہا ہے قباث بن اشیم اللیثی کا اسلام یون تہا کہ عرب مین کے کچہہ مرد قباث کے پاس آئے اور اونہون نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خروج کیا ہے وہ ہمکو ہمارے دین کے غیر کی طرف بلاتے ہین قباث یہ سنکر کہڑا ہوگیا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ آپ کے پاس داخل ہوا آپ نے اوس سے فرمایا اے قباث بیٹہہ جا قباث غصہ سے چپ رہا کچہہ جواب نہین دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا کیا اس قول کا قایل توہی ہے کہ اگر قریش کی عورتین اپنے برقعون کے ساتھ نکلتین تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب کو پھیر دیتین قباث نے سنکر کہا قسم اللہ تعالی کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بہیجا ہے میری زبان نے اس کلمہ کے ساتھ حرکت نہین کی اور نہ میرے ہونٹون نے اس کلمہ کے ساتھ زمزمہ کیا اور مجہہ سے کسی شخص نے اس کلمہ کو نہین سنا اور وہ کوئی شے نہین ہے مگر میرے نفس مین پیدا ہوئی تہی قباث نے اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہدان محمد ارسول اللہ کہا اور یہ کہا مین یہ گواہی دیتا ہون آپ جس دین کو لائے ہین وہ حق ہے۔

بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے موسیٰ بن عقبہ اور عروہ بن الزبیر رضہ سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے جبکہ مشرکین کا سفیر مکہ کی طرف پلٹ کے آیا عمیر بن وہب الجمحی آیا یہانتک کہ مقام حجر مین صفوان بن امیہ کے پاس آکے بیٹہا صفوان نے کہا مقتولین بدر کے بعد عیش قبیح ہے عمیر نے کہا بیشک واللہ اونکے بعد زندگی مین خیر نہین ہے اگر میرے ذمہ قرض نہ ہوتا جس کے واسطے مین ادا نہین پاتا ہون اور میرے ایسے عیال نہوتے جنکے واسطے کوئی شے مین نہین چہوڑتا ہون مین محمد صلعم کی طرف ضرور کوچ کرکے جاتا اور اون کو قتل کرڈالتا اگر محمد صلعم کے خوف سے میری آنکہین بہر جائینگی تو میرے پاس ایک علت ہے مین اوسکے ساتھ بہانہ کرکے یہ کہونگا مین اپنے اس فرزند کے پاس آیا ہون

جو اسیر ہے صفوان عمیر کے اس قول سے خوش ہوا اور اوس سے کہا تیرا قرض میرے ذمہ
ہے اور تیرے عیال سے میرے عیال نفقہ مین برگزیدہ ہین ایسا نہ ہوگا کہ مجھے کسی شے
کی قدرت ہوگی اور اون کی اعانت سے عجز کیا جائیگا صفوان نے عمیر کو سواری دی اور
اوسکے واسطے سامان تیار کیا اور عمیر کی تلوار کے واسطے امر کیا تلوار پر صیقل کی گئی اور اوسکو
زہر دیا گیا عمیر نے صفوان سے کہا چند دنون تک مجھہ کو تو چھپا وے پہر عمیر آیا یہان
تک کہ مدینہ مین آیا اور مسجد کے دروازہ کے پاس اوترا اور اپنی سواری کے اونٹ کو باندہ دیا
اور تلوار لی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کیا عمیر اور عمر بن الخطاب رض داخل
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رض سے فرمایا تم ٹھہر جاؤ پہر آپ نے پوچھا یا
عمیر کس شے نے تجھہ کو آگے بڑہایا ہے عمیر نے کہا مین اپنے اوس قیدی کے پاس آیا
ہون جو آپ کے پاس ہے آپ نے فرمایا جس وجہ سے تو آیا ہے تو مجھہ سے سچ کہو عمیر
نے کہا کہ مین نہین آیا مگر اپنے اسیر کے معاملہ مین آپ نے فرمایا تو نے صفوان بن امیہ سے
حجر کے پاس کیا شرط کی تہی عمیر سنکر ڈر گیا اور اوس نے پوچھا میں نے صفوان سے کیا شرط
کی تہی آپ نے فرمایا تو نے صفوان کو اس شرط سے میرے قتل پر برانگیختہ کیا تہا کہ وہ تیری
اولاد کا متکفل رہے اور تیرا قرض ادا کر دے اللہ تعالی تیرے اور اس واقعہ کے درمیان
حایل ہے صفوان نے سنکر کہا اشہد انک رسول اللہ تحقیق یہ گفتگو میرے اور صفوان
کے درمیان حجر مین تہی میرے سوا اور صفوان کے سوا اس بات پر کوئی مطلع نہین ہوا ہے
اللہ تعالی نے آپ کو اوس بات کی خبر کر دی ہے اللہ تعالی اور اوسکے رسول پر ایمان لایا پہر
عمیر مکہ کی طرف پلٹ کے گیا اور اوس نے لوگون کو اسلام کی دعوت دی اور عمیر کے ہاتھ
پر کثیر آدمی مسلمان ہوئے۔ پہر اس حدیث کی روایت بیہقی اور طبرانی نے ابن اسحاق کی
طریق سے کی ہے کہا ہے مجھہ سے محمد بن جعفر بن الزبیر نے حدیث کی ہے اور اوپر کی مثل
اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت زہری سے اس کی مثل

کی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن سعد اور ابو نعیم نے عکرمہ سے کی ہے پس یہ طرق حدیث مرسلہ ہین۔ اور اس حدیث کی روایت طبرانی اور ابو نعیم نے ابی عمران الجونی کے طریق سے انس بن مالک سے موصول طور پر صحیح سند کے ساتھ کی ہے۔

بیہقی نے جبیر بن مطعم سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مطعم زندہ ہوتے اور اگر ان اسیرون کے باب مین مجھ سے کلام کرتے تو مین مطعم کے واسطے ان سب کو آزاد کردیتا یہ اسیر بدر کے اسیر تھے سفیان نے کہا رسول اللہ صلعم کے نزدیک مطعم کا ایک نوع احسان تھا اور مطعم بخشش سے جزا دینے مین آدمیون سے زیادہ تھے۔

ابو نعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ بدر کے قیدیون کے باب مین آپ سے گفتگو کرون مین نے آپ کو ایسے وقت مین پایا کہ آپ اپنے اصحاب کو نماز پڑہا رہے تھے مینے سنا آپ پڑہ رہے تھے۔ ان عذاب ربک لواقع مالہ من دافع اسکو سنکر میرا ایسا حال ہوا گویا میرا دل پھٹ گیا۔

ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم بدر مین مشرکین کے قتال سے مین آیا اور مین اوس وقت ہوکا تھا میرے سامنے ایک یہودیہ عورت آئی جس کے سر پر ایک لگن تھا اوس مین بکری کا بچہ بھنا ہوا تھا اوس نے کہا اے محمد جمیع حمد اوس اللہ تعالی کے واسطے ہے جس نے آپ کو سلامت رکھا مین نے اللہ تعالی کے واسطے یہ نذر کی تھی کہ اگر آپ مدینہ مین سلامت آوینگے تو بکری کے اس بچہ کو مین ضرور ذبح کرونگی اور اوسکو بھونونگی اور اس کو آپ کے پاس لے جاؤنگی تاکہ آپ اوسمین سے کہاوین اللہ تعالی نے اس بکری کے بچہ کو گویا کردیا اوس نے کہا اے محمد آپ مجھے نہ کہائیے مجھ مین زہر ملا ہے۔

فائدہ یہ باب ستر معجزات سے زیادہ کو شامل ہے تامل کرنے سے یہ معلوم ہوسکتا ہے۔

فائدہ سبکی رحمہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملائکہ کی جنگ کرنے مین کیا حکمت تھی باوجودیکہ جبریل ع اِس امر پر قادر تھے کہ اپنے بازو کے ایک پر سے کفار کو دفع کردیتے سبکی رحمہ نے اِس سوال کا یہ جواب دیا کہ یہ امر اس ارادہ کے سبب سے تھا کہ جنگ کا فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا فعل ہو اور ملائکہ لشکرون کی عادت پر جیسے لشکر کی مدد کرتا ہے آپ کو اور آپ کے اصحاب کو مدد دین اس مین صورت اسباب کی رعایت اور اوس سنت کی رعایت تھی جس سنت کو اللہ تعالی نے اپنے عباد مین جاری کیا ہے اور جمیع امور کا فاعل اللہ سبحانہ ہی ہے اور زمخشری نے اللہ تعالی کے قول وما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین کے معنے مین کہا ہے اگر تم یہ اعتراض کروگے کہ اللہ تعالی نے یوم بدر اور یوم خندق مین کسواسطے جنود ملائکہ کو آسمان سے نازل فرمایا اور یہ فرمایا ہے فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروہا۔ اور یہ فرمایا ہے بالف من الملائکۃ مردفین اور بثلاثۃ آلاف من الملائکۃ منزلین۔ اور بخمسۃ آلاف من الملائکۃ مسومین اس اعتراض کا مین یہ جواب دونگا کہ ایک فرشتہ کافی تھا قوم لوط ع کے شہر جبریل علیہ السلام کے بازو کے ایک پر ہی سے ہلاک کردیئے گئے اور بلاد ثمود اور قوم صالح ع ایک صیحہ سے ہلاک کردی گئی ولیکن اللہ تعالی نے ہر ایک شی کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کبار انبیا اور اولوالعزم رسولون پر فضیلت دی ہے حبیب نجار کیا چیز ہین اور اسباب کرامت اور اعزاز سے اوس شے کا آپ کو والی کیا ہے جو کسی کو وہ اسباب کرامت اور اعزاز نہین دیئے اون اسباب کرامت اور اعزاز سے یہ امر تھا کہ آپ کے واسطے آسمان سے لشکرون کو نازل کیا گویا اللہ تعالی نے اپنے اِس قول وما انزلنا وما کنا منزلین سے اِس امر کی طرف اشارا کیا ہے کہ لشکرون کا آسمان سے نازل کرنا اون عظائم امور سے ہے کہ اون کا اہل کوئی نہین ہے مگر آپ کی مثل اور ہم آپ کے سوا کسی کے واسطے ایسا نہین کرتے ہین کہ لشکر آسمان سے نازل کرین زمخشری کا قول

ختم ہوگیا۔

یہ باب اُن معجزون کے بیان مین ہی جو غزوہ غطفان مین واقع ہوئے ہین

واقدی نے کہا ہے مجھ سے محمد بن زیاد نے حدیث کی ہے اون سے زید بن ابی عتاب نے
حدیث کی ہے (اور واقدی) نے کہا ہے مجھ سے ضحاک بن عثمان اور عبدالرحمن بن محمد بن
ابی بکر وغیرہم نے حدیث کی ہے اِن راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ خبر پہونچی کہ غطفان کی ایک جماعت جو بنی ثعلبہ بن محارب سے ہی مقام ذی امر مین جمع
ہوئی ہے وہ لوگ یہ ارادہ رکھتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطراف سے گھیر لین
اونکے ساتھ اونہین کی قوم کا ایک مرد ہے جسکا نام دعثور بن الحارث ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہ خبر سُن کر ساڑھے چارسو مردون مین نکلے انکے ساتھ گھوڑے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراب لوگ پہاڑ کی چوٹی پر بھاگ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مقام ذی امر مین اُتر پڑے اور وہان پر لشکر جمع کیا اون لوگون پر کثرت سے مینہ برسا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کے واسطے چلے گئے آپ کو وہان پر وہ پانی ملا اور آپ پر
اتنا برسا کہ آپ کے کپڑے بھیگ گئے اور مقام امر کا صحرا آپکے اور آپکے اصحاب کے
درمیان حایل ہوگیا پھر آپنے اپنے کپڑے اوتارے اور اونکو پھیلا دیا تاکہ خشک ہوجاوین اور اُن
کپڑون کو ایک درخت پر ڈال دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس درخت کے نیچے
لیٹ گئے اور اعراب لوگ آپ کو دیکھ رہے تھے اعراب نے دعثور سے جو اونکا سردار اور
اونہین زیادہ شجیع تہا یہ کہا محمد صلعم نے تجھہ کو موقع دیا ہے اور اپنے اصحاب سے ایسی جگہہ تنہا
ہوگئے ہین کہ اگر فریاد کرین تو اونکے اصحاب اون کی فریاد کو نہ پہونچین گے یہانتک کہ تو
اون کو قتل کر ڈالے گا دعثور نے قوم کی تلوارون مین سے ایک تیز تلوار چنی پھر وہ آپ کی
طرف آیا یہانتک کہ وہ اپنی تلوار برہنہ کئے ہوئے آپ کے پاس آکر کھڑا ہوگیا اور اوسنے

ے
ر
ے
محاد
کرما
رسوا
سکا
اوریہ
کے ق
لکھاگ
صلی
ہے
ے
عائش
کہتہ
کرمیہ
ے
کےکر
خاص
اللہ عل
رسول

نے ابن شہاب سے حدیث کی کہا ہے کہ بنی نضیر کی جنگ بدر کی جنگ کے چھ مہینوں
کے آغاز پر ہوئی تھی بنی نضیر یہود کا ایک گروہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا
محاصرہ کیا یہان تک کہ اونہون نے جلاے وطن پر منزل اختیار کیا آپ نے اونکو یہ حکم دیا
کہ مال اور متاع کی قسم سے جو کچھ اونٹ اوٹھالے وہ لے لین اور چلے جاوین مگر ہتیار نہ لیجاوین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون یہود کو شام کی طرف جلاے وطن کردیا جو لکڑی وغیرہ
مکانات کی چہتون مین اون کو پسندیدہ معلوم ہوتی وہ اوسکو نکالتے اور اونٹ پر بار کرتے
اور لیجاتے تہے اللہ تعالی نے اونکے حق مین سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض اللہ تعالی
کے قول ولیخزی الفاسقین تک نازل فرمایا اور جلاے وطن تورات مین اونکے واسطے
لکہا گیا تہا اور وہ یہود اوس سبط سے تہے جن کو جلاے وطن کی مصیبت قبل اوسکے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر غلبہ کیا نہین پہونچی تہی۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی
ہے پہر بیہقی نے اس حدیث کی روایت دوسرے طریق سے زہری سے زہری نے عروہ رض
سے عروہ نے حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے موصول کی ہے اور کہا ہے کہ حضرت
عایشہ رض کا ذکر اس طریق مین غیر محفوظ ہے شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین مین یہ
کہتا ہون کہ حاکم نے اس طریق موصول کو حضرت عایشہ رض سے روایت کیا ہی اور کہا ہے
کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

ابو داؤد اور بیہقی نے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے اونہون نے ایک ایسے مرد
سے روایت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تہے کہا ہی بنی النضیر
کے کہجورون کے درخت خاصۃً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہے اللہ تعالی نے آپ کو
خاص وہ درخت عطا فرمائے تہے اور آپ کو اون درختون کے ساتھ خاص کیا اور فرمایا ما افاء
اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب جو شے اون یہود کی اللہ تعالی نے اپنے
رسول کو فی دی ہے تم نے اوسکے واسطے گہوڑون اور اونٹون سے چڑہائی کرکے جنگ نہین

کی ہے بغیر جنگ کے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر اون درختون مین سے مہاجرین کو عطا فرمائی اور اون کے درمیان اونکو تقسیم کیا اور انصار مین سے دو مرد جو صاحب حاجت تھے اون درختون مین سے اون دونون انصاریون کو تقسیم کئے غیر ان دونون انصاریون کے انصار مین سے کسی کو تقسیم نہین کئے اور ان درختون سے آپ کا وہ صدقہ باقی رہ گیا جو بنی فاطمہ کے قبضہ مین تہا۔

شیخین نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی نضیر کے اموال اوس قبیل سے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فی مین دئے تہے اور اوس قسم سے وہ مال تہے کہ مسلمانون نے گہوڑون اور اونٹون سے ان اموال پر جنگ نہین کی تہی وہ اموال خاصتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تھے آپ اپنے اہل پر اون اموال سے سال بہر تک نفقہ کرتے تہے اور جو کچہہ ان اموال سے باقی رہتا اوسکو گہوڑون اور ہتیارون مین اللہ تعالیٰ عز وجل کے راستہ مین صرف فرماتے تھے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے زہری سے اور عروہ بن الزبیر رضی کے طریق سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر بنی النضیر کے پاس اس لئے تشریف لے گئے کہ کلابیین کی دیت کے باب مین بنی النضیر سے استعانت چاہین بنی النضیر نے کہا ای ابو القاسم آپ اتنا ٹھیر جاوین کہ کہانا کہالین اور اپنی حاجت پوری کر کے پلٹ جاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جو آپ کے اصحاب سے آپ کے ساتھ تھے ایک دیوار کے سایہ مین بیٹھکر اس امر کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ لوگ بنی کلاب کے امر کی اصلاح کرین گے جبکہ وہ لوگ تنہا ہوئے اور شیطان اونکے ساتھ تھا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا باہم مشورہ کیا اور اونہون نے باہم یہ کہا تم لوگ آپ کو اس سے زیادہ قریب جو اب پاتے ہو نہ پاؤ گے یہود مین سے ایک مرد نے کہا اگر تم چاہتے ہو تو مین اوس مکان کے اوپر چڑہتا ہون جسکے

نیچے آپ بیٹھے ہین اور آپ پر ایک پتھر اوپر سے چھوڑ دیتا ہون اور آپ کو قتل کر ڈالتا ہون۔
اللہ تعالی نے آپ کے پاس وحی بھیجی اور آپ کے واسطے جو مشورہ اون یہود نے کیا تھا آپ
کو اوس سے خبر کر دی آپ اوس جگہہ سے اوٹھ کھڑے ہوئے اور آپکے اصحاب وہان سے
پلٹ گئے اور قرآن نازل ہوا یاایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم
ایدیہم آخر آیت تک جبکہ اللہ تعالی نے یہود کی خیانت کو آپ پر ظاہر کر دیا آپنے یہود کو یہ امر کیا
وہ اپنے شہرون سے نکلکر جہان چاہین چلے جاوین جبکہ منافقین نے اوس امر کو سنا کہ
اون کے بہائیون اور اولیاء کے ساتھ جو اہل کتاب سے تھے ارادہ کیا گیا ہے منافقین نے
یہود کے پاس آدمی بھیجے اور اون سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگون کی زندگی اور موت تمہارے ساتھ
ہے اگر تم لوگ جنگ کروگے تو تمہاری نصرت ہمپر لازم ہوگی اور اگر تم لوگ نکال دئے جاوگے
تو ہم تمسے تخلف نہ کرینگے جبکہ یہود نے منافقین کی امان پر بھروسہ کر لیا تو اونکا فریب عظیم
ہوگیا اور شیطان نے اون کو غالب ہونیکی امید دلائی یہود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
آپ کے اصحاب کو پکارا اور یہ کہا کہ واللہ ہم لوگ اپنے اوطان سے نہین نکلینگے اور
اگر آپ ہم سے جنگ کرینگے ہم لوگ آپسے جنگ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہود کی یہ گفتگو سن کر یہود کا محاصرہ کیا اور اونکے مکانات ڈہا دئے اور اونکے کھجورون کے
درخت کاٹ ڈالے اور اون کو جلا دیا اللہ تعالی نے یہود اور منافقین کے ہاتون کو باز رکھا وہ
جنگ نہ کرسکے منافقین نے اون کی نصرت نہین کی اور یہود اور منافقین دونون گروہون
کے دلون مین اللہ تعالی نے رعب ڈال دیا جبکہ یہود منافقین کی نصرت سے مایوس
ہوگئے تو جو امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے سامنے پیش کیا تھا اوسکی درخواست
کی یعنی یہ درخواست کی کہ ہم لوگ اپنے اوطان سے چلے جاتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونکا فیصلہ کر دیا کہ آپ اون کو وطن سے نکال دینگے اور یہ حکم دیا کہ اون کے اونٹ
جو کچھہ اوٹھا سکین وہ لے جاوین وہ مال اور سامان اونکا ہے مگر ہتیار نہ لیجاوین۔

ابو نعیم نے اوپر کی حدیث کی مثل مقاتل کے طریق سے ضحاک سے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے اور کلبی کے طریق سے ابی صالح سے ابی صالح نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے۔ اور ابن جریر نے اس حدیث کی مثل عکرمہ اور یزید بن ابی زیاد وغیرہما سے روایت کی ہے اور یزید کی روایت مین یہ ہے کہ یہودی لوگ ایک بڑی چکی کے پاس اس لئے آئے کہ اوسکو آنحضرت صلعم پر گرادین اللہ تعالی نے یہود کے ہاتون کو اس چکی سے روک دیا یہان تک کہ جبریل علیہ السلام آئے اور آپ کو اوس جگہہ سے اوٹھا دیا اور اوپر کی آیت نازل ہوئی۔

واقدی رحؒ نے کہا ہے مجھہ سے ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے جبکہ بنو النضیر مدینہ منورہ سے نکلے تو عمرو بن سعدی آیا اور یہود کے مکانون مین اوس نے گردش کی اوسنے مکانون کو ویران دیکھا وہ بنی قریظہ کے پاس آیا اور کہا آج کے دن مینے عبرت دیکھی مینے اپنے بھائیون کے مکان عزت اور شجاعت اور شرف اور عقل کے بعد خالی دیکھے اونہون نے اپنے اموال چھوڑ دئے اور ذلت کا نکلنا نکلے توریت کی قسم ہے یہ شخص قوم پر ہرگز مسلط نہین ہوا اللہ تعالی کو ان لوگون کے ساتھہ حاجت ہے تم لوگ میری اطاعت کرو اور تم آؤ ہم محمد صلعم کا اتباع کرین واللہ تم لوگ ضرور جانتے ہو کہ محمد صلعم نبی ہین اور ہم لوگون کو ابن الہیبان ابو عمیر اور ابن حواس نے محمد صلعم کی بشارت دی ہے اور آپکے امر کی خبر دی ہے وہ دونون اعلم یہود تھے اور وہ دونون بیت المقدس سے آئے تھے اور وہ دونون آپکے آنے کا انتظار اور امید رکھتے تھے پھر اون دونون نے ہمکو آپ کے اتباع کیواسطے امر کیا تھا اور دونون نے ہم لوگون کو یہ امر کیا تھا کہ ہم لوگ اون دونون کا سلام آپ کو پہونچا دین پھر وہ دونون مرگئے اور ہم نے اونکو اپنی اس پتھریلی زمین مین دفن کردیا یہ سنکر زبیر بن باطا نے کہا محمد صلعم کی صفت کتاب باطا کی اوس توراۃ مین ہے جو حضرت موسی علیہ السلام پر نازل کی گئی ہے مینے پڑھی ہے اوس مثانی[1] مین نہین ہے جو ہمارے سامنے حدیث کی جاتی ہے

[1] مثانی وہ کتاب ہے جس مین بنی اسرائیل کا اخبار ہین اور موسی عم کے بعد لکھے گئے ہین۔

کعب بن اسد نے اوس سے پوچھا محمد صلعم کے اتباع سے پھر کون امر تجھکو مانع ہے اوس نے کہا تو نے منع کیا ہے کعب نے پوچھا کس واسطے مین نے منع کیا ہے مین محمد صلعم اور تیرے درمیان ہرگز حائل نہین ہوا ہون زبیر نے کہا تو ہمارے حل وعقد اور عہد کا مالک ہی اگر تو محمد صلعم کا اتباع کرے گا تو ہم اونکا اتباع کرین گے اور اگر تو انکار کرے گا تو ہم انکار کرین گے پھر عمرو بن سعدی کعب کے پاس آیا اور دونون نے اس باب مین آپس مین گفتگو کی یہان تک کہ کعب نے عمرو بن سعدی سے کہا میرے پاس محمد صلعم کے امر مین کوئی بات نہین ہی مگر وہ بات جو مین نے کہی ہے کہ میرا نفس اس امر سے خوش نہین ہوتا ہی کہ مین تابع ہو جاؤن اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابونعیم نے کی ہے۔

ابونعیم نے ابی الزبیر کے طریق سے جابر سے روایت کی ہے کہا ہی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی النضیر کو گھیر لیا اور ٹھہیرنے مین درازی ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل ع آئے آپ اوسوقت اپنا سر مبارک دہو رہے تھے جبریل نے کہا عفی اللہ عنک یا محمد آپ لوگ کتنے جلد ملول ہو گئے واللہ جب سے آپ یہان پر اوترے ہین ہمنے اپنی کوئی زرہ وغیرہ نہین اُتاری آپ اوٹھیے اور اپنے ہتیار لگائیے واللہ مین اون لوگون کو اس طور سے کچل ڈالون گا جیسے کہ انڈا صاف پتھر پر کچلا جاتا ہے ہم لوگ یہود کی طرف گئے اور ہم نے اونکو فتح کر لیا۔

یہ باب اُن معجزون کے بیان مین ہی جو کعب بن اشرف کے قتل مین واقع ہوئی ہین

ابن اسحاق اور ابن راہویہ اور احمد اور بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہی کہا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون آدمیون کے ساتھ بقیع الغرقد تک تشریف لیگئے پھر اونکو اوس طرف رخصت فرمایا اور اون سے کہا اللہ تعالیٰ کے نام مبارک پر چلے جاؤ اور آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم اعنہم یہ وہ لوگ تھے جنکو آپنے کعب بن اشرف کے قتل کے واسطے بھیجا تھا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھہ سے عبداللہ بن المعقب

نے یہ حدیث کی ہے کہ حارث بن اوس کو کعب بن الاشرف کے قتل مین آدمیون کی تلوارون
سے زخم لگا حارث کے سر اور پاؤن مین زخم آیا حارث کو آدمیون نے اوٹھا لیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث کے زخم پر لعاب
دہن مبارک ڈالدیا اوس زخم نے حارث کو کچھ ایذا نہین دی بیہقی نے کہا ہے کہ ایسے ہی اس
حدیث کی روایت واقدی نے اپنی استادسے کی ہے۔

یہ باب اُن معجزون کے بیان مین ہے جو غزوہ احد مین واقع ہوئے ہین

شیخین نے ابو موسی رض سے ابو موسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے
فرمایا مجھہ کو خواب مین دکھلایا گیا کہ مین مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرون گا جسمین نخل
ہین میرا گمان اس طرف گیا کہ وہ سرزمین یمامہ ہے یا مقام ہجر ہے یکایک معلوم ہوا کہ وہ مدینہ
یثرب ہے اور مینے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مینے ایک تلوار کو حرکت دی اوس کا صدر منقطع
ہوگیا یکایک وہ وہ صدمہ تھا جو یوم احد مین مومنین کو پہونچا پھر مین نے اوس تلوار کو دوسری
بار حرکت دی۔ جیسے وہ پہلے احسن تھی ویسی ہی ہوگئی یکایک وہ وہ امر تھا جو اللہ تعالی نے
فتح دی اور مومنین مجتمع ہوگئے اور بہی اوسی خواب مین مینے ایک گائے دیکھی واللہ وہ گائے
خیر تھی یکایک وہ مومنین کا گروہ یوم احد مین تھا اور وہ خیر جو یکایک مین نے دیکھی وہ خیر تھی
جس کو اللہ تعالی لایا اور اُس صدق کا ثواب تھا جو یوم بدر کے بعد اللہ تعالی نے ہمکو دیا۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم احد
مین مشرکین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ راے تھی کہ مدینہ مین قیام فرماوین اور مدینہ
مین اون سے جنگ کرین جو لوگ کہ بدر مین حاضر نہین ہوئے تھے اونہون نے عرض کی
یا رسول اللہ آپ ہمارے ساتھ باہر تشریف لیچلیے ہم مشرکین سے احد مین لڑین گے اون
آدمیون نے اس جنگ سے اوس فضیلت کی امید کی تھی جو فضیلت اہل بدر کو حاصل ہوئی

تھی وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہی کہتے رہے یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لباس جنگ پھنا اور ہتیار لگائے پھر وہ لوگ نادم ہوئے اور آپ سے عرض کی یا رسول اللہ آپ قیام فرمائیے رائے جو ہو وہ آپ ہی کی رائے ہے آپنے فرمایا نبی کے واسطے یہ سزاوار نہین ہے کہ وہ آلات جنگ اور لباس حرب پہننے کے بعد اون کو رکھدے یہان تک کہ اللہ تعالیٰ اوس نبی اور اوسکے دشمن کے درمیان حکم کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باتین اوس دن سلاح جنگ لگانے کے قبل اصحاب سے فرمائی تھین اُن مین سے یہ بات تھی کہ مینے خواب مین دیکھا ہے کہ مین ایک مضبوط زرہ مین ہون مین نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ وہ مضبوط زرہ مدینہ ہے اور مینے یہ دیکھا ہے کہ ایک کبش کے پیچھے مین ہون مینے اسکی تاویل یہ کی ہے کہ وہ کبش سردار لشکر ہے اور مین نے یہ دیکھا ہے کہ میری تلوار ذوالفقار مین رخنہ پڑگیا ہے مینے اسکی تاویل یہ کی ہے کہ تم لوگون کو شکست ہوگی اور مینے ایک گائے دیکھی ہے جو ذبح کیجاتی ہے گائے واللہ خیر ہے۔

احمد اور بزار اور حاکم اور بیہقی نے انس رض سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے خواب مین دیکھا گویا مین ایک کبش کے پیچھے ہون اور میری تلوار کا پیپلا ٹوٹ گیا ہے مین نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ مین قوم کے سردار کو قتل کرونگا اور اپنی تلوار کے پیپلے کے ٹوٹنے کی مینے یہ تاویل کی ہے کہ میری عترت مین سے ایک مرد قتل ہوگا حضرت حمزہ قتل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ حجبی کو جو صاحب لوا تھا قتل کیا۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ علماے حدیث کہتے ہین جو امر آپنے اپنی تلوار کے واسطے خواب مین دیکھا تھا وہ وہ صدمہ تھا جو آپکے چہرہ مبارک کو پہونچا تھا۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے ابن شہاب نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابی بن خلف نے جسوقت فدیہ دیا یہ کہا تھا کہ میرے پاس ایک

گھوڑا ہے مین اوسکو ہر روز سولہ رطل جوار کھلاتا ہون واللہ مین اوس گھوڑے پر سوار ہوکر محمد صلعم
کو قتل کرونگا اوس کی یہ باتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچین آپ نے سنکر فرمایا بلکہ
انشاءاللہ تعالی مین اوسکو قتل کرون گا ابی بن خلف لوہے مین چھپا ہوا اوس گھوڑے پر
آیا اور یہ کہتا تھا محمد نے اگر پہلے نجات پائی آپ کو اب مین نجات نہ دون گا اوس نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر باراده قتل حملہ کیا موسی بن عقبہ نے کہا سعید بن المسیب نے کہا ہے
مسلمانون مین سے بہت لوگ اوسکے متعرض ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنون
کو امر فرمایا اونہون نے اوسکا راستہ چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اور زرہ
کے درمیان جو ایک کشادہ جگہہ تھی اوس مین سے اوسکے ترقوہ کو دیکھا اور اپنے حربہ سے
ایک کونچہ اوس کو دیا ابی اپنے گھوڑے پر سے گر پڑا اور آپ کے نیزہ کے کونچے سے اوس کے
خون نہین نکلا سعید نے کہا ہے ابی کی پسلیون مین سے ایک پسلی ٹوٹ گئی اس باب
مین وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی نازل ہوا ہے۔ ابی کے پاس اوسکے دوست آئے
اور ابی بیل کی مثل آواز نکال رہا تھا اوس سے اونہون نے کہا کہ تو کیون بے قرار ہے اور
فریاد کر رہا ہے وہ زخم نہین ہے مگر کچھہ رگڑا الگ گیا ہے ابی نے اون سے ذکر کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مین ابی کو قتل کرونگا پھر ابی نے کہا قسم ہے اللہ تعالی کی کہ
میری جان اوسکے ہاتھہ مین ہے جو تکلیف مجھہ کو ہے اگر اہل ذی المجاز پر وہ تکلیف ہوتی
تو وہ کل مر جاتے قبل اسکے کہ مکہ کو آوے ابی مر گیا۔ بیہقی نے کہا ہے اس حدیث کو
عبدالرحمن بن خالد بن مسافر نے بھی ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور ابن شہاب نے
سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی رح فرماتے ہین مین کہتا ہون
کہ اس حدیث کی اس طریق سے ابن سعد اور ابونعیم نے روایت کی ہے پھر بیہقی اور ابونعیم
نے عروہ بن الزبیر رض سے اسکی مثل روایت کی ہے اس امر کو عروہ نے ذکر نہین کیا کہ ابی
کی پسلیون مین سے ایک پسلی ٹوٹ گئی اور نہ نزول آیت وما رمیت اذ رمیت کو ذکر کیا

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے زہری نے یہ ذکر کیا ہے
کہ ابی ابن خلف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا اور وہ یہ کہتا تھا اے محمد اگر آپ نے
نجات پائی آپ کو اب مین نجات نہ دونگا قوم کے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگون
مین ایک مرد اوسکی طرف جاتا ہے آپنے فرمایا اوسکو چھوڑدو جبکہ ابی آپکے قریب پہونچ گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن صمہ سے حربہ لیا راوی نے کہا جیسے مجھہ سے ذکر
کیا گیا ہے بعض قوم نے یہ کہا ہے آپنے اوس حربہ کو حرکت دینے کی شان سے ایسی
حرکت دی کہ ہم لوگ آپ کے پاس سے اس طور پر اڑگئے جیسے اونٹ کی پیٹھہ پر سے سرخ
مکھیان اڑجاتی ہین جسوقت وہ اڑاتا ہے پھر آپ ابی کے سامنے آئے اور اوسکی گردن مین
ایسا نیزہ مارا جس سے وہ اپنے گھوڑے پر سے کئی بار گر پڑا۔

ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے اس حدیث کی روایت کی ہے کہا ہے مجھے
صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف نے اس حدیث سے حدیث کی ہے اور یہی ابونعیم نے
ابن اسحاق کے طریق سے زہری سے زہری نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے اس
حدیث کی روایت کی ہے۔ اور ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے عاصم بن عمر بن قتادہ
سے قتادہ نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے اونہون نے اپنے باپ سے اس حدیث کی روایت
کی ہے۔ اور یہی ابونعیم نے معمر کے طریق سے مقسم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور
اس روایت مین یہ ہے کہ ابی نے کہا واللہ اگر مجھکو کوئی شے نہ پہونچتی مگر آنحضرت صلعم مجھپر
تھوک دیتے تو ضرور مجھہ کو قتل کر ڈالتے کیا یہ بات نہین ہے کہ محمد صلعم نے کہا تھا مین ابی
کو قتل کرونگا واقدی نے کہا ہے ابن عمر رض کہتے تھے کہ ابی ابن خلف بطن رابغ مین مرگیا
ایک گھڑی رات گذرنے کے بعد مین بطن رابغ مین جارہا تھا یکایک مین نے دیکھا کہ
آگ کی لو میرے سامنے اوٹھی مین اوس سے ڈر گیا یکایک مینے دیکھا ایک مرد اوس آگ
مین سے نکلا اور وہ زنجیر مین تھا زنجیر کو کھینچ رہا تھا اور پیاس کی فریاد کرتا تھا اور یکایک

مین نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ یہ کہتا تھا اِس کو پانی نہ پلاؤ اِس لئے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قتیل ہے یہ ابی ابن خلف ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے ابن شہاب اور عاصم ابن عمر ابن قتادہ اور محمد بن یحیی بن حبان وغیرہم نے جو ہمارے علما سے ہین مجھہ سے حدیث کی ہے کہ یوم احد مین ایک مرد مشرکین سے نکلا اور اوس نے جنگ کے واسطے کسی کو بُلایا اور وہ اونٹ پر سوار تھا اوسکی طرف زبیر گئے اور اوس کی طرف جست کی وہ مرد اپنے اونٹ پر تھا زبیر اوس کے ساتھ اوس کے اونٹ پر بیٹھہ گئے پھر اوس کی گردن پر چپٹ گئے اور اونٹ پر لڑنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد زمین کی پستی پر ہوگا وہ مقتول ہوگا مشرک زمین پر گرا اور مشرک کے اوپر زبیر رضؓ گرے زبیر رضؓ نے اسی کی تلوار سے اوس کو ذبح کر ڈالا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

احمد اور بخاری اور نسائی نے براء سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد مین تیر اندازون پر جو پچاس مرد تھے عبد اللہ بن جبیر کو مقرر فرمایا اور اون تیر اندازون کے واسطے ایک جگہہ خاص ٹہیرا دی اور اون سے یہ فرما دیا اگر تم لوگ دیکھو کہ ہمکو طایر اوچک لیجاوین تم اپنی جگہہ سے نہ جائیو یہان تک کہ مین تمہارے پاس کسی کو بہیجون مسلمانون نے مشرکون کو بہگا دیا۔ راوی نے کہا واللہ مینے عورتون کو دیکھا وہ پہاڑ پر دوڑ رہی تہین اون کی پنڈلیان اور پازیبین ظاہر ہو گئی تہین وہ اپنے کپڑون کو اوپر اوٹھائے ہوئے تہین یہ حالت دیکھکر عبد اللہ بن جبیر کے اصحاب نے کہا اے قوم غنیمت لو تمہارے اصحاب غالب ہو گئے تم کس امر کا انتظار کر رہے ہو عبد اللہ بن جبیر نے اون لوگون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون سے جو ارشاد فرمایا تھا کیا تم لوگ اوسکو بہول گئے اون لوگون نے کہا واللہ ہم اون آدمیون کی طرف ضرور جاوین گے اور غنیمت کو پہونچین گے جبکہ یہ لوگ مشرکین کی طرف آئے اون کے منہہ پہر گئے اور اپنے سامنے کو بہاگتے ہوئے آئے یہ وہی امر ہے کہ یدعوہم الرسول فی اخراہم اور وہ غنیمت کو چلدئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیر بارہ مردون کے کوئی باقی نہ رہا مشرکین نے ہم لوگون
مین سے ستر آدمیون پر غلبہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے یوم بدر
مین ایک سو چالیس مشرکین کو مصیبت زدہ کیا تھا ستر آدمی مشرکین مین سے اسیر ہوئے تھے
اور ستر قتل ہوئے تھے۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جیسے نصرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم احد مین ہوئی ویسی نصرت کسی جاے مین نہین ہوئی لوگون نے
اسکا انکار کیا ابن عباس رضہ نے کہا جن لوگون نے اس امر کا انکار کیا ہے اونکے اور میرے
درمیان کتاب اللہ ہے اللہ تعالیٰ یوم احد کے باب مین فرماتا ہے ولقد صدقکم اللہ وعدہ
اذ تحسونھم باذنہ ابن عباس رضہ نے کہا ہے اس سے مراد قتل ہے حتی اذا فشلتم آخر آیت
تک اس قول سے مراد نہین رکھی ہے مگر تیر انداز لوگ اونکا یہ واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تیر اندازون کو ایک جگہہ مین ٹھیرایا پھر اون سے یہ فرمایا کہ ہمارے پشتون کی تم
لوگ حمایت کیجو کوئی اس طرف نہ آسکے اگر تم لوگ یہ دیکھو کہ ہم لوگ قتل کیے جاتے ہین تم
لوگ ہماری نصرت نہ کیجو اور اگر تم لوگ ہمکو دیکھو کہ غنیمت لے رہے ہین تم ہمارے شریک نہو جیو
جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت لی اور اصحاب نے مشرکین کے لشکر کو مباح کیا کل
تیر انداز مشرکین کے لشکر پر جھک پڑے لوٹ رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
کی صفین مل گئین ابن عباس نے اون کے باہم ملنے کی صورت اپنی اونگلیونکو اونگلیون مین ڈال کر
بتلائی وہ لوگ آپسمین داخل ہوگئے جس جگہہ تیر انداز لوگ تھے جبکہ اونھون نے اوس جگہہ کو
خالی کردیا اوس جگہہ سے مشرکین کے سوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے پاس
داخل ہوگئے ایسی حالت مین بعض نے بعض کو مارا اور آپس مین ایک دوسرا مشتبہ
ہوگیا مسلمانون مین سے کثیر آدمی قتل کیے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے
اصحاب کا اول نہار تھا یہان تک کہ اصحاب لواے مشرکین سات یا نو قتل کیے گے تھے

اسوقت شیطان نے یون پکارا کہ محمد صلعم قتل ہوگئے اس خبر کے حق ہونے مین شک نہین
کیا گیا یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعدین کے درمیان ظاہر ہوئے جس
وقت آپ رفتار فرماتے تو آپ کے جھک کر چلنے سے ہم آپ کو پہچان لیتے تھے آپ کو دیکھ کر
ہمکو یہان تک فرحت ہوئی کہ ہم لوگون کو جو مصیبت پہونچی تھی آپ کی وجہ سے ہمکو یہ معلوم
ہوا گویا وہ مصیبت نہین پہونچی آپ ہمارے اطراف مین چڑھے اور آپ یہ فرماتے تھے
جس قوم نے اللہ تعالی کے رسول کے چہرہ کو خون آلود کیا ہے اللہ تعالی کا غضب اس
قوم پر سخت ہوگیا اور دوسری بار آپ یہ فرماتے تھے اللھم لیس لھم ان یعلونا اے میرے
اللہ تعالی ان لوگون کو سزاوار نہین ہے کہ وہ ہم پر غالب ہون اور علو ڈھونڈین۔
شیخین نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہا ہے یوم احد مین مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یمین اور یسار سے دو مردون کو دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف سے سخت جنگ کرتے تھے اس روز سے پہلے مینے اون دونون مردون
کو نہین دیکھا تھا اور نہ اوس کے بعد دیکھا وہ دو مرد جبریل اور میکائیل علیہما السلام تھے
پھر اس حدیث کی روایت بیہقی نے مجاہد سے کی ہے کہا ہے ملائکہ نے جنگ نہین کی مگر
یوم بدر مین بیہقی نے کہا ہے مجاہد کی مراد اس سے یہ ہے کہ قوم نے جسوقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جس بات کے واسطے اونکو رسول اللہ صلعم نے امر فرمایا تھا اوسپر
صبر نہین کیا تو ملائکہ نے قوم کی طرف سے جنگ نہین کی۔ واقدی رح نے اپنے شیوخ
سے روایت کی ہے اللہ تعالی کے قول بلی ان تصبروا وتتقوا کے باب مین کہا ہے کہ اون
لوگون نے صبر نہین کیا اور پھیل گئے تو ملائکہ نے اون کی مدد نہین کی اسکی روایت بیہقی نے
کی ہے بیہقی نے عروہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے اللہ تعالی نے یہ وعدہ فرمایا تھا اگر تم
لوگ صبر کروگے اور تقوی پر رہوگے تو اللہ تعالی اون پانچ ہزار فرشتون سے تمکو مدد دیگا
جن پر علامت کردی گئی ہے اور اللہ تعالی نے ایسا ہی کیا تھا جبکہ اونھون نے امر رسول

سے نافرمانی کی اور اپنی صفون کی جگہون کو چھوڑ دیا اور دنیا کا ارادہ کیا تو اللہ تعالی نے اون لوگون سے ملائکہ کی مدد کو اوٹھا لیا۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون راویون نے کہا ہے جبکہ مشرکین بھاگ گئے تو تیر انداز لوٹ کیواسطے چلے گئے مشرکین نے اونپر حملہ کیا اور اونکو قتل کیا اور مسلمانون کی صفین ٹوٹ گئین اور مشرکین کی لڑائی کی چکی چلنے لگی یعنی وہ جنگ کرنے لگے اور ہوا حائل ہوگئی اور دبور ہوا ہوگئی اور اس سے پہلے صبا چل رہی تھی اور ابلیس لعین نے پکارا کہ محمد صلعم قتل ہوگئے اور مسلمان مختلط ہوگئے اور وہ ایسے ہوگئے کہ غیر شعار پر لڑ رہے تھے اور بعض بعض کو مارتا تھا اور عجلت اور پریشانی کے سبب سے اس امر کو نہین معلوم کر سکتے تھے کہ آپس مین لڑ رہے ہین اور مصعب بن عمیر مقتول ہوگئے ایک فرشتہ نے مصعب کی صورت مین جھنڈا لے لیا اوس روز ملائکہ حاضر ہوئے تھے ملائکہ نے جنگ نہین کی۔

طبرانی اور ابن مندہ اور ابن عساکر نے محمود بن لبید کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے حارث بن صمہ نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عبد الرحمن بن عوف کو یوم احد مین دریافت فرمایا اور آپ اوسوقت گھاٹی مین تشریف رکھتے تھے مینے کہا مین نے اون کو پہاڑ کے پہلو مین دیکھا تھا آپ نے سنکر فرمایا عبد الرحمن بن عوف کے ساتھ ملائکہ جنگ کر رہے ہین حارث نے کہا مین عبد الرحمن کی طرف پلٹا مین نے اونکے سامنے ساتھ آدمی زمین پر گرے ہوئے پائے مین نے کہا تمہارے دہنے ہاتھ نے ظفر پائی کیا ان کل کو تم نے قتل کیا ہے اونہون نے کہا اسکو اور اس کو مین نے قتل کیا ہے اور وہ لوگ جو مقتولین ہین اون کو جن لوگون نے قتل کیا ہے مینے اونکو نہین دیکھا مینے کہا اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول نے سچ کہا ہے۔

ابن سعد نے محمد بن شرحبیل العبدری سے روایت کی ہے کہا ہے یوم احد مین

مصعب بن عمیر نے جھنڈا اوٹھایا اُن کا دہنا ہاتھ قطع ہوگیا اونہون نے جھنڈے کو بائین
ہاتھ مین لے لیا اور وہ یہ کہتے تھے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل آخر آیت تک
پھر اونکا بایان ہاتھ قطع ہوگیا ہم لوگ جھنڈے کے پاس آئے اور مصعب کے دونون ہاتھ
اونکے سینہ سے ملا دئے اور وہ یہ پڑہ رہے تھے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل
آخر آیت تک پھر وہ قتل ہوگئے اور جھنڈا گر پڑا محمد ابن شرجبیل نے کہا ہے یہ آیت وما
محمد الا رسول اوس دن نازل نہین ہوئی تھی اس واقعہ کے بعد نازل ہوئی ہے اور ابن سعد
نے کہا ہے ہمکو واقدی رحمہ نے خبر دی ہے اونسے زبیر بن سعید النوفلی نے عبد اللہ بن
الفضل بن العباس بن ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب سے حدیث کی ہے کہا
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد مین مصعب بن عمیر کو جھنڈا اعطا فرمایا
مصعب مقتول ہوگئے اوس جھنڈہ کو ایک فرشتہ نے مصعب کی صورت مین لے لیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانے لگے اے مصعب آگے بڑہو اوس فرشتہ نے آپ
کی طرف متوجہ ہوکر کہا مین مصعب نہین ہون اوسکے کہنے سے آپنے یہ پہچانا وہ فرشتہ
ہے اوس سے آپ کو تائید دی گئی ہے۔ اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) مین کہا ہے
ہم سے زید بن حبان نے موسیٰ بن عبیدہ سے اونسے محمد بن ثابت نے یہ حدیث کی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد مین فرمایا اے مصعب آگے آؤ آپ سے
عبد الرحمن نے کہا یا رسول اللہ کیا مصعب مقتول نہین ہوگئے آپ نے فرمایا بیشک
وہ مقتول ہوگئے ولیکن ایک فرشتہ مصعب کے مقام مین کھڑا ہوا ہے اور مصعب کے نام
پر اوسکا نام رکھا گیا ہے۔

واقدی اور ابن عساکر نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے سعد نے کہا
تم لوگون نے مجھہ کو دیکھا ہے کہ مین یوم احد مین تیر مار رہا تھا ایک مرد گورا خوبصورت چہرہ
والا اوس تیر کو میری طرف پھیر دیتا تھا مین اوسکو نہین پہچانتا تھا یہانتک کہ وہ اتنک

تہا مینے یہ گمان کیا وہ مرد فرشتہ ہے۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابن عساکر نے عبداللہ بن عون سے اونہون نے عمیر بن اسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم احد تہا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے علیحدہ ہوگئے اور سعد آپ کے سامنے تیر اندازی کر رہے تھے اور ایک جوان آدمی سعد کو تیر دیتا جاتا تھا جسوقت کوئی تیر چلایا جاتا وہ جوان اوس تیر کو لاکر سعد کو دیدیتا اور یہ کہتا اے ابو اسحاق تیر چلاؤ جبکہ جنگ سے فارغ ہوگئے تو آدمیون نے دیکھا وہ کون جوان ہے جو تیر لاکر دے رہا تھا اونہون نے اوسکو نہین دیکھا اور وہ نہین پہچانا گیا۔ کون شخص تہا۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ زہری نے ذکر کیا ہے کہ قریش پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو پہاڑ پر دیکھکر کہا اے میرے اللہ ان لوگون کو سزاوار نہین ہے کہ وہ ہمسے اونچے رہین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مہاجرین کی ایک گروہ نے اُنسے یہانتک جنگ کی کہ اونکو پہاڑ سے نیچے اُتار دیا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے اور اسکی مثل عروہ رضؓ سے روایت کی ہے۔

نسائی اور طبرانی اور بیہقی نے جابر بن عبداللہ سے یہ روایت کی ہے کہ طلحہ رضؓ کی اُنگلیون کو صدمہ پہونچا طلحہ نے حس[1] کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن کر فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرتے ضرور تم کو ملائکہ اوٹہاتے اور آدمی تمکو دیکھتے ہوتے یہانتک کہ تمکو جو آسمان مین داخل کر دیتے۔

طبرانی نے طلحہ رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم احد تہا ایک تیر میرے لگا مینے حس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیتے تو تمکو فرشتے اُڑا لیجاتے اور آدمی تمکو دیکھتے رہتے۔

دار قطنی نے (افراد) مین طلحہ رضؓ سے روایت کی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طلحہ کے ہاتھ کو صدمہ پہونچا طلحہ نے حس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] حس بلفتح اول وتشدید ثانی ایک کلمہ ہے کہ بیحری مین کانٹے کے چبھ جاؤ اور چنگاری کے چھجا نے کے وقت کہتے ہین ۱۲۔

نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کا نام لیتے تو اللہ تعالیٰ نے جنت مین جو بنا تمہارے واسطے بنائی ہے اوسکو ایسے حال مین تم دیکھہ لیتے کہ تم دنیا مین ہوتے۔

شیخین نے انس رضہ سے روایت کی ہے انس کے چچا انس بن النضیر نے یوم احد مین کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ مین ہے مین جنت کی ہوا احد کے اس طرف پاتا ہون اور وہ ہوا البتہ جنت کی ہوا ہے۔

ابن اسحاق نے کہا ہے مجھہ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے یہ حدیث کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حنظلہ کو ملائکہ غسل دیتے تھے حنظلہ کے اہل سے لوگون نے پوچھا حنظلہ کی کیا کیفیت تھی حنظلہ کی بی بی سے پوچھا گیا اوس نے کہا حنظلہ جنابت کی حالت مین گھر سے نکلے تھے جسوقت حنظلہ نے خوفناک آواز سنی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لئے ملائکہ نے حنظلہ کو غسل دیا تھا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے اور سراج نے اپنی (مسند) مین اور حاکم نے اس کی روایت کی ہے اور اسکو حدیث صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق سے یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکے دادا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے محمود بن لبید سے حدیث کی ہے اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت ہشام بن عروہ کے طریق سے کی ہے عروہ نے اپنے باپ سے اس لفظ سے روایت کی ہے مینے ملائکہ کو دیکھا وہ حنظلہ کو آسمان اور زمین کے درمیان مینہ کے پانی سے جو چاندی کے پیالون مین تھا غسل دیتے تھے ابو اسید الساعدی نے کہا ہم لوگ گئے اور ہمنے انکی طرف دیکھا یکایک ہم نے دیکھا کہ اونکے سر مین سے پانی ٹپک رہا ہے اور اس حدیث مین یہ ہے کہ حنظلہ رضہ کی بی بی نے کہا مین نے دیکھا گویا آسمان مین ان کے لئے شگاف کیا گیا ہے سو حنظلہ آسمان مین داخل ہو گئے پھر آسمان مل گیا مینے

کہا کہ یہ شہادت ہے۔

ابونعیم نے سعد بن ابی وقاص سے یہ روایت کی ہے کہ سعد بن معاذ نے جبکہ خندق کے بعد انتقال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرعت سے نکلے اور ایسے تیز جا رہے تھے کہ جوتے کے تسمے ٹوٹ رہے تھے آپ نہین پلٹتے تھے اور آپ کی چادر مبارک گر رہی تھی آپ اوسکی طرف نہین مڑتے تھے اور کوئی شخص کسی کی طرف متوجہ نہین ہوتا تھا اصحاب نے یہ کہا یا رسول اللہ قریب تھا کہ آپ ہمکو شتاب روی سے پارہ پارہ کر ڈالتے آپ نے فرمایا مجھ کو یہ خوف تھا کہ معاذ کے غسل مین ملائکہ ہم سے سبقت کر جاوین گے جیسے حنظلہ کے غسل مین ملائکہ نے ہمسے سبقت کی تھی۔ اور ابن سعد نے اسکی مثل عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے۔

ابویعلی اور بزار اور حاکم اور ابونعیم نے انس بن مالک رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصار کے دو قبیلون اوس اور خزرج نے باہم افتخار کیا خزرجیون نے کہا ہم لوگون مین سے چار شخص ہین جنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قرآن شریف جمع کیا ہے معاذ رض اور ابی اور زید اور ابوزید اور اوس نے یہ فخر کیا کہ ہم لوگون مین سے وہ شخص ہے جسکے واسطے عرش نے اہتزاز کیا وہ سعد بن معاذ ہین اور ہم لوگون مین وہ شخص ہے جس کی شہادت دو مردون کی شہادت کی جاے جایز رکھی گئی وہ خزیمہ بن ثابت ہین اور ہم لوگون مین سے وہ شخص ہے جس کی حفاظت شہد کی مکھیون نے کی تھی وہ عاصم بن ثابت ہین اور ہم لوگون مین سے وہ شخص ہے جسکو ملائکہ نے غسل دیا ہے وہ حنظلہ بن ابی عامر ہین۔

حاکم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ حمزہ رض جنابت کی حالت مین مقتول ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمزہ رض کو ملائکہ نے غسل دیا۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مینے ملائکہ کو دیکھا کہ حمزہ رضؓ کو غسل دے رہے تھے۔

شیخین نے جابر رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم احد مین میرا باپ قتل ہوا میری پھوپی روئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس پر نہ رویا یہ فرمایا تم کسواسطے اوس پر روتی ہو ملائکہ اپنے بازون سے اوس پر سایہ کیئے ہوئے تھے یہانتک کہ تمنے اوس کو اوٹھایا۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد مین مجھکو بھیجا مین سعد بن الربیع کو ڈہونڈون اور آپ نے مجھ سے فرمایا اگر تم سعد کو دیکھو تو میرا اسلام اون سے کہدو اور پوچھو کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو مین اونکے پاس ایسے حال مین پہونچا کہ وہ آخر رمق مین تھے سعد کے ستر زخم نیزہ اور ضرب شمشیر اور تیر کے تھے سعد سے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کہا اور اونکا احوال پوچھا سعد نے کہا تم عرض کردو یا رسول اللہ مین اپنے آپ کو ایسا پاتا ہون کہ جنت کی ہوا مجھ کو آرہی ہے اور میری قوم سے جو انصار ہین یہ کہدو کہ تم لوگون کو اللہ تعالی کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اگر اللہ تعالی امر دین کو محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سپرد کرے اور تم لوگ آپ کی مدد اسوقت نہ کرو اور آئندہ پشیمان ہو اسوقت تمہاری پلک حرکت کررہی ہین یعنی تم زندہ ہو اور دیکھ رہے ہو یہ کہکر سعد رضؓ نے وفات پائی۔

بیہقی نے کہا ہے اور واقدی نے خثیمہ ابی سعد بن خثیمہ کے قصہ مین یہ ذکر کیا ہے کہ خثیمہ نے یوم احد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے مجھ کو یوم بدر کی جنگ مین چھوڑدیا واللہ مین جنگ بدر پر حریص تھا یہانتک کہ آپ نے میرے بیٹے کا سہم جنگ بدر مین جانے کے واسطے ڈالا اوسکا سہم نکل آیا اوسکو شہادت نصیب ہوئی مینے کل کی رات اپنے بیٹے کو خواب مین دیکھا ہے وہ احسن صورت مین تھا جنت کے

میوہ جات اور جنت کی نہرون مین پہر رہا تھا اور وہ یہ کہتا تہا ہمارے ساتھ ملحق ہو جاؤ
جنت مین ہمارے رفیق ہو جاؤ گے میرے رب نے مجھہ سے جو وعدہ کیا تہا تحقیق مینے
اوسکو حق پایا واللہ یا رسول اللہ جنت مین اوس کی رفاقت کے واسطے مین صبح کو وقت
مشتاق اوٹھا ہون آپ اللہ تعالی سے یہ دعا فرمائی کہ مجہہ کو اللہ تعالی شہادت اور جنت
مین سعید کی رفاقت نصیب کرے خثیمہ کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا فرمائی خثیمہ احد مین شہید مقتول ہوئے۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے سعید بن المسیب سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد
نے عبد اللہ بن جحش سے سنا وہ احد کے ایک دن پہلے یہ دعا مانگتے تھے ای میرے اللہ تعالی
مین تجہکو یہ قسم دیتا ہون کہ کل کے دن مین دشمن سے لڑون دشمن مجہکو قتل کر ڈالین پھر وہ
میرا پیٹ چاک کر ڈالین اور وہ میری ناک اور میرے کان کاٹ ڈالین پہر تو مجھسے پوچھے
کہ کس سبب سے یہ امور ہوئے ہین مین تجہہ سے یہ کہون کہ تیرے معاملہ مین یہ ہوا ہے جبکہ
دشمنون سے مقابلہ ہوا اونہون نے عبد اللہ بن جحش کو قتل کیا اور اونکا پیٹ چاک کیا
اور اون کی ناک اور کان کاٹ ڈالے جس مرد نے عبد اللہ کی یہ دعا سنی تھی اوس نے
کہا مین یہ امید کرتا ہون کہ جیسے اللہ تعالی نے عبد اللہ کو اول قسم مین سچا کیا ہے اون کی
آخر قسم کو سچا کرے اور عبد الرزاق نے کہا ہے ہمکو معمر نے سعید بن عبد الرحمن الجحشی سے
خبر دی ہے اور سعید کو اونکے شیخون نے یہ خبر دی ہے کہ عبد اللہ بن جحش یوم احد مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اون کی تلوار جاتی رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کھجور کی ایک شاخ اون کو دی وہ شاخ عبد اللہ کے ہاتھہ مین تلوار ہو گئی اس حدیث
کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے قتادہ بن النعمان کی
آنکھہ کو یوم احد مین صدمہ پہونچا یہان تک کہ وہ اونکے رخسار پر گر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اوسکو اوس کی جاے پر پھیر دیا وہ آنکھہ دونون آنکھون سے احسن ہوگئی اور دونون مین زیادہ تیز نظر تہی اس حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے کی ہے اور یہ حدیث پہلے موصول طور پر آچکی ہے اور یہ واقعہ یوم بدر مین تہا۔ اور اس حدیث کی روایت ابو یعلی اور ابو نعیم نے عاصم بن عمر بن قتادہ کی طریق سے کی ہی عاصم نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکے دادا اور اونکے دادا قتادہ سے روایت کی ہے کہ یوم احد مین قتادہ کی آنکھہ کو صدمہ پہونچا اوس کی پتلی رخسارہ پر بہکر آگئی آدمیون نے اوسکے قطع کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے قطع کرنے کو منع فرمایا اور قتادہ کو بلایا اور اپنی ہتیلی مبارک سے اوسکو دبا دیا یہ معلوم نہ ہوتا تہا کہ قتادہ کی کونسی آنکھہ کو صدمہ پہونچا تہا۔

بیہقی نے ابو سعید الخدری کے طریق سے قتادہ بن النعمان سے روایت کی ہی قتادہ ابو سعید کے بہائی مان کی طرف سے تھے یہ روایت کی ہے کہ قتادہ کی آنکھہ یوم احد مین جاتی رہی قتادہ اوسکو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آنکھہ کو اوسکی جگہہ پر پہیر دیا وہ درست ہوگئی۔ بیہقی نے کہا ہے واقدی نے اس کی مثل ذکر کیا ہے اور اسپر یہ زیادہ کیا ہے کہ وہ آنکھہ دونون آنکھون مین زیادہ قوی اور زیادہ صحیح تہی اسکے بعد کہ قتادہ بوڑہے ہوگئے تہے۔

ابو نعیم نے عاصم بن عمر بن قتادہ کے طریق سے محمود بن لبید سے محمود نے قتادہ بن النعمان سے یہ روایت کی ہے کہ قتادہ کی آنکھہ کو یوم احد مین صدمہ پہونچا اور وہ ان کے رخسار پر گر پڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اوس کو اوس کی جگہہ پر پہیر دیا قتادہ کی وہ آنکھہ دونون آنکھون مین زیادہ صحیح اور دونون مین زیادہ تیز نظر تہی۔

طبرانی اور ابو نعیم نے قتادہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ یوم احد مین مین اپنے چہرہ سے تیرون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے اس طرف بچا رہا تہا وہ

تیر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آرہے تہے اور مین اونکو اپنے چہرہ پر لے رہا
تہا اون مین کا آخر تیر وہ تہا جس سے میری آنکہہ کی تپلی باہر نکل پڑی مینے اوسکو اپنے
ہاتھہ مین پکڑ لیا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑا جبکہ آپ نے میری آنکھ
میرے ہاتھہ مین دیکھی آپ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے آپ نے یہ دعا فرمائی اللھم ق قتادہ
کما وقی وجہ نبیک بوجہہ فاجعلہا احسن عینیہ واحدہما نظرا۔

ابویعلی نے عبد الرحمن بن الحارث بن عبیدہ کے طریق سے اون کے دادا سے
یہ روایت کی ہے کہ یوم احد مین ابوذر کی آنکہہ کو صدمہ پہونچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
مین لعاب دہن مبارک ڈال دیا وہ آنکہہ ابوذر کی دونون آنکھون مین زیادہ صحیح تہی۔

واقدی اور بیہقی نے نافع بن جبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد سے
جو مہاجرین سے تہا مینے سنا ہے وہ یہ کہتا تہا مین احد مین حاضر ہوا مینے تیرون کو دیکہا
کہ ہر ایک طرف سے آرہے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون تیرون کے بیچ مین
تہے ہر ایک تیر آپ کی جانب سے پہیر دیا جاتا تہا اور مینے عبد اللہ بن شہاب کو یوم احد
مین دیکہا وہ یہ کہتا تہا مجہہ کو محمد صلعم کی طرف راہ بتلاؤ اگر اونہون نے پہلے نجات پائی ہے مین
اب نجات نہ دونگا اور رسول اللہ صلعم اوس کے پہلو مین تہے اور آپ کے پاس کوئی شخص
نہ تہا پہر وہ آپ کے پاس سے دور چلا گیا اس باب مین صفوان نے اوس پر عتاب کیا
ابن شہاب نے کہا واللہ مین نے آپ کو نہین دیکہا مین اللہ تعالی کی قسم کہاتا ہون کہ
آپ ہم لوگون سے ممنوع ہین ہم چار آدمی نکلے اور آپس مین عہد کیا اور آپکے قتل پر
اتفاق کیا ہمکو اسکا موقع نہین ملا۔

عبد الرزاق نے کہا ہے ہمکو معمر نے زہری سے اور عثمان الجزری سے عثمان کو مقسم نے
یہ خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد مین جسوقت آپ کے سامنے کے دانت
شہید ہوئے اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا عتبہ بن ابی وقاص پر بد دعا کی اور فرمایا

اللہم لایحل علیہ الحول حتی یموت کافرا اوس پر ایک سال نہین گذرا کہ وہ کافر مرا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

ابو نعیم نے نافع بن عاصم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خون آلود کیا عبد اللہ بن قمئہ تھا جو ہذیل مین سے ایک مرد تھا اللہ تعالی نے ایک بز کوہی کو اوسپر مسلط کر دیا اوس نے یہانتک سینگ ماری کہ اوس کو قتل کر ڈالا۔

خطیب نے اپنی تاریخ مین محمد بن یوسف الفریابی سے روایت کی ہے کہا ہی مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دندان مبارک شہید کئے اونکے کوئی ایسا بچہ پیدا نہین ہوا جس کے سامنے کے دانت نکلے ہون۔

بیہقی نے عمرو ابن السایب سے روایت کی ہے اونکو یہ خبر پہونچی ہے کہ ابو سعید الخدری کے باپ مالک نے یوم احد مین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے آپکے زخم کو چوسا یہانتک کہ اوسکو خون سے پاک کر دیا اور سفید ظاہر ہوگیا مالک سے کہا گیا کہ خون کو منہہ سے تہوک دو مالک نے کہا واللہ مین کبھی نہ تہوکونگا پہر مالک چلے گئے اور جنگ کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ ایسے مرد کو دیکھے جو اہل جنت سے ہے وہ اس شخص کو دیکھے مالک شہید ہو گئے۔

بیہقی نے شافعی رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم بدر مین جو لوگ بلا فدیہ کے احسانا چہوڑ دئے گئے تہے اونہین سے ابو عزۃ الجمحی تہا اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی بیٹیون کے سبب سے چہوڑ دیا تھا اور اوس سے یہ عہد لیا تہا کہ وہ آپ سے احد مین جنگ نہ کرے اوس نے وہ عہد توڑ دیا اور یوم احد مین اوس نے آپ کے ساتہہ جنگ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر یہ دعا کی کہ وہ رہائی نپائے مشرکین مین سوا اوسکے کوئی مرد گرفتار نہین کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اوس کی گردن

ماردی گئی۔

بیہقی نے عروہ رضہ سے یون روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد مین یہ فرمایا کہ مشرکین اس دن کی مثل ہم لوگون پر کبھی ہرگز قابو نہ پائین گے۔

ابن سعد نے واقدی سے واقدی نے اپنے شیوخ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین مثل آج کے دن کے ہم لوگون سے ہرگز کچھہ نہ لے سکین گے (یعنی ہم پر کبھی غلبہ نہ کرین گے) یہانتک کہ ہم لوگ رکن کو بوسہ دینگے۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم احد مین حمزہ رضہ قتل کئے گئے تو صفیہ آئین حمزہ کو ڈہونڈہ رہی تہین صفیہ نہین جانتی تہین کہ حمزہ کیا کئے گئے صفیہ رضہ علی رضہ اور زبیر رضہ سے ملین اور اون سے پوچہا حمزہ کہان ہین انہون نے اون کو یہ ظاہر کیا کہ ہم دونون نہین جانتے ہین صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین صفیہ کی عقل پر خوف کرتا ہون آپ نے اپنا دست مبارک صفیہ کے سینہ پر رکہدیا اور اونکے واسطے دعا کی صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور رونے لگین۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ ہکو ہوذہ بن خلیفہ نے خبر دی ہے اور اون سے عوف بن محمد نے حدیث کی ہے کہا ہے مجہہ کو یہ خبر پہونچی ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ یوم احد مین آئی اور اوس نے یہ نذر کی تہی کہ اگر اوس کو حمزہ رضہ پر قدرت ہوگی تو وہ اونکے جگر کو ضرور کہائے گی لوگ حمزہ رضہ کے جگر کا ایک ٹکڑا لائے ہند نے اوس ٹکڑے کو لیلیا اور اوس کو چاب رہی تہی تاکہ کہا جائے اوس کو اوس ٹکڑے کے نگلنے کی قدرت نہ ہوئی اوس نے اوس کو منھہ سے پہینک دیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے آتش دوزخ پر حرام کردیا ہے کہ حمزہ رضہ کی کوئی شے کبھی چکہے۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے اپنے شیوخ سے

روایت کی ہے کہا ہے کہ سوید بن الصامت نے زیاد یا مجذر کو ایک جنگ مین جب
لوگ بھڑ گئے تھے قتل کیا تھا مجذر نے سوید پر ظفر پائی اور اوسکو قتل کر ڈالا یہ واقعہ اسلام
کے قبل واقعہ ہوا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے تو
حارث ابن سوید اور مجذر بن زیاد مسلمان ہوگئے اور دونون بدر مین حاضر ہوئے حارث
مجذر کو ڈھونڈھنے لگا تاکہ اپنے باپ کے عوض مین اوس کو قتل کر ڈالے حارث اسپر
قدرت نہین پاتا تھا جبکہ یوم احد تھا اور مسلمانون نے اوس دوڑ مین حملہ کیا حارث مجذر
کے پیچھے آیا اور اوس کی گردن ماردی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمراء الاسد سے
پلٹ کر تشریف لائے آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور آپ کو یہ خبر کی کہ حارث
بن سوید نے مجذر بن زیاد کو فریب سے قتل کیا ہے اور آپ کو یہ امر کیا کہ حارث کو قتل
کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس روز مین کہ گرمی کا روز تھا سوار ہو کر مسجد قبا کی
طرف تشریف لے گئے اور اوس مین نماز پڑھی آپ کی تشریف آوری کی خبر انصار نے سنی
انصار لوگ آئے اور آپ کو سلام کرتے تھے اونہون نے آپ کے آنے کو اوس گھڑی
اور اوس دن مین نئی بات سمجھا یہانتک کہ حارث بن سوید ایک زرد چادر مین ظاہر ہوا
جو ورس سے رنگی ہوئی تھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو دیکھا تو عویم بن
ساعدہ کو بلایا اور یہ فرمایا کہ حارث بن سوید کو مسجد کے دروازہ کی طرف بڑھاؤ اور مجذر بن
زیاد کے عوض اوس کی گردن ماردو اس لئے کہ اوس نے اوسکو دھوکہ سے قتل کیا ہے
حارث نے سن کر کہا واللہ تحقیق مین نے اوس کو قتل کیا ہے اور مینے خاص اسکو اسواسطے
قتل نہین کیا ہے کہ مین اسلام سے پھر گیا ہون اور نہ اس سبب سے مینے قتل کیا ہے کہ
مجھ کو اسلام مین کچھ شک ہے ولیکن مین نے شیطان کی حمیت سے اور ایک ایسے امر
سے اوسکو قتل کیا ہے کہ میرے نفس نے اوس امر کو میرے سپرد کیا تھا اور جو فعل مینے
کیا ہے مین اللہ تعالی اور اوسکے رسول سے اوس فعل سے توبہ کرتا ہون اور مین اوسکی

دیت نکالتا ہون یا دو مہینہ کے روزے متواتر رکہتا ہون اور ایک غلام آزاد کرتا ہون ۔
یہانتک کہ حارث نے اپنے کلام کو پورا کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
عویم اسکو آگے بڑہاؤ اور اس کی گردن مارو عویم نے حارث کو آگے بڑہایا اور اوسکی گردن
ماردی اس باب مین حسان بن ثابت نے کہا ہے ؎

يا حار في سنة من نوم اولكم	ام كنت ويحك مغترا بجبريل

عہد جاہلیت کا جو پہلا خواب تمہارا تہا اے حارث تو اوس خواب کی غنودگی مین تہا کہ تو نے ابن زیاد کو قتل کر ڈالا
یا اے حارث تیرا یہ ہو تو جبریل علیہ السلام سے دہوکہ مین تہا یعنی جبریل کے وحی لانے کا تجھکو یقین نہ تہا ۔

ام كيف بابن زياد حين تقتله	بغرة في فضاء الارض مجهول

کیا حالت تہی ابن زیاد کی جس وقت تو نے اوس کو دہوکہ سے ایسی زمین مین قتل کیا جس مین کسی کو راستہ
نہین مل سکتا ۔

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے میرا باپ معاویہ رض کی خلافت
مین اپنی قبر سے نکالا گیا مین اوسکے پاس گیا مینے اوس کو اوسی حالت پر پایا جس حالت
پر مینے اوس کو چہوڑا تہا اوسکے جسم کی کوئی شے متغیر نہین ہوئی تہی مینے اسکو دفن کردیا ۔
ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے
ہمارے لوگ جو یوم احد مین قتل ہو گئے تہے اون کی فریاد چاہی گئی اور یہ واقعہ اوس وقت ہوا
کہ معاویہ نے ایک چشمہ کو جاری کیا تہا ہم اپنے مقتولین احد کے پاس آئے اور ہم نے
اونکو قبرون مین سے ایسے حال مین نکالا کہ وہ تر و تازہ تہے اونکے ہاتھ پیر مڑ جاتے تہے
(یعنی اونکے ہاتھ پیرون مین ایسی نرمی تہی کہ جس طرف چاہتے مڑ جاتے تہے) اور یہ واقعہ
چالیسوین سال کے آغاز مین واقع ہوا اور حمزہ رض کے قدم پر پہاوڑا لگا اوس سے خون
بہنے لگا اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے دوسرے طریق سے کی ہے اور اسی طریق سے
واقدی کا طریق واقدی کے شیوخ سے ہے اس روایت مین یہ زیادہ ہے کہ جابر کے

والد عبد اللہ ایسے حال مین پائے گئے کہ اونکا ہاتھ اونکے زخم پر تہا اونکا ہاتھ اونکے زخم سے علیحدہ کیا گیا اوس زخم سے خون جاری ہوگیا عبد اللہ کا ہاتھ پھر اونکے زخم پر رکہہ دیا گیا خون ٹھیر گیا جابر نے کہا مینے اپنے باپ کو اون کی قبر مین دیکہا گویا وہ سو رہے تہے اور جس نمرہ[1] مین اون کو کفن دیا گیا تہا جیسا کہ تہا ویسے ہی تہا اور جو شے اون کے دونون پاؤن پر تہی اپنی ہیئت پر تہی اور اس واقعہ کے درمیان چھیالیس سنہ ہوئے تھے اور اونہین مقتولین مین سے ایک مرد کے پاؤن پر پہاوڑا لگا اوس سے خون بہنے لگا ابو سعید الخدری نے کہا ہے کہ اسکے بعد کوئی منکر انکار نہ کرے گا اور آدمی مٹی کہود رہے تہے جو مٹی کہودی اونکو مشک کی بو مہکنے لگی۔

بیہقی نے ابو ہریرہ رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداے احد کے واسطے فرمایا مین شہادت دیتا ہون کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید ہین تم لوگ اون شہیدون کے پاس جاؤ اور اونکی زیارت کرو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اُن شہدا کو قیامت تک کوئی سلام نہ کرے گا مگر وہ اُسکا جواب دینگے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہے اور بیہقی نے عطاف بن خالد المخزومی کے طریق سے روایت کی ہے عطاف سے عبد الاعلیٰ بن عبد اللہ بن ابی فروہ نے اپنے باپ سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احد مین شہدا کی قبرون کی زیارت فرمائی اور فرمایا اللھم ان عبدک ونبیک یشھد ان ھؤلاء شھداء وانہ من زارھم اوسلم علیھم یوم القیامۃ ردوا علیہ اور عطاف نے کہا ہے مجہسے میری خالہ نے حدیث کی ہے میری خالہ نے شہدا کی قبرون کی زیارت کی اور کہا کہ میرے ساتھ کوئی نہ تہا مگر دو غلام کہ سواری کے جانور کی دونون حفاظت کرتے تہے مین نے شہدا کو سلام کیا اونہون نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا واللہ ہم لوگ تم کو پہچانتے ہین جیسے ہمارا بعض ہمارے بعض کو پہچانتا ہے میری خالہ نے کہا یہ سُنکر میرے جسم پر بال کہڑے ہوگئے اور مین وہان سے پلٹ آئی۔

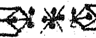
[1] نمرہ ایک قسم کی کملی چادر اونی جس مین سیاہ اور سفید خطوط ہوتے ہین یا ایک قسم کی پشمین چادر کہ اعراب پہنتے ہین ۱۲

اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عطاف سے روایت کی ہے کہا میری خالہ نے مجہہ سے حدیث کی اور اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے۔

بیہقی نے واقدی سے یہ روایت کی ہے فاطمۃ الخزاعیہ نے کہا ہے مینے حمزہ رض کی قبر کی زیارت کی اور مینے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ مینے اوس کلام کو سنا جو میرے سلام کا جواب دیا گیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔

ابن مندہ نے طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے میرا مال ایک بن مین تہا مینے اوسکا ارادہ کیا مجہہ کو رات ہو گئی مینے عبد اللہ بن عمرو بن حرام کی قبر کے پاس ٹہکانا پکڑا مینے قبر مین سے ایسی قرأت سنی کہ اوس سے احسن مینے نہین سنی تہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ عبد اللہ ہے کیا تجہکو یہ علم نہین ہے کہ اللہ تعالی نے ان لوگون کی روحون کو قبض کیا ہے اور اونکو زبرجد اور یاقوت کی قندیلون مین رکہا ہے پہر اونکو جنت کے وسط مین لٹکایا ہے جسوقت رات ہوتی ہے تو اون کی روحین اونکی طرف پہیردی جاتی ہین وہ ہمیشہ اسی حال مین رہتی ہین یہانتک کہ جسوقت فجر طلوع ہوتی ہے جس جائے پر کہ وہ روحین تہین اس طرف پہیردی جاتی ہین۔

ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اپنا ڈیرا کسی قبر پر نصب کیا اونکو یہ گمان نہ تہا کہ وہ قبر ہے یکایک اونہون نے سنا کہ اوس قبر مین کوئی آدمی سورۃ الملک کو پڑہ رہا ہے یہانتک کہ اوسنے اس سورۃ کو ختم کیا وہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ وہ سورت مانع عذاب اور نجات دینے والی ہی۔



یہ باب اُن آیتون کی بیانمین ہے جو حمراء الاسد مین واقع ہوئی ہین

ابن اسحاق نے کہا ہے مجھسے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے یہ حدیث کی ہے کہ ابوسفیان نے عبدالقیس کی اوس ایک جماعت سے جو مدینہ منورہ کا ارادہ کرتی تھی کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچادو کہ ہم نے آپکے اصحاب کی طرف پلٹ کے آنے پر عزم کرلیا ہے تاکہ ہم اونکا استیصال کرڈالین جبکہ وہ قافلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اونہون نے آپ کو ابوسفیان کے قول سے خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر ایسے حال مین فرمایا کہ مسلمان لوگ آپ کے ساتھ تھے حسبنا اللہ ونعم الوکیل اللہ تعالی نے اسباب مین یہ نازل فرمایا والذین قال لہم الناس آخر آیات تک۔

بخاری نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابراہیم علیہ السلام آگ مین ڈالے گئے تو آپنے حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہا تھا اسی کلمہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ابن المنذر نے اپنی تفسیر مین اللہ تعالی کے قول لم یمسسہم سوء کے باب مین ابن جریج سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مشرکین مین سے ایک مرد بدر سے آیا اوس نے اہل مکہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوارون سے خبر کی اہل مکہ سنکر ڈر گئے اور وہ اپنی جگہہ پر بیٹھہ رہے۔

یہ باب اُن آیتون کے بیانمین ہے جو غزوہ رجیع مین واقع ہوئی ہین

بخاری اور بیہقی نے ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر جاسوسی کے طور پر بھیجا اور اونپر عاصم ابن ثابت کو امیر کیا وہ لوگ چلے گئے یہانتک کہ جبوقت وہ عسفان اور مکہ کے درمیان تھے ہذیل کے ایک قبیلہ سے لوگون نے اون کا ذکر کیا قریب ایک سو تیر اندازون کے تھے جنہون نے اون کا پیچھا کیا اُن

کے قدمون کی نشانیون کو دیکھتے ہوئے چلے گئے یہان تک کہ وہ لوگ اونکے پاس جا پہنچے
جبکہ عاصم اور عاصم کے اصحاب آخر مقام پر پہونچے تو ایک ہموار زمین کی طرف یہ لوگ
مضطر ہوئے قوم کے لوگ آگئے اور اونہون نے اِن کو گھیر لیا اور کہا تمہارے واسطے عہد
ہے اور میثاق ہے اگر تم لوگ ہمارے پاس اُترو گے تو ہم تم لوگون سے ایک مرد کو بھی
قتل نہ کرین گے عاصم نے سنکر کہا مین کافر کے ذمہ مین نہین اُترتا اور یہ دعا کی اللہم اخبر
عنا نبینا اون لوگون نے یہانتک اونکو تیر مارے کہ عاصم کو مع سات آدمیون کے
مار ڈالا اور خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک اور مرد باقی رہ گئے اون ہذیلیون نے اونسے
عہد و پیمان کیا وہ لوگ اونکے پاس آکر اُتر گئے جبکہ اون لوگون کو اِن پر قابو مل گیا تو
اونہون نے اپنی کمانون کے چلون کو اُتارا اور اون سے اونکو باندہ لیا تیسرا مرد جو
مسلمانون مین سے تہا اوس نے کہا یہ اول بیوفائی ہے۔ اوس نے اونکے ساتھ جانے
سے انکار کیا اونہون نے اوسکو گھسیٹا اور تدبیر کی کہ اونکے ساتھ وہ جاوے وہ نہین گیا
اونہون نے اوسکو قتل کر ڈالا اور خبیب اور زید کو لیکر وہ چلے گئے اور اونہون نے دونون
کو مکہ مین بیچ ڈالا خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹون نے خرید لیا اور خبیب
وہ تھے جنہون نے یوم بدر مین حارث کو قتل کیا تہا خبیب اونکے پاس اسیری کی حالت
مین ٹہیرے رہے یہان تک کہ جسوقت اونہون نے خبیب کے قتل پر اتفاق کر لیا
خبیب نے حارث کے بعض بیٹیون سے استرہ مانگا تاکہ اوسکو تیز کرین اوس نے اُسترہ
دیدیا حارث کی بیٹی نے کہا میرا چہوٹا لڑکا تہا مین اوس سے غافل ہوگئی وہ لڑکا خبیب
کے پاس چلا گیا یہانتک کہ خبیب کے پاس آگیا خبیب نے اوس لڑکے کو اپنی ران
پر بٹھلا لیا جبکہ مینے لڑکے کو خبیب کی ران پر بیٹھے ہوئے دیکھا مین ڈرنے کے طور پر ڈر گئی
خبیب نے میری اوس حالت کو پہچان لیا اور خبیب کے ہاتھ مین اسوقت اُسترہ تھا
خبیب نے مجھہ سے کہا کیا تو یہ خوف کرتی ہے کہ مین اس لڑکے کو قتل کر ڈالونگا مین

انشاء اللہ ہرگز یہ کام نہ کرونگا حارث کی بیٹی یہ کہا کرتی تہی کہ مینے کسی قیدی کو ہرگز خبیب سے خیر نہین دیکہا مینے خبیب کو دیکہا کہ انگور کہاتے تہے اور اوس دن مکہ مین کوئی ثمر نہ تہا اور وہ زنجیرون مین جکڑے ہوئے تہے اور وہ انگور نہ تہے مگر وہ رزق تہا جس کو اللہ تعالی نے اونکو نصیب کیا تہا جبکہ خبیب کو لوگون نے حرم سے باہر نکالا تو انہون نے کہا مجہہ کو چہوڑ دو مین دو رکعت نماز پڑہ لون اونہون نے نماز ادا کی پہر یہ دعا مانگی اللھم احصھم عددا واقتلھم بددا ولا تبق منھم احدا۔ اے میرے اللہ تعالی اون کو گن گن کر گہیر لے اور متفرق طور پر اونکو قتل کر ڈال اور اون مین سے کسی کو باقی نہ رکہہ جس دن کہ عاصم قتل ہوئے اللہ تعالی نے اون کی وہ دعا قبول فرمائی جس روز یہ اصحاب قتل کئے گئے اون کی خبر رسول اللہ صلعم کو پہونچی قریش نے آدمیون کو عاصم کی طرف بہیجا تاکہ اونکے جسم مین سے کوئی شے لاوین قریش اونکو پہچانتے تہے عاصم نے عظماے قریش مین سے یوم بدر مین ایک بڑے شخص کو قتل کیا تہا اللہ تعالی نے خبیب پر شہد کی مکہیون کو ابر کی مثل بہیجدیا قریش کے بہیجے ہوئے آدمیون سے اون مکہیون نے خبیب کی حفاظت کی اور اون لوگون کو اس امر پر قدرت نہین ہوئی کہ خبیب کے جسم سے کوئی عضو وغیرہ قطع کرسکین۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ کے طریق سے اسکی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ خبیب نے یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالی مین کسی قاصد کو نہین پاتا ہون کہ تیرے رسول کے پاس بہیجون میرا سلام اپنے رسول کو تو پہونچا دے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اسکی آپ کو خبر کی اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ جس دن مین خبیب قتل کئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام خبیب ایسے حال مین فرمایا کہ آپ بیٹہے ہوئے تہے خبیب کو قریش نے قتل کیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث کی ہے کہ ہذیل نے جس وقت عاصم بن ثابت کو قتل کیا تو یہ ارادہ کیا کہ اونکے سر کو سلافہ بنت سعد کے ہاتھ فروخت کرین سلافہ کے بیٹے جسوقت احد مین قتل ہوئی تھی تو اوس نے یہ نذر کی تھی کہ اگر خبیب کے سر پر مجھہ کو قدرت ہوگی تو مین اوسکی کھوپری مین ضرور شراب پیون گی اون لوگون کو شہد کی مکھیون نے باز رکھا جبکہ شہد کی مکھیان اُن لوگون اور خبیب کے درمیان حائل ہوگئین تو اون لوگون نے کہا یہان تک چھوڑدو کہ رات ہو جائے اور مکھیان خبیب کے پاس سے چلی جاوین ہم سر کو لے لین گے اللہ تعالی نے سیلاب کو بھیجدیا اوس نے عاصم کو اوٹھا لیا اور بہا کر لے گیا عاصم رضی نے اللہ تعالی سے یہ عہد کیا تہا کہ اپنی حیات مین کسی مشرک کو کبھی نچھوون گا اور کوئی مشرک مجھہ کو نہ چھوئے گا خبیب نے اپنی زندگی مین مشرک کے چھونے سے امتناع کیا تھا اللہ تعالی نے اونکو اونکی وفات مین مشرک کے چھونے سے بچایا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے بریدہ بن سفیان الاسلمی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن ثابت کو بھیجا اور اس قصہ کو ذکر کیا جیسے کہ ابوہریرہ رضی کی حدیث سے آگے بیان کیا گیا ہے اور اس قصہ مین یہ ذکر کیا ہے کہ اون لوگون نے یہ ارادہ کیا کہ عاصم کا سر کاٹ لین اور اوسکو سلافہ کے پاس لیجاوین اللہ تعالی نے شہد کی مکھیون کا ایک بڑا گروہ بھیجدیا اونھون نے عاصم کی حمایت کی اون لوگون نے عاصم کا سر جدا کرنیکی قدرت نہ پائی۔ اور خبیب کے احوال مین یہ ذکر کیا ہے کہ خبیب نے یہ دعا مانگی اللھم انی لا اجد من یبلغ رسولک عنی السلام فبلغ رسولک منی السلام اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ اوسوقت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیہ السلام فرمایا اصحاب نے پوچھا یا نبی اللہ کس شخص پر آپ نے سلام بھیجا آپ نے فرمایا تمہارے بھائی خبیب پر سلام بھیجا ہے وہ قتل کئے جارہے ہین جبکہ وہ سولی پر چڑہائے گئے دعا کی طرف متوجہ ہوئے ایک مرد نے کہا جبکہ مین نے

خبیب کو دیکھا کہ وہ دعا مانگ رہے ہین مین زمین پر پڑ گیا ایک سال نہین گذرا کہ سوا اوس مرد کے جو زمین پر پڑ گیا تھا کوئی شخص اون مین کا باقی رہا ہو سب ہلاک ہو گئے۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے مجھہ سے عبداللہ بن ابی نجیح نے ماریہ کنیز حجیر بن ابی اہاب سے حدیث کی ہے کہا ہے خبیب رضہ مکہ مین میرے مکان مین قید کیے گئے مین ایک روز اونکے احوال پر مطلع ہوئی اونکے ہاتھہ مین انگور کا ایک ایسا خوشہ تھا جو اون کے سر سے بڑا تھا وہ اوس خوشہ مین سے انگور کھا رہے تھے اور اوس دن روے زمین پر انگور کا کوئی دانہ نہ تھا اور اسی حدیث کی روایت ابن سعد نے دوسری وجہ سے ماریہ سے کی ہے۔

ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے جعفر بن عمرو بن امیۃ الضمری کے طریق سے یہ روایت کی ہے جعفر نے کہا ہے مجھہ سے میرے باپ نے میرے دادا سے حدیث کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو تنہا جاسوس مقرر فرما کے بہیجا تھا کہا ہے مین اوس لکڑی کے پاس آیا جس پر خبیب لٹکائے گئے تھے مین اوسپر چڑھا اور مین جاسوسون سے خوف کر رہا تھا مینے خبیب کو اوس لکڑی سے کہولدیا وہ زمین پر گر پڑے مینے اونکے پاس سے تہوڑی دور ایک کنارہ ہو گیا پھر مینے اون کی طرف دیکھا مینے خبیب کو نہین دیکھا گویا اونکو زمین نگل گئی اسوقت تک خبیب کی بوسیدہ استخوان تک کا کسی نے ذکر نہین کیا یعنی کسی نے اون کی ہڈی تک نہین دیکھی۔

ابو یوسف نے (کتاب اللطایف) مین ضحاک سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد اور زبیر رضہ کو بہیجا کہ خبیب جس لکڑی سے لٹک رہے ہین اونکو اوس پر سے وہ اوتار لین یہ دو نون صاحب تنعیم تک پہونچے خبیب کے اطراف مین اونہون نے چالیس مردون کو ایسے حال مین پایا کہ وہ نشہ مین تھے ان دونون صاحبون نے اونکو اوتار لیا اور زبیر رضہ نے اپنے گھوڑے پر خبیب کو رکھہ لیا خبیب ترو تازہ تھے اونکی کوئی شے بگلی سڑی نہ تھی مشرکین کو ان لوگون کا علم ہو گیا جبکہ مشرکین ان کے پاس آ پہونچے تو زبیر نے اون کو

گھوڑے پر سے زمین پر پھینک دیا خبیب کو زمین نگل گئی اس وجہ سے خبیب کا نام
بلیع الارض ہو گیا۔

واقدی نے کہا ہے مجھہ سے ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور مجھسے
عبداللہ بن ابی عبیدہ نے جعفر بن عمرو بن امیۃ الضمری سے حدیث کی ہے اور مجھسے عبداللہ
بن جعفر نے عبدالواحد بن ابی عون سے حدیث کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ ابوسفیان
بن حرب نے قریش کے ایک گروہ سے مکہ مین کہا تھا کہ مین ایسے شخص کو نہین پاتا ہون کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک قتل کر ڈالے وہ بازارون مین چلتے پھرتے ہین وہ شخص ہمارا
انتقام محمد صلعم سے لے ابوسفیان کے پاس عرب مین سے ایک مرد آیا اور اوس نے کہا اگر
تو مجھہ کو قوت دیگا تو مین محمد صلعم کی طرف جاؤنگا یہانتک کہ قریب سے اونکو قتل کر ڈالونگا
مین لوگونکا رہنما ہون اور راستون کے نشیب و فراز سے واقف ہون اور میرے پاس ایک
خنجر ہے کہ کرگس کے خافیہ[1] کی مثل ہے ابوسفیان نے سنکر اوس سے کہا تو ہمارا دوست ہے
ابوسفیان نے اوسکو ایک اونٹ اور خرچ دیا اور اوس سے کہا تو اپنے اس امر کو چھپا مجھکو
اطمینان نہین ہے اگر کوئی شخص اس کو سن لیگا تو محمد صلعم کے پاس چغلخوری کر دیگا اوس
عربی مرد نے کہا اس امر کا کسی شخص کو علم نہ ہوگا وہ عربی مرد رات مین اپنی سواری پر گیا پانچ روز
وہ چلتا رہا اور چھٹے روز کی صبح کو ظہر حرہ مین وہ پہونچ گیا پھر وہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس داخل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا اپنے اصحاب سے فرمایا یہ
مرد بیوفائی کا ارادہ رکھتا ہے اسکے درمیان اور جس امر کا یہ ارادہ رکھتا ہے اوسکے درمیان اللہ تعالی
حائل ہے پھر آپنے اوس سے فرمایا مجھہ سے سچ کہو تو کون ہے اور تو کس ارادہ سے آیا ہے اگر
تو سچ کہیگا تو تجھہ کو سچ نفع دیگا اور اگر تو مجھہ سے جھوٹ کہیگا تو تو نے جس امر کا قصد کیا ہے
مجھہ کو اوسپر اطلاع ہوگئی ہے اوس نے کہا آپ مجھکو امان دیجیے آپنے فرمایا تجھہ کو امان ہے اس
مرد نے آپکو ابوسفیان کی خبر سے خبر کی اور جو شے اوسکے واسطے ابوسفیان نے ٹھیرائی تھی اس سے

[1] خافیہ جانور کے ان پرون کو کہتے ہین جب جانور اپنے پر بند کرے تو وہ پر چھپ جاوین۔

مطلع کیا آپ نے فرمایا مینے تجھ کو امان دی جہان تو چاہے چلا جا اور اس سے تیرے واسطے اور خیر ہے اگر تو اوسکو اختیار کرے اوس عربی نے پوچھا وہ کیا خیر ہے آپنے فرمایا تو یہ گواہی دے لا اله الا الله و انی رسول الله تعالی وہ عربی مسلمان ہوگیا پھر اوس نے کہا واللہ مین مردون سے خوف نہین کرتا تھا واللہ کوئی امر نہین ہے مگر یہ کہ مینے آپ کو دیکھا میری عقل جاتی رہی اور میرا نفس ضعیف ہوگیا پھر آپ اوس امر پر مطلع ہوگئے جسکا مینے قصد کیا تھا وہ امر اوس قبیلے سے ہے جسکے ساتھ شتر سوارون نے سبقت کی ہے اور اس امر کا کسی کو علم نہین ہوا ہے مینے یہ پہچان لیا کہ آپ دشمنون سے ممنوع ہین اور آپ حق پر ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیۃ الضمری اور سلمہ بن اسلم بن حریش سے فرمایا کہ تم دونون ابو سفیان بن حرب کے پاس جاؤ اگر تم اوس کو غفلت مین پاؤ تو قتل کر ڈالو یہ دونون نکلے عمرو نے کہا مجھ سے میرے ہمراہی نے پوچھا کیا تجھ کو یہ رغبت ہے کہ بیت اللہ مین جائے اور اوسکا طواف سات بار کرے اور دو رکعت نماز پڑھے مینے اوس سے کہا مین مکہ مین ابلق گھوڑے سے پہچانا جاتا ہون اہل مکہ اگر مجھ کو دیکھین گے تو پہچان لین گے اوس نے میری اطاعت کرنے سے انکار کیا ہم دونون آئے اور ہم نے سات بار طواف بیت اللہ کیا اور دو رکعت نماز پڑھی معاویہ بن ابو سفیان مجھ سے ملے اونہون نے مجھے پہچان لیا اور اپنے باپ کو خبر کی اہل مکہ نے ہمکو ڈرایا اور ہم پر دیدبان مقرر کئے اور آپس مین یہ کہا عمرو امر خیر مین نہین آیا ہے عمر عہد جاہلیت مین ایسا مرد تھا کہ لوگون کو اچانک قتل کر ڈالتا تھا ابو سفیان نے اہل مکہ کو جمع کیا وہ جمع ہوگئے ہم لوگ بھاگ نکلے وہ لوگ ہماری طلب مین نکلے مین ایک غار مین داخل ہوگیا اور اونسے غایب ہوگیا یہانتک کہ مین صبح کو اوٹھا اور وہ لوگ رات بھر ہمکو ڈھونڈھتے رہے اللہ تعالی نے راستہ اون سے چھپا دیا کہ وہ ہماری سواریون کی طرف راہ پاتے میرے ہمراہی نے مجھ سے پوچھا کیا تجھ کو خواہش ہے کہ خبیب کو جو سولی پر بندھے ہوئے ہین تو اوتار دے مین دوڑا اور مینے خبیب کو سولی پر سے نیچے اوتار دیا۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہی کہ جو قصہ بیر معونہ مین واقع ہوئی ہین

بخاری نے ہشام بن عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے میرے باپ نے مجھکو خبر کی ہے جبکہ وہ لوگ قتل کئے گئے جو بیر معونہ مین ڈالے گئے اور عمرو بن امیۃ الضمری گرفتار ہوئے تو عامر بن الطفیل نے ایک قتیل کی طرف اشارا کرکے عمرو سے پوچھا یہ کون شخص ہے عمرو نے کہا یہ عامر بن فہیرہ ہین عامر بن الطفیل نے کہا اسکے بعد کہ قتل کئے گئے مینے ان کو دیکھا کہ آسمان کی طرف اوٹھائے گئے یہان تک کہ مین اونکے درمیان اور زمین کے درمیان آسمان تک دیکھہ رہا تھا پھر وہ رکھہ دئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اون لوگون کی خبر آئی آپ نے اصحاب کو اونکے مرنے کی خبر دی اور آپنے فرمایا تمہارے دوست مقتول ہو گئے اور انہون نے اپنے رب سے سوال کیا اور کہا اے ہمارے رب تجھہ سے ہم جس امر سے راضی ہوئے ہین اور جس امر سے تو ہم سے راضی ہوا ہے ہماری خبر ہمارے بھائیون کو پہونچا دے آپنے اصحاب کو اونکی خبر سے خبر دی۔

مسلم اور بیہقی نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ کچھہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اونہون نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کچھہ مردون کو آپ بھیجئے کہ وہ ہمکو قرآن شریف کی تعلیم کرین اور سنت سکھلائین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار مین سے ستر مرد اون کی طرف بھیجدئے جو وہ قاری مشہور تھے قبل اسکے کہ وہ جگہہ پر پہونچین وہ لوگ اون قاریون سے متعرض ہوئے اور اون کو قتل کر ڈالا اونہون نے یہ دعا مانگی اے ہمارے اللہ تعالی ہمارے نبی کو ہماری طرف سے یہ خبر پہونچا دے کہ ہم تجھہ سے ملے اور ہم تجھہ سے خوشنود ہوئے اور تو ہم سے خوشنود ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے یہ فرمایا کہ تمہارے بھائی قتل کر دئے گئے اور اونہون نے یہ دعا مانگی اللھم بلغ عنا ان قد لقناک فرضینا عنک ورضیت عنا

بیہقی نے ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا ہم نہین ٹھہرے مگر کچھ زمانہ یہان تک کہ آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے
اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور ثنا کی پھر آپ نے یہ فرمایا کہ تمہارے بھائی مشرکین سے بھڑ گئے مشرکین
نے اونکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور اون مین سے کوئی شخص باقی نرہا۔ اونہون نے یہ دعا
مانگی اے ہمارے رب ہماری قوم کو یہ خبر پہونچا دے کہ ہم راضی ہوگئے اور ہم سے ہمارا رب راضی
ہوگیا مین تمہارے بھائیون کا تمہاری طرف رسول ہون مین یہ خبر پہونچاتا ہون کہ وہ لوگ
اپنے رب سے راضی ہوگئے اور اونکا رب اون سے راضی ہوگیا اور واقدی نے کہا ہے مجھ
سے مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اور ابی الاسود نے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
حدیث کی ہے کہا ہے منذر بن عمرو نکلے اور قصہ کو جیسے اوپر ذکر کیا گیا ہے ذکر کیا اور اس قصہ
مین یہ ذکر کیا ہے کہ عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیّہ سے پوچھا کیا تم اپنے اصحاب کو پہچانتے
ہو عمرو نے کہا بیشک مین پہچانتا ہون جو مقتولین تھے عامر اون مین پھرنے لگا اور اون
کے نسب پوچھ رہا تھا پھر عمرو سے پوچھا کیا تم نے ان مقتولین سے کسی کو مفقود کیا ہے عمرو
نے کہا حضرت ابوبکر کے غلام عامر بن فہیرہ کو مین نہین دیکھتا ہون وہ مفقود ہین عامر نے
پوچھا تم لوگون مین وہ کس شان سے تھے عمرو نے کہا مینے عامر سے کہا ہمارے افضل لوگون
مین سے تھے عامر نے عمرو سے کہا کیا تمکو مین اون کی خبر نہ دون اونکا واقعہ یہ ہے کہ اس شخص نے
اونکے نیزہ مارا پھر اپنا نیزہ اونکے زخم سے نکال لیا پھر اونکو آسمان پر کوئی لے گیا واللہ مین اونکو
نہین دیکھتا تھا اور جس مرد نے اونکو قتل کیا تھا وہ ایک مرد کلابی تھا جسکا نام جبار بن سلمی تھا
اوس نے ذکر کیا ہے کہ جس وقت مین نے نیزہ مارا مینے اون سے سنا اونہون نے کہا فزت واللہ
مین ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا جو واقعہ تھا مینے اوس سے اوسکو خبر کی اور مین مسلمان
ہوگیا عامر بن فہیرہ کے قتل اور آسمان کی طرف اون کے اوٹھائے جانے سے جو کچھ مین نے
دیکھا اوس دیکھنے نے مجھ کو اسلام کی طرف بلایا راوی نے کہا ہے کہ ضحاک نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ ملائکہ نے عامر کے جثہ کو چھپا دیا اور علیین مین وہ اتار دئے گئے اس

حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ احتمال ہے کہ عامر اوٹھائے گئے ہون
اور پھر رکھہ دئے گئے ہون اسکے بعد پھر مفقود ہو گئے ہون تاکہ بخاری کی پہلی روایت کے ساتھ جو عروہ ہے اس حدیث
مین اجتماع ہو سکے اس لئے کہ اوس حدیث مین یہ واقع ہے کہ عامر پھر رکھہ دئے گئے ہمنے
مغازی موسیٰ بن عقبہ مین اس قصہ مین روایت کی ہے راوی نے کہا ہے کہ عروہ نے کہا ہے
عامر کا جسد نہین پایا گیا لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ ملائکہ نے اونکو چھپا دیا پھر بیہقی نے عروہ کی اس
روایت کو روایت کیا ہے جو حضرت عائشہ رض سے موصول طور پر اس لفظ کے ساتھ ہے اسکے
بعد کہ عامر قتل کئے گئے مین نے ان کو دیکھا وہ آسمان کی طرف اوٹھائے گئے یہان تک کہ
مین عامر کے درمیان اور زمین کے درمیان آسمان تک دیکھہ رہا تھا اور اس روایت مین یہ ذکر
نہین کیا گیا ہے کہ پھر عامر زمین پر رکھہ دئے گئے اس روایت سے جتنے طرق حدیث کے ہین
وہ قوی ہو گئے اور آسمان مین عامر کے چھپائے جانے کیواسطے وہ طرق متعدد ہو گئے اور
ابن سعد نے کہا ہے واقدی نے ہمکو خبر دی ہے واقدی سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے
زہری نے عروہ رض سے عروہ رض نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے عامر بن فہیرہ آسمان
کی طرف اوٹھائے گئے اون کا جثہ نہین پایا گیا لوگ یہ گمان کرتے ہین کہ ملائکہ نے اون کو
چھپا دیا۔

یہ باب اُن معجزون اور آیتون کے بیان مین ہے جو غزوہ ذات الرقاع مین واقع ہوئی ہین

شیخین نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے پھرے تو ایک دن
ایک ایسے صحرا مین عضاہ کے کثیر درخت تھے قیلولہ کا وقت آ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہان اوترپڑے اور آدمی عضاہ کے درختون مین درخت کے سایہ مین آرام لینے کے واسطے
متفرق ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمرہ کے ایک درخت کے نیچے اوترے اور آپ نے

اوس درخت سے اپنی تلوار لٹکادی ہم ایک نیند سورہے یکایک ہمنے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو بلاتے ہین ہم لوگ آپ کے پاس آئے یکایک ہم نے آپکے پاس ایک اعرابی کو بیٹھا دیکھا آپ نے فرمایا اس شخص نے میری تلوار نکال لی مین سورہا تھا مین بیدار ہوگیا وہ تلوار اسکے ہاتھ مین برہنا تھی اس نے مجھ سے کہا آپ کو مجھ سے کون شخص منع کریگا مین نے کہا اللہ تعالی اسنے تلوار نیام مین ڈالدی اور بیٹھ گیا آپنے اوسکو کسی قسم کی عقوبت نہین کی۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے دوسری وجہ سے جابر رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محارب خصفہ سے مقام نخل مین جنگ کی اون لوگون نے مسلمانون کی غفلت دیکھی اون مین سے ایک مرد آیا جسکا نام غورث بن الحارث تھا یہانتک کہ وہ تلوار لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہوگیا اور اوس نے آپ سے کہا کہ مجھ سے آپ کو کون بچائے گا آپنے فرمایا اللہ تعالی تلوار اوسکے ہاتھ سے گر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لے لیا اور آپنے اوس سے فرمایا مجھ سے تجھ کو کون بچائے گا اوس نے عرض کی آپ نے جو تلوار لی ہے آپ اچھے لینے والے ہوجائے یعنی آپ کو مجھ پر قدرت ہے مجھے قتل نہ کیجیے میرے ساتھ نیکی سے پیش آیئے آپنے اوسکا راستہ چھوڑ دیا وہ مرد آپکے اصحاب کے پاس آیا اور اوس نے کہا مین تم لوگون کے پاس خیر الناس کے پاس سے آیا ہون پھر راوی نے صلاۃ خوف کو ذکر کیا۔

ابو نعیم نے تیسری وجہ سے جابر رض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلفہ کے مہینہ مین نکلے اور آپ نے ایک درخت کے نیچے قیلولہ کیا اور اپنی تلوار اوس درخت سے لٹکادی ایک اعرابی آیا اوس نے تلوار نیام سے نکال لی اور تلوار لیکر آپ کے سر پر کھڑا ہوگیا اور اوس نے کہا اے محمد کون شخص مجھ سے آپ کو بچائے گا آپ بیدار ہوگئے اور آپ نے فرمایا اللہ تعالی بچائے گا وہ اعرابی کانپنے لگا اور اسنے تلوار رکھدی اور چلا گیا۔

بیہقی نے دوسری وجہ سے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مقام نخل مین اصحاب کو نماز ظہر پڑہائی مشرکین نے آپ کا قصد کیا پہر مشرکین نے آپس مین کہا ان لوگون کو چھوڑ دو اس لئے کہ اس نماز کے بعد ان لوگون کی ایک ایسی نماز ہے کہ ان کو اپنی اولاد سے یا اپنے باپون سے زیادہ دوست ہے جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نازل ہوئے اور آپ کو مشرکین کے قصد سے خبر کی آپ نے صلوۃ خوف پڑہی اور مسلم نے اس حدیث کی اس لفظ سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قوم سے جو کہ جہینہ سے تہی جہاد کیا اونہون نے سخت لڑائی کی جبکہ آپ نے ظہر کی نماز پڑہی مشرکین نے کہا اگر ہم لوگ جہک پڑنے کے طور سے ان پر جہک پڑینگے تو اون کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اور مشرکین نے باہم کہا کہ ان کی ایک نماز آرہی ہے کہ وہ نماز ان لوگون کو اولاد سے زیادہ دوست ہے جبریل عم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کر دی اور اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون سے ذکر کیا پہر آپ نے صلوۃ خوف پڑہی۔

احمد اور بیہقی نے ابو عیاش الزرقی سے روایت کی ہے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام عسفان مین تہے اور مشرکین پر خالد بن الولید امیر تہے ہم نے ظہر کی نماز پڑہی مشرکین نے کہا مسلمان ایسے حال پر تہے کہ اگر ہم لوگ ارادہ کرتے تو غفلت مین ضرور اون پر قابو پا لیتے پس قصر صلوۃ کی آیت ظہر اور عصر کے درمیان نازل کی گئی۔ اور واقدی نے اپنی اسناد سے خالد بن الولید سے اونکے اسلام کے قصہ مین ذکر کیا ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کی طرف نکلے مین مشرکین کے سوارون مین نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب مین مقام عسفان مین تہے مین آپ کے آگے آیا اور مین آپ کے مقابلہ مین کھڑا ہو گیا اور مین نے آپ سے تعرض کیا ہمارے سامنے آپ نے اپنے اصحاب کو ظہر کی نماز پڑہائی ہم نے یہ قصد کیا کہ ہم آپ پر حملہ کرین پہر ہمارا عزم نہین ہوا ہمارے دلون مین جو قصد آپ کے ساتھ تھا آپ اوس پر مطلع ہو گئے آپ نے اپنے اصحاب کو نماز عصر نماز خوف پڑہائی۔

مسلم اور بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع مین گئے یہان تک کہ ہم ایک وسیع صحرا مین اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کے واسطے تشریف لیگئے اور مین پانی کا لوٹا لیکر آپکے پیچھے گیا آپ نے نظر کی کوئی شے ایسی نہین دیکھی جس سے اپنے آپ کو چھپا دین ناگاہ آپ نے صحرا کے کنارہ پر دو درخت دیکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دونون درختون مین سے ایک کی طرف چلے گئے اور اوس کی شاخون مین سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا کہ اللہ تعالی کے حکم سے میری فرمانبرداری کر اوس درخت نے آپکی فرمانبرداری کی جیسے نکیل والا اونٹ اپنے کھینچنے والے کا مطیع ہوتا ہے یہان تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے۔ اور آپ نے اوسکی شاخون مین سے ایک شاخ پکڑی اور آپ نے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالی کے حکم سے میری تو فرمانبرداری کر وہ دونون درخت آپس مین مل گئے جابر نے کہا مین یہ واقعہ دیکھکر بیٹھہ گیا اور مین اپنے دل سے باتین کر رہا تھا یکایک میری نظر پڑگئی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سامنے سے آرہے ہین اور یکایک مینے اون دونون درختون کو دیکھا کہ آپس سے جدا ہوگئے ہین اور ہر ایک ان مین کا اپنے تنہ پر کھڑا ہوگیا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تہوڑی دیر ٹھیر گئے اور اپنے سر مبارک سے دہنی اور بائین طرف اشارہ کیا پہر آپ آگے بڑھے جبکہ آپ میرے پاس پہونچ گئے آپ نے مجھہ سے دریافت فرمایا اے جابر کیا تم نے میرے قیام کی جگہہ دیکھی مین نے کہا یا رسول اللہ بیشک مین نے آپکے قیام کی جگہہ دیکھی آپ نے مجھہ سے فرمایا تم ان دونون درختونکے پاس جاؤ اور ہر ایک درخت مین سے ایک ایک شاخ کاٹو اور اون کو لیکر آؤ یہانتک کہ جسوقت تم میرے قیام کی جگہہ پر کھڑے ہو ایک شاخ کو دہنی طرف سے اور ایک شاخ کو اپنے بائین طرف کے چھوڑ دو جابر نے کہا مین کھڑا ہوگیا اور مینے ایک پتھر لیا اور اوس کو مین نے توڑا اور اوس کو رگڑا وہ تیز ہوگیا اور مین دونون درختون کے پاس گیا اور مینے ہر ایک درخت سے ایک ایک شاخ کاٹی اور انکو کھینچتا ہوا مین آیا یہان تک کہ جسوقت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہہ مین آکر کھڑا ہوا تو مینے ایک شاخ کو دہنی طرف سے اور ایک شاخ کو بائین طرف سے چھوڑ دیا پہر مین آپکے

پاس پہونچ گیا اور مین نے آپ سے عرض کی یارسول اللہ جیسے ارشاد ہوا تھا مین نے ویسے ہی
کیا پہر مین نے پوچھا یہ امر کس واسطے تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین دو قبرون
کے پاس سے گذرا دونون مردون کو عذاب دیا جارہا تہا مینے اپنی شفاعت کے سبب سے اِس
امر کو دوست رکہا کہ اون دونون مردون سے عذاب کی تخفیف ہوتی رہے جب تک یہ دونون
شاخین تازہ رہین پہر ہم لشکر مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر وضو
کے واسطے ندا کر دو مین نے اہل لشکر سے پکار کر کہا وضو کر لو وضو کر لو مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کی مین نے لشکر مین پانی کا ایک قطرہ نہین پایا انصار مین سے ایک مرد
تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تہا آپ نے مجھ سے فرمایا فلان
انصاری کے پاس جاؤ اور اون کی مشکون مین دیکھو آیا کچھ پانی ہے مین اوس انصاری کے
پاس گیا اور مین نے مشکون مین دیکھا مینے اون مین نہین دیکھا مگر ایک قطرہ جو مشک کے
دہانہ مین تہا اگر مین اوس مشک مین سے اوس کو نکالتا تو مشک کا خشک حصہ نکالتے وقت
اوسکو پی لیتا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو مینے خبر کی آپ نے
مجھ سے فرمایا تم جاؤ اور اوس مشک کو میرے پاس لے آؤ مین اوس مشک کو آپکے پاس لی
آیا آپنے اوسکو اپنے ہاتھ مین لے لیا آپ کچھ پڑہنے لگے مین نہین جانتا ہون کہ آپنے کیا پڑہا
اور آپ اپنے دست مبارک سے اوس مشک کو دبا رہے تھے پھر آپ نے وہ مشک مجھ کو
دے دی اور مجھ سے فرمایا اے جابر جس شخص کے پاس لگن ہو اوسکو ندا کر و مینے یا جفنۃ الرکب
کہکر پکارا لوگ لگن کو اوٹھا کر لائے مین نے لگن آپ کے سامنے رکھدیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا راوی نے اوس اشارہ کو بیان کیا اور یہ بیان
کیا کہ آپنے اپنا دست مبارک لگن مین پہیلا دیا اور اپنی اونگلیین کہول دین پہر اپنے دست مبارک
کو لگن کے قعر مین رکھہ دیا اور مجھ سے فرمایا اے جابر لو اور میرے ہاتھ پر پانی ڈالو اور بسم اللہ
کہو مین نے آپ کے دست مبارک پر پانی ڈالا اور بسم اللہ کہا مینے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیون

مین سے اوبل رہا تہا اور لگن اوبل پڑا اور اوس سے جھکر کہا یا ہیا تک کہ لگن پانی سے بہر گیا آپ نے فرمایا اے جابر جن لوگون کو پانی کی حاجت ہو اون کو پکارو کہ پانی لے لین آدمی آئے اور انہون نے پانی پیا یہان تک کہ وہ سب سیراب ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو لگن سے ایسے حال مین اوٹھا لیا کہ وہ بھرا ہوا تہا اور آدمیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمکو یقیناً کہانا کہلائیگا ہم لوگ دریا کے کنارے کے پاس آئے دریا نے ایک مچہلی ڈالدی تہی ہم نے اوس کی ایک جانب پر آگ جلائی اور ہم نے اوسکو بہونا اور پکایا اور ہم نے کہایا اور ہم سیر ہو گئے جابر نے کہا مین اور فلان فلان یہان تک پانچ آدمیون کو گنایہ پانچون اوس مچہلی کی آنکہہ کے حلقہ مین داخل ہو گئے ہم پانچون آدمیون کو کوئی آدمی اوس حلقہ مین نہین دیکہتا تہا ہم اوس حلقہ سے باہر نکل آئے اور ہم نے ایک پسلی اوس کی پسلیون مین سے لی اور ہم نے اوسکو کمان بنایا پہر ہمنے لشکر مین جو زیادہ عظیم مرد تہا اوس کو بلایا اور لشکر مین جو زیادہ عظیم اونٹ تہا اوسکو منگایا وہ شتر سوار اوس پسلی کے نیچے داخل ہو گیا وہ اپنا سر نہین جہکاتا تہا یعنی وہ پسلی اتنی بڑی تہی کہ شتر سوار اوسکے نیچے تہا اوس کو اپنا سر جہکانے کی ضرورت نہ تہی۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابو نعیم نے جابر رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اون غازیون مین گئے جو غزوہ ذات الرقاع کو آپ کے ساتہہ گئے تہے جسوقت ہم لوگ حرہ واقم مین تہے ایک بدوی عورت مع اپنے بیٹے کے ظاہر ہوئی اوس نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے مجہپر غالب ہو گیا ہے اسپر شیطان ہے آپ نے اوس لڑکے کا منہہ کہولا اور اوس مین لعاب دہن مبارک ڈالدیا اور آپ نے تین بار فرمایا اخس عدو اللہ انا رسول اللہ پہر آپ نے اوس سے فرمایا تو جا اور تیرا بیٹا جانے تو لیجا اسکے پاس جو شے آتی تہی اور اوسکو صدمہ پہونچاتی تہی ہرگز وہ پہر اس کے پاس عود نہ کرے گی جبکہ ہم لوگ غزوہ سے پلٹ کر آئے تو وہ ہی عورت آئی آپ نے اوس سے اوسکے بیٹے کا احوال پوچہا اوس نے کہا کہ جس قسم

سے جو شے اوسکے پاس آتی تہی وہ شے اوسکے پاس نہین آئی۔ پھر دونون درختون کے قصہ کو ذکر کیا اور غورث بن الحارث کے قصہ کو ذکر کیا اور غورث کے قصہ مین یہ ذکر کیا کہ غورث کا ہاتھ کانپنے لگا یہان تک کہ اوسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی کہا پھر ہم پلٹے یہان تک کہ جس وقت ہم مقام حرہ کے نشیب مین تہے سامنے سے ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا آپ نے ہم لوگون سے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو اوس اونٹ نے کیا کہا یہ اونٹ مجھہ سے اپنے سید پر مدد چاہتا ہے یہ زعم کرتا ہے کہ اسکا سردار سالہا سال سے اس سے کھیتی کا کام لیتا تھا اور اب اوس نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اسکو ذبح کر ڈالے اے جابر تم اس کے مالک کے پاس جاؤ اور اوس کو لیکر آؤ مینے عرض کی مین اوسکو نہین پہچانتا ہون آپ نے فرمایا یہ اونٹ تم کو اوس کی طرف رہبری کرے گا وہ اونٹ میرے سامنے سرعت سے نکلا اور مجھہ کو لے گیا یہانتک کہ اپنے مالک کے پاس لیجا کر مجھہ کو کھڑا کر دیا مین اوس کے مالک کو لیکر آیا جابر نے کہا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع کا نام غزوۃ الاعاجیب ہے۔

شیخین نے جابر رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرنے والون مین نکلا میرے اونٹ نے رفتار مین دیر کی اور اوسنے مجھہ کو تھکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھسے دریافت فرمایا تمہارا کیا حال ہے مینے عرض کی میرا اونٹ نہین چلتا اور اوس نے مجھہ کو تھکا دیا اور پیچھے رہ گیا ہے آپ نے اپنی آنکڑے سے اوسکے ٹھول مارا پھر آپ نے مجھہ سے فرمایا سوار ہو جاؤ مین سوار ہو گیا مین نے اپنے آپ کو دیکھا مین اونٹ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچا رہا تھا اور وہ تیزی سے جا رہا تھا۔

ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی ثعلبہ کے غازیون مین تہے مین اپنے اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اوس نے دیر کی چل نہ سکا یہانتک کہ سب آدمی چلے گئے مین اوس کی نگہبانی کرنے لگا اور اوسکی وہ حالت مجھہ کو غمگین کر رہی تہی یکایک مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آدمیون کے آخر مین دیکھا آپ نے مجھہ سے دریافت فرمایا تمہارا کیا حال ہے مینے عرض کی میرا اونٹ رہ گیا آپ نے فرمایا

میرے ساتھ چلو گویا آپ نے اوس پر کچھ پھونک دیا اور آپ نے پانی کی کلی اوسکے سینہ پر ڈالی پھر اوسکو عصا سے مارا وہ کود کر کھڑا ہوگیا آپ نے فرمایا سوار ہوجاؤ میں نے عرض کی میں اس بات پر راضی ہون کہ ہمارے ساتھ یہ اونٹ چلے اور اس سے سواری نہلی جائے آپ نے فرمایا سوار ہوجاؤ میں سوار ہوگیا قسم ہے اوس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنے آپ کو دیکھتا تھا اور میں اوس کی تیز رفتاری کے سبب سے اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بایں ارادہ روکتا تھا کہ آپ آگے نہ بڑھ جاوے اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے اس کی مثل جابر بن عبد اللہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ پھر آپ نے فرمایا بسم اللہ سوار ہوجاؤ میں نے کسی جانور پر جو اوس سے زیادہ وسیع قدم اور زیادہ چلنے والا ہو اوس کے قبل اور اوسکے بعد سواری نہیں کی وہ مجھ کو اتنا تیز لیجا رہا تھا کہ میں اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم سے کہ آپ سے آگے نہ بڑھ جائے روک رہا تھا۔

احمد نے جابر رضہ سے روایت کی ہے کہ اندھیری رات میں میںنے اپنے اونٹ کو گم کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تم کو کیا ہوا ہے میںنے عرض کی میںنے اپنا اونٹ کھودیا آپ نے فرمایا تمہارا اونٹ وہ ہے تم جاؤ اور اوسکو پکڑلو جس طرف آپ نے فرمایا تھا میں اوس طرف گیا میں نے اوسکو وہاں نہیں پایا میں آپ کے پاس پلٹ کر آیا آپ نے جو پہلے فرمایا تھا اوسکی مثل فرمایا میں گیا میںنے اونٹ کو نہیں پایا میں آپ کے پاس پلٹ کے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ تشریف لیگئے یہانتک کہ ہم اونٹ کے پاس آئے آپ نے اونٹ مجھ کو دیدیا اس درمیان کہ میں جا رہا تھا اور اونٹ میں کم رفتاری تھی اور چھوٹے قدم ڈال رہا تھا میں نے اسف امی کہکر یہ کہا میرے لئے ایسا اونٹ ہے کہ قدم نہیں بڑھا سکتا آپ میرے پاس آگئے اور مجھسے دریافت فرمایا تم نے کیا کہا میںنے آپ کو خبر کی آپ نے اونٹ کے چوتڑ پر ایک کوڑا مارا وہ ایسے قدم

رکھنے والے اونٹ کی طرح گیا کہ مین ہرگز اوس پر سوار نہ ہوا ہون گا اور وہ مجھ سے اپنی مہار کھینچے لئے جاتا تھا۔

واقدی اور ابو نعیم نے جابر بن عبداللہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات الرقاع کا ارادہ کیا علبہ بن زید الحارثی شتر مرغ کے تین انڈے اوسکے انڈے دینے کی جگہہ سے لائے اور کہا یا رسول اللہ ان انڈونکو مینے شتر مرغ کے آشیانہ مین پایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر ان انڈون کو لے لیا اور ان کو پکاؤ مین نے انکو پکایا اور اون کو ایک بڑے لگن مین لایا مین روٹی ڈہونڈنے لگا مجھکو روٹی نہین ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب بغیر روٹی کے وہ انڈے کہانے لگے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حاجت پوری کر لی اور انڈے لگن مین جیسے تھے ویسے ہی رہے پھر آپ کہڑے ہوگئے پھر اون انڈون مین سے آپ کے عام اصحاب نے کہایا پھر ہم نے ٹھنڈی ٹھنڈے کوچ کردیا۔

بیہقی نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی انمار مین گئے آپ نے ایک مرد کو کہا اوسکو کیا ہوگیا ہے اللہ تعالی اوسکی گردن مارے اس بات کو اوس مرد نے سُنا اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا کے راستہ مین میری گردن ماری جائے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالی کے راستہ مین وہ مرد اللہ تعالی کے راستہ مین مقتول ہوا غزوہ بنی انمار غزوہ ذات الرقاع ہے۔ اور اس حدیث کی روایت حاکم نے کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بعض مغازی مین کہا ہے جابر نے اس حدیث کے آخر مین کہا ہے کہ وہ مرد یوم الیمامہ مین مقتول ہوگیا۔

یہ باب اُن آیتون اور معجزون کے بیان مین ہے جو غزوہ خندق مین واقع ہوئی ہین

بیہقی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے ہم سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے یوم الاحزاب مین فرمایا کہ آج کے دن سے بعد مشرکین تم لوگو نسے ہرگز جنگ نکرینگے قریش نے
اس کے بعد مسلمانون سے جنگ نہین کی۔

بخاری رحمہ نے سلیمان بن صرد سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یوم الاحزاب مین فرمایا اور ایک لفظ مین یون وارد ہے کہ جسوقت احزاب کو آپنے جلاوطن
کردیا تو فرمایا کہ اب ہم اون لوگون سے جنگ کرتے ہین اور آئندہ وہ لوگ ہم سے جنگ نکرینگے
ہم اون کی طرف جائینگے۔ اور ابو نعیم نے جابر رضؓ کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

بخاری نے جابر بن عبد اللہ رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے یوم خندق مین ہم لوگ زمین
کھودرہے تھے ایک سخت پتھر نکل آیا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ یہ
سخت پتھر ہے جو خندق مین نکلا ہے آپنے سنکر فرمایا خندق مین مین اُترتا ہون پھر آپ کھڑے
ہوگئے اور اُسوقت آپ کے شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم لوگ تین دن تک ایسے حال
مین ٹھیرے ہوئے تھے کہ کوئی شے چکھنے کی ہم نے نہین چکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پتھر کھودنے کا آلہ لیا اور آپنے اوس پتھر پر مارا وہ پتھر بکھرے ہوئے تودہ ریگ کی مثل ہوگیا مینے
عرض کی یا رسول اللہ مجھہ کو مکان پرجانے کے واسطے اجازت دیجئے آپ نے اجازت دی مین اپنے
مکان کو آیا اور مینے اپنی زوجہ سے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت دیکھی ہے جس مین
مجھکو صبر نہین ہے تیرے پاس کوئی شے ہے میری زوجہ نے کہا میرے پاس جو ہین اور بکری کا
ایک بچہ ہے مینے بکری کے بچہ کو ذبح کیا اور میری بی بی نے جو پیسے یہانتک کہ ہم نے گوشت کو
دیگ مین ڈالدیا پھر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی میرے پاس تھوڑا
طعام ہے یا رسول اللہ آپ اور ایک مرد یا دو مرد چلین آپ نے مجھہ سے دریافت فرمایا وہ کھانا
کتنا ہے مین نے آپسے بیان کیا آپ نے فرمایا کثیر ہے طیب ہے آپنے فرمایا اپنی بی بی سے کہدو
کہ میرے آنے تک دیگ کو نہ اوتارین اور تنور مین سے روٹی نہ نکالین اور آپنے آدمیون سے
فرمایا اوٹھو آپ کے ارشاد سے مہاجرین اور انصار اوٹھ کھڑے ہوئے اور جابر رضؓ کے مکان کو

گئے جبکہ جابر اپنی عورت کے پاس آئے اوس نے کہا تیرا بھلا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور
انصار اور اون آدمیوں کو لائے ہیں جو اون کے ساتھ تھے اون کی بی بی نے پوچھا کیا تم سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا میں نے کہا ہاں آپ نے مجھ سے پوچھ لیا تھا آپ نے آدمیوں سے
فرمایا مکان میں داخل ہو اور بھیڑ نہ کرو آپ روٹی توڑتے تھے اور اوس پر گوشت ڈالتے تھے
جس وقت روٹی یا گوشت لیتے دیگ اور تنور کو ڈھانپ دیتے اور اوس کو اپنے اصحاب کے پاس
رکھ دیتے تھے پھر دیگ اور تنور کو کھولتے اور آپ روٹی توڑتے اور سالن نکالتے تھے یہانتک
کہ سب آدمی سیر ہو گئے اور روٹی اور گوشت باقی رہنے کے طور پر باقی رہ گیا آپ نے جابر کی
بی بی سے فرمایا تم اسکو کھاؤ اور اس کو اپنے ہمسایوں وغیرہ کے پاس ہدیہ بھیجو اس لئے کہ
آدمی بھوکے ہیں۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے اور اس کے آخر میں یہ زیادہ کیا ہے
جابر نے کہا ہم تمام دن کھاتے رہے اور ہدیہ بھیجتے رہے اور بھی بیہقی نے اس حدیث کی روایت دوسری
وجہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے وہ روٹی اور سالن
چلا گیا یعنی باقی نرہا۔

شیخین نے دوسری وجہ سے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ خندق کھودا گیا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھوک دیکھی میں اپنی بی بی کے پاس پلٹ کر آیا اور میں نے اس سے
پوچھا کیا تیرے پاس کچھ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو شدید بھوک ہے
میری بی بی ایک توشہ دان میرے پاس نکال کے لائی اوس میں ایک صاع جو تھے اور ایک بکری
ہماری پلی ہوئی تھی میں نے اوسکو ذبح کیا اور میری بی بی نے جو پیسے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف پھرا اور آپ کے پاس آیا اور میں نے مخفی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض
کی کہ ہم نے اپنی بکری ذبح کی ہے اور ایک صاع جو تھے پیسے ہیں آپ آئیں اور آپ کے ساتھ
کچھ لوگ آویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر زور سے پکارا اے اہل خندق جابر نے
ضیافت کی ہے تم لوگ آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جبتک میں آؤں تم

اپنی دیگ نہ اُتاریو اور آٹے کی روٹی نہ پکائیو مین مکان کو آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے
سب آدمیون سے آگے آرہے تھے مین آپکے پاس گندھا ہوا آٹا لایا آپنے اوس مین لعاب
دہن مبارک ڈالا اور برکت کے واسطے دعا فرمائی پھر آپ دیگ کے پاس آئے اور اوس مین
لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کے واسطے دعا فرمائی مین اللہ تعالی کی قسم کھاکر کہتا ہون سب
آدمیون نے کھانا کھایا وہ ایکہزار آدمی تھے یہانتک کہ اوسکو چھوڑ دیا اور الگ ہوگئے اور ہماری دیگ
جوش مار رہی تھی جیسے کہ وہ جوش مارتی تھی اور ہمارے آٹے کی روٹی پکائی جا رہی تھی وہ
آٹا ویسے ہی تھا۔

واقدی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن مغیث بن ابی بردۃ الانصاری سے روایت کی ہے
کہا ہے ام عامر اشہلیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قعب بھیجی جس مین حیس[1]
تھا اوسوقت آپ اپنے قبہ مین تھے اور ام سلمہ کے پاس تھے اوس حیس مین سے ام سلمہ رضہ نے
اپنی حاجت کے موافق کھایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیہ حیس کو لیکر قبہ سے باہر تشریف
لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کرنے والے نے عشا کے کھانے کیواسطے پکارا
اوس حیس کو اہل خندق نے کھایا یہان تک کہ سیر ہوگئے اور حیس جیسے تھا ویسے ہی تھا
یہ حدیث مرسل ہے۔

ابو یعلی نے اور ابن عساکر نے عبید اللہ بن علی بن ابی رافع کے طریق سے ابی رافع سے
روایت کی ہے کہا ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوم خندق مین ایک بکری
زنبیل مین لایا آپنے مجھہ سے فرمایا اے ابو رافع مجھہ کو اس بکری کا ایک بازو دیدو مینے آپ کو
بازو دے دیا پھر آپ نے مجھہ سے فرمایا بازو دیدو مینے دوسرا بازو دیدیا پھر آپ نے فرمایا بکری
کا بازو دے دو مینے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے نہین ہوتے ہین مگر دو بازو دونون مین نے
آپ کو دے دئے آپنے فرمایا اگر تم تھوڑی دیر خاموش رہتے مین نے جو شے تم سے طلب کی
تھی تم ضرور مجھہ کو دیتے اور بھی ابو یعلی اور ابن عساکر نے دوسری وجہ سے عبید اللہ بن علی

[1] حیس وہ کھانا ہے کہ خرما اور گھی اور پنیر کو باہم ملاکر پکاتے ہین اور کبھی پنیر کی جاے اوسمین ستو ڈالتے ہین ۱۲

بن ابی رافع سے یہ روایت کی ہے اون کی دادی سلمی نے اونکو یہ خبر کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی رافع کے پاس یوم خندق مین ایک بکری بھیجی ابو رافع نے اوسکو بریان کیا اور اُسکو ایک زنبیل مین رکھا پھر اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا۔

ابو القاسم بغوی نے اپنی معجم مین معاویہ بن الحکم سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے خندق کی دیوار علی بن الحکم کے بھائی کے پاؤن پر گر پڑی پاؤن کو خون آلود کر دیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے اونکے پاؤن پر اپنا دست مبارک پھیرا اور بسم اللہ فرمایا اونکو پاؤن سے کچھہ تکلیف نہین ہوئی۔

ابو نعیم نے ابی عبد الرحمن الحبلی کے طریق سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خندق مین تشریف لے گئے اور آپ نے پتھر توڑنے کا آلہ لیا اور آپ نے اوس سے ایک پوری ضرب لگائی اور آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ضرب ہے کہ جس سے اللہ تعالی روم کے خزانون کی فتح دے گا پھر آپ نے دوسری ضرب لگائی اور آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ضرب ہے جس سے اللہ تعالی فارس کے خزانون کی فتح دے گا پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی اور آپ نے فرمایا یہ وہ ضرب ہے جس سے اللہ تعالی اہل یمن کو اعوان اور انصار کی حالت مین لائے گا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھہ سے سلمان سے حدیث کی گئی ہے سلمان رض نے کہا ہے کہ خندق کی ایک طرف مین مینے ایک ضرب لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف مُڑ کر دیکھا جبکہ آپ نے مجھکو دیکھا کہ مین چوٹ لگا رہا ہون اور آپ نے مجھپر جگہہ کی سختی ملاحظہ فرمائی آپ خندق مین اُترے اور آپ نے میرے ہاتھہ مین سے کدال لے لیا اور آپ نے ایک ضرب اوس سے لگائی کدال کے نیچے ایک بجلی چمکی پھر آپنے دوسری ضرب پوری طور پر لگائی کدال کے نیچے ایک بجلی چمکی پھر آپنے تیسری ضرب لگائی کدال کے نیچے ایک بجلی چمکی مینے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا شے مین نے دیکھی جو چمکتی تھی آپنے فرمایا پہلی چمک جو تھی اللہ تعالی نے

اوسکے ساتھ مجھکو یمن پر فتح دی اور دوسری چمک جوتھی اللہ تعالی نے اوسکے ساتھ مجھکو شام اور مغرب پر فتح دی اور تیسری چمک جوتھی اللہ تعالی نے اوسکے ساتھ مجھکو مشرق پر فتح دی ابن اسحاق نے کہا ہے مجھسے اوس شخص نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے جسکو مین متہم نہین سمجھتا ہون ابوہریرہ رضہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اور اون کے زمانون کے بعد یہ کہا کرتے تھے تم لوگ جو چاہو فتح کرلو قسم ہے اوس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے تم نے کسی شہر کو فتح نہین کیا اور تم کسی شہر کو قیامت تک فتح نہ کروگے مگر اللہ تعالی نے اوس کی کنجیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کردی ہین۔ اور اس حدیث کو ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے کلبی سے کلبی نے ابی صالح سے ابی صالح نے سلمان رضہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابونعیم اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل عروہ رضہ سے اور موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اسکی روایت کی ہے۔

بیہقی اور ابونعیم نے براء ابن عازب سے روایت کی ہے کہا ہے بعض خندق مین ہمکو ایک بڑا سخت پتھر ظاہر ہوا اوس مین کدال اثر نہین کرتا تھا ہم نے اس کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی جبکہ آپ نے اوس پتھر کو دیکھا کدال لیا اور بسم اللہ کہا اور ایک ایسی ضرب ماری جس کا ثلث حصہ ٹوٹ گیا آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھکو ملک شام کی کنجیان دی گئین واللہ مین ملک شام کے سرخ مکانون کو دیکھ رہا ہون پھر آپ نے دوسری ضرب لگائی دوسرا ثلث حصہ قطع ہوگیا آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھکو فارس کی کنجیان عطا کی گئین واللہ مین مداین کے قصر سفید کو دیکھ رہا ہون پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی بقیہ حصہ پتھر کا قطع ہوگیا آپ نے فرمایا اللہ اکبر مجھکو یمن کی کنجیان عطا کی گئین واللہ مین اس گھڑی اپنی جگہہ سے صنعا کے مکانون کے دروازے دیکھ رہا ہون۔

ابن سعد اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی اور ابونعیم نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی کے طریق سے روایت کی ہے کثیر نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے ہمارے پاس خندق مین ایک سفید گول بڑا پتھر نکل آیا اوس پتھر نے

ہمارے لیے کے آلات توڑ ڈالے اوسکا توڑنا ہمپر دشوار ہو گیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ نے سلمان سے کدال لے لیا آپ نے پتھر پر ایک ایسی ضرب لگائی جس ضرب سے اوسکو پھاڑ ڈالا اور اوس سے ایک ایسی بجلی چمکی کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کے درمیان جو تھی وہ روشن ہو گئی یہان تک وہ روشنی تھی کہ اندھیری رات کے درمیان چراغ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا پھر آپ نے اوس پتھر پر دوسری ضرب لگائی اوس نے اوس کو پھاڑ ڈالا اور ایک ایسی بجلی چمکی کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کے درمیان جو شے تھی وہ روشن ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا پھر آپ نے اوس پتھر پر تیسری ضرب لگائی اوس ضرب نے پتھر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اوس سے ایک ایسی بجلی چمکی کہ مدینہ کی پتھریلی زمین کے درمیان جو شے تھی روشن ہو گئی آپ نے اللہ اکبر فرمایا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا آپ پتھر پر ضرب لگاتے تھے اوس سے موج کی مانند بجلی نکلتی تھی اور ہم نے آپ کو دیکھا آپ اللہ اکبر فرماتے تھے آپ نے فرمایا پہلی ضرب مین حیرہ اور مداین کسریٰ کے قصور مجھپر روشن ہو گئے گویا وہ قصور کتون کی ڈاڑہین تھین جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو یہ خبر دی کہ میری امت اون قصور پر غلبہ کرنے والی ہے اور دوسری ضرب مین مجھپر سرزمین روم کے سرخ قصر روشن ہو گئے گویا وہ قصور کتون کی ڈاڑہین تھین جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو یہ خبر دی کہ میری امت اون قصور پر غلبہ کرنے والی ہے اور تیسری ضرب مین مجھپر صنعا کے قصور روشن ہو گئے گویا وہ کتون کی ڈاڑہین تھین جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو یہ خبر دی کہ میری امت اونپر غلبہ کرنے والی ہے تم لوگون کو نصرت کی بشارت ہو منافقین نے سنکر اصحاب سے کہا محمد صلعم تم لوگون کو یہ خبر دیتے ہین کہ وہ یثرب سے قصور حیرہ اور مداین کسریٰ کو دیکھتے ہین اور وہ قصور تمہارے واسطے فتح ہون گے اور حال یہ ہے کہ تم لوگ خندق کھود رہے ہو اور تمکو یہ قدرت نہین ہے کہ تم لوگ میدان مین نکل کر جنگ کرو اسوقت کے واقعہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ قول واذ یقول المنافقون والذین فی قلوبہم مرض ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا نازل ہوا۔

ابونعیم نے انس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خندق مین اپنے کدال سے ایک ضرب لگائی چمکنے کے طور پر ایک بجلی چمکی اور یمن کی طرف سے نور نکلا پھر آپ نے دوسری ضرب لگائی فارس کی طرف سے ایک نور نکلا پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی روم کی جانب سے نور نکلا سلمان نے دیکھکر اس امر سے تعجب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان سے پوچھا کیا تم نے دیکھا اونہون نے کہا مینے عرض کی بیشک مینے دیکھا آپ نے فرمایا مجھپر مداین روشن ہوگیا اور اللہ تعالی نے مجھکو میرے اس مقام مین یمن اور روم اور فارس کی فتح کی بشارت دی۔

ابونعیم نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق مین تھے خندق کھودا گیا ایک پتھر نکل آیا آپ ہنس دئے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کس واسطے ہنسے آپ نے فرمایا مین اون آدمیون سے ہنسا جو مشرق کی جانب سے قیدی بنا کر لائے جائینگے اور اون کو جنت کی طرف چلائین گے اور وہ کراہت کرتے ہونگے۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے سعید بن میناء نے بشیر بن سعد کی بیٹی نعمان بن بشیر کی بہن سے حدیث کی ہے کہا ہے میری مان نے میرے کپڑے کے پلو مین خرمے رکھکر میرے باپ اور میرے مامون کے پاس مجھکو بھیجا وہ خندق کھودرہے تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گذری آپ نے مجھکو پکارا مین آپ کے پاس گئی آپ نے خرمے اپنے دونون ہاتھون مین مجھ سے لے لئے اون خرمون سے آپکے دونون ہاتھ نہین بھرے آپ نے ایک کپڑا بچھایا اور اون خرمون کو اوس پر بکھیر دیا وہ خرمے اوس کپڑے کی اطراف مین گر پڑے پھر آپ نے اہل خندق کو امر فرمایا وہ سب آدمی جمع ہوگئے اور انہون نے اوسمین سے کھائے وہ خرمے زیادہ ہوتے جاتے تھے یہانتک کہ آدمی کھا کر ہٹ گئے اور خرمے کپڑے کی اطراف سے گر رہے تھے۔

ابونعیم نے ابن عباس رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ آل مغیرہ مین سے ایک مرد تھا اوس نے

کہامین محمد صلعم کو ضرور قتل کرونگا اوس نے اپنا گھوڑا خندق مین کدایا وہ گھوڑے پر سے گر پڑا اوس کی گردن ٹوٹ گئی اون لوگون نے کہا یا محمد اوس کو ہمین دے دیجئے ہم دفن کردین گے اور اوس کی دیت ہم آپ کو دے دین گے آپ نے فرمایا اوسکو چھوڑ دو وہ خبیث ہے اور خبیث الدیۃ ہے۔

بیہقی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے اللہ تعالی نے سورہ بقرہ مین ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستہم الباساء والضراء وزلزلوا نازل فرمایا جبکہ مومنین نے احزاب کو دیکھا تو یہ کہا ہذا ما وعدنا اللہ ورسولہ یہ وہ ہے جس کا وعدہ اللہ تعالی اور اوس کے رسول نے ہمسے کیا ہے۔

شیخین نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو صبا سے نصرت دی گئی اور قوم عاد دبور سے ہلاک کی گئی۔

ابو نعیم اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ احزاب کی رات تھی تو شمالی ہوا جنوب کی طرف آئی اور اوس سے کہا کہ تو جا اور اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول کو نصرت دے جنوب نے کہا کہ حرہ رات کو نہین جاتی ہے اون لوگون کی طرف صبا بھیجی گئی اوس نے اون کی آگون کو بجھا دیا اور اون کے ڈیرون کی رسیان قطع کر ڈالین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو صبا سے نصرت دی گئی اور قوم عاد دبور سے ہلاک کی گئی۔

بیہقی نے مجاہد سے اللہ تعالی کے قول فارسلنا علیہم ریحا کے معنے مین روایت کی ہے کہا ہے کہ ریح سے مراد ریح صبا ہے کہ یوم خندق مین احزاب پر بھیجی گئی تھی یہانتک وہ تیز تھی کہ اون لوگون کی ہانڈئین اوندہی کردین اور اونکے ڈیرے اوکھاڑ ڈالے یہان تک کہ اون لوگون کو اوس جگہہ سے کوچ کرا دیا اور وجنودا لم تروہا سے مراد ملائکہ ہین مجاہد نے کہا ہے اوس دن ملائکہ نے جنگ نہین کی۔

بیہقی نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا ہے ہمنے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الاحزاب مین ایسی حالت مین دیکھا جس مین سخت ہوا تھی اور سردی تھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی مرد ہے جو میرے پاس قوم کی خبر لاوے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو ہم لوگون مین سے کسی نے آپ کو جواب نہین دیا پھر آپ نے اس کی مثل دوسری بار پھر تیسری بار فرمایا پھر آپ نے فرمایا اے حذیفہ تم اوٹھو اور تم قوم کی خبر ہمارے پاس لاؤ مین ایسی حالت مین گیا کہ مین حمام مین جا رہا تھا اور مین وہان سے پلٹ کے ایسی حالت مین آیا مین حمام مین چل رہا تھا جسوقت مین فارغ ہو گیا تو مجھکو سردی معلوم ہوئی۔ اور اسی حدیث کی روایت بیہقی نے دوسری وجہ سے حذیفہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے مینے کہا یا رسول اللہ مین آپ کے پاس اوٹھ کر نہین آیا مگر سردی کی وجہ سے آپ سے مجھکو حیا آئی آپ نے مجھ سے فرمایا تم جاؤ گرمی اور سردی کا کچھ خوف تم پر نہ ہوگا یہانتک کہ تم میرے پاس پلٹ کے آؤ گے۔ پھر بیہقی نے اس حدیث کی روایت تیسری وجہ سے حذیفہ سے کی ہے اور اس مین یہ بھی حذیفہ نے کہا مین کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا قوم مین کوئی خبر پیدا ہونے والی ہے تم قوم کی خبر میرے پاس لاؤ حذیفہ نے کہا مین سب آدمیون سے زیادہ تر ڈرنیوالا تھا اور مجھکو اور لوگون سے زیادہ سردی معلوم ہوتی تھی مین گیا آپ نے میرے واسطے یہ دعا کی اللھم احفظہ من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ و عن شمالہ ومن فوقہ ومن تحتہ حذیفہ نے کہا واللہ اللہ تعالی نے خوف اور سردی کو میرے دل مین پیدا نہین کیا مگر میرے دل مین سے خوف اور سردی نکل گئی مین نہ خوف پاتا تھا اور نہ سردی معلوم ہوتی تھی مین لشکر مین داخل ہوا یکایک مینے آدمیون کو دیکھا وہ اپنے لشکر مین ہین وہ الرحیل الرحیل کہہ رہے ہین یعنے کوچ کردو کوچ کردو کہہ رہے ہین اور یہ کہہ رہے ہین تمہارے واسطے ٹھیرنے کی جگہہ نہین ہے مینے یکایک ہوا کو دیکھا کہ اونکے لشکر مین تھی اونکے لشکر سے ایک بالشت تجاوز نہین کرتی تھی واللہ مین پتھرون کی آواز اون کے کجاوون اور فرشون مین سنتا تھا اور ہوا اونکو پتھرون سے مارتی تھی پھر وہان سے مین پلٹا جبکہ مین آدہے راستہ مین پہونچا یکایک مین نے بیس سوارون کو دیکھا وہ عمامے باندہے ہوئے تھے اونہون نے مجھ سے کہا کہ اپنے صاحب کو خبر کردو کہ اللہ تعالی نے قوم کو کفایت کی کچھہ دیر نہین گذری کہ مین پلٹ کے آیا واللہ میرے پلٹنے

کے ساتھ ہی سردی میری طرف پلٹ آئی اور مین کانپنے لگا اور اللہ تعالی نے یاایہا الذین امنوا
اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروہا کو نازل فرمایا پہر بیہقی نے اس حدیث
کی روایت چوتھے طریق سے حذیفہ سے اس زیادتی سے کی ہے کہا ہے اون لوگون کو سخت
ہوا نے پکڑا اونہون نے کوچ کر دیا اور ہوا اونکے بعض مال ومتاع پر غلبہ کر رہی تہی حذیفہ جس وقت
پلٹے اپنے راستہ مین سوارون کے گروہ کے پاس سے گذرے حذیفہ کے پاس دو سوار اون مین
سے نکل کے آئے پہر اون دونون نے کہا تم اپنے صاحب کے پاس پلٹ کے جاؤ اور اون کو یہ
خبر پہونچا دو کہ اللہ تعالی نے خاص اون لوگون کی کفایت لشکر اور ہوا کے ساتھ کی۔ پہر بیہقی نے
پانچوین طریق سے اس حدیث کی روایت حذیفہ سے کی ہے اور اس روایت مین یہ ہے کہ مجہسے
رسول اللہ صلعم نے پوچہا کیا تم جاتے ہو حذیفہ نے کہا واللہ مجہہ کو یہ خوف نہین ہے کہ مین قتل
کیا جاؤنگا ولیکن مین یہ خوف کرتا ہون کہ مین پکڑا جاؤن گا آپ نے فرمایا تم ہرگز نہ پکڑے جاؤگے
اور اس حدیث مین یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اون پر اوس ہوا کو بہیجدیا اوس ہوا نے اون کی کسی بنا
کو نہ چہوڑا مگر اوسکو منہدم کر دیا اور کوئی برتن نہ چہوڑا مگر اوسکو اوندہا کر دیا اور اس حدیث کو حاکم نے
روایت کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کی رات مین
یہ فرمایا جو شخص قوم کی خبر میرے پاس لائے گا اللہ تعالی اوسکو جنت مین میرا رفیق کرے گا یہ
تین بار فرمایا کسی نے آپ کو جواب نہین دیا آپ نے حذیفہ کو پکارا حذیفہ نے جواب دیا آپ نے
اون سے پوچہا کیا تم نے میری آواز نہین سُنی حذیفہ نے کہا بیشک مین نے آواز سُنی آپ نے
پوچہا کس شئے نے تم کو جواب دینے سے منع کیا حذیفہ نے عرض کی سردی مانع ہوئی آپ نے
فرمایا تمکو سردی نہین ہے حذیفہ نے کہا میری سردی جاتی رہی حذیفہ گئے اور قوم کی خبر آپ
کے پاس لائے جبکہ حذیفہ پلٹ کر آئے اون کی طرف سردی نے عود کیا جیسی سردی پاتے تہے
ویسی ہی معلوم ہونے لگی۔

شیخین نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
احزاب پر بددعا کی اور یہ فرمایا اللہم منزل الکتاب سریع الحساب اہزم الاحزاب اللہم اہزمہم وزلزلہم
ای میرے اللہ تعالی تو کتاب کا نازل کرنیوالا ہے اور جلدی حساب لینے والا ہے احزاب کو بھگا دے
اے میرے اللہ تعالی تو اون لوگون کو بھگا دے اور اونکو ہلا ڈال۔

اور بھی شیخین نے ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے
لا الہ الا اللہ وحدہ اعز جندہ ونصر عبدہ واہزم الاحزاب وحدہ فلا شئ بعدہ۔ کوئی معبود نہین ہے
مگر اللہ تعالی کہ وہ واحد ہے اوس نے اپنے لشکر کو غالب کیا ہے اور اپنے بندہ کو نصرت دی ہے
اور احزاب کو تنہا اوسنے بھگا دیا ہے اسکے بعد کوئی شے نہین ہے۔

ابن سعد نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم خندق تھا جبریل علیہ السلام
ایسے حال مین آئے کہ اونکے ساتھ ریح تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت جبریل علیہ السلام
کو دیکھا تین بار فرمایا تم لوگون کو بشارت ہو اللہ تعالی نے قوم کی طرف ہوا کو بھیجدیا اوسنے قبون
کو پھاڑ ڈالا اور ہانڈیون کو اوندھا کر دیا اور کجاوون کو خاک مین دفن کر دیا اور ڈیرون کی میخین قطع
کر ڈالین وہ لوگ ایسے چلے گئے کہ کوئی کسی کو مڑکے نہین دیکھتا تھا اللہ تعالی نے اذ جاءتکم جنود
فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروہا کو نازل کیا۔

ابن سعد نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب
یوم احزاب مین اونیس راتین گھرے رہے یہانتک کہ اصحاب مین سے ہر ایک مرد کو خاص سختی
پہونچی اور یہانتک سختی پہونچی کہ نبی صلعم نے یہ دعا کی اللہم انی انشدک عہدک ووعدک اللہم انک
ان تشأ لا تعبد اے میرے اللہ مین تیری عہد اور وعدہ کی تجھکو قسم دیتا ہون ای میرے اللہ اگر تو
چاہے گا تو تیری عبادت نہین کیجاوے گی۔

ابن سعد نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد
احزاب مین دوشنبہ اور سہ شنبہ اور چہارشنبہ کے دن دعا کی آپ کی دعا ظہر اور عصر کی دو نمازونکے

درمیان چارشنبہ کے دن مستجاب ہوئی ہمنے آپ کے چہرہ سے بشارت کو پہچانا جابر نے کہا ہے
کہ کوئی امر غم مین ڈالنے والا اور غیظ مین لانے والا مجہپر نازل نہین ہوا مگر مینے اوس گھڑی کو اوسدن
مین ڈہونڈا مینے اللہ تعالی سے دعا کی مین اجابت دعا کو پہچانتا ہون۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے اپنے شیوخ سے یہ
روایت کی ہے کہ عمرو بن عبد ود یوم خندق مین پکارنے لگا کیا کوئی جنگ کرنے والا ہے حضرت
علی ابن ابی طالب رض نے کہا مین اس سے جنگ کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
تلوار حضرت علی کو دی اور اون کے سر پر عمامہ باندہا اور آپ نے یہ دعا کی اللہم اعنہ علیہ پہر حضرت
علی اوسکے مقابل میدان مین آئے اور دونون مین سے ایک اپنے مقابل کے قریب آیا اور ان
دونون کے درمیان غبار اوٹھا حضرت علی نے اوسکے تلوار ماری اور اوسکو قتل کر ڈالا عمرو کی ہمراہی
پیٹھ پہیر کے بہاگ گئے۔

ابو نعیم نے عروہ اور ابن شہاب سے روایت کی ہے دونون راویون نے کہا ہے نعیم بن مسعود
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دی کہ قریش نے آپ پر
گروہون کو جمع کیا ہے اور قریش نے بنی قریظہ کے پاس آدمی بہیجکر کہلا بہیجا ہے کہ ہمارا قیام
دراز ہوگیا ہے اور ہمارے اطراف قحط ہوگیا ہے اور ہم اس امر کو دوست رکہتے ہین کہ محمد صلعم
اور آپ کے اصحاب سے جلد معاملہ طے کرین اور اوس کے بعد اون کی طرف سے آرام پاوین
بنی قریظہ نے اونکی طرف یہ جواب بہیجا ہے کہ تم لوگون نے جو خیال کیا ہے وہ بہتر ہے جسوقت
تم چاہو رہن کو بہیجدو پہر تمکو کوئی نہ روکے گا مگر تمہارے نفوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نعیم سے سن کر فرمایا اون لوگون نے میرے پاس آدمی بہیجا ہے وہ مجہ سے صلح چاہتے ہین اور
یہ چاہتے ہین کہ بنی نضیر کو اونکے دیار اور اموال کی طرف مین پہیر دون یہ سنکر نعیم غطفان کی طرف
ارادہ کرکے گیا اور اون سے کہا مین تم کو نصیحت کرتا ہون اور مجہکو یہود کے غدر پر اطلاع ہوگئی ہے
تم لوگ یہ جان لو کہ محمد صلعم نے ہرگز جہوٹ نہین کہا ہے اور مین نے آپ سے سنا ہے آپ یہ

فرماتے تھے کہ بنی قریظہ نے مجھ سے اس شرط پر صلح کی ہے کہ اونکے بھائی بنی نضیر کو مین اونکے دیار اور اموال کی طرف پھیر دون - ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث مین اس امر پر دلالت ہے کہ عرب کے مسلمان اور کافر تک اس امر کو جانتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہین اور آپنے ہرگز کوئی جھوٹی بات نہین کہی ہے۔

ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منہم مودۃ کے معنی مین یہ روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے اون کے درمیان جو مودت پیدا کی وہ مودت وہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ بنت ابو سفیان کے ساتھ تزویج کی حضرت ام حبیبہ ام المومنین ہو گئین اور معاویہ رضہ مومنین کے ماموں ہو گئے۔

طحاوی نے یہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے آفتاب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے یوم خندق مین روک دیا تھا جسوقت مسلمان عصر کی نماز سے غافل ہو گئے تھے یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا تھا اللہ تعالی نے آفتاب کو آپ کی طرف پھیر دیا یہانتک کہ آپنے عصر کی نماز پڑھ لی اور نووی نے طحاوی سے شرح مسلم مین یہ حکایت کی ہے کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہین۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو غزوہ بنی قریظہ مین واقع ہوئی ہین

شیخین نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے پلٹے اور ہتیار رکھہ دیے اور غسل کیا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا آپ نے ہتیار رکھہ دیے واللہ ہم نے ہتیار نہین رکھے ہین آپ نکلئے آپنے دریافت فرمایا کس طرف کو جاؤن جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس طرف کو جائیے اور بنی قریظہ کی طرف اشارا کیا آپ بنی قریظہ کی طرف گئے۔

بخاری نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے گویا مین اوس غبار کو دیکھہ رہا ہون جو

بنی غنم کے کوچون مین بلند ہو رہا تھا وہ غبار جبریل علیہ السلام کے لشکر کا تھا جسوقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے حضرت عایشہ رضؓ
سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عایشہ رضؓ کے پاس تھے ایک مرد نے ہمسے
سلام علیک کی اوسوقت ہم لوگ اپنے مکان مین تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیقراری
کی حالت مین کہڑے ہو گئے مین آپکے پیچھے گئی یکایک مینے دحیۃ الکلبی کو دیکھا آپنے فرمایا
یہ جبریل علیہ السلام ہین مجھے یہ امر کرتے ہین کہ مین بنی قریظہ کی طرف جاؤن اور یہ کہا ہے کہ آپ
لوگون نے ہتیار رکھہ دیے ہین لیکن ہمنے ہتیار نہین رکھے ہین ہمنے مشرکین کو ڈھونڈا یہان
تک کہ ہم حمراء الاسد تک پہونچے یہ واقعہ اوسوقت کا ہے جسوقت آپ خندق سے پلٹے
تھے نبی صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے نکلے اور آپکے اور بنی قریظہ کے درمیان
لوگون کے بیٹھنے کی جو جگہین تہین آپ وہان سے گئے آپنے لوگون سے پوچھا کیا تمہارے پاس
سے کوئی شخص گذرا ہے اون لوگون نے کہا ہماری طرف سے دحیۃ الکلبی سفید خچر پر گذرے
ہین اونکے نیچے دیباج کا قطیفہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دحیۃ الکلبی نہین ہین لیکن
وہ جبریل علیہ السلام ہین بنی قریظہ کی طرف بہیجے گئے ہین تاکہ اونکو اونکی جگہون سے ہلادین اور
اونکے دلون مین رعب ڈالین۔

بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے حضرت عایشہ رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی آواز سنی آپ نے شدید جست کرنیکے طور پر جست کی اور آپ
اوس مرد کی طرف گئے مین آپکے پیچھے دیکھنے کو گئی یکایک مینے آپکو دیکھا کہ آپ اوس مرد کے
خچر کی ایال سے ٹیکا دیے ہوئے ہین اور یکایک وہ مرد دحیۃ الکلبی ہے اور یکایک مین نے
اوس مرد کو دیکھا کہ عمامہ باندھے ہوئے اور اپنے عمامہ سے اپنے دونون شانون کے بیچ مین لٹکائے
ہوئے ہے جبکہ آپ مکان مین داخل ہوئے مین نے آپکو خبر کی آپنے مجھ سے پوچھا کیا تمنے

اوس مرد کو دیکھا مین نے کہا ہان مینے دیکھا آپنے فرمایا وہ جبریل تھے اونہون نے مجھ کو یہ امر کیا ہے کہ مین بنی قریظہ کی طرف جاؤن۔

بیہقی نے موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے اور عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل خانہ مین تھے اور اپنے سر مبارک مین کنگھی کر رہے تھے آپنے سر کی ایک جانب کنگھی کر لی تھی آپکے پاس جبریل علیہ السلام گھوڑے پر آئے اونکے جسم پر اون کی زرہ تھی آپ اون کی طرف گئے جبریل علیہ السلام نے کہا آپنے ہتیار رکھہ دیئے لیکن جبسے آپ کے پاس دشمن اترا ہے ہم نے اپنے ہتیار نہین رکھا اور مین اون کی جستجو مین رہا اور اللہ تعالی نے آپ کو بنی قریظہ سے جنگ کرنیکے واسطے حکم کیا ہے مین بنی قریظہ کی طرف اون لوگون کے ساتھ جو ملائکہ سے ہین اور میرے ہمراہ ہین قصد کرنیوالا ہون تاکہ اونکے ساتھ بنی قریظہ کے قلعون مین زلزلہ ڈالدون آپ آدمیون کو لیکر چلیئے آپ اپنے مکان سے نکلے اور اون لوگون سے آپنے پوچھا کیا تمہارے پاس سے کوئی سوار ابھی گذرا ہے انہون نے کہا ہمارے پاس سے دحیۃ الکلبی سفید گھوڑے پر گذرے ہین اون کے نیچے نمط تھا یا سرخ قطیفہ دیباج کا تھا اور اونکے جسم پر زرہ تھی آپنے فرمایا وہ جبریل تھے دحیۃ الکلبی حضرت جبریل ع سے مشابہت رکھتے تھے۔

ابن سعد نے یزید بن الاصم سے روایت کی ہے کہا ہے جسوقت اللہ تعالی نے احزاب کو پراگندہ کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان کی طرف پلٹے آپ اپنا سر مبارک دہونے لگے آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا عفا اللہ عنک آپنے ہتیار رکھہ دیئے اور اللہ تعالی کے ملائکہ نے ہتیار نہین رکھے آپ ہمارے پاس بنی قریظہ کے حصن کے نزدیک آئیے۔

ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ ام سلمہ رض نے جبریل علیہ السلام کو یوم بنی قریظہ مین دیکھا اونکے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

ابن سعد نے ماجشون سے روایت کی ہے کہا جبریل علیہ السلام یوم احزاب مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑے پر آئے اونکے سر پر سیاہ عمامہ تہا اوسکو اپنے دونون
شانون کے بیچ مین لٹکا رکہا تہا اور اونکے سامنے کے دانتون پر غبار تہا اور اونکے نیچے سرخ قطیفہ
تہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا قبل اسکے کہ ہم ہتیار رکہین آپنے ہتیار رکہ
دیے اللہ تعالی آپ کو یہ امر کرتا ہے کہ آپ بنی قریظہ کی طرف جائیے۔

ابن سعد نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی قریظہ کے
درمیان ایک زمانہ سے سست عہد تہا جبکہ احزاب آئے تو بنی قریظہ نے اوس عہد کو توڑ دیا اور
اونہون نے مشرکین کی مدد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین کی اللہ تعالی نے ریح
اور لشکرون کو بہیجدیا احزاب کے لوگ بہاگتے چلے گئے اور باقی لوگ اپنے قلعہ مین رہ گئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے ہتیار رکہدیے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئے آپ جبریل علیہ السلام کے پاس گئے جبریل علیہ السلام نے کہا مینے
ابتک ہتیار نہین رکہو آپ بنی قریظہ کی طرف جائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل ع
سے فرمایا میرے اصحاب مین رنج اور مشقت ہے کاش اونکو کچہہ دنون مہلت دی ہوتی تو اچہا
ہوتا جبریل علیہ السلام نے کہا آپ بنی قریظہ کی طرف جائیے مین اپنا یہ گہوڑا بنی قریظہ پر اون کے
قلعون مین داخل کرونگا پہر اون قلعون کو مین ہلا ڈالونگا یہ کہکر جبریل علیہ السلام اور اون کے ساتھ
جو لانگ تہے پہر گئے یہانتک کہ بنی غنم جو انصار سے تہے اونکے کوچہ مین غبار بلند ہوا اور سعد بن معاذ رض
کی اکحل مین تیر لگا تہا زخم کا خون ٹہیر گیا اور پہر جاری ہو گیا اونہون نے اللہ تعالی سے یہ دعا کی
کہ میرے دل کو بنی قریظہ کے انتقام سے جبتک شفا نہو لے تو تو مجہے موت نہ دیجیو راوی نے
کہا بنی قریظہ کو اونکے قلعون مین جس غم نے پکڑا اوس غم نے پکڑا بنی قریظہ سعد کے حکم پر مخلوق
کے درمیان سے اپنے قلعون سے اوترے سعد رض نے اون کے باب مین یہ حکم کیا کہ بنی قریظہ
مین سے جو شخص جنگ کرنے والا ہے وہ قتل کیا جائے اور اون کی ذریات قید کر لی جاوے۔

ابن جریر نے اپنی تفسیر مین عبداللہ بن اوفی سے روایت کی ہے کہا ہے اللہ تعالی نے

جتنی مدت تک یہ چاہا کہ ہم بنی قریظہ اور بنی نضیر کا محاصرہ کرین ہمنے اونکا محاصرہ کیا ہم کو فتح نہین ہوئی ہم وہان سے پلٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا آپ اپنا سر مبارک دہو رہے تہی یکایک جبریل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا آپ لوگون نے اپنے ہتیار رکھہ دئے اور ملائکہ نے اپنے ہتیار نہین رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا مانگا اور اوس کپڑے کو سر مبارک سے لپیٹ لیا اور سر کو نہین دہویا پہر آپنے ہم لوگون مین ندا کی ہم اوٹھ کھڑے ہوئے یہان تک کہ ہم لوگ قریظہ اور نضیر کے پاس آئے اوسدن مین اللہ تعالی نے ہم لوگون کو تین ہزار فرشتون سے مدد کی اور اللہ تعالی نے ہمکو ایسی فتح دی جو وہ آسان تہی ہم اللہ تعالی کی نعمت اور فضل کے ساتھہ پلٹ کے آئے۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجہہ سے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی عورتون مین سے ریحانہ بنت عمرو کو اپنی ذات کیواسطے پسند کیا ریحانہ نے اسلام سے انکار کیا آپنے اوسکو یکسو کر دیا اور اپنے نفس مبارک مین اسکے متعلق کچہہ پایا اوس درمیان کہ آپ اصحاب کی مجلس مین تشریف رکہتے تہے آپنے اپنے پیچہے نعلین کی آواز سنی آپنے فرمایا کہ یہ دونون نعلین ضرور ابن سعید کی ہین مجہہ کو ریحانہ کے اسلام کی بشارت دیگا۔

بیہقی نے اور ابن السکن نے (صحابہ) مین اور ابو نعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا مجہہ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بنی قریظہ کے ایک شیخ سے حدیث کی ہے اوس شیخ نے کہا ہے کہ ایک مرد یہودی شام سے ہمارے پاس آیا اوسکا نام ابن الہیبان تہا واللہ ہم نے کوئی مرد اوس سے اچہا نہین دیکہا وہ مرد ہمارے پاس ٹھیرا جسوقت بارش رک جاتی تہی ہم اوس سے کہتے تہے کہ ہماری واسطے بارش کی دعا کرو وہ یہ کہتا کہ اپنے نکلنے سے پہلے صدقہ نکالو ہم صدقہ نکالتے تہے وہ ہمکو حرہ کے میدان مین لیجاتا واللہ ہم اپنی جگہہ سے نہین جاتے تہے کہ گہاٹیان بہہ نکلتی تہین اور ہم کو بہا کر لیجاتی تہین

اوس نے بارہا ایسا کیا نہ ایک دو بار جبکہ اوسکی وفات حاضر ہوئی اوس نے کہا ای یہود کی جماعت
تم لوگ موت کو کیا گمان کرتے ہو موت نے مجھکو خمر اور خمیر کی سرزمین یعنی آباد زمین سے تنگی اور
بھوک کی زمین کی طرف نکالدیا ہمنے اوس سے کہا تو ہم سے زیادہ عالم ہے اوس نے کہا ایک
نبی ہے جس کی مین توقع کرتا ہون وہ اب مبعوث ہوگا یہ شہر اوس کی ہجرت کی جگہہ ہے اور وہ
بنی خونریزی اور ذریت کو بردہ بنانے کیواسطے مبعوث کیا جائیگا یہ امر کہ وہ خونریزی کرے گا اور
ذریت کو بردہ بنائے گا اوس نبی سے تم لوگون کو باز نہ رکھے اور تم لوگ اوس کی طرف بارادۂ
جنگ ہرگز سبقت نہ کیجیو یہ وہ کہکر مرگیا یہ امر ثعلبہ اور اسید دونون فرزندان سعید اور اسد بن
عبید کے اسلام کا سبب اوس رات مین تہا جس رات قریظہ فتح کیا گیا اور اس حدیث کی
روایت ابن السکن نے دوسری وجہ سے ابن اسحاق سے کی ہے ابن اسحاق نے عاصم بن
عمر سے اونہون نے سعید بن المسیب سے اونہون نے جابر رضہ سے روایت کی ہی۔ اور ابن سعد نے
اس حدیث کی روایت واقدی سے کی ہے اونہون نے ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ سے
اونہون نے داؤد بن الحصین سے اونہون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اس کی مثل
روایت کی ہے۔

ابن سعد نے یزید بن رومان اور عاصم بن عمر وغیرہما سے یہ روایت کی ہے کہ جسوقت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کے قلعہ مین داخل ہوئے کعب بن اسد نے کہا ای گروہ یہود تم اس
مرد کے تابع ہوجاؤ واللہ یہ مرد ضرور نبی ہے اور تم کو یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ یہ نبی مرسل ہے اور یہ
وہی نبی ہے جس کی صفت تم کتابون مین پاتے تہے اور یہ وہی نبی ہے جسکی بشارت عیسیٰ ع
نے دی ہے اور تم لوگ اس نبی کی صفت پہچانتے ہو یہود نے سنکر کہا وہ وہی نبی ہے لیکن
ہم توریت کے حکم کو نہین چہوڑین گے۔ ابن سعد نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے
کہا ہے ثعلبہ اور اسید فرزندان سعید اور اسد بن عبید نے کہا ای گروہ بنی قریظہ واللہ تم لوگ
یہ ضرور جانتے ہو کہ آپ رسول اللہ ہین اور آپ کی صفت ہماری پاس ہے اوس صفت سے

ہمارے علما اور علماے بنی النضیر نے ہمسے حدیث کی ہے یہ حیی بن اخطب علماے یہود مین
اول ہے یا اور یہودی عالم ابن الہیبان ہمارے نزدیک اصدق الناس ہین ابن الہیبان نے
اپنی موت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے ہمکو خبر دی ہے بنی قریظہ نے
سنکر کہا ہم توراۃ کو نہین چھوڑین گے جبکہ اس گروہ نے بنی قریظہ کے انکار کو دیکہا تو اوس
رات مین وہ لوگ قلعہ سے اوترآئے جس رات کی صبح کو بنی قریظہ قلعہ سے اوترے۔

شیخین نے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ یوم خندق مین سعد بن معاذ کو صدمہ
پہونچا حبان بن عرفہ نے سعد کی اکحل مین تیر مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین خیمہ کھڑا
کیا تاکہ قریب سے سعد کی عیادت کرین جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے پلٹے تو
آپنے ہتیار رکھہ دیئے اور آپنے غسل کیا آپکے پاس جبریل علیہ السلام ایسے حال مین آئے
کہ وہ اپنا سر غبار سے جہاڑ رہے تھے جبریل علیہ السلام نے آپسے کہا آپنے ہتیار رکھدئے واللہ مینے
ہتیار نہین رکھے آپ اون لوگون کی طرف جایئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس طرف
جاؤن جبریل علیہ السلام نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کی
طرف گئے بنی قریظہ آپکے حکم پر قلعہ سے اُترے آپنے حکم کو سعد کی طرف پھیر دیا سعد نے کہا
مین بنی قریظہ کے باب مین یہ حکم دیتا ہون کہ انکے جنگ کرنیوالے لوگ قتل کئے جاوین اور
اِن کی عورتین اور ذریت بردے بنائے جاوین اور اِن کے اموال تقسیم کئے جاوین پھر سعد رض
نے یہ دعا مانگی اے میرے اللہ تعالی تو جانتا ہے کہ مجہکو کوئی شخص اس سے زیادہ دوست
نہین ہے کہ مین تیرے معاملہ مین ایسی قوم سے جہاد کرون جسنے تیرے رسول کو جہوٹا ٹھیرایا
ہے اور تیرے رسول کو نکالدیا ہے ای میرے اللہ تعالی مین یہ گمان کرتا ہون کہ تونے ہمارے
اور اون لوگون کے درمیان جنگ قایم کی ہے اگر قریش کی کچھہ جنگ باقی رہ گئی ہے تو مجہکو
اون کے لئے باقی رکھہ یہانتک کہ تیرے معاملہ مین قریش سے مین کوشش کرون اور اگر تو نے
جنگ قایم نہین کی ہے تو میرے زخم کو جاری کردے اور اوس مین تو میری موت گردان دی

اس دعا سے سعد کی ہنسلی سے خون جاری ہوگیا اور وہ اوس سے مر گئے۔

بیہقی نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے یوم احزاب مین سعد کے تیر لگا اونکی شاہ رگ کو کاٹ ڈالا اوسکا خون رگ کے جاری ہوگیا سعد رضؓ نے یہ دعا مانگی اے میرے اللہ تعالیٰ میری جان جب تک تو نہ نکال کہ میری آنکھیں بنی قریظہ کے انتقام سے ٹھنڈی ہو جاوین سعد کی رگ رک گئی اور اوس سے خون کا کوئی قطرہ نہین بہا یہانتک کہ بنی قریظہ سعد کے حکم پر قلعہ سے اُترے جبکہ سعد بنی قریظہ کی جنگ سے فارغ ہوگئے اون کی رگ کھل گئی اور اونہون نے وفات پائی۔

بیہقی نے ابن عمر رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے حق مین فرمایا کہ اونکے واسطے عرش نے حرکت کی اور ستر ہزار فرشتون نے اونکے جنازہ کی مشایعت کی اور بیہقی نے جابر رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اونہون نے پوچھا کہ یہ کون صالح بندہ ہے جو مرا ہے اوسکے واسطے آسمان کے دروازہ کھول دئے گئے ہین اور اوسکے واسطے عرش نے حرکت کی ہے آپ یہ سنکر باہر تشریف لے گئے یکایک آپ نے دیکھا کہ وہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے مجھسے معاذ بن رفاعہ بن رافع نے حدیث کی ہے اونہون نے کہا ہے مجھکو میری قوم کے مردون مین سے اوس شخص نے خبر دی ہے جس کو مین چاہتا تھا کہ مجھکو خبر دے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدہی رات کو آئے استبرق کا عمامہ باندہے ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کون میت ہے جس کے واسطے آسمان کے دروازے کھول دئے گئے ہین اور عرش نے جنبش کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر سعد بن معاذ کیطرف جلد تشریف لے گئے اور اونکو ایسے حال مین پایا کہ وہ قبض کئے گئے تھے۔

بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے سعد کی روح کی فرحت سے عرش رحمان نے جنبش کی۔

ابن سعد نے سلمہ بن اسلم بن حریش سے روایت کی ہے کہا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان مین داخل ہوے مکان مین کوئی شخص نہ تھا مگر سعد وہ چادر اوڑہے ہوئے تھے مین نے آپ کو دیکھا آپ اس طور پر پھلانگ مارکے جارہے تھے جیسے کوئی شخص آدمیون کی کثرت کی وجہ سے گردنون پر پھلانگ مارکر جاوے آپ نے میری طرف اشارا فرمایا ٹھہر جاؤ مین ٹھہر گیا اور مین اپنے سامنے سے پیچھے پھر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر بیٹھے پھر آپ نکل آئے مین نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ مینے کسی کو نہین دیکھا اور مین نے آپ کو دیکھا کہ آپ پھلانگ رہے تھے آپ نے فرمایا مینے بیٹھنے کی جگہہ پر قدرت نہین پائی یہان تک کہ ملائکہ مین سے ایک فرشتہ نے اپنے دونون بازون مین سے ایک بازو کو سمیٹ لیا۔

ابو نعیم نے اشعث بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زانو او سدن پکڑ لئے اور فرمایا کہ ایک فرشتہ آیا اوسنے بیٹھنے کی جگہہ نہین پائی مینے اوسکو جگہہ دیدی جبکہ آدمیون نے سعد کا جنازہ اوٹھایا سعد آدمیون مین زیادہ عظیم الجثہ اور لانبے قد کے تھے منافقین مین سے ایک کہنے والے نے کہا آج کے دن سے زیادہ ہلکی کوئی نعش ہم نے نہین اوٹھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد کے جنازہ مین ایسے ستر ہزار فرشتہ موجود ہوئے تھے جنہون نے ہرگز زمین پر قدم نہین رکھا تھا۔

ابن سعد نے محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہا ہی قوم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے کسی میت کو نہین اوٹھایا کہ جو سعد رضہ سے زیادہ ہلکی ہوتی آپ نے فرمایا سعد کے ہلکے ہونے سے کون شئے تم کو مانع ہوتی حال یہ ہے کہ ملائکہ مین سے استنے اتنے فرشتے اوترے تھے آج کے دن سے پہلے وہ ہرگز نہین اترے تھے ان فرشتون نے سعد کو تمہارے ساتھ اوٹھایا تھا۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سعد بن معاذ نے وفات پائی حال یہ ہے کہ سعد جسیم اور جوانمرد اور بڑی عقل کے مرد تھے منافقین کہنے لگے کہ ہم نے مثل آج کے

دنکے کسی مرد کو سعد سے زیادہ ہلکا نہین دیکہا اور لوگون سے منافقین نے یہ کہا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اونکا جنازہ زیادہ ہلکا کس واسطے تھا یہ اسواسطے تہا کہ اونہون نے بنی قریظہ کے باب مین حکم کیا تہا کہ اون کے جنگ کرنیوالے قتل کئے جاوین اور اون کی عورتین اور ذریت بردی بنائے جاوین) یہ قول منافقین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ذکر کیا آپنے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے ملائکہ سعد کا سریر اوٹھا رہے تہے اور حاکم نے قتادہ کے طریق سے انس سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے محمد بن المنکدر کے طریق سے محمد بن شرحبیل بن حسنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کسی آدمی نے سعد رضہ کی قبر کی مٹی مین سے اوسدن ایک مُٹھی مٹی لی اور اوسکو لے گیا پھر اوس نے اوسکے بعد اوس مٹی کو دیکہا یکایک اوسکو مشک پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ سبحان اللہ فرمایا یہان تک کہ وہ امر آپکے چہرہ سے پہچانا گیا آپ نے الحمد للہ فرمایا اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص قبر کے ضغطہ سے نجات پانیوالا ہوتا البتہ اوس ضغطہ سے سعد ضرور نجات پاتے سعد کو قبر کا ایک ضغطہ ہوا پھر اللہ تعالی نے اوس ضغطہ کو اون سے دفع کر دیا۔

ابن سعد نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے جن لوگون نے سعد کی قبر کہودی تہی مین اون مین سے تہا جس وقت ہم مٹی کہود رہے تھے تو گرد سے مشک کی خوشبو ہم پر مہکتی تھی۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو ابو رافع کے قتل مین واقع ہوئی ہین

بخاری نے براء سے یہ روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عتیک نے جبکہ ابو رافع کو قتل کیا اور اوسکے مکان کی سیڑہی سے اُتر زمین کی طرف گر پڑے اونکی پنڈلی ٹوٹ گئی کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اپنا پاؤن پہیلا دو مین نے اوس کو پہیلا دیا آپ نے اپنا

دست مبارک میرے پاؤن پہ پھیرا مین ایسا ہوگیا گویا مین نے پاؤن کی شکایت ہی نہین کی تھی۔

یہ باب اس شی کے بیان مین ہی جو سفیان بن نبیح کی قتل مین واقع ہوئی ہی

بیہقی اور ابو نعیم نے عبداللہ بن انیس سے روایت کی ہی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ کو بلایا اور یہ فرمایا مجھہ کو یہ خبر پہونچی ہے کہ ابن نبیح الہذلی آدمیون کو جمع کرتا ہے تاکہ مجھہ سے جنگ کرے وہ مقام نخلہ مین ہے یا عرنہ مین ہے تم اوس کے پاس جاؤ اور اوسکو قتل کر ڈالو مین نے کہا یا رسول اللہ اوسکی صفت بیان فرمایئے تاکہ مین اوسکو پہچان لون آپ نے فرمایا کہ تمہارے اور اوسکے درمیان یہ ایک نشانی ہے جسوقت تم اوسکو دیکھوگے وہ کانپنے لگے گا مین نکل کے گیا یہانتک کہ اوسکے پاس مین پہونچا جبکہ مینے اوسکو دیکھا جو وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا کیا تھا مین نے وہی وصف اوسکا پایا اوس کو کپکپی تہی مین اوسکے ساتھ ہو گیا یہان تک کہ جسوقت اوسنے مجھکو قابو دیا مینے اوسپر تلوار سے حملہ کیا مین نے اوسکو قتل کر ڈالا جبکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا افلح الوجہ مین نے عرض کی یا رسول اللہ مینے اوسکو قتل کر ڈالا آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا آپ نے مجھکو ایک عصا عطا فرمایا اور فرمایا کہ اس عصا کو اپنے پاس رکھو مین نے پوچھا یا رسول اللہ یہ عصا کس واسطے آپ نے مجھہ کو عطا کیا ہی آپ نے فرمایا قیامت کے دن یہ عصا میرے اور تمہارے درمیان ایک نشانی ہوگی اوسدن بہت تھوڑے آدمی متخصر ہونگے متخصر وہ لوگ جو رات کو نماز پڑہتے ہین اور جب تھک جاتے ہین تو اپنی کمر پر ہاتھہ رکھہ لیتے ہین عبداللہ نے اوس عصا کو اپنی تلوار کے ساتھہ رکھا یہانتک کہ وہ مر گئے مرتے وقت عصا کیواسطے انہون نے امر کیا اونکے کفن مین اون کے ساتھہ ضم کردیا گیا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب اور عروہ رضہ سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہی اور اس حدیث مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جسوقت تم اوسکو دیکھوگے تو

اوس سے تمکو ہیبت ہوگی اور اوس سے علیحدہ ہو جاؤ گے عبد اللہ نے کہا مین کسی شئے سی ہرگز علیحدہ نہین ہوا جبکہ مینے اوس کو دیکھا مجھکو اوس سے ہیبت ہوئی اور مین علیحدہ ہوگیا مینے اپنے دل مین کہا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ کہا ہے پھر مین اوسکی گھات مین بیٹھا یہانتک کہ جسوقت آدمی ٹھیر گئے مینے اوسکو دہوکا دیا اور اوسکو قتل کر ڈالا اصحاب بھروسہ سے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن انیس کے آنے سے پہلے اوس کے قتل کی خبر دی تھی۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سی اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تم اوس کو دیکھو گے اوس سے تمکو ہیبت ہوگی اور اوس سے تم علیحدہ ہو جاؤ گے اور شیطان کو یاد کرو گے عبد اللہ نے کہا مین مردون سے خوف نہین کرتا تھا جبکہ مین نے اوس کو دیکھا مجھکو اس سے ہیبت ہوگئی مینے اپنے آپ کو دیکھا مجھ سے پسینا ٹپک رہا تھا مینے کہا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ کہا ہے۔

یہ باب اُن آیتون اور خصایص کے بیان مین ہی جو غزوہ بنی مصطلق مین واقع ہوئی ہین

واقدی نے کہا ہی مجھ سے سعید بن عبد اللہ بن ابی الابیض نے اپنے باپ سے اونکے باپ نے اونکی دادی سے جو جویریہ رضؓ کی لونڈی تھی یہ روایت کی ہی کہا ہے مین نے جویریہ بنت الحارث سی سنا ہے وہ کہتی تھین کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ہم اپنے مریسیع پر تھے مین اپنے باپ سے سن رہی تھی وہ یہ کہتا تھا ہمارے پاس وہ شئے آئی ہے کہ جسکے ساتھ ہمکو طاقت نہین ہی جویریہ رضؓ نے کہا مین اتنے آدمیون اور گھوڑون اور ہتیارون کو دیکھتی تھی کہ جن کی کثرت سی مین وصف نہین کر سکتی ہون جبکہ مین مسلمان ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا اور ہم پلٹے مین مسلمانون کو دیکھنے لگی جیسی کثرت سے مینے اون کو دیکھا تھا او تنے نہین تھے مینے

اس سے یہ پہچانا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ رعب وہ ہے جو مشرکین میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے اور مشرکین میں سے ایک مرد تھا جو مسلمان ہو گیا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ ہم لوگ گوری چمکدار رنگ کے مردون کو ابلق گھوڑون پر دیکھتے تھے ہم اون کو اس سے پہلے اور اسکے بعد نہیں دیکھتے تھے اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابو نعیم نے کی ہے۔ اور واقدی رح نے کہا ہے مجھسے حزام بن ہشام نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ جویریہ رضی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے تین راتون پہلے مین نے دیکھا گویا چاند یثرب سے آرہا ہے یہانتک کہ وہ چاند میری تہیگا مین اتر آیا مینے اس امر سے کراہیت کی کہ مین اس خواب کی آدمیون سے کسی کو خبر کرون یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جبکہ ہم بردے بنائے گئے مین نے اپنے خواب کی امید کی آپ نے مجھہ کو آزاد کر دیا اور مجھہ سے نکاح کیا اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

مسلم نے جابر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے جبکہ قریب مدینہ تھا ہوا کی ایسی شدت ہوئی قریب تھا کہ گرد و غبار مین شتر سوار کو دفن کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا منافق کی موت کے واسطے بہیجی گئی ہے جبکہ ہم مدینہ مین آئے یکایک وہ واقعہ ہمنے دیکھا کہ عظماء منافقین سے ایک عظیم منافق مر گیا۔ اور بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ اور عروہ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور غزوہ بنی مصطلق کو ذکر کیا اور یہ زیادہ کیا ہے کہ ہوا آخر دن مین ٹھیر گئی آدمیون نے اپنے سواری کے اونٹ جمع کر لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا اونٹ اونٹون کے درمیان سے گم ہو گیا اوسکے واسطے مرد دوڑے اوسکو ڈہونڈہ رہے تہے منافقین مین سے ایک منافق مرد نے انصار کی مجلس مین کہا جس جگہہ اونٹ ہے کیا اللہ تعالیٰ آپ سے نہ کہہ دیگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو امر کہ ناقہ کی شان سے اعظم ہے اوسکو ہم سے کہدیتے ہین پہر وہ منافق اوٹھہ کھڑا ہوا اور انصار کو چھوڑ دیا اور اوسنے رسول اللہ صلعم کی طرف قصد کیا آپ کی باتون پر کان لگائے ہوئے تھا اوس منافق نے ایسے حال مین آپ کو پایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے اوسکی باتون کو کہہ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایسے حال مین فرمایا کہ وہ منافق سنتا تھا کہ منافقین مین سے ایک مرد نے یہ شماتت کی ہے کہ
رسول اللہ کا ناقہ گم ہو گیا ہے اور اوس نے یہ کہا ہی کیا اللہ تعالی اپنے رسول کو ناقہ کی جگہہ سے نہ کہدیگا
اللہ تعالی نے جس جگہہ ناقہ ہے تحقیق مجھکو اوسکی خبر کردی ہے اور امر غیب کو کوئی نہین جانتا ہے
مگر اللہ تعالی وہ اونٹنی اوس گھاٹی مین ہے جو تم لوگون کے مقابل ہے اور اوسکی مہار ایک درخت
مین اٹک رہی ہے آدمیون نے اوسکی طرف قصد کیا اور اوس کو لے آئے اور منافق دوڑتا ہوا آیا
یہانتک کہ اوس گروہ کے پاس آیا جن کے پاس اوس نے جو کچھہ باتین کہی تہین وہ کہی تہین
یکایک اون لوگون کو دیکہا کہ وہ اپنی جگہہ مین بیٹھے ہوئے ہین اون مین سے کوئی شخص نہین اُٹھا
تھا اوس منافق نے کہا مین تم لوگون کو اللہ تعالی کی قسم دیتا ہون کیا تم لوگون مین سے کوئی آدمی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا جو بات مینے تم لوگون سے کہی تہی اوس نے آپ کو اوس سی
خبر کی ہے اونہون نے کہا ای ہمارے اللہ تعالی تجہہ کو علم ہے کوئی آدمی آپکے پاس نہین گیا اور
ہم لوگ اپنی اس جگہہ سے ابتک نہین اوٹھے اوس منافق نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اپنی بات کو پایا ہے مین آپ کی شان سے شک مین تہا مین یہ شہادت دیتا ہون کہ
آپ ضرور اللہ تعالی کے رسول ہین۔ اور ابن اسحاق نے اپنے شیوخ سے اس قصہ کی مثل روایت
کی ہے اور وہ منافق جو مر گیا تھا رفاعہ بن زید بن تابوت اوسکا نام بیان کیا ہے۔

ابو نعیم نے جابر سے روایت کی ہی کہا ہے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین
تھے بدبو ہوا زور سے چلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقین مین سے کچھہ آدمیون نے مومنین
کے کچھہ آدمیون کی غیبت کی ہے اسواسطے یہ بدبو ہوا شدت سے چلی ہی۔

ابن عساکر نے ابن عایذ کے طریق سی روایت کی ہی ابن عایذ نے کہا ہے مجھہ کو محمد بن شعیب نے
عبد اللہ بن زیاد سے خبر دی ہے کہا ہی اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام مریسیع مین
غزوہ بنی مصطلق مین جویریہ بنت الحارث کو فی دیا جویریہ کا باپ جویریہ کا فدیہ لیکر آیا جبکہ وہ عقیق
مین تہا تو اوس نے اپنے اون اونٹون کو دیکہا جنکو اپنی بیٹی کے فدیہ مین وہ دیتا تہا جو اونٹ وہ فدیہ

فدیہ مین لایا تہا اون مین سے دو اونٹون مین اوسکو رغبت ہوئی وہ دونون اونٹ سب اونٹون سے افضل تہے اوس نے اون دونون اونٹون کو عقیق کی گہاٹیون مین سے ایک گہاٹی مین غایب کر دیا پہر وہ باقی اونٹون کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا یا محمد تم کو میری بیٹی مل گئی ہے اور یہ اوسکا فدیہ ہے آپنے اوس سے پوچہا وہ دو اونٹ کہان ہین جو تو نے عقیق مین ایسی ایسی گہاٹی مین غایب کر دئے ہین حارث نے سنکر کہا مین شہادت دیتا ہون کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہین اور مجہسے یہ امر دو اونٹون کے باب مین واقع ہوا ہے اور اس واقعہ پر کوئی شخص مطلع نہین ہوا ہی مگر اللہ تعالی حارث مسلمان ہو گیا۔

شیخین نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیبیون مین قرعہ ڈالتے اون مین سے جس بی بی کے نام قرعہ نکلتا آپ اوسکو اپنے ساتھ لیجاتے تہے آپنے ہمارے درمیان ایک غزوہ مین جس مین آپنے غزا کیا قرعہ ڈالا اوس مین میرا سہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اور یہ واقعہ اوسکے بعد تہا کہ حجاب نازل کیا گیا تہا مین اپنے ہودج مین اوٹہا کر سوار کی جاتی اور ہودج مین اتار دی جاتی تہی ہم گئے یہانتک کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوس غزوہ سے فارغ ہو گئے اور پہرے اور ہم لوگ مدینہ کے قریب آگئے آپنے ایک رات مین کوچ کا حکم دیا مین اوٹہی اور چلی گئی یہانتک کہ لشکر سے مین دور ہو گئی جبکہ مین نے اپنی حاجت قضا کی مین اپنے کجاوہ کے پاس آئی مینے اپنے سینہ پر ہاتہہ پہیر لیا یکایک مین نے دیکہا کہ میرا ہار جزع ظفار کا ٹوٹ گیا ہے مین پلٹ کے گئی اور مینے اپنے ہار کو ڈہونڈا ہار کی رغبت نے مجہکو روک دیا اور وہ لوگ جو مجہہ کو کجاوہ مین سوار کراتے تہے آئے اونہون نے میرے ہودج کو اوٹہایا اور جس اونٹ پر مین سوار ہوتی تہی اوسکو اوسپر رکہہ دیا وہ لوگ یہ گمان کرتے تہے کہ مین ہودج مین ہون اور اوسوقت مین عورتین ہلکی تہین بہاری نہین تہین اور او نپر بہت گوشت نہ تہا وہ تہوڑا کہانا کہاتی تہین قوم کے لوگون نے جسوقت ہودج اوٹہایا اوسکے ہلکے پن کو سنکر نہ سمجہا

اور اوسکو اونٹ پر رکھہ دیا اور مین اوسوقت کم سِن لڑکی تھی اون لوگون نے اونٹ کو بہیجدیا
اور لوگ چلے گئے اور لشکر گذرنے کے بعد مینے اپنا ہار پایا مین آدمیون کے اُترنے کی جگہون مین آئی
اون جگہون مین کوئی پکارنے والا اور کوئی جواب دینے والا نہ تہا جہان مین تہی مین نے اپنی اوترنے کی
اوس جگہہ کا قصد کیا اور مینے گمان کیا کہ مجہہ کو وہ لوگ نہین پاوینگے میری طرف پلٹکے آوینگے
اوسی درمیان کہ مین اپنے اوترنے کی جگہہ مین بیٹھی ہوئی تھی میری آنکہین مجہپر غالب ہوگئین یعنی
نیند آگئی مین سورہی اور صفوان بن معطل السلمی لشکر کے پیچھے تھا وہ میرے اُترنے کی جگہہ صبح کو آیا
اوس نے سوئے ہوئے آدمی کی ہیئت دیکھی جس وقت اوسنے مجہکو دیکھا اوس نے مجہہ کو پہچان لیا
اور صفوان حجاب سے پہلے مجہکو دیکھا کرتا تھا اوس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اوسکا یہ کہنا سنکر
مین بیدار ہوگئی یہان تک کہ اوس نے مجہہ کو پہچان لیا مینے اپنا منہہ اپنی چادر سے ڈہانپ لیا واللہ
ہمنے کسی کلمہ کے ساتھہ کلام نہین کیا اور بغیر انا للہ اوسکے کہنے کے اوس سے کوئی کلمہ مینے نہین
سنا وہ اوترا یہان تک کہ صفوان نے اپنی اونٹنی کو بٹھلایا اور اوسنے اونٹنی کے ہاتھون کو دبایا مین اس
اونٹنی کے پاس کہڑی ہوگئی اور اوسپر سوار ہوئی وہ چلنے لگا اور میرے ساتھہ اونٹنی کو چلا رہا تہا یہان
تک کہ ہم لشکر مین آئے اور شدت حرارت مین اُترنے والے تھے ہم نے دیکھا لشکر کے آدمی اُترے
ہوئے تھے پس ہلاک ہوا میرے معاملہ مین جو ہلاک ہوا اور جس نے بڑا افک کیا تہا وہ عبد اللہ بن
اُبی بن سلول تہا ہم لوگ مدینہ مین آئے جسوقت مین مدینہ مین آئی ایک مہینہ تک بیمار رہی اور آدمی
اصحاب افک کے قول مین کثرت سے باتین بناتے تھے اور مین ان باتون مین سے کوئی بات نہین
سمجھتی تھی اور یہ امر مجہہ کو میری بیماری مین شک مین ڈالتا تہا مین رسول اللہ کا جو لطف بیماری مین
دیکہتی تھی وہ لطف آپ کا اس بیماری مین نہین پہچانتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس
آتے اور سلام علیک کرتے اور پہر پوچھتے یہ کیسی ہے پھر پلٹ کے چلے جاتے تھے یہ امر مجہکو شک
مین ڈالتا تھا اور مین شر کو نہین پہچانتی تھی یہانتک کہ جسوقت مین نقیہ ہوگئی مکان سے باہر گئی
اور مین مسطح کی مان کے ساتھہ قضاے حاجت کی جگہون کی طرف گئی ہمارے بیت الخلا تھے اور

ہم عورتین مکانون سے باہر نہین جاتی تہین مگر ایک رات سے دوسری رات کو مسطح کی ماں نے اپنی
چادر مین الجھہ کر ٹھوکر کہائی اور اوس نے کہا مسطح ہلاک ہوجاوے مینے اوس سے کہا تو نے جو کہا ہی
وہ بُرا کلمہ ہے کیا تو ایسے مرد کو بُرا کہتی ہے جو بدر مین حاضر ہوا تہا اوس نے مجھے کہا ای ہنتاہ کیا
تو نے نہین سُنا جو کچہہ اوس نے کہا ہے مینے اوس سے پوچہا مسطح نے کیا کہا ہے اوس نے
اہل افک کی باتون سے مجھہ کو خبر کی اور اوس نے میرے مرض پر مرض کو زیادہ کر دیا جبکہ مین اپنے
مکان کو پلٹ کے آئی میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور سلام علیک کی پہر آپ نے
پوچہا یہ کیسی ہے مین نے کہا کیا آپ مجھہ کو یہ اجازت دیتے ہین کہ مین اپنے ماں باپ کے پاس جاؤن
اور میرا یہ ارادہ تہا کہ مین اپنے ماں باپ کی جانب سے اِس خبر کو یقین کے درجہ کو پہونچاؤن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ کو اجازت دیدی مینے اپنی ماں سے پوچہا ای اماں آدمی کیا باتین کہتے ہین
میری ماں نے مجھہ سے کہا اے میری بیٹی اپنے اوپر تو آسانی کر واللہ آدمیون کا یہ کہنا البتہ بہت کم
ہے ہرگز کوئی عورت صاحب حسن وجمال کسی مرد کے پاس نہین ہوتی وہ اوسکو دوست رکھتا ہے
اور اوسکی سوتین ہوتی ہین مگر اوسپر ایسی باتون کی کثرت کرتی ہین مینے کہا سبحان اللہ آدمی یہ باتین
کرتی ہین مین اِس رات مین یہانتک روتی رہی کہ صبح ہوگئی میرا آنسو نہین ٹھیرتا تہا اور مجھہ کو ذرا
خواب نہین آیا پہر مینے روتے روتے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن طالب اور اسامہ
بن زید کو بلایا جسوقت کہ وحی کو دیر ہوگئی اِن دونون صاحبون سے آپ پوچہتے تھے اور اپنے اہل
کے جدا کرنے مین اِن دونون سے مشورہ چاہتے تھے لیکن اسامہ کو آپ کے اہل کی برأت کا
جو علم تہا اوس سے اور اسامہ اپنے نفس مین جو بات آپکے اہل کے واسطے جانتے تھے اوس سے
اشارہ کیا اسامہ نے کہا آپ کے اہل کا آپ کو اختیار ہے اور ہم نہین جانتے ہین مگر خیر لیکن
حضرت علی رض نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تنگی نہین کی ہے اِس عورت کے سوا کثیر
عورتین ہین اور آپ کنیز سے پوچہئے آپ سے سچ کہدے گی آپ نے بریرہ رض کو بُلایا اور اوس سے فرمایا
اے بریرہ کیا تو نے کوئی ایسی شے دیکھی ہے جو تجھہ کو شک مین ڈالتی ہے بریرہ رض نے آپ سے کہا

قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مینے ہرگز کوئی امر حضرت عایشہ کا
نہین دیکھا جو مین اونکو عیب لگاؤن سوا اس کے کہ وہ ایک کمسن لڑکی ہین اپنے اہل کے آٹے سے
غافل ہوکر سو جاتی ہین بکری آتی ہے اوس گندھے ہوئے آٹے کو کھا جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اوسی دن اوٹھے اور آپنے عبداللہ بن ابی سے عذر خواہی کے واسطے فرمایا اور مین اپنے
اوس کل دن روتی رہی میرے آنسو نہین تھمتے تھے اور مین کچھہ نہین سوتی تہی مین یہانتک روئی
کہ مین یہ گمان کرتی تہی کہ میرا یہ رونا میرے جگر کا پہاڑنے والا ہے اس درمیان کہ میرے ماں باپ
میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور مین رو رہی تہی ایک عورت نے جو انصار مین سے تہی میرے پاس
آنے کے واسطے اجازت چاہی مین نے اوسکو اجازت دی وہ آکر بیٹھہ گئی اور میرے ساتھ روتی
تہی اس درمیان کہ ہم اس حال پر تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
اور آپ نے سلام علیک کی پھر آپ بیٹھہ گئے اور جب سے جو باتین کہ کہی گئی تہین وہ کہی گئی تہین
میرے پاس آپ نہین بیٹھے تھے اور آپ ایک مہینہ ٹھیرے رہے تہے کہ میرے معاملہ مین آپکے
پاس کچھہ وحی نہین آتی تہی آپ جسوقت بیٹھے آپنے اشہدان لاالہ الا اللہ کہا پھر آپنے امابعد فرماکر
مجھہ سے خطاب کیا اے عایشہ مجھکو تمہاری ایسی ایسی خبر پہونچی ہے اگر تم بری ہو تو تمکو اللہ تعالی
بری کردے گا اور اگر تم نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو تم اللہ تعالی سے مغفرت چاہو اور اللہ تعالی
سے توبہ کرو اسلئے کہ بندہ جسوقت گناہ کا اقرار کرتا ہے پھر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اوسکی توبہ
قبول کرتا ہے جبکہ آپنے اپنی بات پوری کرلی میرے آنسو تھم گئے یہانتک کہ آنسو کا کوئی قطرہ
مجھکو محسوس نہین ہوتا تھا مینے اپنے باپ سے کہا جس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے تم آپ کو میری طرف سے جواب دو میرے باپ نے کہا واللہ مین نہین جانتا ہون کہ
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہون پھر مینے اپنی ماں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو تم جواب دو میری ماں نے کہا واللہ مین نہین جانتی ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیا کہون مین کمسن لڑکی تہی قرآن شریف مین سے مین بہت نہین پڑہتی تہی مینے کہا واللہ مینے

جان لیا ہے کہ تم نے اس بات کو سنا ہے یہانتک کہ تمہارے نفوس مین وہ بات ٹھیر گئی
اور تم نے اوسکی تصدیق کی ہے اگر مین تم سے کہون گی کہ مین بری ہون تم میری تصدیق نکروگے
اور اگر مین تم سے کسی امر کا اعتراف کرون گی اور اللہ تعالی جانتا ہے کہ مین اوس سے بری
ہون تم اوس کی تصدیق کروگے واللہ مین اپنے اور تمہارے واسطے کوئی مثل نہین پاتی ہون
مگر یوسف عم کے باپ کو جسوقت اونہون نے یوسف علیہ السلام کی مصیبت مین کہا فصبر جمیل
واللہ المستعان علی ما تصفون پھر مین پھر گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی اور مین جانتی تھی کہ اللہ تعالی
مجھہ کو بری کردیگا ولیکن واللہ مین یہ گمان نہین کرتی تھی کہ اللہ تعالی میری شان مین وحی نازل
کریگا جو میری شان مین وہ وحی پڑہی جائے گی میرے نفس مین میری شان اس سے زیادہ
حقیر تھی کہ اللہ تعالی میرے حق مین کسی امر کے ساتھہ کلام کرے ولیکن مین یہ امید کرتی تھی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سوتے مین کوئی ایسا خواب دیکھین جسکے ساتھہ اللہ تعالی مجھہ کو بری کردے واللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہہ سے اوٹھنے کا قصد نہین کیا تھا اور نہ گھر کے آدمیون مین
سے کوئی شخص باہر گیا تھا یہانتک کہ اللہ تعالی نے آپ پر وحی نازل کی آپ کو وحی کے نزول
کے وقت جو سختی ہوتی تھی وہی سختی اوسوقت ہوئی اور اوس قول کے بوجھہ سے جو آپ پر نازل کیا
جاتا آپ سے پسینا موتیون کی مثل بہتا تھا اور آپ سردی کے دن مین ہوتے تھے پھر وحی آپ سے
کھل گئی آپ ہنس رہے تھے پہیلا کلمہ جس کے ساتھہ آپ نے کلام کیا یہ تھا آپ نے فرمایا اے عایشہ سنو
اللہ تعالی نے تم کو بری کردیا میری مان نے مجھسے کہا کہ تو اوٹھکر آپ کے پاس جا مینے کہا واللہ مین آپ
کے پاس نہین جاؤن گی اور نہ مین آپ کی حمد کرون گی مگر اللہ تعالی کی حمد کرون گی اللہ تعالی نے ان الذین
جاؤا بالافک دس آیتین نازل فرمائین۔ زمخشری نے کہا ہے کہ جس مختصر عبارت اور کثیر مطالب
کے ساتھہ قصہ افک مین جو تغلیظ واقع ہوئی ہے وہ کسی معصیت مین واقع نہین ہوئی اس لیے
کہ وہ تغلیظ وعید شدید اور عتاب بلیغ اور زجر عنیف اور افک کے باب مین قول کے عظیم ہونے
کو اور قول کے شنیع ہونے کو مختلف طرق اور اسالیب متفننہ کو شامل ہے کہ افک کے باب مین

ہر ایک وعید اور عتاب اور زجر کافی ہے بلکہ بت پرستون کے وعید سے کوئی وعید واقع نہین ہوا مگر اس وعید سے کم اور یہ امر نہین ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلت کے اظہار اور اوس شخص کی تطہیر کے واسطے ہی جو آپ سے ہی اور قاضی ابوبکر باقلانی نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالی نے جسوقت قرآن شریف مین اس شئے کو ذکر کیا ہے جس کو مشرکین نے اللہ تعالی کی طرف منسوب کیا ہی اللہ تعالی نے اپنی نفس کیواسطے اپنی نفس کی پاکی کو ذکر کیا ہے جیسے اللہ تعالی کا قول وقالوا اتخذ الرحمن والدا سبحانہ ہی نفس کی پاکی کثیر آیتون مین بیان کی ہے اور منافقین نے جو شئی حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی طرف منسوب کی ہے اللہ تعالی نے اوسکو ذکر کرکے فرمایا ہی سبحانک ہذا بہتان عظیم اللہ تعالی نے حضرت عائشہ رض کو برائی سے بری کرنے مین اپنے نفس کی پاکی کو بیان فرمایا ہے جیسے کہ برائی سے اپنے آپ کو بری کرنے مین اپنی پاکی کو بیان کیا ہے (اس سی حضرت عایشہ کی نہایت درجہ کی تطہیر ثابت ہوئی)

ابن جریر نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے روایت کی ہی کہ حضرت عایشہ اور حضرت زینب رض نے آپسمین اپنا اپنا فخر بیان کیا زینب رض نے کہا مین وہ ہون کہ میری تزویج کو اللہ تعالی نے نازل کیا ہے اور عایشہ رضی اللہ عنہ کہا مین وہ ہون کہ جس وقت ابن المعطل نے مجھکو اونٹ پر سوار کیا میرا عذر اللہ تعالی کی کتاب مین نازل ہوا زینب رض نے پوچھا ای عایشہ جسوقت تم اونٹ پر سوار ہوئی تہین تم نے کیا کہا تھا عایشہ رض نے کہا مینی حسبی اللہ ونعیم الوکیل کہا تھا زینب رض نے سنکر کہا کہ تمنے مومنین کا کلمہ کہا تھا۔

ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اٹھارہ آیتین پیاپے اون لوگون کی تکذیب مین جنہون نے حضرت عایشہ کو قذف کیا تھا اور حضرت عایشہ کی برارت مین نازل ہوئی ہین۔

ابن ابی حاتم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المومنات یہ آیت خاصۃً حضرت عایشہ رض کے باب مین نازل ہوئی ہی۔

سعید بن منصور اور ابن جریر نے دوسری وجہہ سے ابن عباس رضہ سے یہ روایت کی ہے اونہون نے اس آیت ان الذین یرمون المحصنات الغافلات کو پڑہا اور کہا کہ یہ آیت حضرت عایشہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے باب مین ہے اون لوگون کے واسطے اللہ تعالی نے توبہ نہین گردانی جنہون نے قذف کیا پہر ابن عباس نے یہ پڑہا والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتو اللہ تعالی کے قول الفاسقون تک پڑہا اون لوگون کیواسطے اللہ تعالی کے قول الا الذین تابو کے ساتھ توبہ گردانی ہے مومنین مین سے کسی عورت کو جو لوگ قذف کرین اونکے لئے اللہ تعالی نے توبہ گردانی ہے اور ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے کسی عورت کو جو لوگ قذف کرین اون کے واسطے توبہ نہین گردانی ہے۔

طبرانی نے خصیف سے روایت کی ہے کہا ہے مینے سعید بن جبیر سے پوچہا زنا اور قذف مین سے کون شے اشد ہے سعید رضہ نے کہا زنا اشد ہے مینے اون سے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے الذین یرمون المحصنات الغافلات المومنات سعید رضہ نے کہا کہ یہ قول خاصۃً حضرت عایشہ رضہ کی شان مین نازل کیا گیا ہے۔

طبرانی نے ضحاک بن مزاحم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہ آیت خاصۃً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے باب مین نازل ہوئی ہے فریابی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اپنی اپنی تفسیرون مین ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے کہ کسی نبی کی بی بی نے ہرگز بدکاری نہین کی ہے۔

یہ باب اون آیتونکے بیان مین ہے جو اہل عرینہ کی قصہ مین واقع ہوئی ہین

شیخین نے انس رضہ سے یہ روایت کی ہے کہ عکل اور عرینہ مین سے ایک گروہ مدینہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اونہون نے کلمہ اسلام پڑہا اور یہ کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس اونٹ بکریان وغیرہ تہین اور ہمارے پاس کہیت اور گہانس کی زمین نہین تہی اون کو مدینہ کی آب وہوا موافق نہین ہوئی ان کو کہانا ہضم نہین ہوتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے اونٹون

کے گلہ اور ایک چرواہے کے لئے حکم دیا اور اونکو امر کیا کہ مدینہ سے باہر جاکے رہین اور اونٹونکا دودہ
اور پیشاب پیئین وہ چلے گئے یہانتک کہ جسوقت حرہ مدینہ کے ناحیہ مین تھے اسلام کے بعد
کافر ہوگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کرڈالا اور اونٹون کے گلہ کو ہانک کر لیگئے
یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے اونکے طلب مین اونکے پیچھے آدمی بھیجے وہ گرفتار آئی آپ نے
اونکے واسطے حکم فرمایا اونکی آنکھین نکال ڈالی گئین اور اونکے ہاتھ کاٹ ڈالے گئے اور حرہ کی ایک
طرف مین وہ چھوڑ دئے گئے یہانتک کہ وہ اپنی حالمین مر گئے۔

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے ڈہونڈہنے کیواسطے آدمی بھیجے اور اون پر بددعا کی اور فرمایا
اللہم عم علیہم الطریق واجعلہا علیہم اضیق من مسک جمل[۱] اللہ تعالی نے اون کا راستہ اونپر چھپادیا
وہ ڈہونڈہنے والون کو مل گئے اور لائے گئے اون کے ہاتھ اور پاؤن کاٹ ڈالے گئے اور اون
کی آنکھین نکال ڈالی گئین۔

یہ باب اُن آیتون کی بیان مین ہی جو دومۃ الجندل کی لشکر مین واقع ہوئی ہین

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے روایت کی ہے واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو ایک لشکر مین بنی کاسب کی
طرف دومۃ الجندل مین بھیجا اور فرمایا کہ اگر تمہاری بات وہ قبول کرلین تو تم اونکے بادشاہ کی بیٹی
سے نکاح کرلیجیو عبد الرحمن گئے یہانتک کہ وہ اونکے پاس پہونچے تین دن ٹھیرے رہے اونکو
اسلام کی طرف بلاتے تھے اصبغ بن عمرو الکلبی نے اسلام قبول کرلیا وہ نصرانی تھا اور اونکا
سردار تھا اوسکی قوم کے بہت آدمی اوسکے ساتھ مسلمان ہوگئے اور جن لوگون نے جزیہ دینے پر قیام کیا وہ جزیہ
پر قایم رہے اور عبد الرحمن نے تماضر بنت اصبغ سے نکاح کیا اور وہ تماضر کو مدینہ منورہ مین لائی
اور اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے واقدی سے کی ہے واقدی نے کہا ہے مجھہ سے

[۱] من مسک جمل واقع ہوا ہی شاید یہ غلطی ہی حضرات ناظرین کے ملاحظہ مین اگر کوئی صحیح نسخہ پیش ہو تو اُس لفظ کو صحیح فرمالین

عبداللہ بن جعفر بن ابی عون نے صالح بن ابراہیم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے زبیر بن بکار کے طریق سے روایت کی ہے اون سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالعزیز زہری نے اپنے چچون موسی اور عمران اور اسمعیل سے اسکی مثل حدیث کی ہی اور اس حدیث مین یہ زیادہ کیا ہے کہ اللہ تعالی کو ذکر کی کثرت کیجیو یقین ہے اللہ تعالی تمہارے ہاتھ پر فتح دیگا اگر تمہارے ہاتون پر فتح ہوجائے تو تم اونکے بادشاہ کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرلیجیو واللہ اعلم۔

یہ باب اُن آیتون اور معجزون کی بیان مین ہی جو حدیبیہ کی سال مین واقع ہوئے ہین

بخاری نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے روایت کی ہے ان دونون راویون نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانہ مین انیس سو اصحاب مین تشریف لے گئے جبکہ آپ ذوالحلیفہ مین آئے قربانی کے اونٹون کو قلادہ ڈالے اور اونکے کوہان چیر کر خون آلود کیا اور ذوالحلیفہ سے عمرہ کے واسطے احرام باندہا اور اپنے جاسوس کو جو خزاعہ مین سے تہا بہیجا اور آپ گئے یہانتک کہ جسوقت آپ غدیر اشطاط[۵] مین تھے آپ کے پاس آپ کا جاسوس آیا اور اوس نے کہا کہ قریش نے آپ کے واسطے بڑی مجمعون کو جمع کیا ہے اور آپ کے واسطے احابیش[۶] کو جمع کیا ہے اور وہ آپ سے جنگ کرنیوالے ہین اور آپ کو روکنے والے ہین اور آپ کو منع کرنیوالے ہین آپ نے فرمایا اے لوگو مجھہ کو اشارہ کرو کیا تم لوگ یہ مناسب دیکھتے ہو کہ مین اون لوگونکی عیال اور ذریتون کی طرف جھکون جو لوگ یہ ارادہ کرتے ہین کہ ہمکو بیت اللہ سے روک دین یا تم لوگ یہ مناسب دیکھتے ہو کہ ہم بیت اللہ شریف کا قصد کرین جو شخص ہم کو بیت اللہ سے روکے ہم اوس سے جنگ کرین ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ بیت اللہ کا قصد کرکے نکلے ہین کسی کے قتل کا ارادہ آپ نہین رکھتے ہین اور نہ جنگ کا ارادہ رکھتے ہین آپ بیت اللہ کو متوجہ ہوجیئے جو شخص ہمکو اوس سے روکے گا ہم اوس سے جنگ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے نام مبارک پر چلو وہ یہانتک کہ جسوقت بعض راستہ مین تھے

[۵] غدیر اشطاط پانی کے جمع ہونیکی جگہہ اور اشطاط حدیبیہ کے سامنے ایک جگہہ ہی ۱۲۔
[۶] احابیش گروہ پراگندہ اور مختلف یہ لوگ قریش کے حلیفون مین سے تھے کہ ایک پہاڑ کے نیچے جسکا نام حبش تہا جمع ہوئے تھے اور قریش سے تحالف کیا تہا اسی نام سے انکا لقب حابیش ہوا ۱۲۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ خالد بن الولید قریش کے سواروں مین طلیعہ پر ہے تم لوگ
دہنی جانب پکڑو واللہ خالد کو ان لوگوں کا علم نہوا یہانتک کہ یکایک اون لوگون نے لشکر کی غبار
کو موجود پایا خالد گھوڑا دوڑاتے ہوئے قریش کے ڈرانے کو چلا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے
یہانتک کہ جسوقت اوس ٹیلے پر تھے جس ٹیلے پر سے اون لوگون پر اترتے آپکی اونٹنی آپ
کو لیکر اوس پر بیٹھ گئی آدمیون نے حل حل کہا وہ اور بیٹھ گئی آدمیون نے کہا کہ قصواء نے سرکشی
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصواء نے سرکشی نہین کی اور اوسکی عادت مین سرکشی
نہین ہے ولیکن قصوا کو اوس نے روکا ہے جس نے فیل کو روکا تھا (یعنی اللہ تعالی نے روکا ہے)
پھر آپنے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے قریش مجھہ سے کسی
ایسے بڑے کام کا سوال نہ کرین گے جس مین اللہ تعالی کی حرمات کی لوگ عظمت کرتے ہین۔
مگر مین اون کو وہ خاص کام دے دونگا پھر اپنی اونٹنی کو ڈانٹا وہ کود کے کھڑی ہو گئی آپ
اون لوگون سے بچ کے چلے گئے یہانتک کہ منتہی حدیبیہ مین ایسے گڑہے کے پاس اترے جسمین
تھوڑا سا پانی تھا اوس مین سے آدمی تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے کچھہ دیر آدمیون کو نہین گذری کہ
اوس گڑہے کا سب پانی آدمیون نے نکال لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشنگی کی شکایت
کی آپ نے اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالا پھر آپ نے آدمیون سے فرمایا کہ اسکو پانی کے
گڑہے مین گاڑ دو واللہ پانی ایسا جوش مارتا رہا کہ کل آدمی سیراب ہوتے رہے یہانتک کہ
پانی پینے سے ہٹ گئے اس درمیان کہ وہ لوگ اس حال مین تھے کہ یکایک بدیل بن ورقاء
الخزاعی اپنی قوم کے ایک گروہ مین آیا اور اوس نے کہا کہ بنی کعب بن لوی اور عامر بن لوی
کو چھوڑا ہے وہ حدیبیہ کے پانیون کا ذخیرہ بنانے کے واسطے اترے ہین اور اونکی دودہ دینے
والی اونٹنیاں بچون والی ہین وہ آپ سے جنگ کرنیوالے ہین اور آپ کو بیت اللہ سے روکنے
والے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کسی کی جنگ کے واسطے نہین آئے ہین ولیکن ہم
عمرہ کے واسطے آئے ہین اور قریش جو ہین اونکو جنگ نے ضعیف کر دیا ہے اور اونکو ضرر پہونچایا

ہے اگر قریش چاہین گے تو مین اون کو ایک مدت مقرر کردونگا وہ میرے اور آدمیون کے
درمیان حائل نہون اگر مین غالب ہوجاؤن گا اگر وہ چاہین جس شے مین آدمی داخل ہوتے
ہین یعنی اسلام قبول کیا ہے وہ بہی داخل ہون یعنی اسلام قبول کرین ورنہ لڑائی سے آرام
پاوین اور اگر وہ اس امر سے انکار کرینگے قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ مین میری جان
ہے مین اپنے اس امر پر اون سے یہان تک جنگ کرون گا کہ مین قتل کیا جاؤن یا اللہ تعالی
اپنے امر کو نافذ کرے بدیل نے سنکر کہا آپ جو فرماتے ہین مین قریش کو پہونچا دونگا بدیل گیا
یہانتک کہ قریش کے پاس آیا اور کہا ہم اوس مرد کے پاس سے آرہے ہین ہمنے اوس مرد
سے سنا ہے وہ ایک بات کہتا ہی اگر تم لوگ چاہتے ہو تو ہم تمہارے سامنے وہ بات پیش کرتے
ہین سفہاے قریش نے کہا ہمکو حاجت نہین ہے کہ تو ہم کو اوس مرد کی کسی بات کی خبر دی
اور جو لوگ قریش مین ذی راے تہے اُنہون نے بدیل سے کہا جو بات وہ مرد کہتا ہی تو نے سنی ہو وہ کہو بدیل
نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے وہ ایسا کہتے تہے ایسا کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل سے
جو کچہہ کہا تہا وہ اُنسے کہدیا وہ باتین سنکر عروہ بن مسعود کہڑا ہو گیا اور اوس نے کہا ای قوم کے لوگو کیا تم
میرے والد نہین ہو اونہون نے کہا بیشک ہم والد ہین عروہ نے کہا کیا مین تمہارا ولد نہین
ہون اونہون نے کہا بیشک تو ہمارا ولد ہے اوس نے کہا کیا تم لوگ مجہہ کو کسی امر مین متہم کرتی
ہو اونہون نے کہا نہین عروہ نے کہا کیا تم یہ نہین جانتے ہو کہ اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے
واسطے مینے جمع کیا جبکہ وہ میرے بُلانے سے نہین آئے مین تمہارے پاس اپنے اہل اور اولاد
کو اور اون لوگون کو لایا جنہون نے میری اطاعت کی قریش نے سنکر کہا بیشک عروہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشد کے بڑے کام کو تمہارے سامنے پیش کیا ہے تم
اوسکو قبول کرو اور مجہہ کو چہوڑ دو مین آپ کے پاس جاتا ہون قریش نے کہا جاؤ عروہ آپ کے
پاس آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ سے اپنے
اوس قول کے طریق پر کہا جو بدیل بن ورقاء سے کہا تہا اوسوقت عروہ نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیا آپ یہ مناسب دیکھتے ہین کہ اپنی قوم کے امر کا استیصال کر دین کیا آپ نے عرب مین سے کسی کو سُنا ہے جس نے آپ سے پہلے اپنی اصل کا استیصال کیا ہو اور اگر قریش کو غلبہ ہو جائے واللہ مین بہت سے ایسے چہرہ اور اون اخلاط الناس کو دیکھتا ہون جو اسکے سزاوار ہین کہ وہ بھاگ جاوین اور آپ کو چھوڑ دین ابو بکر الصدیق رضی نے سنکر عروہ سے کہا امصص بظر اللات کیا ہم لوگ بھاگ جاوینگے اور آپ کو چھوڑ دینگے عروہ نے پوچھا یہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا ابو بکر ہین عروہ نے کہا سنیئے قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے اگر تمہارا وہ احسان مجھہ پر نہ ہوتا جسکا بدلا مین نہین دے سکتا ہون البتہ مین تمکو جواب دیتا راوی نے کہا عروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کرنے لگا جسوقت آپ سے کلام کرتا تو آپ کی ریش مبارک کو پکڑتا مغیرہ بن شعبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کھڑے تھے اونکے پاس تلوار تھی اور سر پر مغفر تھا جسوقت عروہ نے اپنے ہاتھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کی طرف جھکایا مغیرہ نے تلوار کی کوتھی اوسکے ہاتھ پر ماری اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک سے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا عروہ نے اپنا سر اوٹھا کر دیکھا اور پوچھا یہ کون شخص ہے آدمیون نے کہا مغیرہ بن شعبہ ہین عروہ نے کہا ای بیوفا کیا مین تیری بے وفائی کے معاملہ مین نہین دوڑتا پھرتا تھا مغیرہ عہد جاہلیت مین ایک قوم کے ساتھ تھے اونکو قتل کر ڈالا تھا اور اونکے اموال لے لئے تھے پھر آکر مسلمان ہو گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام جو ہے اوسکو مین قبول کرتا ہون لیکن مال جو ہے مجھہ کو اوس سے کچھہ سروکار نہین ہے پھر عروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دونون آنکھون سے دیکھنے لگا کہا واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رینٹ یا تھوک نہین پھینکا مگر اصحاب مین سے ایک مرد کے ہاتھہ مین وہ گرا اور اوس رینٹ اور تھوک کو اوس مرد نے اپنے چہرہ اور اپنے جسم پر مل لیا اور جسوقت اپنے اصحاب کو امر کیا اونہون نے اوسکی طرف سبقت کی اور جسوقت آپ نے وضو کیا تو آپ کے وضو کے باقی پانی پر قریب ہوتے کہ باہم لڑ مرتے اور جسوقت آپ باتین کرتے تو آپ کے سامنے اصحاب اپنی آوازین آہستہ

۵۱ امصص بظر اللات یعنی تو لات بت کی فرج کا اندر کے گوشت کو چوس دیکلمہ ضمیر کا ہی جو شتم کر وقت عرب کہتے ہین ۔ ۱۲

نکالتے اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کی طرف تیز نگاہ سے نہین دیکھتے تھے عروہ یہ حالات

دیکھکر اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گیا اور اون سے کہا ای قوم واللہ مینے ملوک کسریٰ اور قیصر

اور نجاشی کے پاس سفارت کی ہے مینے کسی بادشاہ کو ہرگز نہین دیکھا کہ اوسکو اصحاب اوسکی وہ تعظیم

کرتے ہون جو تعظیم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمد صلعم کی کرتے ہین اور محمد صلعم نے تمہارے

سامنے رشد کا بڑا کام پیش کیا ہے تم لوگ اوسکو قبول کرو بنی کنانہ مین سے ایک مرد تھا

اوس نے کہا مجھہ کو چھوڑ دو مین آپ کے پاس جاتا ہون آدمیون نے کہا تو آپکے پاس

جا جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے قریب پہونچا آپنے فرمایا یہ فلان ہے

اور اوس قوم سے ہے کہ وہ لوگ قربانی کے اونٹون کی تعظیم کرتی ہین ان اونٹون کو اوسکے واسطے

بھیجو وہ اونٹ قربانی کے اوسکے پاس بھیجے گئے اور اوسکے سامنے لوگ لبیک کہتے ہوئے

آئے جبکہ اوس نے قربانی کے اونٹون اور آدمیون کو لبیک کہتے ہوئے دیکھا تو اوس نے

کہا سبحان اللہ ان لوگون کے واسطے یہ امر سزاوار نہین ہے کہ بیت اللہ سے روکے جاوین

جبکہ وہ مرد اپنے اصحاب کے پاس پلٹ کر آیا اوسنے کہا مینے قربانی کے اونٹ دیکھے اون

کے قلاوہ ڈال دیئے گئے ہین اور اون کے کوہان چیر کے خون آلود کر دیئے گئے ہین مین

مناسب نہین دیکھتا ہون کہ بیت اللہ سے وہ لوگ روکے جاوین اون آدمیون مین سے

ایک مرد جسکا نام مکرز بن حفص تھا کھڑا ہو گیا اور اوس نے کہا مجھہ کو چھوڑ دو مین رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہون آدمیون نے کہا جاؤ جبکہ وہ مرد اصحاب کے قریب آیا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مکرز ہے یہ مرد فاجر ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کرنے

لگا اسی درمیان کہ وہ آپ سے باتین کر رہا تھا یکایک سہیل بن عمرو آیا آپ نے اصحاب سے

فرمایا تمہارا کام تم پر سہل ہو گیا معمر نے کہا ہے کہ زہری نے اپنی حدیث مین کہا ہے کہ سہیل

بن عمرو آیا اور کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک کاغذ لکھہ دیجیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب[۱]

کو بلایا اور اوس سے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو سہیل بن عمرو نے کہا رحمن کو واللہ مین

[۱] کاتب حضرت علی رض تھے زہری بن عبداللہ بن مغفل کی روایت مین آیا ہے

نہین جانتا وہ کون ہے ولیکن باسمک اللہم لکھئے جیسے کہ آپ پہلے لکھا کرتے تہے مسلمانون نے
کہا واللہ ہم باسمک اللہم نہین لکھین گے مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھین گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کاتب سے فرمایا کہ باسمک اللہم لکھو پھر آپ نے فرمایا لکھو یہ وہ امر ہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فیصلہ کیا ہے سہیل نے کہا واللہ اگر ہمکو یہ علم ہوتا کہ آپ رسول اللہ ہین تو ہم آپ کو بیت اللہ
سے نہین روکتے اور نہ آپ سے ہم جنگ کرتے آپ محمد بن عبد اللہ لکھئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
سنکر فرمایا واللہ تحقیق مین اللہ تعالی کا رسول ہون اور اگر تم میری تکذیب کرتے ہو تو مین محمد بن عبد اللہ
لکھتا ہون زہری نے کہا ہے کہ یہ امر آپ کے اوس فرمانے سے ہوا جو آپ نے فرمایا تہا کہ
قریش مجہہ سے کسی ایسے بڑی کام کا سوال نہ کرین گے جسمین اللہ تعالی کی حرمات کی وہ لوگ
عظمت کرتے ہون گے مگر مین اونکو وہ خاص کام دے دون گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل
سے فرمایا کہ یہ ہم اس شرط پر لکھہ دیتے ہین کہ تم لوگ ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہو
ہم بیت اللہ کا طواف کرین سہیل نے سنکر کہا واللہ ایسا نہوگا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کرین اہل عرب
یہ باتین کرینگے کہ ہم زبردستی سے پکڑے گئے ولیکن سال آئندہ کو یہ ہوگا کہ آپ بیت اللہ کا طواف
کرین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہدنامہ لکھہ دیا سہیل نے یہ کہا کہ یہ عہدنامہ اس شرط پر
رہے گا کہ ہم لوگون مین سے کوئی آدمی آپ کے پاس نہین آئیگا اگرچہ وہ آپکے دین پر ہوگا مگر آپ
اوسکو ہماری طرف پہیر دین گے سہیل کی یہ بات سنکر مسلمانون نے کہا سبحان اللہ یہ کیونکر ہوگا کہ
مسلمان آدمی مشرکین کی طرف پہیرا جائے گا جو وہ اسلام کی حالت مین آئے گا لوگ اسی گفتگو
مین تہے کہ یکایک ابو جندل بن سہیل بن عمرو آیا اور وہ بیڑیون کی وجہ سے آہستہ چل رہا تھا اور وہ
اسفل مکہ سے نکل کر آیا تہا وہ یہانتک کہ اوس نے اپنے آپ کو مسلمانون کے درمیان ڈالدیا سہیل
نے کہا ای محمد یہ اول وہ شخص ہے جسپر مین آپ سے فیصلہ کرتا ہون آپ اسکو میری طرف پہیر دیجئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے ابتک کتاب کو جاری نہین کیا ہے سہیل نے کہا واللہ اس
وقت کسی شے پر آپ سے مین کبہی صلح نہ کرونگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل سے فرمایا اسکو

میرے واسطے اجازت دیدو سہیل نے کہا مین اجازت دینے والا نہین ہون آپ کو اسکا اختیار
ہے کہ اجازت دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم اجازت دو سہیل نے کہا
مین ایسا کرنے والا نہین ہون مکرز نے کہا ہم نے آپ کے واسطے اسکو اجازت دی یہ باتین ہو
رہی تہین کہ ابو جندل نے کہا اے معشر مسلمین مین ایسے حال مین مشرکین کی طرف پہیر دیا جاؤن
کہ مسلمان آیا ہون کیا تم لوگ اون تکالیف اور صدمات کو نہین دیکہتے ہو جو مجہپر گذرے ہین ابو جندل
کو اللہ تعالی کے معاملہ مین سخت عذاب دیا گیا تہا عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور مین نے آپ سے پوچہا کیا آپ نبی اللہ برحق نہین ہین
آپنے فرمایا بیشک مین نبی اللہ برحق ہون مینے پوچہا کیا ہم لوگ حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن
باطل پر نہین ہین آپ نے فرمایا بیشک ایسا ہی ہے کہ تم حق پر ہو اور وہ باطل پر ہین عمر رضی نے
کہا جب یہ ہے تو ہم دین مین دنائت کی باتین کیون اختیار کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین اللہ تعالی کا رسول ہون اور مین اللہ تعالی کی نافرمانی نہین کرتا ہون اللہ تعالی میرا ناصر ہے
مین نے عرض کی کیا آپ ہم سے یہ نہین فرماتے تہے کہ ہم لوگ بیت اللہ مین آوین گے اور اوسکا
طواف کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک مین نے تمکو یہ خبر دی تہی کہ ہم بیت اللہ
مین آوین گے مینے کہا نہین آوین گے آپ نے فرمایا تم بیت اللہ مین آنیوالے ہو اور اسکا طواف
کرنیوالے ہو حضرت عمر رضی نے کہا مین ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور مین نے
اون سے پوچہا اے ابو بکر کیا یہ اللہ تعالی کے نبی برحق نہین ہین ابو بکر الصدیق نے کہا بیشک
آپ نبی برحق ہین مینے اون سے پوچہا کیا ہم لوگ حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہین ہین ابو بکر رضی
نے کہا بیشک تم لوگ حق پر ہو اور تمہارے دشمن باطل پر ہین مینے کہا جب ایسا ہی تو پہر ہم دین
مین دنائت کو کیون اختیار کرین ابو بکر الصدیق نے کہا ای مرد آپ رسول اللہ ہین اور آپ اپنے رب
کی نافرمانی نہین کرتے ہین اور اللہ تعالی آپ کا ناصر ہے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب
پکڑے رہو اور شک نہ کرو واللہ آپ حق پر ہین مینے ابو بکر الصدیق سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سے یہ باتین نہین کہتے تھے کہ ہم بیت اللہ مین آوین گے اور اوسکا طواف کرینگے ابوبکر الصدیق رضؓ نے کہا بیشک آپنے فرمایا تھا کیا تم کو یہ خبر دی تھی کہ آپ اس سال بیت اللہ مین آوین گے مینے کہا یہ خبر نہین دی تھی ابوبکر رضؓ نے کہا تم بیت اللہ مین آؤ گے اور اوسکا طواف کروگے زہری نے کہا ہے کہ عمر رضؓ نے کہا کہ مین نے اِن باتون کے لیئے بہت سے عمل کیئے یعنی غلام آزاد کیئے روزے رکھے صدقے دیئے کہ مینے رسول اللہ صلعم کے ساتھ ایسی باتین کیون کین۔ راوی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت کے قضیہ سے جب فراغت پائی آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا تم لوگ اوٹھو اور اونٹون کو ذبح کرو اور پھر اپنے سر کے بال منڈاؤ راوی نے کہا واللہ اون لوگون مین سے کوئی آدمی نہین کھڑا ہوا یہانتک کہ آپ نے تین بار یہی کہا کہ تم لوگ اپنے اونٹ ذبح کرو اور سر منڈاؤ جبکہ اصحاب مین سے کوئی نہین اوٹھا آپ ام سلمہ رضؓ کے پاس داخل ہوئے اور آدمیون کی جو حالت آپنے دیکھی تھی اوسکو ام سلمہ سے بیان کیا ام سلمہ نے پوچھا اے نبی اللہ کیا آپ اس امر کو دوست رکھتے ہین آپ باہر جایئے پھر اون آدمیون مین سے کسی شخص کیساتھ بات نہ کیجیئے یہانتک کہ آپ اپنے قربانی کے اونٹ ذبح کیجیئے اور اپنے بال مونڈنے والے کو بلایئے سو وہ آپ کے بال مونڈے آپ باہر نکلے اور آپنے کسی سے بات نہین کی یہان تک کہ اپنے کرنے کے کام کیئے آپنے اونٹ ذبح کیئے اور اپنے بال مونڈنے والے کو بلایا اوس نے آپکے بال مونڈے جبکہ اصحاب نے یہ دیکھا کھڑے ہو گئے اور اونہون نے قربانی کے اونٹ ذبح کیئے اور بعض بعض کے بال مونڈنے لگا قریب تھا کہ ہجوم سے بعض بعض کو قتل کر ڈالے پھر مومن عورتین آئین اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المومنات مہاجرات فامتحنوہن اللہ اعلم بایمانہن یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کا قول عصم الکوافر تک پہونچا اوسدن عمر رضؓ نے اپنی اون دو عورتون کو طلاق دیدی جو شرک کی حالت مین تھین اون دونون عورتون مین سے ایک عورت نے معاویہ بن ابی سفیان سے نکاح کرلیا اور دوسری عورت نے صفوان بن امیہ سے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف پلٹے آپ کے پاس ابوبصیر آئے جو قریش مین کے ایک مرد تھے اور وہ مسلمان تھے قریش نے ابوبصیر

کی طلب مین دو مردون کو بھیجا اونہون نے کہا کہ آپنے ہم سے جو عہد کیا ہے یہ وہی عہد ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابو بصیر کو اون دونون کے حوالہ کردیا وہ دونون ابو بصیر کو لیکر نکلے یہانتک کہ دونون
ذوالحلیفہ مین پہونچے پہر وہ اوترپڑے اور اپنے پاس کے خرمے کہارہے تھے ابو بصیر نے اون دونون
مین کے ایک سے کہا ای فلان مین تیری اس تلوار کو گمان کرتا ہون کہ جید ہے دوسرے مرد نے اوسکو
کہینچ لیا اور کہا بیشک واللہ یہ تلوار جید ہے مین نے اس کو آزمالیا ہے اور پہر مین نے آزمالیا ہے
ابو بصیر نے اوس سے کہا مجہکو یہ تلوار دکہاؤ مین اسکو دیکہون اوس نے ابو بصیر کو اوسکے دیکہنے
کا موقع دیا ابو بصیر نے وہ تلوار اوس مرد کے ماری یہان تک کہ وہ ٹہنڈا ہوگیا اور دوسرا مرد بہاگ
گیا اور مدینہ منورہ مین آیا اور مسجد مین داخل ہوکر دوڑ رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت
اوسکو دیکہا فرمایا اس مرد نے کوئی خوفناک امر ضرور دیکہا ہے جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
پہونچا اوس نے کہا واللہ میرا دوست قتل کیا گیا اور مین بہی ضرور مقتول ہون اتنے مین ابو بصیر آگئے
اور اونہون نے عرض کی یارسول اللہ واللہ اللہ تعالی نے آپکے ذمہ کو پورا کردیا آپنے مجہکو قریش
کی طرف پہیر دیا پہر اللہ تعالی نے اون سے مجہکو نجات دیدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ویل امہ
فرمایا اور یہ فرمایا کہ یہ شخص آتش جنگ کا بہڑکانے والا ہے اگر اسکا کوئی معین ہوتا جبکہ ابو بصیر نے یہ
سنا اوس نے یہ پہچان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو قریش کی طرف پہیر دینگے ابو بصیر مدینہ
سے نکلے اور دریا کے کنارے آئے راوی نے کہا ہے کہ ابو جندل بن سہیل قریش کے ہاتون سے
چہوٹ کے بہاگ گئے اور ابو بصیر سے جا ملے قریش مین سے کوئی ایسا مرد جو مسلمان ہوجاتا نہین نکلتا
مگر ابو بصیر سے جا ملتا تہا یہان تک کہ اونہین سے ایک گروہ جمع ہوگیا واللہ قریش کے کسی قافلہ کو وہ
لوگ نہین سنتے کہ شام کی طرف جارہا ہے مگر اوسکے حائل ہوتے اور اہل قافلہ کو قتل کرڈالتے اور اونکے
مال اور متاع لے لیتے تھے قریش نے عاجز آکے آدمیون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا اور آپ
سے اللہ تعالی کے طفیل اور حق قرابت سے سوال کرتے تہے اور یہ کہتے تہے کہ آپ اون لوگون کے
پاس کسی کو بہیجیے جو شخص آپ کے پاس آئیگا اوسکو امن ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اونکے

پاس بھیجا اور اللہ تعالی عزوجل نے یہ نازل فرمایا وہو الذی کف ایدیہم عنکم وایدیکم عنہم ببطن مکۃ حتی بلغ حمیۃ الجاہلیۃ اہل جاہلیت کی حمیت یہ تھی کہ اونہون نے یہ اقرار نہین کیا کہ آپ رسول اللہ ہین اور اونہون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ اقرار نہین کیا اور رسول اللہ اور بیت اللہ کے درمیان وہ حایل ہوئے۔

احمد اور نسائی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس درخت کی جڑ مین تھے جس کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن شریف مین کیا ہے اوس درخت کی شاخین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر جھکی ہوئی تھین اور حضرت علی رضہ اور سہیل بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضہ سے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو سہیل نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ہم رحمن کو نہین پہچانتے اور نہ رحیم کو ہمارے قضیہ مین وہ شے لکھو جس کو ہم پہچانتے ہین کہا باسمک اللہم لکھو اور حضرت علی رضہ نے یہ لکھا ہذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ اہل مکۃ سہیل نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور رسول اللہ صلعم سے خطاب کر کے کہا کہ اگر آپ اللہ تعالی کے رسول ہین تو ہم نے آپ پر ظلم کیا ہے اے علی آپ ہمارے قضیہ مین وہ شے لکھو جس کو ہم پہچانتے ہین سہیل نے حضرت علی رضہ سے کہا یہ لکھو ہذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ اس درمیان کہ ہم لوگ انہین باتون مین تھے کہ یکایک تیس جوان نکلے جن کے پاس ہتیار تھے اونہون نے ہمارے منہ در منہ شورش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونپر بد دعا کی اللہ تعالی نے اونکو بہرہ کر دیا اور اس حدیث مین حاکم کا یہ لفظ ہے کہ اللہ تعالی نے اون کی بینائیان لے لین ہم لوگ اون کی طرف اوٹھے اور ہم نے اونکو پکڑ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کیا تم لوگ کسی کے عہد مین آئے ہو یا کسی نے تمہارے لئے امان گردانی ہے اون جوانون نے کہا یہ دونون امر نہین ہین آپ نے یہ سن کر اون کا راستہ چھوڑ دیا اللہ تعالی نے یہ نازل فرمایا وہو الذی کف ایدیہم عنکم۔

مسلم نے جابر رضی سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کون شخص ثنیۃ المرار پہ چڑہے گا جو شخص اوسپر چڑہے گا اوسکے اوتنے گناہ معاف کئے جاوینگے جتنے گناہ بنی اسرائیل کے معاف کئے گئے تہے اول جو لوگ اوس پشتہ پر چڑہے وہ بنی خزرج کے سوار تہے پہر دوسری آدمیون نے پیش قدمی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شخص تم مین کا بخشا گیا ہے مگر ایک شخص نہین بخشا گیا جو وہ سرخ اونٹ والا ہے ہم نے اوس سے کہا تو آ تو تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے واسطے مغفرت کی دعا کرین اوس نے کہا واللہ اگر مین اپنا گم ہوا اونٹ پائونگا تو مجہکو وہ اس سے زیادہ دوست ہے کہ تمہارے صاحب میری واسطے مغفرت چاہین وہ ایک مرد تہا جو اپنے گم ہوئے اونٹ کے نشان پوچہ رہا تہا۔

ابو نعیم نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عام حدیبیہ مین گئے جسوقت ہم عسفان مین تہے ہم آخر رات مین چلدیئے یہانتک کہ ہم عقبہ ذات الحنظل پر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پشتہ کی مثل آج کی رات اوس دروازہ کی مثل ہے جس کے لئے اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے فرمایا تہا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم آج کی رات اس پشتہ سے کوئی شخص نہین اترے گا مگر اوسکی مغفرت کیجائے گی جبکہ ہم اوس پشتہ پر چڑہ کے اترے تو ہم وہان پر ٹھیر گئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی قریب ہے کہ قریش کے لوگ ہماری آگون کو دیکہین گے آپ نے فرمایا وہ لوگ ہرگز تم کو نہین دیکہین گے جبکہ ہم صبح کو اوٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو صبح کی نماز پڑہائی پہر آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے آج کی رات کل شتر سوارون اور اسپ سوارون کی مغفرت کی گئی مگر ایک چہوٹا شتر سوار نہین بخشا گیا اوس کی طرف قوم کے مرد متوجہ ہوئے وہ اون مین سے نہ تہا ہم اوس مرد کو دیکہنے کے واسطے گئے یکا یک ہم نے ایک اعرابی کو قوم کے درمیان پایا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ایک ایسی قوم آتی ہے کہ تم لوگ اپنے اعمال کو اونکے اعمال کے مقابلہ مین

ثنیۃ المرار حدیبیہ کے پاس ایک پشتہ ہے ۱۲

حقیر سمجھو گے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین کیا وہ لوگ قریش ہین آپنے فرمایا قریش نہین ہین و لیکن وہ اہل یمن ہین جن کے فواد زیادہ رقیق اور قلوب زیادہ نرم ہین ہم نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ لوگ ہم سے اچھے ہین آپنے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس سونے کا پہاڑ ہو اور وہ اوسکو خرچ کرے تمہارے ایک شخص کے مد اور اوسکے آدھے کا ثواب نہ پائیگا آگاہ ہو جاؤ یہ فرق اوس شئے کا ہے جو ہمارے درمیان اور آدمیون کے درمیان ہے لایستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل آخر آیت تک۔

ابو نعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے عمرو بن عبد نے کہا کہ ہم ثنیہ ذات الحنظل کا قصد کر کے اوسکے پاس آئے واللہ اگر میرا نفس تنہا مجھکو اوسکا قصد کراتا تو وہ ثنیہ ایک تسمہ کی مثل تہا وہ اتنا وسیع ہو گیا گویا وہ بڑا وسیع راستہ تہا اس رات مین اوسکی وسعت سے کل آدمی صف بستہ چلتے پہرتے تھے اور اوس رات کو وہ ثنیہ یہانتک روشن ہو گیا تہا گویا ہم لوگ چاندنی مین تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اوٹھے آپنے فرمایا کہ آج کی رات کل شتر سوارون کی اللہ تعالی نے مغفرت کی مگر ایک چہوٹے شتر سوار کی مغفرت نہین کی جو سرخ اونٹ پر سوار تہا قوم کے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہوئے وہ اونمین سے نہین تہا لشکر مین وہ شتر سوار ڈہونڈہا گیا یکایک وہ بنی ضمرہ سے پایا گیا جو دریا کے کنارہ رہتے ہین اوس سے کسی نے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا تیرے واسطے مغفرت چاہین گے اوس نے کہا کہ میرا اونٹ زیادہ اس سے مجھکو اہم ہے کہ تمہارے صاحب میرے واسطے مغفرت کی دعا کرین یکایک وہ ایسے حال مین پایا گیا کہ اوس نے اپنے اونٹ کو گم کر دیا تہا اپنے اونٹ کو لشکر مین ڈہونڈ رہا تہا لشکر مین جب نہین پایا تو اوس نے لشکر کو بری سمجھا اور اوسکے ڈہونڈہنے کو چلا گیا اوس درمیان کہ وہ جبال سراوع مین تہا یکایک اوس کے جوتے نے اوسکو پہسلا دیا وہ پہاڑ پر سے گر پڑا اور مر گیا اوسکا علم کسی کو نہ ہوا یہانتک کہ اوسکو درندون نے کہا لیا۔

بخاری نے براء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تم لوگ فتح مکہ کو فتح شمار کرتے ہو مکہ کی فتح ایک فتح

تھی اور ہم لوگ اور بیعت الرضوان کو فتح شمار کرتے ہین جو یوم حدیبیہ مین لی گئی تھی ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے اور حدیبیہ ایک کنوان ہے ہم نے اوسکا سب پانی کھینچ لیا تھا اور ہم نے اوسمین ایک قطرہ نہین چھوڑا تھا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ اوس کنوی کے پاس تشریف لائے اور اوسکے کنارہ پر بیٹھ گئے پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا اور آپ نے وضو کیا پھر آپ نے کلی کی اور دعا مانگی پھر آپ نے اوس پانی کو اوس کنوے مین ڈالدیا ہم نے اوس کنوے کو تھوڑی دیر چھوڑ دیا پھر اوس کنوے نے جتنا پانی ہم نے اور ہمارے اونٹون نے چاہا اوتنا ہمکو اور اونٹون کو دیکر ہمکو پھیر دیا۔ اور اسی حدیث کی روایت بخاری نے دوسری وجہ سے براء سے کی ہے اوس مین یہ ہے کہ ہم لوگ ایک ہزار چار سو یا اس سے اکثر تھے۔ اور اس حدیث کی روایت احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے کی ہے اور اس مین یہ ہے کہ مین ڈول کو اوٹھا کر آپ کے پاس لے گیا آپنے اوس مین اپنے دست مبارک کو غوطہ دیا اللہ تعالی نے جو کچھ چاہا کہ آپ پڑھین آپنے پڑھا پھر مینے ڈول کا پانی کنوے مین ڈال دیا ہم لوگون مین جو آخر شخص تھا اوس نے اپنے کپڑے غرق ہونے کے خوف سے اوتار لیئے پھر وہ کنوان ایسا جاری ہوا کہ ایک نہر ہو گئی۔

مسلم نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کو آئے اور ہم لوگ چودہ سو تھے اوس کنوے پر پچاس بکریان تھین جن کو وہ سیراب نہین کر سکتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کنوے پر بیٹھ گئے یا آپ نے دعا فرمائی یا لعاب دہن مبارک اوس مین ڈالا اوس کنوے نے جوش مارا ہم لوگون نے پانی پیا اور ہمنے دوسرون کو پانی پلایا اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل عروہ رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس کنوے نے پانی سے جوش مارا یہانتک کہ آدمی اوسمین سے اپنے چلووں سے پانی لیتے تھے اور وہ کنوے کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے اونہون نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیبیہ مین اوترے اوسکا پانی منقطع ہوگیا تھا اور یہ واقعہ شدید گرمی مین واقع ہوا قوم کے لوگ کثرت سے تھے آپنے ہاتھ منھ دھونے کا برتن مانگا اور اپنے ڈول مین وضو کیا اور اپنے دہن مبارک کی کلی کر کے کنوے مین ڈالدی پانی جاری ہوگیا اوسوقت آدمی کنوے کے لب پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ اپنے برتنون مین پانی لیتے تھے۔

ابونعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ناجیہ بن الاعجم کہتے تھے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کی قلت کی شکایت کی گئی آپنے مجھہ کو بلایا اور اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور مجھہ کو دیا اور کنوے کے پانی کا ایک ڈول مانگا اور آپنے وضو کیا پھر آپ نے اپنے دہان مبارک مین کلی کی پھر اوسکو ڈول مین ڈال دیا پھر آپ نے مجھہ سے فرمایا کہ ڈول کو لیکر کنوے مین اوترو اسکو کنوے مین ڈالدو اور اوسکا پانی تیر سے کھود کے نکالو مین نے حسب الارشاد عمل کیا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے قریب نہ تھا کہ مین کنوے سے نکلون پانی مجھہ کو دبا رہا تھا اور کنوان ایسا اُبلا جیسے ہانڈی اوبل پڑتی ہے یہانتک کہ پانی سے بھر گیا اور اپنے کنارون سے برابر ہوگیا اوس کے اطراف سے آدمی اپنے چلوؤن مین پانی لیتے تھے یہانتک کہ اول سے آخر تک سب سیراب ہوگئے اور اوس دن پانی پر منافقین مین سے ایک گروہ تھا منافقین اوس پانی کو دیکھہ رہے تھے جو سیرابی سے جیسے جوش مار رہا تھا اوس بن خولی نے عبداللہ بن ابی سے کہا اے ابوالحباب تیرا بھلا ہو کیا تیرے واسطے وہ وقت نہیین آیا کہ جس حالت پر تو ہے تو اوسکو دیکھے کیا اسکے بعد کچھہ شبہ ہے ہم کنوے پر ایسے حال مین آئے جسکا پانی چلوؤن سے تھوڑا تھوڑا لیتے تھے قعب مین پانی کا ایک گھونٹ بھی نہیین نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈول مین وضو کیا اور اوسمین کلی کی پھر اوس پانی کو کنوے مین ڈال دیا وہ پانی کنوے کو حرکت مین لایا اور اوس مین بُلبلے پیدا کئے کنوے نے سیرابی کے ساتھہ جوش مارا ابن ابی نے سنکر کہا ہم نے اسکی مثل دیکھا ہے اوسنے ابن ابی سے کہا قبحک اللہ و قبح رایک ابن ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ارادہ

کرکے آیا اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کہ آج کے دن تو نے جو شے دیکھی ہے
وہ کہان ہے اوس نے کہا اسکی مثل مینے ہرگز نہین دیکھی آپ نے اوس سے پوچہا تو نے
جو کچہہ کہا وہ کس واسطے کہا ابن ابی نے کہا مین استغفار کرتا ہون اوسکے بیٹے نے کہا یا رسول اللہ
آپ اسکے واسطے دعای مغفرت فرمایئے آپ نے اوسکے لئے دعاے مغفرت کی۔

ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت بطریق موصول دوسری وجہ سے ناجیہ بن جندب سے
کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حدیبیہ مین اترے اور وہ ایسا کنوان تہا جسکا سب پانی نکال لیا گیا
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالکر اوس کنوے مین ڈالدیا پہر
آپ نے لعابِ دہنِ مبارک ڈالدیا پہر آپ نے دعا کی اوسکے چشمے اُبل پڑے یہانتک کہ اگر ہم چاہتے
تو اپنے چلّو سے پانی لے لیتے۔

بخاری نے جابر رض سے روایت کی ہے کہا ہی کہ یوم حدیبیہ مین آدمی پیاسے ہوگئے اسوقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا آبخورہ تہا آپ نے اوس سے وضو کیا پہر آدمیونکو
پاس آئے اور اون سے پوچہا تمہارا کیا حال ہے اونہون نے کہا ہمارے پاس اتنا پانی نہین
کہ ہم اوس سے وضو کرین اور پی سکین مگر وہی پانی ہے جو آپ کے آبخورہ مین ہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے دست مبارک کو آبخورہ مین رکہہ دیا پانی آپ کی اونگلیون سے اوبلنے لگا جیسے
چشمون سے اوبلتا ہے ہمنے وہ پانی پیا اور وضو کیا سالم بن ابی الجعدی نے کہا ہے مینے جابر سے
پوچہا اوس دن تم کتنے آدمی تہے جابر نے کہا اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تو وہ پانی ہمکو کافی ہوتا ہم
پندرہ سو آدمی تہے اس حدیث کی جابر سے اور بہت طریق ہین بیہقی وغیرہ علما نے کہا ہے کہ
انگشتانِ مبارک سے پانی کا نکلنا متعدد بار واقع ہوا ہے اور مین اِسکے واسطے اون احادیث مین
جو آگے آوینگی ایک باب منعقد کرونگا۔

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہی ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہ ایک غزوہ مین گئے ہمکو بہوک سے نہایت تکلیف ہوئی ہم نے یہ قصد کیا کہ ہم سواری

کے اپنے بعض اونٹ ذبح کر ڈالین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو امر فرمایا ہمنے اپنی توشہ دان جمع کیئے اور ایک چمڑہ ہم نے بچھایا اوس چمڑے پر قوم کے توشہ جمع ہوئے راوی نے کہا مینے توشون کے دیکھنے کے لیئے اپنی گردن بلند کی تاکہ یہ اندازہ کرون کتنے جمع ہوئے ہین مین نے اندازہ کیا تو مجھکو بھیڑ کے جثہ کی مثل معلوم ہوئے اور ہم چودہ سو آدمی تھے ہمنے کھانا کھایا یہانتک کہ ہم سب سیر ہوگئے پھر ہمنے اپنی توشہ دانون کو بھر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وضو کا پانی ہے ایک مرد اپنا لوٹا پانی کا لیکر آپ کے پاس آیا اوس مین تھوڑا پانی تھا اوس پانی کو آپ نے قدح مین ڈالا اور ہم سب نے وضو کیا ہم چودہ سو آدمی تھے اوس کو کثرت سے بٹور رہے تھے۔

بیہقی نے ابن شہاب کے طریق سے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے پلٹے تو آپ کے بعض اصحاب نے آپ سے گفتگو کی کہ ہمکو بھوک کی تکلیف ہے اور آدمیون کے پاس سواری کے اونٹ ہین آپ ہمارے واسطے اونکو ذبح کیجئے تاکہ ہم اونکے گوشت کھاوین اور اون کی چربیون سے تدہین کرین اور اونکے چمڑون سے جوتی بناوین عمر رضی نے کہا یا رسول اللہ ایسا نہ کیجئے اگر آدمیون کے ساتھ بقیہ اونٹ سواری کے رہین گے تو افضل ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے چمڑے اور اپنی عبائین بچھا دو آدمیون نے ویسا ہی کیا پھر آپنے فرمایا جس شخص کے پاس باقی توشہ اور کھانا ہے تو وہ اوس کو چمڑون اور عباؤن پر بکھیر دے آپنے اونکے واسطے دعا فرمائی پھر اون سے فرمایا اپنے اپنے برتن نزدیک لاؤ وہ لوگ برتن لائے اور جسقدر اللہ تعالی نے چاہا اونھون نے توشہ لے لیا۔

ابن سعد نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے ابی عمرۃ الانصاری سے روایت کی ہے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ مین تھے آدمی بھوکے ہوگئے اونھون نے اپنے اونٹ ذبح کرنیکے واسطے آپ سے اجازت چاہی حضرت عمر رضی نے عرض کی یا رسول اللہ جسوقت ہم لوگ کل کے دن دشمن سے مقابلہ کرینگے اور

ہم بہوکے اور پیادہ پا ہونگے ہم کیا کرینگے۔ لیکن اگر آپ مناسب دیکھتے ہین تو آدمیون کو بلایئے
کہ وہ اپنے بقیہ توشون کو لے کر آدین اور آپ اون توشون کو جمع فرما دین پہر آپ اللہ تعالی سے
اون توشون مین برکت کے واسطے دعا فرماوین اللہ تعالی آپ کی دعا سے ہم لوگون کو مقصود کو
پہونچا دیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون کو اونکے بقیہ توشون کے ساتھ بلایا آدمی
ایک مٹھی طعام اور ایک مٹھی سے زیادہ لارہے تہے اور انمین کا اعلا وہ شخص تہا کہ جو ایک صاع تمر لایا تھا
آپ نے اوس سب کو جمع کیا پہر آپ کہڑے ہو گئے جن کلمات سے اللہ تعالی نے چاہا کہ آپ
دعا مانگین آپ نے دعا مانگین پہر اپنے اہل لشکر کو اونکے برتنون کے ساتھ بلایا اور حکم دیا کہ لوگون
کو کہا تا دین لشکر مین کوئی برتن باقی نہین رہا مگر اوسکو ہر ایک نے بہر لیا اور جتنا جمع ہوا تہا اوسکی
مثل باقی رہ گیا یہ واقعہ دیکہکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طور سے ہنسے کہ آپ کی کچلیان
ظاہر ہوگئین اور آپنے فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ان دونون کلمون کے ساتھ
کوئی مومن اللہ تعالی سے نہین ملے گا مگر دوزخ سے وہ روک دیا جائیگا۔

بزار اور طبرانی اور بیہقی نے ابی خنیس الغفاری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تہامہ کو گیا یہانتک کہ جس وقت ہم لوگ عسفان مین تہے آپ
کے اصحاب آئے اور کہا کہ بہوک نے ہمکو نہایت تکلیف دی ہے آپ ہمکو ہمارے سواری کے
اونٹون کے واسطے اجازت دیجے کہ ہم اونکو کہا وین حضرت عمر رضی نے عرض کی یا رسول اللہ اگر یہ آدمی
اپنے سواری کے اونٹ کہالین گے تو کس شے پر سوار ہون گے ولیکن آپ اون کو یہ حکم دین کہ وہ
بقیہ توشہ اپنے ایک کپڑے مین جمع کرین پہر آپ اون کے واسطے اللہ تعالی سے دعا فرماوین
آپ نے اونکو حکم دیا اونہون نے اپنے توشے جمع کیئے پھر آپ نے دعا کی پھر آپ نے فرمایا
کہ اپنے برتن لے کر آؤ وہ برتن لائے اور ہر ایک آدمی نے اپنا برتن بہر لیا۔

بیہقی نے عروہ سے یون روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت حدیبیہ مین
اوترے آپ نے عثمان کو قریش کے پاس بہیجا اور اون سے فرمایا کہ قریش کو خبر کر دو کہ ہم جنگ

کے واسطے نہین آئے ہین اور ہم عمرہ کے واسطے آئے ہین اور اون کو اسلام کی دعوت دو اور عثمان رضؓ
سے آپنے فرمایا کہ مکہ مین مومن مردون اور مومنہ عورتون کے پاس جاؤ اور اونکو فتح کی بشارت دو
اور اون کو یہ خبر کردو کہ اللہ تعالیٰ بہت سرعت کرنیوالا ہے کہ اپنے دین کو مکہ مین ظاہر کرے یہان
تک کہ مکہ مین ایمان کو نہ چھپائین گے عثمان رضؓ قریش کے پاس گئے اور اونکو خبر کی اونہون نے اسلام
سے انکار کیا اور جنگ کا قصد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے واسطے آدمیون
کو بلایا اور منادی کرنے والے نے یہ ندا کی آگاہ ہو جاؤ کہ روح القدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس نازل ہوئے ہین تم لوگ بیعت کے واسطے آؤ مسلمانون نے آپسے اس شرط پر
بیعت کی کہ کبھی نہین بھاگین گے مشرکین کو رعب ہوا مشرکین نے مسلمانون مین سے جن
آدمیون کو رہن رکھہ لیا تھا اون کو بھیجدیا اور صلح کی طرف بلایا مسلمانون نے جو کہ حدیبیہ مین تھے
قبل اسکے کہ حضرت عثمان پلٹ کے آوین یہ کہا کہ عثمان بیت اللہ کی طرف علیحدہ چلے گئے اور
اوسکا طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا مین گمان نہین کرتا ہون کہ عثمان
نے ایسے حال مین بیت اللہ کا طواف کیا ہو کہ ہم اس جگہہ روک دئے گئے ہون حضرت
عثمان پلٹ کے آئے آدمیون نے اون سے پوچھا کیا تم نے بیت اللہ کا طواف کیا حضرت
عثمان نے کہا کہ تم لوگون نے مجھہ پر جو گمان کیا ہے وہ برا گمان ہے قسم ہے اوس ذات کی
جس کے قبضہ مین میری جان ہے اگر مین مکہ مین ایک سال مقیم ہو کر ایسے حال مین ٹھیرتا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین مقیم ہوتے مین بیت اللہ کا طواف نہ کرتا یہانتک
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا طواف کرتے قریش نے مجھہ کو بیت اللہ کے طواف کے
واسطے بلایا مینے انکار کردیا یہ سنکر مسلمانون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے
ساتھہ ہمسے زیادہ عالم ہین اور گمان مین ہمسے احسن ہین۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھہ سے یزید بن سفیان نے
محمد بن کعب سے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی اس صلح کے کاتب حضرت علی

ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ لکھو ہذا ما صالح محمد بن عبد اللہ سہیل بن عمرو حضرت علی یہ سنکر توقف کر رہے تھے اور لکھنے سے انکار کرتے تھے مگر محمد رسول اللہ لکھنا چاہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو تمکو ان چیزونکی مثل اجر ہے جو انکی خواہش ایسی حالتمین پوری کرتی ہو کہ تم مغلوب ہو

ابن سعد نے مجمع بن یعقوب سے یعقوب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب روکدئے گئے آپنے اور اصحاب نے حدیبیہ مین سر کے بال منڈوائے اور اونٹ ذبح کئے اللہ تعالی نے آندہی کو بہیجدیا اوس نے اونکے بال اوٹہا اور حرم مین اون کو ڈال دیا۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہی کہ یوم حدیبیہ مین ستر اونٹ قربانی کئے گئے جبکہ وہ اونٹ بیت اللہ سے روکدئے گئے تو ایسے روتے تھے جیسے اپنی اولاد کے اشتیاق مین روتے ہون۔

واقدی نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی ہی کہا ہے کہ حویطب بن عبد العزی یہ کہتا تہا کہ جسوقت مین حدیبیہ کی صلح سے پہرا مجھکو یہ کامل یقین تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریب مین غالب ہو جاوینگے۔

بیہقی نے ابن مسعود رضؓ سے روایت کی ہی کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے آئے ایک رات ہمکو روک دیا اور آپنے پوچہا ہماری حراست کون شخص کریگا مینے عرض کی مین حراست کرونگا آپنے فرمایا تم سوجاؤگے پہر آپنے پوچہا کون شخص ہماری حراست کریگا مینے عرض کی مین حراست کرونگا آپنے فرمایا تم ہی حراست کرو مینے قوم کی حراست کی یہانتک کہ جسوقت اول صبح کا چہرہ نمودار تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے کہ تم سوجاؤگے مجھہ کو پالیا مین سوگیا اور مین نہین جاگا مگر دہوپ کے سبب سے جبکہ ہم لوگ بیدار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی اگر چاہتا کہ تم لوگ نماز پڑہنے سے غافل ہو کر نہ سوجاؤ تو تم لوگ نہین سوتے ولیکن اللہ تعالی نے یہ ارادہ کیا کہ یہ امر اون آدمیون کے واسطے ہو جو تمہارے بعد آوینگے

(یعنے نماز سے سوجاوین اوراوسکو قضا کرین) پھر آپ کھڑے ہوگئے جیسے کہ آپ کرتے تہے ویسے ہی آپنے کیا (یعنی وضو کیا نماز قضا کی) پھر آپ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کا سوجاوے تو اوسکے لئے ایسا ہی عمل ہی پہر قوم کے لوگ اپنے اپنے اونٹون کے ڈہونڈنے کیواسطے چلے گئے اور اپنی اپنی سواری کے اونٹ لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا اونٹ نہین لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا کہ تم اوس جگہہ جاؤ مین اوسی جگہہ گیا جس جگہہ آپنے مجھے بھیجا تہا مینے اوسکی مہار کو پایا جو ایک درخت سے لپٹ گئی تہی مین اوس اونٹ کو لیکر آیا مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے آپ کے اونٹ کی مہار کو ایسی حالت مین پایا کہ ایک درخت سے لپٹ گئی تہی اوسکو نہین کہولتا اگر ہاتھہ یعنی بدون آدمی کے ہاتھہ کے وہ مہار درخت سے نہین چھوٹ سکتی تہی۔

بیہقی نے مجمع بن جاریہ سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ہم حدیبیہ مین حاضر ہوئے جبکہ ہم حدیبیہ سے پہرے تو کراع الغمیم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ انا فتحنا لک فتحا مبینا نازل ہوئی ایک مرد نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ فتح ہے آپنے فرمایا قسم ہی اوس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے وہ البتہ فتح ہے پہر اہل حدیبیہ پر خیبر کی زمین تقسیم کی گئی۔

بیہقی نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اللہ تعالی کے قول واثابہم فتحا قریبا مین روایت کی ہے کہا ہے کہ اس سے خیبر مراد ہے واخری لم تقدروا علیہا کے باب مین کہا ہی اس سے فارس اور روم مراد ہے۔

بیہقی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دکہایا گیا اسوقت آپ حدیبیہ مین تہے کہ آپ اور آپکے اصحاب امن کی حالت مین مکہ مین داخل ہون گے آپنے سرون کو منڈوائے ہوئے اور قصر کئے ہوئی ہونگے جسوقت اصحاب نے حدیبیہ مین اپنے اونٹ ذبح کئے تو پوچھا یا رسول اللہ آپ کا وہ خواب کہان ہی اللہ تعالی نے لقد صدق اللہ رسولہ الرویا بالحق کو آپ نے قول فتحا قریبا تک نازل فرمایا اصحاب پلٹے اور اونہون نے خیبر کو فتح کیا پہر آپنے اس کے بعد عمرہ کا ارادہ کیا آپکے خواب کی تصدیق آئندہ سنہ مین ہوئی۔

بیہقی نے عروہ رضؓ سے ابی جندل کے قصہ مین روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی اللہم اشدد وطاتک علی مضر مثل سنی یوسف بنی مضر پر زندگی سخت ہوگئی یہان تک کہ اونہون نے علہز[1] کہایا اور ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بہوک کی شکایت کی۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابوہریرہ رضؓ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت آخر عشا کی نماز پڑہتے تو آخر رکعت مین دعاے قنوت پڑہتے اور یہ فرماتے تہے اللہم نج الولید بن الولید اللہم نج سلمہ بن ہشام اللہم نج عیاش بن ابی ربیعہ اللہم نج المستضعفین من المومنین اللہم اشدد وطاتک علی مضر اللہم اجعلہا سنین مثل سنی یوسف مضر نے علہز کہایا پہر آپ ضعفاے مومنین کے واسطے یہانتک دعا مانگتے رہے کہ اللہ تعالی نے اونکو نجات دی پہر آپنے اون کے لئے دعا ترک کردی۔

ہیثم بن عدی نے اخبار مین سعید بن العاص سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابوالعاص یوم بدر مین قتل کیا گیا مین اپنے چچا ابان ابن سعید کے آغوش مین تہا وہ تجارت کیواسطے شام کی طرف گیا اور ایک سال وہان ٹہیرا رہا پہر وہ آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت سے برا کہتا تھا اول جو بات رسول اللہ صلعم کی اوس نے پوچہی یہ تہی کہ محمد کہان ہین میرے چچا عبداللہ نے کہا واللہ محمد جس شان پر تہے اوس سے اب زیادہ معزز ہین اور جو امر آپ کا تہا اوس سے اب آپکا امر اعلی ہے یہ سنکر ابان چپ ہو رہا اور کچہہ برا نہ کہا جیسے کہ آپ کو برا کہا کرتا تہا پہر اوس نے کہانا پکوایا اور بنی امیہ کے سردارون کے پاس آدمی بہیجا اور اونکو بلایا اور اون سے کہا کہ مین ایک قریہ مین تہا مینے اوسمین ایک راہب کو دیکہا جسکا نام (دبکا) تہا چالیس برس وہ زمین کیطرف نہین اترا ایک دن وہ اترا لوگ جمع ہوگئے اوسکو دیکہتے تہے مین اوسکے پاس گیا اور مین نے اوس سے کہا کہ مجہہ کو ایک حاجت ہے اوس نے مجہہ سے تخلیہ کیا مینے کہا مین قریش مین سے ہون اور یہ امر ہے کہ ایک مرد ہم لوگون مین سے نکلا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ اللہ تعالی نے اوسکو بہیجا

[1] علہز وہ خون ہے کہ پشم کے بالون کیساتھ مخلوط کرکے اسکو بہونتے ہین اور پہر کہاتے ہین ۱۲

ہے اوسنے پوچھا اوس مرد کا کیا نام ہے مینے کہا محمد نام ہے اوس نے پوچھا کتنی مدت سے
اوسنے ظہور کیا ہے مینے کہا بیس برس سے اوسنے کہا کیا مین تجہہ سے اوسکا وصف بیان نکرون
مین نے کہا ہان بیان کرو اوس نے آپ کا وصف کیا اور اوس نے آپ کی صفت مین کچہہ خطا
نہین کی پہر اوس نے مجہہ سے کہا واللہ وہ اس امت کا نبی ہے واللہ وہ ضرور غلبہ کریگا پہر وہ
راہب اپنے صومعہ مین داخل ہوگیا اور مجہہ سے کہا کہ میرا سلام آپ کو پہونچا دو اور یہ واقعہ حدیبیہ
کے زمانہ مین تہا۔

ابن سعد اور بیہقی نے خالد ابن الولید سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ اللہ تعالی عزوجل نے
خیر کا جو کچہہ ارادہ کیا وہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے میرے دل مین اسلام کو ڈالا اور میرا رشد میرے پاس حاضر
ہوا اور مینے اپنے دل مین کہا کہ مین محمد صلعم کے مقابل کل ان جگہون مین حاضر ہوا کوئی ایسی جگہہ
نہین ہے کہ مین وہان حاضر ہوتا ہون مگر پہر کے چلا جاتا ہون اور مین اپنے نفس مین یہ دیکہتا تہا
کہ مین غیر شے کے باب مین سعی کرتا ہون اور محمد صلعم قریب مین غالب ہو جاوینگے جبکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کی طرف تشریف لائے مین مشرکین کے سوارون مین آیا اور مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکے اصحاب مین عسفان مین دیکہا مین آپ کے مقابل کہڑا ہوا اور آپ سے
متعرض ہوا آپنے اپنے اصحاب کو ظہر کی نماز ہمارے سامنے پڑہائی ہمنے یہ قصد کیا کہ ہم آپ پر حملہ
کرین پہر ہمارا ارادہ نہین ہوا اور اس مین بہلائی تہی ہمارے دلون مین جو قصد تہے اوسپر آپ مطلع
ہوگئے آپنے اپنے اصحاب کو نماز عصر نماز خوف پڑہائی صلوٰۃ خوف نے ہماری موقع کو دفع کردیا مینے
دل مین کہا کہ یہ مرد ممنوع ہے ہم آپس مین سے جدا ہوگئے ہماری سوار حین روشون پر کہڑے تہے
آپنے اون روشون کو چہوڑ دیا اور مینے دہنی طرف لی جبکہ آپ نے قریش سے حدیبیہ مین صلح کی اور
قریش نے آپ کو اوس صلح سے راحت دی مینے اپنے نفس مین کہا اب کونسی شے باقی رہی
ہے اب نجاشی کے پاس جانیکا راستہ کہان رہا ہے اوس نے محمد صلعم کا اتباع کیا ہے اور آپکے
اصحاب اوسکے پاس امن سے ہین مین ہرقل کی طرف چلا جاؤن اور اپنے دین سے نکل کے

نصرانیت مین یا یہودیت مین داخل ہو جاؤن اور اس عیب کے ساتھ جو مجھپر رہا ہے مین عجم کے ساتھ
قیام کرون اور عجم کا تابع رہون یا جو لوگ باقی رہین اونکے ساتھ مین اپنے مکان مین رہون مین اس
ارادہ پر تہا کہ یکایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضیہ مین داخل ہوئے مین چھپ رہا اور
آپ کے داخل ہونے مین حاضر نہین ہوا میرا بہائی ولید بن الولید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
عمرۃ القضیہ مین داخل ہوا اوس نے مجھہ کو ڈہونڈہا اور مجھہ کو نہین پایا اوس نے مجھہ کو ایک خط لکھا
یکایک مین نے اوس خط مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد دیکھا اوسنے یہ لکھا تہا کہ تیری رائے نے
اسلام سے جو گذر کیا ہے مینے اس سے زیادہ تعجب خیز کوئی امر نہین دیکھا اور تیری عقل تیری عقل ہے
اور اسلام ایسی شے ہے کہ اسکی مثل سے کیا کوئی شخص نادان بن سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھہ سے تیرا احوال دریافت فرمایا اور پوچہا خالد کہان ہے مینے عرض کی اللہ تعالیٰ اوسکو
لاوے گا آپ نے فرمایا کہ اوسکی مثل کوئی نہین ہے جو اسلام سے نادان ہو جائے اگر خالد تنہا
مسلمانون کے ساتھ مشرکین پر خواری اور تکلیف کو ٹہیراتا تو اوسکے واسطے اچہا ہوتا اور ہم اوسکو
اوسکے غیر پر مقدم کرتے ای بہائی جو امر تجہہ سے فوت ہو گیا ہے تو اوسکا تدارک کر اور تجہہ سے مواطن
صالحہ فوت ہو گئے ہین جبکہ میرے بہائی کا خط میرے پاس آیا مین جانیکے واسطے خوش ہو گیا اور اس
خط نے میری رغبت اسلام مین زیادہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باب مین جو کچہہ
فرمایا تہا آپ کی باتون نے مجھہ کو مسرور کیا اور مجھکو خواب مین دکہایا گیا گویا مین ایسے تنگ بلاد مین ہون
جن مین قحط ہے اور مین ایسے سرسبز شہرون مین گیا ہون جو وسیع ہین مینے اپنے دل مین کہا البتہ یہ
خواب ہے جبکہ ہم مدینہ مین آئے مینے دل مین کہا مین اس خواب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ضرور ذکر
کرونگا مین نے اون سے اوس خواب کا ذکر کیا ابوبکر الصدیق نے سنکر کہا کہ یہ تمہارا وہ خروج ہے
جس سے اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی ہدایت کی اور وہ تنگی جس مین تم تہے وہ شرک تہا جبکہ مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا پورے طور سے ارادہ کر لیا مین نے اپنے دل مین کہا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیکے لئے مین کس شخص کو ہمراہ لیجاؤن مین نے صفوان بن امیہ

سے ملاقات کی اور مینے اوس سے کہا ای ابو وہب کیا تو اوس حالت کو نہین دیکھتا ہے جس حالت
مین ہم ہین ہم لوگ آپس مین دانتون کی مثل ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب اور عجم پر غلبہ کیا ہے
اگر ہم محمد صلعم کے پاس جاوین گے اور اونکا اتباع کرینگے تو بہتر ہوگا اس لئے کہ محمد صلعم کا شرف ہماری
واسطے شرف ہوگا اوس نے مجھہ سے سخت انکار کیا اور مجھہ سے کہا کہ اگر میرے سوا کوئی بہی باقی نہ رہیگا
مین محمد صلعم کا کبھی اتباع نہ کرون گا یہ باتین کرکے ہم آپس سے جدا ہوگئے اور مینے اپنے دل مین کہا کہ
یہ وہ مرد ہے جسکا بہائی اور باپ بدر مین قتل کئی گئی ہین پہر مین نے عکرمہ بن ابی جہل سے ملاقات کی
اور جو کچھہ مین نے صفوان بن امیہ سے کہا تھا اوسکی مثل عکرمہ سے کہا جو کچہہ صفوان نے مجھہ سے کہا تھا
اوسکی مثل عکرمہ نے مجھہ سے کہا مینے عکرمہ سے کہا جس شی کا ذکر مینے تجھہ سے کیا ہی تو اوسکو پوشیدہ
رکھ عکرمہ نے کہا مین اسکو ذکر نہ کرونگا خالد نے کہا مین اپنے مکان کی طرف گیا اور مینے اپنی سواری
کے اونٹ کے واسطے امر کیا کہ اوسوقت تک نکال کر آجاوی کہ مین عثمان بن طلحہ سے ملاقات کرلون
مینے اپنے دل مین کہا عثمان میرا سچا دوست ہی جس بات کی مین امید کرتا ہون اگر مین اوس سی اوسکو
ذکر کرونگا تو بہتر ہوگا پہر مجہہ کو اوسکے باپ دادا کا قتل ہونا یاد آگیا مین نے اس امر سے کراہیت کی
کہ مین عثمان سے اسکو ذکر کرون پہر مین نے اپنے دل مین کہا مجھے اسکے ذکر کرنے سے کیا ضرر ہی
مین تو ابہی جانیوالا ہون جس شئے کی طرف امر پھیر گیا تھا مینے عثمان سے اوسکو ذکر کیا یعنی رسول اللہ صلعم
نے عرب اور عجم پر غلبہ کیا ہے اور ہم لوگ مغلوب ہوگئی ہین اوسکو ذکر کیا اور مینے عثمان بن طلحہ سے کہا کہ ہم
لوگ اوس لومڑی کی مثل ہین جو اپنے سوراخ مین ہو اگر اوس سوراخ مین ایک ڈول پانی ڈالا جاوے
تو وہ اس مین سے نکل جاوے اور مینے اپنے اون پہلے دو دوستون سے جو کچھہ کہا تھا اوس کی مثل
عثمان بن طلحہ سے کہا اوس نے جلد قبول کرلیا اور کہا کہ مین آج ہی جاتا ہون اور مین ارادہ کرتا ہون کہ مین
جاؤن تم میری اس اونٹنی کو راستہ مین بیٹھا پاؤ گے خالد نے کہا مینے اور عثمان بن طلحہ نے مقام یاجج مین ملنے
کا باہم وعدہ کیا اگر عثمان مجھہ سے آگے چلا جاویگا تو وہ یاجج[۵۱] مین ٹھیر جاوے گا اور اگر مین اوس سی آگے چلا
جاؤن گا تو مین وہان ٹھیر جاؤنگا خالد نے کہا ہمنے سحر کے وقت سفر کیا اور فجر طلوع نہین ہوئی تھی کہ ہم

[۵۱] یاجج کوس آٹھ میل پر ایک جگہ ہے ۱۲

دونون یا حج مین مل گئے پہرہم صبح کو چل دئے یہان تک کہ ہم مقام ہدہ[۵] مین پہونچے ہمنے عمرو بن العاص کو ہدہ مین پایا عمرو بن العاص نے ہمکو دیکہہ کر مرحبا کہا ہمنے کہا تم کو بہی مرحبا ہے عمرو بن العاص نے پوچہا کہان جاتے ہو ہمنے پوچہا تم کس ارادہ سے آئے ہو اونہون نے ہم سے پوچہا تم کس ارادہ سے آئے ہو ہمنے کہا اسلام مین داخل ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنے کے ارادہ سے ہم جا رہے ہین عمرو بن العاص نے کہا یہ وہی ارادہ ہے جس نے مجہے آگے بڑہایا ہے خالد نے کہا ہم سب ساتہ ہوئے یہانتک کہ ہم مدینہ مین داخل ہوئے اور ہمنے اپنی سواری کے اونٹ ظہر حرہ مین بٹہلا دئے ہمارے آنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے پہونچائی آپ ہمارے آنیسے مسرور ہوئے مینے اپنے اچہے کپڑون مین سے کپڑے پہنے پہر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیکا قصد کیا میرا بہائی مجہے مل گیا اوسنے مجہہ سے کہا جلد جاؤ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے آنے کی خبر پہونچ گئی ہے اور تمہارے آنے سے مسرور ہوئے ہین اور آپ تمہارا انتظار کر رہے ہین ہم نے چلنے مین سرعت کی مین آپ کے قریب پہونچا آپ میری طرف دیکہکر تبسّم فرمارہے تہے یہان تک کہ مین آپ کے پاس جاکر کہڑا ہو گیا اور مینے آپ کو نبوت کا سلام کیا آپ نے میرے سلام کا جواب بشاش چہرہ سے دیا مینے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ آپ نے فرمایا الحمد للہ الذی ہداک اور فرمایا مین دیکہتا تہا کہ تمکو عقل ہے مین یہ امید کرتا تہا کہ تمکو وہ عقل تسلیم نہ کرے گی مگر خیر کی طرف خالد نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپنے مجہکو دیکہا ہے کہ جنگ کے مقامات مین آپ کے مقابلہ پر مین حاضر ہوتا تہا آپ میرے واسطے اللہ تعالی سے یہ دعا فرما دین کہ میرے اون مقامات مین حاضر ہونے کو بخشدے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الاسلام یجب ما کان قبلہ اسلام آپنے ماقبل کے امور کو قطع کر دیتا ہے۔

حاکم نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ہوا الوہمین تشریف لے گئے مشرکین کو عسفان مین پایا جبکہ آپ نے ظہر کی نماز پڑہی مشرکین نے آپ کو اور اصحاب کو دیکہا کہ رکوع کرتے ہین اور سجدہ کرتے ہین بعض نے بعض سے کہا کہ تمہارے واسطے یہ فرصت

[۵] ہدہ حجاز مین ایک موضع کا نام ہے کہ وہ عسفان اور مکہ کے درمیان ہے ۱۲

ہے اگر تم حملہ کروگے تو تمہارا علم اون کو نہ ہوگا یہان تک کہ اونپر تم جا گروگے اون مین سے ایک کہنے والے نے کہا کہ ان کی دوسری نماز ہے جو انکے نزدیک ان کے اہل اور اموال سے زیادہ دوست ہی تم لوگ مستعد رہو یہان تک کہ تم اونپر حملہ کرو اللہ تعالی نے واذا کنت فیہم فاقمت لہم الصلوٰۃ آخر آیت تک نازل کیا اور جس امر کے ساتھ مشرکین نے مشورہ کیا تھا آپ کو اوس سے آگاہ کر دیا جبکہ آپ نے عصر کی نماز پڑہی اور مشرکین آپ کے سامنے قبلہ کی جگہہ مین تھے آپنے اپنے پیچھے مسلمانون کو دو صف کر دیا اور صلوٰۃ خوف پڑہی جبکہ اصحاب کی طرف مشرکین نے نظر کی کہ اون مین کا بعض سجدہ کرتا ہے اور بعض قیام کرتا ہے اور مشرکین کی طرف دیکھتا ہی مشرکین نے کہا کہ جس امر کا ہمنے اونکے ساتھ ارادہ کیا تھا ان کو اوسکی خبر ہوگئی۔

خرایطی نے ہواتف مین ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہا ہی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال مین مکہ کی طرف ارادہ کرکے متوجہ ہوئے ایک آواز دینے والے نے ابو قبیس پہاڑ پر سے اوس رات مین جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو جانیکے واسطے حکم دیا تھا ایسی آواز سے آواز دی کہ تمام اہل مکہ کو سنایا ۵

هبوا فساحركم منا صحابته	سيروا اليه وكونوا معشر الكرما

بیدار ہوجاؤ جو ساحر تمہارا ہے اوسکے صحابی ہمارے ہمراہ ہین تم اوسکی طرف جاؤ اور بزرگ گروہ ہوجاؤ۔

بعد الطواف وبعد السعي في مهل	وان يحوزهم من مكة الحرما

پیچھے طواف کے اور پیچھے دوڑنے کے تمہارا ساحر مہلت مین ہی اور اس ارادہ مین ہے کہ اپنے صحابہ کو مکہ سے حرم مین گزار دے۔

شاهت وجوهكم من معشر نكل	لا تنصرون اذا ما حاربوا الصنما

بڑے ہوجاوین تمہاری چہرے تم نامرد گروہ سے ہو تم صنم کو نصرت نہین دیتے جسوقت مسلمان لوگ جنگ کرتی ہین۔

یہ اشعار سن کر مشرکین جمع ہوگئے اور اونہون نے باہم یہ عہد کیا کہ رسول اللہ صلعم اون کے اس سال مین مکہ مین اونکے پاس داخل نہون یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا یہ آواز دینے والا مسلفع بتون کا شیطان ہے انشاء اللہ تعالی قریب مین اللہ تعالی مسلفع کو قتل کریگا

لوگ اس حال مین تہے کہ یکایک پہاڑ پر سے ایک آواز سنی کہنے والا یہ کہتا تہا۔

شاہت وجوہ رجال حالفوا صنما	وخاب سعیہم ما اقصر الہمم

برے ہوجاوین اون مردون کے چہرے جنہون نے صنم کو ہم سوگند بنایا ہے اور اون کی کوشش بیکار ہو جائے کتنے قاصر الہمت لوگ ہین۔

انی قتلت عدو اللہ سلفعۃ	شیطان او ثانکم سحقا لمن ظلما
مین نے اللہ تعالی کے دشمن سلفعہ کو قتل کر ڈالا	جو تمہارے بتون کا شیطان تہا اُس شخص کو ہلاکی ہو جسنے ظلم کیا
وقد اتاکم رسول اللہ فی نفر	وکلہم محرم لا یسفکون دما

تحقیق تمہارے پاس رسول اللہ صلعم ایک گروہ مین تشریف لائے ہین کہ اوس گروہ کے کل آدمی احرام باندہے ہوئے ہین اور خونریزی نہین کرتے ہین۔

یہ باب اُن آیتون اور معجزون کے بیان مین ہے جو غزوہ ذی قرد مین واقع ہوئی ہین

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودہ دینے والی اونٹنی کو لیا اور حدیث کو طول کے ساتھ ذکر کیا اس حدیث مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت وہ لوگ سرزمین غطفان مین ٹھیرین گے اتنے مین غطفان کا ایک مرد آگیا اوس نے کہا کہ وہ لوگ فلان غطفانی کے پاس گئے اوس نے انکے واسطے اونٹ ذبح کیا ہے۔

مسلم نے عمران بن الحصین سے روایت کی ہے کہ مشرکین نے مدینہ کے چرنے والے جانورون کو لوٹا اور چلے گئے اور اون جانورون مین عضباء اونٹنی تہی اور مسلمانون مین کی ایک عورت کو گرفتار کر کے لے گئے وہ عورت اس کے بعد کہ مشرکین سو گئے کہڑی ہو گئی اور جس وقت وہ اپنا ہاتھ کسی اونٹ پر رکہتی وہ بلبلاتا تہا یہانتک کہ وہ عضباء کے پاس آئی وہ ایسی اونٹنی کے پاس آئی جو مطیع تہی اور خوب سواری دیتی تہی وہ اوس پر سوار ہو گئی اور اوسنے عضباء کا رخ مدینہ کی طرف کر دیا وہ مدینہ مین آگئی۔

بیہقی نے عبداللہ بن ابی قتادہ کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ ابو قتادہ نے اُن چوپایوں
مین سے جو مدینہ مین آئے تھے ایک گھوڑا مول لیا ابو قتادہ سے مسعدۃ الفزاری ملا اوس نے پوچھا
اے ابو قتادہ یہ کیسا گھوڑا ہے ابو قتادہ نے کہا کہ یہ گھوڑا ہے مین نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑون کے ساتھ جہاد کے واسطے باندہ رکھون مسعدۃ نے کہا کہ تم لوگون کا
قتل کس قدر آسان ہے اور تمہاری حرارت کس قدر شدید ہے ابو قتادہ نے سنکر کہا مین اللہ تعالی
سے یہ دعا کرتا ہون کہ تجھہ سے مین ایسی حال مین ملون کہ مین اس گھوڑے پر سوار ہون مسعدۃ نے کہا
آمین اس درمیان کہ ابو قتادہ اوس گھوڑے کو ایکدن اپنی چادر کے پلو مین خرمے کھلا رہے تھے یکایک
گھوڑے نے اپنا سر اوٹھایا اور اپنے کان دبائے ابو قتادہ نے دیکھکر کہا واللہ اسنے گھوڑے کی بو سونگھی
ہے ابو قتادہ کی مان نے کہا اے میری بیٹے ہم عہد جاہلیت مین مان کے بیٹے نہین تھے جبکہ اللہ تعالی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا تو ہم کیونکر مان کے بیٹے ہوسکین گے آپ کی مدد ہمکو لازم ہے پھر دوسری بار
گھوڑے نے اپنا سر اوٹھایا اور اپنے کان دبائے ابو قتادہ نے کہا خدا کی قسم ہے اسنے گھوڑے کی
بو پائی ہے ابو قتادہ نے اوسپر زین باندہا اور اپنے ہتیار لیے پھر چلے گئے اونکو ایک مرد ملا اوس نے
کہا کہ اونٹنیون کو لوگ لیگئے ہین (یعنی لوگ اونکو لوٹ کے لیگئے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اصحاب اونکی جستجو مین گئے ہین ابو قتادہ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو قتادہ ملے آپ نے
فرمایا اے ابو قتادہ تم جاؤ تمہارے ساتھ اللہ تعالی ہے ابو قتادہ نے کہا مین گیا یکایک مینے اونٹنیون
کو دیکھا کہ اونکو لوگ ہانک رہے تھے مینے لشکر پر حملہ کیا میری پیشانی مین ایک تیر لگا مینے اوسکو نکال لیا
مین یہ گمان کرتا تہا کہ مینے اوسکا پیکان نکال لیا ہے میری سامنے ایک سوار حاذق آیا اوسکی چہرہ پر
مغفر تہا اوس نے کہا اے ابو قتادہ اللہ تعالی نے تجھہ کو مجھہ سے ملایا اور اوس نے اپنا چہرہ کھول دیا
یکایک مینے دیکھا کہ وہ مسعدۃ الفزاری تہا اس نے پوچھا کہ ان چیزون مین سے کون سی چیز تجھکو زیادہ
دوست ہے تلوار سے لڑنا یا نیزہ سے لڑنا یا کشتی لڑنا مینے کہا اسکا تجھہ کو اختیار ہے تو جس کو پسند کرے
اوسنے کہا کشتی لڑنا مجھے پسند ہے وہ اپنے گھوڑے پر سے اُترا اور مین اپنے گھوڑے پر سے اُترا پھر ہم نے

باہم حملہ کیا یکایک مین اوسکے سینہ پر تہا مینے اپنا ہاتھ اوسکی تلوار پر مارا جبکہ اوس نے دیکھا کہ میری ہاتھ
مین اوسکی تلوار آگئی ہے اوس نے مجہہ سے کہا اے ابو قتادہ مجہہ کو زندہ رکہہ مینے کہا واللہ زندہ نہ
رکہونگا اوسنے کہا میری لڑکی کی پرورش کون کریگا مینے کہا تیری لڑکی کے واسطے دوزخ ہی
پہر مینے اوسکو قتل کرڈالا اور اپنی چپادر مین اوسکو لپیٹ دیا پہر مینے اوسکے کپڑے لیلئے اور اونکو
مین نے پہن لیا اور مینے اوسکے ہتیار لیلئے پہر مین اوسکے گہوڑے پر بیٹہ گیا اور میرا گہوڑا جس
وقت ہم نے باہم مقابلہ کیا تہا بہاگ گیا اور لشکر کی طرف پلٹ گیا لشکر کے آدمیون نے اوسکو
پہچانا پہر مین چلا گیا اور مین مسعدہ کے پیچہے کے نزدیک گیا وہ سترہ سوارون مین تہا مینے اوسکے اتنی
زور سے نیزہ مارا کہ اوسکی کمر ٹوٹ گئی اور اوسکی آنتین نکل پڑین اور مینے اون اونٹنیون کو اپنی برچہے
سے روکا جنکو وہ لوگ لوٹ کی لیگئے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب آئی جبکہ آپ اور اصحاب
لشکر کی جگہہ تک پہونچے تو یکایک اونہون نے ابو قتادہ کے گہوڑے کو ایسے حال مین موجود پایا کہ اوسکی
کونچین کاٹ دی گئی تہین ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ابو قتادہ کے گہوڑے کی کونچین کاٹ
ڈالی گئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار ویحک رب عدو لک فی الحرب فرمایا تیری
مان کا بہلا ہو جنگ مین تیری بہت سے دشمن ہین کسی دشمن نے ابو قتادہ کی گہوڑے کی کونچین کاٹ
دی ہونگی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آئے یہانتک کہ اوس جگہہ تک پہونچے
جہان ہم نے باہم مقابلہ کیا تہا یکایک آپنے اور اصحاب نے ایک مرد کو پایا جو ابو قتادہ کی کپڑون
سے ڈہانپا ہوا تہا ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ابو قتادہ شہید ہوگئے آپنے فرمایا اللہ تعالی ابو قتادہ
پر رحم کرے قسم ہے اوس ذات کی جسنے مجہہ کو مکرم کیا ہے جس شی کے ساتھ مکرم کیا ہے ابو قتادہ قوم کی
پیچہے پیچہے ہی اور رجز پڑہ رہا ہے عمر ابن الخطاب اور ابو بکر الصدیق رض گئے دوڑ رہے تہے یہانتک کہ
کپڑا اٹہایا یکایک اونہون نے مسعدہ کا چہرہ دیکہا اور کہا اللہ اکبر اللہ تعالی اور اللہ تعالی کا رسول
سچا ہے اور مین آپکے پاس ایسے حال مین آیا کہ مین اونٹنیون کو جمع کرکے ہانک رہا تہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تیرے چہرے نے فلاحیت پائی ای ابو قتادہ تو سید الفرسان ہے اللہ تعالی تجہکو

اور تیرے بیٹون اور پوتون مین برکت دی تیرے چہرہ مین یہ کیا ہے مینے عرض کی یہ وہ تیر ہی جو میرے لگا ہے آپنے فرمایا میرے پاس آؤ آپنے اوسکا پیکان نہایت نرمی سے کہینچ لیا پہر آپنے اوس زخم مین لعاب دہن مبارک لگا دیا اور اپنی ہتیلی مبارک اوسپر رکہدی قسم ہی اوس ذات کی جس نے آپ کو نبوت کے ساتھ مکرم کیا ہے نہ زخم مین ٹیس پیدا ہوئی اور نہ اوسمین قرحہ پڑا۔

ابن سعد نے صالح بن کیسا سے روایت کی ہی کہا ہے کہ محرز بن نضلہ نے کہا مینے دنیا کے آسمان کو دیکہا کہ میرے واسطے کہولدیا گیا ہے یہانتک کہ مین آسمان مین داخل ہوا اور مین ساتوین آسمان تک پہونچا پہر مین سدرۃ المنتہیٰ تک گیا مجہہ سی کہا گیا کہ یہ تیری جگہہ ہے مینے اس خواب کو حضرت ابو بکر الصدیق رضؓ کے سامنے بیان کیا ابو بکر الصدیق آدمیون مین بڑے معبر تہے انہون نے تعبیر دی کہ تم کو شہادت کی بشارت ہو محرز اس کے ایک دن بعد غزوہ ذی قردہ مین قتل ہوئے۔

ابن سعد نے عبد اللہ بن ابی قتادہ کے طریق سے عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا کہ یوم ذی قرد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو پالیا آپنے میری طرف نظر کی اور آپنے یہ دعا فرمائی اللہم بارک لہ فی شعرہ وبشرہ اور آپنے فرمایا تیرے چہرہ نے فلاحیت پائی کیا تونے مسعدہ کو قتل کیا ہے مینے عرض کی ہان مینے قتل کیا ہے آپنے مجہہ سی پوچہا تیرے چہرہ مین یہ کیا ہے مینے عرض کی میرے تیر لگا ہے آپنے فرمایا میرے نزدیک آؤ مین آپکے پاس گیا آپنے اوسپر لعاب دہن مبارک لگا دیا نہ اوسمین ٹیس پیدا ہوئی اور نہ اُس سی ریم نکلا اور ابو قتادہ نے ستر برس کے سن مین وفات پائی اور وہ ایسے تہے گویا پندرہ سال کے ہین۔

زبیر بن بکار نے روایت کی ہی کہا ہے مجہہ سے ابراہیم بن حمزہ بن ابراہیم بن نسطاس نے محمد بن ابراہیم بن الحارث سے حدیث کی ہی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذی قرد مین اُس چشمہ پر گئے جسکا نام بیسان تہا اوس چشمہ کا احوال دریافت فرمایا آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ اسکا نام بیسان ہے اور یہ شور پانی ہے آپنے فرمایا بلکہ یہ نعمان ہے اور پاکیزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا نام بدل دیا اور اللہ تعالیٰ نے اوسکا پانی بدلدیا اوس

کو طلحہ رضؓ نے خرید کر لیا اور اوسکو خدا کی راہ مین تصدق کیا۔

یہ باب اون آیتون اور معجزون کی بیانمین ہی جو غزوہ خیبر مین واقع ہوئی ہین

شیخین نے مسلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کو گئے ہم رات مین چلے قوم کے لوگون مین سے ایک مرد نے عامر بن الاکوع سے کہا کیا تم ہمکو اپنے اشعار رجز نہ سناؤگے عامر مرد شاعر تھے وہ اپنے اونٹ سی اُترے اور قوم کی لوگون کے واسطے حدی کہنے لگے یہ اشعار حدی مین پڑہ رہی تھے ؎

اللھم لولا انت ما اھتدینا	ولا تصدقنا ولا صلینا
یا اللہ اگر تو نہ ہوتا ہم ہدایت نہ پاتے	اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑہتے
فاغفر فداالک ما بقینا	وثبت الاقدام ان لاقینا
تو ہماری مغفرت کر ہم تجہپر فدا ہون جبتک ہم باقی رہین	اور ہمارے قدمون کو قایم رکھہ اگر ہم دشمن سی بھڑین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا یہ کون اونٹون کا چلانے والا ہے آدمیون نے عرض کی عامر ہی آپنے فرمایا یرحمہ اللہ قوم کے لوگون مین سی ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ عامر کے واسطے جنت واجب ہوگئی آپنے کس واسطے اس کے ساتھ ہمکو متمتع نہین فرمایا راوی نے کہا جسوقت قوم کی لوگون نے صفین باندہین عامر نے اپنی تلوار لی تاکہ اوسکو ایک یہودی کی پنڈلی پر مارین اون کی تلوار کا پہیلا پلٹا اور اونکے گھٹنے پر لگا عامر اوس سے مرگئے اور اس حدیث کی مسلم نے دوسری وجہ سے روایت کی ہے اور اس مین یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ شعر کا قایل کون شخص ہے آدمیون نے کہا عامر ہے آپنے فرمایا غفر لک ربک راوی نے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ کے ساتھ ہرگز کسی شخص کو مخصوص نہین فرمایا مگر وہ شہید ہوا عمرؓ نے کہا کاش آپ ہمکو عامر کے ساتھ متمتع فرماتے اور حدیث کے ایک لفظ مین یہ ہی کہ آپنے کسی انسان کے لئے خاص کر کے مغفرت ہرگز نہین چاہی مگر وہ انسان شہید ہوا۔

شیخین نے سہیل بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر مین فرمایا مین یہ جھنڈا کل کے دن مین اوس مرد کو ضرور دونگا جس کے ہاتھون پر اللہ تعالیٰ فتح دیگا جبکہ آپ صبح کو اوٹھے آپنے دریافت فرمایا علی ابن ابی طالب کہان ہین آدمیون نے کہا اونکی آنکھین آئی ہین آپنے فرمایا اون کے پاس کسی کو بھیجو حضرت علی رضؓ لائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی دونون آنکھون مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور اونکے واسطے دعا فرمائی وہ ایسی اچھے ہوگئے گویا اونکی آنکھون مین درد ہی نہ تھا۔

شیخین نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے حضرت علی خیبر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے حضرت علی کی آنکھین آئی تھین حضرت علی رضؓ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی سے رہ جاؤنگا حضرت علی رضؓ گئے اور آپسے لاحق ہوگئے جبکہ اوس رات کی شام تھی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل کے دن مین اوس مرد کو یہ رایت ضرور دونگا جسکو اللہ تعالیٰ اور اوسکا رسول دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو فتح دیگا یکایک ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موجود پایا اور ہمکو اونکی امید نہ تھی اسلئے کہ اونکی آنکھین آئی تھین آدمیون نے کہا یہ حضرت علی حاضر ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو رایت دیا اللہ تعالیٰ نے اونکو فتح دی اور اسی حدیث کی روایت مسلم نے دوسری وجہ سے سلمہ سے کی ہے اور اونکے قول کو ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کی دونون آنکھون مین لعاب دہن مبارک ڈالا وہ اچھے ہوگئے اور اسی حدیث کی روایت حارث اور ابونعیم نے سلمہ سے دوسری وجہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ حضرت علی رضؓ نے رایت لیا اور اوسکو لیکر گئے یہانتک کہ اوسکو قلعہ کے نیچے گاڑ دیا قلعہ کے اوپر سے ایک یہودی نے حضرت علی رضؓ کو دیکھا اور اوسنے پوچھا آپ کون ہین کہا مین علی ہون یہودی نے کہا قسم ہے اوس شے کی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیگئی ہے تم نے ہم لوگون پر علو کیا ہے حضرت علی رضؓ پلٹ کے نہین آئے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اونکے ہاتھون پر خیبر کو فتح کیا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث مین اس امر پر دلالت ہی کہ یہودکی طرف

جو شخص بہیجا گیا اوسکے بہیجے جانے کا علم اون کو پہلے سے اون کی کتابون سے ہوگیا تہا اور یہ علم ہوگیا تہا کہ اوس شخص کے ہاتہون پر فتح ہوگی اور یہی یہ قصہ ابن عمر اور ابن عباس اور سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ اور ابو سعید الخدری اور عمران بن الحصین اور جابر اور ابی لیلی الانصاری کی حدیثون مین وارد ہوا ہے اور ان کل احادیث کی روایت ابو نعیم نے کی ہی اور جمیع احادیث مین یہ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی آنکہون مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور وہ اچہی ہوگئین۔

بیہقی اور ابو نعیم نے بریدہ سے یہ روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر مین یہ فرمایا کل کے دن مین اوس مرد کو ضرور جہنڈا دونگا جسکو اللہ تعالی اور اللہ تعالی کا رسول دوست رکہتا ہے وہ خیبر کو غلبہ سے لیگا اور حضرت علی رضؓ اوس جگہہ نہ تہے قریش نے جہنڈے کیواسطے اپنی گردنین بلند کین اور حضرت علی اپنے اونٹ پر آگئے اونکی آنکہین آئی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا میرے پاس آؤ وہ آپکے پاس آئے آپنے اون کی دونون آنکہون مین لعاب دہن مبارک ڈالا آنکہونکا درد جاتا رہا یہانتک کہ حضرت علی اپنے راستہ سی چلے گئے پہر آپنے حضرت علی رضؓ کو جہنڈا اعطا فرمایا۔

احمد اور ابو یعلی اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت علی رضؓ سے روایت کی ہی کہا ہے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر مین میری آنکہونمین لعاب دہن مبارک ڈالا ہے میری آنکہین نہین اٹہین اور نہ میرے سر پر درد ہوا۔

بیہقی نے اور طبرانی نے (اوسط) مین اور ابو نعیم نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہا ہے حضرت علی رضؓ شدید گرمی مین گاڑہے کپڑے کی قبا روئی سے بہری ہوئی پہنتے تہے اور گرمی کی پرواہ نہین کرتے تہے اور شدید سردی مین دو ہلکے باریک بننے ہوئے کپڑے پہنتے تہے اور جاڑے کی پرواہ نہین کرتے تہے کسی نے حضرت علی رضؓ سے اسکو پوچہا حضرت علی نے یہ فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر مین فرمایا مین کل کے دن اوس مرد کو جہنڈا دونگا جسکو

اللہ تعالیٰ اور اوسکا رسول دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو فتح دے گا آپنے مجھہ کو بلایا اور جھنڈا دیا پھر آپنے یہ دعا فرمائی اللھم اکفہ الحر والبرد اسکے بعد مینے نہ گرمی پائی اور نہ سردی۔

ابو نعیم نے نشیر بن الطفیل سے روایت کی ہی کہا ہے مینے حضرت علی رضؓ کو یوم ذی قار مین دیکھا اونکے جسم پر ایک قمیص اور ایک چادر تھی سردی کے دن مین اپنے اونٹ پر قطران مل رہے تھے اور اونکی پیشانی پسینا ٹپکا رہی تھی۔

طبرانی نے (اوسط) مین سوید بن غفلہ سے روایت کی ہی کہا ہے ہم ایسے حال مین حضرت علی رضؓ سے ملے کہ اونکے جسم پر جاڑے کے موسم مین دو کپڑے تھے ہمنے کہا آپ دہوکا نہ کہا ئیے ہماری یہ سرزمین سرد ہے آپکی زمین کی مثل نہین ہے حضرت علی رضؓ نے فرمایا مجھکو سردی معلوم ہوتی تھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ کو خیبر کی طرف بھیجا مینے عرض کی میری آنکھین آئی ہین آنحضرت صلعم نے میری آنکھون مین لعاب دہن مبارک ڈالا مینے نہ سردی پائی اور نہ گرمی اور نہ میری آنکھین آئین۔

ابن اسحاق اور حاکم اور بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضؓ سے روایت کی ہی کہا ہے مرحب قلعہ خیبر سے نکلا اور اوس نے کہا مجھہ سے کون شخص لڑتا ہے محمد بن مسلمہ نے کہا مین لڑتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا اوسکی طرف جاؤ اور اون کے لئیے یہ دعا کی اللھم اعنہ علیہ وہ اوسکی طرف گئے اور اوسکو قتل کر ڈالا۔

بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ اور عروہ رضؓ کے طریق سے روایت کی ہی کہا ہے کہ ایک کالا حبشی غلام اہل خیبر مین سے آیا وہ اپنے سردار کی بکریون مین تھا اور اوس نے پوچھا اگر مین مسلمان ہو جاؤنگا تو میرے واسطے کیا ہوگا آپنے فرمایا جنت ملیگی وہ مسلمان ہوگیا پھر اوس نے عرض کی اے نبی اللہ یہ بکرئین میرے پاس امانت ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِن بکریون کو ہمارے لشکر سے نکال دے پھر انپر ایک آواز کردے اور اونکو کنکریان مار دے اللہ تعالیٰ تیرے پاس جو امانت ہی تیری طرف سے ادا کر دیگا اوس حبشی نے ویسی ہی کیا وہ بکرئین اپنے مالک کے پاس پلٹ کے چلی گئین یہودی نے پہچان لیا کہ اوسکا غلام مسلمان ہوگیا اوس نے حبشی غلام کو قتل کر ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالی نے اس غلام کو بزرگی دی اور اوس کو خیر کی طرف چلایا اوسکے نفس سے اسلام حق تھا اور مینے اوسکے سر کے پاس دو حور عین کو دیکھا۔

بیہقی نے دوسری وجہ سی جابر رضی ابن عبداللہ سے روایت کی ہی کہا ہے غزوہ خیبر مین ایک لشکر گیا اہل لشکر نے ایک انسان کو پکڑا اوسکے ساتھ بکریان تھین وہ اون کو چراتا تھا اہل لشکر اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اوس نے عرض کی مین آپ پر ایمان لایا اور جو شے آپ لائی ہین اوسپر مین ایمان لایا مین بکریون کا کیا بندوبست کرون یہ امانت ہین اور یہ بکریان ایک آدمی کی ایک بکری ہے اور ایک آدمی کی دو بکریان اور کسی کی دو سے زیادہ ہین آپنے فرمایا ان بکریون کے منھون پر کنکریان ماردی وہ اپنے اہل کے پاس پلٹ کے چلی جاوین گی اوس غلام نے ایک مٹھی کنکریان لین اور اونکے منھونپر مارین وہ بکریان دوڑتی چلی گئین یہانتک کہ ہر ایک بکری اپنے اہل کے پاس داخل ہوگئی پہر وہ غلام حبشی صف کی طرف بڑھا اسکے ایک تیر لگا اوس نے اوسکو قتل کر ڈالا اور اوسنے اللہ تعالی کا نماز مین ایک سجدہ بہی نہین کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکے پاس حور عین مین سی اوسکی دو بیبیان ہین۔

حاکم اور بیہقی نے شداد بن الہاد سے یہ روایت کی ہی کہ اعراب مین سے ایک مرد ایمان لایا اور اوس نے ہجرت کی جبکہ غزوہ خیبر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھہ غنیمت ملی آپنے اوسکو تقسیم کر دیا اور اوس مرد کا حصہ اوسکو دیا اوس نے کہا مینے آپ کا اتباع غنیمت پر نہین کیا تہا ولیکن مینے آپ کا اتباع اس ارادہ پر کیا تہا کہ میرے یہان پر تیر لگے اور اوس نے اپنی حلق کی طرف اشارہ کیا کہ تیر یہان لگے اور مین اوس تیر سے مر جاؤن اور جنت مین داخل ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اللہ تعالی کی تصدیق کرتا ہے تو اللہ تعالی تجہہ کو صادق کردیگا پہر آدمی دشمن سے لڑائی کو گئے جس جگہہ اوس اعرابی نے اشارا کیا تہا اوس کے اوسی جگہہ تیر لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی اوس نے تصدیق کی تہی اللہ تعالی نے اوسکو صادق کیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہی کہا ہے مجھہ سی عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بعض اون آدمیون سے حدیث کی ہے جو مسلمان ہو گئے تہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر مین

آئے اور عرض کی ہم بہوکے ہین اور ہمارے ہاتھون مین کوئی شئے نہین ہے آپنے دعا فرمائی اے میرے اللہ تجہہ کو انکا حال معلوم ہے اور انکے پاس کسی قسم کا قوت نہین ہے اور میرے ہاتھ مین مال نہین ہے جو مین وہ مال خاصکر انکو دون تو انکو ایک بڑا قلعہ فتح کردے آپ کی مراد یہ تہی کہ وہ غلہ اور چربی مین سب قلعون سے اکثر ہو لوگ گئے اللہ تعالی نے آپ کی دعا سے اون لوگون کو صعب بن معاذ کے قلعہ پر فتح دی خیبر مین کوئی قلعہ غلہ اور چربی مین اوس سے اکثر نہ تہا۔

ابن قانع اور بغوی اور ابونعیم نے صحابہ مین سعید بن شبیم سے جو بنی سہم بن مرہ مین سے ایک مرد نے یہ روایت کی ہے اونکے باپنے اون سے یہ حدیث کی ہے کہ مین عیینہ بن حصین کے لشکر مین تہا جسوقت وہ یہود خیبر کی مدد کو آیا تہا اونہون نے کہا ہمنے عیینہ کے لشکر مین ایک آواز سنی کہنے والا کہتا تہا اے لوگو تم اپنے اہل کی خبر لو تمہاری غیبت مین لوگ اونکے پاس جانیوالے ہین راوی نے کہا کہ عیینہ کے لشکر کے لوگ ایسے پلٹ کر گئے کہ ایک دوسرے کو نہین دیکہتا تہا وہ کہتے تہے ہم نے اس آواز کی کوئی خبر نہین دیکہی اور ہم اسکا گمان نہین کرتے ہین کہ وہ آواز تہی مگر آسمان سے آئی تہی۔

واقدی نے کہا ہے مجہہ سے موسی بن عمر الحارثی نے ابوسفیان محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے یہ حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اہل شق سے خیبر مین جنگ کی اور خیبر مین بہت سے قلعے تہے خیبر کے لوگ قلعہ نزار مین پناہ گزین ہوئے اور اونہون نے سخت امتناع کیا یہانتک کہ ایک تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑون پر لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتیلی بہر کنکریان لین اور وہ کنکریان اونکے قلعہ پر مارین قلعہ اون کے ساتھ ہل گیا پہر وہ زمین مین دہس گیا یہانتک کہ مسلمان آئے اور اہل قلعہ کو اونہون نے گرفتار کرنیکے طور سے گرفتار کر لیا۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

شیخین نے انس رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز غلس مین پڑہی پہر آپ سوار ہوئے اور آپنے فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین۔

بیہقی نے ابن عمر رضؓ سے روایت کی ہی کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کی آنکھہ مین سبزی دیکھی آپنے پوچہا کہ یہ سبزی کیسی ہے کہا میرا سر ابن ابی الحقیق کے آغوش مین تہا اور مین سو رہی تہی مینے خواب مین دیکہا گویا ایک چاند میرے آغوش مین اوترآیا مین نے اس خواب کی خبر اوس کو دی اوس نے سنکر میرے ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ یثرب کے بادشاہ کی آرزو کرتی ہے۔

ابن سعد نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہی کہا ہے کہ صفیہ رضؓ نے کہا مین نے خواب مین دیکہا کہ مین ہون اور وہ شخص ہے جو یہ زعم کرتا ہے کہ اوسکو اللہ تعالیٰ نے بہیجا ہی اور ایک فرشتہ ہے ہکو اپنے بازو مین چہپا رہا ہے صفیہ کے آدمیون نے صفیہ کا خواب سنا اور اوسکو اون پر رد کیا اور اس باب مین صفیہ سے سخت باتین کین۔

ابو یعلی نے حمید بن ہلال سے یہ روایت کی ہے کہ صفیہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال مین آئی کہ میرے نزدیک آپ سے زیادہ ناگوار آدمیون کے درمیان کوئی شخص نہ تہا آپنے مجہہ سے فرمایا کہ تیری قوم نے ایسا کیا ایسا کیا مین اپنی جگہہ سے نہین اوٹہی تہی کہ میرے نزدیک آپ سے زیادہ دوست آدمیون مین سے کوئی نہ تہا۔

بیہقی نے عاصم الاحول کے طریق سے ابی عثمان النہدی سے یا ابی قلابہ سے روایت کی ہی کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو تشریف لائے ایسے حال مین آئے کہ خرمے سر سبز تہے آدمیون نے خرمون کے کہانے مین سرعت کی انکو بخار آگیا اس کی شکایت انہون نے آپ سے کی آپنے اون سے فرمایا کہ پانی مشکون مین سرد کرین اور فجر کی دو اذانون کے درمیان اون پر وہ پانی ڈالین اور پانی ڈالتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لین آدمیون نے ارشاد کے موافق عمل کیا گویا وہ رسّی سے کہل گئے بیہقی نے کہا ہی کہ ہم نے اس حدیث کو عبد الرحمن بن المرقع سے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موصول طور پر روایت کیا ہے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت (معرفہ) مین عبد الرحمن بن المرقع سے کی ہے کہا ہے جبکہ خیبر فتح ہوا وہ میوہ جات سے سر سبز تہا آدمی میوہ جات پر گری اونکو تپ نے گہیر لیا تپ کی شکایت اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپنے فرمایا کہ تپ کیوا سطے

مشکون مین پانی ٹھنڈا کرو اور اپنے اوپر دروازون کے درمیان ڈالو آدمیون نے ارشاد کے موافق عمل کیا اون کی تپ چلی گئی۔

واقدی اور بیہقی نے عبداللہ بن انیس سے روایت کی ہی کہا ہے مین خیبر کی طرف گیا میرے ساتھ میری زوجہ تہی کہ وہ حاملہ تہی اوسکو راستہ مین نفاس آگیا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا اوسکے واسطے تمر بھگا دو جسوقت اچھے طور پر بھیگ جاوین تو اوسکو وہ پی لے مین نے ارشاد کے موافق عمل کیا اوس نے نفاس کا خون کچھہ نہین دیکھا منقطع ہوگیا۔

بیہقی نے واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سے روایت کی ہی اون راویون نے کہا ہے کہ ابو شقیم المزنی اسلام لے آیا تہا اور اوسکا اسلام اچھا ہوا اوس نے یہ حدیث بیان کی ہے کہا ہی جبکہ ہم لوگ عیینہ بن حصین کے ساتھ اپنے اہل کی طرف بہاگ کر گئے عیینہ ہمکو پلٹا کے اپنے ساتھ لایا جبکہ وہ خیبر کے ورے تھا ہم رات مین اوتر پڑے اور سونے کے بعد خواب سے ڈر کے بیدار ہوگئے عیینہ نے کہا تم لوگون کو بشارت ہو مینے آج کی رات خواب مین دیکھا ہے کہ مجھکو خیبر کا ذوالرقبہ پہاڑ دیا گیا ہے اس کی تعبیر یہ ہے واللہ مین نے محمد صلعم کی گردن پکڑ لی راوی نے کہا جبکہ ہم خیبر مین آئے عیینہ آیا اوستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال مین پایا کہ آپنے خیبر کو فتح کرلیا تہا عیینہ نے کہا اے محمد آپنے میرے حلفا سے جو کچھہ غنیمت لی ہے مجھہ کو دیجے اس لئے کہ مین آپ سے اور آپکے قتال سے پہر گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا تجھکو تیرے اہل کی طرف اوس آواز نے بھگا دیا تہا جسکو تو نے سنا تہا اوس نے کہا ای محمد مجھہ پر بخشش کیجے آپنے فرمایا تیرے واسطے ذوالرقبہ ہے عیینہ نے پوچہا ذوالرقبہ کیا شے ہی آپنے فرمایا ذوالرقبہ وہ پہاڑ ہے جس کو تو نے خواب مین دیکھا تہا تو نے اوسکو لیا تہا یہ سُن کر عیینہ اپنے اہل کی طرف پہر گیا اوسکے پاس حارث بن عوف آیا اور اوس سے کہا کیا مین نے تجھہ سے نہین کہا تہا تو غیر شے مین رکہا جاتا ہے یعنی تجھہ کو خواری ہوگی واللہ محمد صلعم مشرق اور مغرب کے درمیان جو کچھہ ہے اوسپر ضرور غلبہ کرنے والے ہین اس امر کی ہم کو بہت سے یہودی خبر دیتے تہے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے ابو رافع سلام بن ابی الحقیق سے البتہ سنا ہی وہ یہ کہتا تہا کہ ہم لوگ

محمد صلعم سے نبوت پر اس لیے حسد کرتے ہین کہ نبوت بنی ہارون سے نکل گئی محمد نبی مرسل ہے اور یہودی لوگ اس بات مین تیری اطاعت نہین کرینگے اور ہم محمد کے ہاتون سے دو بار ذبح ہونگے ایک بار ہمارا ذبح یثرب مین ہوگا اور دوسری بار ذبح خیبر مین حارث نے کہا مین نے سلام سے پوچھا کیا محمد صلعم کل روے زمین کے مالک ہو جاوینگے اوس نے کہا توراۃ کی قسم ہے کل روے زمین کے مالک ہو جاوینگے۔

ابو نعیم نے علقمہ کے طریق سے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر مین تھے آپ نے رفع حاجت کا ارادہ فرمایا آپ نے مجھ سے فرمایا ای عبداللہ نظر کرو کیا تمکو کوئی شے دکھتی ہے مینے نظر کی یکایک مینے ایک ہی درخت کو دیکھا مینے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا دیکھو کیا کوئی شے تم کو نظر آتی ہے مینے دوسرا درخت دیکھا جو اوس درخت سے دور تھا مینے آپ کو خبر کی آپ نے مجھ سے فرمایا اِن دونون درختون سے یہ کہدو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونون کو حکم دیتے ہین کہ تم جمع ہو جاو مینے اون درختون سے کہا وہ ایک جائے پر جمع ہو گئی پھر آپ اون درختون کے پاس آئے اور اپنے آپ کو اون سے چھپایا پھر آپ کھڑے ہو گئی اون دونون درختون مین سے ہر ایک درخت اپنی اپنی جگہہ کی طرف چلا گیا۔

ابن سعد نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر غالب ہوئی اہل خیبر سے اس شرط پر صلح کی کہ اپنی جانون اور اپنے اہل کو لیکر نکل جاوین اونکے ساتھ نہ چاندی رہے اور نہ سونا کنانہ اور ربیع آپ کے پاس لائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تمہارے وہ ظروف کہان ہین جنکو تم لوگ اہل مکہ کو عاریت کے طور پر دیتے تھے دونون نے کہا ہم لوگ بھاگے ہمکو ایک زمین ذلت دیتی تھی اور دوسری زمین عزت دیتی تھی ہم نے کُل شے خرچ کر ڈالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون سے فرمایا اگر تم مجھ سے کسی شے کو چھپاوگے اور مجھکو اوسپر اطلاع ہوگی تو اوسکے سبب سے تمہاری خونون اور تمہارے بچون عورتون کو حلال کردونگا اونہون نے کہا بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد انصاری کو بلایا اور اوس سے فرمایا

کہ فلان زمین کی طرف جاؤ جس مین نہ پانی ہے اور نہ درخت ہین پھر کھجور کے درختون کے پاس آؤ اور ایک درخت کو دیکھو کہ وہ تمہارے دہنی جانب ہوگا یا بائین جانب پھر ایک اونچے درخت کو دیکھو جو کچھہ اوس مین ہے وہ میری پاس لیکر آؤ وہ مرد انصاری گیا اور یہود کے ظروف اور اموال لیکر آپکے پاس آیا رسول اللہ صلعم نے اون دونون کی گردنین مارین اور اونکی ذریّت کو بردہ بنایا۔

حارث بن ابی اسامہ نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر مین فرمایا کہ جس مرد کا اونٹ ضعیف ہو اور جس مرد کا اونٹ سرکش ہو وہ پلٹ جاوے اور منادی کرنے والے کو حکم دیا اوس نے ارشاد کے موافق پکار دیا جن کے اونٹ ضعیف یا سرکش تھے وہ پلٹ کے چلے گئے قوم کے لوگون مین ایک مرد تھا جسکا ایک سرکش اونٹ تھا وہ اوسپر سوار تہا وہ رات کے وقت اشخاص کی سیاہی یا ایک جماعت پر سے گذرا اونٹ اوس سے بھڑک گیا اور اوسکو گرا دیا جبکہ وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپنے دریافت فرمایا تمہارے ہمراہی کا کیا واقعہ ہے آدمیون نے اوسکے واقعہ سے آپ کو خبر کی آپ نے بلال رضؓ سے پوچھا کیا تم نے آدمیون مین نہین پکار دیا تہا کہ جس کا اونٹ ضعیف ہو یا سرکش ہو وہ پلٹ جاوے بلال نے عرض کی بیشیک مینے پکار دیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز پڑھنے سی انکار کیا۔

بیہقی نے ثوبان سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سفر مین فرمایا انشاء اللہ ہم آج رات مین سفر کرنیوالے ہین ہمارے ساتھ وہ شخص سفر نہ کرے جسکا اونٹ ضعیف ہی یا سرکش ہے ایک مرد نے اپنی ایسی اونٹنی پر کوچ کیا جو سرکش تہی وہ اوسپر سے گر پڑا اوسکی ران کچل گئی وہ مر گیا آپ نے بلال کو حکم دیا اونہون نے تین بار پکار دیا کہ جنت عاصی کو حلال نہ ہوگی۔

ابن سعد نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہی کہا ہے کہ عمر ابن عبد العزیز رضؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ مین مجھکو لکھا کہ میرے واسطے کتیبہ کی تفتیش کرو کیا کتیبہ خیبر مین سے رسول اللہ صلعم کا خمس تہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خاصۃً تہا۔ راوی نے کہا مینے عمرہ بنت عبد الرحمن سے پوچھا عمرہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت ابن ابی الحقیق سے صلح کی تو نطاۃ اور شق کے

پانچ جز کئے اونمین سے کثیبہ ایک جز تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ گولیان بنائین اور
تم یہ جان لوکہ اون پانچ گولیون مین سے ایک گولی پر لفظ (للہ) لکہا پہر آپنے یہ دعا کی - اللہم
اجعل سہمک فی الکثیبۃ سو اول وہ سہم جسپر للہ لکہا تہا کثیبہ پر نکلا کثیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا خمس تہا اور باقی سہم اغفال تہے جنمین علامتین نہین تہین وہ مسلمانون کے واسطے اٹہارہ متساوی
مشترک حصون پر تہی - ابوبکر نے کہا ہے کہ مینے عمر بن عبدالعزیز کو اس کے ساتہہ لکہدیا - بخاری
نے یزید بن ابی عبید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے تلوار کی مار کا نشان سلمہ بن الاکوع کی
پنڈلی پر دیکہا مینے اون سے پوچہا یہ کیسی چوٹ ہے اونہون نے کہا یہ وہ چوٹ ہے جو یوم خیبر مین
مجہکو لگی ہے آدمیون نے کہا کہ سلمہ شہید ہوگئے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
آپنے تین بار اوسپر پہونک دیا اسوقت تک مجہکو اوس سے کوئی تکلیف نہین ہوئی -

شیخین نے سہل بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
بعض مغازی اور مشرکین بھڑ گئے اور جنگ کرنے لگے اوس کے بعد ہر ایک قوم اپنے اپنے
لشکر کی طرف پہری مسلمانون مین ایک ایسا مرد تہا کہ مشرکین سے جو رہا سہا ہوتا وہ اوسکو نچہوڑتا
مگر اوسکا پیچہا کرتا اور اوسکو اپنی تلوار سے مارتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے
کہا کہ جسقدر زیادہ جزا پانے والا آجکے دن فلان شخص ہے اوس سے زیادہ جزا پانے والا کوئی
نہین ہے آپنے فرمایا سنو وہ اہل دوزخ سے ہے آپکے اس ارشاد کو قوم کے لوگون نے عظیم جانا اور
اونہون نے کہا اگر فلان شخص اہل نار سے ہے تو ہم لوگون مین کون شخص اہل جنت سے ہوگا ایک
مرد نے کہا واللہ اس حالت پر یہ شخص کبھی نہ مریگا وہ مرد اوس کے پیچہے ہولیا جسوقت وہ دوڑتا
تو یہ مرد اوس کے ساتہہ دوڑتا اور جسوقت وہ ٹہیر جاتا تو یہ مرد اوسکے ساتہہ ٹہیر جاتا تہا یہانتک کہ
وہ زخمی ہوگیا اور اوسکا زخم شدید ہوگیا اور موت مین سبقت کی اوسنے اپنی تلوار کو زمین پر رکہا اور
اوسکا پہیلا اپنی دونون پستانون کے بیچ مین رکہا پہر وہ اوسپر جہک گیا اور اپنے نفس کو قتل کر ڈالا وہ
مرد جو اوسکے پیچہے پیچہے تہا وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور اوس نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ

آپ اللہ تعالی کے رسول ہین آپنے اوس سے پوچھا وہ کیا بات ہے جسپر تو یہ گواہی دیتا ہے اوس نے اوس مرد کے امر سے آپکو خبر دی یعنی اوسنے خودکشی کرلی آپکو یہ خبر کی۔

شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر مین حاضر ہوئے جو لوگ کہ مسلمانی کا دعوی کرتے تھے اونمین سے ایک مرد تھا اوسکے واسطے آپنے فرمایا کہ یہ اہل دوزخ سے ہے جبکہ لڑائی موجود ہوئی اوس مرد نے سخت جنگ کی یہانتک کہ اوسکے زخم اتنی کثرت سے ہوگئے کہ ہل جل نہ سکتا تھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپنے اوس مرد کو دیکھا جسکی نسبت آپنے یہ ذکر فرمایا تھا کہ وہ اہل دوزخ سے ہے تحقیق واللہ اوس نے اللہ تعالی کے راستہ مین سخت قتال کیا ہے اور اوس کے زخم کثرت سے لگے ہین آپنے فرمایا سنو وہ اہل نار سے ہے قریب تھا کہ بعض آدمی اس باب مین شک کرین وہ مرد اس حال مین تھا اور اوس نے زخمون کا الم پایا۔ اوسنے اپنا ہاتھ اپنے ترکش کی طرف جھکایا اور اوسمین سے ایک تیر نکالا اور اوس سے اپنے آپ کو ذبح کرڈالا آدمیون نے دیکھکر کہا یا رسول اللہ اللہ تعالے نے آپکی بات کو سچا کردیا۔

بیہقی نے زید بن خالد الجہنی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے یوم خیبر مین ایک مرد نے وفات پائی آپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے دوست پر نماز پڑھ لو یہ سنکر آدمیون کے چہرے متغیر ہوگئے آپنے فرمایا کہ تمہارے دوست نے اللہ تعالی کی راہ مین خیانت کی تھی ہم لوگون نے اوس کے سامان کی تفتیش کی ہمنے یہود کے منکوںمین کا ایک ایسا منکا اوس سامان مین پایا جسکی قیمت دو درہم نہ تھے۔

شیخین نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف گئے ہمنے نہ چاندی غنیمت پائی اور نہ سونا مگر کپڑے اور سامان اور اموال پائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وادی قری کی طرف متوجہ ہوئے آپکو ایک حبشی غلام جس کا نام مدعم تھا۔ ہدیہ مین بھیجا گیا تھا اس درمیان کہ وہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اوتار رہا تھا کہ یکایک اس کے پاس ایک تیر آیا اور اوس نے اوس حبشی غلام کو قتل کرڈالا آدمیون نے کہا اوسکو جنت گوارا ہو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز وہ جنت مین داخل نہ ہوگا قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے وہ شملہ جو غنیمتون مین سے اوسنے یوم خیبر مین لیا تھا اور لوگون کی تقسیم مین نہین آیا تھا وہ اوسپر دوزخ کو بھڑکاویگا۔

بخاری نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک ایسی بکری ہدیہ بہیجی گئی جسمین زہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود مین سے جو لوگ یہان ہین اون کو اس جگہہ جمع کرو یہودی آپکے واسطے جمع ہو گئے آپنے اون سے فرمایا کہ مین تم لوگون سے ایک شے پوچھنے والا ہون کیا تم مجھکو سچا کرنے والے ہو یہود نے کہا بیشک آپنے یہود سے پوچھا تمہارا باپ کون ہے اونھون نے کہا فلان ہے آپنے یہود سے فرمایا تمنے جھوٹ کہا بلکہ تمہارا باپ فلان ہے۔ یہود نے کہا آپنے سچ فرمایا اور آپ فرمانے مین گزر گئے یعنی جو بات تھی وہ فرمادی۔ آپنے یہود سے پوچھا کیا تمنے اس بکری مین زہر ملایا ہے یہود نے کہا بیشک ہمنے زہر ملایا ہے آپنے اون سے پوچھا کہ کس شے نے تم کو اس امر پر برانگیختہ کیا یہود نے کہا ہمنے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ کاذب ہونگے تو ہم آپسے آرام پاوینگے اور اگر آپ نبی ہونگے تو آپ کو زہر ضرر نہ دیگا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ یہودیون کی ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری ہدیہ بہیجی آپنے اصحاب سے فرمایا کھانے سے ہاتھہ روک لو یہ بکری زہر آلود ہے آپنے اوس یہودیہ سے پوچھا کہ جو فعل تو نے کیا اسپر کس چیز نے تجھکو برانگیختہ کیا اُسنے کہا مینے یہ ارادہ کیا تھا کہ مجھکو یہ معلوم ہوجاوے کہ اگر آپ نبی ہونگے تو اللہ تعالی آپ کو اوسپر مطلع کردیگا اور اگر آپ کاذب ہونگے تو آپسے مین آدمیون کو راحت دے دونگی۔ آپنے اوس سے تعرض نہین کیا۔

شیخین نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری لائی آپنے اوسمین سے کہایا وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی آپنے اوس سے اس امر کو دریافت فرمایا اوسنے کہا مینے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ کو

قتل کرڈالون آپنے فرمایا کہ اس عورت کو اللہ تعالیٰ میرے قتل پر مسلط کرنے والا نہ تہا۔

احمد اور ابن سعد اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زہر آلود بکری ہدیہ بہیجی آپنے اوسکی طرف کسیکو بہیجا اور اوس سے دریافت فرمایا کہ جو فعل تو نے کیا ہے اوسپر کس شے نے تجھکو برانگیختہ کیا اوس نے کہا مینے یہ ارادہ کیا تہا کہ اگر آپ نبی ہونگے تو اللہ تعالیٰ آپکو اس امر پر مطلع کردیگا اور اگر آپ نبی نہ ہونگے جہوٹے ہونگے تو آپسے مین آدمیون کو راحت دے دونگی۔

دارمی اور بیہقی نے جابر بن عبداللہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ اہل خیبر مین سے ایک یہودیہ عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زہر آلود بکری ہدیہ بہیجی آپنے اوسکا ذراع لے لیا اور اوسمین سے کہایا اور آپکے اصحاب مین سے چند آدمیون نے کہایا آپنے اصحاب سے فرمایا کہانے سے اپنے ہاتھ اوٹہالو اور یہودیہ کو بلایا اور اوس سے پوچہا کیا تو نے اس بکری مین زہر ملایا ہے اوس نے پوچہا آپ کو کس نے خبر کی آپنے فرمایا اس ذراع نے میرے ہاتھ مین مجھکو خبر کی ہے اوس نے کہا بیشک مینے زہر ملایا ہے آپنے اوس سے پوچہا تو نے زہر ملانے سے کیا ارادہ کیا ہے اوس نے کہا مینے اپنے دل مین کہا تہا اگر یہ شخص نبی ہے تو اسکو زہر ضرر نہ دیگا۔ اور اگر نبی نہ ہوگا تو ہم لوگ اس سے آرام پاوینگے آپنے اوسکو عفو فرمادیا اور اوسکو عقوبت نہین کی۔ اور اس حدیث کی روایت بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے جابر سے کی ہے اور اس حدیث مین یہ ہے کہ آپنے اصحاب سے فرمایا کہانے سے رک جاؤ اسلئے کہ اس کے اعضا مین سے ایک عضو مجھکو خبر دیتا ہے کہ یہ بکری زہر آلود ہے۔

بیہقی نے صحیح سند سے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر مین ایک زہر آلود بکری ہدیہ بہیجی آپنے اور آپکے اصحاب نے اوس مین سے کہایا پہر آپنے فرمایا کہانے سے رک جاؤ پہر آپنے اوس عورت سے پوچہا کیا تو نے اس بکری کو زہر آلود کیا ہے اوسنے پوچہا آپ کو کس نے خبر کی ہے آپنے فرمایا کہ اسکی ساق کی ہڈی نے مجھکو خبر کی ہے اوسوقت ہڈی آپکے دست مبارک مین تہی اوس نے کہا بیشک مینے زہر ملایا ہے

بیہقی نے کہاہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور یہہ احتمال ہے کہ اس حدیث کو عبدالرحمن نے جابر سے یاد رکہا ہو شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہین مین یہ کہتا ہون کہ اس حدیث کی روایت طبرانی نے کعب بن مالک سے موصول طور پر کی ہے۔

بزار نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہاہے اور ابونعیم نے ابوسعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بہنی ہوئی بکری ہدیہ بہیجی جبکہ آدمیون نے اوسکی طرف اپنے ہاتہہ دراز کئے آپنے فرمایا کہ اپنے ہاتہہ روک لو۔ کیونکہ اس کا ایک عضو مجھکو یہ خبر دیتا ہے۔ کہ یہ بکری زہرآلود ہے اور آپنے اوسکے بہیجنے والی کے پاس آدمی کو بہیجکر دریافت فرمایا کیا تونے اپنے اس کہانے مین زہر ملایا ہے اس یہودیہ نے کہا بیشک مینے زہر ملایا ہے مینے یہ ارادہ کیا تہا کہ اگر آپ کاذب ہونگے تو آدمیون کو آپسے مین آرام دے دونگی اور اگر آپ صادق ہونگے تو مینے یہ جان لیا تہا کہ اللہ تعالے آپکو اوسپر مطلع کردیگا آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی کا نام ذکر کرو اور کہاؤ ہم لوگون نے اللہ تعالی کا نام لیکر اوسکو کہایا ہم لوگون مین کسی کو ضرر نہین دیا۔

واقدی اور بیہقی نے ام عمارہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام جرف مین سنا آپ یہ فرماتے تہے کہ عشا کی نماز کے بعد آدمیون کے پاس نجاؤ ایک مرد قبیلہ سے گیا اور اپنے اہل کے پاس رات مین آیا جس امر کو مکروہ جانتا تہا اوس نے وہ پایا اوسکا راستہ اوس نے چہوڑدیا اور اوسکا تعرض نہین کیا۔ اور اپنی بی بی کے ساتہہ اسکا بخل کیا کہ اوسکو طلاق دیدے اوس مرد کی اوس عورت سے اولادین تہین اور وہ اوس عورت کو دوست رکہتا تہا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی کہ رات مین اپنے اہل کے پاس گیا سوجس شے سے کراہت کی جاتی ہے اوس نے وہ شے دیکہی۔

مسلم نے ابوہریرہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت غزوہ خیبر سے پہرے تو رات مین سفر کردیا یہانتک کہ جسوقت ہمکو نیند نے پالیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مقام کردیا اور بلال سے فرمایا کہ رات کو ہماری نگاہبانی کرو بلال کو نیند آگئی بلال اپنی سواری کے اونٹ سے پیٹھ لگائے ہوئے تھے وہ بیدار نہین ہوئے اور نہ آپ کے اصحاب مین سے کوئی شخص بیدار ہوا یہانتک کہ اونپر دہوپ آگئی آخر حدیث تک اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت مالک کے طریق سے زید بن اسلم سے یہ کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قصہ مین ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ شیطان بلال کے پاس ایسے حال مین آیا کہ بلال کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے شیطان نے اونکو لٹا دیا اور آرام دیتا تھا جس طرح بچے کو آرام دیا جاتا ہے یہانتک کہ بلال سو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو بلایا بلال نے اوسکی مثل آپ کو خبر کی جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیقؓ کو خبر کی تھی ابوبکرؓ نے سنکر کہا مین شہادت دیتا ہون کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہین۔

یہ باب اوس معجزے کے بیان مین ہے جو عبداللہ بن رواحہ کے لشکر مین واقع ہوا

بیہقی اور ابونعیم نے عروہ کے طریق سے روایت کی ہے اور موسی بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو تیس شتر سوارون مین جن مین عبداللہ بن انیس تھے یسیر بن رزام یہودی کی طرف بھیجا یسیر نے عبداللہ بن انیس کے چہرہ پر ایسا زخم مارا جو ام دماغ تک پہونچا عبداللہ بن انیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے اون کے زخم پر لعاب دہن مبارک لگا دیا اوس زخم سے نہ ریم نکلا اور نہ اونے عبداللہ کو ایذا دی یہانتک کہ عبداللہ بن انیس نے انتقال کیا۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو عمرۃ القضا مین واقع ہوئی

واقدی اور بیہقی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضا

مین سلاح کے ساتھ بطن یاجج کی طرف تشریف لائے آپکے پاس قریش کا ایک گروہ آیا اور
کہا اے محمد آپنے کسی چھوٹے اور کسی بڑے کو بے وفائی کے ساتھ نہین پہچانا ہے آپ اپنی قوم
کے پاس سلاح کے ساتھ داخل ہوتے ہین اور آپنے اپنی قوم کے لوگون سے یہ شرط کی ہے
کہ اون کے پاس داخل ہونگے مگر مسافر کے سلاح کے ساتھ اور تلوارین نیامون مین ہونگی آپنے فرمایا
اون کے پاس مین سلاح کے ساتھ داخل ہونگا -

احمد نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ اور آپکے اصحاب مکہ مین آئے
مشرکین نے آپس مین کہا کہ تمہارے پاس ایسی قوم آتی ہے جسکو یثرب کی تپ نے
سست کردیا ہے جو بات مشرکین نے کہی تہی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اوس پر مطلع کردیا آپنے اصحاب
سے فرمایا کہ بیت اللہ کے تین پھیرے دوڑ کر کرین تاکہ مشرکین اونکی چستی و دلیری دیکھین -

احمد اور بیہقی نے ابی الطفیل کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جبکہ اپنے عمرہ مین مر الظہران مین اوترے آپکے اصحاب کو یہ خبر پہونچی کہ قریش کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ضعف اور لاغری سے دہنوے اور بچار کی مثل ہین یا یہ کہا کہ لاغری سے
اوٹھ نہین سکتے ہین - یہ سنکر اصحاب نے آپس مین کہا کاش ہم اپنی سواری کے اونٹون سے ذبح کرتے اور
اونکے گوشت کہاتے اور گوشت کا شوربا پیتے کل کے دن ہم صبحکو اوٹھتے جسوقت ہم قوم کے پاس
داخل ہوتے تو ایسی حال مین ہوتے کہ ہمکو راحت اور سیری اور سیرابی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اپنے اونٹ سواری کے ذبح نکرو ولیکن اپنی توشے میرے پاس جمع کرو انہون نے ارشاد کے موافق
اپنے اپنے توشے جمع کئے اور چمڑے بچھا دئے اور اُن توشون مین سے اسقدر کہایا کہ منہ پھیر دئے اور ہر ایک
آدمی نے اپنے اپنے توشہ دان مین دونون ہاتہون سے توشہ بہر لیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے یہانتک کہ مسجد مین داخل ہوئے اور اونکو دوڑنے کیواسطے حکم دیا قریش نے دیکہکر کہا یہ لوگ
چلنے سے راضی نہین ہوتے ہین یہ لوگ ہرنون کے کودنے کے طور پر کودتے ہین -

یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو غالب اللیثی کے لشکر مین صفر ۸ھ مین واقع ہوئی

ابن سعد نے جندب بن مکیث الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ اللیثی کو ایک لشکر مین بھیجا مین اُس لشکر مین تھا اور اونکو حکم دیا کہ کدید مین بنی ملوح کو لوٹین ہمنے اون کی غارت گری کی اور ہم اونکے اونٹ ہانک لائے قوم کا فریادخواہ قوم مین گیا اوتنے کثرت سے قوم کے لوگ آئے کہ ہمکو اونکے ساتھ مقابلہ کی قدرت نہ تھی ہم اون اونٹون کو نکال لاے اور اونکو ہم چلا رہے تھے قوم کے لوگون نے ہمکو پالیا یہانتک کہ اُنہون نے دیکھا ہمارے اور اون کے درمیان نہ تھا مگر ایک صحرا اور ہم لوگ صحرا کی ایک طرف منہ کئے ہوئے جا رہے تھے یکایک اللہ تعالے اوس صحرا کو سے آیا جس جگہہ سے اوس نے چاہا یعنی صحرا مین سیلاب آگیا صحرا کے دونون پہلوؤن کو پانی سے بھر دیا واللہ ہمنے اوسدن نہ ابر دیکھا اور نہ بارش وہ صحرا اسقدر پانی کو لایا کہ کوئی شخص یہ قدرت نہین رکھتا تھا کہ اوس سے پار ہو سکے ہمنے اون لوگون کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوے ہماری طرف دیکھہ رہے تھے اور ہم اون سے اتنی دور نکل گئے کہ وہ لوگ ہمارے فوت ہونے مین ہماری طلب کی قدرت نہین رکھتے تھے ۔

یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے جو ابو موسیٰ کے لشکر مین واقع ہوئی

حاکم نے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیؓ کو لشکر بحر پر امور لکار کیا اس درمیان کہ وہ رات مین دریا مین جا رہے تھے ایک منادی کرنے والے نے اونکے اوپر سے اونکو پکار کر کہا سنو مین اللہ تعالے کے اوس حکم سے تمکو خبر کرتا ہون جس حکم کو اللہ تعالے نے اپنے نفس پر جاری کیا ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص گرمی کے دن مین اللہ تعالیٰ کے واسطے پیاسا ہوگا اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ حق ہے کہ پیاس کے دن اوسکو پانی پلاویگا ۔

یہ باب اوس شئے کے بیان مین ہے کہ زید بن حارثہ کا لشکر جو ام قرفہ کی طرف گیا تھا اوسمین واقع ہوئی

ابونعیم نے حضرت عائشہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ بنی فزارہ سے ایک عورت تہی جس کا نام ام قرفہ تہا اوس نے تیس شتر سوارون کو اپنے بیٹون پوتون مین سے ساز و سامان کے ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بہیجا تاکہ وہ آپ کو قتل کرڈالین یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے یہ دعا کی اللھم اثکلھا بولدھا۔ اے میرے اللہ تو اسکو اسکے بیٹون پر رولا اونکی طرف آپنے زید بن حارثہ کو ایک لشکر مین بہیجا وہ باہم ٹہر گئے ام قرفہ اور اوس کے سب بیٹے پوتے مارے گئے۔

یہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے جو دوسرے لشکر مین واقع ہوئی

احمد اور بیہقی نے صحیح سند سے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک عورت آئی اور اوس نے کہا یا رسول اللہ مینے خواب مین دیکہا ہے۔ گویا مین جنت مین داخل ہوئی ہون مینے جنت مین ایک آواز سنی مینے نظر کی یکایک مینے دیکہا کہ فلان اور فلان لایا گیا یہانتک کہ بارہ مردون کو اوسنے گنا اور اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا تہا اُس عورت نے بیان کیا کہ وہ بارہ مرد لائے گئے اونکے جسمون پر میلے کچیلے کپڑے تہے اور اونکی گردن کی رگین خون بہا رہی تہین کہا گیا کہ اِن کو نہر البیدخ کی طرف لیجاؤ انہون نے اوسمین غوطے مارے اور اوس نہر سے وہ ایسے حال مین نکلے کہ اونکے چہرے چودہوین رات کی چاند کی مثل تہے پہر سونے کی کرسیان لائی گئین وہ اوسپر بیٹہے اور سونے کی طباق لائے گئے اونمین بسر تہے یعنی تازے خرمے تہے یا تازے میوے تہے اونہون نے اون میوجات مین سے جس میوے کا ارادہ کیا اوسکو کہایا اور مینے اونکے ساتہہ میوے کہائے اِس کے بعد اوس لشکر سے جسکو رسول اللہ صلعم نے

بہیجا تہا ایک خوشخبری دینے والا آیا اور اوسنے آکر عرض کی یارسول اللہ ہمارا امر ایسا ہوا ایسا ہوا اور فلان فلان شہید ہوا یہانتک کہ اوس نے اُن بارہ مردون کو گنا جنکو اوس عورت نے گناتہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اوس عورت کو ہمارے پاس لے آؤ وہ آئی آپنے فرمایا کہ اپنے خواب کو اس مرد سے بیان کر اوس عورت نے خواب بیان کیا جس شخص نے بشارت دی تہی اوسنے سنکر کہا یارسول اللہ جیسا اس عورت نے کہا ہے وہ امر ویسہی ہے۔

یہ باب اون آیتون اور معجزون کے بیان مین ہے جو غزوہ موتتہ مین واقع ہوئے ہین

بخاری نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتتہ مین زید بن حارثہ کو امیر لشکر کیا اور فرمایا کہ اگر زید مارے جاوین تو اونکی جاے جعفر اور اگر جعفر مارے جاوین تو اونکی جاے ابن رواحہ امیر ہون۔

واقدی نے کہا ہے مجہسے ربیعہ بن عثمان نے عمر بن الحکم سے اونہون نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ نعمان بن رہطی الیہودی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمیون کے ساتہہ کہڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید بن حارثہ آدمیون پر امیر رہین اور اگر زید مقتول ہوجاوین تو جعفر ابن ابیطالب امیر رہین اور اگر جعفر قتل ہوجاوین تو عبد اللہ بن رواحہ امیر رہین اور اگر عبد اللہ قتل ہوجاوین تو مسلمان انہین آدمیون مین سے ایک مرد کو پسند کرکے اپنا امیر بنالین نعمان نے سنکر کہا اے ابو القاسم اگر آپ نبی ہین آپنے جن آدمیون کے نام لئے ہین اونکے نام لئے ہین وہ تہوڑے ہون یا بہت ہون وہ سب شہید ہوجاوینگے اسلئے کہ بنی اسرائیل مین انبیا جسوقت ایک مرد کو ایک قوم پر سردار کرتے اور یہ کہتے کہ اگر فلان شہید ہوجاوے تو فلان امیر لشکر ہو اگر وہ انبیا سو مردون کا نام لیتے تو وہ سو کے سو شہید ہوجاتے تہے پہر یہودی زید سے کہنے لگا کہ تم عہد کرلو تم محمد صلعم کے پاس کبہی پلٹ کے نہ آؤگے اگر محمد صلعم نبی ہین زید نے سنکر کہا مین گواہی دیتا ہون کہ آپ نبی صادق اور نہایت نیک

ہین- اِس حدیث کی روایت بیہقی اور ابونعیم نے کی ہے-

واقدی اور بیہقی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ غزوہ موتہ مین مین حاضر ہوا مینے وہ سامان اور ہتیار اور گہوڑون کا گروہ اور دیباج اور حریر اور سونا دیکہا جسکی طاقت کسیکو نہین ہے میری نگاہ چوندہیا گئی مجہسے ثابت بن اقرم نے کہا اے ابوہریرہ تمکو کیا ہو گیا ہے گویا تم کثیر مجمعون کو دیکہ رہے ہو جن سے تمکو حیرت ہے مینے کہا بیشک حیرت ہے ثابت نے کہا تم ہمارے ساتہ بدر مین حاضر نہین ہوے کثرت کے سبب سے ہمنے فتح نہین پائی-

بیہقی اور ابونعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے اُنہون نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اصحاب نے یہ بات بہروسہ سے کہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے جعفر ملائکہ مین گزرے وہ اس طور سے اوڑتے تہے جیسے ملائکہ اوڑتے ہین اور اونکے دو بازو ہین اور اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ یعلی بن منیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل موتہ کی خبر لاے اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو مجہے خبر دو اور اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دیتا ہون یعلی نے عرض کی یارسول اللہ آپ مجہکو خبر دیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سب کی خبر سے یعلی کو کل خبر دی اور یعلی سے اونکا وصف کیا یعلی نے سنکر کہا قسم ہے اوس ذات کی جسنے آپکو حق کے ساتہ بہیجا ہے آپنے اون لوگون کی باتون مین سے کوئی حرف نہین چہوڑا جسکو آپنے ذکر نہین کیا ہو اور جیسے آپنے ذکر فرمایا ہے اونکا امر البتہ ویسہی ہے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے زمین کو یہانتک بلند کر دیا کہ مینے اونکے جنگ کی جگہہ کو دیکہا-

بخاریؒ نے انسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور ابن رواحہ کو بہیجا اور جہنڈا زید کو دیا وہ سب شہید ہو گئے قبل اسکے کہ خبر آوے اون کے مرنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون کو دی آپنے فرمایا کہ زید نے جہنڈا لیا وہ شہید ہو گئے پہر جہنڈا جعفر نے لیا وہ شہید ہو گئے پہر عبداللہ بن رواحہ نے جہنڈا لیا وہ شہید ہو گئے پہر جہنڈا خالد بن الولید نے بغیر سردار ہونے کے لیا اون کو فتح ہو گئی-

بیہقی نے ابی قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امرا کا لشکر بھیجا اور
فرمایا تمپر زید بن حارثہ سردار ہین اگر وہ شہید ہوجاوین تو جعفر تمہارے سردار ہین اور اگر وہ شہید ہوجاوین تو
عبد اللہ بن رواحہ تمہارے سردار ہین یہ لوگ گئے اور جتنے زمانہ تک اللہ تعالی نے چاہا ٹھیرے
رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپنے امر فرمایا سو جمع ہو کر نماز پڑھنے کے واسطے
ندا کی گئی آدمی جمع ہو گئے آپنے فرمایا کہ تمہارے اس لشکر سے مین تمکو خبر دیتا ہون لشکر کے آدمی گئے
اور دشمن سے بھڑ گئے زید شہید قتل کئے گئے پھر جھنڈا جعفر نے لیا اور قوم پر حملہ کیا یہانتک کہ وہ
شہید قتل کئے گئے پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور اونہون نے اپنے دونون قدم ثابت
رکھے یہانتک کہ شہید قتل کئے گئے پھر خالد بن الولید نے جھنڈا لیا خالد اپنے نفس کا امیر ہے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی۔ اللہم انہ سیف من سیوفک فانت تنصرہ۔ اے
میرے اللہ تعالی تیری تلوارون مین سے خالد ایک تلوار ہے سو تو اوسکو نصرت دے۔ اوس روز سے
خالد کا نام سیف اللہ رکھا گیا۔

واقدی نے کہا ہے مجھ سے محمد بن صالح التمار نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے حدیث کی ہے اور
مجھ سے عبد الجبار بن عمارہ بن غزیہ نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے حدیث کی ہے دونون راویون
نے کہا ہے جبکہ آدمی موتہ مین جنگ مین بھڑ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ گئے آپکے
اور شام کے درمیان جو شے حائل تھی وہ ہٹا دی گئی آپ اونکی جنگ کی طرف دیکھ رہے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید نے جھنڈا لیا اونکے پاس شیطان آیا شیطان نے
زید کو حیات کی محبت دلائی اور موت کو مکروہ کرایا اور اونکو دنیا کی محبت دلائی زید نے کہا جسوقت
مومنون کے دلون مین ایمان مستحکم ہوگیا تو اسوقت تو دنیا کی محبت دلاتا ہے زید ایک قدم گئے
اور شہید ہوگئے اور جنت مین داخل ہوگئے اور وہ دوڑ رہے ہین اونکے بعد جعفر نے جھنڈا لیا اون کے
پاس شیطان آیا جعفر کو حیات کی محبت دلائی اور موت سے کراہت کرائی اور دنیا کی تمنا دلائی جعفر نے
کہا جسوقت مومنون کے دلون مین ایمان مستحکم ہوگیا تو اب اسوقت تو مجھکو دنیا کی تمنا دلاتا ہے وہ

ایک قدم گئے اور شہید ہوگئے اور جنت مین داخل ہوگئے اور جعفر جنت مین یاقوت کے دو بازون
سے اوڑتے ہین جس جگہہ جنت مین چاہتے ہین ۔ پہر عبداللہ بن رواحہ نے جہنڈا لیا وہ شہید ہوگئے
پہر وہ جنت مین روکدے شخص کی طور پر داخل ہوئے یہ امر انصار پر شاق ہوا کسی نے پوچہا یارسول اللہ
عبداللہ کیون روکدے گئے تہے آپنے فرمایا کہ جسوقت اونکو زخم لگے تو وہ سست ہوگئے پہر عبداللہ
نے اپنے نفس پر عتاب کیا اور اپنے آپ کو شجیع بنایا پہر شہید ہوگئے اور جنت مین داخل ہوگئے
اس کے سننے سے انصار کی وہ حالت بدل گئی اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے ۔

واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون شیوخ نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے واسطے یہانتک زمین بلند کی گئی کہ آپنے قوم کے جنگ کی جگہہ ملاحظہ فرمائی جبکہ خالد بن الولید
نے جہنڈا لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الآن حمی الوطیس یعنی اب لڑائی کا
تنور گرم ہوا ۔

ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد کے طریق سے ابی الیسر سے انہون نے ابی عامر الصحابی سے
یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت جعفر اور اونکے اصحاب کی خبر آئی آپ کچھہ دیر
غمگین رہے پہر آپنے تبسم فرمایا آپ سے کسی نے پوچہا کہ آپنے تبسم کیون فرمایا آپنے فرمایا کہ مجھکو میرے
اصحاب کے مارے جانے نے غمگین کیا یہانتک کہ مینے اونکو جنت مین آپسمین بہائی دیکہا اور تختون پر
باہم مقابل بیٹھے ہوئے ہین اور اونمین کے بعض مین مینے اعراض دیکہا گویا اوس نے تلوار سے
کراہت کی ہے اور مین نے جعفر کو ایک ایسا فرشتہ دیکہا جس کے دو بازو ہین اور دونون خون آلود
ہین اور اون بازون کے اگلے ور ازپر خون سے رنگے ہوئے ہین ۔

حاکم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے اُس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھے ہوئے تہے اور اسماء بنت عمیس آپکے پاس بیٹہی تہین یکایک آپنے سلام کا جواب دیا پہر آپنے
فرمایا اے اسماء یہ جعفر ہین جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کے ساتھہ
ہین ہمسے اونہون نے سلام علیک کی ہے تم بہی اونکے سلام کا جواب دو اور جعفر نے مجھکو خبر دی کہ وہ

ایسے ایسے دن مشرکین سے بھڑ گئے پہر کہا کہ مین مشرکین کے مقابل ہوا میرے آگے کے جسم پر تہتر[۷۳] زخم تیر اور نیزے اور تلوار کے لگے پہر مینے اپنے وہنے ہاتھہ مین جہنڈا لیا میرا وہنا ہاتھہ کٹ گیا پہر مینے بائین ہاتھہ مین جہنڈا لیا میرا بایان ہاتھہ کٹ گیا اللہ تعالیٰ نے میرے دونون ہاتہون کے عوض مین مجھکو دو بازو دئے ہین مین اون دونون سے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کے ساتھہ اوڑتا ہون جنت مین سے جس جگہہ مین چاہتا ہون وہان اوترتا ہون اور جنت کے میوون سے جس جگہہ مین چاہتا ہون کہاتا ہون۔

ابن اسحاق اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے اسما بنت عمیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجہہ سے فرمایا میرے پاس جعفر کے بچون کو لاؤ مین آپکے پاس اونکو لائی آپنے اون کو سونگہا اور آپ کی آنکہون مین آنسو بہر آئے مینے پوچہا یا رسول اللہ آپ کیون روئے کیا جعفر اور اصحاب جعفر کی آپکو خبر پہونچی ہے آپنے فرمایا ہان آج کے دن وہ شہید ہوگئے۔

واقدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری مان کے پاس تشریف لائے تہے مجھکو یہ یاد ہے آپنے میری مان سے میرے باپ کے قتل ہونے کی خبر کی اور آپنے فرمایا سنو مین تمکو بشارت دیتا ہون کہ اللہ تعالےٰ نے جعفر کے دو بازو پیدا کئے ہین وہ اون دونون بازون سے جنت مین اوڑتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اوس حال مین تشریف لائے تہے کہ مین اپنے بہائی کی بکری کا مول کر رہا تہا آپنے میرے واسطے یہ دعا فرمائی۔ اللہم بارک لہ فی صفقتہ مینے کوئی شے نہین فروخت کی اور نہ کوئی شے مول لی مگر اوسمین مجھکو برکت دی گئی۔

بخاری نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ جسوقت آپ ابن جعفر سے سلام علیک کرتے تو یون فرماتے السلام علیک یا ابن ذی الجناحین۔

حاکم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مین جنت مین داخل ہوا مینے نظر کی یکایک مینے دیکھا کہ جعفر ملائکہ کے ساتھ اوڑ رہے تھے اور یکایک مینے حمزہ کو دیکھا کہ وہ ایک تخت پر تکیہ دیے ہوئے تھے۔

دار قطنی نے (غرائب مالک) مین ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپنے آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اوٹھایا اور فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ آدمیون نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے آپنے فرمایا کہ میری طرف جعفر بن ابی طالب ملائکہ کے ایک گروہ مین گذرے اونہون نے مجھسے سلام علیک کی۔

حاکم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابوہریرہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب آجکی رات میری طرف ملائکہ کے ایک گروہ مین گذرے اونکے دو بازو ہین جو خون آلودہ ہین اور اون بازون کے اگلے پر سفید ہین۔

ابن سعد نے محمد بن عمر بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے جعفر کو فرشتہ دیکھا وہ جنت مین اوڑتے ہین اونکے بازون کے اگلے پرون سے خون ٹپکتا ہے اور مینے زید کو جعفر سے کم درجہ مین دیکھا آپنے فرمایا مینے اپنے دل مین کہا مین یہ گمان نہین کرتا تھا کہ زید جعفر سے مرتبہ مین کم ہونگے آپکے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ کہا کہ زید جعفر سے درجہ مین کم نہین ہین ولیکن ہمنے آپ کی قرابت کے سبب سے جعفر کو زید پر فضیلت دی ہے۔

حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا گویا مین جنت مین داخل ہوا ہون مینے جعفر کا درجہ زید کے درجے سے فوق دیکھا مجھسے کسی نے پوچھا کیا آپ جانتے ہین کہ جعفر کا درجہ کس سبب سے بلند کیا گیا ہے مینے کہا مین نہین جانتا اوس نے مجھسے کہا آپکے اور جعفر کے درمیان جو قرابت ہے اوسکے سبب سے اونکا درجہ بلند کیا گیا ہے۔

یہ باب اون معجزون کی بیان مین ہے جو غزوہ ذات السلاسل مین واقع ہوئے ہین

ابن اسحاق اور بیہقی نے عوف بن مالک الاشجعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین غزوہ ذات السلاسل

مین تہا مین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ہوا مین ایک قوم پر گذرا وہ لوگ اپنے اونٹ کے
پاس تہے اونہون نے اوسکو ذبح کیا تہا اور اون کو اس امر پر قدرت نہ تہی کہ اوسکو تقسیم کرین اور مین
ایک ایسا مرد تہا کہ اونٹون کو ذبح کیا کرتا تہا مینے اون سے پوچہا کیا اس اونٹ مین سے دسوان حصہ
اس شرط پر تم مجہکو دوگے کہ مین اوسکو تم لوگون پر تقسیم کردون اونہون نے کہا بیشک ہم دین گے
مینے اوسکے ٹکڑے کیئے اور اوسمین سے دسوان حصہ نے لیا اور مین اوسکو اپنے اصحاب کے پاس اوٹہا کے
لایا ہمنے کہلایا اور کہایا ابوبکر اور عمر رض نے مجہسے پوچہا اے عوف یہ گوشت تیرے پاس کہانسے آیا۔
مینے دونون حضرات کو خبر کی اونہون نے کہا جسوقت تو نے ہمکو یہ گوشت کہلایا اچہا نہین کیا
پہر دونون حضرات اوٹہ کہڑے ہوگئے اور اوس گوشت سے جو کچہہ اون کے پیٹون مین تہا قے کر کے
نکالنے لگے جبکہ آدمی پہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے پاس آنے والون مین اول مین تہا
آپنے پوچہا عوف ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا صاحب الجزور اور اس کلمہ پر کچہہ زیادہ آپنے مجہہ سے
نہین فرمایا۔ اور واقدی اور بیہقی نے دوسرے طریقون سے ارسال اور موصول طور پر اس حدیث
کی مثل روایت کی ہے۔

یہ باب اون آیتون کے بیان مین ہے جو ساحل بحر مین واقع ہوئے ہین

شیخین نے جابر رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو تین سو شتر سوار دن
مین بہیجا ہمارے امیر لشکر ابو عبیدہ بن الجراح تہے ہم قریش کے قافلہ کا انتظار کرتے تہے ہمکو سخت
بہوک کی تکلیف ہوئی یہانتک کہ ہمنے اونٹون کا علف کہایا دریا نے ہمارے طرف ایک مچہلی ڈالدی
جسکا نام عنبر ہے ہمنے اوس مچہلی مین سے ایک مہینہ تک نصف حصہ کہایا اور اوس سے ہم چکنے ہوگئے یہانتک
کہ ہمارے اجسام اوس سے موٹے ہوگئے اور درست حالت پر آگئے ابو عبیدہ رض نے اوس مچہلی کی پسلیون
مین سے ایک پسلی لی اور لشکر مین سے ایک بڑے طویل القامت مرد کو اور ایک بڑے طویل اونٹ کو
دیکہا اور اوسکو اوسپر سوار کرایا وہ شتر سوار اوسکے نیچے سے نکل گیا۔

مسلم نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا اور ہمپر عبیدہ بن الجراح کو امیر مقرر فرمایا کہ قریش کے قافلہ سے ہم جا ملین اور ایک جھولی تمر ہمکو توشہ دیا آپنے اوس کے سوا ہمارے واسطے اور کچھ نہین پایا ابو عبیدہ ہمکو ایک ایک کھجور دیتے تھے ہم اوسکو منہ مین چوستے پھر اوسپر پانی پی لیتے تھے وہ ایک ایک کھجور ہمکو دن سے رات تک کافی ہوتی تھی دریا نے ہماری طرف ایک مچھلی ڈالدی جسکا نام عنبر ہے ہم اوس مچھلی پر ایک مہینہ تک ٹھیرے رہے اوس کو کھاتے تھے یہانتک کہ ہم موٹے ہو گئے۔

یہ باب اون خصائص اور معجزون کے بیان مین ہے جو مکہ معظمہ کی فتح مین واقع ہوئے ہین

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے زہری نے عروہ بن الزبیر سے اُنھون نے مروان بن الحکم اور مسور ابن مخرمہ سے حدیث کی ہے دونون راویون نے کہا ہے کہ حدیبیہ کی صلح مین یہ امر ٹھیر چکا تھا کہ جو شخص یہ چاہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان مین داخل ہو وہ آپکے عہد و پیمان مین داخل ہو جاوے اور جو شخص قریش کے عہد و پیمان مین داخل ہونا چاہے وہ قریش کے عہد و پیمان مین داخل ہو جاوے بنی خزاعہ کود پڑے اور اونھون نے کہا ہم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیمان اور عہد مین داخل ہوتے ہین اور بنو بکر کود پڑے اور اونھون نے کہا ہم قریش کے پیمان اور عہد مین داخل ہوتے ہین یہ لوگ اس صلح پر سترہ یا اٹھارہ مہینہ کی مقدار ٹھیرے رہے پھر وہ بنی بکر جو قریش کے پیمان اور عہد مین داخل ہوے تھے خزاعہ کے اون آدمیون پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان مین داخل ہوئے تھے ایک رات اوس پانی پر حملہ آور ہوے جو خزاعہ کا تھا قریش نے کہا ہمارا علم محمد کو نہوگا یہ رات کا وقت ہے ہمکو کوئی نہین دیکھتا ہے قریش نے خزاعہ کے مقابلہ پر بنی بکر کی اعانت گھوڑون اور ہتیارون سے کی اور بنی بکر کے ساتھ خزاعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کینہ پر جنگ کی جسوقت خزاعہ اور بکر کی جنگ ہوتی تھی عمرو بن سالم سوار ہوکے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا یہانتک کہ آپکے پاس آیا اور آپ کو خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرو تم کو نصرت ہوئی آپ ابھی ان باتون مین تھے کہ آسمان مین ایک بدلی گزری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھکر فرمایا کہ یہ ابر بنی کعب کی نصرت کے واسطے خوب برسے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون کو تیاری کے واسطے حکم دیا اور اپنے نکلنے کو چھپایا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ آپ کی خبر قریش سے پوشیدہ رکھے یہان تک کہ قریش کے بلاد مین اونکو یکایک پہونچاوے۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی طرف سفر کا پورا ارادہ کر لیا حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش کو لکہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی طرف جانے کے واسطے جو قصد کیا تہا اوس سے انکو خبر دی پہر اوس کو مزینہ کی ایک عورت کو دیدیا اور اوس سے اس شرط پر اجرت ٹہیرائی کہ وہ قریش کو خط پہونچاوے اوس عورت نے اوس خط کو اپنے سر کے بالون مین رکہہ لیا اور اپنے گیسوؤن کو اوس پر بٹ دیا اور اوس خط کو لیکر نکلی حاطب نے جو فعل کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسکی خبر آسمان سے آگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب اور زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بہیجا عروہؓ نے کہا کہ دونون صاحبون نے اُس عورت کو پالیا جس کے ساتہہ حاطب نے قریش کو خط لکہکر بہیجا تہا اور قریش کو ڈرایا تہا۔

شیخین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو اور زبیر اور مقداد کو بہیجا اور فرمایا کہ تم لوگ یہانتک جاؤ کہ روضہ خاخ مین پہونچ جاؤ روضہ خاخ مین ایک ہودج نشین عورت تم کو ملے گی اوسکے ساتہہ ایک خط ہے وہ خط تم اوس سے لے لو حضرت علیؓ نے فرمایا ہم گئے ہمکو گہوڑے دوڑائے لئے جاتے تہے یہانتک کہ ہم روضہ خاخ مین آئے ہمنے یکایک ایک کجاوہ نشین عورت کو پالیا ہمنے اوس سے کہا تیرے پاس جو خط ہے اوسکو نکال اوس نے کہا میرے ساتہہ کوئی خط نہین ہے ہمنے اوس سے کہا تجہکو ضرور خط نکالنا پڑیگا یا ہم تیرے کپڑے اوتارینگے حضرت علی نے کہا اوسنے اپنے گندہے ہوئے بالون مین سے

اُس خط کو نکالا پہر وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاے لیکا یک اوسمین یہ لکہا پایا کہ یہ
خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اون آدمیون کی طرف ہے جو مشرکین سے مکہ مین ہین اس
خط مین حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امر کی مشرکین کو خبر دی تہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا اے حاطب یہ کیا ہے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ مجہہ پر عقوبت
کرنے مین جلدی نفرمائی مین ایک ایسا مرد ہون جو قریش کا حلیف تہا اور مین اونکی ذاتون مین سے
نہتا اور آپکے ساتہہ مہاجرین سے جو آدمی ہین وہ اونکے قرابتی لوگ ہین قریش اون کے اہل اور اموال
کی حمایت کرتے ہین جسوقت مجہہ سے نسبی تعلق فوت ہوگیا تو مینے اس امر کو دوست رکہا کہ مین قریش
کے پاس کوئی احسان کو اختیار کرون جس احسان کے سبب قریش میری قرابت کی حمایت کرین اور
مینے یہ خط اپنے دین سے پہر جانے اور اسلام کے بعد کفر کے ساتہہ راضی ہونے کی وجہ سے نہین لکہا
ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا سنو اس نے تم لوگون سے سچ کہدیا۔
حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ مجہکو چہوڑ دیجیے مین اس منافق کی گردن ماردون رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ حاطب بدر مین حاضر ہوا ہے اے عمر تم کو کیا معلوم ہے جو آدمی بدر مین حاضر ہوے تہے
تحقیق او نپر اللہ تعالیٰ مطلع ہے اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حق مین فرمایا ہے۔ اعملوا ما شئتم فقد
غفرت لکم پہر اللہ تعالیٰ نے سورہ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم
بالمودۃ کو اپنے قول فقد ضل سواء السبیل تک نازل فرمایا۔

ابن اسحاق اور ابن راہویہ اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین تشریف لے گئے یہانتک کہ (مرالظہران) مین دس ہزار
مسلمانون مین اونترے اور آپکی اخبار قریش سے پوشیدہ ہوگئے قریش کے پاس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی کوئی خبر نہین آتی تہی اور قریش یہ نہین جانتے تہے کہ آپ کیا کرنے والے ہین۔

بیہقی نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ ابوبکر الصدیق نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت کہا جسوقت آپ مکہ کی طرف تشریف لیجارہے تہے یا رسول اللہ

مین نے اپنے آپ کو اور آپ کو خواب مین دیکھا ہے کہ ہم مکہ کے پاس پہونچے ہین ایک کتیا نکلی وہ بھونک رہی تھی جبکہ ہم اوس کے پاس گئے وہ چت لیٹ گئی یکایک مین نے دیکھا کہ اوس کے تھنون سے دودھ نکل رہا ہے آپنے سنکر فرمایا کہ اون کا کتا چلا گیا اور دودھ آگیا اور وہ لوگ تمسے صلہ رحمی کی درخواست کرنے والے ہین اور تم لوگ بعض سے مقابل ہونے والے ہو اگر تم لوگ ابوسفیان سے مقابل ہو تو اوسکو قتل نہ کیجیو سو یہ لوگ ابوسفیان اور حکیم سے مرین ملے -

مسلم اور طیالسی اور بیہقی نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن انصار نے کہا کہ یہ مرد جو ہے اسکو اس کے قریہ کی رغبت اور عشیرہ کی رافت نے پالیا ہے یعنی آپکو اپنے شہر اور کنبے کی رغبت اور رافت پیدا ہوگئی ہے انصار ان باتون مین تھے کہ وحی آگئی اور جسوقت وحی آتی تو ہم سے مخفی نہین رہتی تھی جسوقت وحی آتی تو کوئی شخص نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنکھ اوٹھا کے دیکھتا یہانتک کہ وحی گزرجاتی جبکہ وحی اوٹھائی گئی آپنے فرمایا اے گروہ انصار تمنے یہ کہا کہ اس مرد کو اسکے قریہ کی رغبت ہوگئی ہے - اور اسکو اپنے قبیلہ کی رافت ہوئی ہے ہرگز ہرگز ایسا نہین ہے اگر مجھکو میرے قریہ کی رغبت ہوگی یا کنبہ کے ساتھ رافت ہوگی اوسوقت میرا کوئی نام نہ لے گا مین اللہ تعالی کا بندہ ہون اور اللہ تعالی کا رسول ہون میری زندگی تمہاری زندگی ہے اور میری موت تمہاری موت ہے یہ سنکر انصار آپکے پاس آئے رو رہے تھے اور انصار نے یہ کہا واللہ ہمنے یہ نہین کہا ہے مگر اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول کے ساتھ بخل رکھنے کے سبب سے کہا ہے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی اور اللہ تعالی کا رسول دونون تمہاری تصدیق کرتے ہین اور تم کو معذور رکھتے ہین -

ابن سعد نے ابی اسحاق سبیعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ذوالجوشن الکلابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے اوس سے پوچھا تجھکو اسلام سے کس شے نے منع کیا ہے اوس نے کہا مینے آپکی قوم کو دیکھا کہ انہون نے آپکی تکذیب کی اور آپکو اپنے وطن سے نکال دیا اور انہون نے آپسے جنگ کی مینے دل مین کہا مین دیکھون اگر آپ اونپر غالب ہوجاوینگے تو مین آپ پر ایمان لے آؤنگا اور آپکا اتباع کرونگا اور اگر وہ لوگ آپ پر غالب ہوجاوینگے تو مین آپکا اتباع نکرونگا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اے ذی الجوشن اگر تو تھوڑے دلون زندہ رہے گا یقین ہے کہ تو میرا غلبہ اوپر دیکھیگا ذوالجوشن نے کہا واللہ مین مقام ضریہ[1] مین تھا یکایک ہمارے پاس ایک شتر سوار مکہ کی طرف سے آیا ہمنے اوس سے پوچھا کیا خبر ہے اوس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل مکہ پر غالب ہوگئے جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الجوشن کو اسلام کی طرف بلایا تھا اور وہ مسلمان نہین ہوا تھا اپنے ترک اسلام سے اوسکو غم پیدا ہوگیا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے قیس بن ابی حازم کے طریق سے ابی مسعود سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے یوم فتح مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی وہ کانپنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اپنے اوپر تو آسانی کر مین قریش مین کی ایک ایسی عورت کا بیٹا ہون جو سوکہا گوشت کہاتی تھی۔ پہر بیہقی نے اس حدیث کی روایت قیس سے اس لفظ سے مرسل طور پر کی ہے کہ مین بادشاہ نہین ہون مین قریش مین کی ایک عورت کا بیٹا ہون جو قدید یعنی سوکہا گوشت کہاتی تھی بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل بہی محفوظ ہے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن دینار کے طریق سے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مکہ مین داخل ہوئے اوسمین تین سو ساٹھہ بت پاے آپنے ہر ایک بت کی طرف اپنے عصا سے اشارا فرمایا اور فرمایا جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا بغیر اس کے کہ کسی بت کو عصا لگاتے کسی بت کی طرف آپ اشارا نہین فرماتے مگر وہ گر پڑتا تھا۔

ابو نعیم نے نافع کے طریق سے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکہ مین ایسے حال مین کہڑے ہوئے بیت اللہ کے اطراف مین تین سو ساٹھہ بت تھے جنکو شیاطین نے سیس اور تانبے سے جما دیا تھا جسوقت آپ اپنا مخصر اون کے پاس لیجاتے بغیر اس کے کہ مخصر بتون کو مس کرے وہ گرتے جاتے تھے اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے۔ جاء الحق وزہق الباطل آخر آیت تک وہ بت اوندہے گرے تھے۔

[1] ضریہ نجد مین ایک موضع کا نام ہے ۱۲۔

بیہقی اور ابونعیم نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکہ مین ایسے حال مین داخل ہوئے کہ کعبہ پر تین سو بت تھے آپ نے اپنی چھڑی لی آپ چھڑی کو ایک ایک بت کی طرف جھکاتے تھے وہ بت گرجاتا تھا یہان تک کہ آپ کل بتون پر گزرے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ ابن عمر کی حدیث مین اگرچہ اسناد ضعیف ہے لیکن اوسکو ابن عباسؓ کی حدیث موکد کرتی ہے اور ابن اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے حدیث ابن عباسؓ کی روایت دوسری وجہ سے ابن عباسؓ سے کی ہے اوسمین یہ لفظ ہے کہ بغیر اس کے کہ بت کو چھووین بیت اللہ کے بتون مین سے کسی بت کی طرف اشارا نہین فرماتے تھے مگر وہ چت گر پڑتا تھا۔ اس باب مین تمیم بن اسد الخزاعی کہتے ہین ؎

وفی الاصنام معتبر وعلم	لمن یرجو الثواب او العقابا

ترجمہ۔ ؎ بتون مین عبرت اور علم اوس شخص کے لئے ہے جو ثواب یا عقاب کی اوسسے اُمید کرتا ہے ۱۲۔

اور اسی حدیث کی روایت ابن مندہ نے تیسری وجہ سے ابن عباسؓ سے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ غریب حدیث ہے یعقوب بن محمد الزہری اس حدیث کے ساتھ متفرد ہے۔

ابن عساکر نے عطا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین گمان نہین کرتا ہون مگر یہ کہ عطا نے ابن عباس کی طرف اس حدیث کو مرفوع کیا ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس رات مین کہ آپ مکہ کے قریب تھے غزوہ فتح مین یہ فرمایا کہ قریش مین چار شخص ہین کہ شرک سے زیادہ بری ہین اور اسلام مین قریش سے زیادہ رغبت رکھنے والے ہین کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہین آپ نے فرمایا عتاب بن اسید اور جبیر بن مطعم اور حکیم بن حزام اور سہیل بن عمرو۔

حاکم نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو اپنے ساتھ لے گئے یہانتک کہ کعبہ مین آئے اور مجھسے فرمایا تم بیٹھ جاؤ مین کعبہ کے پہلو مین بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کاندھون پر چڑھے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ جبکہ آپ نے اپنے نیچے میرا ضعف دیکھا کہ مین آپکا بار نہین اوٹھا سکتا آپ نے مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ مین بیٹھ گیا

پھر آپنے مجھہ سے فرمایا اے علی تم میرے کاندھون پر چڑہ جاؤ مین آپکے کاندھون پر چڑہ گیا پھر آپ مجھکو لیکر کھڑے ہوگئے جبکہ آپ مجھکو لیکر کھڑے ہوگئے مجھکو یہ خیال ہوتا تھا اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارہ کو پکڑلون مین کعبہ کے اوپر چڑہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دور ہٹ گئے اور آپنے فرمایا کہ اون لوگون کا بڑا بت جو قریش کا بت ہے اوسکو گرا دو وہ بڑا بت تانبے کا تھا اور لوہے کی میخون سے جڑا ہوا تھا اوس کی میخین زمین تک گڑی ہوئی تھین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا کہ اس کے گرانے کی تدبیر کرو اور مجھہ سے یہ فرماتے تھے ایہا ایہا جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا مین اوسکے اوکھاڑنے کی تدبیر کر رہا تھا یہانتک کہ مینے اوس پر قابو پا لیا اور مینے اوسکو پھینک دیا وہ اوندہا گر پڑا۔

ابن سعد نے عبد اللہ بن عباس کے طریق سے روایت کی ہے اونھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو فتح مین تشریف لائے آپنے مجھہ سے پوچھا کہ تمہارے بہائی کے دونون بیٹے عتبہ اور معتب پسران ابولہب کہان ہین مین اونکو نہین دیکھتا ہون مینے کہا جو لوگ کہ مشرکین قریش سے تھے اور وہ دور چلے گئے ہین وہ بھی اون کے ساتھہ دور چلے گئے ہین آپنے فرمایا اون دونون کو میرے پاس لاؤ مین ارشاد کے موافق سوار ہو کے اون کی طرف مقام عرنہ کو گیا اور مین دونون کو ساتھہ لایا آپنے اونکو اسلام کی دعوت دی وہ دونون مسلمان ہوگئے اور انھون نے آپسے بیعت کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور اون دونون کے ہاتھہ آپنے پکڑ لئے اور اون کو اپنے ساتھہ لے گئے یہانتک کہ مقام ملتزم مین آئے اور ایک ساعت تک دعا مانگی پھر وہان سے پھرے اور آپکے چہرہ مبارک سے سرور دکتا تھا مینے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالے نے آپکو مسرور کیا ہے مین آپکے چہرہ مبارک مین سرور کو دیکھتا ہون آپنے فرمایا کہ مینے اپنے ان دونون چچازاد بھائیون کی بخشش اپنے رب سے چاہی میرے رب نے ان دونون کو مجھے بخش دیا۔

طبرانی نے (اوسط) مین ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم فتح مین فرمایا یہ وہ شے ہے جسکا میرے رب نے مجھے وعدہ کیا تھا پھر آپنے سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح پڑھی۔

ابو یعلی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو ابلیس لعین نے خوب فریاد کی ابلیس کے پاس اوسکی ذریت جمع ہوئی اوس نے اون سے کہا کہ آج کے دن کے بعد تم لوگ اس امر سے نا امید ہو جاؤ کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو شرک کی طرف پھیر دو۔

بیہقی نے ابن ابزی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا ایک عورت حبشیہ بوڑھی کھچڑی بالون والی آئی وہ اپنا چہرہ کھسوٹ رہی تھی اور ہلاکی کی دعا کرتی تھی کسی نے کہا یا رسول اللہ ہمنے ایک حبشی بڑھیا کو دیکھا کہ وہ اپنا چہرہ کھسوٹتی تھی اور ہلاکت کے واسطے دعا کرتی تھی آپنے سنکر فرمایا کہ وہ بڑھیا نائلہ ہے وہ اس امر سے مایوس ہو گئی ہے کہ تمھارے اس شہر مین اوس کی کبھی پوجا کی جاوے۔

ابن سعد اور ترمذی اور حاکم اور ابن حبان اور دارقطنی اور بیہقی نے حارث بن مالک سے روایت کی ہے۔ حارث نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے اسکے آجکے دن کے بعد کبھی روز قیامت تک مکہ مین جہاد نہین کیا جاے گا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اہل مکہ کفر اختیار نکرینگے جس کی وجہ سے مکہ مین جہاد کیا جاوے جیسے آپنے ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

مسلم نے مطیع سے روایت کی ہے کہا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے کہ کوئی قریشی آجکے دن کے بعد کبھی قیامت تک قید کر کے قتل نہین کیا جائیگا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد سے ہر ایک قریشی کے اسلام کا ارادہ فرمایا ہے قریشی کفر پر قتل نہ کیا جائیگا۔

ابن سعد نے کہا ہے ہمکو موسی بن داوٗد نے خبر دی ہے موسی سے ابن لہیعہ نے اعرج

سے اور اعرج نے ابوہریرہؓ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن دہواں تھا وہ دہوان

اللہ تعالےٰ کا یہ قول ہے۔ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین۔

ابن ابی حاتم نے اعرج سے اللہ تعالیٰ کے قول یوم تاتی السماء بدخان کے معنی مین

روایت کی ہے کہا ہے کہ دہوان فتح مکہ کے دن تہا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابی الطفیل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے جبکہ مکہ کو فتح کیا تو خالد بن الولید کو نخلہ[1] کی طرف بہیجا نخلہ مین عزیٰ بت تہا خالد وہان

آئے اور عزیٰ بت تین میخون پر قایم تہا خالد نے اون میخون کو کاٹ ڈالا اور جو مکان عزیٰ پر تہا

اوسکو منہدم کردیا پہر خالد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکو خبر کی آپنے سنکر فرمایا کہ تم

پلٹ کے چلے جاؤ تمنے کچہہ کام نہین کیا خالدؓ ارشاد کے موافق پلٹ کے گئے جبکہ عزیٰ کے پوجا

کرنے والون نے خالد کی طرف دیکہا وہ لوگ عزیٰ کے دربان تہے پہاڑ مین پناہ گزین ہوئے

اور وہ یہ کہتے تہے اے عزیٰ تو اسکی عقل فاسد کردے اے عزیٰ تو اسکو کانا کردے ورنہ تو مرجا۔

خالدؓ نے کہا یکایک مینے ایسی ایک عورت کو دیکہا جو برہنہ اور اپنے سر کے بال بکہیرے ہوی تہی

اور وہ اپنے سر پر خاک ڈال رہی تہی خالدؓ نے اوس عورت کے سر پر تلوار ماری یہانتک کہ اوسکو

قتل کرڈالا پہر خالد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پلٹ کے آئے اور آپ کو خبر کی آپنے فرمایا کہ وہ

عورت عزیٰ تہی۔

ابن سعد نے سعید بن عمرو الہذلی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا اپنے لشکرون کو ادہر اودہر پہیلا دیا اور خالد بن الولید کو عزیٰ کی طرف بہیجا

کہ اوسکو منہدم کردین جبکہ خالد عزیٰ کے پاس پہونچے اوسکی طرف اپنی تلوار نیام سے نکالی ایک

کالی عورت برہنہ جس کے سر کے بال بکہرے ہوئے تہے خالد کی طرف نکل کے آئی خالد نے

اوس کے تلوار ماری اور اوسکے دو ٹکڑے کردئے پہر خالدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس پلٹ کے آئے اور آپ کو خبر کی آپنے فرمایا بیشک وہ عورت عزیٰ تہی وہ اس امر سے

[1] نخلہ مکہ اور طائف کے درمیان ایک موضع ثقیف کے مساکن سے ہے ۱۲

مایوس ہوگئی کہ تمہارے ملکون مین پوجی جاوے۔

ابن سعد نے واقدی سے واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون راویون نے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا سعد بن زید الاشہل کو مناۃ کی طرف بہیجا مناۃ بت مقام مشلل مین تہا تاکہ مناۃ کو منہدم کردین زید بیس سوارون مین گئے یہانتک کہ مناۃ کے پاس پہونچے۔ مناۃ پر خادم متعین تہے اون خادمون نے پوچہا تمہارا کیا ارادہ ہے زید نے کہا کہ مناۃ کے منہدم کرنے کا ارادہ ہے اوس خادم نے کہا تم ہو اور مناۃ ہے سعد آگے اور مناۃ کی طرف جارہے تہے اونکی طرف ایک برہنہ کالی عورت جس کے سر کے بال بکہرے ہوئے تہی نکل کے آئی اور ہلاکت کیلئے دعا مانگ رہی تہی اور اپنا سینہ کوٹ رہی تہی اوس کے خادم نے دیکہکر کہا اے مناۃ تو اپنے بعض غضبون کو لے اور سعد اوسکو تلوار سے مار رہے تہے سعد نے اوسکو قتل کرڈالا اور بت کی طرف سعد آئے اور اوسکو منہدم کردیا۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابو اسحاق السبیعی سے یہ روایت کی ہے کہ ابو سفیان بن حرب فتح مکہ کے بعد بیٹہا تہا ابو سفیان نے اپنے دل مین کہا کاش مین محمدؐ کے مقابلہ کے واسطے ایک بڑی جماعت کو جمع کرتا اور وہ اپنے نفس سے یہ باتین کررہا تہا کہ یکایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے دونون شانون کے درمیان مارا اور فرمایا کہ اگر تو لوگون کو جمع کریگا تو اوسوقت اللہ تعالی تجہکو خوار اور رسوا کرے گا ابو سفیان نے اپنا سر اوٹہایا یکایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سر پر کہڑا پایا آپ سے کہا کہ اس گہڑی تک مجہکو یقین نہ تہا کہ آپ نبی ہین مین اپنے نفس سے البتہ یہ باتین کررہا تہا۔

بیہقی اور ابن عساکر نے ابی السفر کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ابو سفیان نے دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جارہے ہین اور آدمی آپکے پیچہے چل رہے ہین۔ ابو سفیان نے اپنے اور اپنے نفس کے درمیان کہا کاش اس مرد سے مین دوبارا جنگ کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہانتک کہ آپنے اپنا دست مبارک ابو سفیان کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ جسوقت تو ایسا کرے گا تو اللہ تعالی تجہکو رسوا کرے گا ابو سفیان نے کہا جو بات اپنے نفس سے مینے کہی ہے

ہیں اللہ تعالےٰ سے اوس بات سے توبہ کرتا ہوں اور استغفار پڑھتا ہوں اور اس حدیث کی روایت
ابن سعد نے ابی السفر سے مرسل طور پر کی ہے۔

بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ
رات تھی جسمیں آدمی مکہ میں داخل ہوئے وہ رات مکہ کی فتح کی تھی آدمی تکبیر اور تعلیل اور بیت اللہ
کے طواف میں مصروف تھے یہاں تک کہ سب نے صبح کردی۔ ابوسفیان نے ہند سے کہا
کیا تو دیکھتی ہے یہ امر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے پھر ابوسفیان صبح کو اوٹھا اور اوسی دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان سے فرمایا کہ تو نے ہند سے یہ
کہا تھا کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہم کہتے ہیں بیشک یہ امر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔
ابوسفیان نے سنکر کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے عبد اور اوس کے رسول ہیں
واللہ میرا یہ قول آدمیوں میں سے کسی شخص نے نہیں سنا مگر اللہ تعالیٰ اور ہند نے۔

عقیلی اور ابن عساکر نے وہب بن منبہ کے طریق سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے
کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بن حرب سے طواف بیت اللہ میں ملے اور
اوس سے پوچھا اے ابوسفیان کیا تیرے اور ہند کے درمیان ایسی ایسی باتیں ہوئی ہیں ابوسفیان
نے اپنے دل میں کہا کہ ہند نے میرا راز فاش کردیا میں ہند کے ساتھ ایسا کروں گا ایسا کرونگا جبکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوگئے تو آپ ابوسفیان کے
پاس پہونچے اور اوس سے فرمایا ہند سے کلام نکیجو اوس نے تیرا کچھ راز فاش نہیں کیا ابوسفیان
نے سنکر کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

ابن سعد اور حارث ابن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن
ابی بکر بن حزم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال میں باہر تشریف
لائے کہ ابوسفیان مسجد میں بیٹھا تھا۔ ابوسفیان نے اپنے دل میں کہا میں تمہیں جانتا ہوں کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر کس سبب سے غالب ہوتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہانتک کہ

آپنے ابوسفیان کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ اللہ تعالی کے سبب سے محمد غالب ہوتا ہے ابوسفیان
نے کہا مین شہادت دیتا ہون کہ آپ اللہ کے رسول ہین۔

شیخین نے ابی شریح العدوی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکہ
مین کھڑے ہوے اور آپنے فرمایا مکہ کو اللہ تعالے نے حرم بنایا ہے آدمیون نے مکہ کو حرام نہین بنایا ہے
جو کوئی اللہ تعالی اور روز آخرت پر ایمان لاتا ہے اوسکو حلال نہین ہے کہ وہ مکہ مین خونریزی کرے اور
کوئی درخت اوسمین کا کاٹے اگر کوئی شخص مکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال کے واسطے
رخصت دے تو اوس سے کہدو کہ اللہ تعالے نے قتال کی اجازت اپنے رسول کو دی ہے اور تم کو
اذن نہین دیا ہے اور مجھکو دن کی ایک ساعت کے واسطے اوسمین قتال کی اجازت دی گئی تھی۔
اور جو حرمت مکہ کی کل کے دن تھی وہی حرمت اوسکی آج کے دن ہوگئی ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالی نے
مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اپنے رسول اور مومنون کو اوسپر مسلط کیا ہے تم سنو مکہ مجھسے پہلے کسی پر
حلال نہین ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی پر حلال ہوگا اور مکہ میرے واسطے حلال نہین کیا گیا مگر
دن کی ایک ساعت کے لیئے۔

ابن سعدؒ نے روایت کی ہے کہ ہمکو واقدی نے خبر دی ہے واقدی نے کہا ہمسے ابراہیم بن
محمد العبدری نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ عثمان بن طلحہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہجرت سے پہلے مجھسے مکہ مین ملے مجھکو آپنے اسلام کی طرف بلایا مینے کہا اے محمدؐ آپسے
بڑا تعجب ہے کہ آپ یہ طمع کرتے ہین کہ مین آپکا اتباع کرون اور حال یہ ہے کہ آپنے اپنی قوم کے دین
سے خلاف کیا ہے اور آپ ایک نیا دین لائے ہین اور ہم لوگ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن کعبہ کو کھولا
کرتے تھے آپ ایک دن آئے اور آدمیون کے ساتھ کعبہ مین داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے مینے
آپسے سخت کلامی کی اور مینے آپ پر غلبہ کیا آپنے مجھسے حلم کیا پھر آپنے فرمایا اے عثمان یقین ہے
تو اس کنجی کو ایک دن میرے ہاتھہ مین دیکھے گا جس جگہہ مین چاہونگا اوسکو رکھونگا مینے کہا کہ قریش

ہلاک ہوگئے ہین اور ذلیل ہوگئے ہین جو ایسا ہوگا آپنے فرمایا بلکہ اوس دن قریش زندہ ہونگے اور عزت
پاوین گے آپ یہ کہکر کعبہ مین داخل ہوگئے آپکی یہ بات میرے دل مین بیٹھ گئی مینے یہ گمان کیا کہ جو آپنے
کہا ہے ویسا ہی ہوگا مینے اسلام کا ارادہ کیا لیکن ایک میری قوم مجھکو جھڑکنے کے طور پر سخت جھڑکتی تھی۔
اور سخت باتین کہتی تھی جبکہ فتح مکہ کا دن تھا آپنے مجھ سے فرمایا اے عثمان کعبہ کی کنجی لاؤ مین کنجی آپکے
پاس لایا آپنے مجھ سے کنجی لے لی پھر آپنے مجھے وے دی اور آپنے فرمایا اس کنجی کو ہمیشہ کے لیئے تم
لے لو اوسکو تم لوگون سے کوئی شخص نہ چھینیگا مگر ظالم جبکہ مین پیٹھ پھیر کے گیا آپنے مجھکو پکارا مین
آپ کی طرف پلٹ کے آیا آپنے مجھ سے پوچھا کہ جو بات تم سے مینے کہی تھی کیا یہ وہ بات نہین تھی آپنے
مکہ مین مجھ سے ہجرت سے پہلے جو بات فرمائی تھی مینے اوسکو یاد کیا آپنے یہ فرمایا تھا یقین ہے تم اس
کنجی کو ایک دن میرے ہاتھ مین دیکھو گے جس جگہہ مین چاہونگا اوسکو رکھونگا) مینے کہا بیشک مین
شہادت دیتا ہون آپ اللہ تعالی کے رسول ہین۔

ابن عساکر نے ابن جریج کے طریق سے زہری سے روایت کی ہے کہا ہو کہ خزیمہ بن حکیم اسلمی البہزی
خدیجہ بنت خویلد کے پاس ایک بار آیا اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت درجہ
محبت کی خزیمہ نے آپسے کہا اے محمد مین آپ مین بہت چیزین ایسی دیکھتا ہون جنکو آدمیون مین سے
کسی شخص مین نہین دیکھتا ہون۔ آپ اپنے نسب مین خالص ہین اور اپنے قوم کے آدمیون
مین امین ہین اور مین آپ پر آدمیون کی محبت دیکھتا ہون اور مین آپ کو وہی نبی گمان کرتا ہون جو
تہامہ مین ظہور کریگا رسول اللہ صلعم نے خزیمہ سے فرمایا مین محمد اللہ تعالی کا رسول ہون خزیمہ نے
کہا مین شہادت دیتا ہون کہ آپ صادق ہین مین آپ پر ایمان لایا پھر خزیمہ اپنے بلاد کو پلٹ گیا اور
یہ کہکر گیا یا رسول اللہ جسوقت مین آپکے ظہور کو سنونگا تو مین آپکے پاس آؤن گا پھر خزیمہ یوم فتح مکہ مین
آیا اور اوس نے آپسے پوچھا کہ رات کی اندھیری اور دن کی روشنی اور سردی کے موسم مین پانی کی
حرارت اور گرمی کے موسم مین پانی کی سردی اور ابر کہان سے نکلتا ہے اور مرد کی منی اور عورت
کی منی کہان پر رہتی ہے اور جسم مین نفس کی کونسی جگہہ ہے اور بچہ اپنی مان کے پیٹ مین کیا

پیتا ہے اور ٹڈی کہانسے نکلتی ہے اِن کل چیزون کی مجھکو خبر دیجیے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا سنو رات کی اندہیری اور دن کی ضو جو ہے اللہ تعالےٰ نے پانی کے جہاگ سے
ایک چیز پیدا کی ہے جسکا باطن اسود ہے اور ظاہر ابیض ہے اور ایک طرف اوسکی مشرق مین ہے
اور ایک طرف اوسکی مغرب مین ہے اوسکو فرشتے پہیلاتے ہین جسوقت صبح چمکتی ہے تو فرشتے
ظلمت کو دفع کر دیتے ہین یہانتک کہ اوسکو مغرب مین کر دیتے ہین اور اوسکا پردہ ہٹ جاتا ہے
اور جسوقت رات تاریک ہوجاتی ہے تو ملائکہ روشنی کو دفع کر دیتے ہین یہانتک کہ اوس کو ہوا
کی طرف اوتار دیتے ہین ظلمت اور ضو دونون ایک دوسرے کی قایم مقام ہوتی رہتی ہے
ان کو کمنگی نہین ہوتی ہے اور یہ دونون نیست و نابود نہین ہوتے ہین لیکن موسم سرما مین پانی کا گرم
ہونا اور موسم گرما مین اُسکا سرد ہونا اس لیے ہوتا ہے کہ آفتاب جسوقت زمین کے نیچے اوترتا ہے
چلا جاتا ہے یہانتک کہ اپنی جگہہ سے طلوع کرتا ہے جسوقت سردی کے موسم مین رات دراز
ہوجاتی ہے تو آفتاب کا ٹہیرنا زمین کے نیچے زیادہ ہوجاتا ہے اسواسطے پانی گرم ہوجاتا ہے اور
جسوقت گرمی کا موسم ہوتا ہے تو آفتاب سرعت سے جاتا ہے رات کے چہوٹے ہونے سے
زمین کے نیچے نہین ٹہیرتا سو پانی علی حالہ سرد قایم رہتا ہے لیکن ابر جو ہے تو وہ مشرق اور مغرب کے
دو کنارون کی طرف سے آسمان اور زمین کے درمیان پہٹ جاتا ہے اور غبار اوس پر مل دیا جاتا
ہے اور وہ ابر اون مشکون سے لپٹ جاتا ہے جو روکی ہوئی ہوتی ہین اور ابر کے اطراف فرشتے
صف بستہ رہتے ہین باد جنوبی اور شمالی اوسکو پہاڑتی ہے اور باد شمالی اور دبور اوس کو ملا دیتی ہے
لیکن مرد کی منی جو ہے اوس کا قرار یون ہے کہ اوسکی منی احلیل سے نکلتی ہے اور وہ ایک ایسی
رگ ہے جو مرد کی پشت سے چلی آتی ہے یہانتک کہ اوسکا ٹہیراؤ بایئن خصیہ مین ہوتا ہے لیکن
عورت کی منی جو ہے وہ عورت کے سینہ کی ہڈیون مین رہتی ہے وہ جوش مارتی ہے مرد عورت
کے نزدیک ہوتا ہے یہان تک کہ وہ اوس سے جماع کرتا ہے لیکن نفس کی جگہہ جو ہے وہ قلب
مین ہے اور قلب بنیاط سے معلق ہے اور بنیاط کل رگون کو خون سے سیراب کرتا ہے جسوقت قلب ہلاک

ہوجاتا ہے تو رگین منقطع ہوجاتی ہین لیکن بچہ کے پینے کی شے اوسکی مان کے پیٹ مین یون ہے
کہ وہ چالیس رات تک نطفہ رہتا ہے اور پہر چالیس رات علقہ رہتا ہے اور چالیس رات
گوشت اور ہڈیون اور خون مین مخلوط رہتا ہے جسکو مشیج کہتے ہین اور چالیس رات محمیس رہتا ہے
پہر چالیس رات مضغہ رہتا ہے پہر چالیس رات سخت ٹہین ہوجاتا ہے پہر جنین ہوجاتا ہے
اسوقت وہ آواز دیتا ہے اور اوسمین روح ڈالی جاتی ہے اور رحم کی رگین اوسپر چارون طرف
سے کہنچ جاتی ہین لیکن ہڈی کے نکلنے کی جگہہ یہ ہے کہ دریا مین مچہلی کے ناک سے نکلتی ہی
اور اس حدیث کی روایت طبرانی نے اوسط مین ابن جریج کے طریق سے عطا سے کی ہے
اونہون نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے اور اسمین یہ زیادہ کیا ہے کہ رعد اور برق کو
پوچہا اور یہ پوچہا بچہ مین باپ کی کیا چیز ہوتی ہے اور مان کی کیا چیز ہوتی ہے اس حدیث مین
یہ ہے آپنے فرمایا کہ رعد جو ہے وہ ایک فرشتہ ہے اوسکے ہاتہہ مین کوڑا رہتا ہے جو ابر دور
ہوتا ہے اُسکو نزدیک کرتا ہے اور جو ابر کہ ٹہیرا ہوا ہے اوسکو پیچہے کرتا ہے جسوقت وہ اپنا کوڑا
اوٹہاتا ہے تو بجلی چمکتی ہے اور جسوقت وہ ڈانٹ دیتا ہے تو کڑک ہوتی ہے اور جسوقت وہ کوڑا
مارتا ہے تو بجلی گرتی ہے لیکن بچہ مین باپ کی کیا چیز ہے اور مان کی کیا چیز ہے بچہ مین مرد
کی ہڈیان اور رگین اور پٹہے ہین اور عورت کا گوشت اور خون اور بال ہین۔

یہ باب اون معجزون کے بیان مین ہے جو غزوہ حنین مین واقع ہوئے ہین

شیخین نے براء سے روایت کی ہے براء سے کسی نے پوچہا کیا تم لوگ یوم حنین مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہاگ گئے تہے براء نے کہا کہ ہم بہاگ گئے ولیکن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہین بہاگے ہوازن کے لوگ تیرانداز تہے جبکہ ہم اونسے ملے اور اونپر ہمنے حملہ
کیا ہوازن کے لوگ بہاگ گئے آدمی غنیمتون کے پاس آئے ہوازن نے ہمکو سامنے سے

تیرون پر رکھ لیا ہمارے آدمی بہاگ گئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور ابوسفیان بن الحارث آپ کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تہے۔

انا النبی لا کذب　　　انا ابن عبد المطلب

مسلم اور ابو عوانہ اور نسائی نے عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین کنکریان لین اور اون کو کفار کے منہ پر مارا پہر آپنے فرمایا محمد کے رب کی قسم ہے کہ یہ کفار بہاگ گئے واللہ وہ نہین تہا مگر یہ کہ کفار پر آپنے کنکریان پہینکی تہین مین دیکہہ رہا تہا کہ اُن کی تیزی کند ہوگئی تہی اور اونکا امر ادبار ہو گیا تہا۔

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم حنین مین گہیر لیا آپ اپنے خچر پر سے اوتر پڑے پہر آپنے زمین مین سے ایک مٹھی مٹی لی پہر اوس مٹی کو کفار کے منہ کے سامنے لاکر فرمایا شاہت الوجوہ اللہ تعالےٰ نے اون کفار مین سے کسی آدمی کو پیدا نہین کیا مگر اوس مٹھی بہر مٹی سے اوس کی آنکہین بہر گئین وہ سب پیٹھہ پہیر کے بہاگ گئے۔

احمد اور ابن سعد اور بیہقی نے ابی عبد الرحمن الفہری سے یون روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین دونون ہاتھہ بہر کے مٹی لی اور اوسکو قوم کے منہ پر مارا اور یہ فرمایا شاہت الوجوہ ہمکو یہ خبر ہوئی کہ کفار نے یہ کہا کہ ہم لوگون مین سے کوئی آدمی باقی نرہا مگر اوسکی آنکہین اور منہ مٹی سے بہر گیا اور ہمنے آسمان اور زمین کے درمیان ایک ایسی جہنکار سنی جیسے طشت پر زنجیر کے گزرنے سے جہنکار ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے کفار کو بہگا دیا۔

حاکم اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یوم حنین مین تہا آدمی آپکے پاس سے پیٹھہ پہیر کے بہاگ گئے آپنے مجہسے فرمایا کہ ایک ہتیلی بہر خاک مجہکو دو مینے آپ کو خاک دے دی آپنے اوس خاک کو کفار کے منہون پر مارا اون کی آنکہین مٹی سے بہر گئین مشرکین نے پیٹھہ پہیر دی۔

بخاری نے تاریخ مین اور ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے عیاض بن الحارث النصری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین ایک ہتیلی بہر کنکریان لین اور آپنے اون کو ہمارے منہون پر مارا ہم لوگ بہاگ گئے۔

بخاری نے تاریخ مین اور بیہقی نے عمرو بن سفیان الثقفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین ایک مٹھی کنکریان لین اور اونکو ہمارے منہون پر مارا ہم لوگ بہاگ گئے ہمکو کوئی خیال نہین ہوتا تہا مگر یہ کہ ہر ایک پتھر اور ہر ایک درخت اور ہر ایک سوار ہم کو ڈہونڈہ رہا ہے اور ابن عساکر نے حارث بن بدل سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے

عبد بن حمید نے اپنی مسند مین اور بیہقی نے یزید بن عامر السوائی سے روایت کی ہے یزید مشرکین کے ساتہ حنین مین حاضر ہوے تہے پہر مسلمان ہو گئے تہے یزید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین مین زمین مین سے ایک مٹھی خاک لی اور اوسکو مشرکین کے منہون پر مارا اور فرمایا ارجعو شاہت الوجوہ کوئی آدمی نہ تہا جو اوس کے بہائی نے اوس سے ملاقات کی مگر وہ یہ شکایت کرتا تھا کہ میری آنکھون مین کنکٹ پڑ گئی ہے اور اپنی دونون آنکھین ملتا تہا۔

عبد اور بیہقی نے اور بہی یزید سے روایت کی ہے کہ کسی نے اوس رعب کو یزید سے پوچھا جسکو اللہ تعالی نے کفار کے دلون مین یوم حنین مین ڈالا تہا کہ وہ کیونکر تھا یزید کنکریان لیتے اور اون کو ایک طشت مین ڈالتے وہ کنکریان آواز دیتی تہین یزید کہتے تہے کہ ہم اپنے دلون مین اس آواز کی مثل شورش پاتے تہے۔

مسدد نے اپنی مسند مین اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے عبد الرحمن مولی ام برثن سے روایت کی ہے کہا ہے مجہ سے اوس مرد نے حدیث کی ہے جو یوم حنین مین مشرکین مین تہا اوس نے کہا جبکہ ہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپس مین بہڑ گئے ہمارے مقابلہ مین اتنی دیر بہی نہین ٹہہرے جتنی دیر مین بکری دوہی جاتی ہے ہمنے اون کے منہ پہیر دئے۔ اس درمیان

کہ ہم اُن کے پیچھے تھے اون کو بہگا رہے تھے یکایک ہم صاحب بغلہ بیضا سے ملے یکایک ہمنے دیکہا
کہ وہ رسول اللہ ہین آپ کے پاس ہم کو ایسے مرد ملے جو گورے چٹے پاکیزہ چہرے والے تھے انہون
نے ہمکو دیکہکر ارجعو شاہت الوجوہ کہا ہم پلٹ گئے اور وہ مرد ہمارے شانون پر سوار ہو گئے یعنی ہمپر
نہایت درجہ غلبہ کیا اور ہم لوگون مین بہاگڑ پڑ گئی۔

بیہقی اور ابونعیم سنے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے
مجہہ سے امیہ بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے یہ حدیث کی ہے کہ مالک بن عوف نے
جاسوسون کو بہیجا وہ اوسکے پاس ایسے حال مین آئے کہ اون کے جوڑ بند پارہ پارہ ہو گئے تہے مالک
نے کہا تمپر افسوس ہے تمہارا کیا حال ہے اونہون نے کہا ہمارے پاس گورے مرد آئے جو ابلق
گہوڑون پر سوار رہتے واللہ ہم اپنے آپ کو روک نہ سکے تو جو کچہہ دیکہتا ہے ہمکو وہ
صدمہ پہونچا۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے
کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حنین تک پہونچے مالک بن عوف نے تین آدمی بہیجے کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی خبر لاوین وہ تینون ایسے حال مین پلٹے گئے کہ اونکے
جوڑ بند رعب سے جدا ہو گئے تہے یہ واقعہ جنگ سے ایک رات پہلے واقع ہوا۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے یوم حنین مین
مین البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا اور آدمی جنگ کر رہے تہے یکایک مینے ایک
سیاہ چادر کی مثل دیکہی جو آسمان سے اوتر رہی تہی یہانتک کہ وہ ہمارے اور قوم کے بیچ مین
گر رہی یکایک ہمنے ایسی پراگندہ چونٹیان دیکہین جنہون نے صحرا کو بہر دیا اس کے بعد نہ تہا
مگر قوم کی بہاگڑ ہم اسمین شک نہین کرتے تہے کہ وہ ملائکہ تہے۔

واقدی نے کہا ہے مجہہ سے محمد بن شرجبیل نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے کہا ہے
کہ نضر بن الحارث نے کہا کہ مین قریش کے ساتہہ حنین کی طرف گیا اور ہم یہ ارادہ کرتے تہے

کہ اگر ہبا گرمحمد صلعم کی طرف ہوگی توہم قریش کو آپکے مقابلہ مین مدد دینگے ہمکو یہ امر ممکن نہوا جبکہ رسول اللہ صلعم جعرانہ کو گئے اور مین جس ارادہ پر تھا اوسی پر تھا رسول اللہ علیہ وسلم مجہسے ملے مجہسے فرمایا نضر مینے لبیک کہا آپنے فرمایا کہ یوم حنین مین تو نے جس بات کا ارادہ کیا تھا اور تیرے اور تیرے ارادہ کے درمیان اللہ تعالے نے جو حایل ہوا تہا اللہ تعالی کا حائل ہونا تیرے اوس ارادہ سے اچہا ہے مین سرعت سے آگے بڑہا اور مینے کہا اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ آپنے میرے واسطے یہ دعا فرمائی اللہم زدہ ثباتا نضر نے کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ بہیجا ہے میرا دل حق کی بصیرت اور دین مین ثابت رہنے مین پتہر تہا اس حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی نے کی ہے -

بیہقی اور ابن عساکر نے صدقہ بن سعید کے طریق سے مصعب بن شیبہ بن عثمان الحجبی سے مصعب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین یوم حنین مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا واللہ مین ازروے اسلام کے نہین گیا ولیکن مین اسلئے گیا کہ ہوازن قریش پر غالب ہوجاوین تو مین اون کو بچاؤن واللہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا یکایک مینے عرض کی اے نبی اللہ مین ابلق گھوڑے دیکہہ رہا ہون آپنے فرمایا اے شیبہ اون گھوڑون کو نہین دیکھتا ہے مگر کافر شیبہ نے کہا آپنے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مارا اور یہ دعا کی اللہم اہد شیبہ آپنے تین بار اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار مین میرے سینہ سے اپنا دست مبارک نہین اُٹھایا یہانتک کہ مین مخلوق الٰہی مین سے آپسے زیادہ دوست اپنے نزدیک نہین پاتا تھا شیبہ نے کہا مسلمان جنگ مین ہٹ گئے جو شخص کہ مارا گیا وہ مارا گیا پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال مین آئے کہ حضرت عمرؓ خچر کی لگام پکڑے تھے اور عباسؓ اوسکی دمچی پکڑے ہوئے تھے حضرت عباسؓ نے بلند آواز سے پکارا کہ مہاجرین کہان ہین اصحاب سورہ بقرہ کہان ہین رسول یہ ہین آدمی آواز سنکر آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونون صاحبون سے فرماتے تھے کہ خچر کو آگے بڑہاؤ اور یہ فرماتے تھے

انا ابن عبد المطلب	انا النبی لاکذب

مسلمان آگے بڑہے اور تلواروں سے جنگ کرنے لگے نبی صلعم نے فرمایا کہ اب جنگ کا تنور گرم ہوا۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے عبد الملک بن عبید وغیرہ سے روایت کی ہے ان راویون نے کہا ہے کہ شیبہ بن عثمان اپنے اسلام کی باتین کیا کرتے تہے کہا ہے جبکہ فتح کا سال تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلبہ کے ساتھ مکہ مین داخل ہوئے مینے اپنے دل مین کہا مین قریش کے ساتھ ہوازن کی طرف حنین مین جاؤن قریب ہے کہ قریش اور ہوازن باہم جنگ کرین اور مین محمد صلعم سے غفلت مین کامیاب ہوجاؤن سو مین وہ شخص ہون گا جس نے کل قریش کا انتقام لینے مین قیام کیا ہوگا اور مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ اگر تمام عرب اور عجم مین سے کوئی شخص باقی نرہے گا مگر محمد کا اتباع کرے گا مین آپکا اتباع کبھی نکرونگا جس امر کیواسطے مین نکلا تہا مین اوسکا منتظر تہا یہ امر میرے نفس مین نہین بڑہا تا تھا مگر قوت کو جبکہ آدمی باہم جنگ کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر سے کود پڑے مین نے اپنی تلوار کہینچی اور آپکے پاس گیا آپکے ساتھ جو کچھہ مین ارادہ کرتا تھا وہ ارادہ کر رہا تھا مینے اپنی تلوار اوٹہائی اور قریب تھا کہ مین آپ پر غالب ہوجاؤن بجلی کی مانند آگ کی لو میرے واسطے بلند ہوئی قریب تھا کہ وہ لو مجھکو جلا دیتی مینے اپنی نگاہ کے خوف سے اپنا ہاتھہ آنکھون پر رکھہ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کے مجھکو دیکھا اور مجھکو پکارا اے شیبہ میرے نزدیک آ؟ مین آپکے نزدیک گیا آپنے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ پہیرا پہر آپنے یہ دعا فرمائی اللهم اعذه من الشيطان شیبہ نے کہا واللہ آپ اوسی گہڑی مجھکو میری سماعت اور میری بصر اور میرے نفس سے زیادہ دوست ہوگئے اور جو دشمنی مجھکو تہی اللہ تعالی نے اوسکو دفع کردیا پہر آپنے فرمایا کہ نزدیک آجاؤ اور جنگ کرو مین آپکے آگے بڑہا مین اپنی تلوار سے لوگون کو مارتا تہا اللہ تعالی اس امر کو جانتا ہے کہ مین اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ کل شے سے آپکی حفاظت مین اپنے نفس کے ساتھ کرون اور اگر اوس گہڑی مین اپنے باپ سے ملتا اور وہ زندہ ہوتا تو مین ضرور

اوسپر تلوار کا وار کرتا یہان تک کہ آپ لشکرگاہ کی طرف پلٹ گئے آئے اور اپنے ڈیرے مین داخل ہو گئے مین آپکے پاس داخل ہوا آپنے فرمایا اے شیبہ اللہ تعالیٰ نے جس امر کا ارادہ تیرے ساتھہ کیا ہے وہ اوس امر سے خیر ہے جس امر کا تو نے اپنے نفس مین ارادہ کیا تھا پھر اون کل باتون کو مجھہ سے آپنے فرما دیا جن کو مینے اپنے نفس مین چھپایا تھا اور وہ اوس قسم کی باتین تھین جن کا مینے ہرگز کسی سے ذکر نہین کیا تھا مینے کہا میرا باپ آپ پر فدا ہو اشھدان لاالٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ پھر مینے عرض کی یارسول اللہ میرے واسطے آپ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا فرمائیے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھہ کو بخش دیا۔

ابوالقاسم البغوی اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے ابن المبارک کے طریق سے ابوبکر الہذلی سے اونہون نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیبہ بن عثمان نے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین مین جہاد کیا مینے اپنے باپ اور چچا کو یاد کیا کہ ان دونون کو حضرت علی اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قتل کیا تہا مینے اپنے دل مین کہا کہ آج کے دن مین اپنا انتقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لونگا مین آپکے پاس آیا ایکایک مین نے عباس رضی کو آپکے داہنی طرف دیکہا مینے دل مین کہا کہ آپکا چچا آپ کو چہوڑ کر بچاونگا مین آپکے بائین طرف سے آیا ایکایک مینے ابوسفیان بن الحارث کو موجود پایا مینے دل مین کہا کہ یہ آپکا ابن عم ہے آپ کو ہرگز چہوڑ کے بچائیگا مین آپکے پیچھے سے آیا اور آپ کے نزدیک پہونچا یہانتک کہ جسوقت کچھہ فاصلہ باقی نرہا مگر یہ کہ مین تلوار سے آپ پر غلبہ کرون میرے واسطے آگ کا ایک شعلہ بجلی کی مثل اوٹھا مین اوس سے ڈر گیا مین اولٹے پاون پیچھے کو پھر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف مڑکے دیکہا اور فرمایا کہ اے شیبہ آؤ مین آگے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکہا اللہ تعالےٰ نے میرے دل مین سے شیطان کو نکال ڈالا مینے آپ کی طرف نگاہ اوٹھائی آپ مجھکو میری سماعت اور میری بصر سے زیادہ دوست تھے آپنے مجھہ سے فرمایا اے شیبہ کفار سے جنگ کرو پھر آپنے فرمایا اے عباس اُن مہاجرین

کو جنہون نے شجرہ کے نیچے بیعت کی ہے اور اون انصار کو جنہون نے مہاجرین کو ٹھکانا دیا ہے
اور نصرت دی ہے آواز دو شیبہ نے کہا کہ انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جس
طور پر سبقت کیا مین اوسکی تشبیہ نہین دیتا ہون مگر اون اونٹون کے ساتھہ جو اپنی اولاد کی طرف میل
کرتے ہین آدمی آپکے آس پاس اس کثرت سے جمع ہوگئے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
درختون کے ایک بن مین تھے شیبہ نے کہا کہ انصار کے نیزے اس قدر آپسے قریب تھے کہ
میرے نزدیک کفار کے نیزون سے زیادہ خوفناک تھے پھر آپنے فرمایا اے عباس مجھکو کچھہ کنکریان دو
شیبہ نے کہا اللہ تعالی نے خچر کو آپ کا کلام سمجھا دیا خچر آپ کو لیکر اسقدر جھکا قریب تھا کہ اوس کا
پیٹ زمین سے لگ جاوے شیبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان لین اور انکو
قوم کے منہون پر مارا اور فرمایا شاہت الوجوہ حم لاینصرون۔

ابو نعیم نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم حنین مین مسلمان بھاگ گئے اوسوقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے جسکا نام دلدل تھا آپنے اوس سے
فرمایا اے دلدل زمین سے ملصق ہوجا اوس نے اپنا پیٹ زمین سے لگادیا آپنے ایک مٹھی خاک
لی اور اوسکو کفار کے منہون پر مارا اور فرمایا حم لاینصرون کل قوم بھاگ گئی ہمنے نہ کوئی تیر مارا
اور نہ کوئی نیزہ مارا۔

حاکم اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حشرج بن عبد اللہ بن حشرج کے طریق سے حشرج نے
اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عائذ ابن عمرو نے
کہا کہ یوم حنین مین میری پیشانی پر ایک کنکری لگی میری پیشانی سے خون بہکر میرے چہرہ اور سینہ پر آیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرہ اور میرے سینہ سے چھاتی تک خون کو اپنے دست
مبارک سے پونچھا پھر آپنے میرے واسطے دعا فرمائی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست
مبارک کا نشان اون کے سینہ کی منتہا تک دیکھا وہ نشان ایسا تھا جیسے گھوڑے کی پیشانی پر پہیلی
ہوئی سفیدی ہوتی ہے۔

ابن عساکر نے عبدالرحمن بن ازہر سے یہ روایت کی ہے کہ خالد بن الولید یوم حنین مین زخمی ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے زخم پر لعاب دہن مبارک ڈالدیا وہ تندرست ہوگئے۔

ابن سعد نے عبداللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ صفوان بن امیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین مین ایسے حال مین حاضر ہوا کہ کافر تہا پہر وہ جعرانہ کی طرف پلٹ کے چلاگیا اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنایم مین پہر رہے تھے اور غنایم کو دیکھ رہے تھے اور آپ کے ساتھ صفوان تہا صفوان اوس گہاٹی کو دیکھنے لگا جو اونٹون اور بکریون اور راعیون سے بہر گئی تہی وہ اوس گہاٹی کی طرف دیکھ رہا تہا وہ دیکہتا ہی رہا آپ نے پوچہا اے ابو وہب کیا تجہکو یہ گہاٹی پسندیدہ معلوم ہوتی ہے اوس نے کہا بیشک آپنے فرمایا وہ گہاٹی تیری ہے اور جو اونٹ اور بکریان وغیرہ اوسمین ہین وہ سب تیری ہین صفوان نے اوسوقت اپنے دل مین کہا کہ کسی شخص کا نفس خوش نہوا ہوگا مگر نبی کا نفس کہ اتنا دے دے اور اوس دینے سے خوش ہو صفوان اوسی جگہہ مسلمان ہوگیا۔

ابو نعیم نے عطیہ السعدی سے روایت کی ہے عطیہ اون آدمیون مین سے تہا جنہون نے ہوازن کے بردون کے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے گفتگو کی اصحاب نے ہوازن کے کل بردے اوسکو پہیر دے مگر ایک مرد نے اپنا بردا نہین پہیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اے میرے اللہ تعالے اس کا حصہ کم کردے وہ باکرہ لڑکی اور لڑکے پر گزرتا اور اون کو چہوڑ دیتا تھا یہانتک کہ وہ ایک بڑہیا پر گزرا اوس نے کہا مین اسکو لینے والا ہون اسلئے کہ یہ قبیلہ کی مان ہے جہان تک اون لوگونکا مقدور ہوگا اس کا فدیہ دیکر مجہہ سے اسکو لے جاوینگے اوسوقت عطیہ نے اللہ اکبر کہکر کہا کہ اپنے ایسی بوڑہی عورت کو لیا ہے جس کے منہ مین دانت نہین تہے اور نہ اوسکی چہاتین اوبہری ہوئی ہین (ولا دافرہا لواجد[۵]) یا رسول اللہ یہ بڑی بڑہیا ہے نہ اوسکی کوئی اولاد اس کے بعد ہے اور نہ اسکا

[۵] اصل کتاب مین یہی لفظ ہے اسکا ترجمہ صحیح طور پر نہین کیاجاسکتا حضرات ناظرین لعبد ملاحظہ صحیح فرمادین

کوئی قرابتی ہے جبکہ اوس مرد نے دیکھا کہ اوس بڑھیا کا کوئی تعرض نہین کرتا تو اوس نے اوسکو چھوڑدیا

ابو نعیم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوازن سے جہاد کیا ہم بہت تہک گئے اور بہوکے پیاسے ہوگئے آفتابہ کی پینیدی مین تہوڑا پانی تہا آپنے منگایا اور حکم دیا وہ پانی ایک قدح مین ڈالا گیا ہم لوگ اوس سے وضو کرنے لگے یہانتک کہ ہم سب آدمیون نے طہارت کرلی۔

یہ باب اون معجزون کے بیان مین ہے جو غزوہ طایف مین واقع ہوئے ہین

زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے بہت طریقون سے سعید بن عبید الثقفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے ابوسفیان بن حرب کو یوم طائف مین ابن یعلی کے احاطہ مین بیٹھے ہوئے دیکھا کہ ثمرے کہار ہے تہے مینے ابوسفیان کے تیر مارا اونکی آنکھہ مین لگا ابوسفیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ میری آنکھہ اللہ تعالی کے راستہ مین ضایع ہوگئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو مین اللہ تعالی سے دعا کرتا ہون تمہاری آنکھہ تم کو پہیر دیجائے گی اور اگر تم چاہتے ہو تو جنت ملیگی ابوسفیان نے عرض کی مین جنت چاہتا ہون۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عیینہ بن حصن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ مین اہل طائف کے پاس جاؤن اور اون سے گفتگو کرون شاید اللہ تعالے اون کو ہدایت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ کو اجازت دیدی وہ اہل طائف کے پاس گیا اور اون سے کہا تم لوگ اپنی جگہہ پکڑے رہو واللہ ہم لوگ غلامون سے زیادہ ذلیل ہین اور مین اللہ تعالی کی قسم کہاتا ہون کہ اگر آپ کے سبب سے کوئی نیا امر حادث ہوگا تو کل عرب کو بڑی عزت ہوگی اور وہ ممنوع ہوجاینگے اور اون کے بہت لوگ پشتی دینے والے ہوجاینگے تم لوگ اپنے قلعون کو پکڑے رہو اور اس امر سے بچو کہ تم اپنی قوت کو ہاتہ سے

ہے دو اور اس سے ڈرو کہ وہ تمپر ایسا غلبہ کرین کہ وہ اس درخت کو کاٹ سکین یعنی تم اتنی قدرت
ندو کہ وہ ایک درخت تک کاٹین پہر عیینہ پلٹ کے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
سے دریافت فرمایا تو نے اہل طایف سے کیا کہا عیینہ نے کہا مینے اون سے باتین کین اور
اونکو اسلام کے ساتھ امر کیا اور اسلام کی طرف اون کو بلایا اور دوزخ سے اونکو ڈرایا اور جنت کی
طرف اون کو راہ بتلائی آپنے فرمایا تو نے جہوٹ کہا بلکہ اہل طائف سے تو نے ایسا کہا اور
ایسا کہا عیینہ نے کہا یارسول اللہ آپنے سچ فرمایا مین اس سے اللہ تعالی اور آپسے توبہ کرتا ہون عروہ
نے کہا خولہ بنت الحکیم آئی اور اوس نے کہا یارسول اللہ آپ کو کون امر اس سے مانع ہے کہ
آپ طائف کی طرف تشریف لیجاوین آپنے فرمایا کہ ہمکو اسوقت تک اہل طائف کے باب مین
اذن نہین دیا گیا اور مین یہ گمان بہی نہین کرتا ہون کہ ہم طائف کو اسوقت فتح کرین گے حضرت عمرؓ
نے عرض کی کیا آپ اہل طائف پر بددعا نہ کرین گے اور اون کی طرف نہجاوین گے آپ کی دعا سے
یقین ہے اللہ تعالی طائف کو فتح کر دیگا آپنے فرمایا کہ اہل طائف کے قتال کے باب مین ہمکو
کوئی حکم نہین ہوا ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حال مین پہرے کہ پلٹنے والے تہے
اور جسوقت پلٹنے کے واسطے آپ سوار ہوئے آپنے یہ دعا فرمائی۔ اللہم اہدہم واکفنا مؤنتہم۔
اور بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے
کہ آپکے پاس اہل طائف کا سفیر رمضان مین آیا اور اہل طائف مسلمان ہوگئے اور ابن اسحاق
نے کہا ہے کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر الصدیق سے اوس
حال مین فرمایا کہ بنی ثقیف کا محاصرہ کئے ہوئے تہے مینے خواب مین دیکھا ہے کہ ایک ایسی
قعب جو مسکہ سے بہری ہوئی تہی مجھکو ہدیہ بہیجی گئی ایک مرغ نے اوسمین چونچ ماری اور جسقدر مسکہ
قعب مین تہا بہا دیا ابوبکر الصدیق نے سنکر عرض کی یارسول اللہ مین گمان نہین کرتا ہون کہ آپ
اپنے اس دن مین اوس شے کو پاوین جس کا آپ ارادہ کرین۔ یعنی آپ آج کے روز اونپر کامیاب
نہ ہونگے آپنے فرمایا مین بہی اوس کا گمان نہین کرتا ہون کہ انپر آجکے دن کامیاب ہون۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا عمرؓ نے کہا اے نبی اللہ آپ ثقیف پر بددعا کرین آپنے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھکو ثقیف کے باب مین اذن نہین دیا ہے حضرت عمر نے کہا اوس قوم مین ہم کیونکر جنگ کرین جن کے باب مین اللہ تعالی نے ہم کو اذن نہین دیا ہے پس سب نے کوچ کر دیا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جسوقت آپ کے ساتھ ہم لوگ طائف کی طرف گئے ہم ایک قبر کے پاس سے گذرے آپنے فرمایا کہ یہ ابی رغال کی قبر ہے ابو رغال ثقیف کا باپ ہے اور وہ قوم ثمود سے تھا اور اوس حرم مین اوسکی طرف جو بلا آتی وہ دفع کیجاتی تھی جبکہ وہ حرم سے نکلا تو اوسپر وہی عذاب نازل ہوا جو عذاب کہ اوس کی قوم پر اس جگہہ نازل ہوا وہ اس جگہہ دفن کیا گیا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اوس کے ساتھہ سونے کی ایک شاخ دفن کی گئی ہے اگر تم اوسکی قبر کھودو گے تو وہ سونے کی شاخ تم کو ملجاوے گی آدمی اوسکی قبر کی طرف جھپٹے اور اوس سے ایک سونے کی شاخ نکالی۔

ابن سعد نے محمد بن جعفر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ لیا اور یہ فرمایا کہ جعرانہ سے ستر انبیا نے عمرہ لیا ہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان مین ہے جو قطبہ کے لشکر مین واقع ہوئی

ابن سعد نے واقدی ؒ کے طریق سے روایت کی ہے واقدی کے شیوخ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قطبہ بن عامر کو بیس مردون مین خثعم کی طرف ناحیہ تبالہ[۵] مین بھیجا اور قطبہ کو اون کے غارت اور تاراج کرنے کے لئے حکم دیا یہ آدمی گئے اور اون کو لوٹا اونہون نے سخت جنگ کی اور قطبہ نے قتل کیا جسکو قتل کیا اور خثعم کے اونٹون اور بکریون اور عورتون کو مدینہ کو لا رہے تھے کہ ایک سیلاب آنے والا آگیا اور قطبہ اور خثعم کے درمیان حائل ہو گیا خثعم کے

۵ تبالہ یمن مین ایک شہر

لوگ اُس سیلاب کے سبب سے قطبہ کی طرف پہونچنے کا راستہ نہین پاتے تھے ۔

یہ باب اوس آیت کے بیان مین ہے جو دوسرے غزوہ مین واقع ہوئی ہے

طبرانی اور ابونعیم نے ابوطلحہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ غازیون مین تھے آپ دشمن سے ملے۔ مینے سنا آپ فرماتے تھے یا مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین مینے مردون کو دیکھا کہ وہ زمین پر پچھاڑے جاتے تھے ملائکہ اونکو اونکے آگے اور پیچھے سے مارتے تھے ۔

یہ باب اون معجزون کے بیان مین ہے جو غزوہ تبوک مین واقع ہوئے ہین

ابن اسحاق اور حاکم اور بیہقی نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کو تشریف لے گئے کچھہ مرد پیچھے رہ گئے پھر آپکے پاس ابوذر پہونچ گئے جو مسلمانون سے ایک دیکھنے والے تھے نظر کی اور کہا یارسول اللہ یہ مرد راستہ پر چلا آرہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوجاؤ ابوذر جبکہ قوم نے اوسکو تامل سے دیکھا عرض کی یارسول اللہ واللہ وہ ابوذر ہین آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی ابوذر پر رحم کرے کہ اکیلا پھرتا ہے اور اکیلا مریگا اور اکیلا اوٹھے گا زمانہ نے جن لوگون کو ایذا پہونچائی ایذا پہونچائی ابوذر ربذہ کی طرف بھیجدیے گئے ابوذر ربذہ مین مرگئے اون کے پاس اون کی ایک عورت اور ایک غلام تھا مرنے کے بعد اون کا جنازہ راستہ کے اعلا جانب رکھدیا گیا ایک جماعت سامنے سے نظر آئی اوسمین ابن مسعودؓ تھے اونہون نے پوچھا یہ کیا ہے کسی نے کہا ابوذر کا جنازہ ہے ابن مسعودؓ سنکر روئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا آپنے فرمایا تھا یرحم اللہ اباذر یمشی وحدہ ویموت وحدہ ویبعث وحدہ

یعنی تنہا پھرینگے اور تنہا مرینگے اور تنہا اوٹھینگے۔ ابن مسعودؓ سواری سے اوترے اور اپنی ذات سے اون کو دفن کیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھہ سے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے یہ حدیث کی ہے کہ ابو خیثمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آئے اور آپکو تبوک مین اوس وقت پایا جسوقت آپ وہان اوترے تھے آدمیون نے دیکھکر کہا کہ یہ شتر سوار راستہ پر سامنے کو آرہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا ہوجا ابو خیثمہ آدمیون نے کہا واللہ ابو خیثمہ ہین۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تبوک مین اوترے آپکا نزول اوس زمانہ مین تھا جس زمانہ مین تبوک کا پانی قلیل ہوگیا تھا۔ آپنے پانی مین سے ایک چلو پانی اپنے ہاتھہ سے لیا اور اوس سے کلی کی اور کلی کے پانی کو چشمہ مین ڈالدیا اُس کا چشمہ اوبلنے لگا یہانتک کہ بھر گیا اور وہ ابتک ویسا ہی بھرا ہوا ہے۔

مسلم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اصحاب تبوک کو گئے آپنے اصحاب سے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ تم لوگ کل کے دن تبوک کے چشمہ پر آؤ گے اور تم ہرگز نہ آؤ گے یہانتک کہ چاشت کا وقت آجائیگا جو شخص اوس چشمہ کے پاس آوے وہ اوسکا کچھہ پانی نہ چھوے آپ اوس چشمہ کے پاس ایسے حال مین آئے کہ ایک تسمہ کی مثل تھا اور اوس سے کچھہ کچھہ پانی نکلتا تھا آپنے اوس چشمہ سے تھوڑا تھوڑا پانی چلو مین لیا یہانتک کہ وہ ایک شے مین جمع ہوگیا پھر آپنے اوس پانی مین اپنا منہ اور دونون ہاتھہ دہوئے پھر آپنے وہ پانی چشمہ مین پلٹا دیا وہ چشمہ کثیر پانی سے جاری ہوگیا آدمی پانی سے سیراب ہوگئے پھر آپنے فرمایا اے معاذ قریب ہونے والا ہے اگر تمہاری حیات دراز ہوگی تو تم دیکھوگے اس چشمہ کا پانی اس جگہہ باغوں کو بھر دیگا۔

اور ابن اسحاق نے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اوسمین یہ ہے کہ پانی اسطور سے پھٹ پڑا کہ جن لوگون نے سنا وہ یہ کہتے تھے کہ اُس پانی کا حس بجلی کے حس کی مثل تھا اور وہ پانی آجکے دن تبوک کا فوارہ ہے۔

خطیب نے (رواۃ مالک) مین جابرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین پہونچے تبوک کا چشمہ اتنے تہوڑے پانی سے جاری تہا کہ ایک تسمہ کی مثل تہا ہم لوگون نے پیاس کی شکایت کی آپ نے آدمیون کو کچہہ تیر دئے اور ان کو فرمایا انہون نے اون تیرونکو اوس چشمہ مین گاڑ دیا چشمہ پانی سے جوش مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ قریب ہونے والا ہے اگر تمہاری حیات دراز ہوگی تو تم اس جگہہ اتنا پانی دیکھو گے کہ باغون کو بہر دیگا۔

مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یوم غزوہ تبوک تہا آدمی بہوکے ہو گئے اونہون نے عرض کی یارسول اللہ کاش آپ ہمکو اجازت دیتے کہ ہم اپنے اونٹ ذبح کرتے ہم کہاتے اور چکنے ہوتے عمرؓ نے عرض کی یارسول اللہ اگر آپ اجازت دین گے تو سوار یین کم ہوجاوین گی ولیکن آپ اونکو بلوایئے کہ وہ اپنے بچے ہوے توشے لیکر آوین اور اون کے لئے اون توشون مین اللہ تعالیٰ سے آپ برکت کی دعا فرمایئے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اسمین کفایت کریگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر آپ نے ایک چمڑا منگایا اور اوسکو بچہایا پہر اون کے بقیہ توشے منگائے ایک مرد ایک ہتیلی بہر چینہ لیکر آتا اور دوسرا ایک ہتیلی بہ کہجورین لاتا اور تیسرا ایک ہتیلی بہر روٹی کے ٹکڑے لاتا تہا یہانتک کہ ان چیزون مین سے اوس چمڑے پر تہوڑی شے جمع ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کے واسطے دعا فرمائی پہر آپ نے اون سے فرمایا کہ اپنے اپنے برتنون مین لو یہانتک آدمیون نے لیا کہ لشکر مین کوئی برتن نچہوڑا مگر اوسکو بہر لیا اور آدمیون نے اتنا کہایا کہ سیر ہو گئے اور بچنے کے طور پر بچ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ اس کلمہ کے ساتہہ جو کوئی بندہ اللہ تعالےٰ سے ایسے حال مین ملے گا جو شاکی نہ ہوگا سو وہ جنت سے روکا نجائے گا۔

ابن راہویہ اور ابویعلی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ غزوہ تبوک مین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ

گئے ہمکو شدید بہوک معلوم ہوئی مینے عرض کی کہ یارسول اللہ اہل روم ہماری طرف آئے ہین وا سیر ہین اور ہم لوگ بہوکے ہین اور انصار نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنے اونٹ ذبح کرین آپنے آدمیون مین یہ پکار دیا کہ جن لوگون کے پاس بچا ہوا توشہ ہو وہ ہمارے پاس لیکر آئین جو کچھہ آدمی لائے اوس تمام کو ہمنے جمع کیا اوسکو ستر ہ صاع پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف بیٹھہ گئے اور آپنے اوسمین برکت کے واسطے دعا کی پہر آپنے فرمایا اے لوگو اسکو لینے کے طور پر لو اور لوٹ نہ کرو آدمیون نے اپنی اپنی جہولیون اور گونون مین لیا یہانتک کہ ہر ایک آدمی اپنے قمیص مین گرہ دیتا اور اوسمین لیتا تھا یہانتک کہ سب لینے سے ہٹ گئے اور وہ توشہ اوسکی مثل باقی تہا جتنا لوگون نے جمع کیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ ان دو کلمون کو کوئی بندہ محق نہ لائے گا مگر اللہ تعالیٰ اوسکو آتش دوزخ سے بچائیگا۔

ابونعیم نے ابوخالد الخزاعی یزید بن یحیی کے طریق سے محمدؐ بن حمزہ بن عمرو الاسلمی سے روایت کی ہے اونہون نے اپنے باپ سے اون کے باپنے اونکے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے اس سفر مین جو گھی گیا تہا اوسکی مشک پر مین تہا مینے گھی کی مشک کو دیکھا جو گھی اوسمین تہا وہ تہوڑا سا رہگیا تہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کہانا تیار کرانے کا ارادہ کیا گھی کی مشک مینے دہوپ مین رکہدی اور مین سو گیا مشک مین گھی پگہلا اور بہا اوسکی آواز سے مین بیدار ہو گیا مین اوٹھا اور مینے اوس کا سر اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حال مین فرمایا کہ مجھکو دیکھہ لیا تھا اگر تم اس مشک کا سر چہوڑ دیتے تو یہ جنگل گھی سے بہ نکلتا۔

ابن سعد نے حمزہ بن عمرو السلمی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ہم لوگ تبوک مین تہے منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ کو لیکر گہاٹی مین بہاگے یہانتک کہ کچہ اوسمین بعض سامان جو تہا وہ گر پڑا حمزہ نے کہا کہ میری پانچون اونگلیان منور ہو گئین اور وہ اونگلیان روشن ہو گئین یہانتک کہ سامان کی قسم سے جیسے کوڑا اور رسی اور اوسکی مثل جو شے گر گئی تہی اونگلیون

کی روشنی مین اوسکو مین چنتا جاتا تھا۔

واقدی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مین تبوک مین تھا آپنے بلال رض سے ایک رات پوچھا کہ شب کے کھانے مین کیا کچھہ ہے بلال نے کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھہ بھیجا ہے ہمنے اپنی جھولیان جھاڑ ڈالی ہین آپنے بلال سے فرمایا دیکھو شاید کچھہ پاو گے بلال نے جھولیون کو لیا اور ایک ایک جھولی کو جھاڑنے لگے کہین ایک کھجور گر گئی یا دو کھجورین گر گئین یہانتک کہ میںنے بلال کے ہاتھہ مین سات کھجورین دیکھین پھر آپنے ایک طباق منگایا اور اوسمین وہ کھجورین رکھین پھر آپنے کھجورون پر طباق مین اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا بسم اللہ کھاؤ ہم تین آدمیون نے کھجورین کھائین مین کھجورون کو ایک ایک کرکے گن رہا تھا میںنے چوون کھجورین گنتی کین اور اونکی گٹھلیان میرے دوسرے ہاتھہ مین تھین اور میرے دونون ساتھی ایسی ہی کرتے جاتے تھے ہم سیر ہو گئے اور ہمنے کھانے سے اپنے ہاتھہ اوٹھا لئے یکایک میںنے دیکھا کہ وہ سات کھجورین جیسی تھین ویسی ہی تھین آپنے فرمایا اے بلال ان کھجورون کو اوٹھا لو انمین سے کوئی نہ کھائیگا مگر وہ سیر ہو جاویگا جبکہ دوسرا دن تھا آپنے بلال کو کھجورون کے ساتھہ بلایا اور آپنے اپنا دستِ مبارک اونپر رکھدیا پھر آپنے فرمایا بسم اللہ کھاؤ ہمنے کھجورین یہانتک کھائین کہ ہم سیر ہو گئے اور ہم دس آدمی تھے پھر ہمنے اپنے ہاتھہ کھانے سے اوٹھا لئے یکایک ہمنے دیکھا کہ کھجورین جیسی تھین ویسی ہی موجود تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنے رب سے حیا کرتا ہون اگر یہ نہوتا تو ہم ان کھجورون مین سے اتنی مدت تک کھاتے کہ ہمارے آخر لوگ مدینہ مین پہونچ جاتے وہ کھجورین آپنے ایک لڑکے کو عطا فرمادین وہ پیٹھہ پھیر کر چلا گیا اور انکو وہ چاب رہا تھا۔

ابونعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی سعد مین سے ایک مرد تھا اوس نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تبوک مین آیا آپ اصحاب کے ایک

گروہ مین تھے اور آپ اون مین ساتوین شخص تھے مین مسلمان ہوگیا آپنے فرمایا اے بلال ہمکو کھانا کھلاؤ
بلال نے ایک چمڑا بچھا دیا پھر وہ اپنی مشک مین سے نکالنے لگے اونہون نے ایسی کچھہ کھجورین نکالین
جو گھی اور پنیر مین گندہی ہوئی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ ہمنے کھائین یہانتک
کہ ہمارے پیٹ بھر گئے مینے عرض کی یا رسول اللہ اتنی تھین کہ مین ان کھجورون کو اکیلا کھاجاتا پھر مین
آپ کے پاس دوسرے دن آیا یکایک مینے دس آدمیون کو آپکے اطراف بیٹھا پایا آپنے فرمایا اے
بلال ہمکو کھانا کھلاؤ بلالؓ جھولی مین سے اپنے ہاتھ مین ایک ایک مٹھی کھجورین نکالنے لگے آپنے فرمایا
کہ نکال لو اور ذی العرش سے نہ ڈرو کہ وہ نفقہ مین تنگی کرے گا بلال تمرون کی جھولی لے آئے اور اون کو
بکھیر دیا مینے اون کو جمع کیا وہ مدتھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھجورون پر رکھدیا
پھر آپنے فرمایا بسم اللہ کھاؤ قوم کے آدمیون نے تمر کھائے اور اونکے ساتھ مینے بھی کھائے یہانتک
کہ کھجورون کے واسطے کوئی راستہ مین نہین پاتا تھا کہ کہانتک کھائی جاوین بلال جتنی کھجورین لائے تھے
اوسکی مثل چمڑے پر باقی رہگئین گویا ہمنے اون کھجورون مین سے ایک کھجور تک بھی نہین کھائی تھی
پھر مین دوسرے دن صبح کے اول وقت گیا اور دس آدمی پہلے کے آئے ایک مرد یا دو مرد انپر زیادہ
بھی تھے آپنے فرمایا اے بلال ہمکو کھانا کھلاؤ بلال بعینہ وہی توشہ دان لائے اور اوس کو بکھیرا
آپنے اپنا دستِ مبارک کھجورون پر رکھدیا اور فرمایا بسم اللہ کھاؤ ہمنے کھائین پھر جتنی کھجورین ڈالی
گئی تھین اوسکی مثل اوٹھالی گئین تین دن تک آپنے ہمکو اس طور پر کھجورین کھلائین۔

واقدی اور ابونعیم نے ابی قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے اس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لشکر مین جارہے تھے یکایک اہل لشکر ایسے پیاسے ہوگئے کہ قریب
تھا کہ پیاس سے مردون اور گھوڑون اور اونٹون کی گردنین قطع ہوجاوین آپنے ایک آفتابہ مانگا
جسمین پانی تھا آپنے اوسپر اپنی اونگلیان رکھدین آپکی اونگلیون کے درمیان سے پانی جاری ہوگیا۔
آدمیون نے پانی پیا اور پانی اس قدر جاری ہوا کہ آدمی سیراب ہوگئے اور اونہون نے اپنے
گھوڑون اور اونٹون کو سیراب کیا اوسوقت لشکر مین بارہ ہزار اونٹ اور تیس ہزار آدمی اور بارہ ہزار

گہوڑے تھے ابی قتادہ نے کہا کہ تبوک مین چار چیزین تہین اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف تشریف لیجارہے تھے اور آپ شدید گرمی مین تھے لشکر پہلی دوبار کے بعد شدید پیاسا ہوگیا یہانتک کہ نہ تہوڑا پانی پایا جاتا تھا اور نہ بہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر کو بہیجا وہ تبوک اور حجر کے درمیان گئے اور ہر ایک طرف پانی کی تلاش مین پہر رہے تھے ایک پُرانا مشکیزہ پانی کا ایک عورت کے ساتھ پایا اسید نے اوس عورت سے باتین کین اور اوس مشکیزہ کو لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مشکیزہ کے پانی مین برکت کے واسطے دعا فرمائی پہر آپنے فرمایا کہ اپنی اپنی مشکین لے لو کوئی مشک باقی نرہی مگر آدمیون نے اوسکو بہر لیا۔ پہر آپنے اہل لشکر کے اونٹ اور گہوڑے طلب فرمائے اونکو آدمیون نے اتنا پانی پلایا کہ وہ کل سیراب ہوگئے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ جو پانی اُسید لائے تھے آپنے حکم دیا وہ ایک عظیم قعب مین ڈالا گیا آپنے اپنا دستِ مبارک اوسمین ڈالا اور آپنے اپنا منہ اور دونون پاؤن دہوئے اور دور نماز پڑہی پہر آپنے اپنا دستِ مبارک دراز کرکے اوٹھایا پہر پلٹ کے ایسے حال مین آئے کہ قعب اوبل رہی تہی آپنے فرمایا اسکو پہیر دو وہ پانی وسیع ہوگیا اور آدمی پہیل گئے یہانتک کہ اوسپر سو یا دوسو آدمی صف بستہ کہڑے ہوگئے اور سب آدمی سیراب ہوگئے اور قعب پانی سے جوش مار رہی تہی۔

ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ سے کسی نے کہا کہ ہمسے بیان کیجئے کہ ساعت عسرت کی کیا شان تہی حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم لوگ تبوک کی طرف شدید گرمی مین گئے ہم ایک ایسی جگہہ مین اوترے جسمین ہمکو پیاس کی سخت تکلیف ہوئی یہانتک کہ ہمنے یہ گمان کیا کہ ہماری گردنین منقطع ہوجاوینگی یہانتک نوبت پہونچی کہ مرد اپنے اونٹ کو ذبح کرتا اور اوس کا گوبر نچوڑتا اور اوسکو پیتا اور مابقی کو اپنے کلیجے پر رکہتا تہا۔ ابوبکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے دعا مین آپ کی عادت خیر کی ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے آپنے اپنے دونون ہاتہہ

اوٹھاے ابہی آپنے اپنے ہاتھ پلٹاے نہین تہے یہان تک کہ ابر اوٹھا اور نزدیک ہوا اور
برسنے لگا جو ظروف اہل لشکر کے پاس تہے اونہون نے وہ سب پانی سے بہر لئے پہر ہم لوگ
گئے ابر کو دیکہتے تہے ہمنے ابر کو نہین پایا لشکر سے گذر گیا تہا۔

ابونعیم نے عیاش بن سہیل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی صبح کو اوٹہے اون کے
ساتہہ پانی نہ تہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی آپنے اللہ تعالے
سے دعا کی اللہ تعالے نے ایک بادل بہیجدیا اوس نے یہانتک پانی برسایا کہ سب آدمی سیراب
ہوگئے اور بقدر حاجت اونہون نے اپنے ساتہہ پانی لے لیا۔

ابن ابی حاتم نے ابی حزرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہ آیت غزوہ تبوک مین ایک
مرد انصاری کے حق مین نازل ہوئی ہے آدمی مقام حجر مین اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونکو حکم دیا کہ اوس کے پانی مین سے کچہہ اپنے ساتھ لاوین پہر آپنے کوچ کردیا پہر آپ دوسری
منزل مین اوترے اوسوقت آدمیون کے ساتہہ کچہہ پانی نہ تہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسکی شکایت کی آپ کہڑے ہوگئے اور آپنے دو رکعت نماز پڑہی اور دعا کی اللہ تعالی نے
ایک بادل بہیجدیا وہ ابر اونپر یہانتک برسا کہ وہ سب اوس سے سیراب ہوگئے ایک مرد انصاری نے
اپنی قوم کے دوسرے اوس مرد سے جو کہ نفاق کے ساتھ متہم تہا کہا تیرا بہلا ہو تو دیکہتا ہے کہ جو دعا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اللہ تعالے نے ہم لوگون پر ابر کو برسایا اوس منافق نے
کہا ہمکو بارش نہین ہوئی مگر ایسے ایسے ستارون کی تاثیر سے اللہ تعالی نے وتجعلون رزقکم انکم تکذبون
کو نازل فرمایا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن اسحاق کے طریق سے عاصم بن عمرو بن قتادہ سے اونہون نے
محمود بن لبید سے محمود نے بنی عبد الاشہل کے بعض مردون سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی
ایسے حال مین صبح کو اوٹہے کہ اون کے پاس کچہہ پانی نہ تہا اونہون نے اسکی شکایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کی آپنے اللہ تعالی سے دعا فرمائی اللہ تعالی نے ایک ابر کو بہیجدیا وہ یہانتک برسا

کہ سب آدمی سیراب ہو گئے اور اپنی حاجت کے موافق اپنے ساتھ اُنہوں نے پانی لے لیا عاصم نے کہا ہے کہ میری قوم کے مردون نے مجھکو یہ خبر دی ہے کہ ایک مرد منافقین سے تھا اوس کا نفاق معروف تہا جبکہ ابر برسا اور آدمی سیراب ہو گئے تھے اوس منافق سے کہا تیرا بھلا ہو کیا اس کے بعد بھی کچھ شک باقی رہا ہے اوس نے کہا کہ گزرنے والا ایک ابر تہا برس گیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہو گئی اوس منافق نے کہا کیا محمد صلعم یہ زعم نہین کرتے ہین کہ وہ نبی ہین اور تم لوگون کو آسمان کی خبر کی خبر دیتے ہین اور وہ یہ نہین جانتے کہ اون کی اونٹنی کہان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت فرمایا کہ آپکے پاس عمارہ بن حزم تہے کہ ایک مرد نے یہ کہا ہی کہ یہ محمد ہین تم کو یہ خبر دیتے ہین کہ وہ نبی ہین اور آسمان کے امر کی تم کو خبر دیتے ہین اور وہ یہ نہین جانتے ہین کہ اون کا ناقہ کہان ہے اور بتحقیق واللہ نہین جانتا ہون مگر وہ شے جس کا علم اللہ تعالی نے مجھکو دیا ہے اور اللہ تعالی نے ناقہ کی طرف مجھکو رہبری کی ہے وہ ناقہ ایسی گہاٹی کے ایک صحرا مین ہے اوسکو ایک درخت نے مہار کے سبب سے روک رکھا ہے کہ وہ اٹک گئی ہے آدمی گئے اور ناقہ کو لے آئے عمارہ اپنے کجاوہ کے پاس پلٹ کے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد کی خبر سے جو کچھ فرمایا تھا اوس سے اون آدمیون سے باتین کین ایک مرد نے جو عمارہ کے کجاوہ مین تہا کہا واللہ قبل تمہارے آنے کے یہ بات ایک منافق نے کہی تہی۔

مسلم نے ابی حمید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک مین گئے ہم لوگ وادی قری مین ایک عورت کے باغ کے پاس آئے آپنے فرمایا کہ اس باغ کو کوتو آنکو کہ اس مین کتنی کہجورین ہین ہمنے اوسکو کوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس وسق کہجورین تخمینا کین اور اوس عورت سے فرمایا کہ تو ان کہجورونکا شمار کیجو انشاء اللہ تعالی ہم تیرے پاس پلٹ کے آوینگے ہم لوگ چلے گئے یہانتک کہ ہم تبوک مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون سے فرمایا کہ آج کی رات تم لوگون پر شدید ہوا چلے گی اوس آندہی مین تم لوگون مین سے کوئی شخص

کہڑا ترہے اور جس کسی کے پاس اونٹ ہے اوسکو چاہیئے کہ اونٹ کی رسی باندہ دے رات کو شدید ہوا آئی ایک مرد کہڑا ہوا ہوا نے اوسکو اوٹہا لیا یہانتک کہ اوسکو جبل طے مین پہینک دیا پہر ہم آگے بڑہے یہانتک کہ ہم وادی قری مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے اوس کے باغ کو پوچہا کہ اوس کے خرمے کسقدر ہوئے اوس عورت نے عرض کی کہ دس وسق کو پہونچے تہے۔

ابن سعد نے صحیح سند سے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے اون سے کسی نے یہ سوال کیا کیا اس امت مین سے کسی نے غیر ابوبکرؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی ہے مغیرہ نے کہا ہان آپکی امامت کی ہے کہا ہم لوگ سفر مین تہے جبکہ سحر کا وقت تہا آپ گئے اور آپکے ساتہہ مین گیا یہانتک کہ ہم آدمیون سے علیحدہ ہوکر جنگل کی طرف قضاے حاجت کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اونٹ پر سے اوترے اور آپ مجہسے غائب ہو گئے یہانتک کہ مین آپکو نہین دیکہتا تہا آپ دیر تک ٹہیرے رہے پہر آپ تشریف لائے مینے آپ کو وضو کرایا آپنے وضو کیا اور آپنے دونون موزون پر اپنے مسح کیا پہر ہم سوار ہو گئے اور ہمنے آدمیون کو ایسے حال مین پایا کہ نماز قائم ہو چکی تہی سب سے آگے عبد الرحمن بن عوف تہے اوہنون نے آدمیون کو ایک رکعت نماز پڑہا دی تہی اور وہ لوگ دوسری رکعت مین تہے مین نے کہا کہ عبد الرحمن کو خبر دون کہ آپ تشریف لے آئے ہین آپنے مجہکو منع فرمایا جو رکعت کہ ہمنے پائی تہی وہ پڑہ لی اور ہمسے پہلے جو رکعت پڑہ لی گئی تہی اوسکو ہمنے ادا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت عبد الرحمن بن عوف کے پیچہے نماز پڑہی یہ فرمایا کہ کوئی نبی ہرگز قبض نہین کیا گیا یہانتک کہ وہ اپنی امت کے کسی مرد صالح کے پیچہے نماز پڑہتا ہے ابن سعد نے کہا ہے مینے اس حدیث کو واقدی سے ذکر کیا واقدی نے کہا یہ واقعہ غزوہ تبوک مین تہا۔

بزار نے ابوبکر الصدیقؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی نبی قبض نہین کیا گیا یہانتک کہ اوسکی امت کا کوئی مرد اوسکی امامت کرتا ہے۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے سہل بن سعد الساعدی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت حجر مین اوترے آپنے آدمیون سے فرمایا کہ آجکی رات کوئی شخص تم لوگون مین سے باہر نہ نکلے مگر اوس کے ساتھ اوسکا کوئی ساتھی رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا آدمیون نے وہ کیا مگر دو آدمیون نے اس کے خلاف کیا ایک مرد اپنی حاجت کے واسطے باہر نکلا اور دوسرا مرد اپنے اونٹ کی تلاش مین گیا وہ آدمی کہ اپنی حاجت کو گیا تھا بیت الخلا مین اوسکا گلا گھونٹا گیا لیکن وہ آدمی جو اپنے اونٹ کی تلاش مین گیا تھا اوسکو ہوا نے اوٹھا لیا یہانتک کہ اوسکو نبی طے کے دو پہاڑون مین ڈالدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر کی گئی آپنے ارشاد فرمایا کیا مینے تم کو منع نہین کردیا تھا کہ کوئی مرد بغیر اپنے ساتھی کے نہ نکلے پھر آپنے اوس مرد کے واسطے جس کا گلا پاخانہ کی جاے گھونٹا گیا تھا دعا فرمائی - اوس نے شفا پائی اور دوسرا مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسوقت پہونچا جسوقت آپ تبوک سے تشریف لاے -

ابن ابی الدنیا نے اور حاکم نے اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو ضعیف کہا ہے اور ابو الشیخ نے (عظمۃ) مین انسؓ سے روایت کی ہے کہا ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہکر جہاد کیا یہانتک کہ جسوقت ہم حجر کے پاس تھے یکایک ہمنے ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے اللھم اجعلنی من امۃ محمد المرحومۃ المغفور لھا المستجاب لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس تم جاکے دیکھو یہ کیا آواز ہے مین پہاڑ مین داخل ہوا یکایک مینے ایک ایسے مرد کو دیکھا جس کے جسم پر سفید لباس ہے اور سر سفید ہے اور ڈاڑھی سفید ہے اور طول قامت مین سو ہاتھ سے اکثر ہے جبکہ اوس نے مجھکو دیکھا مجھسے پوچھا کیا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہو مینے کہا ہان اوس نے کہا آپ کی طرف پلٹ کے جاؤ اور میرا سلام اونسے عرض کردو اور کہو کہ یہ آپکا بھائی الیاس ہے وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ آپسے ملاقات کرے انس نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پلٹ کے آیا اور مینے آپ کو خبر کی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سنکر آئے جارہے تھے اور مین آپکے ساتھ تہا یہانتک کہ جسوقت ہم اوس شخص
کے قریب پہونچے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجہسے آگے بڑہ گئے اور مین پیچھے رہگیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور اوس مرد نے دیر تک باہم باتین کین آپکے اور اُس کے پاس ایک شے سفرہ کی
مشابہ آسمان سے اوتری مجہکو بلایا مینے آپکے اور اوسکے ساتھ کہایا یکایک مینے دیکہا کہ اوس
سفرہ مین کماۃ ہے اور انار ہے اور مچہلی ہے اور کہجورین ہین اور کرفس ہے جبکہ مینے کہا لیا
مین کہڑا ہوگیا اور مین علیحدہ ہٹ گیا پہر ایک ابر آیا اور اوسکو اوس نے اوٹہالیا اور مین اوسکے
کپڑون کی سفیدی کو ابر مین دیکہہ رہا تھا وہ ابر آسمان کی طرف اوسکو اوٹہائے لئے جارہا تہا

ابن شاہین نے اور ابن عساکر نے ایسی سند سے جسمین مجہول راوی ہے واثلہ بن الاسقع
سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہکر غزوہ
تبوک مین غزا کیا یہانتک کہ جسوقت ہم جذام کے بلاد مین تھے اور ہمکو اوسوقت تشنگی تہی یکایک
ہمنے دیکہا کہ ہمارے روبرو ظروف ہین اور انکو رہین ہم ایک میل چلے گئے یکایک ہم ایک تالاب
کے پاس پہونچے جبکہ ثلث رات چلی گئی یکایک ہمنے ایک پکارنے والے کی آواز سنی
وہ کہتا تہا اللہم اجعلنی من امۃ محمد المرحومۃ راوی نے اوپر کی حدیث کی مثل اس حدیث کو ذکر کیا ہے
لیکن راوی نے اوس مرد کے طول قامت مین کہا ہے کہ ہمسے دو ہاتھ یا تین ہاتھ اونچا تھا۔

طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ فضالہ بن عبید سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے غزوہ تبوک کا غزا فرمایا اونٹ نہایت درجہ تہک گئے آدمیون نے آپسے اسکی شکایت کی
آپنے اون کو ایسے حال مین دیکہا کہ وہ اپنے اونٹون کو پیچھے سے ہانکتے ہین آپ ایک تنگ
جگہہ مین کہڑے ہوگئے اور آدمی اوس جگہہ مین گذرتے جاتے تہے آپنے اونٹون پر پہونکا اور
یہ دعا فرمائی اللہم احمل علیہا فی سبیلک فانک تحمل علی القوی والضعیف والرطب والیابس
فی البحر والبر وہ اونٹ سب گذر گئے اور اتنے قوی ہوگئے کہ ہم مدینہ مین داخل نہین ہوئے مگر
وہ سب اونٹ اپنی مہارین ہمسے کہینچے لئے جاتے تہے اور ہم لوگ اونکو روکتے تہے۔

ابونعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی غزوہ تبوک مین تھے اونکے سفر مین ایک عظیم الخلقت سانپ سامنے آیا آدمی اوس کے سامنے سے بہاگ گئے وہ سانپ آگے کو آیا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر دیر تک کہڑا رہا آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے آدمی اُس سانپ کی طرف دیکہہ رہے تھے پہر وہ اپنے اوپر لپٹا یہانتک کہ اوس نے راستہ چہوڑ دیا سیدہا کہڑا ہوگیا اوسوقت آدمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیون سے پوچہا کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کون ہے آدمیون نے عرض کی کہ اللہ تعالےٰ اور اوسکا رسول زیادہ عالم ہے آپنے فرمایا کہ وہ جنات جو میرے پاس سفیر ہو کے آئے تھے اور قرآن شریف سنتے تھے اونکے آٹہوین گروہ کا یہ ایک شخص ہے اسنے اپنے ذمہ یہ حق دیکہا کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے شہر مین اوترین سلام کرے آگاہ ہوجاؤ وہ تمکو سلام کہتا ہے آدمیون نے سنکر کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

ابوداؤد اور بیہقی نے غزوان سے روایت کی ہے وہ تبوک مین اوترے یکایک اونہون نے ایک لنجے مرد کو دیکہا اونہون نے اوس سے اوس کے امر کو پوچہا اوس نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین ایک نخل کے پاس اوترے اور اوسکی طرف آپنے نماز پڑہی مین اور ایک لڑکا سامنے سے آیا مین دوڑ رہا تہا یہانتک کہ مین آپکے اور نخل کے درمیان سے چلا گیا آپنے فرمایا کہ اس مرد نے ہماری نماز قطع کی ہے اللہ تعالی اس کے نشان قدم کو قطع کردے مین آپکی اس دعا کی وجہ سے آجکے دن تک اپنے پاؤن سے کہڑا نہین ہوا۔

ابونعیم نے واقدی سے یہ روایت کی ہے کہ عبداللہ ذوالبجادین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کو گئے عبداللہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے واسطے شہادت کی دعا فرمایئے آپنے یہ دعا فرمائی اللھم انی احرم دمہ علی الکفار۔ اے میرے اللہ تو اس کا خون کفار پر حرام کردے اور عبداللہ سے یہ فرمایا کہ تم جسوقت اللہ تعالی کے راستہ مین نکلے تو تم کو تپ آگئی تہی اوس نے

تمکو قتل کرڈالا ہے تم شہید ہو جبکہ اصحاب تبوک مین اوترے تبوک مین کچھہ دنون ٹہرے پہر عبداللہ ذوالبجادین نے وفات پائی۔

ابن سعد اور بیہقی نے علاء بن محمد الثقفی کے طریق سے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک مین تہے آفتاب ایسی ضیا اور شعاع اور نور سے طلوع ہوا کہ گزشتہ زمانہ مین ہمنے نہین دیکہا تہا کہ وہ اس طور پر طلوع ہوا ہو جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپنے اونسے فرمایا مجھکو کیا ہوگیا ہے کہ مین آجکے دن آفتاب کو ایسی ضیا اور نور اور شعاع سے دیکہتا ہون کہ مینے اوسکو گزشتہ زمانہ مین نہین دیکہا تھا کہ ایسا طلوع ہوا ہو جبریل ع نے کہا کہ آفتاب کی ضیا اور نور ہونے کا یہ سبب ہے کہ آج کے دن معاویہ بن معاویۃ اللیثی نے مدینہ مین رحلت کی ہے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے بہیجے ہین کہ اونکے جنازہ کی نماز پڑہینگے آپنے جبریل علیہ السلام سے پوچہا کہ کس سبب سے اونکو یہ درجہ ملا جبریل علیہ السلام نے کہا معاویہ رات اور دن اور اپنے چلنے پہرنے اور قیام اور قعود مین قل ہو اللہ احد کی کثرت کیا کرتے تہے جبریل ع نے پوچہا کیا آپکی خواہش ہے کہ آپکے واسطے مین زمین کو پکڑلون اور آپ معاویہ پر نماز پڑہین آپنے فرمایا ہان مین چاہتا ہون پہر آپنے اونپر نماز پڑہی۔

ابن سعد اور ابو یعلی اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عطا بن ابی میمونہ سے اُنہون نے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبرئیل ع آئے اور کہا اے محمد معاویہ بن معاویۃ المزنی نے انتقال کیا ہے کیا آپ اس امر کو دوست رکہتے ہین کہ اونپر نماز پڑہین آپنے فرمایا ہان مین اس امر کو دوست رکہتا ہون۔ جبریل ع نے اپنے دونون بازو مارے کوئی درخت اور کوئی ٹیلہ باقی نرہا مگر وہ گر پڑا اور بیٹہہ گیا اور آپکے لئے معاویہ کے جنازہ کا تخت اوٹھا لیا یہان تک کہ آپنے اوسکی طرف نظر کی اور اونپر نماز پڑہی اور آپکے پیچہے ملائکہ کی دو صفین تہین ہر ایک صف مین ستر ہزار فرشتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے پوچہا اے جبریل اللہ تعالیٰ سے کس سبب سے یہ مرتبہ معاویہ نے حاصل کیا جبریل نے کہا معاویہ کو قل ہو اللہ احد کے ساتھ محبت تہی معاویہ کہڑے

اور بیٹھے اور جاتے اور آتے اور ہر حال مین اس سورۃ کو پڑہتے تہے۔

بیہقی اور ابن مندہ نے (صحابہ) مین ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے یزید بن رومان اور عبداللہ بن ابی بکرؓ نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اکیدر کی طرف بہیجا جو بنی کندہ مین کا ایک مرد تہا اور دومۃ کا بادشاہ تہا اور نصرانی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد سے فرمایا تم اوسکو ایسے حال مین پاؤگے کہ وہ گاے کا شکار کرتا ہوگا خالد چلے گئے یہانتک کہ جسوقت اکیدر کے قلعے سے آنکہہ پڑنے کی مقدار کا فاصلہ تہا صاف چاندنی رات تہی اکیدر اپنی چہت پر تہا اور اوس کے ساتہہ اوسکی عورت تہی ایک گاے آئی اور اوس کے قصر کے دروازہ پر اپنے سینگ رگڑ رہی تہی اکیدر کی بی بی نے اوس سے پوچہا کیا تونے کبہی اسکی مثل دیکہا ہے کہ گاے دروازہ پر آکے سینگ رگڑ رہی ہے اکیدر نے کہا واللہ مینے کبہی نہین دیکہا اوسکی عورت نے پوچہا کیا اسکی مثل کو کسی نے چہوڑا ہے اکیدر نے کہا ایسے شکار کو کسی نے نہین چہوڑا اکیدر اپنے مکان کی چہت پر سے اوترا اور اپنے گہوڑے پر زین لگانے کے واسطے امر کیا اوسپر زین باندہا گیا اور اکیدر کے ساتہہ اوسکے اہلبیت کا ایک گروہ سوار ہوا وہ لوگ اپنے چہوٹے نیزے لیکر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار اوسکو مل گئے اور اوسکو اونہون نے پکڑ لیا بنی طے مین کے ایک مرد نے جس کا نام بجیر بن بجرہ تہا اس باب مین یہ اشعار کہے ہین۔

تبارک سایق البقرات انی	رایت اللہ یہدی کل ہاد

ترجمہ۔ مبارک ہے گائیون کا ہانکنے والا مینے اللہ تعالیٰ کو دیکہا ہے وہ ہر ایک ہادی کو ہدایت کرتا ہے ١٢

فمن یک حایدا عن ذی تبوک	فانا قد امرنا بالجہاد

ترجمہ۔ جو شخص ذی تبوک سے منہ پہیرنے والا ہے تو ہم اوس کے ساتہہ جہاد کرنے کے لئے امر کئے گئے ہین ١٢

نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار سنکر یہ دعا دی لایفضض اللہ فاک بجیر پر نو دسال آئے بجیر کی نہ کوئی داڑہ ہلی اور نہ کوئی دانت ہلا۔

ابن منده اور ابن السکن اور ابونعیم ان کل علمانے صحابہ مین ابی المعارک الشماخ بن معارک بن مرۃ بن صخر بن الجبیر بن بجرۃ الطائی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھسے میرے باپ نے میرے دادا سے میرے دادا نے اپنے باپ بجیر بن بجرہ سے حدیث کی ہے کہا ہے مین خالدؓ کے لشکر مین تہا جسوقت خالد بن الولید کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر دومہ کی طرف بہیجا تہا اور آپنے خالد سے فرمایا کہ تم اکیدر کو ایسے وقت مین پاؤگے کہ وہ گائے کا شکار کرتا ہوگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی تعریف فرمائی تہی وہ چاندنی رات مین گہر سے نکلا تہا ہمنے اکیدر کو پالیا اور ہمنے اوسکو پکڑ لیا جبکہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو مینے آپکے سامنے اشعار پڑہے اونہین اشعار مین سے یہ شعر ہے ؎

تبارک سایق البقرات انی	رایت اللہ یہدی کل ہاد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار سنکر یہ دعا دی لایفضض اللہ فاک اوسپر نود سال کی عمر ہوئی اون کا کوئی دانت نہین ہلا۔

بیہقی نے عروۃؓ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے ایسے حال مین متوجہ ہوئے کہ مدینہ کی طرف پلٹنے والے تہے آپنے خالد بن الولید کو چار سو بیس سوارون مین اکیدر دومۃ الجندل کی طرف بہیجا خالد نے عرض کی یارسول اللہ ہم لوگ دومۃ الجندل مین ایسے حال مین کیا کر سکین گے کہ وہان اکیدر ہے سوا اسکے نہین ہے کہ ہم لوگ دومہ کو مسلمانون کی ایک جماعت کے ساتہہ جاتے ہین یعنی تہوڑے آدمی ہین اور اکیدر صاحب لشکر بڑا زبردست آدمی ہے آپنے فرمایا یقین ہے اللہ تعالی تمکو اکیدر کو ملادیگا وہ شکار کرتا ہوگا تم دومہ کی کنجی اپنے ہاتھ مین لے لوگے اور اکیدر کو پکڑلوگے اللہ تعالی دومہ تم کو فتح کردیگا خالد چلے گئے یہانتک کہ جسوقت دومہ کے پاس پہونچے تو اوس کے پیچھے اس لئے اوترے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر فرمایا تہا یقین ہے تم اوس سے ایسے وقت مین ملوگے جو وہ شکار کرتا ہو اس درمیان کہ خالد اور اونکے اصحاب رات مین جارہے تہے یکایک ایک گائے آموجود

ہوئی یہانتک کہ وہ گائے قلعہ کے دروازہ سے اپنے آپ کو رگڑ رہی تھی اوسوقت اکیدر شراب پی رہا تھا اور اپنی دو بی بیون کے درمیان قلعہ مین گا رہا تھا اوسکی دونون عورتون مین سے ایک عورت نے قلعہ کے اوپر سے جہانکا اوس نے ایک گائے دیکھی کہ قلعہ کے دروازے سے اور دیوار سے رگڑ رہی ہے اوسکی عورت نے کہا آجکی رات کی مثل مینے کوئی جانور گوشت مین نہین دیکھا اکیدر نے عورت سے پوچھا وہ کیا شے ہے اوسکی عورت نے کہا یہ گائے ہے کہ دروازے اور دیوار سے رگڑ رہی ہے یہ سنکر اکیدر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اوس کے غلام اور گھر کے لوگ اوس کے ساتھ سوار ہوئے یہانتک کہ خالد اور اصحاب خالد کی طرف گزرا انہون نے اکیدر اور اوسکے ساتھیون کو پکڑ لیا اور ان کو باندھ ڈالا خالدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یاد کیا اکیدر نے کہا واللہ ہمنے اوس گائے کو ہرگز نہین دیکھا کہ ہمارے پاس آئی ہو مگر آجکی رات مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ جسوقت مین اوس گائے کے پکڑنے کا ارادہ کرونگا تو اوس کے لئے آج کے دن اور اور دو دن مین سوار ہونگا۔

بیہقی نے بلال بن یحیی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین پر امیر بناکے ابوبکرؓ کو دومۃ الجندل کی طرف بھیجا اور خالدؓ کو اعراب پر امیر بناکے ابوبکرؓ کے ساتھ بھیجا اور آپنے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ تم لوگ اکیدر دومہ کو ایسے حال مین پاؤگے کہ وحشی جانور کا شکار کرتا ہوگا اوسکو گرفتار کرنے کے طور پر گرفتار کریجیو اور میرے پاس اوس کو بھیج دیجیو اصحاب گئے اور جس طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اکیدر کو شکار مین پایا اونہون نے اوسکو پکڑ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدیا۔ اور اس حدیث کی روایت ابن مندہ نے صحابہ مین بلال بن یحیی کے طریق سے حذیفہ سے موصول طور پر کی ہے۔

بیہقی نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے پلٹے یہانتک کہ جسوقت آپ بعض راستہ مین تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

کچھ آدمیونے جو آپ کے اصحاب مین سے تھے مکر کیا اور اُنھون نے یہ مشورہ کیا کہ راستہ مین
آپکو ٹیلہ پر سے گرادین اور اس امر کے واسطے آمادہ ہوگئے اور انہون نے ڈہاٹے باندہ لیے جبکہ
آدمی ٹیلہ کے پاس پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ کو حکم دیا کہ اون آدمیون کو پلٹا
دین حذیفہ اپنا آنکڑا لیکر اون کے سامنے گئے اور اون کے اونٹون کے منہون پر مارا اور اون کو
ایسے حال مین دیکھا کہ وہ لوگ ڈہاٹے باندہے ہوئے ہین اللہ تعالی نے اونمین رعب پیدا کردیا۔
اونہون نے یہ گمان کیا کہ آپ پر اون کا مکر ظاہر ہوگیا اون آدمیون نے جلدی کی یہانتک کہ آدمیون
مین مل گئے حذیفہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ سے پوچھا کیا تمکو معلوم ہوا اون کا
کیا احوال تھا اور اونہون نے کیا ارادہ کیا تھا حذیفہ نے کہا مجھکو علم نہین ہے آپنے فرمایا کہ اُنھون
نے یہ مکر کیا تھا کہ وہ میرے ساتھ جاوین یہانتک کہ جسوقت مین ٹیلہ پر چڑہون وہ مجھکو اوسپر سے
گرادین اور بیہقی نے اِس حدیث کی مثل ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے آپنے
فرمایا کہ اللہ تعالی نے اون آدمیون کے نامون سے اور اون کے باپون کے نامون سے مجھکو خبر
کردی ہے اور مین اون کی خبر تمکو دونگا آپنے حذیفہ سے بارہ آدمیون کے نام بیان کردئے

بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا ہے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور اوسکو آگے سے چلا رہا تھا اور عمار
اوسکو پیچھے سے ہانک رہے تھے یہانتک کہ جسوقت ہم لوگ ٹیلہ پر تھے یکایک مینے بارہ شتر
سوارون کو موجود پایا کہ وہ ٹیلہ مین سامنے سے آگئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا
آپنے اون کو ایک ڈانٹ دی وہ پیٹھہ پھیر کے بھاگ گئے آپنے ہمسے پوچھا کیا تم نے قوم کے
لوگون کو پہچانا ہمنے کہا ہمنے نہین پہچانا وہ لوگ ڈہاٹے باندہے ہوئے تھے آپنے فرمایا کہ وہ لوگ
منافق ہین اور روز قیامت تک منافق رہین گے کیا تم لوگ جانتے ہو اونہون نے کیا ارادہ کیا تھا ہمنے
عرض کی کہ ہم نہین جانتے آپنے فرمایا اونہون نے یہ ارادہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیلہ مین
زحمت دین اور اوسپر سے گرادین پھر آپنے اونپر بددعا کی اللھم ارمھم بالدبیلۃ ہمنے پوچھا یا رسول اللہ

دبیلہ کیا شے ہے آپنے فرمایا کہ آگ کا شعلہ ہے جو اون مین سے ایک کے نیاط قلب پر گریگا اور ہلاک کر دے گا۔

مسلم نے حذیفہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب مین بارہ منافق ہین کہ وہ جنت مین داخل ہونگے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ مین داخل ہو۔ اور یہ محال ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے مین داخل ہو اون منافقین مین آٹھ شخص ہین جن کو دبیلہ کفایت کریگا دبیلہ آگ کا شعلہ ہے جو اونکے شانون کے درمیان ظاہر ہوگا یہانتک کہ اون کے سینون سے نکلے گا۔

یہ باب اسود کے غزوہ کے بیان مین ہے

سیف نے (کتاب الردۃ) مین کہا ہے ہمسے مستیز بن یزید نے عروہ بن غزیۃ الدشنی سے اونہون نے ضحاک بن فیروز سے اونہون نے جشیش الدیلمی سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ وبرہ بن یحینس نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خط ہمارے پاس لیکر آئے آپنے اوس خط مین ہم کو اپنے دین پر قایم رہنے اور جنگ پر جانے اور اسود کذاب کے ساتھ عمل کرنے کے لئے امر کیا تھا ہمنے اسود سے جنگ کی یہانتک کہ ہمنے اسود کو قتل کر ڈالا اور آدمیون کی طرف اوس کا سر ڈالدیا اور ہمنے غارتگری کی اور ہمنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ خبر لکھی آپ اسوقت زندہ تھے آپ کو اوسی رات وحی آگئی آپنے اپنے اصحاب کو اس کی خبر کی ہمارے قاصد آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر الصدیق کے پاس آئے حضرت ابوبکر الصدیق ہی نے ہمارے خط کا جواب ہمکو دیا۔

دیلمی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس رات مین اسود العنسی قتل کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آسمان سے اوسکی خبر آئی آپ مکان سے نکل کے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ اسود آجکی رات قتل کیا گیا اسود کو اُس مبارک مرد نے قتل

کیا ہے جو مبارک لوگون کے اہلبیت سے ہے کسی نے پوچھا وہ کون شخص ہے آپنے فرمایا
وہ فیروز ہے اور فرمایا فاز فیروز خیر کے ساتھ فیروز نے فیروزی اور فتحمندی پائی۔

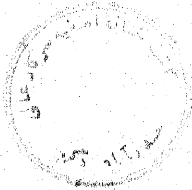
خاتمہ جلد اول ترجمہ خصایص کبری موسوم بہ معجزات نبی الورا

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق ونشہد ان
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر ونشہد ان سیدنا
ونبینا محمدا عبدہ ورسولہ قد جاء بالحق والمعجزات الزاہرات الباہرات والآیات البینات المحکمات
فہدا بہا الخلق الی سبیل السلام وبشرہم بالفوز بدار السلام وصلی وسلم علیہ وعلی آلہ السادۃ الکرام وصحبہ
ذوی المجد والاحترام بتوفیق لم یزلی وعنایت سرمدی کتاب عمان جواہر معجزات وآیات رسالت
خیر البشر شافع روز محشر رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین حبیب کبریا احمد مجتبی محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موسوم بہ خصائص کبری مولفہ امام ہمام قدوہ علمائے
اعلام محی سنت نبویہ خضر راہ ہدایت امت محمدیہ ذو المجد الباہر والشرف الزاہر جلیل الحسنات
جمیل الصفات مولینا الشیخ جلال الدین السیوطی انار اللہ برہانہ وعم علی البرایا احسانہ کا مبارک
ترجمہ بلا تکلف اور صاف عبارات مین عامہ خلائق کی افادت کی غرض سے خادم العلماء محمد
عبد الجبار خان الشہیر بالآصفی النظامی منتظم مرافعہ محکمہ عالیہ معتمدی صرف خاص نظام دکن ابن حافظ
محمد عبد الرزاق خان اتقاہ اللہ ابن الورع الزاہد مولانا الجلیل الہمام مولوی حافظ محمد عبد اللہ خان
مصطفی آبادی برد اللہ مضجعہ نے بعہد دولت علیہ فخر الملوک والسلاطین حارس الاسلام حامی
دین متین کہف الامم ملاذ العرب والعجم آصف شوکت سکندر صولت ناصر الملۃ والدین
افضل السلاطین محبوب قلوب العالمین ظل اللہ فی الارضین فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک
مظفر الممالک قدر قدرت اعلیحضرت النواب میر عثمان علیخان بہادر آصفجاہ نظام
سابع دکن لازالت اعلام شوکتہ رافعۃ وبنود دولتہ خافقۃ تکمیل کو پہونچایا اللہ تعالی جلشانہ و

عم نوالہ کے عام فیض اور اوسکے حبیب اکرم کے خاص قبول سے یہ امید ہے کہ یہہ گوہر خیز دریاے اسرار رسالت ہمیشہ سطح ارضی پر خیر و سعادت سے موجزن رہیگا اور غنچہ احسان بحر اخلاص نبوی کے دامان قلوب کو گوہر ہاے محبت دین اور اعزاز اسلامی سے مملو کریگا۔

کارپردازان نامی مطبع ممالک ہندوستان مفید عام آگرہ نے اس مبارک ترجمہ کی طبع اور اشاعت مین اپنی دلی کوشش اور موفورہ سعی سے جو کچھہ اہتمام فرمایا ہے امید ہے کہ ناظرین والا نظر مہتمم ذوالمناقب والمفاخر المعظم المکرم منشی محمد قادر علیخان صاحب صوفی کے زیادہ تر ممنون ہون گے اور قابل قدر کوشش کی تحسین فرماوینگے کہ اُنھون نے عام سیرابی قلوب صافیہ کے لئے اپنے مطبع کے سرچشمہ افادت کو کس دریادلی سے جاری فرمایا ہے اور چشمہ سے ایک ایسا بحر ذخار بنایا ہے جو اقطار عالم مین قیامت تک عام فیض سے موجزن رہیگا اور لب تشنگان وادی اخلاص نبوی کو ہمیشہ سیراب کریگا۔

تمت بالخیر





صحت نامہ ترجمہ خصائص کبریٰ موسوم بہ خصائص معجزات نبی الورا

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۳	عرباض	عرباض	۱۶	۱۶	والدین	والذین
۲	۵	سے جان	بے جان	۱۸	۸	یفنح	یصفح
۳	۱۲	بنیتا	نبیا	۲۳	۱۸	ہنہناٹ	ہنہناہٹ
۴	۲	زاید	زایدکو	۳۱	۱۲	مخالفت	مخالطت
۴	۳	انصاف	اتصاف	۳۱	۱۸	مخالفت	مخالطت
۴	۷	بنیتا	نبینا	۳۲	۸	نبینا	نبیا
۴	۱۷	افاضلت	افاضت	۳۳	۱	غنیثمہ	خیثمہ
۷	۱۸	آمتین	امتین	۳۴	۲۱	ان لی	اون کی
۸	۴	بنیتا	نبیا	۳۵	۱۲	پوچھاگیا	پوچھاکیا
۸	۶	ہواتاکہ	ہواکہ	۳۵	۱۹	ہبودی	یہودی
۹	۲۱	آپ سنے	پینے	۳۹	۲۰	نہوگا	نہونگا
۱۰	۱۳	دروازہ پر	دروازہ پہر	۴۰	۱۳	طریق سے	طریق کے
۱۱	۹	لاالہ محمد	لاالہ الا اللہ محمد	۴۲	۱	عرب کی	باپ کی
۱۲	۲	پوچہتے	پوجتے	۴۲	۱۴	اوس نے	اون سے
۱۳	۸	اصریٰ	اصری	۴۳	۱۸	تودہ آموجود	وہ آموجود
۱۴	۶	بیتلوا	بیتلو	۴۴	۱۵	اون سے پہلے	اون پہلے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۴	۱۷	بکرین	بکریین
۴۵	۱۱	وہ بہی شہر	وہ بہی شہر
۴۶	۱۹	خاتم نبوت کوجبہ	خاتم نبوت جو
۴۹	۱۳	تخلون	تخلون
۵۰	۱۱	اوسکو	اسکو
۵۱	۱۲	اعلی الذین	علی الذین
۵۴	۲۰	اوسی کا	اوسکا
۵۸	۲	ربوبیت	یہودیت
۵۸	۷	عتبہ السلمی	علبستہ السلمی
۵۹	۷	عمر بن عتبہ	عمر بن علبسہ
۶۵	۱۴	حرم ہین	حرم ہے
۶۵	۱۷	یحادث	بحادث
۶۷	۴	نصرت چاہتے ہین	نصرت چاہتی ہین ہے
۶۷	۱۲	ابونعیم شعبی	ابونعیم نے شعبی
۶۷	۱۴	اوڑادی	اوڑہادی
۷۰	۱۸	بپساڑوا	بہپاوڑا
۷۱	۱۲	اوس سنے	اوس سے
۷۱	۲۱	خوشبے	خوشب
۷۲	۱۷	عمر الخطاب	عمر ابن الخطاب

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۸	۸	رونبیہ	ردینیہ
۷۸	۱۲	روبنیہ	ردینیہ
۷۹	۱۱	بالغ آمدکی	بالغ امدکی
۸۰	۱۳	فحطان	قحطان
۸۱	۱۳	صنا	صنعا
۸۲	۱۷	ذی برن	ذی یزن
۸۲	۲۱	غالب بن قہر	غالب بن فہر
۸۳	۱	آخرمین	آخرین
۸۴	۱	نیکین	نیکیین
۸۵	۲	الا انا	لا الہ الا انا
۸۵	۱۶	عبد النعم	عبد المنعم
۸۵	۱۸	اذا ثلمنی	اذا ثننی
۸۶	۹	پوچہا	×
۸۸	۹	مین تہا	مین ہون
۹۰	۲۰	یحصف	یخصف
۹۱	۱۲	رحمون	رحمون
۹۱	۱۷	عبتیک	ببتیک
۹۱	۱۹	تطاق	نطاق
۹۱	۲۰	اونطاق	اور نطاق

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۳	۲	کیا ہے	کیسا ہے	۱۱۴	۱۹	کہ ابن عباس	ابن عباسؓ
۹۴	۱۰	حاکم بیہقی	حاکم اور بیہقی	۱۱۵	۱۲	طاہر	طایر
۹۶	۹	اوسطرف	اسطرف	۱۱۵	۱۵	بیٹون	بیٹیون
۹۷	۲	کاضادۃ	کاضاءۃ	۱۱۶	۱۶	بہراو	بہراؤ
۹۷	۹	سلیت	سلبت	۱۱۶	۱۷	نوح اسلام	نوح علیہ السلام
۹۷	۱۴	اسینیہ	امینہ	۱۱۶	۱۹	یحنی	یحییٰ
۹۷	۲۱	حرم	خرم	۱۱۸	۷	حریرکر	حریرکی
۹۸	۱۴	عبداللہ کو پیش	عبداللہ کو روبرو پیش	۱۱۹	۱۵	بینون	نبیون
۹۹	۲۱	یفنح	یضع	۱۲۱	۵	لگاہ	نگاہ
۱۰۰	۱۴	آنے دانے نے	آنے والے نے	۱۲۴	۴	جلرہ	صبر
۱۰۰	۱۶	اعیدہ	اعیندہ	۱۲۵	۱۶	خرلود	خرلوذ
۱۰۴	۷	تھین	تھے	۱۲۵	۲۱	خجش	جحش
۱۰۶	۱۱	جلال	حلال	۱۲۶	۱۳	فاتنا	فاننا
۱۰۷	۱۲	تیری ہے	تری ہے	۱۲۶	۲۰	دار عدت	دار عدت
۱۱۰	۱۹	بصرہ	بصریٰ	۱۲۷	۱	پات	بات
۱۱۳	۱۰	دلون	دیوون	۱۳۳	۳	بہی	یہی
۱۱۳	۱۹	کمالیا	کماگیا	۱۳۴	۶	الغلالی	العلابی
۱۱۳	۲۱	اسین شب	اوس شب	۱۳۶	۱۱	کیا ہے	کیا
۱۱۴	۴	کیا معیبت	کیا شے	۱۳۸	۱۷	پلٹ الاے	پلٹالائے

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۴۱	۱۷	قتل کرو	قتل کر ڈالو	۱۷۰	۲۱	بن الزبر	ابن الزبیر
۱۴۲	۱۳	تفسیح	تفتیح	۱۷۱	۲	ہٹوادو	ہٹو دو
۱۴۶	۱۱	اردحفص	ابوحفص	۱۷۶	۹	ہمکو خبردی	خبردی
۱۴۷	۱۳	مسہ	مثہ	۱۷۹	۷	آپ بہت	آپ نہ بہت
۱۴۹	۵	گولی مثل	گولی کی مثل	۱۷۹	۱۰	روی مبارک	وہ موی مبارک
۱۵۰	۱۰	کیا ہے کیا	کیا ہے کہا ہے کہ	۱۸۲	۶	جعفرانہ	جعرانہ
۱۵۱	۲۰	وتقلیک	وتقلبک	۱۸۲	۷	یاد آگیا	یاد آگئے
۱۵۲	۱۷	زرینہ	رزینہ	۱۸۴	۹	مستود	مستورد
۱۵۵	۵	دیکھتا تھا	دکھتا تھا	۱۹۰	۶	ادسمین	ادتین
۱۵۵	۷	ابو قرصافۃ	ابو قرصافہ	۱۹۲	۱۶	روایت ہے	روایت کی ہے
۱۵۸	۳	صدرک	صدرک کو	۱۹۴	۳	یلوح	یلوح
۱۶۰	۹	المختارہ بن	المختارہ مین	۱۹۴	۱۱	دمشق لہ	دشق لہ
۱۶۰	۱۴	وہ ہی ہے	وہ وہی ہے	۱۹۵	۲۰	پردہ	بردہ
۱۶۱	۱۴	ترازوے	ترازوکے	۱۹۶	۱۲	ان صبح	ان اصح
۱۶۲	۲	جلیس	جلیس	۱۹۶	۱۸	انہاک	انھاک
۱۶۲	۱۲	مطنئنہ	مطمئنہ	۱۹۷	۲	والی نہو	والی نہ ہوگا
۱۶۷	۱۵	غیر	غبر	۱۹۷	۱۲	لذی	لدی
۱۶۷	۱۷	الی الرۃ	الی اسرۃ	۱۹۸	۳	مشر قریش	معشر قریش
۱۶۹	۹	ہتا	ہوتا	۱۹۹	۲	النخفۃ	الخف

صفحه	سطر	خطا	صواب
۱۹۹	۸	امیر	ابر
۲۰۰	۱	یارب زوه	یارب روه
۲۰۱	۴	سیٹھے	×
۲۰۱	۱۲	بیٹھے	بیٹھتے
۲۰۱	۱۳	بنی بدلج	بنی مدلج
۲۰۱	۱۷	واقدی نے	واقدی نے اپنے
۲۰۲	۶	کہا ہے کہ	کہا کہ
۲۰۲	۲۰	تہاسے مین	تمامہ مین
۲۰۳	۲۰	امر کا مستحکم	امر مستحکم
۲۰۴	۹	عازم	حازم
۲۰۵	۱۹	رمزم	زمزم
۲۰۶	۱۶	اشیاخ	اشیاخ
۲۰۷	۱۳	توآدمی	نوآدمی
۲۰۹	۹	اشان	شان
۲۰۹	۲۰	قرشی مرد	قریشی مرد
۲۱۰	۱۴	تواپکی	جوآپکی
۲۱۲	۱۹	ین المخضیین	بن الحصعین
۲۱۲	۱۹	روایت کی ہے	روایت کیا ہے
۲۱۶	۳	استون	راستون
۲۱۶	۱۴	احانت	اعانت
۲۱۷	۱۴	فوایدین	فوایدمین
۲۲۱	۵	مگروه	مگر
۲۲۴	۱۷	مشاہین	مشاہدمین
۲۲۶	۱۷	مردوه	وه مرد
۲۲۸	۷	تتسیره	میسره
۲۲۸	۱۶	بیان کیا که	بیان کیا
۲۲۹	۹	اجبا	اجبار
۲۳۰	۲	وه قریب	قریب
۲۳۵	۱۰	آزمانے گا	آزمالیگا
۲۳۵	۲۱	وه بب جیسے	بب جیسے
۲۳۶	۱۱	وجه زہری سے	وجه سے زہری سے
۲۳۶	۱۱		۶ وده سے
۲۳۷	۴	علیه	علیه وسلم
۲۳۷	۱۸	درمیان کے	درمیان که
۲۴۰	۱۳	یائیگا	پائیگا
۲۴۱	۱۲	اس کے واقعه	اس واقعه
۲۴۱	۱۵	فی الذی	فی الذکری
۲۴۲	۷	رہبیان	رہبانون

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۴۲	۱۲	یسامله	یسالمه	۲۶۸	۲	برانگیختہ	برانگیختہ
۲۴۳	۱	واہل	وہل	۲۶۸	۹	انا نذہ دمن	انا نذودمن
۲۴۳	۱	یمن بختار	بمن بختار	۲۷۰	۵	راستہ و	راستہ کو
۲۴۳	۴	وایق	وابق	۲۷۱	۱۸	ومستدوا	ومستدوا
۲۴۷	۱	لاخیرہا	لاخبرہا	۲۷۲	۱۷	تیم الدارمی	تمیم الداری
۲۴۷	۳	لتارنی	لتسارنی	۲۷۳	۱۰	اشتراق	استراق
۲۴۷	۳	لاخیرہا	لاخبرہا	۲۷۳	۱۱	الاارحام	للارحام
۲۴۸	۷	اعلیت	اعلنت	۲۷۴	۱۰	العضبار	العضباء
۲۴۹	۵	ابی تجراۃ	ابی نجراۃ	۲۷۴	۲۰	احرا سہاد	احرا سہا
۲۵۳	۲	عتبہ اس نے	عتبہ نے اِس	۲۷۵	۱۹	یحرم الزنا	یحرم الزنا
۲۵۳	۱۵	بٹیر	بھٹیر	۲۷۵	۱۹	لا اصنام	للاصنام
۲۵۵	۴	تہی	نہی	۲۷۸	۷	اسلام	السلام
۲۵۵	۱۱	یاابن المقدی	یاابن المقدی	۲۷۹	۳	بوجہ کے	وجہ کے
۲۵۶	۱۶	لائی تہی	لاتی تہی	۲۷۹	۶	ہوگئے	ہوگئے تھے
۲۵۹	۱۰	الی والصفوۃ	الی الصفوۃ	۲۸۰	۱۷	وانا المتنا	وانا لمتنا
۲۶۳	۲۰	ابی سبرہ	ابی میسرہ	۲۸۲	۱۹	ستارہ	ستارے
۲۶۴	۱	اچھی صورت والا	×	۲۸۸	۴	استراده	استمرارا
۲۶۴	۲	یاقویاب	یاذیاب	۲۸۸	۲۰	نہین کرتا	نہین ہوتا
۲۶۶	۱	ابن قہر	ابن فہر	۲۹۱	۲	ابن ابی کبشہ	ابن ابی کبشہ
۲۶۷	۲۱	ابن تہر	ابن فہر				

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲۹۱	۱۱	ولید نے قوم سے	ولید سے قوم نے	۳۳۵	۱۴	رکانہ نے	رکانہ
۲۹۱	۱۴	دیتا ہے	دیتے ہین	۳۴۱	۸	حصانا	حصانا
۲۹۳	۱۸	واللہ	×	۳۴۲	۹	پوچہتی	پوجہتی
۲۹۴	۴	مشعر	معشر	۳۴۴	۳	کہالہ	کہاکہ
۲۹۸	۱۴	لوگ	×	۳۴۵	۲۰	اما ابوجہل	اما ابوجہل
۲۹۹	۲	حمیر	حمیر	۳۴۶	۱۴	بددعا کرین	بددعا کرین گے
۲۹۹	۹	استبارک	استجارک	۳۴۷	۲	ذرع	ذریح
۲۹۹	۱۸	افصح الفصی	افصح الفصحا	۳۴۷	۷	ذوالاحام	ذوالارحام
۳۰۰	۲۰	ناقص	ناقض	۳۴۷		طائفش	وطایش
۳۰۱	۶	کی باہم	کا باہم	۳۴۹	۱۹	یاحب	باحب
۳۰۲	۱۱	مسطیرون	مسیطرون	۳۵۷	۲۱	نضرا	نفرا
۳۰۴	۹	تو	×	۳۵۸	۳	شوق	سوق
۳۱۱	۱۳	اوس	اس	۳۶۱	۵	التہدی	النہدی
۳۱۶	۱۸	اوس کی سبب سے	×	۳۶۲	۳	طاق	طارق
۳۱۸	۱۸	سب مین	عرب مین	۳۶۲	۴	بطرق	یطرق
۳۱۸	۲۱	سہال	منہال	۳۶۳	۱۷	یکو تون	یکولون
۳۲۲	۲	اعانت	اطاعت	۲۶۵	۳	ٹہیرے	ٹہیرا
۳۲۳	۱۰	حائل	ہایل	۳۷۳	۶	اوریہی	اوریہی
۳۲۶	۱۴	کرتا ہے	کرتا	۳۷۴	۱۸	بجہیر	تجہیر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۷۶	۱۵	اوراہل	اہل	۴۰۴	۱۰	الوالعمرار	الوالحمرار
۳۷۸	۹	سورہ کیف	سورہ کہف	۴۰۴	۱۷	نیچا	نیچا تھا
۳۸۳	۱۷	اوراون	اوران	۴۰۹	۶	یا نبی	ما نبی
۳۸۴	۱۵	یودہون	بوڑہون	۴۱۰	۶	الک	مالک
۳۸۶	۱۵	وہ دیکھہ اوسے	وہ دیکھا اوسنے	۴۱۲	۸	بائین	جائین
۳۹۰	۴	قتادہ	قتادہ	۴۱۵	۲	مہری	میری
۳۹۰	۹	جیسے	جیسے	۴۱۶	۶	تفسیرون	تفسیرون
۳۹۰	۲۱	یکیہ	بکیفر	۴۱۶	۱۴	اسلام علیک	السلام علیک
۳۹۰	۲۱	او اولی	اوادنی	۴۱۶	۱۵	یا اول اسلام	یا اول السلام
۳۹۱	۱۰	شرآبا	شیر آیا	۴۱۸	۱۱	آپ نے فرمایا	جبریل نے کہا
۳۹۱	۱۶	احسان	حسان	۴۱۹	۱۹	علیبہ	علبیہ
۳۹۱	۱۷	ان حیستم	ان جتبیھم	۴۲۳	۱	اور بز	اور بزار
۳۹۱	۱۷	ابنا	انبا	۴۲۵	۷	دن تک قریب	دن قریب
۳۹۲	۷	بیشی	ییشی	۴۲۶	۴	نکلتے	لٹکے
۳۹۳	۶	زبین مین	رمق مین	۴۲۷	۱۳	معنے ہین	معنی ہین
۳۹۶	۱۳	جعفر سے اور	جعفرؓ اور	۴۲۸	۱۳	چوتہا	چوتھے
۳۹۸	۲۰	اجلیل	احلیل	۴۲۸	۱۳	کاشاہد	×
۳۹۹	۲۰	ربیع	بیع	۴۳۷	۵	نقدر	لقد
۴۰۴	۷	صهسب	صہیب	۴۳۷	۶	ای	رای

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۳۷	۲۱	یقوبی	یعقوبی	۴۸۶	۱۳	بہی	یہی
۴۳۹	۲۱	صحرہ	صخرہ	۴۸۹	۲	یہ آیات	وہ آیات
۴۴۰	۱۱	پیچھے	پیچھے	۴۹۱	۲۰	ذی فار	ذی قار
۴۴۰	۱۶	صعصعہ	صعصعہ	۴۹۲	۲۱	والصبیۃ	والبصۃ
۴۴۰	۱۷	صعصہ	صعصعہ	۴۹۴	۲۰	اسکے بعد کے	اس کے بعد کہ
۴۴۳	۷	حجر	ہجر	۴۹۷	۱۳	ثور جبل پر	جبل ثور پر
۴۴۶	۶	نگہبان کے	نگہبان نے	۵۰۰	۱۴	رانٹا	ڈانٹا
۴۴۷	۱۴	خیال	خیال	۵۰۱	۲۰	یصبیح	یصبح
۴۵۱	۱۸	پہلے	پہنے	۵۰۴	۳	پوچپا	پوچھا
۴۵۲	۱۵	عیوض	عوض	۵۰۵	۹	نقرا	فقرہ
۴۵۴	۱۳	وحمص	حمص	۵۰۶	۱۲	فرید	مزید
۴۵۶	۱۷	پوچھا کہ کیا	پوچھا کیا	۵۰۶	۲۰	حرین الصباح	حرن الصباح
۴۵۹	۵	معلوم ہے	معلوم نہیں	۵۱۰	۱۷	رغنت	رغبت
۴۶۳	۱۳	قصل الخطاب	فصل الخطاب	۵۱۲	۱۳	محمد الرسول	محمد رسول
۴۶۳	۲۱	الشیطان	للشیطان	۵۲۰	۱۰	الی النجفہ	الی الجحفۃ
۴۶۴	۱۱	رہتا یا نہ کرے	اتباع نکرتے	۵۲۱	۱۶	انفل	النقل
۴۶۴	۲۱	پوچھا	پوچھا	۵۲۱	۱۷	بڑھیا ہے	ٹہریا ہے
۴۶۷	۱۹	ڈھنکوایا ہے	دہانکا ہے	۵۲۱	۱۷	خصوصیت	خصومت
۴۸۴	۲۰	سہلی	سہیلی	۵۲۸	۱۲	اوس	اس

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۳۱	۱۶	تنہا	تنہا	۵۷۱	۸	آنی	انی
۵۳۳	۷	یہی	بہی	۵۷۱	۱۱	اوربہی	اوربہی
۵۳۶	۱۳	پہاڑمین پہرجنگ	پہاڑمین جنگ	۵۷۷	۱۵	اوٹہانے	اوٹہاسے لینے
۵۳۶	۲۰	ابن اسید	ابی اسید	۵۷۷	۱۶	جوآسمان	آسمان
۵۴۰	۲۰	پاپا	پایا	۵۸۰	۷	بہیجابین	بہیجا کہ بین
۵۴۱	۱۳	اوس سے	اون سے	۵۸۷	۵	قوم	نوم
۵۴۱	۲۱	ابواسیر	ابوالسیر	۵۸۷	۵	لبجبریل	بجبریل
۵۴۵	۱۴	ادلاما	اولاما	۵۸۷	۸	قضا	قضا
۵۴۷	۱۷	صعصد	صعصعہ	۵۸۹	۱۴	تہبن	تہین
۵۴۸	۱	رقاعہ	رفاعہ	۵۸۹	۱۸	ڈٹیرا	ڈیرا
۵۴۸	۱۷	الی عبید	ابی عبید	۵۹۵	۹	ترییب سے	قریب سے
۵۴۹	۱۴	ثابت	ثابت ہے	۵۹۷	۲۰	نقناک	نقیناک
۵۵۰	۱۱	ابوالولید	ابن الولید	۵۹۹	۱۵	ذات الرفاع	ذات الرقاع
۵۵۱	۱۴	وہ کوڑون	کوڑون	۶۰۰	۵	برہتا	برہنہ
۵۵۱	۲۱	کسی	کسی رایت	۶۰۷	۴	ذات الرفاع	ذات الرقاع
۵۵۱	۸	صبر	جبر	۶۰۹	۱	اوس لے	اوس سے
۵۵۵	۲	حسیمان	جبیمان	۶۱۵	۸	شیجین	شیخین
۵۵۶	۱۷	قبات	قباث	۶۱۵	۹	دلیور	دبور
۵۵۸	۱۳	برنگینختہ	برانگیختہ	۶۱۵	۱۴	دلور	دبلور

صفحہ	سطر
۶۱۰	۱
۶۱۹	۹
۶۲۲	۲۱
۶۲۴	۴
۶۲۵	۷
۶۲۵	۴
۶۲۵	۲۰
۶۳۰	۳
۶۳۰	۸
۶۳۳	۷
۶۳۴	۱۵
۶۳۵	۱۴
۶۳۶	۱۴
۶۴۳	۱۸
۶۴۷	۱۸
۶۴۹	۱۸
۶۶۱	۱۸
۶۶۱	۱۹
۶۶۲	۱۱

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۱۷	۲	ازجانکم	ازجبارتکم	۶۶۲	۱۹	لبکا	بکا
۶۱۹	۱۹	بنی نصیر	بنی نضیر	۶۶۵	۱۲	کراہیت	کراہت
۶۲۲	۲۱	ماحلبثون	ماتحبثون	۶۶۶	۱۷	یحب	یجب
۶۲۴	۱۴	ابن سعید	ابن سعیہ	۶۶۶	۱۷	آپنے	اپنے
۶۲۵	۷	سعید	سعیہ	۶۶۷	۶	صلواہ	صلوۃ
۶۲۵	۱۴	ین رومان	بن رومان	۶۶۷	۱۴	لعبداسعی	لعبدالسعی
۶۲۵	۲۰	سعید	سعیہ	۶۶۷	۱۴	ان یحوراہم	ان یحوزاہم
۶۳۰	۳	ثیج	ثبیج	۶۷۱	۹	قروہ	قرد
۶۳۰	۱۸	عضا	عصا	۶۷۴	۱۹	بنتے	بنے
۶۳۳	۷	کراہیت	کراہت	۶۷۷	۷	مردے	مردے تھے
۶۳۴	۱۵	کوتخ	کوتح	۶۷۹	۱	دوازانون	دوادانون
۶۳۵	۱۴	برافک	بڑا افک	۶۷۹	۱۴	خلفا	حلفا
۶۳۶	۱۴	بن طالب	بن ابی طالب	۶۸۲	۱۱	مغازی	مغازی ہین
۶۴۳	۱۸	کو چھوڑا ہے	کو مینے چھوڑا ہے	۶۸۳	۱۰	زخموں	زخمون
۶۴۷	۱۸	یہانتک کہ	یہانتک آیا کہ	۶۹۱	۱۴	ابن بیطالب	ابن ابیطالب
۶۴۹	۱۸	عصم الکوآخر	عصم الکوافر	۶۹۴	۶	جالت	حالت
۶۶۱	۱۸	آپنے سرون کو	اپنے سرون کو	۷۰۴	۱۰	مکہ کو فتح	مکہ کی فتح
۶۶۱	۱۹	آپنے	اپنے	۷۰۴	۱۱	ابوالہب	ابولہب
۶۶۲	۱۱	ہثیم	ہشیم	۷۰۸	۴	تعلیل	تہلیل

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۰۸	۳۰	مین تھین جانتا	مین نہین جانتا	۷۲۶	۹	سوارہین	سوار ہین
		ہون	ہون	۷۲۸	۱۱	گرتے جاتے تھے	گنتے جاتے تھے
۷۱۱	۱۷	اجلیل	احلیل	۷۳۱	۱۰	لاوین	نہ لاوین
۷۱۴	۸	عامر السوائی	عامر السوالی	۷۳۸	۴	دومنہ	دومہ
۷۱۴	۱۴	پتزید	یزید	۷۳۹	۱۰	لایفینض	لایفضض
۷۱۶	۲۰	رسول	رسول اللہ	۷۳۹	۱۰	اونپر نوسال	اونکی نوے سال
۷۱۹	۱۹	پیرآپنے	پہر آپنے	۷۴۲	۶	شالون	شالوئن
۷۲۰	۱۳	عطیہ السعدی	عطیۃ السعدی	۷۴۳	۷	بفوز	بالفوز

تمت بالخیر



اشتہار چھپائی مطبع مفید عام اگرہ

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع مین ہر قسم و ہر زبان کی کتابین اردو ہندی فارسی عربی۔ نہایت خوش خط صحیح و عمدہ جلد ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالح سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین۔ عدالتون و محکمہ بندوبست اور چنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع چھتیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت و نیکنامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین کتب نسبت اور مطابع کے بہت خوشخط و صاف عمدہ چہاپی جاتی ہین جن صاحبونکو کچہہ چھپوانا ہو انکو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے نمونیکے لئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی و وافی ہین فقط

المشتہر

محمد قادر علی خان صوفی مالک و مہتمم مطبع مفید عام اگرہ